نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف مجموعۂ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح یعنی

جلد اول

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ بے عدیل جناب مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

[illegible] فرماتے ہیں قیمت بھی ارزان [illegible]

[illegible] ذخیرہ درج کرتے ہیں تاکہ جن کی یہ کتاب [illegible]

[illegible] قدر دانون کو [illegible] حاصل [illegible]

کتب اُردو حدیث شریف

مختصر الاخبار ترجمہ اُردو مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی ۔

شرح شمائل ترمذی منظوم [illegible] موسومی بہ [illegible] مولوی محمد کافی

حدیث فارسی

اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوٰۃ چار جلدین [illegible] شاہ عبد الحق دہلوی کا ۔

حدیث عربی

جامع ترمذی [illegible] صحاح ستہ [illegible] احادیث [illegible] باب الطہارۃ [illegible] تالیس باب مذکور ہین [illegible] تصنیفات ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی [illegible] دو جلد ساتھ رسالہ اصول حدیث کا مصنفہ سید شریف جرجانی بھی شامل ہے ۔

سنن ابی داؤد مصنفہ ابی داؤد [illegible] فاضل [illegible] دو جلدین ۔

١ جلد اول میں کتاب الطہارۃ [illegible] کی احادیث مذکور ہین ۔

٢ جلد دوم میں کتاب [illegible] سے کتاب [illegible] کی احادیث [illegible] ہین ۔

صحیح مسلم ۔ مع شرح نووی داخل صحاح [illegible] از ابو الحسن مسلم بن الحجاج [illegible]

[illegible] البخاری [illegible] جلدین ۔

١ جلد اول ۔ احادیث کتاب الایمان سے تا کتاب العتق تک ۔

٢ جلد دوم ۔ احادیث کتاب [illegible] سے تا کتاب التفسیر تک ۔

مشکوٰۃ المصابیح ۔ مصنفہ [illegible] عبد الله [illegible] الخطیب [illegible] باب [illegible] الاستسقاء [illegible]

قسطلانی شرح صحیح بخاری [illegible] ارشاد الساری [illegible]

[illegible] شرح [illegible] جلدین [illegible] اصول حدیث کی کتاب [illegible] ہین کاغذ عمدہ بہت [illegible] سے چھپی ہے ۔

١ جلد اول میں احادیث کتاب الایمان سے تا باب [illegible]

٢ جلد دوم میں احادیث کتاب [illegible] تا باب [illegible]

٣ جلد سوم میں احادیث باب وجوب الرکوع سے تا باب [illegible]

٤ جلد چہارم میں احادیث کتاب البیوع سے تا باب الشروط فی الوقف ۔

٥ جلد پنجم میں احادیث کتاب [illegible]

[illegible] عالی

[illegible] احادیث [illegible]

[illegible] احادیث کتاب [illegible] القرآن [illegible]

[illegible] احادیث کتاب [illegible]

[illegible] جلد [illegible] احادیث کتاب الادب [illegible] باب [illegible]

[illegible] جلد [illegible] احادیث کتاب [illegible] تا باب [illegible]

دلائل الخیرات ۔ مع ترجمہ [illegible] اسکے [illegible] حاشیہ پر پوری شرح [illegible] دلائل الخیرات کی چھپی ہے ۔

سنن النسائی ۔ معروف بہ صحیح نسائی [illegible] عبد الرحمن النسائی [illegible] دو جلدین ۔

١ جلد اول میں احادیث [illegible] تا باب [illegible]

٢ جلد دوم میں احادیث [illegible] تا باب [illegible]

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف مجموعہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

جلد اول

مظاہر حق

مع حل لغات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ بے بدل مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

منشی نولکشور
مطبع نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد اول یعنی علم اجمالی کتاب ... جو ترجمہ ... المصابیح

تمت

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف صحیفہ لطیف کنوز احادیث راسفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

جلد اول

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ جناب مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رَبِّ یَسِّرْ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

اے پروردگار میرے تو آسان کر | شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے | اور تمام کر ساتھ خیر کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ سب تعریف واسطے اللہ کے تعریف کرتے ہین ہم اسکو اور مدد چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اس سے **ف** تعریف پاک پروردگار کی جیسی کہ چاہیے آدمی سے نہین ادا ہو سکتی ہے اسلیے مصنف نے اُس سے مدد چاہی اور اسمین جو قصور رہ جاوے اُس سے بخشش چاہی وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون نفسون اپنی کی سے اور برائیون عملون اپنی کی سے **ف** کہ ہم ساتھ ریا کے نہو یا برائی عملون سے کلام باطل اور غفلت ذکر اللہ تعالی کے سے یا سستی طاعات مین اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہے مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ جسکو ہدایت کیا اللہ نے پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اسکو وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھَادَۃً تَکُوْنُ لِلنَّجَاۃِ وَسِیْلَۃً وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ کَفِیْلَۃً وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ بَعَثَہٗ وَطُرُقُ الْاِیْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُھَا وَخَبَتْ اَنْوَارُھَا وَوَھَنَتْ اَرْکَانُھَا وَجُھِلَ مَکَانُھَا اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ ہو واسطے نجات کے وسیلہ اور واسطے بلندی درجات کے ضامن اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہین اور رسول اسکے ایسے کہ بھیجا انکو اُس حالت مین کہ رستے ایمان کے مٹ گئے تھے نشان انکے اور بجھ گئی تھی روشنی انکی اور سست ہو گئے تھے رکن انکے اور نامعلوم ہو گیا تھا مکان انکا **ف** رستے ایمان کے یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو کہ پیرو انکے ہین علما وغیرہ اور مراد اسکے نشان مٹ جانے سے اور روشنی بجھ جانے سے اور سستی ارکان سے یہ ہے کہ اچھی باتون پر اور حسن اخلاق پر جو یہ لوگون کو تعلیم فرماتے تھے اسکو لوگون نے چھوڑ دیا تھا اور نامعلوم ہونا مکان انکا یہ کہ لوگ مرتبہ انکا نہ جانتے تھے فَشَیَّدَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ مِنْ مَعَالِمِہَا مَا عَفٰی وَشَفٰی مِنَ الْعَلِیْلِ فِیْ تَاْیِیْدِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ کَانَ عَلٰی شَفَا پس مضبوط اور بلند کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان انکے

وہ کہ مٹ گئے تھے اور شفا دی بیمار کو کہ تھا اوپر کنارے ہلاک کے بیچ مدد کرنے کلمہ وحدانیت کے **ف** یعنی جو کہ بسبب بیماری کفر اور شرک کے
قریب تھے کہ دوزخ کے گڑھے میں گر پڑیں اور ہلاک ہوں انکو بسبب تعلیم کلمہ توحید کے اس سے بچایا وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ
يَسْلُكَهَا وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَمْلِكَهَا اور واضح کی راہ ہدایت کی اسکے لیے کہ ارادہ کرے چلنے اسکے کا
اور ظاہر کیے گنج نیکبختی کے اسکے لیے کہ قصد کرے مالک ہونے گنجوں کا **ف** مراد گنج نیکبختی سے اسلام اور ایمان اور نیکیاں اور عبادات اور سوا ان
ہیں کہ جو کوئی یہ حاصل کرتا ہے لائق سعادت ابدی کے ہوتا ہے کہ وہ جنت ہے اور رضا ہے مولا وغیر ذلک اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهٖ
لَا يَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهٖ وَكَانَ
كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْفَرَّاءُ
الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا
اما بعد پیچھے حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طریق پیغمبر خدا کے نہیں درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنے اس چیز کے کہ ظاہر ہوئی سینہ
مبارک حضرت کے سے اور اعتماد ساتھ رسی اللہ کے یعنی قرآن کے نہیں پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنے حضرت کے اور تھی کتاب مصابیح کہ تصنیف
کیا اسکو امام محی السنہ نے کہ دور کرنے والے بدعت کے ہیں کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا حسین بیٹے مسعود کے بیٹے فراء کے رہنے والے بغشور کے بلند
کرے اللہ درجہ انکا تھی کتاب مصابیح جامع ترین کتابوں کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنے کے یعنی بیچ باب علموں اور اعتقادوں اور احکام ایمان اور
اسلام کے اور خوب قریب تھی طرف حفظ کے واسطے منتشر احادیث کے اور متفرق حدیثوں کے **ف** شوارد اور اوابد جمع شارد اور آبدہ کی ہے اور شارد بمعنی بھاگنے والے اور آبدہ بمعنی
وحشی یہاں مراد شوارد سے وہ حدیثیں ہیں کہ کتابوں اصول کی میں روایت کی گئی ہیں لیکن طالب کو جگہ انکی معلوم نہیں کہ یہ حدیث کہاں ہے کون کتاب
پس وہ حدیثیں انسے گویا بھاگی ہوئی ہیں اور مراد اوابد سے وہ حدیثیں ہیں کہ معنی مقصود طالبوں سے پوشیدہ ہیں پس گویا کہ متوحش ہیں پس
محی السنہ نے اس طرح بابوں مناسب میں روایت کی ہیں کہ یہ بات انسے جاتی رہی ہے اور احوال محی السنہ کا یہ ہے کہ اپنے زمانہ میں پیشوا مفسرین
اور محدثین کے اور مفتی اہل اسلام کے تھے تفسیر معالم التنزیل کے مصنف بھی یہی ہیں اور بڑے فقیہ اور علم قرأۃ میں بڑی مہارت رکھتے تھے اور مزاج
میں بے تکلفی اور زہد نہایت تھا اور کمال قناعت میں گذران کرتے تھے اول خشک روٹی کھاتے تھے جب شاگردوں نے بہت سا عرض کیا کہ
خشک روٹی سے ضعف کمال ہو جائیگا جب سے روغن زیت سے کھانے لگے اور انھوں نے جب کتاب شرح السنہ تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں زندہ رکھے تجکو اللہ جیسے کہ زندہ رکھی تونے سنت میری جب سے انکا لقب محی السنہ ہوا یعنی زندہ کرنے والے
سنت کے اور بغوی نسبت ہے بغشور کی طرف وہ ایک گانوں ہے ہرات اور مرو کے درمیان میں بیچ حدود خراسان کے اور مصابیح میں حدیثیں چار ہزار
چار سو چوبیس ہیں مشکوٰۃ والے نے ڈیڑھ ہزار اور گیارہ حدیثیں زیادہ کیں پس مشکوٰۃ میں سب چھیں کم چھ ہزار ہیں اور نام مشکوٰۃ کے مصنف کا
ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العمری الخطیب الطبریزی ہے وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ وَ
حَذَفَ الْاَسَانِيْدَ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ اور جب اختیار کی مصنف مصابیح کے نے راضی ہووے اللہ اس سے راہ اختصار کی اور
دور کیا سندوں کو کلام اور اعتراض کیا بیچ اسکے بعضے پرکھنے والوں نے **ف** مراد دور کرنے سندوں کے سے یہاں ترک ذکر صحابی کا اور نام
کتاب کا ہے کہ جس سے وہ حدیث نقل کی ہیں اسلیے پرکھنے والوں نے یعنی عالموں نے کہ صحیح سے ضعیف کو تمیز کر لیتے ہیں اعتراض کیا کیونکہ حال حدیث
وغیرہ کا سند سے اور نام کتاب سے معلوم ہوتا ہے وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اَعْلَامٌ

وافعال

كَالْاَغْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهُ فَاَوْدَعْتُ كُلَّ حَدِيْثٍ مِنْهُ فِيْ مَقَرِّهِ كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ ۔ اور اگرچہ ہر نقل کرنا مصنف کا مانند سند کے اس واسطے کہ تھے وہ عالم ثقہون سے لیکن نہین وہ چیز کہ ہو اُسکے نشان ہو مانند بے نشان کے پس طلب کی مین نے خیر کی اللہ تعالیٰ سے اور توفیق چاہی مین نے اُس سے یعنی اس عمل خیر پر پس نشان کر دیا مین نے اُس خبر کو بے نشان تھی یعنی مصابیح والے نے جو نام صحابی اور کتاب کا ورد کیا تھا مین نے ہر حدیث مین بیان کر دیا پس رکھدی مین نے ہر حدیث اُس سے بیچ ٹھکانے اُسکے کے مانند اُسی طرح سے کہ روایت کیا پیشواؤن مضبوطون نے اور ثقہون پکون نے مِثْلُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ الْبُخَارِیِّ مانند ابی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کی کنیت احوال بخاری کی یہ ہے کہ پیدا ہونا بخاری کا دن جمعہ کے بعد نماز عصر کے ہے بعضی روایت مین تیرھوین بعضی روایت مین سولھوین شوال کی سال ایکسو چورانوے مین ہجرت سے اور قوم انکی جعفی ہے بالولا یعنی انکا پردادا مسلمان ہوا تھا اوپر ہاتھ ایک شخص کے کہ وہ تھا قوم جعفی مین اور نسب انکا اس طرح سے ہے کہ محمد بیٹا اسمٰعیل کا اور اسمٰعیل بیٹا ابراہیم کا اور ابراہیم بیٹا مغیرہ کا مغیرہ بیٹا بردزبہ کا ساتھ ب کے زیر کے اور رے کے جزم کے اور دال کے زیر کے اور زے کے جزم کے ساتھ بے کے زبر کے اور ہ کے جزم سے چنانچہ مغیرہ انکا اوپر ہاتھ یمان جعفی کے مسلمان ہوا تھا اور یمان جعفی اُس زمانہ مین سردار تھا بخارا کا سو جسکے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوتا تھا اُسی کے قوم کی طرف منسوب ہوتا اور حالت لڑکپن مین سوتھی آنکھون انکی کی جاتی رہی تھی اس سبب سے انکی ماں کو بہت قلق اور اضطراب تھا اُسی حالت قلق مین ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخاری کی ماں نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین خوش ہو حق تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی بینائی عطا فرمائی اور بسبب بہت دعا کرنے اور رونے تیرے کے بیچ جناب باری تعالیٰ کے جب ماں انکی خواب دیکھکر صبح کو جو اُٹھی تو آنکھین بیٹے اپنے کی روشن دیکھین بعد دس برس کی عمر تھی کہ بیچ مکتب کے جس جگہ نام حدیث کا سنتے اُسکو یاد کر لیتے اُسی وقت سے انھون نے حدیثین یاد کرنی شروع کین اور بعد اُٹھنے مکتب کے سے انھون نے سنا کہ ایک عالم محدث بخارا مین ہے مشہور بداخلی چنانچہ اُنکے پاس بخاری نے جانا شروع کیا انھین دنون مین وہ عالم داخلی ایک دن اپنی کتاب سے حدیث مین بھی لوگون کے روبرو پڑھتے اتفاقاً اُنکی زبان سے اس طرح سے نکلا بیان کرتے حدیث کے ہین کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نے کہا کہ ابو الزبیر ابراہیم سے نقل نہین کرتا اُس عالم داخلی نے بخاری کو شاباش کہی اور بخاری نے کہا کہ اصل اپنی کتاب مین دیکھو کہ کیا لکھا ہے پس وہ عالم اپنے گھر مین گئے اصل کتاب اپنی مین دیکھا اور بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کی راہ سے میری زبان سے نکلا تھا اب کہو کہ صحیح کس طرح ہے بخاری نے کہا اصل اس طرح سے ہے سفیان عن الزبیر ابن عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ فی الواقع یہی طرح ہے اور کتاب پڑھنے کی جو تھی اُسے صحیح کیا اسی طرح پر یہ قصہ جب بخاری کو واقع ہوا انکی عمر گیارہ برس کی تھی اور جب سولھوین برس مین پہونچے کتابین ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کین اور اپنی ماں کے ساتھ اور بھائی کے کہ نام اُسکا احمد تھا واسطے حج کرنے کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب حج سے فارغ ہوئے ماں اور بھائی اپنے وطن کو پھر آئے اور یہ لیک حجاز مین واسطے طلب حدیث کے ٹھہر رہے اور جب یہ اٹھارہ برس کے ہوئے کتابین تصنیف کرنی شروع کین اور ایک کتاب بیچ بزرگیون صحابہ اور تابعین کے اور بیچ قول اُنکے کے تصنیف کی اُسکا نام رکھا کتاب التاریخ اول اُسکا مسودہ کیا اور نزدیک قبر آنحضرت کے چاندنی راتون مین صاف کیا اور بخاری نے کہا ہے کہ کوئی نام بیچ کتاب تاریخ میری کے مذکور نہین ہے مگر قصہ اُسکا طولانی یاد رکھتا ہون لیکن بسبب خوف اسکے کہ اگر سب لکھون تو طول بہت ہو جاویگا اس واسطے کتاب مین درج نہین کیا کہ یہ سبب ملال دیکھنے والون کا ہے اور حاشد بن اسمٰعیل کہ محدث اُس وقت مین تھے اُن سے نقل ہے کہ ہمراہ بخاری کے بیچ طلب حدیث کے روبرو استادون کے مین بھی آمد و رفت رکھتا تھا اور بخاری اپنے پاس دوات اور قلم نہ رکھتے تھے مین نے اُن سے کہا کیا کہ تم اپنی آمد و رفت استادون کے پاس رکھتے ہو لیکن کیا فائدہ بغیر لکھنے کے یاد نہین رہنے کا لکھنا ضرور چاہیئے آخر اُسکا جواب بخاری نے بعد سولہ دن کہا کہ تم مجھکو بہت تنگ کرتے ہو جو تمہارے پاس لکھا ہوا ہے اُسکو میرے پاس لاؤ اور میری یاد کو اُس سے مقابلہ کرو اتنی مدت مین مین نے پندرہ ہزار

حدیثین لکھین تھین اور بخاری نے وہ سب حدیثین یاد پڑھنی شروع کین کہ ہم نے اپنی لکھی ہوئی کو اُسکے یاد سے صحیح کرنا شروع کیا بعد اُسکے بخاری نے کہا کہ تم لوگ
گمان کرتے ہو کہ مین عبث حیران ہوتا ہون حامد بن اسمعیل نے کہا کہ مین نے اُس روز سے یقین کیا کہ یہ شخص ہونہار ہے کہ کوئی اسکی برابری نہین کریگا اور
سبب تصنیف کرنے صحیح بخاری کا یہ ہے کہ ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کے بخاری بیٹھے ہوئے تھے اسحاق بن راہویہ کے یارون اور
شاگردون نے کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوے کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کے جمع کرے اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجہ اعلی کو پہونچی ہون انھین پر اکتفا
کرے تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنے والی بے شبہہ اور بے وسوسہ اور بے تامل اُسپر عمل کرین اور احتیاج پوچھنے کسی عالم کی نہو کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے
بعد اسکے وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہ بات اُنکی بخاری کے دل مین رہی اُس وقت سے تصنیف کرنا اس کتاب بخاری کا اُنکے دل مین
مقرر ٹھہرا اور چھ لاکھ حدیثون مین سے کہ نزدیک بخاری کے موجود تھین اُن مین سے چن کر اپنی کتاب مین لکھا اور حدیثین کہ بہت صحیح تھین انھین پر
اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو نہ تھین بسبب خوف طول کے نہین لائے اور محمد بن اسمعیل بخاری وقت تصنیف کرنے بخاری کے واسطے
ہر حدیث کے غسل کرتے اور دو رکعت نماز کی پڑھکر حدیث لکھتے اور سولہ برس کی مدت مین یہ کتاب تمام کر چکے اور اُنکی زندگی مین لوگون نے
اُن سے سند یعنے نوے ہزار آدمیون نے کی اور بخاری کے وقت مین شہر بخارا کا سردار خالد بن احمد ذہلی تھا کہ اُسنے محمد بن اسمعیل بخاری کو تکلیف
دی کہ میرے بیٹون کو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابین اپنی تصنیف میرے گھر آکر پڑھا جایا کرو بخاری نے کہا کہ یہ علم حدیث ہے اسکو مین ذلیل
نہین کرتا اگر تم کو غرض ہے اپنے بیٹون کو میری مجلس مین بھیجو موافق اور طالب علمون کے پڑھین اُس سردار نے کہا کہ اگر اسطرح سے ہو سکتا ہے کہ جس وقت
میرے بیٹے پڑھین اُس وقت اور کوئی حاضر نہو اور دروازے پر چوبدار کھڑے رہین کہ کسی کو آنے نہ دین میری نخوت نہین قبول کرتی کہ جس مجلس مین میرے
بیٹے ہون اُسی مجلس مین موچی جولاہے اُنکے برابر بیٹھین بخاری نے یہ قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساری امت
اسمین شریک ہے کسی کو اسمین تخصیص نہین آخر اُس امیر کو یہ بات بری لگی اور دل مین کینہ رکھا اور تدبیر نکالنے اُنکے کی کی اور بعضے عالمون حاسدون کو
اپنے ساتھ رفیق کیا اُن عالمون نے بیچ اجتہاد بخاری کے طعن کرنا شروع کیا اور اُنکی خطا پکڑنے لگے اور ایک محضر طیار کر کر بخاری کو بخارا سے نکال دیا
اور جب بخاری بخارا سے نکلے جناب الہی مین دعا کی کہ یا الہی ان لوگون کو مبتلا کر آخر ایک مہینا نہ گذرا کہ وہی امیر خالد بن احمد متغیر ہوا اور خلیفہ کا
حکم ہوا کہ اُسکو گدھے پر سوار کر کر تشہیر کرو آخر حال اُسکا برا ہوا چنانچہ احوال بخاری کا کتاب بستان المحدثین مین لکھا ہے اور حریث ابن ورقہ عالم
کہ شریک اُس امیر کے بخاری کے نکالنے مین تھا وہ بھی رسوا ہوا اور نہایت فضیحتی اُسکے ناموس مین پہونچی اور ایک عالم اور کہ شریک اُس امیر کے
نکالنے بخاری کے مین تھا اُسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اُسکی اولاد سب مر گئی اور بخاری وہان سے نکل کر نیشاپور مین گئے اور اُس جگہ کے امیر سے
بھی ناموافقت ہوئی آخر بیچ گانون خرتنگ کے پہونچے کہ چھ کوس ہے سمرقند سے اُسی جگہ اُنکی وفات ہوئی شب عید رمضان کو اور سال ہجرت کے
دو سو چھپن مین اور عمر اُنکی باسٹھ برس کی ہوئی اور اُستاد اُنکے بہت ہین اور بڑے اُستادون مین اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن
حنبل اور یحیی بن معین تھے اور خطیب ابوبکر بغدادی ساتھ سند اپنی کے عبد الواحد طواوی سے نقل کرتا ہے کہ کہا عبد الواحد نے کہ دیکھا مین نے خواب مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ جماعت اصحاب کے کہ کھڑے ہین اور انتظار کرتے ہین سلام علیک کی مین نے حضرت پر حضرت نے جواب میرے سلام کا
دیا مین نے پوچھا یا رسول اللہ اس جگہ ٹھہرنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ ہم منتظر ہین محمد بن اسمعیل کے بعد کتنے دنون کے خبر مرنے بخاری کی پہونچی مجھ تک
بس مین نے تلاش کی پایا مین نے وقت مرنے اُسکے کا وہی وقت کہ جس وقت خواب دیکھا تھا مین نے چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے
اپنے ترجمہ مین یہ لکھا ہے اور یہ بھی احوال لکھا ہے کہ جس وقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اُسکی سے آتی تھی اور وہی خوشبو مدت تک

شی تمیز انکی سے معلوم ہوتی تھی اور بہت لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد
ابن احمد مروزی درمیان رکن کے اور مقام ابراہیم کے سوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ اے ابو زید کب تک تو کتاب شافعی کا
درس کہیگا میری کتاب کا درس کیوں نہیں کرتا آخر یہ ڈرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تمہارے قربان ہوں تمہاری کتاب کون سی ہے فرمایا
کہ جامع محمد بن اسمٰعیل اور امام الحرمین سے بھی اسی طرح کا خواب نقل ہے اور صاحب بخاری کی تصنیفیں بہت ہیں ایک تو بخاری دوسری کتاب تاریخ
اور تیسری کتاب الادب چوتھی کتاب رفع الیدین اور سوا انکے بہت کتابیں ہیں واسطے درازی کلام کے نہیں لکھیں وَ اَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِم
بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَیْرِیِّ ہے اور راستہ ابی الحسین بن حجاج قشیری کے ف احوال مسلم کا یہ ہے کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہے اور کنیت انکی ابو الحسین اور
قوم انکی قشیری ہے اور وطن انکا نیشاپور ہے پیدایش انکی دو سو چار ہجری میں اور ایک قول میں دو سو چھ میں اور ابو حاتم رازی اور ترمذی
اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سے روایت رکھتے ہیں اور یہ خود بھی محدث ہیں اور ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب میں دیکھا اور انکا احوال اُن سے پوچھا
مسلم نے کہا کہ حق تعالے نے جنت کو مجھ پر مباح کر دیا ہے جہاں چاہتا ہوں وہاں رہتا ہوں اور ابو علی زاغونی نے بھی بعد وفات انکی کے ایک شخص ثقہ
کو خواب میں دیکھا اور پوچھا تجکو کس چیز سے نجات ہوئی کہا بسبب اس چیز کے کہ ہاتھ میرے میں ہے اور وہ جز تھا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ میں مذکور ہے
کہ ایک دن مسلم کی مجلس میں ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگوں نے مسلم سے پوچھا اس وقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہ ہوئی آخر اپنے گھر میں آئے اور ایک
ٹوکرا بھرا ہوا کھجوروں کا اپنے پاس رکھا اور اس حدیث کو ڈھونڈھنا شروع کیا اور ایک ایک کھجور کھانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اس
حدیث کے ڈھونڈھنے کے شغل میں تمام وہ ٹوکرا کھجوروں کا ختم ہو گیا دھیان نہ رہا اور یہی سبب ہوا انکے مرنے کا اور وفات انکی اتوار کی رات چوبیسویں
رجب کی سال دو سو اکسٹھ ہجری میں ہوئی اور مسلم کی کتابیں تصنیف کی ہوئی ہیں ایک تو صحیح مسلم ہے اور سوا اسکے اور بہت سی تصنیفیں ہیں مثل مسند کبیر اور
جامع کبیر اور کتاب العلل اور کتاب اوہام محدثین اور کتاب تمییز اور کتاب من لیس له الا راو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی اور
کتاب الوحدان اور کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مشائخ مالک اور کتاب مشائخ ثوری اور سوا انکے بھی ہیں وَ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ الْاَصْبَحِیِّ
اور راستہ ابی عبد اللہ مالک بن انس اصبحی کے ف احوال مالک کا یہ ہے کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن غیمان
بن خثیل ہے اور ذہبی محدث نے بیچ تجرید الصحابہ کے ابو عامر کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو ذکر کیا ہو ابو عامر کو صحابہ میں
لیکن حضرت کے زمانے میں پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہے حضرت عثمان سے اور صحابیوں سے اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نے
بیچ شرح مختصر خلیل کے ابو عامر کو اصبح ذکر کیا ہے کہ ابو عامر پردادا مالک کا صحابی ہے حاضر رہا ہے حضرت کے ساتھ سارے غزووں میں سوائے بدر کے
فقط اتنا ہی ذکر کیا ہے اور کہیں کچھ ذکر نہیں اور قوم انکی اصبحی ہے اور پیدایش امام مالک کی بیچ سال ترانوے ہجری کے ہے اور مدت حمل انکے کی دو برس
یا تین برس لکھی ہے اور امام مالک بیچ طلب حدیث کے حرص بہت رکھتے تھے اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا اور ابتدا زمانہ طلب
حدیث کی میں کہ کچھ اپنے پاس مایہ نہ رکھتے تھے گھر کی کڑیاں انکھاڑ کر بیچ ڈالیں اور کتابوں میں خرچ کیں اور بعد اسکے دنیا نے انپر ہجوم کیا اور فتوح
بہت سے ہونے اور حافظہ انکا نہایت قوی تھا کہ انہیں کا قول ہے کہ جس چیز کو میں نے حافظہ میں یاد رکھا تھا پھر اسکو کبھی نہ بھولتا تھا اور بیٹھنا انکا
واسطے تعلیم کرنے حدیث کے سترہ برس کی عمر میں تھا اور نقل ہے کہ جن دنوں میں یہ پہلے ہی حدیث بیان کرنے کو بیٹھے اُن دنوں میں ایک بڑی
عمدہ زادی مدینہ میں مری ایک عورت غسالہ اسکے غسل دینے کے واسطے آئی اور جب غسل دینے میں ہاتھ اس غسالہ کا شرمگاہ میت پر پہنچا کہنے لگی
کہ یہ عورت مرنے والی کیا زنا کرنے والی تھی وہیں کہنے کے ساتھ ہاتھ غسالہ کا شرمگاہ میت پر چپک گیا جیسا کہ جدا کرتی تھی ہاتھ اسکا

شرمگاہ سے جدا نہوتا تھا آخر بڑی مشکل پڑی لاچاری کو رجوع طرف عالمون اور فاضلون کے کی کسی نے اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالک کے رجوع کی امام مالک نے یہ حکم فرمایا کہ اس عورت غسالہ کو تہمت کی حد مارو جب اسے اسّی کوڑے مارے تب غسالہ کا ہاتھ شرمگاہ میت کی سے جدا ہوا اسی وقت سے انکی عظمت کمال علم کی لوگون کے نزدیک ثابت ہوئی اور انھون نے اپنے ہاتھ سے ہزار حدیثین لکھین تھین دار قطنی نے کہا یہ اتفاق کسی محدث کو نہین ہوا اور تمام عمر انھون نے بیچ حرم مدینہ کے استنجا نہین کیا باہر حرم کے جاتے تھے مگر حالت بیماری کی مین بضرورت کی مین لاچاری کو اسی جگہ جاتے تھے اور کتاب موطا کو قریب ہزار کے آدمیون نے انسے سنا اور سند لیا آسکی یہ کتاب طابت چھپی اور لوگ فیضیاب ہوئے واللہ اعلم وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسِ الشَّافِعِیْ اور مانند ابی عبد اللہ بن ادریس شافعی کے وف کنیت امام شافعی کے ابو عبد اللہ اور نام انکا محمد اور نسب انکا اس طرح سے ہے کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی المطلبی شافع کو مطلبی کہتے تھے کس واسطے کہ انکا جد اعلی مطلب تھا اور مطلب بھائی تھا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا آسکی اولاد مین امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بھائی مطلب کا ہے وہ جد آنحضرت کا ہے اور شافع نے ملاقات آن حضرت سے کی ہے اور باپ شافع کا کہ نام آسکا سائب تھا دن بدر کی نشان بردار تھا بنی ہاشم کا قریش کی طرف سے اور اسی لڑائی مین قیدیون مین پکڑا آیا اور بدلا دیکر چھوٹا اور پھر مسلمان ہوا اور پیدائش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑھ سو ہجری کے بیچ غزہ کے ہوئی اور بقول بعضے کے بیچ عسقلان کے اور بعضے قول مین بیچ منا کے اور آنکو مکہ مین لے گئے اور نشو و نما اسی جگہ پایا اور سات برس کی عمر مین قرآن تمام یاد کر لیا اور جب دس برس کے ہوئے موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سے کہ آس زمانہ مین مفتی تھے پڑھی اور جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اس وقت کے علما نے آنکو اذن دیا فتویٰ دینے کا اور بعد اسکے انھون نے کوچ کیا مدینہ کی طرف اور امام مالک کی صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سے نقل ہے کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تھا اور بہت شعر یاد کیے تھے مین نے کہ ایک دن کعبہ کے سایہ مین بیٹھا تھا مین اور میرے نزدیک کوئی نہ تھا پیچھے سے ایک آواز آئی کہ مین نے خوب سنی کہ کوئی کہتا ہے یا محمد علیک بالفقہ ودع الشعر یعنی اے محمد لازم پکڑ تو مضبوطی کو اور چھوڑ تو شعر پڑھنے کو اور امام شافعی سے نقل ہے کہ پہلے بالغ ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے لڑکے کہا مین نے لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہے تو مین نے کہا تمہاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میرے آ اور نزدیک ہوا پس مین نزدیک گیا اور اپنا منھ کھولا مین نے آن حضرت نے لعاب اپنے منھ کا میرے منھ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دے اللہ تعالی بیچ تیرے پس بعد اس خواب کے مجکو خطا بیچ حدیث کے اور کلام عرب کے واقع نہوئی اور پھر امام شافعی کہتے ہین کہ جب مین امام مالک کے پاس پہونچا میری باتین انھون نے سنین اور قیافہ سے معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے مین نے کہا نام میرا محمد ہے جب کہا انھون نے اے محمد تقوی کر اور ڈر خدا سے اور بچا رہ گناہون سے کہ تجکو اللہ تعالی بڑی شان دیگا اور میان امت رسول مقبول کے اور مین مدت تک آنکے پاس رہا جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور پروانگی سفر کی امام مالک سے چاہی مین نے تب وقت رخصت کرنے کی انھون نے مجھ سے کہا اے جوان حق تعالی نے بیچ دل تیرے کے نور ڈالا ہے پس اس نور کو بسبب گناہ کے دور نہ کیجیو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سے اور عبد العزیز دراوردی سے اور سوا انکے بہت خلق سے روایت کرتے ہین اور امام شافعی سے امام احمد حنبل اور ابو ثور اور مزنی روایت کرتے ہین اور سوا انکے اور بھی امام شافعی سے روایت کرتے ہین اور جس وقت کہ امام مالک سے رخصت ہوئے بیچ بغداد کے پہونچے دو برس اس جگہ ٹھہرے اور وہان کے عالمون سے حدیث اور فضل بھی بیان کیا مین آپ نے پھر دوبارہ بغداد کو گئے بعد اسکے قصد مصر کا کیا اور تعلیم اور تعلم مین مشغول ہوئے اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ اصول مین کے جو دو کتابین تصنیف کین اور بیچ

فروع دین کے سو کتاب سے زیادہ کہین اور امام احمد سے نقل ہی کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیث مین سے اور خاص اور عام اور مجمل اور مفصل نہ جانتا تھا جب تک امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کے سے نقل ہی کہ امام شافعی نے کتاب اوسط امام اعظم کی مجھسے لیکر تو مارمیث کے ایک رات اور ایک دن مین تمام یاد کر لی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کے دو سو چار ہجری مین اور اُسی روز عصر کے بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کے واللہ اعلم وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ نِ الشَّیْبَانِیِّ اور مانند ابی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کے ف احوال انکا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو عبداللہ اور نام انکا احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان پیشوا اور مقتدا تھے بیچ حدیث کے اور فقہ کے اور زہد اور ورع انکو بیچ عبادت کے بہت تھا اور بغداد مین انکا نشو و نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اُسی جگہ کی بعد اسکے واسطے تحصیل حدیثون کے کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور جزیرون کی طرف گئے اور حدیثین لکھین اور سُنین عالمون اُن شہرون کے سے اور روایت کرتے ہین یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا انکے اور علما سے بھی اور انسے بھی بہت لوگ نقل کرتے ہین مانند محمد بن اسمٰعیل بخاری کے اور مسلم بن حجاج قشیری کے اور ابوزرعہ اور ابو داؤد سجستانی اور سوا انکے اور اسحاق بن راہویہ نے انکے حق مین کہا ہی کہ احمد بن حنبل حجت ہی یعنی دلیل ہی درمیان خدا کے اور بندون خدا کے اور امام شافعی نے انکے حق مین فرمایا ہی کہ بغداد مین مین نے کوئی نہین چھوڑا کہ زیادہ ہو پرہیزگاری مین اور تقوی مین اور علم مین احمد بن حنبل سے اور احمد بن سعید رازی نے کہا ہی کہ نہین دیکھا مینے کسی جوان کو کہ بہت یاد رکھنے والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اُسکا مسند ہی مشہور ہی درمیان محدثین کے اور حدیثین اُسمین زیادہ ہین تیس ہزار سے اور ابو داؤد سجستانی سے نقل ہی کہ کہا صحبت مین بیٹھنا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت ہی آخرت کی کس واسطے کہ انکی مجلس مین ذکر سوا امر دین کے نہ تھا اور ذکر ہی کہ احمد بن حنبل نے فقر اختیار کیا اور ستر برس اُسپر صبر کیا اور کسی سے کچھ قبول نہ کرتے تھے اور محمد بن موسی کہتا ہی کہ اہل مصر نے حسن بن عبدالعزیز کے واسطے بطریق میراث کے لاکھ اشرفی سونے کی کسی جانور پر لادکر بیچ بغداد کے بھیجی اور حسن بن عبدالعزیز نے اُسمین سے تین تھیلیان ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئین احمد بن حنبل کے واسطے بھیجین اور کہا کہ ای ابو عبداللہ یہ مجکو میراث مین بوجہ حلال پہونچا ہی اسکو لیجیے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کیجیے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اسکی مجکو کچھ حاجت نہین اور ایک اشرفی بھی اُسمین سے قبول نہین کی اور اُسی قسم کی باتین اُن سے بیچ مقدمہ صبر کے اور توکل کے اور استغنا کے اور تقوی کے اور پرہیزگاری کے بہت سی ہین اور پیدایش انکی بیچ بغداد کے ایک سو چونسٹھ ۱۶۴ ہجری مین اور وفات انکی بھی بیچ بغداد کے دو سو اکتالیس مین جمعہ کے دن وقت چاشت کے اور دفن کیا بعد عصر کے واللہ اعلم وَ اَبِیْ عِیْسٰی مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَی التِّرْمِذِیِّ اور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کے ف اور احوال ترمذی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو عیسی اور نام انکا محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتھ زیر تے کے ترمذی نسبت ہی طرف شہر ترمذ کے اور یہ بھی بڑے محدثون مین ہین اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہی اوپر بڑے علم انکے کے اور اس کتاب مین انھون نے کتنی باتین لازم پکڑی ہین ایک یہ کہ جو حدیث صحابیون سے انکو پہونچی ہی اُن صحابیون کا نام بیان کر دیتے ہین تاکہ مشہور اور متواتر اور آحاد ہونا حدیث کا معلوم ہوجاوے اور دوسرے یہ کہ اس کتاب مین انھون نے یہ بھی لازم کیا ہی کہ مذاہب اور اختلاف علما کا بیان کیجیے اور تیسرے یہ کہ ہر جگہ راوی کا احوال قوی کا اور ضعیف کا بیان کر دیتے ہین اور حدیث کا بھی حال بیان کرتے ہین کہ صحیح ہی یا حسن ہی یا غریب ہی یا منکر ہی اور یہ تین باتین

باقی اور کتابون صحاح ستہ مین نہین اور ترمذی کو واسطے حضرت تک تین سے کم نہین اور ایک حدیث مین تین واسطے ہین سو جس حدیث مین
تین واسطے ہون پیغمبر تک اُس حدیث کو ثلاثی کہتے ہین اور نہایت سے نہایت واسطے دس ہین دس سے زیادہ نہین اور بہت سے علماسے
یہ بھی حدیث کرتے ہین مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنی کے اور سوائے انکے اور انسے بھی بہت
لوگ روایت کرتے ہین مانند محمد بن احمد اور ہیثم بن کلیب کے اور سوائے انکے اور ترمذی نے کتاب اپنی تصنیف کر کے علماے حجاز کو اور
عراق کو اور خراسان کو بھجوائی اور سبھون نے پسند کی اور انکی کتاب ایک شمائل نبوی ہے کہ اسمین بیان حضرت کی سیرت کا اور حضرت
کے بدن کا اور چہرہ کا اور تمام اعضا کا ہے اور پیدایش ترمذی کی دو سو نو ۲۰۹ مین ہجرت سے بیچ شہر ترمذ کے اور وفات انکی بیچ دو سو اناسی
کے واللہ اعلم وَاَبِیْ دَاوُدَ سُلَیْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیْ اور مانند ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کے اور احوال
ابو داؤد کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابو داؤد اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر اور سجستان کے رہنے والے اور اپنے وطن سے واسطے
طلب علم کے اور حدیث کے نکلے اور بہت جگہ پھرے اور علماے عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیرے کے حدیث سنی اور
اجازت لی اور شہرے شہرے علما سے اور محدثین سے حدیث کرتے ہین مانند مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل
اور سوائے انکے سے اور انسے بھی بہت سے علما روایت کرتے ہین مانند ابو عبد الرحمن نسائی اور احمد بن محمد کے اور سوائے انکے اور ابو داؤد
بیچ بصرہ کے رہے اور وہان سے بغداد مین بھی پہونچے اور اپنی کتاب تصنیف کی بیچ بغداد کے اور اُس ضلع کے لوگون نے سند کتاب سنن ابی داؤد
کی انسے کی اور امام احمد کے روبرو کتاب انکی پڑھی انھون نے بہت پسند کی اور ابو داؤد سے نقل ہے کہ پانچ لاکھ حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی علما سے مین نے لکھین اور اون حدیثون مین سے ایک ہزار چھ سو حدیثین نکال کر اس کتاب مین لکھین کہ نہایت صحیح ہین اور اُن سب حدیثون کی
جگہ چار حدیثین کفایت کرتی ہین گویا سب باتین شریعت اور دین کی مجملاً ان چار حدیثون مین ہین اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسری من
حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ تیسری لا یکون المؤمن مؤمنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ چوتھے ان الحلال بین و ان الحرام بین و بینھما مشتبہات الی آخر الحدیث
اور ابو بکر خلال نے انکی شان مین کہا ہے کہ ابو داؤد پیشوا تھے بیچ زمانہ اپنے کے اور منصف اور پرہیزگار تھے اور بیچ فن حدیث کے خوب بصیرت
اور مہارت رکھتے تھے اور کتاب انکی ابو داؤد بہت خوب کتاب ہے حق حدیث مین مانند اسکے اور کتاب نہین لکھی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کے اور
پیدایش ابو داؤد کی دو سو دو مین اور وفات انکی دو سو پچھتر ہجری مین سولھوین شوال کو وَاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَیْبِ النَّسَائِیِّ اور ابی عبد الرحمن احمد
بن شعیب نسائی کے ف احوال نسائی کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی نسبت
طرف شہر کے اور نام شہر کا نسا ہے کہ یہ ایک شہر ہے بیچ خراسان کے اور پیدایش انکی دو سو چودہ مین یا دو سو پندرہ مین اور نسائی بہت
شہرون مین پھرے اور بڑے بڑے عالمون کو پایا اور حدیثین سنین اور بیچ خراسان کے اور حجاز اور عراق کے اور جزیرے کے اور شام اور
مصر کے علما سے تحصیل علم کی اور پہلے پہل گئے طرف قتیبہ بن سعید کے اُس وقت مین انکی عمر پندرہ برس کی تھی ایک برس دو مہینے انکے
پاس رہے اور یہ شافعی مذہب تھے چنانچہ مناسک ایک انکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہے انکے شافعی مذہب ہونے پر اور یہ صوم داودی
ہمیشہ رکھتے تھے صوم داودی یہ کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا باوجود اس روزہ رکھنے کے ان مین قوت جماع بہت تھی کہ
چار عورتین انکے نکاح مین تھین ہر عورت کے یہان ایک ایک رات تھے اور حرم مین بہت تھین اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کر کے فارغ ہوے کسی امیر نے
کہ انکے وقت مین تھا انسے پوچھا کہ کتاب تمھاری ساری صحیح ہے انھون نے کہا کہ نہین بعضی صحیح ہے بعضی حسن اس امیر نے ان سے التماس کیا کہ ان ب

حدیثون مین سے جتنی کہ بیچ درجہ اعلی کے نہایت صحیح ہون اُسکو میرے واسطے جدا لکھیے پس اس واسطے سنن مجتبی اُنھون نے تصنیف کی اور
سبب اُنکی وفات کا یہ ہے کہ اُنھون نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علی کے تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کے وقت
مجمع کے اُس کتاب کو پڑھین تاکہ اُس جگہ کے آدمی کہ بسبب سلطنت بنی امیہ کے مذہب نواصب کا رکھتے تھے وہ راہ پر آوین چنانچہ تھوڑی سی
وہ کتاب ایک دن وہان مسجد کے مجمع مین اُنھون نے پڑھی کہ ایک شخص نے اُس مجمع مین سے پوچھا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کے بھی کچھ تم نے تصنیف
کیا ہے نسائی نے جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہے کہ سر بسر نجات پاوے آنکے مناقب کہان ہین اور بعضون نے لکھا ہے کہ یون کہا
کہ معاویہ کے مناقب میرے نزدیک صحیح نہین ہوئے یہ بات سنتے ہی اُنکو لوگون نے خوب مارا یہانتک مارا کہ ادھ موئی ہو گئے آخر آنکے خادم
اُنکو اُٹھا لائے گھر مین اُس وقت اُنھون نے یہ کہا کہ اسی وقت مجھکو مکہ کی طرف لیچلو تاکہ مکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کے مرون کہتے ہین کہ بموجب
کہنے اُنکے لے گئے بعد پہونچنے کے مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری مین بیچ تیرھوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا واللہ اعلم
وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مَاجَۃَ الْقَزْوِیْنِیِّ اور ابی عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی کے ف احوال ابن ماجہ کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابی عبد اللہ
نام اُنکا محمد بن یزید ابن ماجہ رہنے والے قزوین کے اور قوم اُنکی ربعی منسوب بہ ربیعہ بالولا اور قزوین نام شہر کا ہے کہ مشہور ہے بیچ عراق عجم کے
اور یہ بھی ایک مقتدا تھے اور حافظ حدیث کے اور ثقہ تھے اور امام مالک کے یارون سے اور حدیثین سنین اور بہت شہرون مین پھرے واسطے طلب
حدیث کے اور اُنکی کتاب کو بھی اکثر علما نے بیچ صحاح ستہ کے داخل رکھا ہے اور اُنکی کتنی حدیثین ثلاثی بھی ہین اور بعضون نے اُنکی کتاب کو
صحاح ستہ مین داخل نہین رکھا کس واسطے کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اُس کتاب مین وارد ہوئی ہے اور بیچ فضیلت قزوین کے لوگون نے حدیثین بسبب
نقل کی ہین لیکن محدثون کے نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش اُنکی بیچ دو سو نو کے اور وفات اُنکی دو سو تہتر مین ان بیسرے بائیسوین
رمضان کو واللہ اعلم وَاَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیِّ اور ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کے ف احوال دارمی کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابو محمد اور نام اُنکا
عبداللہ بن عبدالرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہے طرف شہر کے اور دارمی نسبت ہے طرف قوم کے یہ بھی ایک بڑے محدث ہین اور
عالم ہین اور تعریف کیے گئے ساتھ زہد کے اور پرہیزگاری کے اور اُنکی کتاب بھی بہت اچھی کتاب ہے حدیث کی کتابون مین اور روایت کرتے ہین
ابن ماجہ سے اور حبان بن ہلال سے اور نضر بن شمیل سے اور حیوۃ بن شریح سے اور اُنسے بھی روایت کرتے ہین بڑے محدثین مانند مسلم کے
اور ترمذی کے اور پیدایش اُنکی ایک سو اکاسی مین اور وفات اُنکی دو سو پچپن مین اسحق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہے کہ مین محمد اسمعیل بخاری
کے پاس بیٹھا تھا کہ خبر مرنے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی پہونچی اُس وقت محمد بن اسمعیل نے سر اپنا نیچے جھکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا
پڑھا اور آنسو اُنکے رخسارون پر بہے واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِیِّ اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی کے
ف احوال دارقطنی کا یہ ہے کہ ابو الحسن کنیت اُنکی اور نام اُنکا علی بن عمر دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تھا ساتھ فضیلت کے اور
علم حدیث کے اور خوب جانتا تھا علت حدیث کی اور حال راویون کا اور کتاب دارقطنی مین ایک حدیث کئی سندون کر لاتا ہے
اور اُس سے روایت کرتے ہین ابو نعیم اور ابو بکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری اور حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری پیدایش
اُنکی بیچ بغداد کے تین سو پانچ مین ہے اور وفات بھی اُنکی بغداد ہی مین ہوئی رتہ ہو کے بائیسوین ذی قعدہ کو تین سو پچاسی
مین اور یہ بھی بہت پھرے ہین ملکون مین واسطے تحصیل علم کے چنانچہ کوفہ مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط مین اور
مصر مین اور سوائے اِنکے شہرون اسلام مین اور دار قطن قاف کی پیش سے ایک محلہ ہے بغداد مین نسبت اُس محلہ کر نام اُنکا

دارقطنی ہی اور عربی مین قطن کہتے ہین روئی کو یہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کے دار قطن کہلاتا تھا اور بعضی روایت مین وفات انکی آٹھوین ذیقعدہ جمعرات کے دن واللہ اعلم ۔ وَاَبِیْ بَکْرِ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ الْبَیْہَقِیِّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کے ف احوال بیہقی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابوبکر نام انکا احمد بن حسین بیہقی یہ بھی ایک پیشوا اور مقتدا تھے اہل حدیث مین اور انکی کتابین تصنیف بہت ہین نقل ہی کہ تصنیف انکی سات ہزار جز تک پہونچی اور مشہور کتابون انکی مین سے کتاب مبسوط اور کتاب سنن اور کتاب دلائل النبوۃ اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب بعث والنشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب شعب الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدائش انکی شعبان کے مہینے سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات انکی نیشاپور مین چارسو اٹھاون ہجری مین واللہ اعلم ۔ وَاَبِی الْحَسَنِ رَزِیْنِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْعَبْدَرِیِّ اور ابی الحسن رزین بن معاویہ عبدری کے ف اور احوال رزین کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابوالحسن نام انکا رزین بن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہی طرف عبدالدار کے کہ ایک قبیلہ مشہور ہی قریش مین اور وفات انکی پانسو پینتیس مین ہی یہ جو مذکور ہوئے تیرہ شخص ہین پیشوا حدیث کے انھون نے اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کے لکھی ہین پس مشکوۃ والے نے انکی کتابون سے نقل کر کے نام اس کتاب والے کا لکھدیا ہی اور سوا انکے اورون سے بھی نقل کی ہین لیکن کم جیسے کہ آگے کہتا ہی مصنف وَغَیْرُھُمْ وَقَلِیْلٌ مَّاھُمْ اور سوا انکے اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضے غیر انکے کا یہ ہی ان غیرون مین ایک امام نووی ہین لقب انکا محی الدین اور کنیت انکی ابوزکریا اور نام انکا یحیی بن شرف حزامی ساتھ حاء حطی کے زیر سے اور رے سے منسوب ہی طرف حزام کے کہ نام انکے ایک جد کا ہی اور نووا ایک مکان ہی متعلق دمشق کے بیچ شام کے نسبت نووی کی اسکی طرف ہی اور کبھی اسکو نواوی بھی کہتے ہین پیدائش انکی بیچ شہر نوی کے چھ سو اکتیس مین محرم کی پہلے عشرہ مین اور وفات انکی نوی کی رات چوبیسوین رجب کو چھ سو چھہتر مین اور بعضے ان غیرون مین ابن جوزی ہین کنیت انکی ابوالفرج نام انکا عبدالرحمن بن علی بغدادی حنبلی صدیقی مشہور ہین جوزی نسبت ہی ایک مکان کی طرف کہ اسکو فرضۃ الجوز کہتے ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کے اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کے اور مختار تھا بیچ زمانہ اپنے کے ان علمون مین پیدائش انکی بیچ پانسو ستر کے ہجرت سے اور وفات انکی پانسو ستانوے ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ موضوعات حدیث کے کہ اسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب انکی تلبیس ابلیس کہ اسمین بیان ہی بدعت کا اور خلاف سنت کا اور اوہام شیطانی کا بھی بیان ہی اور بیچ انکار جماعت صوفیہ متبدعین کے خوب مبالغہ کیا ہی اور ایک قصہ انکا عجیب منقول ہی کہ ایک دن درمیان سنی اور شیعہ کے جھگڑا ہوا بیچ تفضیل حضرت ابوبکر کے اور حضرت علی کے یہان تک کہ آپس مین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر بیچ حکم ابن جوزی کے دونون راضی ہوئے اور ان دنون مین حکومت تھی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطے وعظ کہنے کے چڑھے تھے کہ اسی وقت ایک شخص نے ان دونون مین سے پوچھا کہ مَنْ اَفْضَلُ الصَّحَابَۃِ یعنی کون سا بہتر ہی صحابیون مین سے انھون نے دونون فرقون کی رعایت کر کے جواب دیا واسطے خوف اندیشے کے اور جواب یہ کہا کہ اَفْضَلُ صَحَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الَّذِیْ بِنْتُہٗ فِیْ بَیْتِہٖ افضل اصحاب رسول اللہ کے وہ تھے کہ بیٹی انکی بیچ گھر انکے کے تھی پھر یہ کہکر اس کہنے کے ابن جوزی وہان سے چل کھڑے ہوئے تاکوئی پوچھنا احوال مفصل کا نکرے اور وہ دونون فرقہ خوش ہو کر اپنے اپنے مذہب کے موافق گمان غنیمت کر کے گئے یعنی سنی نے جانا کہ بیٹی حضرت ابوبکر کی بیچ گھر رسول خدا کے تھی فضیلت انھین کو ہی اور شیعون نے جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گھر حضرت علی کے تھی فضیلت انھین کو ہی غرض کہ دونون بیچ اسوقت رفع شر ہو گیا وَاِنِّیْ اِذَا نَسَبْتُ الْحَدِیْثَ اِلَیْھِمْ

کانی

كَأَنِّي أَسْنَدْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوا مِنْهُ وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ اور تحقیق جس وقت کہ نسبت کی مین سنے حدیث طرف انکے گویا کہ سند پہونچا دی مین نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واسطے کہ انھون نے فراغت حاصل کی سند سے اور بے پروا کر دیا ہم کو سند سے ف اگر کوئی کہے کہ مصابیح والے پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علما اعتراض کرتے تھے وہ بات تو اب بھی باقی رہی کہ شکوۃ والے نے فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اسکا مصنف نے یہ جواب دیا وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيهَا اور بیان کیا مین نے کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب مصابیح نے کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مین نے نقش قدم انکے کی بیچ اسکے ف لفظ کتاب جو سرخی سے لکھتے ہین وہ شامل ہوتا ہے کتنے مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرح کا مطلب ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الطہارۃ اسمین کتنے ہی باب مذکور ہوتے ہین باب الوضوء باب الغسل وغیر ذلک پس شکوۃ والے نے کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والے کے ذکر کیے ہین وَقَسَّمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةٍ أَوَّلُهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ فِيهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ اور تقسیم کیا مین نے ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کے پہلی فصل وہ ہے کہ حدیث کی شیخین نے یعنی بخاری اور مسلم نے یا ایک نے ان دونون مین سے اور کفایت کیا مین نے ساتھ ان دونون کے اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کے غیر بخاری اور مسلم کے واسطے بلند ہونے درجہ بخاری اور مسلم کے بیچ روایت حدیث کے ف اگر بخاری اور مسلم مین ایک صحابی سے حدیث آئی ہو اسکو متفق علیہ کرکے کہا ہے اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سے مذکور ہو اور مسلم مین اور صحابی سے اسکو انکی اصطلاح مین متفق علیہ نہین کہتے وَثَانِيهَا مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُورًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا انکو سوائے بخاری اور مسلم کے پیشوا ان ذکر کیے گیون مین سے اور تیسری فصل اس چیز مین کہ شامل ہو اوپر معنی باب کے ملحقات مناسبہ سے ساتھ محافظت کرنے کے اوپر شرط کے اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سے ف یعنی تیسری فصل شکوۃ والے نے بڑھائی ہے اور مصابیح کے اس واسطے کہ مصابیح مین دوہی فصلین ہین اور مصابیح والے نے یہ بات مصابیح مین مقرر کی ہے کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین کی لائے اور اسکے نزدیک صحاح وہ ہے کہ بخاری اور مسلم مین حدیث ہو اور دوسری فصل مین حدیث لایا ہے حسان اور اصطلاح حسان کی نزدیک اسکے یہ ہے کہ سوائے بخاری اور مسلم کے حدیث ہو مثل ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی کے اور غیر انکے کے اسکو حدیث حسان کہتا ہے یہ اصطلاح اسی کے نزدیک ہے اور محدثون کے نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا شکوۃ والے نے کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوے بلکہ بعضے قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کے اور غیر انکے کے کہ مناسب باب کے ہون بھی لایا ہے اور موافق شرطون فصل اول و ثانی کے بھی لایا ہے یعنی اول مین نام راوی کا جو صحابی یا تابعی ہو اور آخر کو نام کتاب کا لکھا ہے ثُمَّ إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَ حَدِيثًا فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْرِيرٍ أُسْقِطُهُ پھر تحقیق اگر تو نہ پاوے کوئی حدیث بیچ ایک باب کے پس بسبب تکرار کے موقوف کیا مین نے اسکو ف یعنی ایک حدیث بیچ ایک باب کے بیچ کتاب مصابیح کے ہے اور وہ حدیث اسی باب مین بیچ شکوۃ کے نہین ہے تو بسبب مکرر ہونے حدیث کے صاحب شکوۃ نے موقوف کی یعنی ایک جا ذکر کی وَإِنْ وَجَدْتَ آخَرَ بَعْضَهُ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُومًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاعِي اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ اور اگر پاوے تو اور حدیث کہ بعض اسکا چھوڑا ہوا ہے اوپر اختصار کے یا ملایا گیا ہے طرف اسکے بقیہ اس حدیث کا پس سبب باعث اہتمام کے چھوڑا ہے اور اسکا ...

ف یعنی وہان کوئی امر باعث ترک اور الحاق کا ہوگا پس باعث اختصار کا یہ ہی کہ وہ ٹکڑا حدیث دراز کا مناسب باب کے ہوگا اور باقی مناسب اسکے نہوگا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کے ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب اور باب کے پس جہاں ان دونوں باتوں میں سے ایک بات پائی جائیگی اسکو مختصر ہی بیان کرونگا اور اس بات مین تابع مصابیح والے کا ہونگا اور جہاں ان دونوں باتوں میں سے نپاؤنگا ساری حدیث بیان کرونگا اگرچہ مصابیح والے نے اختصار کیا ہوگا فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْاَوَّلِ وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ اَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ اعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيْحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کے بیچ دو فصلوں کے یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا بیچ فصل اول اور ذکر ان دونوں کا بیچ فصل دوسری کے پس جان کہ یہ بات نہیں صادر ہوئی بسبب غفلت اور بھول نے کے بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنے میرے کے کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی اور کتاب جامع الاصول کے اعتماد کیا میں نے اوپر صحیحین شیخین کے اور متن انکی کے ف یعنی مصابیح والے نے جو مشہور ایسا ہے کہ پہلی فصل میں حدیثیں بخاری اور مسلم کی لاتے اور دوسری میں غیر بخاری اور مسلم کی اور میں نے بعضی حدیثوں فصل اول کو غیر بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے اور بعضی حدیثوں فصل دوسری کو بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے تو سبب یہ ہے کہ میں نے چاروں کتابوں ذکر کی گئیوں میں تلاش کیا اگر ان میں پایا تو نسبت شیخین کی طرف کی اگرچہ مصابیح والے نے غیر انکے کی طرف نسبت کی ہو اور اگر ان میں نہ پایا تو انکی طرف نسبت نہ کی اگرچہ مصابیح والے نے انکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہے کہ چار کتابوں میں تلاش کی مجھ پر شبہہ کسی کا نہیں ہو سکتا ہے بلکہ قصور مصابیح والے کا ہے کہ چوک گیا وَاِنْ رَاَيْتَ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ الْحَدِيْثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْاَحَادِيْثِ اور اگر دیکھے تو اختلاف بیچ اصل حدیث کے پس یہ بسبب مختلف ہونے سندوں حدیث کے ہے ف یعنی مصابیح والے نے اور طرح لفظ حدیث کی روایت کی ہیں اور میں نے اور طرح تو یہ بسبب اختلاف سندوں کے ہے کہ مصابیح والے کو ایک سند سے وہ لفظ پہونچی اور مجھے اور سند سے اور طرح وَلَعَلِّي مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِي سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلِيْلًا مَا تَجِدُ اَقُوْلُ مَا وَجَدْتُ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْاُصُوْلِ اَوْ وَجَدْتُ خِلَافَهَا فِيْهَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسِبِ الْقُصُوْرَ اِلَيَّ لِقِلَّةِ الدِّرَايَةِ لَا اِلَى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور شاید کہ میں نہیں خبردار ہوا اوپر اس روایت کے کہ لایا ہے اسکو شیخ راضی ہو اللہ اس سے اور کم پاویگا تو اسکو کہ کہتا ہوں کہ میں نہیں پائی میں نے یہ روایت یعنی جو کہ مصابیح والے نے ذکر کی ہے بیچ کتابوں اصول کے یا پایا میں نے خلاف اس روایت کے اصول میں پس جس وقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کے پس نسبت کر قصور کو طرف میرے واسطے کم پائی سمجھ کے نہ طرف جناب شیخ کے بلند کرے اللہ قدر اسکی بیچ دو نو جہان کے پاکی ہے واسطے اللہ کے اس سے ف مراد کتب اصول سے اس جگہ وہ کتابیں ہیں کہ مذکور ہوئیں پہلے مثل بخاری اور مسلم وغیرہ کے اور پاکی ہے واسطے اللہ کے اس سے یعنی پاک ہے شیخ نسبت قصور سے اور یہ کہنا میرا اسکے حق میں خاص اللہ کے لیے ہے نہ واسطے کسی اور امر کے رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اِذَا وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ وَاَرْشَدَنَا طَرِيْقَ الصَّوَابِ رحمت کرے اللہ اس شخص کو کہ جب واقف ہو اوپر اسکے خبردار کرے ہم کو اوپر اسکے اور راہ بتادے ہم کو راہ صواب کی ف خبردار کردے ہم کو اوپر اسکے یعنی اوپر ہونے اس روایت کے کہ مصابیح والا لایا ہے اور میں نے نہیں پائی ہے اصول میں پس ہم کو خبردار کر دے یعنی جلدی زندگی میں ہم سے کہدے اور بعد مرنے ہمارے کے ہماری کتاب میں لکھدے یا اسکے حاشیہ میں لکھدے وَلَمْ آلُ جُهْدًا فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُ.

اور نہین قصور کیا مین نے کوشش مین بیچ کھوجنے اور ڈھونڈنے کے موافق وسعت کے اور طاقت کے اور نقل کیا مین نے یہ اختلاف جیسا کہ
پایا مین نے ف یعنی جیسا کہ دیکھا مین نے اصول مین اسی طرح نقل کر دیا اور یہ اکتفا کیا مین نے ساتھ تقلید شیخ رح کے یہ جواب ہے سوال
مقدر کا اگر کوئی کہے انھون نے آرام طلبی چاہی کتابون مین خوب تلاش نہ کی اگر خوب تلاش کرتے تو کہین اسکا کھوج پاتے تو اسکا جواب مصنف نے
کہا کہ مین نے اپنی طرف سے کچھ قصور نہین کیا تلاش کرنے مین وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ اَوْ ضَعِيْفٍ اَوْ
غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهٗ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِی الْاُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهٗ فِیْ تَرْكِهٖ اِلَّا فِیْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ
اور وہ چیز کہ اشارہ کیا طرف اسکے شیخ رضی اللہ عنہ نے غریب سے یا ضعیف سے یا سوا ان دونون کے بیان کیا مین نے سبب اسکا اکثر
اور جس چیز کو نہین اشارہ کیا طرف اسکے ان مین سے کہ بیچ اصول کے ہے پس تحقیق پیروی کی مین نے شیخ کی بیچ چھوڑ دینے اسکے کے مگر بیچ
کتنی جگہون کے واسطے کسی غرض کے ف یعنی مصابیح والے نے مصابیح مین بیان کیا ہے بعضی حدیثون کو کہ یہ غریب ہے یا ضعیف ہے یا شاذ ہے
یا منکر ہے تو مشکوٰۃ والے نے اپنی کتاب مین سبب غریب ہونے اور ضعیف ہونے اور شاذ ہونے کا بیان کر دیا اور جس جگہ مصابیح والے نے
مصابیح مین غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہین کیا تو مشکوٰۃ والے نے بالکل اسکو چھوڑ دیا ہے مگر بعضی جاے بسبب بعضی غرض کے بیان
کر دیا اس واسطے کہ بعضے لوگ اس حدیث مین کلام اور طعن رکھتے تھے ساتھ وضعی اور باطل ہونے کے انھون نے ترمذی وغیرہ سے نقل کیا کہ یہ
حدیث صحیح ہے یا حسن یا غریب اور ضعیف ہے مین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کے موافق اصطلاح محدثین کے انکو انشاء اللہ تعالی بیان کر دینگے
وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ
اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ اور بعضی جگہ پاویگا تو کہ نام کتاب کا نہین ذکر کیا مین نے پیچھے حدیث کے
اور یہ اس واسطے ہے کہ نہین خبردار ہوا مین اوپر روایت کرنے والے اسکے کے پس چھوڑ دی مین نے اس جگہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اسکے
پس ملا دے اسکو ساتھ اس حدیث کے نیک دے اللہ تجکو بدلہ اور نام رکھا مین نے اس کتاب کا مشکوٰۃ المصابیح ف مصابیح جمع مصباح کی
مصباح کہتے ہین چراغ کو اور مشکوٰۃ کہتے ہین طاقچہ کو جیسے کہ چراغ رکھے جاتے ہین بیچ طاق کے اسی طرح کتاب مصابیح رکھی ہوئی ہے
اس مشکوٰۃ مین وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصِدُهٗ اور سوال کرتا ہون مین اللہ
سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اور پر طرح مذکور کے اور تمام کرنے پر اور سب امور پر اور مدد کرنے کا اور ہدایت کرنے کا اور بچانے کا
یعنی خطلت اور آسان کرنا اس چیز کا کہ قصد کیا مین نے اسکا وَاَنْ يَّنْفَعَنِیْ فِی الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور سوال کرتا ہون
یہ کہ نفع دے مجکو بیچ زندگی کے اور پیچھے مرنے کے اور سب مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو کفایت ہے مجکو اللہ
اور اچھا ہے کارساز اور نہین باز گشت گناہون سے اور نہین قوت اوپر بندگی کے مگر ساتھ اللہ کے کہ غالب ہے حکمت والا
ف نفع دنیا زندگی مین یہ ہے کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنے کتاب کی اور لوگون کے سکھانے کی اور موافق حدیثون کے عمل کرنے کی
اور فائدہ پیچھے مرنے کے یہ ہے بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونی **فصل** اب بعد اسکے پہلے
حدیث مین مشغول ہونے سے کتنی باتین جاننا چاہیے کہ حدیث پڑھنے مین کام آوینگی اور موجب ہونگی زیادتی سمجھ کی ایک بات ان مین سے
یہ ہے کہ اول حدیث کو معلوم کرے حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتے ہین قول اور فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

معنی قول اور فعل کے ظاہر ہین اور سیرت یعنی خصلتین اور بیان صورت شکل حضرت کا اور حال جیسے کہ کہین زمانہ مبارک حضرت کا جنگ
احد مین شہید ہوا یا مثل اسکے اور معنی تقریر کے یہ ہین کہ مثلاً ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر مطلع ہوئے اور اس سے منع نہ کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتے ہین یہ بھی داخل حدیث
کے ہر اور تقریر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہر نہ اور کسی کی اور بعضون کے نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بھی حدیث
کہتے ہین پس جو حدیث کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اسکو حدیث مرفوع کہتے ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ حدیث یا کیا یہ کام
یا تقریر کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہین ابن عباس سے یہ حدیث مرفوعاً آئی ہر یا کہین منع کیا اسکو ابن عباس نے اور جو کہ
صحابہ تک پہونچے اسکو حدیث موقوف کہتے ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ بات ابن عباس نے یا تقریر ظاہر کی ابن عباس نے یا کہین یہ حدیث
موقوف ابن عباس پر ہر اور جو حدیث تابعین تک پہونچے اوسکو مقطوع کہتے ہین اور مشہور یہ ہر کہ موقوف اور مقطوع کو اثر کہتے ہین بعد اسکے
یہ جاننا چاہیے کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہر اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث کو کہتے ہین اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر
کوئی راوی حدیث کا درمیان مین سے نہ رہ جاوے اسکو حدیث متصل کہتے ہین اور اگر ایک رہ جاوے اسکو منقطع کہینگے اور
اگر ایک سے زیادہ رہ جاوین اسکو معضل کہینگے اور اگر سری سے راوی رہ جاوی خواہ ایک یا کئی اسکو معلق کہتے ہین اور اگر آخر
سند سے بعد تابعی کے راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہو اسکو مرسل کہتے ہین جیسا کہ تابعی کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیثین
باعتبار سند کے تین قسم پر ہین صحیح اور حسن اور ضعیف صحیح اعلی مرتبہ ہر اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم کیا چاہیے
کہ حدیث صحیح کسے کہتے ہین حدیث صحیح وہ ہر کہ کتاب مین سند کر مصنف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ساتھ نقل کرنے راویون صاحب
عدالت کے اور صاحب ضبط کی نقل کی ہو اور وقت پہونچانے حدیث کے پہونچانے والا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بھی اور معنی عدالت
کے یہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقویٰ کا ہو کہ جھوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی
چھوٹے گناہون پر بھی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو سب اسباب فسق کے سے اور صاحب مروت کا ہو یعنی ایسے کام بھی اس سے نہوتے ہون کہ
لوگون کے نزدیک ہلکا ہو جیسے ننگے سر بازار مین چلے جاتا یا بازار مین ایک کونے مین بیٹھ کر پیشاب کرتا یا رستے مین چلتے ہوئے طعام یا کچھ چیز کھا لینا
ان باتون سے بھی احتراز کرتا ہو اور معنی ضبط کے یہ ہین کہ ہشیار ہو تا کہ یاد رکھے الفاظ حدیث کے اور غفلت نہ کرے اور نہ بھولے اور
نہ شک کرے وقت سنی کے اور نہ وقت پہونچانے کے اور اسی طرح سے ہر شخص صاحب کتاب سے آنحضرت صلعم تک تصعاً ان صفات کے ساتھ ہو شخص
جو نقل کرے اسکو حدیث صحیح کہتے ہین پس یہ صفتین اگر پوری اسمین پائی جاوین اسکو صحیح لذاتہ کہتے ہین اور اگر کچھ قصور اسمین ہو کثرت
طرق سے وہ نقصان پورا ہو جاوے اسے صحیح لغیرہ کہتے ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اسکو حسن کہتے ہین اور حدیث ضعیف وہ ہر کہ یہ
جو شرائط حدیث صحیح اور حسن مین معتبر ہین ان مین سے ایک یا زیادہ اسمین سے مفقود ہو اور راوی اسکا عدالت یا ضبط نہ رکھتا ہو اور
حدیث مین اگر راوی اسکا ایک ہر کسی طبقہ مین اسکو غریب کہتے ہین اور اگر دو ہو وین اسکو عزیز کہتے ہین اور اگر زیادہ دو سے
ہووین اسکو مشہور اور مستفیض کہتے ہین اور اگر کثرت روایت کی اس حد کو پہونچی کہ عقل کے نزدیک محال ہو جھوٹ بولنا انکا اسکو
متواتر کہتے ہین اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہر شاذ وہ حدیث ہر کہ روایت کی گئی ہو مخالف اس حدیث کے
کہ روایت کیا ہو اسکو ثقات نے اور منکر وہ ہر کہ روایت کرے اسکو راوی ضعیف مخالف اس کسی کے کہ ضعف اسکا کمتر ہووے اور

اور مقابل شکر کے سروف ہے اور بہت قسمیں حدیث کی ہیں اختصار کے لیے کہ عوام کو انکا سمجھنا بھی مشکل ہوگا اسیر اکتفا کیا اور یہ اقسام حضرت شیخ عبدالحق رح کے ترجمہ میں سے لکھی ہیں اور کتابیں صحاح ستہ جو مشہور ہیں یہ ہیں بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور بعضوں کے نزدیک بدلے ابن ماجہ کے موطا امام مالک کی ہے پس سوائے بخاری اور مسلم کے چار کتابوں باقی میں ہر طرح کی حدیثیں ہیں صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ انکے مصنفوں نے بیان کر دیا ہے ف پہلی یہ حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے سو احوال حضرت عمر کا یہ ہے کہ نام انکا عمر اور کنیت انکی ابو حفص اور لقب انکا فاروق اور سب سے پہلے امیر المومنین کر کے یہی مشہور ہوئے اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہے قریش میں اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت صلعم کے نسب میں بیچ کعب بن لوی کے اور وجہ لقب حضرت عمر کے کہ فاروق ہوا یہ ہے کہ مدینہ میں ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر میں مسلمان تھا جھگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اس یہودی کی رجوع آنحضرت کی طرف اس واسطے تھی کہ وہ یہودی سچا تھا اور جانتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے کو سچا کریں گے رو رعایت کسی کی نہ کرینگے اور منافق نے کہ اصل جھوٹا تھا اسنے کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا سردار تھا اور یہودی رشوت لیکر سچے کو جھوٹا کر دیتے تھے اور جھوٹے کو سچا اسواسطے وہ منافق یہودیوں کی طرف لیے جاتا تھا کہ رشوت دیکر اپنا معاملہ جیت جاؤنگا آخرش کو وہ یہودی اس منافق کو حضرت پاس لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی نہوا ساتھ حکم آنحضرت صلعم کے باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کے حکم سے مدینہ میں قضا کرتے تھے اور اس نیت پر منافق لے چلا حضرت عمر پاس کہ حمیت اسلام کی کر کے مجھکو سچا کرینگے اور میرا حق ثابت کرینگے آخر دونوں گئے حضرت عمر پاس اور انکے روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہم دونوں گئے تھے حضرت صلعم پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکے ہیں اور یہ منافق راضی نہوا ساتھ حکم آنحضرت صلعم کے حضرت عمر نے منافق سے پوچھا کہ یہ بات ایسی طرح سے ہے منافق نے اقرار کیا حضرت عمر نے کہا کہ تم ٹھہرے رہو اور آپ گھر میں جا کر تلوار لے آئے اور اسی تلوار سے منافق کا سر اڑا دیا اور کہا کہ یہ حال ہے اس شخص کا جو راضی نہو ساتھ حکم آنحضرت صلعم کے اور یہودی وہاں سے اس خوف سے بھاگ گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلعم پاس آئے اور کہا کہ عمر فرق کر دینے والا ہے درمیان حق اور باطل کے اسی دن سے فاروق مشہور ہوئے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں اور اور تفسیروں میں شان نزول اس آیت کے یہی لکھا ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا اور اسلام حضرت عمر کا چھٹے سال ہے نبوت سے کہ چالیس یا انتالیس مرد اور دس عورتیں مسلمان ہوئی تھیں بعد انکے حضرت عمر مسلمان ہوئے اور انکے مسلمان ہونے کے بعد اسلام ظاہر ہوا پہلے اس سے مسلمان پوشیدہ مسلمانی رکھتے تھے اور یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے نبی کافی ہے تجھکو اللہ اور جو کہ پیروی کرے تیرے ہیں مومنوں سے اور بعد حضرت صدیق رض کے یہ خلیفہ ہوئے اور انسے سب نے بیعت کی تیرھویں سال ہجرت سے اور شہادت انکی ہوئی ایک نصرانی کے ہاتھ سے کہ نام اسکا ابو لولو اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تھا مدینہ کے شہر میں مسجد نبوی میں صبح کی نماز میں بدھ کے دن ستائیسویں ذی الحجہ کو تیئیسویں سال ہجرت سے اور دفن انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی تریسٹھ برس کی ہوئی اور انسے بہت صحابیوں اور تابعیوں نے حدیثیں نقل کی ہیں اور حدیثیں مرفوع انسے پانچ سو سینتیس نقل ہوئی ہیں اور انکی مہر میں یہ لکھا تھا کفی بالموت واعظا یا عمر یعنی کافی ہے نصیحت کو یاد رکھنا موت کا اے عمر اور تھے سخت تیج مقدمہ اسلام کے اور نہایت کوشش کرتے تھے امور دین میں اور نہایت صلب تھے اور اللہ تعالی نے مقرر کیا تھا حق انکی زبان پر اور انکے اسلام سے دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان نے انکی اسلام سے خوشی حاصل کی بعد انکی بزرگیاں اور مناقب بہت اور بہت ہی کچھ شمار نہیں عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا

لِامْرِءٍ مَا نَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہووے اللہ اُن سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جز ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے اور نہین ہے واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اُسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے پس ہجرت اُسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے ہے اور جو شخص کہ ہو ہجرت اُسکی طرف دنیا کے کہ پہونچے اُسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے اُس سے پس ہجرت اُسکی طرف اُس چیز کے ہے کہ ہجرت کی طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مصنف رح یہ حدیث باب سے پہلے لایا گویا اشارہ ہے کہ طالب کو چاہیئے کہ اول نیت خالصۃً للہ کرے اس علم شریف کے طلب کرنے مین پھر تحصیل علم کرے اور محدثین اتفاق رکھتے ہین اوپر فضل و شرف اس حدیث کے اور بعضے علما نے اس حدیث کو نصف علم کہا اور یہ جو فرمایا کہ نہین واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلے جملہ کا یکسان ہے یہ تاکید ہے پہلے کی کہ عمل بغیر نیت کے صحیح نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا اُتنا ہی ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی کے دینے مین اگر نیت فقط صدقہ دینی کی کریگا صدقہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانے ناتے کا اور اگر دونون نیتین کریگا دوہرا ثواب پاویگا اسی طرح مسجد کے جانے مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہے کہ مسجد گھر اللہ تعالی کا ہے اور جو کوئی مسجد مین آتا ہے تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہے اور وہ کریم ہے اور واجب ہے کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنے والون اپنے کی کرتا ہے پس مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاویگا اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہے جو کوئی انتظار کرتا ہے نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہے پس اس نیت سے اسکا ثواب پاویگا اور نیت کریگا کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتے تھے یہان محفوظ ہین اُس سے اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علما نے کہا ہے کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہے اُنکے نزدیک ہو جاویگا اور ثواب اسکا پاویگا یہ عجب آسان عبادت ہے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوۃ و سلام بھیجنا حضرت صلعم پر اور اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے اُنکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین تنہائی اللہ کے ذکر کے لیے اور تلاوت قرآن کے لیے یا سمجھنے قرآن کے لیے یا نصیحت کے لیے میسر ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر اور وعظ کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہے اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کے گھرون خدا سے بیٹھے اور تلاوت قرآن اور آپس مین پڑھنا اور پڑھانا اُسکا کرے تو گھیر لیتے ہین اُسکو ملائک اور ڈھانک لیتی ہے اسکو رحمت اور نیت کرے کہ وضو کرکے مسجد مین نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہے اور نیت کرے کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بھائیون سے ملاقات کی اور آپس مین سلام علیک کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہے اور جاے نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق بیچ شہود ذات کے عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہے پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہو سکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہے کیون نہو یہ ثواب جائیکہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنے مین ثواب پاتا ہے مثلاً خوشبو لگانے مین جمعہ کے یا جب چاہے قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت خوشبو کو دوست رکھتے تھے اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کرے اور نیت کرے

کہ جو میرے پاس بیٹھے گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبوے میری کے غیبت کر کے گناہ مین نہ پڑیگا خوشبو لگا کر اسکو غیبت سے بچاؤنگا اور قصد کرے ساتھ اسکے کہ دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس اسی طرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاوے گا اور اگر فقط واسطے لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہے اور معنی ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر دار الاسلام مین اللہ کی خوشی کے لیے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ کی رضامندی کے لیے ہے ثواب پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کی ثواب نہین اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہے کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنے مین اگر نیت رضاے حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کر کے آیا تھا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نامی کے اسکے حق مین یہ حدیث فرمائی چنانچہ اسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق رح کے ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوئے ہین انما الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیة والاعمال بالنیة والعمل بالنیة **ف** بیچ بیان کتنے مسایل نیت کے **مسئلہ** جاننا چاہیے اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہے مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کیے گئے ہون جیسے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج پس اسی طرح کے عمل بدون نیت کے معتبر نہین نہ قبول ہوتے ہین خدا کے نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین اگر کوئی نماز پڑھے بغیر نیت کے اسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسی طرح سے روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسی طرح سے زکوۃ اور حج بدون نیت کے قبول نہین اور بعضے عمل غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہے یا نہین پس اسمین اختلاف ہے علما کا یعنی امام شافعی کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہے کس واسطے کہ فرض ہے انکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم کے نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کے ہوجاتا ہے کس واسطے کہ انکے نزدیک نیت سنت ہے یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نہ کی تو بھی وضو ہوگیا نماز پڑھنی اس سے درست ہے اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہے طرف اللہ تعالی کے یعنی جو کام کرے اللہ تعالی کے لیے کرے اور ساتھ قصد بجا آوری حکم اور طلب رضا اسکی کے کرے اور معنی نیت کے ہین کہ دل سے قصد کرے اور زبان سے کہنا شرط نہین ہے سب عبادتون مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسی واسطے کتاب مجمع مین لکھا ہے کہ اعتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کا اختلاف ہے کہ زبان سے کہنی سنت ہے یا مستحب ہے یا مکروہ ہے اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکھا ہے کہ نہین منقول ہوا آنحضرت صلعم سے اور نہ صحابیون سے زبان سے کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چارون اماموں سے اور کتاب مفید مین یہ نقل کیا ہے کہ بعضے مشائخ نے زبان سے کہنا نیت کا مکروہ رکھا ہے اور بعضون نے اسکو مستحب کہا ہے سو مستحب بھی اسقدر ہے اللھم انی ارید صلوۃ کذا فیسرہا لی وتقبلہا منی اسی طرح کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہے اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ یہ مقدر نیت کا کتاب اشباہ مین مفصل لکھا ہے پس تحقیق اسکی نزدیک لکھنے والے ترجمہ کی یہ ہے کہ جب پیغمبر صلعم سے اور صحابیون سے نہ چارون اماموں سے کہنا لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور پیچھے علما نے اختلاف کیا ہے اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین اور بدعت ہونے مین اور سنت ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہے کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونے کے اور بدعت ہونے کے یعنی بعضے کہین کہ سنت ہے اور بعضے کہین کہ بدعت ہے پس احتیاط اس جگہ یہ ہے کہ ایسی چیز کو ترک کیجیے چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوی عالمگیری مین سے معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونے کے اسکو بھی ترک کیجیے اور جاننا چاہیے کہ نیت بیچ عبادت کے ضرور ہے اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کرے عبادت کی یا اس مباح چیز مین کر سکے وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہے اور شیخ عبد الحق دہلوی نے

بیچ ترجمہ مشکوٰۃ کے یہ لکھا ہی کہ علما نے اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اس پر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین ہی اور بعضے علما
نے کہا ہی کہ بیچ کسی روایت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پس طریق
سنت اور اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی کہ ساتھ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا جیسے کرنے فعل آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہی ویسے ہی جو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نکیا ہو اوس فعل
کے نکرنے مین بھی اتباع لازم ہی اور چاہیے کہ اوس چیز پر دوام نکرے جو شارع سے ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کرے
ایسی چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہان تک مطلب ترجمہ شیخ عبد الحق دہلوی کا مسئلہ ۲ نیت وضو
مین سنت ہی اور جگہ کرنے نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دھونے منھ کے ہی اور بہتر یہ ہی کہ کرے نیت وقت دھونے ہاتھون کے
پہونچے تک تاکہ ثواب سنت کا بھی ہووے پہلے دھونے منھ کے اور غسل مین بھی نیت سنت ہی اور لائق ہی کہ ہووے وقت شروع کرنے وضو کے اور تیمم مین نیت
فرض ہی اوس وقت نیت کرے کہ جس وقت ہاتھ مٹی پر رکھے اسکے بعد ہاتھ منھ پر پھیرے اور ہاتھون پر مسئلہ ۳ بیچ نیت کے کئی چیزین شرط
ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمان کی عبادت مقبول ہی اور کافر کی عبادت نہ صحیح ہی اور نہ مقبول ہی اور دوسرے امتیاز یعنی اتنی عقل رکھتا ہو
عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجھتا ہو اسواسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے غیر تمیز والے کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہی اوسکا علم
چاہیے پس اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کرے نماز اسکی صحیح نہین ہونے کی اور چوتھے یہ کہ منافی نیت کے کوئی چیز نکرے
جیسے کہ کوئی اگر بعد اسلام لانے کے اور عبادت کرنے کے مرتد ہو اعاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوتی اسی طرح اگر کسی نے نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا
اور اسکو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونون باطل ہونگے کس واسطے کہ توڑنا منافی نیت کے ہی مسئلہ ۴ نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہیے ایک تو یہ
کہ نماز پڑھتا ہون دوسرے یہ کہ فرض پڑھتا ہون اور تیسرے یہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتھے یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کرے
ان چارون باتون کو دل مین وقت شروع نماز کے ٹھہراوے اگر ان چارون مین سے ایک کا بھی دھیان نہو گا تو نماز نہین ہونے کی مسئلہ ۵ عبادت
واجب حکم نیت مین مانند فرض کے ہی یعنی تعین واجب کا ضرور ہی جیسے تعین فرض کا مسئلہ ۶ سنت ساتھ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے
صحیح ہوتی ہی سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونون برابر ہین مسئلہ ۷ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی ساتھ نیت روزہ رمضان
کے اور ساتھ نیت نفل کے اور ساتھ نیت مطلق روزے کے یعنی روزہ کی نیت کی نہ نیت مین اسکی فرض ہو نہ سنت ہی نہ نفل ہی نہ واجب ہی
تو اس صورت مین بھی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بھی درست ہی اور فجر کو بھی درست ہی دوپہر سے
پہلے پہلے یعنے نصف نہار شرعی سے اور دن شرع مین شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سے اور تمام ہوتا ہی غروب آفتاب تک اسکی ادھا تو
سے پہلے نیت کرے اور روزہ نفل مین بھی نیت رات سے درست ہی اور دن کو بھی درست ہی آدھے دن سے پہلے پہلے اور نذر معین نذر کی بھی
نیت رات سے درست ہی اور دن کو بھی آدھے دن سے پہلے پہلے اور نیت روزے قضائے رمضان کے اور کفارہ کے روزون کی اور نذر مطلق کے
روزون کی ان تینون طرح کے روزون کی نیت رات سے چاہیے دن کو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہی کہ دن معین کرے
فلانے دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو مین روزہ رکھونگا اپنے ذمہ پر لازم کرے یہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہی کہ
ایک روزہ یا کئی روزے اپنے ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہے کہ اگر فلانا کام میرا ہو جاویگا یا فلانا بیمار میرا اچھا ہو جاویگا دس روزے رکھونگا
یا کم زیادہ اس سے رکھونگا تو جب چاہے رکھ لے مسئلہ نیت زکوٰۃ کی اسطرح سے ہی کہ جس وقت پیسا زکوٰۃ کا دینے لگے اسوقت نیت ادا زکوٰۃ کی

چاہیے اور یا مال زکوٰۃ مین سے ایک قدر مال کی جدا کر رکھے بہ نیت زکوٰۃ کے اسمین سے دیا کرے تو دینے کے وقت نیت کچھ ضرور نہین بلکہ وقت
جدا کرنے مال کے نیت کفایت کرتی ہی اور اگر مال زکوٰۃ کا کسی فقیر کو دیا اور وقت دینے کے نیت ادا کرنے زکوٰۃ کی نہ تھی پیچھے اسکے نیت کر لی اگر
فقیر کے پاس وہ مال موجود ہو تو زکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اسکے پاس پھر نیت کرنے سے زکوٰۃ ادا نہین ہوتی اور صدقہ فطر مانند زکوٰۃ کے
ہی نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہی زکوٰۃ کا پیسا ذمی کافر کو دینا نہین درست مسئلہ ۹ نیت کر لی ایک عبادت
کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہی جیسے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی اسنے روزہ کی نیت اسکی درست ہی اور نیت
کرنے مین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سے نقل کیا ہی بیچ بیان نیت کے مسئلہ ۱۰ وقت شروع کرنے عبادت کے مانند نماز
کے نیت چاہیے اور درحالت بقا کے رہنا نیت کا شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین نیت ضرور نہین واسطے دفع حرج کے مسئلہ ۱۱ ایک شخص نے شروع
کی نماز فرض پھر گمان کیا کہ یہ نماز نفل ہی اور پورا کیا اسکو اوپر نیت نفل کے کفایت کرتا ہی اسکو نماز فرض سے کس واسطے کہ بیچ مین شبہ پڑا تغیر نہین
چنانچہ یہ بھی اشباہ مین نہایہ سے نقل کیا ہی مسئلہ ۱۲ بعضی عبادت مین نری نیت دل کی کفایت نہین جب تلک کہ منہ سے نہ کہے ان مین سے ایک نذر ہی
اگر آدمی دل مین ارادہ کرے نذر کا اس سے نذر نہین ہوتی جب تک کہ منہ سے نہ کہے کہ اتنی نمازین میرے ذمہ پر ہین یا اتنے روزے رکھنے یا اتنے مسکین
کھلانے میرے ذمہ پر ہین اور انہین سے ایک وقف ہی کہ دل مین نیت کرنے سے وقف نہین ہوتا جب تک کہ منہ سے نہ کہے اور سوائے عبادت کے بعضی
چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت اسمین کچھ کام نہین کرتی جیسے طلاق و عتاق کہ دل مین نیت کیے سے طلاق و عتاق نہین ہوتے
جب تک منہ سے نہ کہے مسئلہ ۱۳ اگر ایک شخص نے ایک چیز خریدی واسطے کام مین لانے اپنے کے مثلاً لونڈی خریدی واسطے خدمت کے یا کپڑا خریدا
واسطے پہننے کے یا کتاب خریدی واسطے پڑھنے کے یا جانور خریدا واسطے سواری کے اور یہ بھی دل مین ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوٰۃ نہین
دینی آتی مسئلہ ۱۴ اگر ایک شخص نے نیت کی روزے کی دن شک کے اگر یہ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا
تو روزہ ہی تو نیت روزے کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزے کے وصف مین نہ اصل مین یعنی اسطرح کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا
تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اسطرح کی نیت کر لی درست ہی اگر ہی دن رمضان کا تو روزہ فرض ادا ہوگا مسئلہ ۱۵
مباح چیز مختلف ہوتی ہی باعتبار نیت کے اور قصد کے اگر مباح سے قصد طاعت کا ہی تو وہ مباح بھی عبادت ہی جیسے کھانا سونا کسب کرنا مال
حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سے اور اگر قصد نہین عبادت کا تو ثواب نہین مسئلہ ۱۶ طلاق اگر لفظ کنایت ہی تو اسمین نیت ضرور ہی اور اگر
لفظ صریح طلاق کا ہی اسمین نیت ضرور نہین مسئلہ ۱۷ آیت قرآن کی بہ نیت ذکر کے پڑھنی بدون ارادہ قرأت کے درست ہی جنابت کی حالت
مین اور بدون ارادہ ذکر کے بارادہ قرأت کے قرآن پڑھنا جنابت کی حالت مین درست نہین حرام ہی مسئلہ ۱۸ اگر نیت تجارت کی کی اس
چیز مین کہ نکلتی ہی زمین سے عشری زمین مین سے نکلی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کی زمین سے یا عاریۃ کی مین سے اسپر نہین زکوٰۃ مسئلہ ۱۹ اگر نیت کی
تجارت کی اس جنس مین کہ اسکو حاصل ہوئی ہی بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کے اور خلع کے اور مہر کے اور وصیت کے نہین ہی اسمین زکوٰۃ اگرچہ
سال گذر جاوے اگرچہ وہ چیز بکیگی اس مال مین کہ عوض اسکے ملا ہی زکوٰۃ دینی آویگی جب اسپر سال گذریگا مسئلہ ۲۰ بیچ جانورون چرنے والون
کہ اکثر سال جنگل مین چرتے ہین اور اسمین نیت ہو اسکے دودھ کی اور بچون کی تو اسمین زکوٰۃ ہی مواشی کی اور اگر اسنے نیت کر لی سوداگری کی
پس اسمین زکوٰۃ سوداگری کی ہی بشرطیکہ وقت خرید کرنے کے نیت سوداگری کی ہو اور اگر وقت خریدنے کے قصد کیا سواری کا یا لادنے کا یا
ذبح کرکے کھانے کا پس نہین زکوٰۃ مسئلہ ۲۱ جو کوئی زکوٰۃ خوشی سے نہ دے پس زکوٰۃ لینے والا امام کی طرف سے لیوے اس سے بہ سختی اگر لیگا تب بھی تو

زکوٰۃ نہیں ادا ہونے کی اسواسطے کہ زکوٰۃ مین اختیار شرط ہی لیکن زور آوری کرے اُسپر ساتھ قید کرنے کے تاکہ وہ خود بخود ادا کرے اور وہ جو بعضی روایتون مین لکھا ہی کہ امام زبردستی سے لیوے اور اُسکو زکوٰۃ کے مصرف مین خرچ کرے تو کفایت کرتا ہی پس یہ روایت ضعیف ہی روایت صحیح اور معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینے سے زکوٰۃ ادا نہین ہوتی مسئلہ نیت بیچ خطبہ کے واسطے جمعہ کے چاہیے اگر ایک شخص منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کے چھینک آئے اُسکو اُسنے الحمد للہ کہا واسطے چھینک کے جمعہ کا خطبہ نہ صحیح ہوا اور اسی طرح سے خطبہ عیدین منبر پر چڑھکر بدون نیت تحمید کے اگر محمود ثناء اللہ کی کرے خطبہ ادا نہین ہوتا مسئلہ بیچنا شیرہ انگور کا کہ اُس سے لوگ بناتے ہین شراب اگر نیت سوداگری کے بیچے اور اُسکی نیت مین کچھ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر قصد کرین بیچنے سے واسطے بنانے شراب کے تو حرام ہی اسی طرح لگانا درخت انگور کا اگر یہ نیت اسکے ہی کہ لوگ کھاوین انگورون کو تو نہین حرام اور اگر اس ارادہ سے لگاوے کہ شراب بناوینگے تو حرام ہی اور اسی طرح شیرہ نکالنا انگور کا بہ ارادہ سرکہ کے حرام نہین اور بارادہ شراب بنانے کے حرام ہی اور اسی طرح کسی شخص مسلمان سے ملاقات نہ کرنا بارادہ اسکے کہ خفگی ہی حرام ہی اور اگر یہ ارادہ نہین مدت مدید تک ملاقات نہ کرے تو حرام نہین اور اسی طرح ترک کرنا زینت کا عورت کو کسی میت پر سوائے اپنے خاوند کے زیادہ تین دن سے اگر قصد کیا عورت نے چھوڑنے بناؤ کا اور لگانے خوشبو کا بطریق سوگ رکھنے کے واسطے میت کے اور ماتم داری کے حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر نہین تو نہین حرام اور اسی طرح جو مباح چیزین چھوڑ دیتے ہین واسطے مردہ کے مثلاً اچار نہ ڈالنا جیسے کہ تانا ڈال نہ دھونا چارپائی پر نہ سونا سویان نہ بانٹنی نہ پکانی زیور نہ پہننی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کی نہ کرنی چھ مہینہ یا برسی تک یہ سب باتین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کے یہ سب باتین سوائے شادی مذکورین کے برسون تک نہ کرے تو حرام نہین لیکن شادیون کا کرنا ہی بہتر ہی کس واسطے کہ ان شادیون کا کرنا سنت ہی مسئلہ نیت بیچ نماز جنازہ کے اس طرح سے کرے کہ نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے میت کے مسئلہ سجدہ تلاوت مین تعین کرنا کس تلاوت کا سجدہ ہی کچھ ضرور نہین مسئلہ اقتدا امام کی بدون نیت کرنے کے صحیح نہین ہوتی اور امامت بدون نیت کے صحیح ہی مگر جس وقت کہ عورتین اسکے پیچھے نماز پڑھتی ہون تو اُس وقت اقتدا عورتون کی ساتھ اُس امام کے بدون نیت امام کے صحیح نہین ہوتی پس عورت کی نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نہ کرے درست نہین ہونے کی اور بعضون نے جمعہ اور عیدین کو اس حکم سے مستثنا کر رکھا ہی یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت امام کے بھی عورتون کو اقتدا درست ہی مسئلہ اگر ایک شخص نے قسم کھائی کہ مین کسی کا امام نہین ہونے کا اور اُس شخص نے نماز شروع کی اور کسی نے آ اسکے ساتھ اقتدا کی اقتدا اسکی صحیح ہی لیکن قسم اسکی ٹوٹی یا نہین قضاءً ٹوٹی اور دیانۃً نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹنے کا کریگا اور دیانۃً یعنی عند اللہ نہین ٹوٹی مگر جس وقت گواہ کیا اُس نے پہلے شروع کرنے نماز کے تو قضاءً بھی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہو لوگون کا اس طرح کا قسم کھانے والا بیچ نماز جمعہ کے صحیح ہوگی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضاءً اور نہین قسم ٹوٹتی ہرگز جس وقت امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کھائی ایک شخص نے کہ مین فلانے شخص کا امام نہین ہونے کا اور امامت کی لوگون کی اس ارادہ کر کے اسکا امام نہین ہوا اور امام ہوا غیر اسکے کا پھر اقتدا کیا اسکا اُس شخص نے پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانے مسئلہ ہبہ نہین ہی موقوف اوپر نیت کے اگر ایک شخص کوئی چیز بخشے کسی کو ہنسی کی راہ سے پس بخشی گئی اور اگر کسی نے کسی کو سکھلایا لفظ بخشش کا اور وہ نجانتا تھا کہ اس لفظ سے ہبہ ہو جاتا ہی پس اس شخص کے کہنے سے ہبہ نہین ہوتا ہے اس جہت کر کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطے ہونے شرط ہبہ کے اور شرط ہبہ کی کیا ہی رضامندی بخشنے والے کی اوپر اگر کوئی شخص زور آوری کرے ہبہ کرنے پر تو نہین درست خلاف طلاق اور عتاق کے کہ حالت زور آوری مین بھی درست ہو جاتا ہی پس اسواسطے کہ ان دونون مین رضا شرط نہین مسئلہ اگر مقتدی نے پڑھا سورۂ فاتحہ نماز جنازہ مین ساتھ نیت ذکر کے نہین حرام باوجودیکہ مقتدی کو قراءۃ پڑھنی

پیچھے امام کے نزدیک حضرت امام اعظم کے حرام ہے کس واسطے کہ اسنے بارادہ ذکر کے پڑھی نہ بارادہ قرأت کے اور اسی پر مبنی ہے کہ اگر اجنبی مرد
یا عورت یا عورت حیض و نفاس والی الفاظ قرآن کے بارادہ ذکر اور دعا کے پڑھے درست ہے اور اگر بارادہ قرأت قرآن کے پڑھے نہیں درست
مسئلہ اگر ایک شخص نے یا طرف دوکاندار کسی جنس والے کے واسطے خریدنے کسی چیز کے اور اس بیچنے والے نے اپنی جنس مثل کپڑے یا ململ
یا باسن وغیرہ کے کھولی اور واسطے رغبت دلانے خریدار کے کہا سبحان اللہ یا کہا اللہم صل علی محمد تو یہ کہنا مکروہ ہے ۳۱ مسئلہ اگر کوئی شخص کہانا زیادہ
پیٹ بھرنے سے واسطے خواہش کے سو حرام ہے اور اگر اس نیت سے کھاوے کہ کل میں روزہ رکھونگا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطے خاطر
مہمان کے کہ بھوکا نرہے مستحب ہے مسئلہ کافر جس وقت سپر کرے مسلمان کو پس اگر تیر پھینکے اسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کے سبب
حرام ہے اور اگر اس ارادہ سے تیر پھینکیگا کہ کافر مارا جاوے نہیں حرام مسئلہ اسی طرح سے اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی کی کہ مالک اسکا معلوم نہیں پس
اٹھاوے اسکو باین ارادہ کہ پہنچا دونگا اسکو مالک اسکے کو حلال ہے اٹھانا اسکا اس نیت سے اور اگر اٹھایا اسکو اس نیت سے کہ
نہ دونگا مالک اسکے کو ہوگا یہ شخص غاصب گنہگار مسئلہ اسی طرح سے اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ حفاظت کے نہیں مکروہ اور اگر نہیں ارادہ حفاظت کا
تو مکروہ ہے مسئلہ اسی طرح سے اگر کوئی شخص بیٹھ گیا ایک خرجی پر کہ اسمیں ہے قرآن بارادہ حفاظت کے نہیں ہے مکروہ اور اگر نہیں ارادہ حفاظت کا
تو مکروہ ہے مسئلہ کبھی بند رہنا کھانے سے ہوتا ہے واسطے پرہیز کے یا واسطے دوا کے یا واسطے نہونے احتیاج کے ان صورتوں میں کچھ
مستحق ثواب کا نہیں ہوتا اور اگر بند رہا کھانے اور پینے وغیرہ سے بارادہ روزہ کے ہوگا یہ بند رہنا ثواب مسئلہ اسی طرح سے کوئی مسجد میں
بیٹھا واسطے آرام کے مستحق ثواب کا نہیں اور اگر بیٹھا ہے واسطے انتظار نماز کے یا بہ نیت اعتکاف کے ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ اسی طرح سے دینا
مال کا کبھی ہوتا ہے بطریق بخشش کے یا واسطے غرض دنیا کے اسمیں کچھ ثواب نہیں ہوتا اور کبھی ہوتا ہے دینا مال کا بہ نیت زکوٰۃ کے یا صدقہ نفل کے
ہوتا ہے ثواب مسئلہ اسی طرح سے ذبح کرنا جانور کا کبھی ہوتا ہے واسطے کھانے کے پس یہ ذبح کرنا ہوتا ہے مباح اور کبھی ہوتا ہے عبادت جیسے کہ ذبح
قربانی کا ذبح کرنا اور کبھی ہوتا ہے واسطے تعظیم کسی شخص کے مردے کے یا زندے کے حرام ہوتا ہے یا کفر اوپر ایک قول کے مسئلہ نیت گنتی
رکعت کی اور سجدوں کی اور ارکان نماز کی نہیں شرط ہے نماز کے اگر ایک شخص نے نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتیں پڑھتا ہوں نماز صحیح ہوئی
اور تعیین نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص نے نیت کی امام معین کی پس ظاہر ہوا غیر اس امام کے نماز صحیح ہوئی مسئلہ ایک شخص نے
نماز پڑھنے میں تعیین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہوں اور وہ وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اسکی درست ہوئی اور اگر اسی طرح سے نیت کی
قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تھا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نے دیکھا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ میں اس امام کے پیچھے
کہ یہ زید ہے نماز پڑھتا ہوں اور نکلا غیر زید کا پس نماز اسکی درست ہوئی اور اسی طرح سے اگر ہووے دریا آخر صفوں میں کہ نہیں دیکھتا امام کو اور نیت
کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کے ہے زید پس نکلا غیر زید کے ایسی صورتوں میں بھی درست ہے نماز اور اگر نیت کی کہ میں پڑھتا ہوں نماز پیچھے
اس جوان کے لیکن گمان میں وہ نکلا بوڑھا نہیں درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہوں ساتھ اس بوڑھے کے اور نکلا وہ جوان درست ہے
کس واسطے کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہے بسبب بزرگی اور علم اسکے کے بخلاف شیخ کے کہ شاب اسپر نہیں بولتے مسئلہ اگر ایک شخص نے
شروع کی نماز خالص واسطے اللہ کے پھر آیا اسکے دل میں ریا پس نماز اسپر ہے کہ اسنے شروع کی اور یہ ریا ہے کہ اگر تنہا ہو لوگوں سے نہ پڑھے
نماز اور اگر لوگوں میں ہو تو پڑھے اور اگر لوگوں کے ساتھ پڑھتا ہے تو اچھی طرح پڑھتا ہے اور اگر تنہا پڑھتا ہے تو اچھی طرح نہیں پڑھتا پس واسطے اسکے
ثواب ہے اصل نماز کا نہ حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص نے شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑھی ہے یا نہیں اعادہ کرے بیچ وقت کے اور اگر شک کیا

بیچ رکوع کرے کے یا سجدہ کرنے کے اور وہ ہو بیچ اُسی نماز کے تو اعادہ کرے رکوع یا سجود کو اور اگر بعد نماز کے شک ہوا تو نہیں اعادہ یعنی پھیری نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہو یا نہیں یا نقض وضو کا ہوا ہو یا نہیں یا نجاست کپڑے کو لگی ہو یا نہیں یا مسح کیا ہو سر پر یا نہیں اگر اول مرتبہ یہ شک واقع ہوا ہو تو نماز از سر نو پڑھے اور اگر اسی طرح شک بار بار ہوتا ہو تو نئے سرے سے نماز پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہو دل میں قصد گناہ سے اوپر پانچ مرتبہ کے ہو اول تو یا جس کہ پڑے دل میں پھر دوسری کہ جاری ہو اُسکے دل میں اُسکو کہتے ہیں خاطر تیسری حدیث نفس کہ دل میں آتا ہو تردد اس کام کو کیجیے یا نہ کیجیے چوتھی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنے کو پانچویں عزم وہ ہو قوت دینا اور تاکید دینا دل میں اُس قصد کو اوپر کرنے کے تئیں یا جس پر مواخذہ نہیں کیا جاتا اجماعا اس واسطے کہ نہیں اُسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہ بھی مرفوع ہیں اس امت سے اور ہم اگر نیکی کا ہو لکھی جاتی ہو اُسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہو برائی کا تو نہیں لکھا جاتا پس ہم بھی مرفوع ہوا اور رہا عزم پس محققین اسپر ہیں کہ اُسپر مواخذہ کیا جاتا ہو یہ مسائل اشباہ والنظائر میں سے نقل ہوئے سو الحمد کہ تمام ہوا علاقہ اس حدیث کا اب شروع ہوتی ہو کتاب الایمان

کتاب الایمان

یہ کتاب ہو بیچ بیان ایمان کے ف ایمان شرع میں مراد ہو اس سے کہ یقینا اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہیں حق ہو اور فقط پہچاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان میں کافی نہیں ہو جب تک کہ مرتبہ تصدیق اور تسلیم کو نہ پہنچے گرویدہ ہونے کو یعنی سمجھے اور باطن اسپر قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن از راہ عناد کے انکار کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہو کہ دل میں تصدیق رکھے لیکن حکم ایمان والوں کے جب جاری ہونگے کہ زبان سے بھی اقرار کرے مگر بہرا گونگا معذور ہو اور باوجود تصدیق اور اقرار کے اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اُسکو علامت کفر کی کی ہو مانند سجدہ کرنے بت کے یا زنار باندھنے کے شرعا بھی حکم کافر میں ہو اور اسلام شرع میں مراد ہو فرمان برداری کرنے احکام الٰہی کے سے اور بجا لانا پانچوں رکنوں کا جو حدیث میں مذکور ہو پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کے ہو اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونوں کا نام دین ہو

الفصل الاول

فصل پہلی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم ورواہ ابو ہریرۃ مع اختلاف وفیہ واذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فی خمس لا یعلمہن الا اللہ ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ متفق علیہ سعادت ہو حضرت عمر کی خطاب کرنے سے راضی ہوا اللہ ان سے

کہا کہ اُس وقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت
سیاہ تھے بال نہیں معلوم ہوتا تھا اُس پر نشان سفر کا اور نہیں پہچانتا تھا اُسکو ہم میں سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافرون کے کچھ نہ تھا اور
نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے یہان تلک کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لگا دیے دونون زانو اپنے طرف دونون زانو حضرت
کے یعنی نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سنے اور رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون زانو اپنے کے یعنی جیسے شاگرد استاد کے آگے
باادب بیٹھتا ہے یا رکھے اوپر دونون زانو آنحضرت صلعم کے اور کہا اے محمد خبر دو مجھکو اسلام سے یعنی حقیقت اسلام سے فرمایا حضرت صلعم نے اسلام یہ ہے کہ گواہی
دے تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے یہ کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں اور پڑھے تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتون اور
آداب کے بجا لاوے اور دے تو زکوٰۃ اور روزہ رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اُسکے راہ کی کہا اُس شخص نے
کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہم نے واسطے اُسکے کہ پوچھتا ہے حضرت سے اور تصدیق کرتا ہے اُسکو کہا اُس شخص نے خبر دو مجھکو ایمان سے فرمایا
حضرت صلعم نے یہ کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتون اُسکے کے اور کتابون اُسکی کے اور رسولون اُسکے کے اور دن پچھلے کے اور
ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اُسکی کے اور برائی اُسکی کے کہا سچ کہا تو نے کہا اُس شخص نے پس خبر دو مجھکو احسان سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا کہ
احسان یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اُسکو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اُسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو کہا اُسنے پس خبر دو مجھکو
قیامت سے فرمایا نہیں وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے یعنی میں اور تو دونون برابر ہیں نہ جاننے میں
کہا اُس شخص نے پس خبر دو مجھکو علامتون اُسکی سے فرمایا علامت قیامت کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی مالک اپنے کو یعنی لوگ حرمین صحبت کرینگے
اور لونڈی بچہ کثرت سے پیدا ہونگے اور علامت یہ ہے کہ دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو مفلسون کو چرانے والے بکریون کو کہ
فخر کرینگے بیچ عمارتون کے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا رہا میں دیر تک یعنی حضرت سے حال پوچھا کہ کون تھا پس فرمایا
حضرت نے واسطے میرے اے عمر کیا جانتا ہے تو کون تھا پوچھنے والا کہا میں نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہے فرمایا پس تحقیق وہ
شخص جبرئیل تھا آیا تھا تمہارے پاس سکھاتا تھا تم کو دین تمہارا روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہ نے ساتھ اختلاف
کے اور بیچ اُس روایت کے یہ ہے اور جب دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ چیزون
کے کہ نہیں جانتا اُنکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اُنھیں پانچ چیزون میں داخل ہے کہ سوا اللہ کے اُنکو کوئی نہیں جانتا پھر پڑھی یہ آیت تحقیق
اللہ نزدیک اُسکے ہے علم قیامت کا اور مینہ کا کب برساوے گا آخر آیۃ تک اور باقی آیت یہ ہے وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
یعنی اور جانتا ہے جو کچھ پیٹون میں ہے یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہیں جانتا کوئی کہ کیا کرے گا کل کو اور نہیں جانتا کوئی کہ کس زمین میں مریگا
تحقیق اللہ دانا خبردار ہے پس یہ باتیں سوا اللہ کے عقل سے کوئی نہیں جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرا دے ساتھ وحی یا الہام کے
اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکھے تو طرف اُسکے راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونے دریا سے درمیان میں کہ فرضیت حج کی
جاتی رہتی اور تعجب لوگون نے اسلیے کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تھی تو پھر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اُسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ بندے اللہ کے ہیں نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم
اُسکی ہیں بھیجیں رسولون اپنے پر اُن میں سے قرآن شریف افضل ہے سب سے اور کتابیں ایک سو چار ہیں چار تو مشہور توریت انجیل زبور

فرقان اور سوا اسکے جھوٹی اور رسولوں پر ایمان لاوے کہ بھیجا انکو اللہ تعالی نے واسطے خلق کے اور پاک تھے گناہوں سے اور دن پچھلا مراد ہے مابعد موت سے قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تلک اعتقاد کرے کہ جو کچھ اللہ و رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہے اور تقدیر پر ایمان لاوے کہ جو نیکی بدی ہوتی ہے سب روز ازل کو لکھدی ہے اسی کے ارادہ سے ہوتی ہے لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نہ کرنے میں دخل دیا ہے اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا اسکا فضل ہے اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اسکو کیونکہ جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالی کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے ہیں پس اگر نہیں دیکھ سکتا اسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت میں تجھے نہیں حاصل ہے کہ گویا کہ دیکھتا ہے تو اسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہے اسمین بھی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات اور سکنات میں جاننا چاہیے کہ مدار دین کا اور اسکے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے اس حدیث میں تینوں چیزیں بیان ہوئیں اسلام اشارہ ہے فقہ پر کہ اسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوگئے ہیں اور ایمان اشارہ ہے عقائد پر اور احسان اشارہ ہے اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہے توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کی ہیں کہ کوئی انمین سے بغیر دوسرے کے تمام نہیں ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کے درست نہیں اسلیے کہ احکام الہی بغیر فقہ کے معلوم نہیں ہوتے اور فقہ بغیر تصوف کے تمام نہیں ہوتی اسلیے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہیں ہوتا اور یہ دونوں بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہیں مانند روح و بدن کے کہ کوئی انمین سے بدون دوسرے کے وجود نہیں پکڑتا فرمایا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی بے دین ہوا اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جس نے دونوں حاصل کیے پس محقق ہوا کمال یہی ہے باقی سب گمراہی ہے و بنا التوفیق و الاستعانۃ اور فخر کرینگے بیچ عمارتوں کے یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہونچینگے کہ اونچے مکان بنا رینگے اور آپس میں فخر کرینگے یہ سبب بدانتظامی کے ہوگا کہ رذالے خوش ہونگے اور اشراف اور کمال والے خراب یہ ترجمہ شیخ عبدالحق رحمۃ کے میں مذکور ہے **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان متفق علیہ**

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزوں کے گواہی دینا اسکا کہ نہیں کوئی معبود سوا خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا اور حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلها قول لا الہ الا اللہ وادناها اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان متفق علیہ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایمان کی کئی اوپر ستر شاخیں ہیں پس افضل انمین سے ہے کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر انمین سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا یعنی شرم کرنے برے کاموں کے کرنے میں بڑی شاخ ہے ایمان سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بضع عرب میں کہتے ہیں تین سے نو تک کو اور تفصیل ان شعبوں یعنی شاخوں ایمان کی بعضی کتابوں حدیث کی میں لکھی ہے سو یہ ہے کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اسکی پر اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کے اور صفات اسکے کے ہے حادث یعنی نو پیدا ہے قدیم نہیں اور ایمان لانا خدا تعالی کے فرشتوں پر اور کتابوں

اُنکی پر اور پیغمبرون اُنکے پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرت پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانے مین یہ بھی داخل ہے کہ عذاب قبر کا بھی ہونا ہے برے لوگون کو اور نعمت ہونی ہے اچھے لوگون پر اور حساب و کتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہے اور اعمال لوگون کے تلینگے ترازو مین اور اعمال نامے ملینگے داہنے ہاتھ مین نیکون کو اور بائین ہاتھ مین بدون کو اور پل صراط پر گذرینگے اور دیدار حق تعالیٰ کا مومنون کو نصیب ہوگا اور بہشتی بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور اسی طرح دوزخی دوزخ مین داخل ہونگے اور عذاب مین گرفتار رہینگے اور ہمیشہ اسی طرح سے عذاب مین رہینگے دوزخ مین سے کبھی نہ نکلینگے ان سب پر ایمان لانا یہ بھی شعبون ایمان سے ہے اور اور شعبے ایمان کے یہ ہین کہ محبت رکھنی اللہ سے اور محبت اور بغض اُسی کی راہ مین رکھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُنکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اُن پر درود بھیجنا اور اُنکی سنت پر چلنا یعنی اُنکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اُنکے طریق کو یہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہے اور محبت اللہ کی اور رسول کی ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اُس جگہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سے ہے اور نہین تو اللہ اور رسول سے محبت نہین اور شعبہ ایمان کا یہ ہے کہ عمل کرنا خالص خدا کے واسطے کہ اُسمین نگاہ غیر کی طرف اور دکھانا اور سُنانا دکھاوا بیگانہ ہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مُنھ سے کہنے کا ہو یا مال کا ہو یا دل مین اعتقاد کرنے کا ہو یا قسم اخلاق سے ہو ان سب صورتون مین اخلاص چاہیے یعنی یہ عمل خدا کے لیے ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہے چھوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سے ہے خوف خدا کا اور امید خدا سے یعنی گناہ کی باتون مین خدا سے ڈرتا رہے اور بندگی کی باتون مین اُس سے امید رکھے اور شعبون ایمان سے ہے توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہو جب ہی توبہ کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہے بمجرد گناہ کرنے کے اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالیٰ دے اسکا شکر بجا لاوے اگر اللہ تعالیٰ نے اُسکے یہان اولاد دی تو عقیقہ کرے اور اگر نکاح کرے تو ولیمہ کرے اور اگر ختم قرآن کرے اُسکی خوشی کرے اگر اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے تو زکوٰۃ ادا کرے اور صدقہ عید الفطر دے اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہے وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنی باز رہنا اُس سے اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چھوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چھوڑنا کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا سے اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنا گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سے اور اپنے تئین پاک رکھنا نجاست ظاہری اور باطنی سے اور پڑھنا نماز کا فرض ہو یا نفل اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کھلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرون کے ملک سے اور اس ملک سے جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو اور بچانا دین اپنے کو بُری باتون سے اور ادا کرنا خدا کی نذرون کا اور ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کے حرام کاری سے اور خبرگیری کرنی ساتھ حقوق اہل و عیال کے اور فرمانبرداری کرنی ماں باپ کی اور سلوک کرنا اُنکے ساتھ مال کر یا بدن کر یعنی مال سے بھی اُنکی خدمت کرے اور بدن سے بھی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق شرع کے اور سلوک کرنا ناتے داروں سے اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہے اور نرمی کرنی ساتھ لونڈی غلام کے اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانے لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو اور جو اسلام سے پھر جاوے اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا بری چیز سے اور قائم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا کفار سے اور بدعتیون سے ہتیار کر اور زبان کر اور اسی مین ہے سرحد اسلام پر محافظت کرنی تاکہ کافر نہ چلے آوین اور ادا کرنی امانت کی اور بچنا

پانچویں حصہ غنیمت میں سے اور قرض موافق وعدہ کے ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگوں سے اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا مال کا وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والے کو جواب دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگوں کو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے تمام ہوئے شعب ایمان کے یہ سب علی نے کتاب نقایہ میں مفصل ذکر کیے ہیں یہاں مجملاً لکھے گئے تا لوگ گھبراویں نہیں آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس میں تامل کرے جس میں یہ سب پائے جاویں وہ مومن کامل ہے اور جس میں سب نہوں وہ مومن ناقص ہے مدد مانگ کر اللہ تعالی سے ارادہ حاصل کرنے کا کرے کذا ذکر القاری رحمۃ اللہ علیہ اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے نجاست وغیرہ راہ سے ہٹا دے اور ظاہر دور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اٹھا دے بعد گرنے کے اور اگر پہلے سے نہ ڈالے اور راہ پاک رکھے وہ بھی دور ہی کرنے کا حکم رکھتا ہے بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہے لوگوں کو ناحق اور حقیقت میں یہ اشارہ ہے ساتھ ترک وجود اور دعوی ہستی کے کہ اصل ہے سب برائیوں کا **بیت** بردار خار و سنگ نرہ انچہ رہزن بود * یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان **وعن عبد الله ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه هذا لفظ البخاري ولمسلم قال ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم اي المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده** * اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اسکی سے اور ہاتھ اسکے سے یعنی زبان سے برا نہ کہے اور نہ غیبت کرے اور ہاتھ سے مارے نہیں نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہے جسنے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہے اللہ نے اسکو اس سے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں یہ ہے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون مسلمانوں میں سے بہتر ہے فرمایا وہ کہ سالم رہیں مسلمان زبان اسکی سے اور ہاتھ اسکے سے **وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه** * روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم سے یہاں تک کہ ہوں میں بہت پیارا طرف اسکے باپ اسکے سے اور اولاد اسکی سے اور سب آدمیوں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دو قسم کی ہے ایک محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہے اسمیں مجبور ہے اور وہ یہاں مراد نہیں دوسرے محبت عقلی ہے وہی یہاں مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن بمقتضائے عقل اپنے کو مائل اسکی طرف کرتا ہے جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کی کہ قصداً اپنے کو اسکی طرف مائل کرتا ہے اور کھاتا ہے بمقتضائے عقل کے جانتا ہے کہ صحت میری اسمیں ہے اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو ماں باپ اور اولاد کفار کے قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع ہے اور اولاد وغیرہ باعث ہوں اور حضرت نے اس سے منع کیا ہو تو فرمانبرداری حضرت صلعم ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہے سلامتی اپنے رسول کی فرمانبرداری میں ہے غرض کہ رضامندی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب کی رضامندیوں پر اور سب غرضوں پر مقدم رکھے جب حضرت صلعم کی محبت سب کی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب انہوں نے یہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتا ہوں سوا اپنی جان کے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ مومن کامل نہیں ہوئیگا تو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے جب تک کہ ہوں میں محبوب تر طرف تیری

جان

جان تیری سے پس حضرت صلعم کی برکت توجہ سے اُسی وقت اُنکے دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہے اسکی کہ آپ اب
محبوب تر ہین طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا اللہ ہم سب کو یہی حالت نصیب کر آمین آمین آمین
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ و
رسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ
منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار متفق علیہ اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جس مین کہ
ہون وہ چیزین پایا اُسنے سبب اُسکے مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووے اللہ اور رسول اُسکا بہت محبوب طرف اُسکے اُس چیز سے کہ سوائے
ان دونون کے ہے اور وہ شخص کہ دوست رکھے کسی بندے کو نہین دوست رکھتا مگر واسطے اللہ کے اور وہ شخص کہ ناخوش رکھے پھر جانا بیچ کفر
پیچھے اسکے کہ نکالا ہے اسکو اللہ نے اس کفر مین سے جیسا ناخوش رکھتا ہے گرنا بیچ آگ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن
العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد رسولا رواہ مسلم اور روایت ہے عباس بیٹے عبد المطلب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا
اُس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمد کے رسول ہونے پر روایت کی یہ مسلم نے
ف یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اُسکے حکم پر اور بندگی اُسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجالایا
جو کچھ اُسمین ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اُنکی کی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی
ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے
اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ مین ہے نہین سنتا مجھکو یعنی خبر رسالت میری کو کوئی اس امت مین سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پھر مرے
اُس حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اُسکے یعنی دین مگر کہ ہے وہ دوزخیون مین سے روایت کی مسلم نے
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لھم اجران رجل من اھل الکتب
امن بنبیہ وامن بمحمد والعبد المملوک اذا ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل کانت عندہ امۃ یطاھا
فادبھا فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا فلہ اجران متفق علیہ
اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ واسطے اُنکے دو ثواب ہوتے ہین ایک تو وہ شخص کہ
اہل کتاب مین سے ہو ایمان لایا ساتھ نبی اپنے کے اور ایمان لایا ساتھ محمد کے اور دوسرا غلام کسی کی ملک مین ہو جب ادا کرے حق اللہ کا اور حق مالکون
اپنے کا اور تیسرا شخص وہ ہے کہ تھی نزدیک اُسکے لونڈی صحبت کرتا تھا اُس سے پھر ادب سکھلایا اُسکو پس اچھا ادب سکھلایا اُسکو اور سکھلائے اُسکو
مسئلے شریعت کے اور اچھی طرح سکھلائے اُسکو پھر آزاد کیا اُسکو پھر نکاح کر لیا اُس سے پس واسطے اُسکے بھی دو ثواب ہین روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف پہلے اور دوسرے شخص کے دو ثواب ہونے کے سبب ظاہر ہین اور تیسرے کو دوہرا ثواب بسبب آزاد کرنے اور نکاح کر لینے
کے ہے اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے معنی اُسکے یہ لکھے ہین کہ ہر عمل مین اُنکو دوگنا ثواب ملتا ہے مثلاً اگر اور نماز روزہ وغیرہ کرین دس نیکیان
حاصل ہونگی اور اُنکو بیس وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل

النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ یَذْکُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تلک کہ گواہی دیں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں اور پڑھیں نماز اور دیویں زکوۃ پس جس وقت کہ کریں بچائے انھوں نے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب انکا اوپر اللہ کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر کتاب مسلم میں نہیں ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا **ف** مراد ساتھ گواہی کے یہاں اقرار کرنا ساتھ اس کلمہ کے ہے یا جو کچھ حکم اس کلمہ میں ہے مثلاً جزیہ قبول کر لیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بھی نہیں مارینگے مگر ساتھ حق اسلام کے یعنی مثلاً کوئی کسی کو مار ڈالے یا زنا کرے بحکم شرع آسپر قصاص اور حد وارد ہوگی یا اگر کسی کا مال لے لیا دلوایا جاویگا اور حساب انکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگے اگر دل میں کفر وغیرہ رکھتا ہوگا اللہ تعالی آخرت میں سمجھ لیگا اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر قبول توبہ ملحدوں اور زندیقوں کے کہ اگر آویں اور ظاہر میں توبہ کریں ہم قبول کرینگے اور درگذر کرینگے خون ریزی انکی سے اور اس مسئلہ میں بہت سے قول ہیں علماء کے قول ظاہر تر یہ ہے کہ اگر ایک نے ملحد پنا کیا اور ناسزا کہا اور جلدی اس سے باز آیا اور برغبت توبہ کی مقبول ہے اور اگر متردد اور مضطر خون کے ڈر سے کرے نہیں قبول کی جاویگی کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق رح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز ہمارے طور کی اور متوجہ ہووے قبلہ ہمارے کی طرف اور کھاوے ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہ مسلمان ہے وہ کہ واسطے اسکے ہے ذمہ اللہ کا یعنی عہد وامان اور ذمہ رسول اسکے کا پس عہد نہ توڑو خدا سے بیچ ذمہ اسکے کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والوں اسکے کے یعنی انکو ستاؤ نہیں اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انھوں نے آیا ایک گنوار رہنے والا جنگل کا نبی صلعم کے پاس کہا بتلاؤ مجھکو ایسا عمل کہ جب کروں میں داخل ہوں میں بہشت میں فرمایا یہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو ساتھ اسکے کسی کو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزے رکھ تو رمضان کے کہا اس گنوار نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہ زیادہ کرونگا اوپر اسکے کچھ اور نہ کم کرونگا اس سے پس جبکہ پھر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت سے پس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور اور ذہن میں ہے بیان فرمائے اسلیے کہ شاید اس وقت تلک یہی تین چیزیں فرض ہوں اور حضرت نے صدق عقیدہ اسکا دیکھ کر بشارت بہشتی ہونیکی دی **وعن** سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ غَیْرَکَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سفیان بیٹے عبد اللہ

بیٹے

تعنی ہے سے کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے قول کہ نہ پوچھوں اسکو کسی سے پیچھے تمھارے یعنی ایسی بات
فرماؤ کہ اس سے اسلام کامل ہو جاوے اور ہووے بیچ ایک روایت کے غیر تمھارے سے فرمایا کہہ ایمان لایا میں ساتھ اسکے پھر مستقیم رہ
ٹھہرا رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی اپنی گواہی دے وحدانیت پر اللہ تعالیٰ کی اور بیچ جان جو کچھ اسنے خبر دی اور قبول کر اسکو یعنی
اسکے پھر اسی پر مستقیم رہ پس آئین سب باتین کرنے نہ کرنے کی آگئین **وعن طلحة بن عبيد الله قال جاء رجل الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنى من
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وصيام شهر رمضان فقال هل علي غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم
الزكوة فقال هل علي غيرها فقال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا
انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح الرجل ان صدق متفق عليه** اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل نجد سے کہ نام ضمام کا ہی پراگندہ تھے بال سر کے سنتے تھے ہم آواز گنگنی اسکی اور نہ سمجھتے تھے ہم اس چیز کو کہ کہتا تھا
یہانتک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ناگہان وہ پوچھتا تھا اسلام سے یعنی احکام اور فرائض اسلام کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین بیچ دن اور رات کے پس کہا کیا ہین اوپر میرے سوا انکے پس فرمایا نہین مگر یہ کہ نفل پڑھے
یا نفل شروع کرے تو یعنی اگر توڑ دے تو اسکی قضا لازم ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزے مہینے رمضان کے کہا کیا ہین اوپر
میرے سوائے انکے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ نفل رکھے یا نفل شروع کرے یعنی اسکو پورا کر دینا لازم ہے اگر توڑے تو قضا واجب ہے کہا اور ذکر کیا
واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا پس کہا اسنے کیا ہے اوپر میرے سوائے اسکے پس فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ صدقہ نفل دیوے
یا دینا اپنے ذمہ پر لازم کرے یعنی اس صورت مین ادا کرنا اسکا لازم ہوگا کہا راوی نے پس پیٹھ موڑی اس شخص نے اور وہ کہتا تھا قسم ہے
خدا کی نہ زیادہ کرونگا مین اوپر اسکے اور نہ کم کرونگا مین اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے اگر
سچا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابتک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہوئی ہونگی کہ اسنے اس طرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا
اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اسنے کہا کہ اسکے پہونچانے مین کمی زیادتی نہ کرونگا **وعن ابن عباس قال ان وفد
عبد القيس لما اتوا النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القوم او من الوفد
قالوا ربيعة قال مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى قالوا يا رسول الله انا لا نستطيع ان
ناتيك الا في الشهر الحرام وبيننا وبينك هذا الحي من كفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر به من وراءنا
وندخل به الجنة وسألوه عن الاشربة فامرهم باربع ونهاهم عن اربع امرهم بالايمان بالله
وحده قال اتدرون ما الايمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله
وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصيام رمضان وان تعطوا من المغنم
الخمس ونهاهم عن اربع عن الحنتم والدباء والنقير والمزفت وقال احفظوهن واخبروا بهن**

وَمَنْ وَرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عباس رض کے سے کہا تحقیق جماعت عبد القیس کی
کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ربیعہ سے جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول صلعم نے کون سی ہی یہ قوم یا فرمایا کون ہی یہ جماعت
کہا انھون نے کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے تم خوش وقت پہر یا القوم کہا یا بالوفد کہا آئے تم اس حالت مین کہ نہ رسوا ہو
اور نہ پشیمان یعنی یہ بشارت اور دعاے خیر ہی عرض کی انھون نے اے رسول خدا کے تحقیق نہین ہم طاقت پاتے یہ کہ آوین ہم تمھارے پاس
مگر بیچ مہینے حرام کے اور درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یہ قوم ہی کفار مضر سے کہ نام ہی قوم کا پس امر فرماؤ ہم کو ساتھ ایک حکم کے کہ
فرق کر دے یعنی حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتھ اسکے اُن لوگون کو کہ پیچھے ہمارے ہین یعنی اپنی قوم کو کہ وطن مین چھوڑ آئے ہین اور
داخل ہون ہم بسبب اسکے بہشت مین اور پوچھا جماعت عبد القیس کی نے حضرت صلعم سے استعمال کرنے باسنون پینے کے سے پس حکم فرمایا
انکو ساتھ چار چیزون کے اور منع کیا انکو چار چیزون سے حکم فرمایا انکو ساتھ ایمان لانے اللہ کے کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہی
ایمان ساتھ اللہ کے کہ وہ ایک ہی کہا انھون نے کہ اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہی فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور تحقیق محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور سیدھا کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور فرمایا یہ کہ دینا غنیمت
مین سے پانچوان حصہ اور منع کیا انکو استعمال کرنے باسنون چار طرح کے سے ایک تو ٹھلیان یا مرتبان لاکھی اور تونبی کدو کی اور باسن
کہ چوب درخت کے سے اور باسن روغن دار رال کے سے اور فرمایا یاد رکھو انکو اور خبر دو ساتھ انکے انکو کہ پیچھے تمھارے ہین متفق ہیت کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور لفظ اس حدیث کے بعینہ بخاری کے ہین ف مہینے حرام یعنی ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنون میں لڑنا
حرام جانتے تھے بسبب تعظیم انکی کے لیکن ہون مین بھی امن ہوتا تھا اور لفظ صیام رمضان تلک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگے سوائے
چار کے ایک بات زیادہ اور فرمائی وان تعطوا آخر تلک اسلیے کہ یہ اہل جہاد تھے انکے کام آوے اور ان باسنون مین کہ جنکا منع فرمایا لوگ شراب رکھتے تھے جب شراب حرام
ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بھی منع فرمایا تا نشہ بہت سا تو شراب پینے کے تو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرما دیا استعمال انکا پس حکم نسخ ہو وَعَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ
لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ
وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ
شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹے
صامت کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اس حالت مین کہ گرد آپکے ایک جماعت تھی صحابہ سے بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک
کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے
تھے اور نہ اٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تم نے اسکو درمیان اپنے ہاتھون کے اور پاؤن کے یعنی لوگون پر اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے
پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اسکی اوپر اللہ کے اور جو پہونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا
سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اسکے دنیا مین یعنے جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے اسکے پس وہ کفارہ ہی واسطے
اسکے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اسکے اور جو کہ پہونچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہوا گناہ

اسکا او عہد نہ کئے پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہے اگر چاہے بخشے اُس سے اور اگر چاہے سزا پہنچاوے اُسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت
سے ان چیزوں پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہے کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر چاہے
بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہیں ہوتی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ
اَکْثَرَ اَہْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ
اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَہَادَۃُ الْمَرْاَۃِ
مِثْلَ نِصْفِ شَہَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِہَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی
قَالَ فَذٰلِکِ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان کے
یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کے پس گذرے اوپر عورتوں کے پس فرمایا اے جماعت عورتوں کی خیرات کرو پس تحقیق میں دکھلایا گیا ہوں تمکو
بہت اہل نار میں یعنی عورتیں دوزخ میں بہت ہیں اور مرد کم پس کہا عورتوں نے اور ساتھ کس سبب کے اے رسول خدا کے فرمایا بہت
کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتے ہو خاوند کی نہیں دیکھی میں نے کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھووے عقل مرد ہشیار کی
ایک تم میں سے کہا عورتوں نے اور کیا ہے نقصان بیچ ہمارے دین کا اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہیں گواہی عورت کی مانند
آدھی گواہی مرد کے یعنے گواہی دو عورتوں کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع میں کہا عورتوں نے ہاں ہی ہے فرمایا پس یہ سبب نقصان
عقل اُسکی کے ہے فرمایا کیا نہیں ہے جس وقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتوں نے ہاں ہی ہے فرمایا پس یہ سبب نقصان
دین اسکے کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گذرے اوپر عورتوں کے کہ گوشہ عیدگاہ میں بیٹھی تھیں اسلیے کہ اور خطبہ کی انہوں نے
نسنی تھی انکو بھی کچھ نصیحتیں اُسکا سنا دیں اور معنے لعنت کے ہیں دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافروں ہی کے لیے ہے اور کسی پر
تعین کرکے لعنت نہ کرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان مرے مگر جسکی موت کفر پر یقینًا معلوم ہو مضائقہ نہیں اور یہ سوائے شارع کے
کوئی نہیں جانتا مگر وصف پر لعنت کرلی جاوے جیسے کہ کہے لعنت اللہ علی الکافرین وغیر ذلک اور یہ جو فرمایا کہ یہ سبب نقصان دین اسکے کے
ہے اگرچہ یہ بات محض بسبب پیدائش اللہ تعالٰے کے ہے لیکن اس طرح پیدا کرنا عورتوں کو اور منع کرنا انکو عبادات سے ناقص کرتا ہے درجہ
عورتوں کو مردوں سے **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَذَّبَنِیْ ابْنُ
اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ
اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَہْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہُ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ
لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِیْ اَنْ
اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْ وَلَدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فرمایا اللہ تعالٰے نے جھٹلایا ہے
مجھکو بیٹا آدم کا اور نہیں لائق اسکو یہ اور برا کہتا ہے مجھکو اور نہیں لائق تھا اسکو یہ پس اسکا جھٹلانا مجھکو پس کہنا اسکا کہ ہرگز نہ زندہ کریگا مجھکو
بعد مرنے کے جیسا کہ پیدا کیا ہے پہلے بار اور نہیں پہلے بار پیدا کرنا بہتر سہل تر پھر زندہ کرنے اُسکے سے اور برا کہنا اسکا مجھکو پس کہنا اُسکا
ٹھہرایا اللہ نے بیٹا یعنی جیسے نصاری عیسی کو بیٹا اللہ کا کہتے ہیں اور یہود عزیر کو اور حال یہ کہ میں یکتا ہوں بے پرواہ وہ ذات کہ نہ جنا میں نے اور نہ جنا گیا

اور نہیں واسطے میرے ہمتا کوئی درپیچ روایت ابن عباس کے یہ ہے اور ایسے برا کہنا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا واسطے میرے فرزند اور پاک ہوں میں
اس بات سے کہ ٹھہراؤں میں کسی کو جورو یا فرزند روایت کی یہ بخاری نے **ف** نہیں پہلی بار پیدا کرنا مجھ پر سہل تر پھر زندہ کرنے اسکے سے بلکہ پھر
زندہ کرنا آسان ہے پہلے بار پیدا کرنے سے کہ پہلے پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اُسپر سب کچھ آسان ہے مگر بہ نسبت
لوگوں کے فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہے اور پھر اُسکے کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل جانتے ہیں یعنے پہلی بار پیدا کرنا جب اُسپر
میں قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ایذا دیتا ہے مجھکو بیٹا آدم کا برا کہتا ہے زمانہ کو یعنے جیسے کہ عوام لوگ وقت مصیبت کے برا کہتے
ہیں اور میں ہوں زمانہ بیچ ہاتھ میرے کے ہے حکم بدلتا ہوں میں رات کو اور دن کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے لوگ جو زمانہ کو
برا کہتے ہیں تو تصرف کرنے والا جان کر کہتے ہیں گویا وہ ہر کام تصرف کرنے والا ہے اصل وہ میں ہوں گویا مجھکو برا کہا **وعن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہو اسکو ثابت
کرتے ہیں واسطے اُسکے بیٹا پھر عافیت دیتا ہے اُنکو اور رزق دیتا ہے اُنکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** مُعَاذٍ رضی قَالَ كُنْتُ
رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ
تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا
يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معاذ سے کہا میں
نے تھا میں پیچھے بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سواری گدہے کے نہ تھی درمیان میرے اور حضرت کے مگر لکڑی پچھلی زین کی پس فرمایا
اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا ہے حق اللہ کا اوپر بندوں اُسکے کے کہ واجب کیا ہے بندوں پر اور کیا ہے حق بندوں کا اوپر اللہ کے کہ لازم کیا ہے اپنے
پر ساتھ فضل و کرم اپنے کے کہا میں نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہے فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندوں کے یہ ہے کہ پوجیں اُسکو اور نہ
شریک کریں ساتھ اُسکے کسی کو یعنے بت پرستی وغیرہ نہ کریں یا ریا عبادت میں نہ کریں اور حق بندوں کا اوپر اللہ کے یہ کہ نہ عذاب کرے اُسکو
کہ نہ شریک کرے ساتھ اُسکے کسی کو پس کہا میں نے اے رسول خدا کے کیا نہ خوشخبری پہونچاؤں میں ساتھ اسکے لوگوں کو فرمایا نہ خوشخبری
پہونچا اُنکو پس بھروسا کریں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلعم واسطے تواضع کے کبھی کبھی حمار پر
سوار ہوتے تھے اور نہ عذاب کرے اُسکو کہ نہ شریک کرے یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کے نہیں کرنے کا اگر بسبب کسی گناہ کے کچھ عذاب بھی ہوگا تو آخر
چھٹکارا ہو جائیگا **وعن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ
ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى
النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہے

اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ پیچھے بیٹھے تھے آنحضرت صلعم کے اوپر سواری کے فرمایا اے معاذ کہا انھوں نے حاضر ہوں میں اے رسول خدا کے اور حاضر ہوں خدمت میں فرمایا حضرت صلعم نے اے معاذ پھر کہا معاذ نے حاضر ہوں اے رسول خدا کے اور حاضر ہوں خدمت میں پھر کہا حضرت نے اے معاذ کہا معاذ نے حاضر ہوں اے رسول خدا کے اور حاضر ہوں خدمت میں تین بار اسی طرح سے کہا انس نے کہ فرمایا حضرت صلعم نے نہیں کوئی کہ گواہی دے سکے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے گواہی دے سچے دل سے مگر حرام کرتا ہے اللہ اسکو اوپر آگ کے کہا معاذ نے اے رسول خدا کے پس کیا نہ خبر دوں میں ساتھ اسکے لوگوں کو پس خوش وقت ہوں فرمایا اسوقت اعتماد کریں گے پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے واسطے بچنے کے گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلعم نے کئی بار معاذ کو اسلیے پکارا کہ خوب ہوشیاری سے یہ کلام سنیں اور حرام کرتا ہے اسکو آگ پر مراد یہ ہے کہ جس نے یہ کلمہ کہا اور حق بھی اسکے ادا کیے یعنے بری باتوں سے بچا اور اچھی باتیں کیں اسکے لیے یہ بات ہے نہ صرف کلمہ کے کہنے سے چھٹکارا نہیں ہو جاتا مگر جسکو چاہے غفور رحیم یوں بھی بخشدے یا مراد یہ ہے کہ آگ ہمیشگی کی جیسے کفار کے لیے ہوگی وہ حرام ہے اور حضرت نے باوجودیکہ معاذ کو منع بھی فرمایا تھا خبر دینے اس حدیث کے سے اور پھر انہوں نے کہدی اسلیے کہ منع اسوقت کے لوگوں کے لیے تھا تو مسلم تھے مبادا ظاہر معنی پر عمل کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں جب انھوں نے دیکھا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہیں اور حضرت صلعم نے علم چھپانا بھی منع فرمایا ہے بیان کر دی تا بسبب چھپانے کے گنہگار نہوں

وعن ابی ذر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوب ابیض وھو نائم ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر وکان ابو ذر اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذر متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا میں پاس نبی صلعم کے اور اوپر حضرت کے کپڑا تھا سفید اور وہ سوتے تھے پھر گیا میں پھر آیا میں اسوقت میں کہ جاگے تھے پس فرمایا کہ نہیں کوئی بندہ کہ کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ پھر مرے اوپر اسی کے یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکے نہ کیے اور نہ کچھ کرے مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی خواہ بعذاب کرنے کے گناہوں پر داخل کرے اللہ یا یوں ہی اپنے فضل سے بخشدے کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے یعنی اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ رکھے اور تھے ابوذر جسوقت کہ یہ حدیث بیان کرتے کہتے اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** بار بار ابوذر نے اسلیے پوچھا کہ عجب جانتے تھے اس بات کو

وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل متفق علیہ

اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ گواہی دے اسبات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے اسکے اور تحقیق محمد بندے اسکے ہیں اور رسول اسکے ہیں اور تحقیق عیسی بندے اللہ کے اور رسول اسکے ہیں اور بیٹے لونڈی اسکی کا یعنے حضرت مریم کا اور کلمہ اسکا کہ ڈالا اسکو طرف مریم کے اور روح ہے اسکی طرف سے اور بہشت اور دوزخ سچ ہے داخل کرے گا اسکو اللہ بہشت میں

اور پرٹس عمل کے ہوئیے اچھا عمل کرتا ہو یا۔ یہ روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمہ کن کے کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اسلیے کہا کہ مردون کو زندہ کرتے تھے اور داخل کرے گا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہون کو

وعن عمرو بن العاص قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ابسط يمينك فلأبايعك فبسط يمينه فقبضت يدي فقال ما لك يا عمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت ان يغفر لي قال اما علمت يا عمرو ان الاسلام يهدم ما كان قبله وان الهجرة تهدم ما كان قبلها وان الحج يهدم ما كان قبله رواه مسلم والحديثان المرويان عن ابي هريرة قال الله تعالى انا اغنى الشركاء عن الشرك والآخر الكبرياء ردائي سنذكرهما في بابي الرياء والكبر ان شاء الله تعالى

اور روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا مین نے کہ کھولو داہنا ہاتھ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کرون مین آپ سے پس کھولا حضرت صلعم نے ہاتھ اپنا پس کھینچ لیا مین نے ہاتھ اپنا پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا ہے واسطے تیرے اے عمرو کہا مین نے ارادہ کرتا ہون مین یہ کہ شرط کرون مین فرمایا کیا شرط کرتا ہے کہا مین نے شرط یہ ہے کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنے اُن گناہون کی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی جان اے عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہے اُن گناہون کو کہ پہلے اسکے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہے اُس چیز کو کہ پہلے اُس سے ہے اور تحقیق حج دور کرتا ہے اُن گناہون کو کہ پہلے اس سے ہین روایت کی یہ مسلم نے اور دونون حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابو ہریرہ سے سر اپہلی حدیث کا قال اللہ تعالے ہے اور دوسری حدیث کا سرا یہ ہے الکبریاء ردائی ذکر کرینگے ہم ان دونون حدیثون کو بیچ بابون ریا اور کبر کے اگر چاہے گا اللہ تعالے **ف** یعنے مصابیح والے نے یہ دونون حدیثین کتاب الایمان مین روایت کی ہین اور ہمنے بیان ذکر کرنا اُن کا مناسب نجانا وہان ذکر کی ہین اور اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے سب بخشے جاتے ہین لیکن بندونکے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہے اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنے گناہ اسکے بخشے جاتے ہین حق بندون کے

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن معاذ قال قلت يا رسول الله اخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني من النار قال لقد سألت عن عظيم وانه ليسير على من يسره الله عليه تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال الا ادلك على ابواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار وصلوة الرجل في جوف الليل ثم قرأ تتجافى جنوبهم عن المضاجع حتى بلغ يعملون**

روایت ہے معاذ سے کہ کہا کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو ساتھ اُس عمل کے کہ داخل کرے مجھکو بہشت میں اور دور رکھے مجھکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق البتہ یہ آسان ہے جسپر آسان کرے اللہ اور پر ایک وہ ہے بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک ساتھ اسکے کسی کو اور سیدھا رکھ نماز کو اور دے زکوٰۃ اور رکھ روزے رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلادون مین تجھکو دروازے خیر کے یعنے جنکے سبب نیکی کو پہونچتا ہے روزہ ڈھال ہے یعنے اسکے سبب گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہے اور صدقہ بجھا دیتا ہے گناہ کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنے اسی طرح وہ گناہون کو دور کرتی ہے پھر پڑھی یہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہان تک پہنچے یعملون تک **ف** یعنے ساری آیت پڑھی کہ یہ سورہ سجدے مین ہے اسمین بیان فضیلت تہجد گزارون کا ہے **ثم قال الا ادلك برأس الامر كله وعموده وذروة سنامه قلت بلى يا رسول الله قال رأس الامر الاسلام** فرمایا کیا نہ بتلادون مین تجھکو سر امر کا اور ستون اسکا اور بلندی کو ہان اُسکے کی کہا ہان بتلائیے مجھے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہے **ف** سر کام کا یعنے اصل اور مدار امور دین کا کہ دین بغیر

اُسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اسکا کہ دین اُس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسکہ ستون سے چھت اور
بلندی کوہان کی کہ دین اُس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہے کہ ثابت ہوتی ہے اُس سے اصل دین کی وَعَمُودُهُ الصَّلوٰةُ
وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ كُفَّ
عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُوَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور ستون اسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اسکے کی
جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہوان سب کی کہا مین نے بتلائیے اے پیغمبر خدا پس پکڑے زبان مبارک اپنی
اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا مین نے اے نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اُسکے فرمایا گم کرے تجھکو
ماں تیری اے معاذ اور نہین گراوینگے لوگون کو بیچ آگ کے اوپر منہ اُنکے کے یا اوپر ناکون اُنکے کے مگر باتین زبانون اُنکے کے روایت کی یہ احمد اور
ترمذی اور ابن ماجہ نے ف گم کرے تجھکو ماں تیری معنے اسکے یہ ہین کہ مرے تو لیکن یہان یہ معنی مراد نہین بلکہ یہ تادیب اور تنبیہ ہے غفلت سے مگر باتین
زبانون اُنکے کی یعنے جو باتین کہ موجب کفر اور گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر کے اور گالیان اور غیبت وغیرہ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ محبت کرے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے
واسطے اللہ کے یعنے جو کام کرے اُسی کی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اُسنے ایمان روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت
کی یہ ترمذی نے معاذ بیٹے انس سے ساتھ تقدیم اور تاخیر کے اور اُسمین یہ ہے پس تحقیق کامل کیا اُسنے اپنے ایمان کو وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے
بہترین عملون کا دوستی رکھنی بیچ راہ خدا کے اور دشمنی رکھنی بیچ راہ خدا کے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ف بہتر اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو بیات
حاصل ہوگی بری باتون سے بھی بچیگا اور اچھی باتین کریگا وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فُضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے اور پورا
مومن وہ ہے کہ امن مین رہین اُس سے لوگ اپنے خونون پر اور مالون پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے
ساتھ روایت فضالہ کے اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہے جسنے مشقت مین ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کے اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہے جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلعم نے مگر کہ فرمایا نہین پورا ایمان واسطے اسکے کہ نہین امانت واسطے
اسکے اور نہین پورا دین واسطے اسکے کہ نہین عہد واسطے اسکے روایت کیا اسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے الفصل الثالث عن تری عن
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ...

عَلَيْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دے
کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلعم بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوپر اسکے آگ یعنی آگ ہمیشگی کی روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ
عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ داخل
ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دن دوزخ میں رہے لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت میں
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ
قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں واجب کرتی ہیں جنت و نار کو کہا ایک شخص نے اے پیغمبر خدا کے
کیا چیزیں واجب کرتے ہیں جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مرے شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو داخل ہوگا آگ میں اور جو مرے نہ شریک کرتا ہو ساتھ
اللہ کے کسی کو داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا
وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے گرد پیغمبر صلعم
کے اور ساتھ ہمارے تھے ابوبکر و عمر بیچ جماعت کے پس کھڑے ہوئے یعنی اور باہر تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے
سے پس دیر لگائی اوپر ہمارے آنے میں اور ڈرے ہم اس سے کہ پہنچائے جاویں ایذا یعنی دشمنوں سے بغیر ہمارے اور گھبرائے ہم پس اٹھ کھڑے
ہوئے ہم یعنی تلاش کے لیے پس تھا میں پہلے ان لوگوں میں کا کہ گھبرائے پس نکلا میں ڈھونڈھتا پیغمبر خدا صلعم کو یہاں تلک کہ آیا میں پاس
باغ انصار یعنی بنی نجار کے **ف** بنی نجار ایک قبیلہ ہے انصار میں سے ان میں سے کسی کا یہ باغ تھا فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ
پس پھرا میں گرد اسکے اس واسطے کہ پاؤں میں اسکا دروازہ پس نہ پایا میں نے **ف** ابوہریرہ نے قیاس اور قرینہ سے معلوم کیا کہ حضرت اسی میں
ہوئے ہیں گئے پس گرد پھرے اندر جانے کے لیے لیکن نہ پایا شاید دروازے بند کر دیے ہونگے یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا فَاِذَا رَبِيْعٌ
يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تھی اندر باغ کے کنوئیں سے باہر کے اور معنی ربیع کے جدول ہیں اور جدول کہتے ہیں نالی کو کہا ابوہریرہ نے
پس سمٹ گیا میں پس داخل ہوا میں پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے تو ہے ابوہریرہ **ف** بسبب تعجب کے
یہ فرمایا کہ باوجود بند ہونے دروازے کے کیونکر آیا فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ
عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ
كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ
پس کہا میں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا کیا ہے حال تیرا کہا میں نے تھے آپ درمیان ہمارے پس کھڑے ہوئے پس دیر لگائی تھے اوپر ہمارے
پس ڈرے ہم یہ کہ ایذا پہنچائے جاؤ تم بدون ہمارے پس گھبرائے ہم پس تھا میں اول ان لوگوں کا کہ گھبرائے پس آیا میں اس باغ میں

پس سٹ گیا مین جیسے کہ سمٹتی ہی لومڑی بیٹھنے بجہت مین جانیکے پیسے اور یہ لوگ آتے ہین پیچھے میرے پس فرمایا اے ابوہریرہ اور دین مجھکو دونون
پاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دونون پاپوشون کو یعنی تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کے پاس سے آیا ہی فَمَنْ لَقِيَكَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا
الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا
هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ
يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ
ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ وَاِذَا
هُوَ عَلٰى اَثَرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ
بَعَثْتَنِيْ بِهٖ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ
لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ
اَخْشٰى اَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ رواہ مسلم

پس جو ملے تجھسے پیچھے اس باغ کی گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو ساتھ اسکے دل اُسکا پس بشارت دے اسکو بہشت کی
پس تھا اول اُن لوگون کا کہ ملاقات کی مین نے عمر پس کہا کیسی ہین یہ دونون پاپوشین اے ابوہریرہ کہا مین نے یہ دونون پاپوشین مین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجا ہی مجھکو ساتھ ان دونون کے جس سے کہ ملون مین گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو
ساتھ اسکے دل اُسکا بشارت دون مین اسکو ساتھ بہشت کے پس مارا عمر نے درمیان چھاتی میری کے پس گرا مین پیچھے کے بل پس کہا پھر جا
اے ابوہریرہ پس پھر آیا مین طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ سلم کے پس آواز بلند کی مین نے ساتھ رونے کے اور غلبہ کر گئے پیچھے
آئے مجھپر عمر پس ناگہان وہ پیچھے میرے تھے پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی حال تیرا اے ابوہریرہ کہا مین نے ملا مین
عمر سے پس خبر دی اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا تھے مجھکو ساتھ اُسکے پس مارا درمیان چھاتی میری کے مار کر گرا مین پچھاڑی کے بل اور کہا پھر جا
فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عمر کیا سبب ہوا تجھکو اُس چیز پر کہ کیا تو نے کہا حضرت عمر نے یا رسول خدا قربان ہو باپ میرا تمھارے
اور مان میری کیا بھیجا تھا تمنے ابوہریرہ کو ساتھ پاپوشون اپنی کے جو ملے گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھنے والا
ہو ساتھ اُسکے دل اُسکا بشارت دے اُسکو ساتھ بہشت کے فرمایا کہ ہان کہا عمر نے پس نہ کیجیے کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ بھروسا
کرین لوگ اسپر یعنی اس بشارت پر اور عمل کرنا چھوڑ دین پس چھوڑ دے اُنکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھوڑ دے
ان کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کیونکر روا ہوا عمر کو کہ حضرت ایک شخص کو ایک امر پہنچانے کو فرماوین اور وہ منع کر دین اور
پھیر دین اُسکو جواب اُسکا یہ ہی کہ حضرت عمر جانتے تھے کہ یہ امر پہنچانا واجب نہین بلکہ واسطے خوشی مومنون کے ہی اگر وہ سنین گے
تو اعتماد کرین گے اسپر چنانچہ حضرت نے خود بھی فرمایا تھا اذا یتکلوا لیکن نہایت شفقت اور رحمت است کی باعث اس امر کی
ہوئی جب حضرت عمر کے التماس سے وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چھوڑ دے تا عمل کرین اور اگر ابوہریرہ کے ہوتا کاہیکو فرماتے چھوڑ دے
اور حضرت عمر کو کیا مقدور تھا کہ منع کرتے **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلعم نے کنجیاں بہشت کی گواہی دینا اسکا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے روایت کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ أَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰى أَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہ کہا تحقیق کتنے مرد یاروں میں سے حضرت نبی صلعم کی جبکہ وفات ہوئی حضرت کی غمگین ہوئے اوپر آنحضرت کے یہاں تلک کہ قریب تھا کہ بعضے انہیں سے واقع ہوں وسواس میں یعنے وسواس یہ آتا تھا کہ حضرت کا انتقال کرتے ہی دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نے اور تھا میں انہیں سے اسوقت کہ میں بیٹھا ہوا تھا گذری مجھپر عمر اور سلام کیا پس نہیں خبردار ہوا ساتھ اُس سلام کے یعنی بسبب اسی ہول کے پس شکایت کی عمر نے طرف ابی بکر کے پھر آئے دونوں یہاں تلک کہ سلام علیک کہے اوپر میرے اکٹھے ہو دونوں نے پس کہا ابوبکر نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمر کا کہا میں نے کہ نہیں کیا میں نے یعنی نہیں جانتا میں کہ جواب کیا ہو میں نے فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ أَمْرٌ پس کہا عمر نے ہاں قسم ہے اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمان نے کہا میں نے قسم ہے اللہ کی نہیں خبر رکھی میں نے یہ کہ گذری ہو تم مجھپر اور نہ سلام کیا ہے تمنے کہا ابوبکر نے سچ کہا عثمان نے تحقیق باز رکھا تمکو اسے کسی کام نے **ف** یعنی آگاہ ہونے سے ساتھ گذرنے عمر کے اور سلام انکے سے فَقُلْتُ أَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ پس کہا میں نے ہاں کہا ابوبکر نے کیا ہے وہ کہا میں نے کہ وفات دی اللہ تعالے نے نبی اپنے صلعم کو پہلے اس سے کہ پوچھیں ہم ان سے نجات اس امر کے سے **ف** مراد امر سے یہ ہے کہ آدمیوں کو خطرے بہت اٹھتے ہیں خصوصاً عبادت اللہ کی میں اور اسکے غیر میں انکے واسطے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہے نجات کا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ لَهٗ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا کہا ابوبکر نے تحقیق پوچھ لیا میں نے اسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا میں طرف ابوبکر کے اور کہا میں نے انکو قربان ہو باپ میرا تمپر اور ماں میری تمہارے تم لائق تر ہو ساتھ پوچھنے کے **ف** کیونکہ کمال قرب رکھتے ہو حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنیکا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ کہا ابوبکر نے کہا میں نے اے رسول اللہ کی کس طرح سے ہوگی نجات اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجھسے وہ کلمہ یعنی کلمہ طیب کہ بیان کیا تھا میں نے اوپر چچا اپنے کے پھر نہ قبول کیا انہوں نے پس وہ کلمہ واسطے اسکے نجات ہے روایت کی یہ احمد نے **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے مقداد سے یہ کہ سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے نہیں باقی رہے گا اوپر پشت زمین کے کوئی گھر مٹی کا بنایا ہوا یا خیمہ کا مگر داخل کریگا اللہ اس گھر میں کلمہ اسلام کا ساتھ عزت دینے عزیز کے اور ذلت دینے ذلیل کے یا عزت دیگا انکو اللہ پس ہوجاوینگے اہل اس کلمہ کا یا ذلیل کریگا انکو پس فرمانبردار ہونگے واسطے اس کلمہ کے کہا میں نے پس ہوگا دین تمام واسطے خدا کے روایت کی یہ احمد نے **ف** مراد زمین سے جزیرہ عرب کی ہے اور اسکے گرد و نواح کی اور شہروں اور گاؤں میں گھر مٹی کے ہوتے ہیں اور جنگل میں خیمے اور آگے گذر ان میں جتنے تھے اس فرماتے ہیں کہ کوئی مکان نہو گا خواہ

تہ جو شخص کہ داخل کرے گا اسمین اللہ تعالیٰ کلمہ اسلام کا باعزت دے گا اسے بسبب قبول کرنے کلمے کے پس کریگا اہل اسکا کہ تا دم مرگ کلمہ
ت ہیگا یا ذلیل کرے گا بسبب قبول کرنے کلمے کے پس فرمان پذیر ہونگے یعنی جزیہ دینا قبول کرینگے اور ذمی ہونگے **وَعَنْ** وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيلَ لَهُ
أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اور روایت ہے وہب بیٹے منبہ کے سے کہ کہا گیا واسطے وہب کے کیا نہیں ہے لا الٰہ الا اللہ کنجی بہشت کی **ف**
جب کہ رغبت دلائی وہب نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اسکے ترک پر لوگوں نے یہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب انکا یہ تھا کلمہ کا کافی ہے بہشت
کے دروازوں کے کھلنے کے لیے عمل ہوں یا نہوں قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا وَلَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ
وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا وہب نے کہ مقرر ہے ولیکن نہیں ہوتی کوئی کنجی مگر اور واسطے اسکے ہوتے ہیں دندانے پس اگر لاوے
تو کنجی کو کہ واسطے اسکے دندانے ہیں کھولا جاوے واسطے تیرے اور اگر نہ لایا اس طرح کی کنجی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے روایت کیا بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے
ف مراد دندانوں سے یہ ہے کہ دل میں کلمہ کی تصدیق رکھے اور زبان سے اقرار ہو اسکا اور تابعدار ہو احکام اسلام کا بلا جبر یا مراد دندانوں سے عمل
نیک ہیں اس صورت میں معنے یہ ہوں گے کہ جب تلک اعمال نیک کیے ہونگے پہلی بار نہیں داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہے ثابت کرنے عمل میں **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ
بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت اچھا کرے ایک تمہارا اسلام اپنے کو یعنے ساتھ صدق دل اور خلوص کے پس جو نیکی کہ کرے
اسکو لکھی جاتی ہے واسطے اسکے دس برابر اسکے سات سو برابر تلک اور جو برائی کرتا ہے اسکو لکھی جاتی ہے مانند اسکے یہاں تلک ملاقات کرے
اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں [illegible] بقدر صدق و اخلاص کے سات سو تلک
بلکہ بعضی جگہ زیادہ بھی چنانچہ حرم میں ایک کی لاکھ لکھی جاتی ہیں اور برائی جتنی کرتا ہے اتنی ہی لکھی جاتی ہے کمال عنایت ہے مالک پروردگار کی
وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَ
سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ اور روایت ہے ابو امامہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے ایمان
یعنی نشان درستی ایمان کا کیا ہے فرمایا جس وقت کہ خوش کرے تجھکو نیکی تیری اور ناخوش کرے تجھکو برائی تیری پس تو مومن ہے **ف** یعنی خوش ہووے
بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب درگاہ اسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اسکی درگاہ
سے پس تو مومن ہے کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہے طاعت و گناہ میں اور اعتقاد کرتا ہے جزا سزا کا ان دونوں پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ نہیں فرق کرتا
درمیان ان دونوں کے اور کچھ پروا نہیں کرتا انکے کرنے نہ کرنے کی قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ
کہا اس شخص نے اے رسول خدا کے پس کیا ہے گناہ فرمایا جس وقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اسکو روایت کی یہ احمد نے **ف**
کیا ہے گناہ یعنے علامت گناہ کی کیا ہے جس صورت میں کہ کچھ حکم صریح اسکے حق میں نہو اور مشتبہ ہو حکم اسکا اسکے جواب فرمایا یعنے اچھے لوگوں کے دل
ہے کہ بری بات انکے دل میں کھٹکتی ہے بخاطر جمع انکے نہیں ہوتے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ
الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قَالَ قُلْتُ

أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہا کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا مین نے یا رسول خدا کون تھا ساتھ تمھارے اوپر اِس دین کے یعنی ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تھا یعنی ابوبکر اور ایک غلام تھا یعنی بلال کہا مین نے کیا ہے علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام اور کھلانا کھانے کا کہا مین نے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنے بری باتون سے باز رہے اور مستعد ہو کرنے طاعات پر کہا کہ کہا مین نے کون سا مسلمان بہتر ہے فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے کہا پھر کہا مین نے کون سی بات ہے ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہا مین نے کون سی چیز نماز مین بہتر ہے فرمایا کھڑے رہنا دیر تک کہا کہ کہا مین نے کون سی ہجرت بہتر ہے فرمایا یہ کہ چھوڑ دیوے تو اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہے رب تیرا کہا پھر کہا مین نے پس کونسا ہے جہاد بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوے گھوڑا اُسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ کہا مین نے کون سی ساعت ساعتون سے بہتر ہے فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتھائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا روایت کی یہ احمد نے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کے سے کہا اونہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے کہ نہ شریک کرتا ہے ساتھ اُسکے کسی کو اور نمازین پڑھتا ہو پانچون اور روزے رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اُسکے کہا مین نے کیا نہ بشارت دون مین اُنکو اے رسول خدا کے فرمایا کہ چھوڑ دے اُنکو کہ عمل کرین روایت کی یہ احمد نے ف بخشش کیجاوے گی یعنی صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اسمین ذکر حج اور زکوۃ کا اسلیے نہ فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر ہے عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسپر بھروسا کر بیٹھین اور بُرے کام نہ کرنے لگین **وَعَنْهُ** أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ سے کہ پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین خصلتون ایمان کی سے فرمایا یہ کہ دوستی رکھے تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنی ساتھ حضور دل کے کہا پھر کیا ہے اے رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگون کے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے اور مکروہ رکھے واسطے اُنکے اُس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہے واسطے اپنے یعنی خیرخواہ سب کا رہ روایت کی یہ احمد نے

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

باب ہے بیچ بیان گناہ کبیرہ کے اور نشانیون نفاق کے ف گناہ کبیرہ وہ ہے کہ تحقیق مین اُسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اُسکے کرنے پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق صریح مین اُسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر یا فساد اُسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اُس سے ہو یا منع اُس سے آیا ہو ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین یعنے بہت بڑے اور بڑے ہین بعض سے اور حدیثون مین جو مذکور ہوئے ہین سب نہین مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچھنے والے کے ہوتا بیان فرماتے اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ نقل کیے ہین شرک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اُسکی ذات مین کسی کو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا تدبیر مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا کہنے مین یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون کے روزہ پوجنے مین یعنی جیسے اللہ کو سجدہ کرتے ہین ویسے اور کو بھی جانے اور خیانت امانت کی گناہ بڑا کہنی اور ناحق

خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنی محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور بیاج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بلا عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانوں کو ناحق ستانا اور انکی نافرمانی کرنی اور کافروں کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیموں کا ناحق کھانا اور ناپ تول میں خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانوں سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کا اور فرشتوں کا اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بلے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند اور جورو میں جدائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین میں بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہوں پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام میں روبرو لوگوں کے اور بخل کرنا ادائے واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے میں سے یہ گناہ میں زیادہ ہے اس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ تشدد دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبوں میں اور نیچے پائچے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگوں کو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کی طرف کرنا ساتھ تیز چیز کے اور خوجہ کرنا کسی کو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنی مثلاً داڑھی منڈوا دے یا تھوڑی سی ناک نکوا کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم میں اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہیں کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اے کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیوں کے نوبت میں اور زرق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسی کے گھر میں جھانکنا اور کسی کے گھر میں بغیر اسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالموں اور حافظوں کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا انکے اور بھی ہیں یہ ترجمہ مشکوٰۃ میں کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی میں سے لکھے ہیں

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ

روایت ہے عبداللہ بیٹے مسعود کے سے کہ کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہے نزدیک اللہ کے فرمایا کہ ٹھہراوے تو کسی کو واسطے خدا کے شریک اور حالانکہ اسی نے پیدا کیا تجھکو کہا اسنے پھر کونسا فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کھاوے ساتھ تیرے **ف** ملا علی قاری رح نے ان تدعو للہ ندا کے شرح میں لکھا ہے کہ اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک کرے یا پکارنے میں یعنی جیسے یا اللہ کہکر پکارتے ہیں اسی طرح اور کو بھی کہے یا فلانے ہماری یہ حاجت بر لا کیونکہ گناہ بہت بڑا ہے اور رسم تھی ایام جاہلیت میں کہ محتاجگی کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ کھلانا پلانا پڑیگا اس سے بھی منع فرمایا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تَصْدِيقَ بِقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا پھر کونسا فرمایا یہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے پس نازل کی اللہ تعالےٰ نے مطابق اسکے یہ آیت اور جو لوگ کہ نہیں پکارتے ساتھ اللہ کے معبود کو اور نہیں مار ڈالتے اُس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے حد یا قصاص میں مارتے ہیں اور نہیں زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ آیت سورۂ فرقان میں ہے اسمیں برائی زناکاروں وغیرہ کی اور عذاب ہونا اسپر مذکور ہے اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہیں لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہیں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑے یہ ہیں شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنی والدین کی اور مارنا جان کا اور قسم کھانی جھوٹی روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کے جھوٹی گواہی دینی بدلے جھوٹی قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی عقوق کے ایذا دینے کے بھی آئے ہیں یعنی ناحق ایذا دینی ماں باپ مسلمانوں کو نچاہیے اور باپ کافر کو بھی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنے کے لیے جائز ہے اور تفسیر عزیزی میں بیچ تفسیر جلد بالوالدین احسانا کے لکھا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے میں تین باتیں چاہئیں اول ایذا نہ دے زبان سے اور ہاتھ وغیرہ سے دوسری خدمت انکی کرے جان اور مال سے بہتر یہ ہے جسوقت بلاویں حاضر ہووے لیکن دو قسمون اخیر کا مفصل بیان یہ ہے کہ خدمت کرنے میں شرط یہ ہے کہ وہ محتاج اسکے ہوں اور یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج ہوں یا یہ شخص قدرت نہیں رکھتا تو واجب نہیں اور تیسری بات میں شرط یہ ہے کہ اُسکے حاضر ہونے میں مفسدہ شرعی ثابت ہو والا واجب نہیں اور اگر والدین یا ایک اُنمیں سے کہے کہ طاعات نفل مت ادا کر اور ہمارے پاس حاضر رہ بجا لاوے اور اگر کہیں کہ واجبات ترک کر یا بیچ فرض کے لیے مت جا نہ قبول کرے اور اگر سنتوں کو کے ترک کو کہیں مثل جماعت اور روزہ موقتہ کے بہتر اسمیں یہ ہے کہ اگر ایک دو بار ترک کرادیں خیر اطاعت اُنکی کرے اور اگر عادت ڈلوادیں اسکے ترک کی حکم انکا نہ قبول کرے اور یمین غموس یہ ہے کہ گذشتہ جھوٹی بات پر جان کر قسم کھا دے جیسے کہ کہے قسم ہے مجھے یہ بات نہیں کی در واقع میں وہ بات کی تھی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزوں ہلاک کرنیوالیوں سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہیں وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور جادو کرنا اور مارنا اُس جان کا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا بیاج کا اور کھانا مال یتیم کا اور پیٹھ دینا دن لڑائی کے کافروں سے اور تہمت کرنی ساتھ زنا کے عورتوں پاکدامنوں ایمان والیوں بیخبروں کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے اسے بہائیو کہ شرک سے ہر کسی کو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار ساری عبادتوں کا اسی پر ہے یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا اور سوائے شرک کے اور گناہ جسکو چاہتا ہے بخشدیتا ہے اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے کتابوں معتبر سے مع نام کتابوں کے بیان ہوتے ہیں تا عمل کرے اسپر اور جاننا چاہیے شرح عقائد میں ہے کہ شرک میں شرک اسکو کہتے ہیں کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے ساتھ الوہیت میں یعنی واجب الوجود جانے جیسے کہ مجوس ہر من و یزدان کہتے ہیں یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسے کہ بت پرست کہتے ہیں اور شرع میں شرک کئی طرح سے بھی آیا ہے جیسے کہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوٰۃ میں بیچ دو قسموں کے شرح عقائد میں مذکور ہوئی ہیں لکھا ہے کہ شرک کا بیان ہے کئی طرح پر ہے

خیالی میں ہے اور یہی توضیح اللہ نے بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ شرک تین طرح پر اسکو کہتے ہیں کہ جو صفت خاص ہے اللہ تعالیٰ کی ہیں
وہ اسکے غیر میں ثابت کرے یعنی جیسے تصرف ذاتی کہ ہر چیز کا ہو اور ذاتی کا علم بھی دریافت کر لیا جائے یا جیسے اللہ کو خدا جانتا ہے ہر چیز پر دیکھ لیا اور کو بھی جانے یا جیسے
وہ تصرف کرتا ہے عالم میں ساتھ ارادہ اپنے کے ویسے اور کو بھی جانے مثلاً کسی کو جانے کہ اسنے مجھے شاباش کہی تھی اس سے معیشت فراخ ہو گئے
یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اس سے میں بیمار یا بد بخت ہو گیا اور بعضے کبیرہ گناہوں کو بھی شرع میں شرک کہا ہے انسے بھی نہایت دور رہو سے جیسے کہ
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسنے سوائے اللہ کے اور کی قسم کھائی اسنے ضرور شرک کیا آیا ہے کہ شگون دیکھنا شرک ہے آیا ہے کہ ریا کرنا شرک ہے
آیا ہے کہ عورت جو خاوند کی محبت کے لیے ٹونکا کرے شرک ہے اور بعضی قسمیں شرک کی تفسیر عزیزی میں لکھی ہیں کہ جو لوگ کہ سوائے خدا کے اوروں کو
غیر عبادت میں ہمسر خدا کا کرتے ہیں وہ بہتیرے ہیں ازانجملہ وہ لوگ ہیں کہ ہیچ ذکر کے اوروں کو ہمسر خدا کا کرتے ہیں اور نام اوروں کا مانند نام خدا کے بطریق
تقرب کے ذکر کرتے ہیں مثلاً اٹھتے بیٹھتے میں مثل نام خدا کے اوروں کا نام لیتے ہیں ازانجملہ وہ ہیں کہ نام رکھتے ہیں بندۂ فلاں اور عبد فلاں اسکو شرک
فی التسمیہ کہتے ہیں اور ازانجملہ وہ ہیں کہ ذبح غیر اللہ کے لیے کرتے ہیں اور ماعدوں کی منتیں مانتے ہیں اور ازانجملہ وہ ہیں کہ دفع بلاؤں کے لیے اوروں کو
پکارتے ہیں یا حاصل کرنے منافع میں اوروں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ازانجملہ وہ ہیں کہ خدا کے نام کے ساتھ علم اور قدرت میں اوروں کو برابر کرتے
ہیں جیسے کہ کہے ماشاء اللہ و شئت یعنی جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو گے وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت کو یوں ہی کہا تھا اسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یوں کہ
ماشاء اللہ وحدہ یعنی جو اللہ چاہے اکیلا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہیں ہیں لیکن مشابہ افعال مشرکوں اور بت پرستوں کے
ہیں انسے بھی پرہیز کرنا لازم ہے جیسے کہ قبر پر سجدہ کرنا اور بادشاہوں وغیرہ کے زمین کو چومتے ہیں کرنے والے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہیں وہ دونوں گنہگار
ہوتے ہیں کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہت ہے بت پرستی کی ہے کذا فی تحفۃ الملوک اور جو یہ عمل اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور
تحیۃ یعنی ادب کے ہو کفر نہیں لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی الدر المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہے بیان سحر کا سحر کرنا جیسے حرام اور ہلاک
کرنے والا ہے ویسے ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنے والا ہے اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کے میں لکھا ہے کہ سحر کرنا کفر ہے بالاتفاق اور
ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہے کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیے اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالے اگر اسنے توبہ نہ کی ہے اور نجوم
اور کہانت اور پوچھنا کاہن اور نجومی سے اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری یعنی اجرت حرام ہے اور اگر ایک مسلمان دو کافروں سے بھاگے کبیرہ
گناہ ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں بھاگنا حرام نہیں جائز ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ تب بھی ٹھہرا رہے کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق رح نجوم ستاروں کی تاثیرات سے خبریں دینا
وغیرہ کی تعلیم اور کہانت یعنی ستاروں کے غیب کی خبریں دینا جیسے بعضوں کے جنات تابع ہوتے ہیں اور وہ احوال غیب بیان کرتے ہیں وعنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں زنا کرتا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے اور وہ ہو مومن یعنی زانی زنا کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور نہیں چوری کرتا چوری
کرنے والا جس وقت کہ چوری کرتا ہے اور وہ ہو مومن اور نہیں شراب پیتا شراب پینے والا جس وقت کہ پیتا ہے اور وہ ہو مومن اور نہیں لوٹتا لوٹ کہ اٹھاتے ہیں
لوگ طرف اسکے بیچ اس لوٹ کے آنکھیں اپنی جس وقت کہ لوٹتا ہے اور وہ ہو مومن یعنی اسکا لوٹنا ہے کہ لوگ اسکو دیکھتے ہیں اور نالہ کرتے ہیں اور منع نہیں
کر سکتے اور نہیں خیانت کرتا ایک تمہارا جس وقت کہ خیانت کرتا ہے اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنی ان گناہوں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وفی رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا یَقْتُلُ حِیْنَ یَقْتُلُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِکْرِمَۃُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ یُنْزَعُ الْاِیْمَانُ مِنْہُ
قَالَ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ اَخْرَجَھَا قَالَ فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَیْہِ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ
اور بیچ روایت ابن عباس کے یہ زیادہ ہی اور نہیں قتل کرتا حقیقت کو قتل کرتا ہی اور ہی وہ مومن کہا عکرمہ نے کہا مین نے واسطے ابن عباس کے
کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اُس سے کہا اونہون نے اسطرح سے اور بیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کے پھر نکالا اُنکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی
طرف اُسکے اسطرح سے اور پھر بیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کے **ف** یعنے پنجہ ایک ہاتھ کا درمیان پنجہ دوسرے ہاتھ کے ڈال کر نکالا کہ پہلے
ایمان آدمی کے ساتھ اسطرح ملا ہوا تھا پھر یون نکل آتا ہی پھر اگر توبہ کرتا ہی یعنے گناہ کر چکتا ہی اور پھرتا ہی اُس سے تو پھر بدستور آجاتا ہی **وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ**
لَا یَکُوْنُ ھٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَّلَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنے بخاری نے نہین
ہوتا یہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا واسطے اُسکے نور ایمان کا یعنے کمال اُسکا یہ ہین لفظ بخاری کے **وعن** **اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ
کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی
تین ہین زیادہ کیا مسلم نے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور دعوے رکھے اسکا کہ مسلمان ہون پھر متفق ہوئے دونون بخاری اور مسلم جبکہ بات کرے
جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے **ف** نفاق دو قسم پر ہی ایک نفاق
فی العقیدہ یعنے نفاق عقیدہ مین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنی نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنے یہ خصلتیں منافقون
کی ہین مسلمانون کو اُنسے بچنا ہی **وعن** **عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ**
مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ
حَتّٰی یَدَعَھَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتین ہین جس شخص مین ہووین وہ چارون وہ شخص
ہی منافق یعنے نفاق فی العمل رکھتا ہی اور وہ شخص کہ ہووے بیچ اُسکے ایک خصلت اُن مین سے ہوگی بیچ اُسکے ایک خصلت نفاق سے
یہان تک کہ چھوڑے اُسکو جبکہ امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑے اور جب جھگڑے
بد کہے روایت کی بخاری اور مسلم نے **وعن** **ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ**
کَالشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بیٹے عمر سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کے ہی کہ خواہش رکھتی ہی نر کی پھرتی ہی درمیان دو ریوڑون کے مس کرے طرف اُسکے
ایکبار اور طرف اُسکے ایکبار روایت کی یہ مسلم نے **ف** ایسا ہی حال ہی منافقون کا کبھی گروہ مسلمانون مین آتے ہین کبھی گروہ کفار مین **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** **صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَھُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ**
فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ لَکَانَ لَہٗ اَرْبَعُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ
اٰیَاتٍ بَیِّنٰتٍ روایت ہی صفوان بیٹے عسال کے سے کہا کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا واسطے
اُسکے یار اُسکے نے مت کہہ کہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنے گا کہنا تیرا البتہ ہونگی واسطے اُسکے چار آنکھین یعنے نہایت خوش ہو جاوےگا پس آئے

دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھے اونھون نے حضرت سے نو احکام ظاہر ف مراد احکام سے جو آگے مذکور فرمائے یا نو معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون اور قحط اور کم ہونا میوون کا تفسیرین مین یہ مفصل مذکور ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب سکے کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کیے اور جو احکام ضرور تھے بیان فرمائے یا جواب انکا دیکر بعد اسکے یہ احکام فرمائے ہون راوی نے بسبب شہرت کے وہ نہین ذکر کیے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَّلَا تَوَلَّوْا لِلْفِرَارِ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَہُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کے یعنی بیگناہ پر تہمت باندھکر قصہ اسکا حاکم کے آگے مت لیجاؤ تاکہ مارے اسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کھاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹھ دو واسطے بھاگنے کے دن لڑائی کے یعنی جہاد مین کفار سے نہ بھاگو اور اوپر تمہارے خاص اے یہود واجب ہی یہ کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کے ف یعنے ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہی اللہ تعالے نے تمکو اس سے قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالَا نَشْہَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ یَّقْتُلَنَا الْیَہُوْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ کہا روایت کرنے والے نے پس چوم لیے ہاتھ حضرت کے اور پانون یہودیون نے اور کہا دونون نے گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہی تمکو پیروی میری سے کہا ان دونون نے تحقیق داود علیہ السلام نے دعا کی ہی رب اپنے سے کہ ہمیشہ رہے اولاد انکی مین سے نبی اور تحقیق ہم ڈرتے ہین اگر پیروی کرین تمہاری یہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف گواہی دیتے ہین ہم یعنی جانتے ہین تمہین نبی یہ گواہی بطور قبول کے نہ تھی بلکہ مال اپنے علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرت کا اپنی کتابون سے جانتے تھے مگر بسبب شقاوت کے قبول نصیب نہ ہوتا تھا اور دعا کی ہی یعنی ضرور ہی کہ دعا انکی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر انکی فرزندون مین سے ہوگا اور یہود تابع اسکے ہونگے اور انکو غلبہ اور شوکت ہوسے گا پس ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمہین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالینگے یہ محض افترا یہود کا تھا ہرگز حضرت داود علیہ السلام نے یہ دعا نہ کی تھی اور کیونکر ہوتی کہ انھون نے توریت اور زبور مین خود پڑھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین انکا ناسخ سب دینون کا ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْہُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ نہون بنا سے ایمان کی گر پڑے بند رہنا اس شخص سے کہ کہا اسنے لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ اسکو بسبب گناہ کے اور نہ نکال تو اسکو اسلام سے بسبب کسی کام کے ف نہ کافر کہہ بسبب گناہ کے یہ رد ہی خارجیون کا کہ وہ کہتے ہین مومن گناہ کرنے سے اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہوجاتا ہی اور نہ نکال اسلام سے یہ رد معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتے ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکل جاتا ہی اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتے ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہی اور نہ کافر وَالْجِہَادُ مَاضٍ مُّنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنے والا ہی جب سے بھیجا ہی مجھکو اللہ نے یہان تک کہ قتل کرے آخر اس امت کے دجال کو ف پھر یاجوج ماجوج نکلینگے انکا مقابلہ نہین کرسکے گا اللہ تعالی کی قدرت سے فنا ہوجائینگی اور انکے بعد کوئی کافر روی زمین پر

نہیں رہے گا پس جہاد کا تمام ہوجاویگا لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ نہ موقوف کرے اسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور نہ عدل عادل کا یعنی جائز نہیں ترک کرنا جہاد کا اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بلکہ واجب ہے موافقت اسکی اور نکلنا ساتھ اسکے جہاد کے لیے اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہے لیکن واسطے ہونے اعلائے اسلام کے جہاد ہی ہے وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور ایمان لانا ساتھ تقدیروں کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی تیسری چیز ایمان کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ عالم میں جاری ہوتا ہے اللہ کی قضا وقدر سے ہوتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ زنا کرتا ہے بندہ نکلتا ہے اس سے ایمان پس ہوتا ہے اوپر سر اسکے کے مانند سائبان کے پس جبکہ فارغ ہوتا ہے اس عمل سے پھر آتا ہے طرف اسکے ایمان روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ

روایت ہے معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دس باتوں کے فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی کو اور اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنے کی اور اگرچہ حکم کریں تجھکو یہ کہ الگ ہوجا اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جان کر پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض جان کر پس تحقیق الگ ہوا اس سے ذمہ خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوے تو معاذ عمل اولے پر کرتے تھے اسلئے انکو یہ فرمایا اور دوسروں کو جائز بھی ہے کہ اس صورت میں کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلے اور دل میں ایمان رکھے اور الگ ہوجا مال اپنے سے یہ مبالغہ اور تاکید ہے حال یہ ہے اور جب نہیں تنگ نکلنا واسطے حرج کے اور ذمہ خدا کا یعنی نہیں باقی رہا عہد تیرا لئے کہ امن میں دنیا میں مستحق ہونے تعزیر کے اور آخرت میں بسبب مستحق ہونے عذاب کے وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللَّهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق وہ جڑ ہر برائی کی ہے اور بچ تو گناہ سے پس تحقیق ساتھ گناہ کے اترا ہے غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنے سے لڑائی کفار کے سے اور اگرچہ مرتے ہوں لوگ اور جس وقت کہ پہونچے آدمیوں کو موت یعنے بسبب وبا یا غیر اسکے اور ہو تو بیچ انکے پس ٹھہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبے اپنے کے اپنی موافق مقدور اپنے کے اور مت اٹھا لکڑی اپنی یعنی ادب کی ان پر سے یعنی اگر احتیاج ہو بھی لکڑی سے مارکر ادب سکھلا دے اور ڈرا انکو بیچ مقدمہ اللہ کے یعنے نصیحت اور تعلیم کر انکو روایت کی یہ احمد نے ف اگرچہ مرتے ہوں لوگ اسمیں مبالغہ منظور ہے الا دو چند سے زیادہ اگر کافر ہوں تو جائز ہے بھاگنا اور نہ بات بھاگنے کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی شہر میں وبا ہووے وہاں سے نکلے نہیں اور اگر دور جاوے ہو وہاں سے نہیں بھاگنا بیچ اسکے وہی ہے کہ کفار کی لڑائی سے بھاگا اور اگر یہ اعتقاد کرے کہ بھاگنے سے بچونگا ورنہ مرجاونگا کافر ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلعم کے پر آج کے دن نہیں وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی حذیفہ کی یہ مراد ہے کہ بعضے منافقین بسبب ضعف اسلام کے زمانہ میں کچھ ظاہر نہیں کرتے تھے اور بسبب غلبہ مسلمانوں کے اب نفاق کرنا اگر ظاہر ہوجاوے گا تو منافق کہ اسکے

قتل کرین گے اور احکام کفر کے اُس پر جاری کرین گے **باب فی الوسوسة** باب بیچ وسوسہ کے **ف** مراد وسوسہ سے باتین
دل کی اور شیطان کی ہین کہ باعث ہون کفر و گناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہے ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہے کہ ناگہان
بے اختیار نفس مین آجاوے اُسکو ہاجس کہتے ہین پس یہ قسم معاف ہے اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتون سے بھی پھر جب ٹھہرے اور خلجان ہووے
دلمین اسکو خاطر کہتے ہین وہ بھی اس امت سے معاف ہے اور اختیاری وہ ہے کہ وسوسہ دلمین پڑے اور باقی رہے اور دوام اور اصرار ہو اُسپر اور ہمیشہ دلمین
خلجان کرے اور خواہش کرنے اُسکے کی ہووے اور لذت اور محبت اُسکی پیدا ہووے اس قسم کو ہم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہے اور
مواخذہ نہین اُسپر اور بدون عمل کے نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بہ قصد کے اگر اپنے کو باز رکھے اُسکے مقابلہ مین نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قسم اور ہے کہ
اُسکا نام عزم ہے وہ ٹھہرائی ہمت نفس کی ہے اور عزم بالجزم ہے دل کا اُسپر کہ کوئی مانع اُسے نہین ہے مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اُسکے نفس مین کچھ اُس سے
کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر اسباب بالفعل موجود ہووے تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ ہے لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی جب تلک دل مین عزم گنہگار ہے اور جب
اُسکو کرے گا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ تقسیم ان اعمال کی ہے کہ اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اُنکا آوے تو تقسیم ان اقسام پر ہے اور جو
متعلق دل کے ہین مثلاً بد عقیدے اور اعمال دلکے یعنی حسد وغیرہ اسمین داخل نہین اُسکے اصرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہے کذا ذکرہ فی شرح المشکوٰۃ والملا علی القاری

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا
وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَکَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے معاف کی
امت میری سے وہ چیز کہ بطریق وسوسے کے آتی ہے دل مین اُنکے جب تک کہ عمل کرین ساتھ اُسکے یا نہ بولین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا
مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انہین سے کہ آئے کئی لوگ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے تحقیق ہم پاتے ہین بیچ دلون اپنے
کے وہ چیز کہ بڑا جانتا ہے ایک ہمارا یہ کہ زبان پر لاوے اُسکو فرمایا آیا تحقیق پایا تمنے اُسکو یعنی یہ طور ہوتا ہے اور بُرا جانتے ہو کہا اُنھون نے کہ ہان البتہ
فرمایا کہ یہ ظاہر ایمان ہے روایت کی یہ مسلم نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ
اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْیَنْتَهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتا ہے شیطان ایک تمھارے کے پاس پس کہتا ہے کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا
یہ یعنی آسمان و زمین وغیرہ یہان تک کہ کہتا ہے کس نے پیدا کیا رب تیرے کو پس جب کہ پہونچے اسکو چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے اور باز رہے روایت
کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** غرض ان وسوسون سے اُسکی یہ ہوتی ہے کہ غلطی اور کفر مین ڈالے اللہ قدیم پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہے اُسے کون پیدا کرسکتا ہے واجب
ہے یعنی اس خیال کو چھوڑے اور اور شغل مین مشغول ہو اور اُٹھ جاوے مجلس سے اور بدلنا حالات کا بڑا تاثیر رکھتا ہے اُسکے دفع مین اور اعلیٰ قسم پناہ چاہنے کی یہ ہے
کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کے اور پاک کرے دل کو تعلقات اور ما سواے اللہ سے اور نری پناہ چاہنے زبان سے کافی نہین لیکن البتہ مدد اس
کو ملتی ہے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ هٰذَا خَلَقَ
اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے انہین سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ پوچھا پوچھی کرتے یہان تک کہ کہا جاوے گا یہ پیدا کی اللہ تعالےٰ نے مخلوقات پس کس نے

پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ پاوے اسمین سے کچھ پس چاہیے کہ کہے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور رسولون اسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنے ایمان لایا مین اُس چیز پر کہ کہا اللہ تعالےٰ نے اور رسول اُسکے نے کہ وہ قدیم ہے اور ایک ہے پس حاجت ہے دفع کے لیے بچانے اعوذ کے یہ
پڑھے **وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملئکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر رواہ مسلم**
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم میں سے کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہے ساتھ اُسکے ہمنشین اُسکا جنون سے
اور ہمنشین اُسکا فرشتون سے عرض کیا صحابہ نے اور تمہارے لیے بھی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنون سے فرمایا کہ ہان میرے لیے بھی لیکن اللہ نے مدد
کی مجھکو اوپر اُسکے پس مین سلامت رہتا ہون یعنے اُسکے شر اور آفت اور وسواس سے اور وہ تابعدار میرا ہے پس نہین حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ بھلائی کے روایت
کی یہ مسلم نے ف اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کے دو مصاحب ہین ایک جن کہ بُری باتین بتاتا ہے اور جیسے وسوسہ ڈالتا ہے نام
اُسکا وسواس ہے اور دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتین سکھاتا ہے اور بھلائی الہام کرتا ہے نام اُسکا ملہم ہے **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن یجری من الانسان مجری الدم متفق علیہ** اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے آدمی سے جگہ جاری ہونے خون کے یعنے کمال قدرت رکھتا ہے اُسکے بہکانے پر روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من بنی آدم مولود الا یمسہ الشیطن حین یولد فیستھل صارخا من مس الشیطن غیر مریم وابنھا متفق علیہ**
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چھوتا ہے اُسکو شیطان جسوقت
پیدا کیا جاتا ہے یعنے اسطرح اُنگلی کوکھ مین مارتا ہے کہ وہ ایذا پاتا ہے پس آواز کرتا ہے بلند بسبب چھونے شیطان کے یعنے روتا ہے چلا کر سواے مریم کے
اور بیٹے اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بات بسبب دعا قبول ہونے والدہ حضرت مریم کے ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہے وانی اعیذہا
بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیاح المولود حین یقع نزغۃ من الشیطن متفق علیہ** اور روایت ہے اُنہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانا لڑکے کا وقت پیدا ہونے
اُسکے کے بسبب چوکنے شیطان کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس فادناھم منہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ یجیء احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امراتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ رواہ مسلم**
اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان رکھتا ہے تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پھر بھیجتا ہے فوجین اپنی کہ گمراہ کرین
آدمیون کو پس بہت نزدیک اُس لشکر ابلیس سے باعتبار مرتبہ کے جو بڑا اُنکا ہو گمراہ کرنے مین آتا ہے ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہے کیا مین نے ایسا اور ایسا
کہتا ہے ابلیس نہ کیا تو نے کچھ فرمایا حضرت صلعم نے پھر آتا ہے ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہے نہین چھوڑا مین نے اُسکو یہانتک کہ جدائی
درمیان عورت اُسکی کے فرمایا حضرت نے پس نزدیک کرتا ہے اُسکو اپنے سے پھر کہتا ہے اچھا ہے تو کہا اعمش نے کہ
دل مین جابر کو کہ کہا پس گلے سے لگاتا ہے اُسکو روایت کی یہ مسلم نے ف مراد جدائی سے طلاق باین ہے تا عورت

قا نو ند پر حرام ہو جاوے اور محبت کرے تو حرام ہو اور فرزند حرام زادے پیدا ہوں پس اولاد زنا کی روی زمین پر سبب ہو اور فساد و گناہ کرین **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ
فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان مایوس ہوا اس سے کہ بندگی کرین اسکو
مصلی بیچ جزیرہ عرب کے ولیکن بیچ ورغلانے کے ہے درمیان انکے یعنے جنگ و جدل کرواتا ہے آپس مین روایت کی یہ مسلم نے **ف** بندگی شیطانی
سے مراد ہے پوجنا بتون کا اور مصلی یعنی مومن پس حضرت کے بعد اگرچہ بعضے فرقہ مرتد ہوئے لیکن بت پرست نہ تھے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ
حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے بیٹے عباس کے سے تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا انکے پاس ایک شخص پس کہا تحقیق مین پاتا ہون دل اپنے مین ایک چیز یعنے وسوسہ البتہ یہ کہ ہو جاؤن مین کوئلا بہت بہتر ہے
طرف میرے اس سے کہ بولون مین ساتھ اسکے یعنے نہایت بری ہے وہ بات فرمایا حمد ہے واسطے اللہ کے وہ اللہ کہ پھیر دیا امر اسکے کو طرف وسوسہ کے
روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے وسوسہ ہے دل مین رکھا اور بولنے اور عمل کرنے نہ دیا تا مواخذہ ہوتا اسپر اور یہ تو معاف ہے **وعن**
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطٰنِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطٰنِ
فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ
اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَرَاَ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے شیطان کے تصرف ہے ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے
فرشتہ کے تصرف ہے پس ایپر تصرف شیطان کے پس وعدہ دیتا ہے ساتھ برائی کے اور جھٹلاتا ہے ساتھ حق کے یعنے ساتھ توحید اور نبوت وغیرہ کے
اور ایپر تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دیتا ہے ساتھ نیکی کے اور تصدیق کرنا ساتھ حق کے پس جو کوئی پاوے اسکو یعنے وعدہ نیکی کو پس جانے کہ تحقیق یہ
طرف سے اللہ کے ہے پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کو اور جو شخص کہ پاوے دوسرا یعنے شیطان کی طرف سے پس پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان سے
پھر پڑھے یہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہے تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف**
شیطان وعدہ دیتا ہے کہ اگر بھلائی کی تو برائی مین گرفتار ہوگا مثلا اگر توکل خدا پر کیا تو نے اور عبادت اسکی کے تو محتاجگی اور خواری مین مبتلا ہوگا
وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ
فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ
عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو
بْنِ الْاَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا ہمیشہ رہین گے لوگ پوچھا پوچھی کرتے یہان تلک کہ کہا جاوے گا یہ پیدا کی ہے اللہ نے مخلوق پس کس نے پیدا کیا اللہ کو پس جس وقت کہین
یہ پس کہو اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں واسطے اسکے برابر کوئی پھر تھوکے بائین طرف تین بار اور پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے
شیطان راندہ گئے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور البتہ ذکر کرین گے ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کے اگر چاہا اللہ نے **ف**
یعنی مصابیح مین یہی باب مین نکلی ہے اور ہمین نے وہان ذکر کی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عن** اَنَسٍ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیں گے لوگ پوچھا پوچھی کرتے آپس میں یہاں تک کہ کہیں گے یہ اللہ نے پیدا کی ہر چیز پس کس نے پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہے اور بزرگی والا روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتے رہیں گے کیا ہے یہ کیا ہے یہ یہاں تک کہ کہیں گے یہ اللہ نے پیدا کی مخلوقات پس کس نے پیدا کیا اللہ عزت والے بزرگی والے کو **وعن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان بیٹے ابی العاص سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق شیطان اوٹ ہوتا ہے درمیان میرے اور درمیان نماز میری کے اور درمیان پڑھنے میرے کے شبہ ڈالتا ہے اسمیں مجھ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شیطان ہے کہا جاتا ہے اسکو خنزب پس جو وقت معلوم کرے تو اسکو پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے اسسے اور تھوک بائیں طرف تین بار پس کیا میں نے یہ پس دور کیا اسکو اللہ تعالے نے مجھسے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَهِمُ فِيْ صَلٰوتِيْ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ امْضِ فِيْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهُ لَنْ يَذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے قاسم بیٹے محمد سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا ان سے پس کہا تحقیق میں وہم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے یعنی یہ کہ درست نہیں پڑھی اور رکعت رہ گئی پس گران ہوتا ہے یہ مجھ پر پس کہا واسطے اسکے گذر اور چلا جا بیچ نماز اپنی کے یعنی تمام کر نماز اور شیطان کے وسوسہ پر خیال نکر پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نجاوے یہ تجھسے یہاں تک کہ پھرے تو نماز اپنی سے اور تو کہتا ہو کہ نہیں پوری کی میں نے نماز اپنی روایت کی یہ مالک نے ف کہتا ہوئیگے تو شیطان سے کہ ہاں یوں ہی ہے صحیح نہیں پوری پڑھی میں نے جسطرح تو کہتا ہے لیکن تیری بات میں مانونگا اور نہیں پھیرونگا نماز تیری بر عکس کے لیئے یہ بڑی اصل ہے دفع شیطان کے لیئے کہ اسکے وسوسہ پر عمل نکرے غرض اس مبالغہ سے یہ ہے کہ زیادہ وسوسہ کی نید کرے نہ یہ کہ عمل نادرست کرے اور سہولیت رکھی اسمیں

باب الایمان بالقدر

یہ باب ہے بیچ بیان ایمان لانے کے ساتھ تقدیر کے ف قدر یعنی امور کو حکم اور اندازہ کیئے ہوئے اللہ کے ہیں ایمان تقدیر پر لانا فرض لازم ہے یعنی اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا ہے اعمال بندوں کا ہے خواہ نیک ہوں خواہ بد لکھے ہیں لوح محفوظ میں پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اسکے حکم اور ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ایمان طاعات سے راضی ہے اور کفر و گناہ سے ناخوش اور تقدیر ایک بھید ہے بھیدوں اللہ کے سے نہیں مطلع کیا اسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہیں جائز ہے خوض اور بحث کرنا اسمیں بطریق عقل کے بلکہ واجب ہے یہ کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے پیدا کی مخلوق اور انکو دو فریق پیدا کیئے ایک فرقہ جنت میں بھیجا لیے از راہ فضل کے اور ایک فرقہ دوزخ کے لیے از راہ عدل کے ایک شخص نے حضرت علی رضہ سے پوچھا کہ خبر دو مجھکو قدر سے کہا اندھیری راہ ہے نہ چلیو اسمیں پھر اسنے یہی سوال کیا فرمایا گہرا دریا ہے مت داخل ہو اسمیں پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید ہے اللہ کا پوشیدہ ہے تجھ پر نہ تفتیش کر اسکی

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھیں اللہ نے تقدیریں مخلوقات کی پہلے پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اسکا اوپر پانی کے روایت کی یہ مسلم نے ف لکھیں اللہ نے یعنے ثابت کیں لوح محفوظ میں ساتھ جاری کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتوں کو لکھنے کو اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہے اور تھا عرش پانی پر یعنے پہلے پیدا ہونے آسمان و زمین کے کوئی چیز حائل نہ تھی پانی اور عرش میں **وعن** ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہاں تلک کہ نادانی اور دانائی بھی روایت کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوسٰى قَالَ مُوسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهُ وَاَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوسٰى بِاَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهُ فَغَوٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُومُنِي عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوسٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑے آدم اور موسیٰ نزدیک پروردگار اپنے کے یعنے عالم روحانی میں پھر غالب آئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنے روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے فرشتوں اپنے سے اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کے پھر اوتارا تمنے آدمیوں کو ساتھ گناہ اپنے کے طرف زمین کے یعنے اگر گناہ نکرتے تم تو ہم کو زمین میں آتے اور اولاد یہاں پھیلتی کہا آدم نے تم وہ موسیٰ ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغمبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دین تمکو تختیاں کہ بیچ انکے بیان ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنے کو پس ساتھ کتنی مدت کے پایا تمنے اللہ کو کہ لکھی توراۃ پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسیٰ نے چالیس برس پہلے کہا آدم نے پس کیا پایا تونے بیچ اسکے مضمون اس آیۃ کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہ ہاں کہا آدم نے کیا پھر ملامت کرتے ہو تم مجھکو اوپر اسکے کہ کروں میں وہ عمل کہ لکھا ہے اسکو اللہ نے مجھ پر یا اسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئے آدم موسیٰ پر روایت کی یہ مسلم نے ف زمرد کی تختیوں پر توراۃ لکھی ہوئی اتری تھی آسمانوں سے ستاون تختیاں پر لدی تھی اور مضمون توراۃ قدیم ہو لیکن تختیوں پر بالفعل لکھے چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدم کے لکھی گئی تھی اور یہ جھگڑا اس جہان کا نہیں کہ یہاں اعمال چھوڑنے درست نہیں ہیں بلکہ عالم علوی کا ہے کہ وہاں تکلیف میں نہیں **وعن** ابنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَوَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے

کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں سچ کیے گئے تحقیق پیدایش ایک تمہارے کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ ماں اپنی
کے چالیس دن نطفہ یعنے بصورت نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے حرارت سے پھر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اسی کے یعنے چالیس دن تک پھر ہوتا ہے ٹکڑا
گوشت کا مانند اسی کے یعنے چالیس دن تک پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اُسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے یعنے بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونے
کے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اُسکا اور موت اُسکی اور روزی اُسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اُسکا پھر پھونکی جاتی ہے بیچ اُسکے روح پس قسم ہے
اُس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سواے اُسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام اہل بہشت کے یہان تک کہ نہیں ہوتا درمیان اُس شخص کے اور
درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنے نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ کرتی ہے اوپر اُسکے سرنوشت اُسکی پس کرتا ہے کام دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہے دوزخ
مین اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام دوزخیون کے سے یہان تک کہ نہیں ہوتا درمیان اُسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی
ہے اوپر سرنوشت اُسکی پر کرتا ہے کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہے بہشت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد یہ ہے کہ یہ بات کبھی
نادر ہو جاتی ہے لیکن خاتمہ رعایت اسکی کا اعتبار ہے اور یہ جو کہا کہ کبھی ترقی کرتا ہے برائی سے بھلائی کی طرف پھر سے ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہے الحمد للہ
علی ذلک اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہے کہ خاتمہ پر ہے مدار اسمین رغبت دلائی ہوئی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس
ڈر سے کہ شاید اسی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو گیا خوب یہ حدیث خلاف لیجئے لوگون کے کہ خیر و شر و قدر منکر انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیک بختی اور
بدبختی اور داخل ہونا جنت و دوزخ کا جب ہمارا قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی یہ قصد اسکا سمجھا ہی کہا حضرت نے
جواب دیا کہ عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہے واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے یعنے توقف کرنا تمہارا عمل میں اور انکار کرنا عمل کا جبر کے تقیہ قصد تو
کے کچھ معنے نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئے اور ہمکو قوت سمجھنے اور خطاب کی دی ہو اور تم مین قصد اور اختیار کے ساتھ اُسکے عمل
کر سکو لیکن البتہ ضرور درمیان کچھ بات ہووے گی کہ بندون کو اُسکے لیے حکم دیا اور اُنسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا واسطے امر و نہی کا اور بھیجنے پیغمبرون کا
یہ تو ہی سو اگرچہ کنہ اس سر کی پوشیدہ ہے کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندے کو اُنکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل بجز خوف
معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہے اور جو کوئی اپنے ملک مین تصرف کرتا ہے ظلم نہین لِيَغفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ یعنے جسکو چاہے عذاب کرے اور
جسپر چاہے رحم کرے **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَ
اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کے سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہے کام دوزخیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سے اور کرتا ہے کام بہشتیون کے اور وہ تحقیق وہ ہوتا ہے
دوزخیون مین سے اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتھ خاتمہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ
لَمْ يَعْمَلِ السُّوْٓءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ
اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا بلائے گئے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازے ایک لڑکے کے انصار مین سے پس کہا مین نے اے رسول خدا لڑکے کو خوشحالی ہے واسطے اس لڑکے کے کہ چڑیا ہے چڑیون بہشت کی
سے نہین کی اُسنے برائی اور نہین پہونچا اُسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اُسکے اے عائشہ یعنے جزم کر کہ بہشتی ہے بعد اُسکے بیان کی وجہ اُسکی کہ تحقیق
اللہ نے پیدا کیا واسطے بہشت کے ایک لوگون کو کہ پیدا کیا اُنکو واسطے اُسی کے اور وے بیچ پشتون باپون اپنے کے تھے اور پیدا کیا واسطے دوزخ کے کچھ خلق کو پیدا کیا ۱۱۷

واسطے اُسکے اور عدم پشتوں یا اپنوں اپنے کے نہیں روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر حدیث سے تو یہ معلوم ہوا کہ بہشت دوزخ میں داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہیں بلکہ محض ساتھ تقدیر الٰہی کے ہی اور اللہ نے بعضے بہشت کے لیے پیدا کیے خواہ عمل نیک کریں یا نہیں اور بعضے دوزخ کے لیے پیدا کیے خواہ عمل بد کریں یا نہیں پس یہ لڑکا اگر دوزخ کے لیے پیدا ہوا ہی داخل ہوگا اُسمیں اگرچہ عمل بد نہیں کیا ہو تو اے عائشہ جزم کیوں کرتی ہو کہ وہ بہشتی ہی پس ظاہر تو یہ معنے ہیں جو معلوم ہوئے لیکن در صورتیکہ آیتوں اور اقوال علما سے کہ اتفاق کیتے ہیں اُسپر یہ ثابت ہوا ہی لڑکے مسلمانوں کے بالاتفاق اور مشرکوں کے موافق قول صحیح تر کے داخل بہشت میں ہوں گے اور اس حدیث میں جزم کرنے سے حضرت عائشہ کے حضرت گویا ناخوش ہوئے کہ علم غیب پر حکم کرتی ہو اور صواب یہ ہی کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی بعد اُسکے مشرکوں کے لڑکوں کا حکم وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہیں واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی علی رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی مگر تحقیق لکھا گیا ٹھکانا اُسکا آگ میں یا ٹھکانا اُسکا بہشت میں یعنے یہ لکھا ہی کہ دوزخی کون ہی اور بہشتی کون ہی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہ بھروسا کریں ہم اوپر لکھے ہوے اپنے کے اور چھوڑ دیں عمل کرنے فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہی واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا واسطے اُسکے اپس جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سے پس آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل بدبختی کے پھر پڑھی یہ آیۃ پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچھی بات کو یعنے کلمہ کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باقی آیۃ یہ ہی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنے پس میا کرینگے ہم اُسکو واسطے ان اعمال کے کہ پہنچاویں آسانی کو کہ داخل ہونا بہشت کا ہی اور جسنے بخل کیا اور بے پروا ہوا بسبب خواہشوں دنیا کے نعمتوں عقبی کی سے اور تقوی نہ کیا اور جھٹلایا کلمہ توحید کو پس عنقریب ہی کہ مہیا کریں گے ہم اُسکو واسطے اُن عمال کے کہ پہنچاوینگے دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہی پس حاصل حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے ساتھ حکم ربوبیت کے امر و نہی کی اور بندوں پر بمقتضائے عبودیت کے فرمان برداری اُسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت اور شقاوت کی کی اور یہ بھی داخل قضا و قدر کے ہی جسپر مقدر کیا کہ عمل کرے گا کرتا ہی اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہیں کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہی کہ اپنے ملک میں کرتا ہی بعد تقدیر یہ بات تمہاری کہ عمل کس لیے کریں خوب نہیں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے لکھا اوپر بیٹے آدم علیہ السلام کے حصہ اُسکا زنا سے کہ پہنچے گا اُسکو مقرر یعنے ضرور پس زنا آنکھ کا دیکھنا یعنے نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا یعنے عورتوں نامحرم سے کلام شہوت انگیز کرنے

اور جان آرزو کرتی ہی اور خواہش کرتی ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی اُسکو یا جھوٹا کرتی ہی اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہ ہی کہا لکھا گیا اوپر بیٹے آدم کے حصہ اُسکا زنا سے پانے والا ہی اُسکو مقرر دونون آنکھین زنا اُنکا دیکھنا اور دونون کان زنا اُنکا سُننا یعنے باتین نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اُسکا بات کرنی اور ہاتھ زنا اُنکا پکڑنا یعنے مساس کرنا عورت سے اور پانْون زنا اُنکا چلنا یعنے بدکاری کے لیے اور دل خواہش کرتا ہی اور آرزو کرتا ہی اور سچا کرتی ہی اُسکو شرمگاہ اُسکی اور جھٹلاتی ہی اُسکو **ف** لکھا ہی حصہ اُسکا زنا سے مراد حصہ سے مقدمات زنا ہین یعنے خواہش زنا کی کرنے اور پانْون سے چلنا اُسکے لیے اور مُنھ سے اُسکا ذکر کرنا وغیرہ ذلک کہ انکو بھی زنا کہتے ہین مجازاً پس بعضے زنا حقیقی مین گرفتار ہوتے ہین اور بعضے مجازی مین جیسے کہ آگے فرمایا فزنا العین النظر وغیرہ ذلک لیکن جسکو چاہتا ہی اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہی گویا یہ حکم باعتبار اکثر کے ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنے اگر زنا کیا تو سترلی سچا کیا خواہش نفس سکے کو اور اطاعت کی اُسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نہ اطاعت کی اُسکی کذا ذکرہ الشیخ والقاری رح

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کے سے کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا اے رسول خدا کے خبر دو ہمکو اُس چیز کی کہ کرتے ہین لوگ آج کے دن یعنے دنیا مین اور محنت کھینچتے ہین بیچ اسکے یا ایک چیز ہی کہ مقدر کی گئی اوپر اُنکے اور گذری ہی بیچ اُنکی تقدیر سے کہ ہو چکی ہی یا بیچ اُس چیز کے کہ آگے ہونے والی ہی اُس چیز سے کہ لایا ہی اُنکے پاس نبی اُنکا اور ثابت ہوئی دلیل اُنپر فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہی کہ مقدر ہو چکی اُنپر اور گذر گئی اُنپر مطابق اسکے بیچ کتاب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اُس ذات مبارک کی کہ برابر پیدا کیا اُسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اُسکی اور پرہیزگاری اُسکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** آگے ہونے والی ہی یعنے یا یہ ایک چیز ہی کہ نہین مقدر ہوئی اُنپر ازل مین بلکہ وہ زمانہ آئندہ مین ہونے والی ہی کہ متوجہ ہوتے ہین طرف عمل کے اور ارادہ کرتے ہین اُسکا بغیر اسکے کہ پہلے مقدر ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر اُنکے ساتھ ظاہر ہونے صدق پیغمبر کے لسبب معجزہ کے یعنے کیا قضا و قدر پہلے سے نہین ہی پیغمبر اب لیکر آئے ہین امر و نہی کی ہی اور لوگ اپنے اختیار سے آپ طاعات اور گناہ کرتے ہین جیسے کہ مذہب قدریون کا ہی یہ سوال کیا صحابہ نے آگے جواب مذکور ہی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنے کے زنا سے اور نہین پاتا مین مقدر کہ نکاح کرون ساتھ اُسکے عورتون سے گویا کہ پروانگی مانگتے تھے حضرت صلعم سے بیچ خوجہ ہونے کے کہا ابو ہریرہ نے پس چپ چپ رہے حضرت صلعم جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ خشک ہوا قلم ساتھ اُس چیز کے کہ تو ملنے والا ہی پس خوجہ ہو تو اوپر اسکے یا چھوڑ دے روایت کی یہ بخاری نے **ف** خشک ہونا قلم کا کنایہ ہی متقدر ہو چکنے سے اور فراغت پانے لکھنے سے حاصل یہ کہ جو کچھ بھلائی بُرائی ہوتی ہی روز ازل کے مقدر ہو چکی ہی ہو وے گی خصی ہو یا نہو گویا اسمین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب و تدبیر کو مقابل تقدیر کے لانا اور تقدیر سے بھاگنا نہ چاہیے

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قلوب بني ادم كلها بين اصبعين من اصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل بنی آدم کے سب درمیان دو انگلیون کے انگلیون رحمن کی سے ہین مانند دل ایک کے پھیرتا ہے اسکو جسطرح چاہتا ہے یعنی وہ قادر ہے اور بیچ تصرف سب چیزون کے یکدفعہ پھر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بار خدا پھیرنے والے دلون کے پھیر دلون ہمارے کو اوپر بندگی اپنی کے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** انگلیان رحمن کی متشابہات سے ہین علم اسکا اللہ تعالی کے سپرد کرنا چاہیے وہ پاک ہے انگلیون وغیرہ سے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہے اوپر فطرت کے یعنی اوپر استعداد قبول کرنے دین واسلام کے پس ماں باپ اسکے یہودی کر دیتے ہین اسکو یا نصرانی کر دیتے ہین اسکو یا مجوسی کر دیتے ہین اسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہے چارپایہ چارپایہ پورا کیا معلوم کرتے ہو بیچ اسکے کچھ نقصان پھر پڑھی یہ آیت لازم پکڑو پیدایش خدا کی کو جو پیدا کیا ہے لوگون کو اوپر اسکے نہین بدلنا واسطے پیدایش خدا کے یہ ہے دین درست روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کچھ نقصان یعنی خارج سے اگر کوئی آفت نہ پہونچے تو ویسا ہی ہے لوگ کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہین پس ایسا ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کے کافر ہو جاتا ہے والا مسلمان ہی ہے وعن ابي موسى قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمس كلمات فقال ان الله لا ينام ولا ينبغي له ان ينام يخفض القسط ويرفعه يرفع اليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه رواه مسلم اور روایت ہے ابی موسی سے کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانچ باتون کے پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اسکو سونا پست کرتا ہے ترازو کو اور بلند کرتا ہے اسکو اٹھائے جاتے ہین طرف اسکے عمل رات کے پہلے عمل دن کے سے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے سے پردہ اسکا نور ہے اگر کھولدے اسکو البتہ جلا دین نور پاک ذات اسکی کے جہانتک کہ پہونچے طرف اسکے نگاہ اسکی مخلوقات اسکی سے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** پست وبلند کرنا ترازو کا مراد ہے یہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہے کسی پر فراخ اور بسبب گناہون کے بعضون کو ذلیل کرتا ہے اور بسبب توفیق طاعت کے بعضون کے رتبے بلند کرتا ہے پہلے عمل رات کے یعنی ہنوز روز نہین ہوا ہے اور عمل اسمین واقع نہین ہوا ہے کہ رات کے عمل اوپر جاتے ہین اور رات نہین ہوتی کہ دن کے عمل اسی طرح جاتے ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانے مین وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يد الله ملأى لا تغيضها نفقة سحاء الليل والنهار ارأيتم ما انفق منذ خلق السماء والارض فانه لم يغض ما في يده وكان عرشه على الماء وبيده الميزان يخفض ويرفع متفق عليه وفي رواية لمسلم يمين الله ملأى قال ابن نمير ملآن سحاء لا يغيضها شيء الليل والنهار اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ کا یعنی خزانہ اسکا بھرا ہوا ہے

نہیں ناقص کرتا اسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینے والا ہے رات دن مین کیا دیکھا تم نے کسقدر خرچ کیا جب سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ کرنے نے نہین کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتھ اسکے کے ہے اور تھا عرش اسکا اوپر پانی کے یعنی وقت پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور اسی کے ہاتھ مین ہے ترازو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت مسلم کے ہے داہنا ہاتھ اللہ کا ہے بھرا ہوا کہا ابن نمیر نے بھرا ہو ہمیشہ دینے والا ہے نہین ناقص کرتی اسکو کوئی چیز رات اور دن مین **ف** ابن نمیر استاد ہین مسلم کے انکی روایت مین لفظ ملان کا بدلے ملائی کے آیا ہے اور اور لفظون مین بھی کچھ تقدیم تاخیر ہے لیکن موافق لغت کے ملائی ہی چاہیے **وعنہ** قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق علیہ اور روایت ہے انھین سے کہا پوچھے گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اولاد مشرکین سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ دانا تر ہے ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے کہ بہشت مین داخل ہوتے ہین یا دوزخ مین بعضے کہتے ہین کہ حضرت کو ابتک اولاد مشرکین کی اولاد کے حق مین کچھ وحی نہ آئی تھی کہ ایسا فرمایا اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین انکے حق مین لیکن اولی یہ ہے کہ توقف کرے یقیناً جنتی یا دوزخی نہ کہے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ھو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اسنادا روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول اس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے قلم ہے پس کہا واسطے اسکے لکھ کہا اسنے کیا لکھوں فرمایا لکھ تو تقدیر پس لکھی اسنے جو چیز ہو چکی تھی یعنی زمانہ آنحضرت صلعم تک اور وہ چیز کہ ہونے والی ہے آیندہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے سند کرو **وعن** مسلم بن یسار قال سئل عمر بن الخطاب عن ھذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل عنہا فقال ان اللہ خلق آدم ثم مسح ظہرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للجنۃ وبعمل اہل الجنۃ یعملون ثم مسح ظہرہ بیدہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للنار وبعمل اہل النار یعملون فقال رجل ففیم العمل یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنۃ استعملہ بعمل اہل الجنۃ حتی یموت علی عمل من اعمال اہل الجنۃ فیدخلہ بہ الجنۃ واذا خلق العبد للنار استعملہ بعمل اہل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اہل النار فیدخلہ بہ النار رواہ مالک والترمذی وابوداود

اور روایت ہے مسلم بن یسار سے کہ کہا سوال کیے گئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس آیۃ سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے پیٹھون انکی سے اولاد انکی کو آخر آیت تک کہا حضرت عمر نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیے جاتے تھے تفسیر اس آیۃ سے پس فرمایا پس تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا پیٹھ انکی پر داہنا ہاتھ اپنا پس نکالی اسمین سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مین نے انکو واسطے بہشت کے اور ساتھ کام کرنے بہشتیون کے کہ عمل کرتے ہین پھر پھیرا پیٹھ انکی پر ہاتھ اپنا پس نکالی اسمین سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مین نے انکو واسطے دوزخ کے اور ساتھ کام دوزخیون کے کہ کرتے ہین پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطے ہے عمل کرنا اے رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جس وقت پیدا کرتا ہے بندہ کو واسطے جنت کے کام کرواتا ہے اس سے بہشتیون کے سے یہانتک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملون بہشتیون کے سے پس داخل کرتا ہے

اُسکو بسبب اُسکے بہشت مین اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہی بندے کو واسطے دوزخ کے کرواتا ہی اُس سے کام دوزخیون کے یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کے عملون دوزخیون کے سے پس داخل کرتا ہی اسکو بسبب اسکے دوزخ مین روایت کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود نے ف پیٹھون انکی سے اولاد انکی مثلاً حضرت کی پیٹھ سے اولاد انکی نکالی اولاد کی پیٹھ سے انکی اولاد اسی طرح قیامت تک جو پیدا ہونگے نکالے اور باقی آیہ یہ ہی واشہدہم علے انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین یعنی گواہ کیا انکو جانون انکی پر فرمایا اللہ نے کیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا کہا انھون نے ہان گواہی دی ہمنے یہ گواہی اسلیے ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کے ہم تھے اس سے غافل اور داہنا ہاتھ تھا یعنی فرشتہ کو داہنا ہاتھ پھیرنے کا حکم فرمایا اپنے ہاتھ سے مراد قوت اور قدرت ہی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال أتدرون ما ہذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ہذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ہذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اہل النار واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اہل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اہل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذہما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ ہاتھ انکے کے دو کتابین تھین پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہم نے نہین اے رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے اُس چیز کے کہ بیچ داہنے ہاتھ انکے کے تھی یہ ہی کتاب ہے پروردگار عالمون کی طرف سے بیچ اسکے ہین نام بہشتیون کے اور نام باپون انکے کے اور قوم انکی کا پھر جمع کردیا ہی آخر انکے کو یعنی بطور جمع بندی کے پس نہ زیادہ کیے جاتے ہین بیچ انکے اور نہ کم کیے جاتے ہین اُنسے کبھی پھر فرمایا واسطے اُس کتاب کے کہ بیچ بائین ہاتھ انکے کے تھی یہ ہی کتاب ہے پروردگار عالمون کی طرف سے بیچ اسکے ہین نام دوزخیون کے اور نام باپون انکے کے اور قومون انکی کے پھر جمع کیا گیا آخر انکے کو پس نہ زیادہ کیے جاتے ہین بیچ انکے اور نہ کم کیے جاتے ہین انمین سے کبھی پس کہا صحابیون انکے نے پس کسواسطے عمل کرنا اے رسول خدا کے اگر ہی امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اُس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنے ساتھ طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطے اسکے ساتھ کام بہشتیون کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے یعنی نیک ہون یا بد بعدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطے اسکے ساتھ کام دوزخیون کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پس پھینکدیا ان کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمھارا بندون سے یعنی حکم کرچکا ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نے ف پھینکدیا کتابون کو یعنی پیٹھ کے پیچھے ڈالدین اس اشارہ کے لیے کہ یہ ایک امر ہی کہ فراغت کی گئی اس سے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابین صحابہ کو دکھائین لیکن مضمون انکا نہ معلوم کروایا اور بعضے کہتے ہین سمجھانے کے لیے بطور مثال کے فرمایا کذا ذکرہ القاری **وعن** ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ أرأیت رقی نسترقیہا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابو خزامہ سے کہ نقل ہی باپ اسکے سے کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو بیچ منترون کے کہ پڑھتے ہین ہم انکو اور دوا کے کہ دوا کرتے ہین ہم اسکی اور بچاؤ کی چیز کہ بچتے ہین ہم اُس کر یعنی مانند سپر اور زرہ وغیرہ کے کیا پھیر دیتی ہین تقدیر

اللہ کی ہے کچھ فرمایا یہ چیزین تقدیر اللہ سے ہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جیسے اُسے بیماری مقدر کی ہے دفع اُسکا دوا وغیرہ سے بھی مقدر کیا ہے اسباب خلاف تقدیر کے نہین اور جسنے دوا کی اور فائدہ نہوا تو جانے کہ شفا نہین مقدر تھی اور منتر یعنی جو چیزین کہ جھاڑ دم کرتے ہین یا گلے مین یا بازو مین باندھتے ہین حکم اُسکا یہ ہے کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤن حدیث کے ہو یا ساتھ اسماء اور صفات الٰہی کے ہو اور موثر حقیقی نہ جانے اُنکو درست ہے والا حرام کذا ذکرہ القاری **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوئے حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہان تلک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اس چیز کے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین طرف تمھارے سوائے اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمھارے اُس وقت کہ جھگڑنے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہون مین اوپر تمھارے پھر قسم دیتا ہون اوپر تمھارے اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کیا باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے **ف** بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے یعنی بعضے کہتے تھے کہ اگر سب کچھ اللہ کی تقدیر سے ہے تو ثواب اور عذاب کیون ہے جیسے کہ معتزلہ کہتے ہین اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہے اسمین کہ بعضے جنتی ہین بعضے ناری اور بعضے کہتے تھے یہ اسلیے ہے کہ اُنکو کچھ اختیار دیا ہے کرنے نہ کرنے کا اور بعضے کہتے تھے کس نے یہ اختیار دیا اسی طرح کے کلام کر رہے تھے کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین یعنی تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور مجھکو اسکے پہونچانے کو بھیجا بحث کرنی اسمین کہان آئی ہے وہ تو ایک بھید ہے اسکا علم اُسی کو سونپو اور عمل مین مشغول ہو اور راضی ہو اُسکی تقدیر پر اور بیان آخر حدیث کا یہ ہے کہ شعیب نے یہ حدیث اپنے دادا سے نقل کی نام دادا اُسکا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ضمیر عن ابیہ کی پھرتی ہے طرف عمرو بن شعیب کے اور نسب شعیب کا اسطرح سے ہے کہ شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص جدہ کی ضمیر عمرو کی طرف نہین پھرتی شعیب کی طرف پھرتی ہے اسواسطے کہ جد عمرو کا کہ نام اسکا محمد ہے اس سے روایت ہی نہین مراد جدہ سے جد شعیب کا ہے اُسکا نام عبد اللہ ہے اس سے محدثین نقل ہین یہ اسلیے لکھا ہے کہ اور جا اسی طرح کی عبارت مین جدہ کی ضمیر پہلے ہی نام کی طرف پھرتی ہے یہان خلاف اُسکے ہے **وعن** اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی سے کہ لیا تھا اُسکو سب طرح کی زمین مین سے یعنی عزرائیل کو حکم فرمایا مٹھی بھر لا اسکا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کے بعضے اُنمین سے سرخ اور بعضے سفید اور بعضے سیاہ اور بعضے بیچ مین اسکے اور بعضے نرم خو اور بعضے سخت خو اور بعضے ناپاک اور بعضے پاک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا خلقت اپنی یعنی جن و انس بیچ اندھیرے کے پس ڈالا

اوپر اُنکے اپنا کچھ نور پس جسکو پہونچا اُس نور مین سے اُسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ گمراہ ہوا پس اسی واسطے کہتا ہون مین خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ کے یعنی اُسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** بیچ اندھیرے کے یعنی گرفتاری کے نفس امارہ مین کہ اُسکی جبلت مین بُری خواہشین و غفلت رکھی ہی اور نور سے مراد نور ایمان اور معرفت اور طاعت و احسان کا ہی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک وبما جئت بہ فہل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت یہ فرماتے اے پھیرنے والے دلون کے ثابت کر دل میرے کو اوپر دین اپنے کے پس کہا مین نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم ساتھ تمہارے اور ساتھ اُس چیز کے کہ لائے تم اُسکو یعنی کتاب و سنت پس کیا اب بھی ڈرتے ہو تم اوپر ہمارے کہا کہ ہان تحقیق دل درمیان دو انگلیون کے ہی انگلیون اللہ کی سے یعنی بیچ تصرف و قدرت الٰہی کے ہین پھیرتا ہی انکو جسطرح چاہتا ہی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیا ڈرتے ہو اوپر ہمارے یعنی آپ تو معصوم ہین کہاں ہون سے ہمارے لیے یہ دعا کرتے ہین تا ہم سیکھین پس کیا ڈرتے ہین آپ ہمپر **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا الریاح ظہرا لبطن رواہ احمد اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال دل کی مانند پر کے ہی بیچ زمین میدان کے کہ پھیرتی ہین اُسکو ہوائین پیٹھ سے طرف پیٹ کے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنی اسی طرح دل بھلائی سے برائی کی طرف اور برائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ جب تک کہ ایمان لاوے ساتھ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہی مجھکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے ساتھ مرنے کے اور اُٹھنے کے پیچھے مرنے کے اور ایمان لاوے ساتھ تقدیر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ایمان لاوے ساتھ مرنے کے یعنی ساتھ فنا ہونے دنیا کے یا مراد یہ ہی کہ اعتقاد کرے ساتھ موت کے کہ بحکم الٰہی ہی نہ بسبب فساد مزاج کے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو فرقے ہین امت میری سے کہ نہین واسطے اُنکے بیچ اسلام کے کچھ حصہ ایک تو مرجیہ ہی اور ایک قدریہ ہی **ف** مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہی کہ قائل ہین اس بات کے کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے یعنی پتھر اور لکڑی اور درخت یعنی جس وقت پھینکے اور لوٹ جائے تو لڑھکتا چلا جاوے اُسکو نیچے پھینکنے اور لڑھکنے مین دخل نہین اسی طرح بندے کو اپنے کام مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہی اور مراد قدریہ سے وہ ہی کہ منکر تقدیر کے ہین یعنی فعل بندون کے پیدا کیے ہوئے اُنکی قدرت سے ہین نہ اللہ کی قدرت سے نہین اسطرح کی تقدیر کا انکار کرنے والے کو قدریہ کہتے ہین اُسمین معتزلہ بھی داخل ہین اور بعضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون فرقہ کافر ہین لیکن قول اصح [illegible] یہ ہی کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہین کتاب و سنت کا اور تاویل کرکے کفر سے اپنے کو بچاتے ہین پس یہ حدیث زجر اور شدت کے لیے ہی اور بعضون نے اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہی یہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ کے [illegible] لیکن [illegible] یا حکم کفر کا ہی [illegible]

کہ پیچھے بعد اسکے اختلاف ہو کہ کفر انکا آیا ملی ہو یا کفر ارتدادی کذا قال استاذی **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر رواہ ابو داود وروی الترمذی نحوہ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے زمین میں دھس جانا اور صورت بدل جانا یہ ہوگا بیچ ان
لوگوں کے کہ جھٹلانے والے ہیں تقدیر کے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **ف** یہ بات آخر زمانہ میں ہوگی اور
بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اگر خسف ومسخ واقع ہونگے میری امت میں تو اس فرقہ میں ہونگے **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم رواہ احمد
وابو داود اور روایت ہے انھیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہیں اس امت کے اگر مریض ہوں پس
نہ عیادت کرو انکی اور اگر مریں پس نہ حاضر ہو انکے جنازے پر روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنی انکے حق میں رعایت حقوق اسلام کی
نہ کرو نہ جیتے نہ مرے پیچھے پس جو علما انکو کافر کہتے ہیں وہ تو منع ہی کرتے ہیں اور جو فاسق کہتے ہیں وہ جائز رکھتے ہیں اور حدیث کو حمل کرتے
ہیں زجر اور تغلیظ پر اور برائی بیان کرنے اعتقاد انکے پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہے لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہے کہ انکی عیادت
وغیرہ نہ کرے جتنا ہو سکے بیچ انکے خلط رکھنے سے کذا قال استاذی رح اور مجوس ایک فرقہ ہے آتش پرست ثابت کرتے ہیں وہ دو معبود ایک خالق خیر کا اور
ایک آفریدگار شر کا خیر کے آلہ کو کہتے ہیں یزدان اور شر کے آلہ کو کہتے ہیں اہرمن یعنی شیطان پس جیسے مجوس قائل ہیں دو آلہ کے اسی طرح قدریہ
قائل ہیں بہت سے خالقوں کے یعنی جتنے فعل بندے کرتے ہیں خالق ان فعلوں کے ہیں **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم رواہ ابو داود اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف انکے روایت کی یہ ابو داود نے
ف نہ ہمنشینی کرو یعنی صحبت نہ کرو انسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہے پس معنی یہ ہیں کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی انکی نہ کرو
اسلیے کہ اعتقاد بد انکے سیکھوگے اور برائی انکے عملوں کی تاثیر کریگی تمہارے دلوں میں اور عملوں تمہارے میں اور معنی لا تفاتحوہم کے
بعضوں نے یہ بھی کہے ہیں کہ ابتدا ساتھ سلام و کلام کے انسے نہ کرو **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ستۃ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط
بالجبروت لیعز من اذلہ اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ
والتارک لسنتی رواہ البیہقی فی المدخل ورزین فی کتابہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انھوں نے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہیں کہ لعنت کرتا ہوں میں انکو لعنت کی انکو اللہ نے اور جو نبی ہے مستجاب الدعوات ہے ایک تو
وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ کہ جھٹلاوے تقدیر الہی کو اور تیسرے وہ ہے کہ غالب ہو جاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے
جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہے کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچواں وہ ہے کہ حلال جانے اولاد میری کی
اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہے کہ چھوڑ دیا سنت میری کو روایت کی بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور رزین نے بیچ کتاب اپنی کے **ف**
لعنت کی انکو اللہ نے گویا کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں لعنت کرتے ہیں فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور جملہ کل نبی یجاب کا جملہ معترضہ ہے یعنی کلام علیحدہ واسطے
تاکید لعنت کے اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کے یہ کہ لفظ بڑھاوے یا اسطرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہوں اللہ کے حکم کے اور مراد

متسلط سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہیں کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کے کافروں اور فاسقوں اور جاہلوں کو عزیز رکھتے ہیں اور مسلمانوں اور صالحوں اور عالموں کو ذلیل کرتے ہیں اور حلال کرے بیچ حرم اللہ کے یعنی کہ میں جن کاموں کو منع فرمایا ہے مانند شکار کرنے کے اور کاٹنے درخت کے اور داخل ہونے کے بغیر احرام کے یہ کام اس جگہ کرنے لگے اور حلال جانے اولاد میری سے اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنی ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلعم کو اور تعظیم نہ کرنے انکے کو حلال جانے اس پر بھی لعنت ہے یا مراد اس سے یہ ہے کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اسکو کرنے لگے حلال جانکر اسمین تنبیہ ہے واسطے سیدوں کے کہ حضرت کی اولاد ہو کر خدا کے گناہ نہ کریں یعنی انکو اللہ کے گناہ کرنے میں زیادہ تر ڈر ہے اور چھوڑ دیا سنت میری کو جو از راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہے اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہے اور لعنت میں دونوں گنے جاتے ہیں لیکن اول زجراً اور شدۃً اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہیں ہوتا مگر برا یہ بھی ہے کذا ذکر القاری والشیخ رح اور شامی میں مولانا اسحق رح سے کہ یہ وعید ہے ترک کرنے سنن ہدیٰ یعنی سنت موکدہ کے ہے **وعن** مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے مطر بن عکامس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کرتا ہے اللہ واسطے بندے کے مرنا بیچ ایک زمین کے گردانتا ہے واسطے اسکے طرف اس زمین کے حاجت یعنی تا اُس کام کے لیے جاوے اور مرے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین قال من ابائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت فذراری المشرکین قال من ابائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ ابوداود اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ اولاد مسلمانوں کی کیا ہے حکم انکا فرمایا تابع ہیں اپنے باپوں کے یعنی بہشت میں ہیں انکے ساتھ پھر کہا میں نے اے رسول خدا کے بغیر عمل کیے فرمایا اللہ دانا تر ہے ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے کہا میں نے پس اولاد مشرکوں کی فرمایا یہ بھی تابع ہیں اپنے باپوں کے کہا میں نے بغیر عمل کیے فرمایا اللہ دانا تر ہے ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** مومنوں کی اولاد کے حق میں جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو یہ اشارہ ہے قضا و قدر پر جب حضرت عائشہؓ نے تعجب کیا کہ بے عمل بہشت میں کیونکر جاوینگے تو فرمایا کہ تعجب مت کرو کیونکہ لڑکوں کو اگرچہ بالفعل عمل نہیں ہیں شاید کہ علم الٰہی میں ہوں اور مشرکوں کی اولاد کے حق میں جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو توربشتی نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ وہ تابع ہیں باپوں کے دنیا میں اور آخرت کا امر انکا سپرد ہے طرف علم الٰہی کے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ والموؤدۃ فی النار رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے گاڑنے والی اور جسکو گاڑا وہ دونوں دوزخ میں روایت کی یہ ابوداود نے **ف** مراد گاڑنے والی سے وہ ہے کہ جسنے گاڑا مانند دائی کے اور نوکر چاکر کے اور مراد موؤدہ سے وہ ہے کہ جسکے حکم سے گاڑے یعنی وہ جننے والی اور یا مراد موؤدہ سے وہ لڑکی مطابق پہلی حدیث کے یعنی باپ اسکے تھے دوزخی چھوٹی اولاد جو مری وہ بھی دوزخی ہوئی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عز وجل فارغ ہوا طرف ہر بندے کے مخلوقات اپنی سے پانچ چیزوں سے یعنی اجل اُسکی سے اور عمل اسکے سے اور جگہ رہنے اسکی سے اور جگہ پھرنے اسکی سے اور رزق اسکے سے۔ یعنی اسکی عمر **ف** فارغ ہوا معنی یہ ہیں کہ پانچ چیزیں مقدر کر چکا روز اول سے اب تغیر تبدیل نہیں ہو سکتی اجل یعنی مدت عمر کتنی ہے اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہوینگے اسکے بعد وہ دو لفظ ہیں ظاہر ہیں معنی انکے پانچویں رزق لکھ چکا یعنی حلال کھاویگا یا حرام تھوڑا یا بہت یا مراد رزق سے جو کچھ کہ بندہ کو پہونچے قسم نفع سے

وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تكلم في شيء من القدر سئل عنه يوم القيامة ومن لم يتكلم فيه لم يسئل عنه رواه ابن ماجة اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کلام کرے کچھ بیچ تقدیر کے پوچھا جاویگا اس سے دن قیامت کے اور جسنے نہ کلام کیا بیچ اُسکے نہ پوچھا جاویگا اُس سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مقصود منع ہی خوض کرنے سے مسئلہ قضا و قدر میں یعنی کچھ فائدہ نہیں اسکے کلام کرنے مین سوائے پرسش اور عتاب کے روز قیامت کو پس بہتر یہی ہو کہ ایمان اسپر لا دین اور سکوت کرکے عمل مین مشغول ہین وعن ابن الديلمي قال اتيت أبي بن كعب فقلت له قد وقع في نفسي شيء من القدر فحدثني لعل الله ان يذهبه من قلبي فقال لو ان الله عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا في سبيل الله ما قبله الله منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطاك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذا لدخلت النار قال ثم اتيت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم اتيت حذيفة بن اليمان فقال مثل ذلك ثم اتيت زيد بن ثابت فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك رواه احمد وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن دیلمی سے کہ کہا انھون نے آیا مین ابی بن کعب کے پاس کہ یہ صحابی ہین پس کہا مین نے اُنسے تحقیق گذرا ہی بیچ دل میرے کے شبہ تقدیر سے یعنی یہ کہ اگر سب تقدیر سے ہی امر و نہی اور ثواب و عذاب کیون ہی پس حدیث بیان کر مجھسے شاید اللہ دور کرے شبہ کو دل میرے سے پس کہا انھون نے اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب کرے آسمان والون کو اور زمین والون کو عذاب کرے انکو اور وہ نہیں ظلم کرنے والا واسطے انکے یعنی وہ کتنا ہی عذاب کرے آسمان و زمین والون پر ظالم نہیں کہاتا اور اگر رحمت کرے انکو ہوگی رحمت اُسکی بہتر واسطے انکے عملون انکے سے اور اگر خرچ کرے تو مانند احد کے سونا بیچ راہ خدا کے نہیں قبول کریگا اللہ تجھسے یہانتک کہ ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے اور جان تو یہ کہ جو چیز کہ پہونچی تجھکو تھی کہ خطا کرتی تجھسے اور تحقیق جس چیز نے کہ خطا کی تجھسے نتھی کہ پہونچتی تجھکو اور اگر مرے تو اوپر غیر اسکے یعنی بغیر ایمان کے تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ مین کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین عبد اللہ بن مسعود پاس پس کہا مانند اسیکے کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ بن یمان کے پاس پس کہا انھون نے مانند اسی کے پھر آیا مین زید بن ثابت پاس پس حدیث کی مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** حاصل جاننا اور ایک کا ماحصل یہ ہی کہ پس جو کچھ پہونچے تجھکو نہ کہے تو کہ میری سعی اور کوشش سے پہونچا اور اگر نہ پہونچے نہ کہے تو کہ اگر سعی کرتا مین پہونچتا جان کہ پہونچنا نہ پہونچنا سب ساتھ تقدیر الٰہی کے ہی وعن نافع ان رجلا اتى ابن عمر فقال ان فلانا يقرأ عليك السلام فقال انه بلغني انه قد احدث فان كان قد احدث فلا تقرئه مني السلام فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في امتي او في هذه خسف ومسخ او قذف في اهل القدر رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہی نافع سے تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس پس کہا تحقیق فلانے شخص نے پڑھا اوپر تمھارے سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نے تحقیق شان یہ ہی کہ پہونچا مجھکو یہ کہ اُسنے تحقیق نئی بات نکالی ہی دین مین پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہو دین مین پس مت پڑھ تو اسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے یا فرمایا بیچ اس امت کے زمین میں دھنسا جانا اور صورت بدل جانا یا پتھر برسنے بیچ اہل قدر کے یعنی جو لوگ منکر تقدیر کے ہین روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہی **ف** پہونچا مجھکو یعنی مین نے سنا ہی کہ اُسنے کوئی بدعت کی بات دین مین نکالی ہی یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہی میرا سلام اُس سے مت کہیو

کیونکہ انکو حکم ہے ترک ملاقات کا اہل بدعت سے اسی حدیث سے علما کہتے ہین کہ نہین واجب ہے جواب دینا فاسق اور بدعتی کے سلام کا بلکہ سنت
بھی نہین ہے واسطے انکی تنبیہ کے اور جائز ہے اسلیے ترک ملاقات انکی بھی کذا ذکرہ القاری **وعن** علیؓ قال سألت خدیجۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن ولدین ماتا لہا فی الجاہلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہما فی النار قال فلما رای الکراہۃ فی وجہہا قال
لو رأیت مکانہما لابغضتہما قالت یا رسول اللہ فولدی منک قال فی الجنۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
المؤمنین واولادہم فی الجنۃ وان المشرکین واولادہم فی النار ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم رواہ احمد اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پوچھا حضرت خدیجہ نے
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنے دونون بچون کا کہ مرگئے تھے بیچ جاہلیت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونون
بیچ آگ کے ہین کہا حضرت علی نے پس جب دیکھی ناخوشی بیچ چہرہ انکے کے فرمایا حضرت نے اگر دیکھے تو حال انکا کیسے خوار اور دور رحمت الٰہی
سے ہین البتہ ناخوش رکھے تو انکو پھر عرض کیا اے رسول خدا کے پس اولاد میری تجھ سے یعنی قاسم اور عبد اللہ فرمایا بیچ بہشت کے پھر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن اور اولاد انکی بیچ بہشت کے اور تحقیق مشرک اور اولاد انکی بیچ آگ کے پھر پڑھی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور پیروی کی انکی اولاد انکی نے باقی آیت یہ ہے بایمان الحقنا بہم ذریتہم یعنی پیروی کی
اولاد نے ساتھ ایمان کے ملاوینگے ہم ساتھ انکے اولاد انکی کو **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما
خلق اللہ آدم مسح ظہرہ فسقط من ظہرہ کل نسمۃ ہو خالقہا من ذریتہ الی یوم القیمۃ وجعل بین عینی کل انسان
منہم وبیصا من نور ثم عرضہم علی آدم فقال ای رب من ہؤلاء قال ذریتک فرای رجلا منہم فاعجبہ وبیص
ما بین عینیہ قال ای رب من ہذا قال داؤد فقال ای رب کم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال رب زدہ من عمری
اربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انقضی عمر آدم الا اربعین جاءہ ملک الموت فقال آدم اولم
یبق من عمری اربعون سنۃ قال او لم تعطہا ابنک داؤد فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم فاکل من الشجرۃ
فنسیت ذریتہ وخطأ وخطأت ذریتہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا
اللہ نے آدم کو ہاتھ پھیرا پیٹھ انکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنے کے لیے پس نکلی پشت انکی سے ہر جان والی کہ وہ اللہ پیدا کرنے والا تھا انکو اولاد انکی سے
قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھون ہر آدمی کے انمین سے چمک نور سے پھر روبرو کیا انکو آدم کے پھر کہا ان نے اے پروردگار میرے کون ہین یہ فرمایا
کہ اولاد تیری ہے پس دیکھا ایک شخص کو انمین سے پس خوش لگی انکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھون انکی کے کہا اے پروردگار میرے کون ہے یہ فرمایا یہ داؤد
پھر عرض کیا اے رب میرے کتنی ٹھہرائی تونے عمر انکی فرمایا ساٹھ برس کہا اے پروردگار میرے زیادہ کر عمر انکی عمر میری سے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب تمام ہوئی عمر آدمؑ کی مگر چالیس برس کم آیا انکے پاس ملک الموت پس کہا حضرت آدمؑ نے کیا نہین باقی ہے
عمر میری سے چالیس برس ملک الموت نے کہا کیا نہین دیدیے تو نے چالیس برس بیٹے اپنے داؤد کو پس انکار کیا حضرت آدم نے
پس انکار کرتی ہے اولاد انکی اور بھول گئے آدمؑ پس کھایا انہون نے درخت مین سے پس بھولتی ہے اولاد انکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہے اولاد
انکی روایت کی ترمذی نے **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب
کتفہ الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء کانہم الذر وضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانہم

الحُمَمُ ثم قال للذي في يمينه الى الجنة ولا ابالي وقال للذي في كفه اليسرى الى النار ولا ابالي رواه احمد
اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے آدم کو جسوقت کہ پیدا کیا انکو پس مارا مونڈھے داہنے انکے پر یعنی دست قدرت
مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا ہاتھ مارنے کو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں اور مارا مونڈھے بائیں پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہیں
پھر کہا واسطے اس اولاد کے کہ بیچ داہنے طرف انکے تھی یہ طرف بہشت کے جانے والے ہیں اور نہیں پروا رکھتا میں اور کہا اُس
اولاد کو کہ بیچ مونڈھے بائیں انکے تھی یہ جانے والے ہیں طرف آگ کے اور نہیں پروا رکھتا میں روایت کی یہ احمد نے **وعن**
ابي نضرة ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له ابو عبد الله دخل عليه اصحابه
يعودونه وهو يبكي فقالوا له ما يبكيك الم يقل لك رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ من شاربك
ثم اقره حتى تلقاني قال بلى ولكن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل قبض
بيمينه قبضة واخرى باليد الاخرى وقال هذه لهذه وهذه لهذه ولا ابالي ولا ادري في اي القبضتين انا رواه احمد
اور روایت ہے ابی نضرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابیوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا جاتا تھا واسطے انکے ابو عبد اللہ داخل ہوئے
اوپر انکے یار انکے کہ عیادت کرتے تھے انکی اور وہ روتے تھے پس کہا واسطے انکے کس چیز نے رولایا تجھکو کیا نہیں فرمایا واسطے تمہارے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے تو بال لب اپنے کی پھر اسی پر ٹھہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجھسے کہا کہ ہاں ولیکن سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والے نے مٹھی میں لی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے ایک جماعت اور دوسری جماعت لی دوسرے ہاتھ میں اور فرمایا
یہ یعنی داہنے ہاتھ کی جماعت واسطے بہشت کے اور بائیں ہاتھ کی جماعت واسطے دوزخ کے اور نہیں پروا رکھتا میں کہا ابو عبد اللہ نے
اور نہیں جانتا میں کہ بیچ کس مٹھی کے ہوں میں یعنی داہنے ہاتھ کی یا بائیں ہاتھ کی روایت کی یہ احمد نے **ف** ٹھہرا رہ یعنی ہمیشہ اسی طرح رکھ
تجھے کرلے تو مجھسے حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ میں یعنی لوگوں نے انکو کہا کہ کیوں روتا ہے حضرت نے تو تجھے بشارت اپنے ملنے کی دی ہے اور وہ
بغیر اسلام کے نصیب نہیں ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب آگے حاصل انکے جواب کا یہ کہ بشارت سچ لیکن پروردگار بے نیاز ہے جو چاہتا ہے
کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ جسکو چاہوں دوزخ میں ڈالوں اور جسکو چاہوں بہشت میں اور نہیں پروا رکھتا میں پس یہ خوف دل سے نہیں جاتا اور
موجب رونیکا ہے اور شاید بسبب غلبۂ خوف کے وہ بشارت بھول بھی گئے ہوں کہا طیبی نے کہ اسمیں اشارہ اسپر ہے کہ سنت یعنی سنت موکدہ پر
مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہے بسبب بشارت حضرت کے پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کے ترک کرنے میں یعنی لبیں نہ لینے سے ایسی خیر کثیر ہاتھ
سے جاتی ہے چہ جائیکہ ہمیشگی کرے اوپر ترک کرنے تمام سنتوں کے پس یہ زندیقی کے درجہ کو پہنچاتی ہے **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال اخذ الله الميثاق من ظهر آدم بنعمان يعني عرفة فاخرج من صلبه كل ذرية ذراها فنثرهم
بين يديه كالذر ثم كلمهم قبلا قال الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غفلين
او تقولوا انما اشرك اباؤنا من قبل وكنا ذرية من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون رواه احمد اور روایت ہے ابن عباس سے
نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لیا اللہ نے عہد پشت آدم سے یعنی انکی اولاد سے جو پشت سے نکلی تھی بیچ نعمان کے یعنی قریب میدان
عرفہ کے پس نکالی پشت انکی سے ہر ذریت کہ پیدا کرنا تھا انکو پس پھیلا دی انکے آگے مانند چیونٹیوں کے پھر باتیں کیں اللہ نے انسے روبرو فرمایا کیا
نہیں میں پروردگار تمہارا کہا سب نے مقرر ہے تو ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا میں نے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق ہم تھے اس سے غافل کیونکہ

کہ نہیں شریک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے انکے یعنی پس پیروی کی ہمنے انکی کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب
اُس چیز کے کہ کی باطل والون نے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنی باپ دادون نے حاصل یہ کہ اسطرح کی حجت انکی پیش نہین چلیگی کیونکہ توار
زحید کا اس روز کر والیا ہے اور انبیا اُسکی یاد دلاتے ہیں **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ
ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْٓ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ
اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ
عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقَرُّوْا
بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ
رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاَى الْاَنْبِيَآءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ
اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ
فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا رواه احمد اور روایت ہے ابی بن کعب سے بیچ تفسیر قول اللہ عزت والے
بزرگ کے اور جب لی پروردگار تیرے نے اولاد آدم کی سے پیٹھون انکی سے اولاد انکی کہا راوی نے جمع کیا انکو پس کیا انکو قسم قسم یعنی ارادہ کیا
قسم قسم کا مثلاً بعضے غنی بعضے فقیر پھر صورت بخشی انکو پھر گویا کیا انکو پس بولے پھر لیا اُنسے عہد اور میثاق یعنی قول اور گواہ کیا انکو اوپر جانون
انکی کے کیا نہین مین رب تمہارا کہا انھون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو
اور گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے تمہارے باپ کو کہ آدم ہے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تھے ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود
سوا میرے اور نہین پروردگار سواے میرے اور نہ شریک کیجو ساتھ میرے کسی کو تحقیق بھیجونگا مین طرف تمہارے رسول اپنے یاد دلاوینگے تمکو عہد
میرا اور قول میرا اور نازل کرونگا تمپر کتابین اپنی کہا انھون نے گواہی دی ہمنے ساتھ اسکے کہ تو رب ہمارا ہے اور معبود ہمارا ہے نہین پروردگار واسطے ہمارے
سوا تیرے اور نہین معبود واسطے ہمارے سواے تیرے پس اقرار کیا ساتھ اسکے اور بلند کیے گئے اوپر حضرت آدم درحالیکہ دیکھتے تھے طرف انکی یعنی طرف
اولاد اپنی کے پس دیکھا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورت کو اور سواے اسکے یعنی بدصورت پس کہا اے رب میرے کیون نہ برابری کی تونے درمیان
بندون اپنے کے فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکھا انبیا کو بیچ انکے مانند چراغون کے اوپر انکے نور ہے خاص کیے گئے ساتھ
عہد اور کے بیچ پہونچانے رسالت کے اور نبوت کے اور وہ مذکور ہے بیچ قول اللہ تبارک وتعالی کے اور جب لیا ہمنے نبیون سے قول انکا قول عیسی بن مریم
تک تھے عیسی بن مریم بیچ ان روحون کے پس بھیجا اسکو یعنی انکی روح کو ساتھ حضرت جبرئیل کے طرف مریم کے اوپر انکے سلام پس حدیث کی گئی ابی سے
یہ کہ داخل ہوئی روح انکی منھ کی طرف سے مریم کے روایت کی یہ احمد نے **ف** دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن یعنی اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتے
کیونکہ جو ایک صفت ایک مین پیدا کی ہے دوسرے مین نہین پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکھ کر شکر کرتا ہے مثلاً فقیر مین تندرستی اور فراغ خاطر اور سلامتی

آفات سے ہے کہ غنی مین نہین اسی طرح غنی کو جیسے جمعیت اسباب وغیرہ کا ہے کہ فقیر وغیرہ کو نہین اور آیہ میثاقہم کے بعد یہ ہے ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی و

عیسی بن مریم یعنی اور لیا قول تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بن مریم سے **وعن** اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ

بِمَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْا وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا اُسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گفتگو کرتے تھے ہم اُس چیز کا کہ ہونے والی ہے اُسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہ اپنی سے پس سچ جانو اُسکو اور جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنے سے پس نہ سچا جانو اسکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہو جاتا ہے شخص طرف اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے اُسپر روایت کی یہ احمد نے ف اُس چیز کا کہ ہونے والی ہے یعنی جو چیز کہ پیدا ہونے والی ہے اُسکے مقدمہ میں آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ ساتھ سابقہ قضا و قدر کے ہے یا از سرِ نو پیدا ہوتی ہے علے اُس سابقہ کے اس سے معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع اور جھگڑنے کے نہ ہو تو منع نہیں اسلیے حضرت نے منع نہ فرمایا اور تعلیم آگے فرمائے کہ ہر چیز مقدر ہے اور وہ ہرگز تغیر نہیں ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اُسکی اور یہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے اُسپر یعنی مثلا جسکو احمق پیدا کیا اور تقدیر الٰہی اور ٹھہر گئی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہیں ہوئیگا اسی طرح احمق دانا نہیں ہوتا اور یہ جو بسبب ریاضت یا مصاحبت وغیرہ دانشمند احمق دانا ہو جاتا ہے وہ اس قسم کا نہیں ہے کلام اُسمین ہے کہ تقدیر الٰہی اور جبلت اور خلقت اُسکی ایک خلق پر پڑی ہو یہ قسم ہرگز تغیر و تبدیل نہیں پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم میں کام آتی ہے شاید اُسمین پیچھے وہاں تقدیر میں یہی تھا کہ مصاحبت وغیرہ سے بن جائیگا بن گیا اور اسمین ہرگز تاثیر نہیں کر سکتی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا اے رسول خدا کے ہمیشہ پہونچتی ہے تمکو بیچ ہر برس کے بیماری اُس بکری زہر ڈالی ہوئی سے کہ کھائی تھی تمنے یعنی خیبر میں ایک یہودیہ نے کھلائی تھی فرمایا نہیں پہونچی مجھکو کوئی چیز اُس سے مگر وہ کہ لکھی تھی اوپر میرے حالانکہ آدم تھے بیچ مٹی اپنی کے یعنی تقدیر ازل میں یون ہی تھا روایت کی ابن ماجہ نے

باب اثبات عذاب القبر

یہ باب ہے بیچ بیان ثابت کرنے عذاب قبر کے ف عذاب قبر کا ثابت ہے کتاب و سنت سے اسمین کچھ شبہ نہیں اور مراد قبر سے عالم برزخ ہے کہ وہ واسطہ ہے درمیان دنیا اور آخرت کے اور ہر جائے ہو سکتا ہے کچھ قبر کا گڑھا ہی مراد نہیں ہے بہت ڈوب جاتے ہیں جل جاتے ہیں جانور کھا جاتے ہیں انکو بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو عذاب کرتا ہے اور تصدیق عذاب قبر کے مراتب ہیں صحیح تر اور سالم تر یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثوں میں آئے ہیں سب ساتھ حکم الٰہی کے واقع اور موجود ہیں نہ محض خیال اور وہم جو نہ دیکھے نہیں ہیں اُسکو تو اُسکے ہونے میں نقصان نہیں رکھتا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکھون سے نہیں دیکھ سکتے اُسکے لیے آنکھیں اور ہی اور چاہییں کہ اُنسے دیکھے اور اللہ چاہے تو ان آنکھوں سے بھی دکھاوے پس بہت چیزیں ہوتی ہیں اور ہم نہیں دیکھتے مثلا ایک شخص سوتے میں لذت اور دکھ پاتا ہے اور ہم نہیں دیکھتے اسی طرح جاگتا جیسے جو کچھ لذت اور الم سنتا ہے اور پاتا ہے اور پاس کا بیٹھنے والا نہیں معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلعم پاس لاتے تھے اور اصحاب نہ دیکھتے تھے اور ایمان لاتے تھے ایسا ہی عذاب قبر کو جانے اور ایمان لاوے کہ وہ ہو کر رہیگا

الفصل الاول پہلی فصل

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ مسلمان جسوقت سوال کیا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہیں پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا

يثبت

ثابت رکھتا ہے اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور بیچ ایک روایت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آیۃ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا آخر تک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کے کہا جاتا ہے واسطے اسکے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اس آیہ مین قول ثابت سے مراد ہے یہی کلمہ شہادت کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے پروردگار تیرا اور کون ہے پیغمبر تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہے تو آیہ مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہے اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہے کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہے جب امتحان کیے جاتے ہین اگرچہ آگ مین ڈالے جاوین کچھ شبہ نہین لاتے اسمین

وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے اور پھر جاتے ہین اُس سے یار اسکے تحقیق وہ سنتا ہے آواز پاپوشون انکی کی آتے ہین اُس پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اسکو پس کہتے ہین کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندے اللہ کے ہین اور رسول اسکے پس کہا جاتا ہے واسطے اسکے دیکھ طرف ٹھکانے اپنے کے دوزخ سے تحقیق بدل دیا تجکو اللہ نے بدلے اسکے جگہ بہشت مین پس دیکھتا ہے ان دونون کو سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے واسطے اسکے کیا تھا تو کہتا بیچ حق اُس شخص کے پس کہتا ہے مین نہین جانتا تھا مین کہتا جو کہتے تھے لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے عقل سے اور نہ پڑھا تو نے قرآن مین سے اور مارا جاتا ہے ساتھ گرزون لوہے کے مارنا پس چلاتا ہے چلانا سنتے ہین اسکو جو نزدیک اسکے ہین سوائے جنون کے اور آدمیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے **ف** یہ جو کہا بیچ حق اُس شخص کے تو یہ اشارہ ہے یا بسبب شہرت حضرت کے یا حضرت کو روبرو لاتے ہین ساتھ صورت مثالی کے پس اس صورت مین آرزو موت کی کرنی واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمی کے خوب ہے اور اسمین بشارت ہے مشتاقون کے

بیت شب عاشقان بیدل چہ قدر دراز باشد + تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد + دیکھتا ہے دونون ٹھکانے دکھاتے ہین کہ اگر دوزخی ہوتا لائق اسکے تھا سبب جو جنتی ہوا ہے لائق قدر ہوا اسکو نعمتون بہشت کی اور جن و انس آواز عذاب کی اسلیے نہین سنتے کہ سننے مین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا اور مدہوش ہو جاتے چونکہ ذکر ہوا ہے نجات مومن کی اور عذاب کافر و منافق کا ہے پس یہ حال مومن مطیع کا ہے لیکن کچھ نہ ہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہو آیا عذاب ہے یا نہین پس کہا ہے علمائے کہ حکم مومن فاسق کا یہ ہے کہ جواب مین شریک مومن مطیع کا ہے اور بشارت اور دروازہ کھلنے بہشت مین اور مانند اسکے مین شریک نہین یا انہین بھی شریک ہو لیکن مرتبہ مین اس سے کمتر ہے کہ کچھ عذاب بھی ہوتا ہو مگر جس فاسق کو اللہ چاہے بخش دیوے

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا جب مرتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اوسپر ٹھکانا اوسکا صبح اور شام اگر ہے بہشتیون میں سے
پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اوسکا بہشتیون سے اور اگر ہے دوزخیون میں سے پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اوسکا دوزخیون سے پس کہا جاتا ہے یہ ٹھکانا تیرا ہے یہانتک کہ اٹھاویگا
تجکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ
عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی
انکے پاس پس ذکر کیا اسنے عذاب قبر کا پس کہا اس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ میں رکھے تجکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ
نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہے کہا حضرت عائشہ نے پس نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے اس پوچھنے کے نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف
از بسکہ حضرت عائشہ نے عذاب قبر کا نام نہ سنا تھا متحیر ہوئین یہودیہ کے کہنے سے اور حضرت سے حال اسکا پوچھا تھا حضرت کے پناہ چاہنے
مین احتمال ہے کہ آپ کو بھی پہلے اس سے عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکے وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اس روز سے پناہ چاہنے کا ورد کیا تعلیم امت کے
لیے یا حضرت کو معلوم ہو اور پناہ بھی مانگتے ہون حضرت عائشہ کو خبر نہو بعد سوال کے پکار کر مانگنے لگے تا یاد رکھے ف وَعَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ حَادَتْ
بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى
مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا
بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا اسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کے تھے سوار اپنے خچر پر اور ہم تھے ساتھ
کہ ناگہان شوخی کی ساتھ حضرت کے قریب تھا کہ گرا دے حضرت کو اور ناگہان قبرین تھین یا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہے کہ جانتا ہو
صاحبون ان قبرونکے کو کہا ایک شخص نے کہ مین جانتا ہون فرمایا کب مرے یعنی حالت شرک مین یا ایمان مین تھے کہا اسنے کہ بیچ شرک
کے پس فرمایا تحقیق یہ امت آزمائی جاتی ہے بیچ قبرون اپنی کے پس اگر ڈر نہوتا یہ کہ نہ دفن کروگے تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سے یہ کہ سناوے
تمکو عذاب قبر کا وہ کہ سنتا ہون مین اسکو پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منھ اپنے کے پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے کہا
صحابہ نے کہ پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے کہا انھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ
اللہ کے عذاب قبر سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنون سے جو کہ ظاہر ہین انمین سے اور جو کہ چھپے ہین یعنی جو گناہ بدن سے اور دل سے ہوتے ہین کہا
انھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنون سے جو کہ ظاہر ہین انمین سے اور جو کہ چھپے ہین فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے کہا انھون نے

پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنہ دجال سے کہ ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اگر ڈر نہ ہوتا یہ کہ تم دفن نہ کرو گے یعنی اگر تمہیں عذاب قبر کے سننے سے خوف دفن کرنے مردوں کا نہ ہوتا بسبب بیہوشی اور جلنے پھٹنے عقل کے **الفصل الثانی** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے مردہ آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے کالے کیری آنکھوں والے کہا جاتا ہے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہیں وہ دونوں کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہوتا ہے وہ شخص مومن پس کہتا ہے وہ بندے ہیں اللہ کے اور بھیجے ہوئے اسکے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر خدا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہیں اور رسول اسکے پس کہتے ہیں وہ دونوں فرشتے تحقیق ہم جانتے تھے کہ تحقیق تو کہیگا یہ پھر کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اسکے بیچ قبر اسکی کے ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کے پھر روشنی کی جاتی ہے واسطے اسکے بیچ اسکے پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے سو رہ پس وہ کہتا ہے پھر جاتا ہوں میں طرف اہل اپنے کے پس خبر دوں انکو پس کہتے ہیں سو رہ مانند سونے دولہا کے وہ کہ نہیں جگاتا اسکو مگر محبت پیارا لوگوں اسکے کا طرف اسکے یعنی جگانا جسکا خوش نہیں لگتا موجب وحشت کا نہیں ہوتا بلکہ محبوب کا بیان ملک کا انتہا ہونے اسکو اللہ جگہ سونے اسکی سے کہ ہے اور اگر ہوتا ہے منافق کہتا سنا میں نے لوگوں سے کہتے تھے کہنا پس کہا میں نے مانند اسکے نہیں جانتا میں یعنی سوا اسکے پس کہتے ہیں فرشتے تحقیق تھے ہم جانتے یہ کہ کہیگا تو یہ پس حکم کیا جاتا ہے واسطے زمین کے مل جا اسپر پس ملجاتی ہے اسپر یعنی بھنچتی ہے اسکو پس بھنچتی ہیں پسلیاں اسکی یعنی داہنی بیچ بائیں کے اور بائیں بیچ داہنی کے پس ہمیشہ رہتا ہے بیچ اسکے عذاب کیا گیا یہاں تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ جگہ قبر اسکی سے کہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف فرشتے ایسی صورت سے واسطے ہول اور وحشت کے آتے ہیں اور خوف انکا کافر منافق پر بہت ہوتا ہے اور مومن جو ہیں اور جنکو ثابت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور وہ نڈر ہوتے ہیں اسلیئے کہ دنیا میں ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ سے پس اسکی یہ ہوگی کہ وہاں نڈر ہونگے اور تھے ہم جانتے یعنی بسبب شاہد ہونگے کے یا تیری پیشانی پر نشان سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تھا پس خبر دوں انکو یعنی تا خوشحالی میری دیکھکر وہ خوش ہو ویں جیسے مسافر کہیں راحت پاتا ہے تو کہتا ہے کاش کہ اپنے اہل میں جاؤں اور حال اپنا انکو دکھاؤں ویسے ہی یہ کہے گا **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰيَةَ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ

الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة فيفتح قال فيأتيه من روحها وطيبها و
يفسح له فيها مد بصره واما الكافر فذكر موته قال ويعاد روحه في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه
فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل
الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه
من النار وافتحوا له بابا الى النار قال فيأتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف
فيه اضلاعه ثم يقيض له اعمى اصم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار
ترابا فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا ثم يعاد فيه
الروح رواه احمد وابوداؤد اور روایت ہے براء ابن عازب سے آپنے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتے ہیں مردے پاس دو فرشتے
پس بٹھاتے ہیں اسکو پس کہتے ہیں اسکو کون ہے رب تیرا پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں وہ کیا ہے دین تیرا پس وہ کہتا ہے دین میرا
اسلام ہے پھر کہتے ہیں وہ کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمہارے پس کہتا ہے وہ رسول خدا کا ہے پھر کہتے ہیں اسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہے
پڑھی میں نے کتاب اللہ کی پس ایمان لایا میں ساتھ اسکے اور سچا جانا میں نے یعنی پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا حضرت پر بھی لاویگا پس یہی مراد ہے قول
اللہ تعالیٰ کے سے ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کے پڑھی ساری آیۃ کہا پس پکارتا ہے پکارنے والا یعنی اللہ تعالیٰ یا فرشتہ ساتھ حکم اسکے
کے آسمان میں سے کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو اسکو بہشت میں سے اور پوشاک پہناؤ اسکو بہشت میں سے اور کھول دو واسطے اسکے دروازہ طرف بہشت کے پس کھولا
جاتا ہے فرمایا پس آتی ہیں اسکو ہوائیں اسکی اور خوشبوئیں اسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اسکے بیچ اسکے اسقدر دراز نگاہ اسکی کے اور کافر پس ذکر کیا مرنا اسکا اور کہا
پھر ڈالی جاتی ہے روح اسکی بیچ بدن اسکے کے اور آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے بٹھاتے ہیں اسکو کہتے ہیں کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر
کہتے ہیں اسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا ہے بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر
پکارتا ہے پکارنے والا آسمان میں سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو اسکو آگ میں سے اور پہناؤ اسکو پوشاک آگ میں سے اور کھول دو واسطے اسکے دروازہ طرف دوزخ
کے کہا پس آتی ہے اسکو گرمی اسکی اور لوئیں اسکی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اور تنگ کیجاتی ہے اوپر اسکے قبر اسکی یہاں تک کہ داخل ہوتی ہیں بیچ اسکے
پسلیاں اسکی داہنی کی اور بائیں طرف داہنی کی پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اسکے فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اسکے ہتھوڑا ہے لوہے کا اگر مارا جاوے
ساتھ اسکے پہاڑ البتہ ہو جاوے مٹی پس مارتا ہے اسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا کہ سنتے اسکو جو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے سوائے آدمی اور جن کے پس
ہوتا ہے مٹی پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اسکی روح روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب میں حیران اور دہشت زدہ بولتا ہے جیسے
یہاں آہ واویلا والے یہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ آیا دین و اسلام اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک ہو نجانا جانتا کیا معنی اور فرشتہ اندھا بہرا اسلیے
مقرر ہوگا کہ اسکی آواز رونے چلانے وغیرہ کی نہ دیکھے نہ سنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے اسمیں یہ شدت عذاب کے لیے ہے اور سزا ہے اسکے منکر ہونے
کی عذاب قبر سے **وعن** عثمان انه كان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار
فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجا منه فما
بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت منظرا
قط الا والقبر افظع منه رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

تحقیق ہوتے تھے جسوقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہانتک کہ تر کرتے تھے داڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے انکے کہ ذکر کرتے ہو بہشت کا اور دوزخ کا پس نہین روتے اور روتے ہو اس جگہ کھڑے ہونے سے پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق قبر اول منزل ہے منازل آخرت کی پس اگر نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے سخت تر ہے اس سے کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھی مین نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے اس سے یعنی ہیئت شنیع رکھتی ہے اور شدت و محنت یاد دلاتی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **وعنه** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ثُمَّ سَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انہین سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میت کے سے تو ٹھہرتے نزدیک اسکے پس فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے پھر مانگو واسطے اسکے ثابت رکھنے کو یعنی اللہ تعالی اسوقت مین اسے ثابت رکھے پس تحقیق وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دعاء استغفار زندہ کی مفید ہے مردہ کو مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور یہ دعا اور ثابتی مانگنی سوائے تلقین میت کے ہے کہ بعد دفن کے کرتے ہین اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کے نزدیک ثابت نہین ہے لیکن اکثر شافعیہ اور بعض حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے اور وارد ہوئی ہے بیچ تلقین بعد دفن کے ایک حدیث ابو امامہ صحابی سے کہ ذکر کی ہے وہ سیوطی نے جمع الجوامع مین حدیث طبرانی سے اور ابن نجار نے اور ابن عساکر نے اور دیلمی نے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جب مرے کوئی تم مین کا اور مٹی ڈال چکو اوپر اسکے تو چاہیے ایک شخص سرہانے قبر کے اور کہے یا فلان بن فلانہ اور میت سنتا ہے لیکن جواب نہین دیتا پھر کہے یا فلان بن فلانہ جب وہ اس بار سنتا ہے تو اٹھ بیٹھتا ہے قبر مین پھر کہے یا فلان بن فلانہ اس بار کہتا ہے میت ارشاد کر مجکو رحمت کرے خدا تعالی تجھپر لیکن تم نہین سنتے اسکو پھر کہے یاد کر اے فلانے اس امر کو کہ نکلا تو اوسپر دنیا سے کہ وہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ہے راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہے اور محمد پیغمبر تیرے ہین اور اسلام دین تیرا ہے اور قرآن امام تیرا پس یہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہے ایک منکر و نکیر مین سے ہاتھ دوسرے کا اور کہتا ہے باہر نکل اس بندہ کے آگے سے ہم کیا کام رکھتے ہین اس سے کہ حق تعالی نے تلقین کی یعنی سکھائی اسکو دلیل اسکی ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر نام میت کی ماں کا نہ جانین ہم تو کیا کہین اوسکی طرف نسبت کرین فرمایا نسبت کرے حوا کی طرف کہ ماں سبھون کی ہے تمام ہوئی حدیث اور پڑھنا اول سورہ بقر کا مفلحون تک اور آمن الرسول کا بھی آیا ہے اور اگر ختم قرآن ایسے فضل؟ اور بعضے علما [illegible] کہ [illegible] بھی فضیلت رکھتا ہے اور باعث نزول رحمت کا ہوتا ہے **وعن ابی سعید** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ سَبْعُونَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ معین کیے جاتے ہین کافر پر اسکی قبر مین ننانوے اژدھے کاٹتے ہین اسکو اور ڈستے ہین اسکو یہانتک کہ ہووے قیامت اگر تحقیق ایک اژدھا زمین سے پھنکار مارے بیچ زمین کے نہ اوگاوے زمین [illegible] یہ روایت کی ہے دارمی نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا ستر ہین بجاے ننانوے کے

الفصل الثالث عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَّجَهُ اللهُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے جابر سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

طرف جنازہ سعد بن معاذ کے جسوقت کہ فارغ کیے گئے پس جب کہ نماز پڑھی اُنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھے گئے سعد بیچ قبر اپنی کے اور ڈالی گئی اُنپر مٹی تسبیح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سبحان اللہ پڑھا پس تسبیح کی ہمنے دیر تک پھر تکبیر کہی حضرت صلعم نے یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کہی ہمنے پس کہا گیا اے رسول خدا کے کیوں تسبیح کی تمنے پھر تکبیر کہی تمنے فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اوپر اس بندہ صالح کے قبر اُسکی یہانتک کہ کھولدی وہ اللہ تعالی نے اُس سے بسبب تسبیح ہماری کے روایت کی یہ احمد نے ف کیونکہ غصہ اللہ تعالی کا رفع ہوتا ہے اس سے اور اسلیئے مستحب ہے تکبیر کہنی وقت دیکھنے حریق کی یعنی آگ کی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الذی تحرک لہ العرش وفتحت لہ ابواب السماء وشہدہ سبعون الفا من الملائکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ رواہ النسائی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ شخص ہے یعنی سعد کہ ہلا واسطے اُسکے عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نے بسبب آنے روح پاک اُسکی کے اور کھولے گئے واسطے اُسکے دروازے آسمان کے اور حاضر ہوئے اُسکے جنازے پر ستر ہزار فرشتے تحقیق بھینچے گئے یعنی بیچ قبر کے پھر کشادہ کی گئی قبر اور دور ہوئی یہ سختی اُن سے یعنی بسبب برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ نسائی نے **وعن** اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی یفتتن فیہا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ رواہ البخاری ہکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افہم کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتہم قلت لرجل قریب منی ای بارک اللہ فیک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر قولہ قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال اور روایت ہے اسماء بیٹی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سے کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے خطبہ کے پس ذکر کیا فتنہ قبر کا کہ آزمایا جاتا ہے بیچ اُسکے آدمی پس جب ذکر کیا یہ چلائے مسلمان چلانا روایت کی یہ بخاری نے اسی طرح اور زیادہ کیا نسائی نے حائل ہوا چلانا درمیان میرے اور درمیان اُسکے کہ سمجھوں میں کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب کہ ٹھہر گیا چلانا اُنکا کہا میں نے واسطے ایک شخص کے کہ نزدیک تھا میرے اے فلانے برکت کرے اللہ تعالی بیچ تیرے یعنی زیادہ کرے اللہ تعالی علم وحلم تیرا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر فرمانے اپنے کے کہا آپنے فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہے طرف میرے یہ کہ تم آزمائے جاؤگے بیچ قبروں کے قریب آزمانے دجال کے سے ف یعنی فتنہ قبر باعتبار ہول و دہشت کے قریب ہے فتنہ دجال کے سے **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبہا فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہے مردہ یعنی مومن قبر میں خیال کیا جاتا ہے واسطے اُسکے آفتاب نزدیک غروب ہونے اسکے کے پس بیٹھتا ہے ملتا ہے آنکھیں اپنی اور کہتا ہے کہ چھوڑو مجھکو کہ نماز پڑھوں روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ بات یا تو اُن فرشتوں سے کہتا ہے پہلے سوال جواب کے کہ میں نماز پڑھلوں پھر جو چاہو کرو یا بعد فراغت کے سوال جواب سے کہتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوں یہ حالت اُسکی رغبت حال پر دلالت کرتی ہے گویا ہنوز دنیا میں ہے اور سویا تھا اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ دنیا میں وہ بڑا منضبط اور مداوم نماز پڑھنے والا ہوگا کہ جسکو وہاں بھی نماز حسب عادت کے یاد آئی اور خصوصیت ترتیب مغرب کے مناسب حال مسافر و تنہائی اسکی کے ہے کہ شام غریبان مشہور ہے مسافر جب شہر میں آتا ہے شام کو تو حیران ہوتا ہے کہ کہاں بیٹھے اور کیا کرے بیت تو زلف دا کشادی و مارا تیرہ شد جہان اکنون فتاد شام غریبان کجا روز مہ نماز شام غریبان چو گریہ آغازم ✦ بمایہ ہائے غریبانہ گریہ پردازم ✦ **وعن** ابی ہریرۃ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یصیر الی القبر فیجلس الرجل فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوب ثم یقال لہ فیم کنت فیقول کنت فی الاسلام فیقال ما ھذا الرجل فیقول محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات من عند اللہ فصدقناہ فیقال لہ ھل رأیت اللہ فیقول ما ینبغی لاحد ان یری اللہ فیفرج لہ فرجۃ من النار فینظر الیہا یحطم بعضہا بعضا فیقال لہ انظر الی ما وقاک اللہ ثم یفرج لہ فرجۃ من الجنۃ فینظر الی زھرتہا وما فیہا فیقال لہ ھذا مقعدک علی الیقین کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالی ویجلس الرجل السوء فی قبرہ فزعا مشغوبا فیقال لہ فیم کنت فیقول لا ادری فیقال لہ ما ھذا الرجل فیقول سمعت الناس یقولون قولا فقلتہ فیفرج لہ فرجۃ من الجنۃ فینظر الی زھرتہا وما فیہا فیقال لہ انظر الی ما صرف اللہ عنک ثم یفرج لہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحطم بعضہا بعضا فیقال لہ ھذا مقعدک علی الشک کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالی رواہ ابن ماجۃ

اور روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق مردہ پہنچتا ہے طرف قبر کے پھر بیٹھتا ہے شخص یعنی نیک بیچ قبر اپنی کے بیچ اس حالت کے کہ نہیں کچھ خوف زدہ ہوتا اور نہ گھبرایا ہوا پھر کہا جاتا ہے اسکو بیچ کس دین کے تھا تو پس وہ کہتا ہے تھا میں بیچ اسلام کے پھر کہا جاتا ہے کون ہے یہ شخص پس وہ کہتا ہے محمد رسول خدا کے لائے ہمارے پاس دلیلیں ظاہر نزدیک خدا کے سے پس مانا ہم نے انکو پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے کیا دیکھا تو نے اللہ کو پس وہ کہتا ہے کہ نہیں لائق ہے واسطے کسی کے کہ دیکھے اللہ کو پس کھولا جاتا ہے واسطے اسکے روشندان طرف دوزخ کے پس دیکھتا ہے طرف اسکے کہ توڑتی ہے بعض اسکی بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے دیکھ طرف اس چیز کے کہ بچایا تجکو اللہ نے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اسکے دریچہ طرف بہشت کے پس دیکھتا ہے طرف تازگی اسکی کے اور اس چیز کے کہ بیچ اسکے ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر یقین کے تھا تو اور اسی پر مرا تو اور اسی پر اٹھایا جاویگا تو اگر چاہے اللہ تعالے اور بیٹھتا ہے شخص برا بیچ قبر اپنی کے ڈرتا ہوا گھبرایا ہوا پس کہا جاتا ہے واسطے اسکے بیچ کس دین کے تھا تو پس وہ کہتا ہے نہیں جانتا میں پس کہا جاتا ہے واسطے اسکے کون تھا یہ شخص پس وہ کہتا ہے سنا میں نے لوگوں کو کہتے تھے کہنا پس کہتا تھا میں بھی پس کھولا جاتا ہے واسطے اسکے روشندان طرف بہشت کے پس دیکھتا ہے طرف تازگی اسکی کے اور اس چیز کے کہ بیچ اسکے ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے دیکھ طرف اس چیز کے کہ پھیری اللہ تعالی نے تجھسے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اسکے روشندان طرف دوزخ کے پس دیکھتا ہے طرف اسکے توڑتا ہے بعض اسکا بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر شک کے تھا تو اور اوپر اسی کے مرا تو اور اوپر اسی کے اٹھایا جاویگا تو اگر چاہے گا اللہ تعالی روایت کی یہ ابن ماجہ نے

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

باب ہے اعتماد کرنیکا ساتھ کتاب وسنت کے ف کتاب یعنی کلام اللہ اور سنت سے مراد ہے اقوال اور افعال اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکو شریعت طریقت حقیقت کہتے ہیں۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن عائشۃ قالت** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہیں اسمیں سے پس وہ مردود ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسنے عقل سے ایک بات نکالی اسلام میں کہ نہیں ہے اسکے لیے کتاب وسنت سے سند ظاہر یا خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہے اور لفظ ما لیس منہ میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نکالنا اس چیز کا کہ مخالف کتاب وسنت کے نہو برا نہیں ہے۔ **وعن جابر قال قال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتہا

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پیچھے پس تحقیق بہترین باتوں کی کتاب خدا کی اور بہترین راہوں میں راہ محمد کی اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئیں جو چیزیں ہیں اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روایت کی یہ مسلم نے ف اسکے پیچھے یعنی پیچھے حمد و صلوٰۃ کے یہ حدیث حضرت نے خطبہ میں بیان فرمائی اسلیے اس طرح فرمایا اور جو بدعت ہے گمراہی ہے معنی یہ ہیں کہ جو بدعت سیئہ ہو وہ سبب گمراہی کی ہے جاننا چاہیے کہ جو چیز حضرت کے بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے اسمیں سے جو موافق اصول اور قواعد سنت کے ہو اسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو مخالف اسکے ہو بدعت ضلالت اور سیئہ یعنی بری کہتے ہیں چنانچہ مراد کل بدعۃ ضلالۃ سے یہی ہوتی ہے اور بعضی بدعت واجب ہے مانند تعلیم نحو کے واسطے سمجھنے کلام اللہ وغیرہ کے اور بعضی بدعت حرام ہے مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کے اور رد انکا کرنا بدعات واجبہ سے ہے اور بعضی بدعت مستحب جیسے خانقاہ و مدرسہ بنانے اور جتنے اچھے کام کہ حضرت کے زمانہ میں نہ تھے اور بعضی مکروہ مثل نقش و نگار کرنے مساجد اور کلام اللہ کے اور بعضی مباح مانند مصافحہ کے صبح کے بعد بموجب مذہب شافعی کے اور مذہب حنفی میں مکروہ ہے کہا امام شافعی نے کہ جو بات نئی نکالی اور وہ مخالف کتاب یا سنت یا قول و فعل صحابہ یا اجماع کے ہو ضلالت ہے اور جو ایسی نہو پس نہیں وہ بری ۱۲ شیخ سید علی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيْقَ دَمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کیے گئے لوگوں میں طرف خدا کے تین ہیں ایک تو کجروی کرنے والا حد حرم میں اور ڈھونڈھنے والا اسلام میں طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنے والا خون کسی شخص کا ناحق تاکہ بہاوے خون اسکا روایت کی یہ بخاری نے ف کجروی حد حرم میں یہ ہے کہ جو باتیں کرنی وہاں منع ہیں وہ کرے مثل لڑنے شکار کرنے وغیرہ کے یا مطلق گناہ کرنے مراد ہیں اور طریقہ جاہلیت کا جیسے نوحہ کرے یا گریبان چاک کرے مصیبت کے وقت یا شگون بد لیا یا نذر کرے یا اور رسمیں کفر کی برتے تاکہ بہاوے خون اسکا یعنی فقط خونریزی ہی ملحوظ ہووے قتل میں نہ اور غرض اگرچہ مطلق قتل برا ہے مگر بقصد نری خونریزی کے سب سے بدتر پس معلوم کیا چاہیے کہ جب چاہنے والے معصیت کا یہ حال ہے تو اسکے کرنے والے کا کیا حال ہوگا ۱۲ حق **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی بہشت میں مگر جسنے کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا گیا اور کسنے قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت میں اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کی یہ بخاری نے ف کہا گیا کسنے سرکشی کی یعنی وہ سرکش سے کون ہے پس حضرت نے جواب میں سرکش اور غیر سرکش بیان کیے واسطے خوب واضح ہونیکے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا آئے فرشتے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سوتے تھے پس کہا فرشتوں نے آپسمیں تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے کہاوت ہے پس بیان کرو واسطے اسکے کہاوت کو

کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق وہ سوتا ہے یعنی بیان کرنا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پس کہا کہ واسطے اسکی مانند
مثل ایک شخص کے ہے کہ بنایا گھر اور ٹھہرایا بیچ اسکے کھانا کھلانا اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہا بلانے والے کا داخل ہوگا گھر میں اور کھاویگا کھانا اور جسنے
نہ قبول کیا بلانے والے کو نہ داخل ہوگا گھر میں اور نہ کھاویگا کھانا پس کہا فرشتوں نے آپس میں بیان کرو اسکو تاکہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتوں نے تحقیق وہ سوتا ہے
اور کہا بعضوں نے تحقیق آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پھر کہا مراد گھر سے بہشت اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمان برداری کی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد صلعم فرق کرنے والے ہیں درمیان لوگوں کے
روایت کی یہ بخاری نے ف فرق کرنے والے ہیں کہ فرق کر دیا کافر اور مومن میں اور حق اور باطل میں اور صالح اور فاسق میں اور کھانا جو تیار کیا ہے مراد اس سے نعمتیں
بہشت کی اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہے اور دونوں بسبب اسکے کہ ظاہر ہوں بیان نہیں کیے گئے **وعن** انس قال جاء ثلثة رهط
الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا بها كانهم
تقالوها فقالوا اين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم وقد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر
فقال احدهم اما انا فاصلي الليل ابدا وقال الآخر انا اصوم النهار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل
النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبي صلى الله عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا اما والله اني لاخشاكم
لله واتقاكم له لكني اصوم وافطر واصلي وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه
اور روایت ہے انس سے کہا آئے تین شخص طرف بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرت کی پس جب کہ خبر دیے گئے ساتھ اسکے گویا
کہ کم جانا اسکو پس کہا آپس میں کہاں ہیں ہم بہ نسبت آنحضرت کے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے انکے جو پہلے کیے گناہ اور جو پیچھے پس کہا ایک نے
انمیں سے پس میں نماز پڑھا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے میں روزے رکھا کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے
پس میں الگ رہونگا عورتوں سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف انکے پس فرمایا حضرت نے تم نے کہا تھا
ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت تمہارے اللہ سے اور بہت تقوے کرتا ہوں بہ نسبت تمہارے واسطے
اللہ کے لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں رات کو اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں عورتوں سے
پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہیں ہے مجھ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آئے تین شخص یعنی حضرت علی اور عثمان بن مظعون
اور عبد اللہ بن رواحہ اور کہاں ہیں ہم یعنی ہمکو آنحضرت سے کیا مناسبت ہے مقدار عبادت میں کسواسطے کہ حضرت کو حاجت اتنی عبادت کی نہیں کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تاکہ بخشے اللہ اگلے پچھلے گناہ تیرے اور نکاح بھی کرتا ہوں عورتوں سے کمال یہی ہے کہ خوش رکھے او
کرے اور حقوق الہی میں بھی کچھ فرق نہ آوے اور توکل وغیرہ تمہارے بخلاف اور حضرت سب یہ باتیں کرتے تھے تاکہ امت بھی پیروی کرے اور جسنے اعراض کیا
یعنی پھیر لیوے بے رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سے نہیں اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ طریقہ رہبانیہ نہ اختیار کریں کہ مانع ہو ونکے اور حق عبادت ادا ہوگا
علی ہذا ف اس حدیث سے بعضوں نے استنباط کیا ہے کہ اسمیں رد ہے انکا جو بدعت حسنہ نکالتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں قسم عبادت ہی سے تھیں مگر زیادہ تھیں سنت پر
پسند نہ فرمائیں ایسی اولی یہی ہے کہ جو عبادت حضرت سے ثابت ہو واسطے اسکو اسی طرح ادا کرے اسکی زیادتی نہ کرے سکتے تاکہ ہو استاد سے مولانا اسحق رح **وعن**
عائشة قالت صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فرخص فيه فتنزه عنه قوم فبلغ ذلك رسول الله
صلى الله عليه وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال اقوام يتنزهون عن الشيء اصنعه فوالله اني لاعلمهم بالله واشدهم

لَهُ خَشْيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز پس رخصت دی بیچ اسکے پس پرہیز کیا اس سے کئی شخصوں نے پس پہونچی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ پرہیز کرتے ہیں اس چیز سے کہ کرتا ہوں میں پس قسم خدا کی تحقیق میں ان سب سے زیادہ جانتا ہوں مرضی نامرضی اللہ کی اور سب سے زیادہ ہوں میں نہایت واسطے اللہ کے ڈرنے کر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کی حضرت نے ایک چیز یعنی روزہ میں اپنی بی بی کا بوسہ لیا سفر میں روزہ افطار کیا یا رخصت کی بات ہے اور معنی اخیر حدیث کے یہ کہ میں باوجود کمال تقوے اور ڈرنے کے عمل رخصت پر کرتا ہوں یہ کون ہیں کہ پرہیز کرتے ہیں حقیقت میں رخصت پر عمل کرنے میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں ظاہر کرنا عجز کا ہے اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کی اسلیے حضرت نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے رخصتوں یعنی آسانیوں پر جیسے کہ دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے عزیمتوں پر یعنی اصلی حکموں پر **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے رافع بیٹے خدیج کے سے کہا تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور مدینہ والے تابیر کرتے تھے درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم کہا مدینہ والوں نے تھے ہم کرتے موافق عادت کے فرمایا شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہے پس چھوڑ دیا لوگوں نے پس کم ہوا میوہ اس سال کہا راوی نے پس ذکر کیا روبرو آنحضرت صلعم کے پس فرمایا حضرت نے نہیں میں مگر آدمی جب حکم کروں میں تمکو ساتھ کسی چیز کے بات دین تمہارے کی سے پس لو اسکو اور جسوقت حکم کروں میں تمکو ساتھ ایک چیز کے اپنی عقل سے پس نہیں میں مگر آدمی روایت کی یہ مسلم نے ف معنی تابیر کے یہ ہیں کہ کھجوروں میں ایک درخت ہوتا ہے نر اور ایک درخت ہوتے ہیں مادہ نر کا پھول جھاڑتے ہیں مادہ پر تا پھلیں اور معنی اخیر حدیث کے یہ کہ دنیا کے اسباب کے مقدمہ میں مجھسے خطا بھی ہوتی ہے اور صواب بھی حاصل یہ کہ حضرت نے اپنے اجتہاد سے منع فرمایا تھا بغیر آنے وحی کے اسلیے کہ دیکھا اسکو امور جاہلیت سے اور تاثیر اسکی بیچ زیادتی میں معقول نہ پائی اور نظر اسپر نفرمائی تھی کہ شاید کچھ اسکی خاصیت ہو بسبب جاری ہونے عادت الہی کے اسلیے خبر بالمنع نفرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہے پس جب دیکھا کہ اسمیں ایک خاصیت ہے بسبب جاری ہونے عادت الہی کے اور منع اسمیں کچھ آیا نہیں سکوت فرمایا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تھا اور غرض انکی دنیا نہ تھی بلکہ اہتمام تھا بیان کرنے امور آخرت کا اور بعضی روایت میں اسی قصہ میں آیا ہے کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم خوب جانتے ہو امور دنیا اپنی کو اسکے بھی یہی معنی ہیں کہ مجھکو التفات نہیں امور دنیا پر ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانا تھے امور دنیا اور آخرت میں **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہیں کہ مثل میری اور مثل اس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اسکے یعنی دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اسنے اے قوم میری تحقیق دیکھا میں نے لشکر اپنی آنکھوں سے اور تحقیق میں ہی ڈرانیوالا ہوں ننگا یعنی بیغرض پس ڈھونڈو تم نجات کو نجات کو پس فرمانبرداری کی اسکی ایک جماعت نے قوم اسکی سے پس چلے راتوں رات پس چلے

اور پیروی کی انکے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے ان میں سے صبح کی اپنے مکان میں پس بے خبر داخل ہوا ان پر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا انکو اور جڑ سے اکھاڑ دیا انکو پس یہ مثال اسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اس چیز کی کہ لایا میں اسکو اور مثال اسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اس چیز کو کہ لایا ہوں میں اسکو حق سے یعنی دین و شریعت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈرانے والا ننگا اصل اسکی یہ ہے کہ عرب میں جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اپنے اتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا اخبردار ہو جاوے قوم جلد اسکے یہ نشان ہوتی خبر امر ناگہانی و دہشت ناک کے پیش آنے میں پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ بیچ تحذیر سے عذاب کی ہیں بحق سید **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہا جعل الفراش وھذہ الدواب التی تقع فی النار یقعن فیہا وجعل یحجزھن ویغلبنہ فیتقحمن فیہا فانا اخذ بحجزکم عن النار وانتم تقحمون فیہا ھذہ روایۃ البخاری ولمسلم نحوھا وقال فی اخرھا قال فذلک مثلی ومثلکم انا اخذ بحجزکم عن النار ھلم عن النار فتغلبونی تقحمون فیہا متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اس شخص کے کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا شروع کیا پروانوں نے اور ان جانوروں نے کہ گرتے ہیں آگ میں گرنا آگ میں اور شروع کیا جلانے والے نے کہ روکتا تھا انکو اور وہ غالب آتے تھے پس داخل ہوتے تھے آگ میں یعنی اسکے منع کرنے سے باز نہیں رہتے آگ میں پڑنے سے پس میں پکڑتا ہوں کمریں تمہاری کہ بچاؤں آگ سے اور تم پیٹھے ہو بیچ اسکے یہ روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسی کے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ مثل میری اور مثل تمہاری ہے کہ میں پکڑے ہوں کمریں تمہاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہوں کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب آتے مجھ پر پیٹھے جاتے ہو بیچ اسکے روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی میں نے حرام اور منع چیزیں واضح بیان کی ہیں جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اس میں یعنی کرتے ہو وہی برے کام اور میں منع کرتا ہوں **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکانت منھا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منھا طائفۃ اخری انما ھی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت بہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اسکے ہدایت سے اور علم سے مانند مثال مینہ بہت کے کہ پہنچا زمین کو پس تھا اس زمین میں سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اس نے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پس اگایا خشک گھاس کو اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اس میں سے سخت کہ ٹھہر رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اسکے لوگوں کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پہنچا اس زمین میں ایک ٹکڑے اور کو نہ تھا وہ مگر چٹیل میدان نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گھاس کو پس یہ یعنی سب چند کو یہ مومن مثل ہے اس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کے اور نفع دیا اسکو اس چیز نے کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اسکے پس جانا یعنی سیکھا اس نے اور سکھایا اور مثل اسکی کہ نہ اٹھایا ساتھ اسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اس نے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس میں دو طرح کے آدمی مذکور ہوئے ایک فائدہ اٹھانے والے

تو یہی ہے اور دوسرے متفائدہ اٹھانے والے اُس سے اور زمین دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوئی ہو پانی سے اور دوسری وہ کہ نہیں فائدہ مند ہوئی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمیں ہیں اُگنے والی اور نہ اُگنے والی اسی طرح فائدہ مندوں سے دو قسم پر ہیں ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اُس زمین پاک کے ہیں کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھاس اُگائی اور اوروں کو بھی فائدہ مند کیا یعنی اسی طرح انھوں نے خود بھی فائدہ علم سے اٹھایا اور اوروں کو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہ ہوا اور علم جو حاصل کیا اسمیں تفقہ بھی کچھ نہ پیدا کی پس یہ مثل اُس زمین کے ہے کہ پانی اُسمیں ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھاس اگائی وہ مثال ہے مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور سمجھ اُس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہے محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگوں کو پہونچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہمارے اُستادوں کی یہی ہے اور جسنے کہ سر نہ اٹھایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نہ کی اور ہرگز نہ سنا اور اسپر عمل نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین میں آیا یا نہ آیا یا کافر ہوا یہ مثل اس زمین شور کے ہے کہ پانی قبول نہ کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اگایا یہ حق ہے

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَقَرَأَ اِلٰى وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ وہ ہے جسنے اتاری اوپر تیرے کتاب کہ اسمیں آیتیں ہیں محکم اور پڑھی آخر آیۃ تک اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل کے کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھے تو اور مسلم میں رایتم یعنی جب دیکھو تم اُنکو کہ پیچھے پڑتے ہیں اُسکے کہ متشابہ ہے قرآن سے پس وہ لوگ ہیں کہ نام رکھا اُنکا اللہ نے یعنی کج طبع پس بچیے تم اُنسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ محکمات کے باقی آیۃ یوں ہے ہن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب یعنی وہ آیتیں محکمات اصل کتاب کی ہیں اور اور متشابہ ہیں پس جو لوگ کہ اُنکے دلوں میں کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں اُسکی کہ متشابہ ہیں اُس سے واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور ڈھونڈھنے تاویل اُسکی کے اور نہیں جانتا تاویل اُسکی یعنے حقیقت معنی اُسکی مگر اللہ اور جو کہ مضبوط ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ متشابہات کے کہ سب نزدیک پروردگار ہمارے سے ہیں اور نہیں نصیحت مانتے مگر عقلمند اور نام رکھا اُنکا اللہ نے کج رو یعنی اس آیۃ میں مذکور ہے فاما الذین فی قلوبہم زیغ حاصل یہ کہ محکم آیتیں وہ ہیں کہ معنے اُنکے ظاہر ہوں اور متشابہ وہ کہ علم اُنکا اللہ ہی کو ہے جیسے ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہ پس اچھے لوگ محکم آیتوں کے معنی بھی سمجھتے ہیں اور ایمان بھی لاتے ہیں اُسپر اور متشابہ پر ایمان لاتے ہیں اور سمجھ معانی کی سپرد اللہ کے کرتے ہیں اور کج رو آیات متشابہات کے درپے سمجھنے کے ہوتے ہیں اور تاویلیں باطل کر کے گمراہ ہوتے ہیں خلاصہ ساری آیۃ اور حدیث کا یہ ہے جو مذکور ہوا

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ اٰيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتٰبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا دوپہر کو گیا میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن کہا پس سنی حضرت نے آواز دو شخصوں کی کہ آپسمیں اختلاف کر رہے تھے ایک آیۃ میں یعنی آیۃ متشابہ کے معنی میں جھگڑتے تھے پس تشریف لائے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تھا بیچ چہرہ مبارک کے رنگ کے غصہ پس فرمایا سوا اسکے نہیں ہلاک ہوے وہ شخص کہ تھے پہلے تمسے مگر بسبب اختلاف کرنے اپنے کے بیچ کتاب کے روایت کی یہ

مسلم نے ف مراد وہ اختلاف ہے کہ شک و شبہ مین ڈالے اور دشمنی پیدا کرے اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسے اختلاف کرے نفس قرآن مین یا اسکے معنی مین کہ جائز نہین اسمین اجتہاد و لیکن اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی کا ہے دین مین اور صحابہ کرام رضی سے منقول ہے اسطرح کا اختلاف ۔ح۔ **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسألته متفق علیه اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانون کے باعتبار گناہ کے وہ شخص ہے کہ سوال کرے ایک چیز سے کہ نہین حرام کی گئی تھی اوپر لوگون کے پھر حرام کی گئی بسبب پوچھنے اسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان شخص سے وے مراد ہین کہ جو پوچھتے تھے حضرت سے از راہ سرکشی اور تکلف کے جیسے کہ پوچھا بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام سے بقرہ کے حق مین اور جو پوچھتے کچھ حاجت کے لیے وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتے تھے ۔ح۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے بیچ آخر زمانے کے فریب دینے والے جھوٹھے لاوینگے تمہارے پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنے اور نہ باپون تمہارے نے پس بچو ان سے اور بچاؤ اپنے آپکو ان سے نہ گمراہ کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی پیدا ہونگے ایک لوگ کہ کہینگے لوگون سے ہم علما اور مشائخ ہین بلاتے ہین تمکو دین کی طرف اور وہ جھوٹے ہونگے جھوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگے یا اگلے لوگون پر باتین جھوٹی نقل کرینگے اور احکام باطل اور اعتقادات فاسد پیدا کرینگے پس بچا انسے اور نہ فتنہ مین ڈالین یعنی شرک مین مقصود یہ ہے کہ احتیاط کرو دینی لینی مین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیون کی سے اور زیادہ کرنے سے ساتھ اُنکے خصوصاً انسے کہ دعوی مجتہد کا کہین بیت چون بسا ابلیس آدم روے ہست ۔ پس بہر دستے نباید داد دست ۔ح۔ علی **وعنہ** قال کان اهل الکتاب یقرءون التوراة بالعبرانیة ویفسرونها بالعربیة لاهل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوهم وقولوا امنا بالله وما انزل الینا الایة رواه البخاری اور روایت ہے انہین سے کہا تھے اہل کتاب پڑھتے توراۃ کو بیچ عبرانی زبان کے کہ زبان یہودیون کی ہے اور تفسیر کرتے اسکی عربی زبان مین واسطے مسلمانون کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ انکو اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اس چیز کے کہ اوتاری گئی طرف ہمارے آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باقی آیت یہ ہے وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربهم لا نفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون یعنی اور ایمان لائے ہم اس چیز پر کہ اتاری گئی ہے طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد انکی کے اور اس چیز پر کہ دیے گئے موسی اور عیسی اور اس چیز پر کہ دیے گئے سارے نبی اپنے پروردگار کیطرف سے نہین فرق کرتے ہم درمیان کسی کے انمین سے اور ہم اللہ کے لیے تابعدار ہین پس یون کہو اور سچا نہ جانو اسلیے کہ شاید کچھ عبارت بدل ڈالی ہو اور جھٹلاؤ اسلیے نہین کہ توراۃ اصل حق ہے لیکن انہون نے بعضی جگہون مین تغییر تبدیل کر دیا ہے شاید کہ سچ ہی نقل کرین ۔ح۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواه مسلم اور روایت ہے انہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہے آدمی کو جھوٹ بولنے مین یہ کہ نقل کرے جو چیز کہ سنی یعنی بغیر تحقیق روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر کوئی کچھ جھوٹ نہ بولتا ہو لیکن عادت رکھتا ہو کہ جو کچھ سنے بے تحقیق روایت کر دے تو اسی قدر بس ہے جھوٹ بولنے مین کیونکہ جسکا یہ حال ہوگا البتہ جھوٹ مین گرفتار ہی ہوگا

اسلیے کہ جو کچھ سنتا ہے سب سچ نہیں ہوتا مقصود منع کرنا ہو بیان کرنے اس چیز کے کہ نہیں اسکا معلوم ہو صدق ہونا **وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي بعثه الله في أمته قبلي إلا كان له في أمته حواريون وأصحاب يأخذون بسنته ويقتدون بأمره ثم إنها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الإيمان حبة خردل رواه مسلم**

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نبی کہ بھیجا ہو اسکو اللہ نے بیچ امت اسکی کے پہلے مجھ سے مگر تھے واسطے اسکے امت اسکی میں مددگار اور یار کہ لیتے طریق اسکا اور پیروی کرتے حکم اسکے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے انکے یعنی بعد گذرنے حواریوں کے نا خلف کہتے وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز کہ نہیں حکم کیے گئے یعنی جیسے کہ حال ہے عالموں اور بُرے سرداروں کا پس جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے انسے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے انسے ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہے اور نہیں سوائے اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** زبان سے جہاد کرے یعنی منع کرے اور نصیحت کرے اور بُرا کہے اور دل سے جہاد یہ کہ بُرا جانے اور غمگین ہو اور نہیں سوائے اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے یعنی جسنے دل سے بھی بُرا نہ جانا اور راضی ہوا بُری بات کا پس کفر ہے اسکا **وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من تبعه لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا رواه مسلم**

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ بلایا طرف ہدایت کے ہوگا واسطے اسکے ثواب مانند ثواب ان لوگوں کے کہ پیروی کی اسکی نہیں کم کریگا یہ ثواب انکے سے کچھ اور جسنے کہ بلایا طرف گمراہی کے ہوگا اوپر اسکے گناہ مانند گناہوں ان لوگوں کے کہ پیروی کی اسکی نہیں کم کریگا یہ گناہ انکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کہ باعث بھلائی کا ہوگا اسکو بھی ثواب مانند کرنے والوں کے حاصل ہوگا اور اب جو باعث کو ثواب ملا تو پیروی کرنے والوں کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں ہو جاویگی کیونکہ ان پیروں کو بسبب عمل کے ہے اور باعث کو بسبب ہدایت کرنیکے اور ایسا ہی حال بُری راہ نکالنے والوں کا ہے گناہ میں **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بدأ الإسلام غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء رواه مسلم**

اور روایت ہے ان ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع ہوا اسلام غریب اور جلد ہو جاویگا جیسے کہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہو واسطے غریبوں کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ابتدائے اسلام میں مسلمان غریب اور کم تھے کہ وطنوں سے نکل کر ہجرت کی اور آخر کو بھی یہی حال ہو جاویگا پس خوشی ہو جیو انکو کہ آخر زمانہ میں قدم استقامت کا ثابت رکھینگے اور چنگل مارینگے ساتھ کتاب و سنت کے **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الإيمان ليأرز إلى المدينة كما تأرز الحية إلى جحرها متفق عليه**

اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسے کہ سمٹتا ہے سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مناسبت دی حضرت نے لوگوں کے بھاگنے کی مخالفوں کی آفات سے اور ثابت رہنے انکے کے ایمان پر ساتھ سانپ کے اسلیے کہ سانپ بہ نسبت اور جانوروں کے بہت بھاگتا ہے اور بہت سمٹ کر بل میں جاتا ہے اور مشکل سے نکالا جاتا ہے اور یہ خبر دی حضرت نے ابتدائے ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جس وقت کہ مسلمان کم ہونگے پس سمٹ آوینگے مدینہ میں **وسنذكر حديثي أبي هريرة ذرني في**

ما ترکتکم فی کتب المناسک وحدیثی معاویۃ وجابر لا یزال من امتی ولا یزال طائفۃ من امتی فی باب ثواب ہذہ الامۃ
ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابوہریرہ کی وسعی ما ترکتکم بیچ کتاب مناسک یعنی حج کے اور دو حدیثیں معاویہ اور جابر کی کہ ایک کا سر لا یزال من امتی ہے
اور دوسری کا لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ یعنی یہ حدیثیں مصابیح والے نے اس باب میں ذکر کی ہیں اور ہم بیچ
وہاں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ربیعۃ الجرشی قال اتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ لتنم عینک
ولتسمع اذنک ولیعقل قلبک قال فنامت عینای وسمعت اذنای وعقل قلبی قال فقیل لی سید بنی دارا
فصنع مادبۃ وارسل داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبۃ ورضی عنہ
السید ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المادبۃ وسخط علیہ السید
قال فاللہ السید ومحمد الداعی والدار الاسلام والمادبۃ الجنۃ رواہ الدارمی
روایت ہے ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب میں فرشتے پس کہا گیا انکو چاہیے کہ سوویں آنکھیں تمہاری
اور سنیں کان تمہارے اور سمجھے دل تمہارا فرمایا پس سوئیں آنکھیں میری اور سنا کانوں میرے نے اور سمجھا دل میرے نے فرمایا پس کہا گیا واسطے
میرے یعنی فرشتوں نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور تیار کیا کھانا اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہ قبول کیا بلانے والے کو داخل ہوا گھر
میں اور کھایا کھانے میں سے اور راضی اس سے ہوا سردار اور جسنے نہ قبول کیا بلانے والے کو نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ کھایا کھانے میں سے اور خفا ہوا اوپر
اسکے سردار فرمایا حضرت نے پس اللہ سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والا اور گھر اسلام اور کھانا بہشت روایت کی یہ دارمی نے **ف** سوویں
آنکھیں تیری یعنی نہ دیکھ اپنی آنکھوں سے کچھ اور سنیں کان تیرے یعنی کان نہ رکھ کسیکی بات پر اور جانے دل یعنی دل میں کچھ خیال نہ لا حاصل یہ کہ
غور اور حضور دل سے اس مثال کو سن تا خوب سمجھے آگے حضرت نے جواب دیا فنامت عینی کر اور پہلی حدیث میں گھر جنت کو فرمایا اور کہا نام اور کھانا نعمتیں اسکی
اور یہاں گھر اسلام کو فرمایا اور کھانا جنت کو اسلیے کہ اسلام سبب داخل ہونے گھر بہشت کا ہے پس اسکو مشابہ گھر کے کیا اور مادبہ یعنی کھانا مہمانی کا وہ تو
جانے نعمتیں بہشت ہی کی مراد ہیں ۔ سید **وعن** ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین
احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا
فی کتاب اللہ اتبعناہ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ
اور روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں ایک تم میں سے تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپر کھٹ اپنی کے آوے اسکو حکم
میرے حکم میں سے اس قسم سے کہ حکم کیا ہے میں نے یا منع کیا ہے میں نے اس سے پس کہے کہ نہیں جانتا میں جو کچھ پائی میں نے بیچ کتاب اللہ کے پیروی کی ہم نے
اسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ دلائل النبوۃ کے **ف** تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپر کھٹ کے یعنی تکبر کیے ہوئے فراغت
سے بیشمار ہے اور طلب علم اور حدیث ترک نہ کرے اور از راہ جہالت کے میرے حکم کو یوں نہ کہنے لگے کہ سوائے کتاب اللہ کے میں کچھ نہیں جانتا اور
نہ کسی چیز کی سوائے اسکے متابعت کرتا ہوں اسمیں خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جاہلوں اور فراغت والوں اور متکبروں کے حال سے کہ کسل
کرینگے حدیث پر عمل کرنے سے اس حکم میں کہ قرآن میں نہیں پانے کے اور گمان رکھیں گے کہ احکام شرع منحصر ہیں قرآن میں اور یہ نہیں جانتے کہ بہت احکام قرآن میں
نہیں اور حدیث میں ہیں جیسے قرآن دلیل ہے حدیث پیغمبر صلعم کی بھی دلیل ہے اور جیسے قرآن حضرت کو عطا ہوا ہے حدیث بھی عطا ہوئی ہے دونوں وحی ہیں ۔ حق ۔
وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن

وَمِثْلَهُ مَعَهُ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۔ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہوں میں قرآن اور مانند اسکے ساتھ اسکے خبردار ہو قریب ہے کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپر کھٹ اپنی کے کہیگا لازم کرو اوپر اپنے یہ قرآن یعنی فقط قرآن ہی کو سمجھو پس جو پاؤ تم بیچ اسکے حلال پس حلال جانو اسکو اور جو پاؤ تم بیچ اسکے حرام پس حرام جانو اسکو اور تحقیق جو کچھ کہ حرام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس چیز کے ہے کہ حرام کیا اللہ نے خبردار ہو کہ نہیں حلال کیا واسطے تمہارے گدہا اہلی اور نہ صاحب کچلی کا درندون میں سے اور نہ لقطہ عہد والے کا مگر اسطرح کا لقطہ کہ بے پروا ہو اس سے مالک اسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کے پس لازم ہے اوپر انکے کہ مہمانی کرین اسکی پس اگر نہ مہمانی کرین اسکی پس واسطے اسکے ہے یہ کہ لے انسے مانند مہمانی اپنی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور اسی طرح ابن ماجہ نے تا قول کما حرم اللہ تک ف مانند اسکے ساتھ اسکے یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہے کہ قرآن وحی ظاہر ہے اور حدیث وحی پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سے بطور تمثیل کے فرمایا کہ حرمت ان چیزون کی قرآن میں مذکور نہیں میں نے انکی حرمت بیان کی اور گدہا اہلی یعنی جو کہ گھر میں رہتا ہے پس گدہا وحشی کہ اسکو گورخر کہتے ہیں حلال ہے اور نہ صاحب کچلی کا یعنی جو کہ کچلی سے شکار کرتے ہیں اور پھاڑتے ہیں مانند شیر اور بھیڑیے اور کتے کے اور نہ لقطہ عہد والے کا معاہد اس کافر کو کہتے ہیں کہ درمیان اسکے اور درمیان مسلمانون کے عہد ہو ساتھ امان کے عام ہے کہ ذمی ہو یا غیر اسکے پس فرمایا کہ لقطہ اسکا یعنی جو چیز کہ رستے میں پڑی پائی اسکی حلال نہیں مگر ایسا لقطہ کہ بے پروا ہو مالک اسکا یعنی چیز حقیر مانند گٹھلی اور چھلکے اور گاجر اور مولی وغیرہ کے اور لازم ہے کہ مہمانی کرین یہ بطریق استحباب کے ہے نہ فرضیت کی پس اگر مہمانی نہ کرین تو لیلی مانند مہمانی اپنی کے یہ حکم اس صورت میں ہے کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جاویگا یا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اب منسوخ ہو گیا ۔ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ ۔ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کیا گمان کرتا ہے ایک تمہارا تکیہ لگائے اوپر چھپر کھٹ اپنی کے گمان کرتا ہے یہ کہ اللہ نے نہیں حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کے ہے خبردار ہو تحقیق قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا میں نے اور نصیحت کی میں نے اور منع کیا میں نے کئی چیزون سے کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کے ہیں بلکہ زیادہ ہیں اور تحقیق اللہ نے نہیں حلال کیا واسطے تمہارے یہ کہ داخل ہو تم گھرون اہل کتاب کے میں مگر ساتھ حکم انکے کے اور نہیں حلال کیا مارنا عورتون انکی کا اور نہ کھانا میوہ انکے کا جس وقت کہ دیویں تمکو وہ چیز کہ اوپر انکے ہے یعنی نہ ستاؤ انکو کہ اسطرح سے گھرون میں داخل ہو جاؤ بغیر اذن اور نہ ستاؤ انکے گھر والون کو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ اسناد اسکی کے اشعث بن شعبہ مصیصی ہے تحقیق کلام کیا گیا ہے

[illegible]

بیچ اسکے کہ آیا تقریر یہ نہیں ف لفظ ان الا انہ لا یحل سے تا آخر تک یعنی احکام حضرت نے بیان فرمائے کہ میں نے یہ منع کیے ہیں قرآن میں نہیں مذکور اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوٰۃ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہو لیکن میرک شاہ نے یہ عبارت مذکور لکھ دی ہے **وعنہ** قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہٖ مَوْعِظَۃُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا فَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّھُمَا لَمْ یَذْکُرَا الصَّلٰوۃَ اور انہیں سے روایت ہے کہا نماز پڑھوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منہ اپنے کے پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہیں اس سے آنکھیں اور ڈرے اس سے دل پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اور سننے اور حکم بجالانیکے یعنی سردار مسلمانوں کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہ ہے جو شخص کہ زندہ رہے تم میں سے پیچھے میرے پس دیکھے گا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرے کو اور طریقہ خلفاے راشدین کے کو کہ ہدایت کیے گئے ہیں پھر و ساتھ اسی کے اور مضبوط پکڑے رہو اسے ساتھ دانتوں کے اور بچو تم نئی نئی باتوں سے پس تحقیق جو نئی بات ہے بدعت ہے اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روایت کی یہ احمد نے اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا نماز کا ف یعنی نہیں کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ اس حدیث کا وعظنا موعظۃ سے نقل کیا اور گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی کہ وقت رخصت کے بیان کرنے میں کمال کوشش کرتا ہے آدمی کہ کچھ نہ رہ جاوے اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمیں کمال مبالغہ اطاعت حکم میں ہے اگر فرضا ایسا بھی ہو تو اطاعت کرے اور دانتوں سے پکڑنا کنایہ ہے کمال محافظت اور محکمی سے + ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطٰنٌ یَّدْعُوْ اِلَیْہِ وَقَرَاَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنے اسکے اور بائیں اسکے یعنی سات خط چھوٹے ٹیڑھے داہنی طرف اور اسی طرح بائیں طرف اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے انمیں سے شیطان ہے پکارتا ہے طرف اس راہ کے اور پڑھی یہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو اسکی آخر آیت تلک روایت کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف باقی آیت یہ ہے ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنی اور نہ پیروی کرو راہوں کی تا نہ پریشان کردیں راہیں تمکو راہ اسکی سے ف لمبا سیدھا خط مثال ہے راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہے اور چھوٹے ٹیڑھے خط مثال ہیں راہوں گمراہی کے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ اَرْبَعِیْنِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رُوِّیْنَاہُ فِیْ کِتَابِ الْحُجَّۃِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا مومن پورا ایک تمہارا یہاں تک کہ ہو خواہش اسکی تابع اس چیز کے کہ لایا ہوں میں اسکو یعنی دین و شریعت روایت کی یہ بیچ شرح سنہ کے

اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کیے گئے ہم یہ حدیث بیچ کتاب حجت کے ساتھ سند صحیح کے کشف یعنی کھلنا پیچ خبر حدیث کا اعتقاد میں اور عمل میں اور عادات اور عبادات میں ساتھ کمال خوشی کے یہ بات جب حاصل ہوتی ہے کہ جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس روشن ہوتا ہے ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہیں پائی جاتی ہے مگر اولیاء اللہ میں ہو سید

وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

اور روایت ہے بلال بن حارث مزنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ تحقیق چھوڑی گئی تھی بعد میرے پس تحقیق واسطے اسکے ہے ثواب مانند ثواب ان لوگوں کے کہ عمل کیا ساتھ اس سنت کے بغیر اسکے کہ ناقص ہووے ثواب انکے سے کچھ اور جسنے کہ نئی نکالی بدعت گمراہی کی نہیں راضی ہوتا اس سے اللہ اور رسول اسکا ہوگا اوپر اسکے گناہ مانند گناہوں ان شخصوں کے کہ عمل کیا ساتھ اسکے نہیں کم ہوگا گناہوں انکے سے کچھ روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے اور انہنے اپنے باپ سے ان نے کثیر کے دادا سے یعنی عمرو سے ف یعنی سنت پر عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے کمی نہیں ہوتی اور زندہ کرنیوالے سنت کے برابر انکے ثواب ملتا ہے اسی طرح بدعت پر عمل کرنے والوں کے گناہوں میں سے کچھ کمی نہیں ہوتی اور نکالنے والے کے لیے گناہ برابر انکے لکھا جاتا ہے اور سنت سے مراد بات دین کی ہے خواہ فرض ہو یا سوائے اسکے جیسے کہ نماز جمعہ کی لوگوں نے ترک کر دی اسنے رغبت دلا کر رواج دی یا اسی طرح صدقہ وغیرہ سوائے اسکے اور چیزیں مسنون ہو سید

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کے یعنی مکہ و مدینہ اور متعلقات انکے کے جیسے کہ سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنے کے اور البتہ جگہ پکڑیگا دین حجاز میں جیسے جگہ پکڑتی ہے بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا ابتدا میں غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا میں پس خوشحالی ہے واسطے غرباء کے اور وہی درست کرینگے اس چیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھے میرے سنت میری کو روایت کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت

میری کے یعنی زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یہاں تک کہ اگر ان میں سے وہ ہو کہ آتا ماں اپنی کے پاس یعنی بدفعلی کی ظاہر میں البتہ ہوگا بیچ امت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئے اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے سب وہ بیچ دوزخ کے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کہ کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے فرمایا جس پر ہیں میں اور میرے اصحاب روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد کے اور ابی داؤد کے روایت ہے معاویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے اور ایک گروہ بیچ بہشت کے اور وہ گروہ ہے جماعت اور تحقیق نکلینگی بیچ امت میری کے کئی قومیں سرایت کرینگی بیچ انکے خواہشیں یعنی بدعتیں عقائد میں اور اعمال میں جیسے کہ سرایت کرتی ہے ہڑک ہڑک والے کے نہیں باقی رہتی اس سے کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہے اس میں ف مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یعنی پاپوش جیسے پاپوش کے برابر ہوتی ہے اسی طرح اس امت کے لوگ مطابق ہونگے بنی اسرائیل کے اور مراد ماں سے باپ کی بیوی ہے یعنی سوتیلی ماں والا سگی ماں سے کسی سے یہ حرکت ہوتی ہے کہ مانع طبعی اور شرعی دونوں جمع ہیں اور مراد امتی سے اہل قبلہ ہیں یعنی جو مسلمان گنے جاتے ہیں پس اس صورت میں معنی کلہم فی النار کے یہ ہیں کہ بسبب گناہوں کے اور بدعتی اعتقادی کے دوزخ میں داخل ہونگے پھر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہونچا ہوگا نکلے گا بسبب رحمت پروردگار کے اور جماعت سے مراد اہل علم اور اہل فقہ حق والی جماعت انکو اسلیے کہا کہ جمع ہیں کلمہ حق پر اور تہتر فرقوں کی تفریق یوں ہے کہ بڑے فرقہ اہل اسلام کے آٹھ ہیں معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پھر معتزلہ کے بیس فرقہ ہیں اور شیعہ کے بائیس اور خوارج کے بیس اور مرجیہ کے پانچ اور نجاریہ کے تین اور جبریہ اور مشبہہ کے ایک ایک فرقہ ہیں کئی نہیں اور فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہیں سب یہ تہتر ہوئے اب عقائد انکے سنا چاہیے معتزلہ کہتے ہیں کہ بندے اپنے عمل آپ ہی پیدا کرتے ہیں اور انکار رویت کا کرتے ہیں اور قائل ہیں وجوب ثواب و عقاب کے اللہ پر اور مرجیہ کہتے ہیں کہ گناہ ساتھ ایمان کے کچھ ضرر نہیں کرتا جیسے کہ ساتھ کفر کے طاعت نہیں نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتے ہیں اور کلام الٰہی کو حادث کہتے ہیں اور جبریہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال میں کچھ اختیار نہیں رکھتا اور مشبہہ خالق کو ساتھ خلق کے مشابہ کرتے ہیں اور جسمیت اور حلول کے قائل ہیں باقی فرقوں کے عقائد مشہور ہیں اسلیے نہیں بیان کیے لیکن یہاں عوام کو ایک شبہ آتا ہے کہ مثلاً ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اسنے روافض اور اہل سنت و جماعت کو دیکھا کہ دونوں اپنے حق کو جانتے ہیں اور سند لاتے ہیں کتاب و سنت سے اب بیچارہ نہایت حیران ہے کہ حقیت ایک کی دونوں میں سے کیونکر معلوم کرے جواب اسکا یہ ہے کہ کئی باتیں صریح دلالت کرتی ہیں حق ہونے مذہب سنت جماعت کے پر وہ انمیں غور کرلے اسمیں حاجت پڑھنے علم کی نہیں اول یہ کہ کلام اللہ نعمت عظمیٰ باریتعالیٰ کی ہے اور وہ اکثر سنیوں ہی کو یاد ہوتا ہے رافضی محروم ہیں اور اگر ہزاروں میں کسی کو یاد بھی ہوا تو وہ نادر ہے اور نادر کالمعدوم دوسرے یہ کہ جتنے اولیاء علماء گذرے کہ دین کے تھے اور بعضونکے رافضی بھی معتقد ہیں انہوں نے یہی مذہب اختیار کیا اگر یہ دین برا ہوتا کاہیکو اختیار کرتے تیسرے شعار اسلام کے یعنی جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتے ہیں اور وہ بے نصیب چھپے چھپے کہ مدینہ کہ دین وہیں سے پیدا ہوا اور ضرب المثل ہے بزرگی میں وہاں کے لوگ بھی سنی ہیں اگر انکا مذہب اچھا ہوتا وہ پہلے اس مذہب میں ہوتے اسی طرح اور فرقے دعوے کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں انکا جواب یہ ہے کہ اسمیں نرا دعویٰ کام نہیں آتا جبتک کہ دلیل قوی نہ لاویں اور دلیل حقیت اہل سنت و جماعت کی یہ ہے کہ دین اسلام ساتھ نقل کے ہم تلک پہونچا اور نری عقل اسمیں کافی نہیں پس ساتھ تواتر اخبار کے اور تتبع احادیث و آثار کے متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین کا بھی اعتقاد یہ تھا اور اکثر جھوٹے مذاہب والے انکے بعد پیدا ہوئے صحابہ اور اگلے لوگ ہرگز کوئی ان مذاہب پر نہ تھے اور جب بعضے ان میں سے پیدا ہوئے تو وہ بیزار تھے انسے اور ایسے ہی کیا انسے منقطع ائمہ اور صحاح ستہ کے مصنف اور محدث اور علماء ربانیین اور اولیاء کاملین سب مذہب اہل سنت و جماعت ہی رکھتے تھے پس اگر مذہب سنت و جماعت حق نہ ہوتا تو لازم آتا کہ گمراہ ہوں سارے اچھے لوگ اور مذہب برے بہتر ہوں اور بہت سی دلیلیں انکی حقیت کی ہیں اگر انصاف [illegible] اجماع ہے

معلوم ہوا اور نہیں تو نہیں بلیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت ہے ناوان کو کافی نہیں دفتر نہ رسالہ ہ تمام ہوا یہ کلام اب حدیث میں انکو مشابہت شرک والونکے ساتھ اسلیے دی کہ جیسے شرک والے پر شرک غالب ہوتی ہے اور پانی سے بھاگتا ہے اور پیاسا مرجاتا ہے ویسی ہی جھوٹے مذاہب والو پہ خواہش نفسانی غالب ہوتی ہے اور علم حق سے بھاگ کر جنگل گمراہی مین ہلاک ہوتے ہین عیاذا باللہ منہ سید حق علی حضرت عبد العزیز رحمۃ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین جمع کریگا امت میری کو یا کہا بجاے امتی کے امت محمد کو اوپر گمراہی کے اور ہاتھ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے یعنی جماعت جنتیون کی سے الگ کر کے دوزخ مین ڈالا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ہاتھ اللہ کا ہے جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالیٰ کی ہے جماعت پر یہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے حق ہی ہوتی ہے ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس وابن عاصم فی کتاب السنۃ اور انہیں سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے حدیث انس اور ابن عاصم کی صحیح کتاب سنت کے **ف** یعنی جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علما کے ہون انکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کے صاحب مشکوٰۃ نے سفیدی چھوڑ دی تھی اسلیے کہ نام کتاب کا معلوم نہیں ہوا میرک شاہ نے عبارت مذکورہ لگا دی ہے **وعن** انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہیں بیچ دل تیرے کے کینہ واسطے کسیکے پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ ہے سنت میری اور جسنے دوست رکھا سنت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہے اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہے محبت اور رفاقت آنحضرت صلعم کا چہ جاے عمل کرنا اسپر اے بھائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہے حضرت کی سنت کے محبت رکھنے والونکا سب نعمتیں دارین کی ایکطرف اور یہ ایکطرف اللہ تعالیٰ نصیب کرے ہم سب کو آمین آمین آمین ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب الزہد لہ من حدیث ابن عباس اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دلیل پکڑی ساتھ سنت میری کے نزدیک بگڑنے امت میری کے پس واسطے اُسکے ثواب ہے سو شہید کا روایت کی یہ بیہقی نے کتاب الزہد مین حدیث ابن عباس کی سے **ف** کیونکہ ایسے وقت مین بیچ زندہ کرنے اور رواج دینے سنت کے بڑی مشقت پڑتی ہے برابر شہیدونکے بیچ زندہ کرنے دین کے بلکہ زیادہ اور بعضی نسخون مین بعد لفظ رواہ کے بیان بھی سفیدی چھوٹی ہے لیکن میرک شاہ نے تمام کتاب کا لکھ دیا ہے **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان

مُوسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابر سے انھون نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس وقت کہ آئے اُنکے پاس عمرؓ پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں حدیثیں یہودیون کی اچھی لگتی ہیں ہمکو تو آیا پس دیکھتے ہو یعنی حکم فرماتے ہو ہمکو کہ لکھوں ہم بعضی انمیں سے پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسے کہ حیران ہیں یہود اور نصاریٰ تحقیق لایا ہون میں تمہارے پاس ملت روشن صاف اور اگر ہوتے موسیٰ زندہ نہیں لائق تھی انکو مگر پیروی میری روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف یعنی کیا تحیر دین اسلام مین اسکو ناقص جانتے ہو کہ محتاج اور دین کے ہو وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کھایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کے اور امن میں رہے لوگ زیادتی اُسکی سے داخل ہوگا بہشت میں پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے تحقیق یہ آجکے دن البتہ بہت ہیں لوگون میں فرمایا اور ہون گے بیچ زمانہ پیچھے میرے کے روایت کی ترمذی نے ف اگر ایک مال کمادے ایسی وجہ سے کہ گناہ وقت ہاتھ آنے کے پہلے اُسکے کمانے کے یا عین وقت کمانے کے یا بعد اُسکے تو وہ طیب نہیں ہوتا جب گناہ سے بچے تینوں حالتوں میں تو وہ طیب ہے مثال طیب نہ ہونیکی یہ ہے کہ مثلاً کسی نے بیچ کرنیکا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد ایجاب وقبول بموجب شرع کے ہوا یا عین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع میں لگادے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگادے مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہے کہ ایک بوتل شراب کی مجھے دیا کرنا پس چاہیے کہ تینوں وقتوں میں خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرلے حالت نوکری کو اور عمل کرے بیچ طریقہ سنت کے یعنی جو فعل کرے یا جو بات بولے موافق شرع کے ہو یعنی جنگل جادے ہر عمل میں ساتھ سنت کے یعنی ساتھ حدیث کے زیادہ وہ ہو اُس عمل میں یا مثلاً کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجالاوے اور البتہ بہت ہیں بیچ لوگوں کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانہ میں تو بہت ہیں بعد ہمارے دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آگے حاصل حضرت کے ارشاد کا یہ ہے کہ خیر میری اُمت سے مطلق منقطع نہیں ہوسکتی اگرچہ قرن کی زیادتی کا ہو اخیر زمانہ میں بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقویٰ پر مستقیم ہونگے عامل حق۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم بیچ ایسے زمانہ کے ہو جو چھوڑے تم میں سے دسواں حصہ اُس چیز سے کہ حکم کیا گیا ساتھ اُسکے ہلاک ہوگا پھر آویگا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا انمیں سے ساتھ دسویں حصہ اُس چیز کے کہ حکم کیا گیا ساتھ اُسکے نجات پاویگا روایت کی یہ ترمذی نے ف یہ بات بیچ حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرمائی ہے کہ اُس زمانہ میں بہت تاکید تھی اسکی اور آخر زمانہ میں اگر دسواں حصہ بھی بجالاوینگے نجات پاوینگے۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھے ہدایت کے کہ تھی اوپر اُسکے مگر کہ دیے گئے ہیں جھگڑا پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت نہیں بیان کرتے اُسکو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑنے کے بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مگر دیے گئے ہیں جھگڑے

تا رواج دین نہ سب باطل کو اور اظہار بین بنا سے حق کی اور سبب آترنے اس آیۃ کا یہ ہو کہ جب اتری یہ آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ
حصب جہنم یعنی تم اور جنکو کہ تم پوجتے ہو سوا اللہ کے ایندھن دوزخ کے ہیں تو بیا تیہ مشرک سنکر خوش ہوگئے اور بولے کہ ہمارے بت
حضرت عیسیٰ سے بہتر نہیں اگر عیسیٰ کہ معبود نصاریٰ کے ہیں بحکم اس آیۃ کے دوزخ میں جاوینگے ہم راضی ہیں کہ بت ہمارے بھی انکے ساتھ دوزخ میں جاویں
پس یہ آیۃ نازل ہوئی ما ضربوہ لک آخر تک اتری یعنی یہ بحث جو تجھے کرتے ہیں بطریق جدل و خصومت کے کرتے ہیں کیونکہ عرب اپنی زبان کے جانتے ہیں کہ
ما تعبدون سے بت پتھر وغیرہ کے مراد ہیں نہ حضرت عیسیٰ وغیرہ ایسے بندے حق ہو **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ
بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے نہ سختی کرو تم اوپر جانوں اپنی کے پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہارے پس تحقیق ایک قوم نے جیسے بنی اسرائیل نے سختی کی اوپر جانوں اپنی کے
پس سختی کی اللہ نے اوپر انکے پس یہ جماعت ہے باقی ماندہ انکی بیچ صومعوں کے اور دیار کے رہبانیۃ تھی کہ نکالا اسکو نہیں فرض کی تھی ہم نے اوپر انکے روایت کی یہ ابوداؤد نے فائدہ سختی کرو
یعنی ایسی ریاضت اور مجاہدہ نہ کرو کہ نفس انکی طاقت نہ رکھے اور مباح کو اپنے اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کریگا اسکو اور تم طاقت
ادا سے حق اسکی نہیں رکھنے کے اور جگہ بندگی کرنے قوم نصاریٰ کی کو صومعہ کہتے ہیں اور جگہ بندگی کرنے یہودی کو دیار کہتے ہیں اور رہبانیۃ کہتے ہیں بہت
عبادت کرنیکو اور ریاضت کو اور انقطاع کرنیکو لوگوں سے اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیریں گردنوں میں باندھنی اور ترک کرنا لذات اکل اور
پہاڑوں میں جا بسنا وغیرہ ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کے کرتے تھے پس فرمایا کہ یہ چیزیں انہوں نے اپنی طرف سے اختراع کیں یعنی نکالیں ہم نے انپر فرض
نہیں کی تھیں آخر کو حق رعایت اسکی کا نہ ادا ہوا اور اکثر کافر ہوئے ساتھ دین عیسیٰ کے پس یہودی ہوگئے یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہ ہو چکے
اور چھوڑ دی رہبانیۃ پس اس طرح تم نہ کرو اور بعضے انمیں سے حضرت عیسیٰ کے دین پر قائم رہے یہاں تک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائے فقط
وعن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ حَلَالٍ وَحَرَامٍ
وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ فَأَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْأَمْثَالِ
هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَلَفْظُهٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرح کے حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو
اور عمل کرو ساتھ محکم کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور عبرت پکڑو ساتھ مثالوں کے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور
لفظ اسکے یہ ہیں پس عمل کرو ساتھ حلال کے اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی فائدہ مراد محکم سے یہاں یہ ہو کہ اسکے معنوں میں کچھ شبہ نہ ہو جیسے اقیموا الصلوٰۃ
واٰتوا الزکوٰۃ اور مراد متشابہ سے یہ کہ معنی اسکے خوب واضح نہ ہوں جیسے ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہ ذلک اور مراد مثالوں سے قصے ہیں پہلوں گذری ہوئی امتوں کے اور ایمان لاؤ
ساتھ متشابہ کے اور جانو کہ مراد اللہ تعالیٰ کی جو اس سے حق ہے اگرچہ ہمیں مطلب اسکا معلوم نہ ہو اور شعب الایمان میں بعد لفظ اتبعوا المحکم کے باقی عبارت بطور پہلے ہی ہو جیسا ہو
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ وَأَمْرٌ بَيِّنٌ
غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ وَأَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے امر تین
طرح کے ہیں ایک امر ظاہر ہو ہدایت انکی پس پیروی کرو انکی اور ایک امر کہ ظاہر ہو گمراہی انکی پس بچو ان سے اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہو بیچ اسکے پس سونپ اسکو طرف اللہ
عزوجل کے روایت کی یہ احمد نے فائدہ یعنی جس چیز کا خوب حق ہونا آیت و حدیث سے ثابت ہو جیسے نماز اور زکوٰۃ کا اسکی پیروی کرو اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسے کفار کی رسمیں

بتیں غیر قرآن کے ہیں اُس سے اور جس امر میں اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اُسکا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ لوگ انمیں اپنی طرف سے اختلاف
کرتے ہوں اور اللہ اور رسول نے اُسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعیین وقت قیامت کے پس تو بھی اُسکے حق میں کچھ نہ کہو
اور سپرد کر خدا کو کہا سید علی **الفصل الثالث** تیسری فصل عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ
وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان
بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کے کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ کنارے
پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درّوں پہاڑ کے سے اور لازم ہے تم پر جماعت اور عام روایت کی یہ احمد نے ف مراد یہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت
دلیر ہوتا ہے ایسے ہی شیطان اُس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علماء سے الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہے اور بچو درّوں پہاڑ کے سے
یعنی شاہراہ اسلام چھوڑ کر گمراہوں کی گھاٹیوں میں مت پڑو وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنی ایک ساعت پس تحقیق نکالا اُسنے پٹا یعنی ذمہ اسلام کا گردن
اپنی سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف یعنے اب اُس کو نہ پہونچا کہ شاید تقید اسلام اور بند احکام اُسکے سے باہر ہے وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ
رَسُوْلِهِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ اور روایت ہے مالک بن انس سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑی ہیں میں نے بیچ
تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہ ہو گے تم جب تک پکڑے رہو گے اُن دونوں کو یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اُسکے کی یعنی حدیث روایت کی یہ موطا کے وَعَنْ
غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا
مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے غضیف بن حارث ثمالی سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر اٹھائی جاتی ہے مانند اُسکے سنت سے پس چنگل مارنا
ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے روایت کی یہ احمد نے ف چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے
اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ ساتھ اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہے نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہے تاریکی مثلاً پاخانہ جانا بموجب آداب شرع
کے بہتر ہے بنانے سرا اور مدرسہ کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا ترقی کرتا ہے طرف مقام قرب کے اور ساتھ ترک اُسکے تنزل
کرتا ہے اُس سے اور یہ باعث ہوتا ہے اس سے افضل کے ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہونچتا ہے کہ اُسکو رین اور طبع کہتے ہیں کذا ذکرہ الشیخ
اور اسی طرح سید جمال الدین نے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ سر اسمیں یہ ہے کہ جسنے مثلاً رعایت آداب پاخانہ کی کی تو اللہ تعالی توفیق دے گا اُسکو ترقی
کی طرف اُس چیز کے کہ اعلی اُس سے ہے اور جو اُسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اُسکا اور افضلوں کے ترک کا یہانتک کہ پہونچیگا مرتبہ عام
رین اور طبع کے انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری نے لکھ کر لکھا ہے کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت
عتاب کا ہوتا ہے اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اُسکا بے شبہ بدعتی کرتا ہے اور بدعت سے ترک کرنا نہیں اگرچہ
حسنہ ہو بلکہ بدعت بھی انمیں سے نہیں لازم آتی وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ إِلَّا نَزَعَ

اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسان سے کہا نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے یعنی بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ نکالتا ہے اللہ تعالیٰ سنت انکی سے مثل اسکے پھر نہیں پھیرتا اسکو طرف انکے قیامت تک روایت کی یہ دارمی نے وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابراہیم بن میسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تعظیم کرے صاحب بدعت کی پس تحقیق اُس نے مدد کی اوپر گرانے اسلام کے روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور کیونکہ اسکی توقیر میں حقارت سنت کی ہے یہ باعث ہوتی ہے ویران کرنے بنائے اسلام کی اور اسی قیاس پر ہے سنت کی توقیر کرنے میں اور بیچ حقارت کرنے اہل بدعت کے آبادی بنائے اسلام کی ہوتی ہے وہ سید علی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدَى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ جسنے سیکھی کتاب اللہ کی پھر پیروی کی اُس چیز کی کہ بیچ اسکے ہے ہدایت کریگا اُسکو اللہ گمراہی سے بیچ دنیا کے یعنی ثابت رکھے گا اسکو ہدایت پر اور بچا دیگا گمراہی سے جب تلک زندہ ہے دنیا میں اور بچا دیگا اسکو دن قیامت کے برے حساب سے یعنی مواخذہ نہیں ہوگا اور بیچ ایک روایت کے ہے کہا جسنے پیروی کی کتاب اللہ کی نہیں گمراہ ہوگا دنیا میں اور نہ بدبخت ہوگا یعنی عذاب نہیں دیا جاویگا بیچ آخرت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت پس جسنے پیروی کی ہدایت میری کی یعنی قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنی دنیا میں اور نہ بدبخت ہوگا یعنی آخرت میں روایت کی یہ رزین نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوا وَفَوْقَ ذَلِكَ دَاعٍ يَدْعُو كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَأَخْبَرَ أَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّ الْأَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَأَنَّ السُّتُورَ الْمُرْخَاةَ حُدُودُ اللّٰهِ وَأَنَّ الدَّاعِيَ عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ وَأَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهِ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَخْصَرَ مِنْهُ اور روایت ہے ابن مسعود سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدھی اور دونوں طرف راہ کے دو دیواریں اور بیچ دیواروں کے دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازوں کے پردے پڑے ہوئے اور رستہ کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہے کہ سیدھے چلو اوپر راہ کے اور مت کج چلو اور اوپر اُس پکارنے والے کے ایک پکارنے والا اور ہے جب کہ قصد کرتا ہے بندہ یہ کہ کھولے کچھ ان دروازوں میں سے کہتا ہے پکارنے والا وائے ہے تجکو مت کھول اُسکو پس تحقیق تو اگر کھولیگا داخل ہو جاویگا اُسمیں یعنی پھر وہاں ٹہرا تو گمراہ ہوگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سے اسلام ہے یعنی اُس سے جنت کو پہونچتے ہیں اور مراد دروازوں کھلے ہوؤں سے چیزیں حرام کی ہوئیں اللہ کی یعنی انکے کرنے سے کمال اسلام سے نکل جاتا ہے اور مراد پردے پڑے ہوؤں سے حدیں اللہ کی اور مراد پکارنے والے سے کہ سرے رستہ کے ہے قرآن ہے

اور معرا و پکارنے والے سے کہ اوپر اُسکے ہے وہ نصیحت دینے والا اللہ کی طرف سے ہے بیچ دل ہر مومن کے یعنی فرشتہ روایت کی یہ رزین نے اور روایت کی احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے نقل کی نواس بن سمعان سے اور اسی طرح ترمذی نے اس سے مگر ترمذی نے ذکر کیا مختصر اسے **ف** حدین اللہ کی کہ دی ہیں بندون کے اور حرام چیزین کہ باندھی ہیں کہ اُن سے گذرے نہیں پس حدون سے مراد ہیں احکام الٰہی اور بیچ دل ہر مومن کے یعنی فرشتہ ہے نیک یہ شو قرآن کچھ فائدہ نہیں دیتا کیونکہ کلام قرآن کا راہ بتاتا ہے لیکن اُس سے نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہونچنا ساتھ توفیق و ہدایت الٰہی کے ہے کہ دل مین ڈالتا ہے

وعن ابن مسعود قال من كان مستنا فليستن بمن قد مات فان الحي لا تؤمن عليه الفتنة اولئك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تكلفا اختارهم الله لصحبة نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم على آثارهم وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم رواه رزين

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا جو شخص چاہے کہ پیروی کرے کسی کی راہ کی پس چاہیے کہ راہ پکڑے اُن لوگون کی کہ مر گئے ہیں پس تحقیق زندہ نہیں امن کیا جاتا اوپر اُسکے فتنہ سے یعنی دین مین اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بہترین اس امت کے بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے اور بہت کامل تھے علم مین اور بہت کم تھے تکلف مین پسند کیا تھا اُنکو اللہ تعالی نے واسطے صحبت نبی اپنے کے اور واسطے قائم کرنے دین اپنے کے پس پہچانو تم واسطے اُنکے بزرگی اور پیروی کرو اُنکی اوپر نقش قدم اُنکے کے اور پکڑے رہو جب تک کہ ہو سکے خلق اُنکی اور خصلت اُنکی پس تحقیق وہ تھے اوپر ہدایت سیدھی کے روایت کی یہ رزین نے **ف** یہ بات ابن مسعود رض نے اپنے زمانہ مین تابعین سے کہی اور مراد مردون سے صحابہ رکھے اور زندون سے اہل زمانہ اپنے کے سوائے صحابہ کے اور شاید اُنہون نے صحابہ کے حقیت کی یہ گواہی دی واسطے رد کرنے رافضیون اور ملحدین کے اور یہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے یعنی صحابہ رض دل مین خلوص اور ایمان کامل رکھتے تھے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی یعنی یہ صحابہ ایسے ہین کہ امتحان کیا اللہ نے دلون اُنکے کو واسطے تقوی کے یعنی طرح بطرح کی سختیان اور مصیبتین اور بیماریان دیکھے کہ آیا صبر کرتے ہین یا نہین پس باوجود اسکے اُنکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل تھے علم مین یعنی علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراءۃ اور فرائض اور تصوف خوب رکھتے تھے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نے عطا فرمایا تھا کہ اورون کو ویسا حاصل ہونا مشکل ہے اور بہت کم تھے تکلف مین یعنی بیچ عمل کرنے کے تکلف نہ رکھتے تھے پس وہ چلتے تھے ننگے پانون اور نماز پڑھتے تھے زمین پر اور کھاتے تھے ہر طرح کے برتن مین مٹی اور لکڑی وغیرہ کے اور سن مین اور پی لیتے جھوٹا لوگون کا اور ایسا ہی حال علم مین تھا کہ نہ کلام کرتے اُسمین مگر جو ضرور ہوتا اُنکو اور جو مسئلہ نہ جانتے تو کہدیتے کہ ہم نہین جانتے خواہ مخواہ تکلف کر کے تقریرین نہ گڑھتے تھے اور دفع کرتے فتوی نفسون اپنے سے یعنی اپنے سے زیادہ علم والے کا حوالہ کرتے کہ اُس سے پوچھ لو اور جانتے اُس پاس کہ اُنسے زیادہ علم رکھتا اور ایسا ہی حال قرات مین تھا کہ پڑھتے تھے قرآن حق پڑھنے اُسکے کا اور بیچون عرب کے راگ راگنی وغیرہ مین نہ پڑھتے تھے اور اسی طرح احوال باطن مین بے تکلف تھے کہ وجد رقص نہ کرتے تھے یعنی حال نہ لاتے تھے اور نہ ہو ہا کرتے تھے اور نہ اگر پڑتے تھے اور نہ سر جھکاتے تھے یعنی حال لانے مین اور نہ جمع ہوتے تھے واسطے راگ اور مزامیر کے جیسا کہ حال ہمارے وقت کے لوگون کا ہے اور نہ حلقہ بنا کر بیٹھتے واسطے ذکر جہر کے مساجد مین اور نہ اپنے گھرون مین بلکہ فروتن بطور فرش کے بچھے رہتے اور ارواح اُنکی سیر کرتین عرش پر ظاہر مین ملے رہتے ساتھ خلق کے اور باطن مین متوجہ رہتے طرف حق کے اور پہنتے جو میسر ہوتا اُنکو قسم صوف اور سوت اور کتان سے اور نہ مقید تھے ساتھ پہننے گدڑی وغیرہ کے یا تاج اکرا اور کھاتے جو مہیا ہوتا قسم حلال لذیذ مزہ دار سے یعنی پرہیز کرتے تھے گوشت اور دودھ

اور یہود ونصاریٰ وغیرہ ذلک سے اور سب یہ باتین حاصل ہوئی تھین بسبب تربیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مربی کامل مکمل تھے جیسے کہ فرمایا ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکھایا مجھے رب میرے نے پس اچھا ادب سکھایا مجھکو اور مراد بیچانتے سے یہ ہے کہ متابعت انکی کرو اور محبت انکی رکھو اور اخلاق انکے سے سیکھو اور اس حدیث سے فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق مین جب یہ افضل تھے اور کمال استعداد قبول کرنے ہدایت کا رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جیسے کہ اس آیۃ مین فرمایا والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا یعنی لازم کیا اللہ نے انپر کلمہ تقوی کا اور تھے لائق تر اور مستحق تر ساتھ کلمہ تقوی کے اور آثار مین آیا ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے نظر فرمائی تمام بندون کے دلون پر پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور پاک تر پس رکھا نور نبوت کا اسمین اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلون کو بہت صاف اور لائق تر پس اختیار کیا انکو بیچ صحبت کی صحبت کے لیے اور یہ بات تو خود ظاہر ہے بزرگون کی صحبت مین ہر چند مشکل گزری کہکے کس کس درجہ کو پہونچے ہین تعجب ہے کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنی پیغمبر کی صحبت مین گزارین اور کمال نفع حاصل کرین احق **وعن** جابر ان عمر بن الخطاب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنسخۃ من التورٰۃ فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التورٰۃ فسکت فجعل یقرأ ووجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسی حیا وادرک نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب لائے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توراۃ کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ توراۃ کا پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمرؓ نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو گم کیجیو تجھکو گم کرنے والیان کیا نہین دیکھتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس دیکھا حضرت عمرؓ نے طرف چہرہ آنحضرتؐ کے پس کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول انکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اسکے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہ دارمی نے **ف** جملہ ثکلتک الثواکل کا دعا ہے واسطے موت کے لیکن عرب اپنے محاورہ مین اصل معنی اسکے مراد نہین رکھتے بلکہ مقام تعجب مین بولتے ہین کہ عجب ہے کہ تو رباتین نہین سمجھتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع نہ کرے کتابون یہود اور نصاریٰ اور حکما اور فلاسفہ سے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لا ینسخ کلام اللہ وکلام اللہ ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا اور انہین سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہین نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہے کلام میرے کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہے بعض اسکا بعض کو **ف** نسخ تغیر و تبدیل ایک حکم شریعت کا ہے ساتھ حکم دوسرے کے واسطے اصلاح کاروین کے پس نسخ چار قسم پر ہے نسخ کتاب کا ساتھ کتاب کے اور نسخ حدیث کا ساتھ حدیث کے اور نسخ کتاب کا ساتھ حدیث کے اور نسخ حدیث کا ساتھ کتاب کے لیکن بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتھ حدیث کے نہین ہوتا پس تاویل اس حدیث مین

یہ ہوگی کہ مراد کلام سے بیان وہ ہو کہ بطریق رائے اور اجتہاد کے فرمایا ہو نہ بطریق وحی کے یا یہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثیں میری نسخ کرتی ہین بعض انکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کیے کتنے فرض پس نہ ضائع کرو تم انکو یعنی چھوڑ نہ دو انکو یا شروط و ارکان انکے نہ ترک کرو یا ریا و سمعہ اور عجب و غرور انمین نہ کرو اور حرام کین کتنی چیزین یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو انکے اور مقرر کین حدین یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ انسے یعنی کمی زیادتی انمین نہ کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سے یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال ہین بیرون بھولنے کے پس نہ بحث کرو انمین روایت کین تینون حدیثین دارقطنی نے

کِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب ہے بیچ بیان کرنے علم کے اور فضیلت اسکی کے ف مراد علم سے علم دین کا کہ متعلق ہے ساتھ کتاب و سنت کے وہ دو قسم پر ہے مبادی یعنی وسائل اور مقاصد مبادی وہ علم ہے کہ معرفت کتاب و سنت کی اسپر موقوف ہے مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کے اور مقاصد جو کہ متعلق ہے ساتھ اعمال اور اخلاق اور عقائد کے اور ان سب کو علم معاملت بھی کہتے ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہے وہ ایک نور ہے کہ بعد عمل کرنے کے علم ظاہر پر دل مین پڑتا ہے کہ ساتھ اسکے حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات و صفات اور افعال حق سبحانہ تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہے اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتے ہین بحکم اس حدیث کے من عمل بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم یعنی جو کہ عمل کرتا ہے علم پر نصیب کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ علم اس چیز کا کہ جانی ہے اور نہ پڑھی ہو پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہے معنی انکے یہ ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ نسبت ہے مانند نسبت تن اور جان اور پوست اور مغز کے اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اوپر تفاوت مراتب اور درجات اسکے کے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہے گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ بناوے مجھپر جانکر پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ بخاری نے ف مراد آیت سے وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسے من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی اور سوائے اسکے اور حدیثین کہ اسی طرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کے یہ ہونگے کہ پہونچاؤ میری طرف سے حدیثین میری اگرچہ تھوڑی ہون اسمین رغبت دلائی پھیلانے علم پر اور حدیث کر بنی اسرائیل سے مراد یہ ہے کہ جو قصے سنو انسے بیان کرنا انکا جائز ہے اور احکام وغیرہ انکے نقل کرنے منع فرماتے ہین جیسے کہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہے کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہو گئین اور ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین اسمین نہایت منع اور زجر ہے جھوٹ باندھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے ساتھ اتفاق علماء کے اور امام محمد جوینی نے اسکو کفر لکھا ہے اور یہ حدیث یعنی من کذب علی آخر تک متواترات سے ہے بلکہ اسکے درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہونچتی ہے کہ بہت سے صحابیون نے نقل کی ہے چنانچہ

لکھا ہے بعضوں نے کہ باسٹھ صحابی اسکے راوی ہیں کہ انمیں عشرہ مبشرہ بھی ہیں * سید علی حق * وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حدیث کرے مجھسے کوئی حدیث گمان ہے کہتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہے پس وہ ایک ہے جھوٹوں میں سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کیونکہ بسبب رواج دینے اور منتشر کرنے اسکے کے مددگار جھوٹ بنانے والے کا ہوا پس یہ بھی مانند اسکے ہوا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے بھلائی کا سمجھ دیتا ہے اسکو بیچ دین کے یعنی احکام شریعت اور طریقت اور حقیقت میں اور سوائے اسکے نہیں کہ میں بانٹتا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی میں حدیث وغیرہ بیان کر دیتا ہوں سمجھ اور فکر اور عمل اسپر جتنا جناب باری تعالیٰ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور چاندی کے بہتر انکے بیچ جاہلیت کے بہتر انکے ہیں بیچ اسلام کے جبکہ سمجھیں روایت کی یہ مسلم نے **ف** آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور چاندی کے یعنی نیک اخلاق اور صفات میں متفاوت ہیں موافق استعداد اور بزرگی ذات کے جیسے کہ ایک کان ہے کہ اسمیں لعل و یاقوت پیدا ہوتے ہیں اور اور میں سونا چاندی اور اور میں سرمہ چونا وغیرہ اور مطلب اسکے بعد کے جملہ کا یہ ہے کہ جو لوگ کفر کی حالت میں اچھی صفتیں رکھتے تھے یعنی سخاوت شجاعت وغیرہ جب وہ مسلمان ہوئے اور علم دین خوب حاصل کیا اچھے ہوئے بیچ جاہلیت کے پہلے ظلمت کفر میں چھپے ہوئے تھے جیسے کہ سونا وغیرہ کان میں خاک میں چھپا ہوتا ہے جب مسلمان ہوئے اور بھٹی ریاضت کی میں تپے وہ آلایش جاتی رہی اور خالص ہو گئے اور ساتھ نور علم و معرفت کے روشن ہوئے * حق * وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد مگر بیچ دو شخصوں کے ایک وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور توفیق دی کہ اوپر خرچ کرنے اسکے کے بیچ حق کے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ دیا اسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہے ساتھ اسکے اور سکھاتا ہے اسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد حسد سے یہاں غبطہ ہے حسد اسکو کہتے ہیں کہ کسی پر نعمت دیکھے یہ آرزو کرے کہ اس سے دور ہو جاوے یہ آرزو کرنی درست نہیں مگر ظالم اور مفسد کے حق میں کرے تو درست ہے اور غبطہ یہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت میرے تئیں بھی جیسے کہ فلانے کو ہے پس یہ آرزو اچھی باتوں کے لیے کرنی درست ہے * حق * وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مرتا ہے آدمی موقوف ہوتا ہے اس سے ثواب عمل اسکے کا مگر ثواب تین عملوں کا باقی رہتا ہے صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے ساتھ اسکے یا اولاد صالح کہ دعا کرے واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نماز روزہ وغیرہ جو زندگی میں کرتا ہے ثواب اسکا تو ذخیرہ ہوتا ہے ملیگا بعد مرنے کے

لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تلک کرتا تھا پاتا تھا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزونکا بعد مرنے کے بھی پہونچتا رہتا ہے صدقہ جاریہ جیسے کوئی زمین وغیرہ وقف کرگیا یا کنواں یا باولی بنا گیا وغیرہ ذالک اور علم کہ نفع لیا جاتا ہے جیسے کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا کسی کو علم پڑھا گیا یا جیسے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيمة ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والاخرة ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والاخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه المسلم ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا الى الجنة وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتب الله ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملئكة وذكرهم الله فيمن عنده ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه رواه مسلم

اور روایت ہے انھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے سختی کو دنیا کی سختیون مین سے دور کریگا اللہ اس سے سختی کو سختیون دن قیامت کی سے اور جسنے آسان کردیا اوپر تنگدست کے آسان کریگا اللہ اوپر اسکے بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور جسنے کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کے اور اللہ تعالی بیچ مدد بندے کے ہے جبتک کہ ہے بندہ بیچ مدد بھائی اپنے مسلمان کے اور جو شخص کہ چلے ایک راہ مین کہ ڈھونڈھتا ہے بیچ اسکے علم آسان کریگا اللہ واسطے اسکے بسبب اسکے راہ طرف بہشت کے اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گھر کے گھرون مین سے اللہ کے یعنی مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑھین کتاب اللہ کو اور معنی بیان کرین اسکے آپس مین مگر اترتی ہے اوپر انکے تسکین اور دُعا مانگتی ہے انکو رحمت اور گھیرتے ہین انکو فرشتے اور ذکر کرتا ہے انکا اللہ بیچ ان لوگون کے کہ نزدیک اسکے ہین یعنی ملائکہ مقربین مین اور جسکو کہ تاخیر کیا اسکو عمل اسکے نے نہین جلدی کریگا ساتھ اسکے نسب اسکا روایت کی یہ مسلم نے **ف** آسان کردیا تنگدست یعنی مثلاً کسی کے ذمہ قرض تھا اور وہ اسکے ادا سے عاجز تھا اسنے اسکو مال دیا تا وہ ادا کرے یا اگر اسکا قرض تھا اسنے بخشدیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اسکا ظاہر کرکے رسوا نہ کیا اور دوسرے معنے اسکے یہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈھانکے ننگے کا کپڑے سے تو ثواب مذکور پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کے یعنے داخل کریگا اسکو بہشت مین بسبب جزائے طلب علم کے یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث داخل ہونے بہشت کا ہوگا اور معنے سکینہ کے ہین تسکین و خاطر جمعی کہ اسکے سبب سے خواہشین دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کا دل سے نکل جاتا ہے اور حضور ساتھ اللہ کے اور نورانیت پیدا ہوتی ہے اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہین کہ جسنے تقصور کیا عمل مین نسب عالی اسکا قیامت کو کچھ کام نہین آنے کا **بیت** بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی ✦ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ✦ حق ✦

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول الناس يقضى عليه يوم القيمة رجل استشهد فاتي به فعرفه نعمه فعرفها فقال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القي في النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القران فاتي به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القران قال كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال انك عالم وقرأت القران ليقال هو قارئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القي في

النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ
فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَ
لٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیوں میں سے کہ حکم کیا جاویگا اسپر دن قیامت کے یعنی سبب ترک کرنے خالص نیت کے ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اللہ تعالیٰ اسکو یعنی یاد دلاویگا نعمتیں اپنی پس پہچانیگا انکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا عمل کیا تونے بیچ انکے یعنی نعمتیں جتا کر اعتراض کریگا کہ شکر انکا تونے کیا ادا کیا کہے گا لڑا میں بیچ راہ تیری کے یہانتک کہ شہید کیا گیا میں فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہے تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے پس تحقیق کہا گیا یعنی غرض تیری خلق سے حاصل ہوئی اب تجھ سے کیا چاہتا ہے پھر حکم کیا جاویگا اسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے یہانتک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اسکو اور پڑھا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اسکو نعمتیں اپنی پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اسکے کہیگا سیکھا میں نے علم اور سکھلایا اسکو اور پڑھا میں نے بیچ راہ تیری کے قرآن فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا تونے ولیکن سیکھا تونے علم کو تاکہ کہا جاوے تحقیق تو عالم ہے اور پڑھا تونے قرآن کو تاکہ کہا جاوے وہ قاری ہے پس تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے یہانتک کہ ڈالا جاویگا آگ میں اور ایک وہ شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اسکے روزی کو اور دیا اسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اسکو نعمتیں اپنی پس معلوم کریگا انکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اسکے کہے گا نہیں چھوڑی میں نے کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو یہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اسکے مگر کہ خرچ کیا میں نے بیچ اسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹا ہے تو ولیکن کیا تونے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہے پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے پھر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں اٹھا لیگا علم کو یعنی آخری زمانہ میں کہ نکالے اسکو نکالنے کر یعنی دور کرے اسکو بندوں میں سے ولیکن اٹھا لیگا علم کو ساتھ اٹھانے علما کے یہانتک کہ جب نہیں باقی رکھیگا کسی عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے مسئلہ پس فتویٰ دینگے بے علم پس گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے لوگوں کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُّذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے شقیق سے کہا تھے عبداللہ بن مسعود نصیحت کرتے لوگوں کو بیچ ہر جمعرات کے پس کہا انکو ایک شخص نے اے ابوعبدالرحمٰن البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز کے کہا انہوں نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہے مجکو اس سے یہ کہ تحقیق میں مکروہ رکھتا ہوں کہ تنگ کروں میں تمکو میں خبرگیری کرتا ہوں تمہاری ساتھ نصیحت کے جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھ نصیحت کرنے کے واسطے خوف اکتانے کے اوپر ہمارے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ

بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے انس سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتے کوئی کلام پھیرتے اُسکو تین بار فرماتے یہانتک خوب سمجھ لیتے لوگ اُنسے اور جب کہ آتے اوپر کسی قوم کے پس ارادہ سلام کا کرتے سلام کرتے اُنپر تین بار روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی جس بات کا اہتمام سخت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگوں نے سُنی نہ ہوگی اُسمین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتے ہونگے واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اذن چاہنے کے اندر آنے کے لیئے اور دوسرا اسلام تحیۃ کا یعنے جو کہ وقت ملاقات کے کرتے ہیں اور تیسرا رخصت کے وقت ۲ شیخ سیدہ

وعن أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یہ کہ نہیں چل سکتی سواری میری پس سواری دو مجکو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں میرے پاس سواری پس کہا ایک شخص نے کہ اے رسول خدا کے میں بتاؤں اسکو ایسے شخص کو کہ وہ سواری دے اُسکو پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگاہ کردے اوپر بھلائی کے پس واسطے اُسکے ہے مانند ثواب کرنے والے اُس بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے کہا تھے ہم بیچ اول روز کے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس آئی اُنکے پاس ایک قوم ننگے بدن والی لپیٹے کمل یا عبا اور ڈالے ہوئے تھی تلواریں گلے میں اکثر اُنکے قوم مضر کے تھے بلکہ سب اُنکے مضر میں سے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بسبب اسکے کہ دیکھا اُنپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئے گھر میں بیچ اور اُنکے لیئے کچھ تلاش کیا کچھ نہ پایا پھر نکلے پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی یعنے ظہر کی یا عید کی پھر خطبہ فرمایا پس پڑھی خطبہ میں یہ آیت اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے یعنے حضرت آدم علیہ السلام آخر آیت تک کہ اخیر اسکا یہ ہے تحقیق اللہ ہے اوپر تمہارے نگہبان اور پڑھی وہ آیت کہ بیچ سورۂ حشر کے ہے ڈرو واللہ سے

اور چاہیے کہ نظر کرے آدمی اس چیز کو کہ آگے بھیجی ہو واسطے کل آنے والے کے فرمایا حضرت نے خیرات کرے شخص دینار اپنے میں سے درہم اپنے میں سے کپڑے اپنے میں سے اور اپنے پیمانہ گیہوں میں سے اور اپنے پیمانہ کھجوروں میں سے یہاں تک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نے پس لایا ایک شخص انصار میں سے ایک تھیلی بھری ہوئی دینار کی یا درہم کی ہاتھ اسکا قریب تھا کہ تھک جاوے اس سے بلکہ تحقیق تھک گیا پھر شروع کیا پے در پے لانا لوگوں نے یہاں تک کہ دیکھے میں نے دو تودے غلہ کے اور کپڑے کے یہاں تک کہ دیکھا میں نے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا بھرا ہوا تھا یعنے بسبب خوشی کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دے بیچ اسلام کے طریق نیک پس واسطے اُسکے ہے ثواب اسکا اور ثواب اس شخص کا کہ عمل کیا ساتھ اسکے پیچھے اسکے بغیر ناقص ہونے اجر انکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا بیچ اسلام کے طریقہ بد کو ہوگا اوپر اُسکے گناہ اسکا اور گناہ انکا کہ چلیں گے اسپر پیچھے اسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہوگا ہوں انکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے **ف** لفظ او العباء کا جو اول حدیث میں آیا ہے کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے مجتابی النمار کہا یا مجتابی العباء دونوں کمل کی قسم ہیں اور پہلی آیت سورہ نسا میں ہے اس میں ذکر خیرات کرنے کا اور ناتے داروں سے سلوک کرنے کا ہے حضرت نے یہ آیتیں پڑھکر رغبت دلائی خیرات کی

وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا كان على ابن ادم الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خون کیا جاتا کوئی از روے ظلم کے مگر کہ ہوتا ہے اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اسکے سے کس واسطے کہ اسنے اول طریقہ نکالا قتل کرنے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اسپر لکھا جاتا ہے اتنا ہی قابیل پر بھی کہ بیٹا حضرت آدم علیہ السلام کا ہے لکھا جاتا ہے کیونکہ پہلے اسنے اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا وسنذكر حديث معاوية لا يزال من امتي في باب ثواب هذه الامة ان شاء الله تعالى اور ذکر کرینگے ہم حدیث معویہ کی کہ سرا اسکا یہ ہے لا یزال من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالی یعنے مصابیح والے نے یہاں ذکر کی ہے اور ہمنے وہاں

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن كثير بن قيس قال كنت جالسا مع ابي الدرداء في مسجد دمشق فجاءه رجل فقال يا ابا الدرداء اني جئتك من مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم لحديث بلغني انك تحدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جئت لحاجة قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم ليستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في جوف الماء وان فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة والدارمي وسماه الترمذي قيس بن كثير اور روایت ہے کثیر بن قیس سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ ابی درداء کے بیچ مسجد دمشق کے یعنے شام کے پس آیا ان پاس ایک شخص پس کہا اے ابی درداء تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سے واسطے ایک حدیث کے کہ پہونچی ہے مجھکو یہ کہ تم نقل کرتے ہو اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں آیا میں واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایک راہ میں یعنے قریب ہو یا دور ہو کہ طلب کرتا ہو بیچ اسکے علم لیجاویگا

چاہا ہے اللہ اُسکو راہ مین راہون بہشت کی سے اور تحقیق فرشتے رکھتے ہین بازو اپنے واسطے رضامندی طالب علم کے اور تحقیق عالم البتہ استغفار کرتے ہین
واسطے اُسکے جو کہ بیچ آسمانون کے ہین یعنے ملائکہ اور جو کہ بیچ زمین کے ہین یعنی جن و انس وغیرہ اور مچھلیان درمیان مین پانی کے اور تحقیق فضیلت
عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی چاند چودھوین رات کے ہے اوپر تمام تارون کے اور تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرون کے اور تحقیق نبی نہین ورثہ
چھوڑ گئے دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ ورثہ چھوڑا ہے علم پس جسنے حاصل کیا علم کو لیا اُسنے حصہ کامل روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے
ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نام لیا راوی کا ترمذی نے قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی ہے جیسے کہ مصنف نے کہا اور نہین
آیا مین واسطے اور کام کے یعنے سوا سُننے حدیث کے اور کچھ غرض میری نہین اُنھون نے اجمالاً وہ حدیث سنی ہوگی چاہا کہ ساتھ تفصیل کے سنین یا
احتمال ہے کہ مضمون پورا اسکا نہ سُنی ہوگی یا سمجھا ہو کہ بلا واسطہ نہین لئے پھر ابو دردا نے جو آگے حدیث بیان کی احتمال ہے کہ یہی حدیث اُنسے پوچھی ہو یا بہت
مشقت اُٹھا کر آیا تھا اسلیے اُسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھی یہان مذکور ہو اور رکھتے ہین بازو یا تو بازو حقیقۃً بچھاتے ہین
یا یہ کنایہ ہے تواضع اور رجوع برحمت سے اور زمین والون مین مچھلیان بھی داخل تھین لیکن پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ ہے اسپر کہ مینھ برسنا اور حاصل ہونا
خیر اور ارزانی کا بسبب برکت علما کے ہے یہانتک کہ مچھلیان وغیرہ بھی اندر پانی کے زندہ ہین انھین کی برکت سے اور فائدہ عالم کا متعدی ہے
یعنے اورون کو بھی پہونچتا ہے اور فائدہ عابد کا لازمی یعنے اُسی کی ذات کو ہے اسلیے عالم کو مشابہ چاند کے کیا کہ روشنی اُسکی بھی سارے مین
پہونچتی ہے اور عابد کو مشابہ ستارہ کے کہ اُسکی روشنی اور جاے نہین پھیلتی اگر کوئی کہے کہ عالم خالی عبادت سے نہوگا کہ علم بے عمل کی فضیلت نہین
اور اسی طرح عبادت بے علم کی صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بھی ہونگے اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابد مین کیا ہے جواب یہ کہ مراد عالم سے وہ ہے
کہ بعد تحصیل علم کے اکتفا ساتھ عبادت ضروری کے یعنے فرائض اور واجبات اور سنتون موکدہ کے کرکے صرف اوقات اپنی ساتھ شغل علم کے
کرتا ہے اور کام اسکا پھیلانا علم و ترویج دین کا ہے اور مراد ساتھ عابد کے یہ ہے کہ بعد تحصیل علم کے مشغول عبادت مین رہتا ہے اور اسکا فائدہ رواج
علم کا سبب ہے فضیلت اُسکی بھی عبادت پر سبب ہوئی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوتا ہے شرح السنۃ مین امام ثوری رح سے منقول ہے کہ کہا
نہین جانتا مین آج کے دن کوئی چیز افضل طلب علم سے لوگون نے کہا اُنکو کہ نہین ہے واسطے لوگون کے نیت یعنی خلوص نیت مین اُنکے نہین کہا
اُنھون نے کہ طلب کرنا اُنکا علم کو سبب ہے نیت کا یعنے نیت اس سے آپ ہی درست ہوجاتی ہے اور اسی لیے کہا ہے بعضے عالمون نے کہ طلب کیا ہمنے
علم واسطے غیر خدا کے پھر ہوگیا اللہ ہی کے لیے اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہے نماز نفل سے کیونکہ یا تو وہ فرض عین ہوگا یا فرض کفایہ
اور دونون افضل ہین نفل سے + سید حق ملی وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ
كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى
النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ مُرْسَلًا
وَلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمَاءُ وَسَرَدَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہا مذکور ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخصون کا
ایک اُن مین سے عابد اور دوسرا عالم یعنے حضرت سے پوچھا کہ افضل دونون مین سے کون ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی
عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمہارے کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے اور فرشتے اُسکے اور اہل آسمان

اور زمین یہاں تک کہ چیونٹیاں بیچ بلوں اپنے کے اور یہاں تک کہ مچھلیاں دعاء خیر کرتی ہیں اوپر تعلیم کرنے والے لوگوں کے خیر کو یعنی علم دین کو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ دارمی نے مکحول سے بطریق ارسال کے اور نہیں ذکر کیا دو شخصوں کا فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند فضیلت میری کے اوپر ادنی تمہارے کے پھر پڑھی یہ آیت سوائے اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندے اسکے جو کہ عالم ہیں اور بیان کی حدیث آخر تک **ف** مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمہارے کے خیال کیا چاہیے کہ حضرت کی فضیلت تمہارے ادنی پر کسقدر ہے اور نہیں ذکر کیا دو شخصوں کا یعنے پہلی روایت میں جو مذکور ہے کہ حضرت کے روبرو دو شخصوں کا ذکر ہوا یعنے عالم اور عابد کا وہ دارمی کی روایت میں نہیں ہے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں یعنی صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنے آدمی آوینگے تمہارے پاس طرفوں زمین سے طلب کرینگے سمجھ بیچ دین کے پس جبکہ آویں تمہارے پاس پس قبول کرو وصیت بیچ حق انکے کے بھلائی کی یعنی انسے بھلائی کرو اور تعلیم کرنا انکو علم دین روایت کی یہ ترمذی نے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْحَكِيمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ فائدہ دینے والا دین میں مطلوب ہے حکیم کا یعنے دانا کا پس جہاں پاوے اسکو پس وہ لائق ہے ساتھ اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل روایت کرنے والا اس حدیث میں ضعیف گنا جاتا ہے یعنے بیچ بیان کرنے حدیث کے **ف** یعنے جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسی کے پاس پاتا ہے لے لیتا ہے ایسے ہی دانشمند کو چاہیے کہ دین کی بات فائدہ مند جس کسی سے سنے قبول کرے اسکو اور عمل کرے اوسپر کہ یہ مستحق اسکا ہے خیال نہ کرے کہ فقیر حقیر کی بات کیا قبول کروں بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سے سنے اور وہی اپنی لونڈی سے سنے اور قبول نہ کرے تو متکبر ہوگا **بیت**

مرد باید کہ گیرد اندر گوش + ور نوشتہ است پند بر دیوار +

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ایک فقیہ سخت تر ہے اوپر شیطان کے ہزار عابدوں سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیونکہ شیطان جب لوگوں پر دروازے خواہش نفسانی کے کھولتا ہے عالم پہچان لیتا ہے اور انکو تدبیر اسکے دفع کی بتا دیتا ہے بخلاف نرے عابد کے اسلیے کہ وہ اکثر مشغول عبادت میں ہوتا ہے اور شیطان کے جال میں پھنسا ہوتا ہے لیکن جانتا نہیں + سید + **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٍ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيفٌ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہے اوپر ہر مرد وعورت مسلمان کے اور سکھانا علم کا نااہل کو مانند ہار پہنانے والے سور کے ہے جواہر اور موتیوں اور سونے کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

قول حضرت کے مسلم تک اور کہا یہ حدیث متن اسکا مشہور ہے اور اسناد اسکے ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سے سب ضعیف ہین **ف**
لیکن کتنی طرحین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سے قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہے اور طلب کرنا علم کا فرض ہے
مراد علم سے وہ علم ہے کہ جسکی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اُسپر معرفت صانع کی اور اُسکی صفات کی اور جاننا
نبوت رسول کا اور سوا اسکے اُن چیزون کا کہ ایمان بدون اُنکے صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا
جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزون کا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوٰۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و
نفاس کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ خاوند جورو کے ہے سیکھنا واجب ہوا اسی طرح بیچ شرا کرنے لگے تو مسائل اُسکے سیکھنے واجب ہونگے اسی پر
اور چیزون کو سمجھ لے غرضکہ جو بات اسکو پیش آویگی اُسکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو ہشد گنہگار رہوگا اور بعضون کے نزدیک مراد
علم سے علم اخلاص اور معرفت آفات نفس کی ہے یعنے حسد کینہ وغیرہ ہا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردے اور حاصل اخیر حدیث کا یہ کہ جسکی جتنی استعداد
ہو اُتنا ہی علم اُسکو سکھاوے مثلاً عوام کے آگے اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا گمراہ ہونگے بمحل علم بتانا ظلم ہے + سید حق +
وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ
وَلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتین
بیچ منافق کے ایک تو خلق نیک اور دوسری سمجھ بیچ دین کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث مین رغبت دلائی اسپر کہ آدمی
چاہیے کہ یہ دونون صفتین اپنے مین حاصل کرے اور کہا تورپشتی نے کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہ ہے کہ دل مین سمجھ دین کی واقع ہو جو زبان
پر جاری ہو اور بموجب اُسکے عمل کرے اور حاصل ہو اُسکے سبب سے خوف خدا اور تقویٰ + علی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہے جب تلک کہ پھرے
روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** یعنے جو کوئی نکلے گھر سے یا اپنے شہر سے طلب کرنے علم شرعی کے لیئے خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ
یعنے زائد حاجت سے تو جہاد کرنے والے کا سا ثواب پاتا ہے اسلیئے کہ یہ بھی رونق رواج دینے دین کے اور ذلیل کرنے شیطان کے اور کسر نفس کے
پس یہ ثواب پاتا ہے جب تلک کہ پھرے طرف گھر اپنے کے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ بعد پھرنے کے اس سے بھی زیادہ درجہ پاتا ہے کیونکہ وارث انبیا
ہوتا ہے بیچ تعلیم کرنے اور کامل کرنے ناقصون کے + علی **وعن** سَخْبَرَةَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَةً لِّمَا مَضٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوُدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ اور روایت ہے سخبرہ ازدی سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتا ہے کفارہ اُن گناہون کا کہ گذر گئے یعنے صغیرہ گناہ روایت کی یہ ترمذی اور
دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے یعنے ابو داؤد راوی ضعیف گنا جاتا ہے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سے یعنے علم سے کہ سنتا ہے اُسکو
یہان تلک کہ ہوتی ہے نہایت اُسکی بہشت روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے اخیر عمر تلک طلب علم مین رہتا ہے اور اُسکی برکت سے

بہشت میں جاتا ہے اس حدیث میں خوشخبری ہے طالب علم کو کہ دنیا سے با ایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اسوجہ سے حاصل کرنے کے یہ یعنے اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیل علم میں مشغول رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلب علم اور تکمیل اُسکے کا ہے اسکو۔ حق وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سئل عن علم علمه ثم كتمه ألجم يوم القيامة بلجام من نار رواه أحمد وأبو داود والترمذي ورواه ابن ماجة عن أنس اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہے اسکو پھر چھپایا اُسکو دیا جاویگا دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے انس سے ف یہ اُس علم کے حق میں ہے کہ تعلیم اسکی ضرور ہے جیسے کہ کوئی ارادہ کرتا ہے اسلام لانے کا اور کہتا ہے کہ تعلیم کر مجھکو کہ اسلام کیا چیز ہے یا ارادہ کرتا ہے نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہے تعلیم کر مجھکو نماز یا کوئی فتویٰ پوچھتا ہے بیچ حلال کے یا حرام کے پس لازم ہے جواب اُسکا اور امور نوافل میں یہ حال نہیں۔ سید وعن كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طلب العلم ليجاري به العلماء أو ليماري به السفهاء أو يصرف به وجوه الناس إليه أدخله الله النار رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن عمر اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو اسواسطے کہ فخر کرے بسبب اُسکے علماء سے یا جھگڑے بسبب اسکے بیوقوفوں سے یا پھیرے بسبب اُسکے منہ آدمیوں کے طرف اپنے داخل کریگا اُسکو اللہ آگ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے ف پھیرے منہ آدمیوں کے طرف اپنے اور حاصل کرے اُنسے مال و جاہ اور صرف کرے اُسکو کار دنیا اور خواہشوں نفس میں یعنے جو کوئی فقط واسطے غرض دنیا کے طلب کرے علم حال اُسکا یہ ہے اور جسکی پہلے نیت نہ تھی اور پھر بحکم جبلت کے آمیزش ریا کی ہو گئی اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ معذور ہے۔ حق وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لا يتعلمه إلا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة يعني ريحها رواه أحمد وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے علم کو اُس طرح کا علم کہ طلب کی جاتی ہے ساتھ اُسکے رضا اللہ کی نہیں سیکھتا اُسکو مگر اسواسطے کہ پہنچے بسبب اُسکے متاع دنیا کو نہ پاویگا عرف بہشت کے دن قیامت کے یعنے بو اُسکی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اُسکا یہ ہے اور اگر علم دین کا نہ ہو اور اُسکو وسیلہ دنیا کا کرے مضائقہ نہیں لیکن اُسمین بھی شرط یہی ہے کہ وہ علم پڑھنا درست بھی ہو یعنے مثل نجوم وغیرہ کے نہ ہو اور بو جنت کی نہیں پانے کا یہ مبالغہ ہے یعنے کمال محروم ہے جنت کے داخل ہونے سے اور یہ ہے کہ مخلصوں مقربوں کے ساتھ بدون عذاب کے نہیں داخل ہونے کا۔ حق وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله عبدا سمع مقالتي فحفظها ووعاها وأداها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه إلى من هو أفقه منه ثلاث لا يغل عليهن قلب مسلم إخلاص العمل لله والنصيحة للمسلمين ولزوم جماعتهم فإن دعوتهم تحيط من ورائهم رواه الشافعي والبيهقي في المدخل ورواه أحمد والترمذي وأبو داود وابن ماجة والدارمي عن زيد بن ثابت إلا أن الترمذي وأبا داود لم يذكرا ثلاث لا يغل عليهن إلى آخره اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کرے اللہ اُس بندے کو کہ سنا کلام میرا پس یاد رکھا اُسکو اور ہمیشہ یاد رکھا اُسکو اور پہونچایا اُسکو یعنے لوگون کو جیسا کہ سنا پس بعضے اُٹھانے والے فقہ کے نہین ہوتے فقیہ اور بعضے اُٹھانے والے فقہ کے پہونچاتے ہین طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو فقیہ اُس سے تین چیزین ہین کہ نہین خیانت کرتا اُنمین دل مسلمان کا خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے اور خیرخواہی واسطے مسلمانون کے اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانون کی کو اسواسطے کہ تحقیق دعا اُنکی گھیرے ہوئے ہے آگے پیچھے اُنکے سے روایت کی یہ شافعی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی نے اور ابوداؤد نے نہین ذکر کیا ان لفظون کو ثلث لا یغل علیہن آخر اُسکی تک ف تازہ کرے اللہ یعنے قدر و منزلت اُسکی بڑی ہو اور بہت خوشی ہو اُسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ افقہ منہ تک کا مطلب یہ ہے کہ بعضے یاد رکھنے والے حدیث کے خود نہین سمجھ سکتے ہین اور بعضے سمجھ رکھتے ہین لیکن جسکے آگے بیان کی وہ زیادہ سمجھ رکھتا ہے پس چاہیئے کہ جیسی سُنی ہے ویسی ہی پہونچا دے تاکہ جسکو پہونچائی ہے وہ مطلب سمجھ لے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ لفظ حدیث کے بعینہ نقل کر دے اور لفظ لا یغل ساتھ زبر حرف یَ کے اور زیر حرف غین کے بمعنی حقد یعنی کینہ کے ہے اور ساتھ پیش یَ کے اور زیر غین کے اور ساتھ زبر حرف یَ کے اور پیش غین کے بمعنی خیانت کے ہے یعنے یہ ہین کہ مومن خیانت نہین کرتا ہے ان تین چیزون مین یعنے یہ باتین مومن مین ضرور پائی جاتی ہین اور نہین داخل ہوتا ہے کینہ کہ پھیر دے اُسکو حق سے جبکہ کرتا ہے یہ تین چیزین اور معنے اخلاص عمل کے یہ ہین کہ عمل کرنے مین محض رضامندی اللہ ہی کی منظور ہو اور کچھ غرض دنیوی یا اُخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص عام لوگون کا ہے اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنے موافقت کرے مسلمانون کی بیچ اعتقاد کے اور عمل صالح کے جیسے نماز جمعہ اور جماعت وغیرہ کے اور لفظ من ورائہم اکثر نسخون مین ساتھ زیر میم کے ہے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر میم کے معنی یہ کہ دعا مسلمانون کی گھیرے ہوئے ہے اُنکو پس بچاتی ہے اُنکو مکر شیطان کے سے اور گمراہی سے اس مین تنبیہ ہے کہ جو کوئی نکلتا ہے جماعت اُنکی سے نہین پہونچتی اُسکو برکت اُنکی اور برکت اُنکے دعا کی + حق علی +

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تازہ کرے اللہ اُس شخص کو کہ سنی مجھ سے چیز پس پہونچایا اُسکو جیسا کہ سنا اُسکو پس اکثر پہونچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہین واسطے اُسکے سُننے والے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے ابی درداء سے ف لکھا ہے علما نے کہ اگر فرضاً طلب کرنے حدیث مین اور اُسکے یاد کرنے مین اور پہونچانے مین کچھ فائدہ نہ ہوتا سوا اسی دعا کی برکت کے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی تھا دنیا اور آخرت مین + حق +

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کرنے سے میری سے مگر اُس چیز کو کہ جانو پس جسنے جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیئے کہ ڈھونڈے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود اور جابر سے اور نہین ذکر کیا ان لفظون کو بچو حدیث لینے سے میری سے مگر اُس چیز کو کہ جانو ف مگر اُس چیز کو کہ جانو یعنے ساتھ یقین کے یا ساتھ ظن غالب کے جانو کہ یہ حدیث

سیدھی ہو تو روایت کرو تا بیچ ورطہ دروغ گوئی کے مجھ پر نہ پڑو ۔ حق **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار وفي رواية من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس چاہیے کہ ٹھکانا کرے اپنا آگ میں اور بیچ ایک روایت کے جسنے کہا بیچ قرآن کے بغیر جانے پس چاہیے کہ ڈھونڈے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہ ترمذی نے **ف** کہا بیچ قرآن کے یعنی تفسیر قرآن کی اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکھتا ہو نقل کی حال اسکا یہی ہے جو مذکور ہوا ۔ حق **وعن** جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس پہنچ گیا موافق واقع کے پس تحقیق خطا کی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی واقع میں اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن اسلئے کہ بیچ قصد لینے کے اور طریق اُسکے کے خطا کی حکم خطا کا رکھتا ہے یہ برعکس حال مجتہد کے ہے کہ وہ اگرچہ اجتہاد میں خطا کرے لیکن ثواب پاتا ہے جاننا چاہیے کہ ایک تفسیر ہے اور دوسری تاویل تفسیر یہ کہ یقین کرے کہ مراد حق یہی ہے یہ بات سوائے نقل کے اہل تفسیر سے کہ سند اسکی آنحضرت صلعم تک پہنچی درست نہیں اور تاویل یہ کہ بطریق احتمال کے کہے کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یوں ہو یہ درست ہے بشرطیکہ موافق قواعد عربی کے اور شرع کے ہو ۔ حق علی ۔ **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المراء في القرآن كفر رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا بیچ قرآن کے کفر ہے روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے **ف** جھگڑنا یہ ہے کہ قصد کرے جھٹلانے قرآن کا ساتھ قرآن کے یعنی دفع کرے بعض اسکے کو ساتھ بعض کے یہ نہ چاہیے بلکہ یوں چاہیے کہ کوشش کرے بیچ موافق کرنے بعض کے ساتھ بعض کے بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو یہ اسپر تو اعتقاد کرے کہ یہ بدفہمی میری ہے اور سونپے علم اسکا اللہ اور رسول پر مثال اس جھگڑنے کی یہ ہے کہ اہل سنت جماعت مثلاً کہتے ہیں کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے اور سند لاتے ہیں اس آیت کو قل کل من عند اللہ یعنی کہہ کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے پس یہ بات تو حق ہے اسکو قوم قدریہ جھٹلاتے ہیں ساتھ اس آیت کے ما اصابک من حسنة فمن الله وما اصابک من سيئة فمن نفسک یعنی جو کچھ پہونچتی ہے تجھے قسم نیکی سے پس اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ پہونچتی ہے تجھ کو قسم برائی سے پس تیرے نفس کی طرف سے ہے پس اس طرح کا اختلاف منع ہے چاہیے یوں کہ بیچ مثل ایسی آیتوں کے عمل کرے اس آیت پر کہ اُسپر اجماع مسلمانوں کا ہو اور دوسری آیت میں تاویل کرے یعنی پہلی آیت پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ سب کچھ اللہ ہی کی تقدیر سے ہوتا ہے اور دوسری آیت اپنے ماقبل سے لگتی ہے یعنی کیا ہوا ان منافقوں کو کہ جو بات صواب کی وہ نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں ما اصابک آخر تک پس گویا منافقوں کا عقیدہ بیان فرمایا ہے پس اسی طرح تاویل کرے اور آپس میں تطبیق دے ۔ علی **وعن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم قوما يتدارؤن في القرآن فقال إنما هلك من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض وإنما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلا تكذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جهلتم فكلوه إلى عالمه رواه أحمد وابن ماجة اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگوں کو کہ آپس میں ایک دوسرے کو دفع کرتے ہیں اور خلاف ثابت کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں بیچ قرآن کے پس فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے ساتھ اسی کے مارا انھوں نے اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کے یعنی تناقض

ثابت

آیات مین ثابت کیا کہ یہ آیت مخالف اُس آیت کے ہے اور وہ مخالف اسکے اور سوائے اسکے نہین کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی تصدیق کرتی ہے بعض اسکی بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اُسکے کو بعض سے پس جو جانو تم اُس سے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اُسکو طرف جاننے والے اُسکے کے روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** طرف جاننے والے کے یعنی طرف اللہ اور رسول اُسکے کے سونپو یا مراد جاننے والے سے وہ ہے کہ تم سے علم زیادہ رکھتا ہو علماء مین سے اور مثال اس جھگڑنے کی اوپر گذر چکی ہے ۔ حق **وعن** ابنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ لِکُلِّ اٰیَۃٍ مِّنْہَا ظَہْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اوپر سات طرح کے واسطے ہر آیت کے اُن مین سے ظاہر ہے اور باطن ہے اور واسطے ہر حد کے جگہ خبردار ہونے کی روایت کی یہ شرح السنۃ مین **ف** مراد سات طرح سے سات لغت ہین جو مشہور تھے عرب مین ساتھ فصاحت کے کہ وہ یہ ہین لغت قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلے قرآن نازل ہوا بیچ لغت قریش کے کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جب تمام عرب پر پڑھنا اُسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری تعالیٰ سے التماس کیا کہ اسمین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے حضرت عثمان رض کے زمانہ تک اسی طرح پڑھتے تھے جب انھون نے کتنے ہی کلام اللہ لکھوا کر اسلام کے شہرون مین بھیجے تو فرمایا اوپر اُسی لغت کے کہ زید بن ثابت نے ساتھ حکم حضرت ابوبکر کے اور صلاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتھ مٹا دینے اور لغات کے اسلیے کہ دیکھا انھون نے کہ لوگ اختلاف کرتے ہین اور بعضے بعضون کو کافر کہتے ہین نہ رہا اُن لغات سے مگر کچھ اور متفق ہوئے اُسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اُنکے یہان تک کہ قراء سبعہ کو پہونچا ساتھ سندون متصل کے اور باقی رہا یہ اختلاف کہ اُس لغت مین مکرر تھا یعنے ادغام اور امالہ وغیرہ جیسا کہ ان قراء مین جاری ہے اور بعضون کے نزدیک مراد سات طرح سے سات قراءتین ہین جو کہ قراء سبعہ پڑھتے ہین کہا ہے علماء نے کہ قراءتین اگرچہ زیادہ ہین سات سے لیکن وہ رجوع کرتے ہین طرف سات وجوہ کے اختلاف ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اُسکی کے زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مونث کا چوتھے اختلاف صرفی مانند تخفیف اور تشدید کے اور فتح اور کسرہ کے مانند یَئِسَ اور یَنْسَ اور یَقْنِطُوْا اور یَقْنَطُ کے پانچوین اختلاف اعراب کا چھٹے اختلاف حرفون کا جیسے کہ لٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ ساتھ تشدید نون کے اور تخفیف اُسکی کے ساتوین اختلاف لغات کا ادا کرنے مین مانند تفخیم اور امالہ کے ہمارے اُستادون رحمہم اللہ نے یہی تقریر پسند کی ہے اور مراد ساتھ ظاہر کے یہ کہ سب اہل زبان اُسکو سمجھتے ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حق تعالیٰ کے اُسپر مطلع ہین اور حد بمعنی طرف اور نہایت کے ہے یعنے ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہے اور ہر حد اور نہایت کے لیے ایک مطلع ہے یعنے مقام ہے کہ اُسپر چڑھنے سے یعنے اُسکے حاصل کرنے سے آدمی مطلع ہوتا ہے اُس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکھنا عربیت کا ہے اور اُن علوم کا کہ ظاہر معنے قرآن کے ساتھ اُسکے متعلق ہین اور معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند اسکے کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہے اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اُسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیرہ ذلک کہ بعد حصول اُسکے کے اوپر باطن قرآن کے مطلع ہوتا ہے اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ ظہر لفظ قرآن کے اور بطن تاویل اُسکی اور مطلع فہم یعنے سمجھ اُسکی کہ فکر کرنے والے پر تاویل اور معانی اُسکے جیسے کھلتے ہین اُسکے غیر پر نہین کھلتے ہے حق سید علی ۔ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَّمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَہُوَ فَضْلٌ رَوَاہُ

أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم تین ہیں آیت محکمۃ یا سنت
قائمہ یا فریضہ عادلہ اور جو چیز کہ سوائے اسکے ہے پس وہ فضل ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے علم دین کے تین ہیں آیت
محکمہ یہ اشارہ ہے طرف کتاب اللہ کے آیت محکمہ اصل کتاب کی ہے اسلیئے وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ اسکے ہیں متعلق اسی کے ساتھ ہیں اور
سنت قائمہ یعنے حدیثیں کہ ثابت ہیں ساتھ محافظت متنوں اور سندوں کے اور فریضہ عادلہ اشارہ ہے اجماع اور قیاس کہ نکالا گیا ہے کتاب
وسنت سے اور اسکو فریضہ اسلیئے فرمایا کہ عمل اسپر واجب ہے جیسے کہ کتاب وسنت پر چنانچہ معنے عادلہ کے یہی ہیں کہ مثل اور عدیل کتاب وسنت کا ہے
پس حاصل معنے حدیث کے یہ ہوئے کہ اصول دین کے چار ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوا انکے ہیں فضل ہیں یعنے زائد و [illegible]
وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيْرٌ أَوْ مَأْمُوْرٌ أَوْ
مُخْتَالٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَفِيْ رِوَايَتِهِ أَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ أَوْ مُخْتَالٌ
اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنے والا روایت کی یہ ابوداؤد نے
اور روایت کی دارمی نے عمرو بن شعیب سے اُنہے باپ اپنے سے اُنہے دادا اپنے سے اور بیچ روایت دارمی کے لفظ او مراء یعنی ریاکار ہے بدلے
او مختال کے **ف** مراد قصہ سے بیان کرنا وعظ اور نصیحت اور قصص اور اخبار کا ہے معنے یہ ہیں کہ یہ فعل نہیں صادر ہوتا مگر تین شخصوں سے
اُن میں سے دو تو حق پر ہیں یعنے امیر اور مامور چاہیئے انکو کہ وہ وعظ بیان کریں اور ایک یعنے متکبر اسکو نہ کرنا چاہیئے پس حق وعظ کہنے کا
اول تو حاکم کا ہے کیونکہ وہ مہربان ہوتا ہے رعیت پر امور اصلاح اُنکے کے خوب جانتا ہے اگر آپ نہ کہیگا علماء میں سے جو کوئی تقوی اور ترک طمع
رکھتا ہوگا اُسکو مقرر کردیگا پس مراد مامور سے ایک تو یہ ہوا کہ حاکم نے اسکو حکم کردیا اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے
حکم کیا گیا ہے جیسے بعض علماء اور اولیاء وعظ کہتے ہیں پس انہیں حرج ہے کہ انکے سوا کوئی وعظ نہ کہے جو کہیگا تو از راہ فخر اور طلب ریاست اور تکبر کی کہیگا
وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ
عَلَى أَخِيْهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فتوی بے علم دیا گیا ہوگا گناہ اسکا اُسپر کہ جسنے فتوی دیا اُسکو اور جسنے مشورہ دیا بھائی اپنے کو ساتھ ایک کام کے
جانتا ہے کہ بھلائی بیچ سوا اسکے ہے پس تحقیق خیانت کی اُسکی روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے ایک جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا
پس عالم نے مسئلہ غلط بتادیا اور پوچھنے والے نے اُسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہ غلط ہے تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نے اپنے اجتہاد میں قصور
کیا ہوگا اور جسنے مشورہ بدخواہی کا دیا اُسنے خیانت کی ✦ **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنِ الْأُغْلُوْطَاتِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے معاویہ سے کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مغالطہ دینے سے روایت کی
یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے وہ مسائل کہ اُنسے علماء کو مغالطہ میں ڈالے بسبب مشکل ہونے اُنکے کے پس اگر ابتداءً پوچھے تو حرام ہے کیونکہ اسمین
ایذا ہوتی ہے مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا ہے اور اظہار اپنی فضیلت کا ہے اور یہ حرام ہیں اور اگر پہلے کسی اور نے ایسا مسئلہ
پوچھا اور اسنے اسکے جواب اور بدلے میں ویسا ہی پوچھا تو نہیں حرام ✦ **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّيْ مَقْبُوْضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض یعنے جو چیزیں کہ اللہ نے فرض کی ہیں یا علم فرائض اور سیکھو قرآن کو

اور سکھلاؤ لوگون کو اسلیے کہ تحقیق مین قبض کیا جاؤنگا یعنے انتقال کرونگا اس عالم سے روایت کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِی
الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ
مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تھے ہم ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر فرمایا یہ ہے وقت جاتا رہیگا علم آدمیون میں سے یہان تک کہ نہین طاقت
رکھینگے علم سے اوپر کسی چیز کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اٹھائی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کے تھے پس وحی آئی کہ اجل تمہاری نزدیک
پہونچی ہے پس فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہے حق علی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ
يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ
اَنَسٍ وَمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ
وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اور نقل ہے ابی ہریرہ سے روایۃً قریب ہے یہ کہ مارینگے لوگ جگر اونٹون کے طلب کرینگے علم
پس نہ پاوینگے کسی کو عالم تر عالم مدینہ کے سے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کے ہے کہ کہا ابن عُیینہ نے تحقیق عالم مدینہ کا
مالک بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کے منقول ہے عبد الرزاق سے بھی کہا اسحق بن موسی نے سنا مین نے ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ
کا عمری زاہد ہے اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ ف روایۃً یعنے ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
راوی ابو ہریرہ کو لفظ ابو ہریرہ کے یاد نہین رہے اسلیے اسطرح بیان کیا اور جگر اونٹون کے مارینگے یعنے جلدی چلینگے اور سفر دور دراز
کرینگے علم کے حاصل کرنے کے لیے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سے ہین بڑے عالم زاہد نام انکا عبد العزیز نسب انکا یون ہے عبد العزیز بن عبد اللہ
بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب پس نقل ابن عیینہ سے مختلف ہوئی ترمذی نے بواسطہ یحیی کے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عالم مدینہ کے
امام مالک ہین اور اسحق بن موسی نے انسے نقل کیا کہ عمری زاہد ہین اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک نے باعتبار ظن کے کہا ہے یقین ہونے مین
شک ہے اور یہ بات باعتبار زمانہ صحابہ اور تابعین کے فرمائی ہے کہ مدینہ کے عالم سے زیادہ کسی کو نہین پاوینگے اور بعد انکے تو بہت سے
عالم پیدا ہوگئے بیچ ہر شہر کے شہرون اسلام سے زیادہ تر علماء مدینہ سے اور ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے
حال آخر زمانہ سے کہ علم دین منحصر مدینہ منورہ مین ہوگا چنانچہ بعض حدیثون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے حق علی وَعَنْهُ قَالَ فِيْمَا
اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ
سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انہین ابو ہریرہ سے کہا بیچ اس چیز کے کہ جانتا ہون مین
حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ فرمایا تحقیق اللہ عزوجل بھیجتا ہے واسطے اس امت کے اوپر سر ہر سو برس کے اس شخص کو کہ نیا
کرتا ہے واسطے اسکے دین اسکا روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اکثر علما نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ایک شخص امت سے
ممتاز ہوتا ہے اپنے اہل زمانہ مین کہ مدد اور ترویج دین کی کرتا ہے اور بدعت کو دفع کرتا ہے یہان تک کہ تعین کی ہے کہ پہلے سیکڑے مین
فلانا تھا اور دوسرے سیکڑے مین فلانا اور بعضے علما نے حمل کیا عموم پر کہ یہی خواہ ایک ہو خواہ جماعت حق وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ
عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ

الْمُدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ
اور روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لینگے اس علم کو یعنے علم کتاب سنت کو ہر جماعت آیندہ سے نیک لوگ یعنے ثقہ معتمد کہ دور کرینگے اُس علم سے تغیر کرنا حد سے بڑھنے والون کا اور جھوٹ باندھنا باطلون کا اور تاویل کرنی جاہلون کی یعنے آیات اور احادیث مین روایت کی یہ بیہقی نے بیچ کتاب اپنی کے کہ نام اُسکا مدخل ہے حدیث بقیۃ بن الولید سے اُسنے معان بن رفاعہ سے اُسنے ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے ف لفظ رواہ البیہقی سے لفظ العذری تک یہ عبارت پیچھے لگائی گئی ہے اصل نسخہ مین نہین یہان سفیدی چھوٹی ہوئی ہے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اُسکا یہ ہے فانما شفاء العی السؤال بیچ باب تیمم کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ نصل تیسری **عَنِ الْحَسَنِ** مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ آوے اُسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو واسطے کہ رواج دیوے ساتھ اُسکے اسلام کو پس درمیان اُسکے اور درمیان نبیون کے فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کے کہ وہ مرتبۂ نبوت ہے روایت کی یہ دارمی نے **وَعَنْهُ** مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْاٰخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اُنھین سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصون کے سے کہ تھے بیچ بنی اسرائیل کے ایک اُن مین سے تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پھر بیٹھتا تھا پس سکھلاتا تھا آدمیون کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکھتا دن کو اور نماز پڑھتا تمام رات کونسا اُن دونون مین سے بہتر ہے تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اُس عالم کی کہ پڑھتا ہے نماز فرض پھر بیٹھتا ہے پس سکھلاتا ہے آدمیون کو علم اوپر بندگی کرنے والے کے کہ روزہ رکھتا ہے دن کو اور کھڑا رہتا ہے رات کو مانند بزرگی میری کے اوپر ادنیٰ تمہارے کے ہے روایت کی یہ دارمی نے ف دوسرا شخص بھی عالم تھا کمتر پہلے سے یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت مین کرتا تھا **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے وہ کہ سمجھ رکھتا ہو بیچ دین کے اگر احتیاج لائی گئی طرف اُسکے نفع دیا اور اگر بے پروائی کی گئی اُس سے بے پروا کیا نفس اپنے کو روایت کی یہ رزین نے ف حاصل معنے حدیث کے یہ ہیں کہ لائق حال عالم کے یہ ہے کہ محتاج نہ کرے اپنے کو طرف خلق کے اور میل نہ کرے ساتھ مصاحبت خلق کے اور طمع نہ کرے بیچ منافع اُنکے کے اور مطلق انقطاع بھی نہ کرے اور فائدہ پہونچانا ساتھ علم کے ترک نہ کرے بلکہ اگر لوگ محتاج ہون جو سکے کہ کوئی اور عالم نہ ہو کہ علم سے فائدہ دیوے واسطے اُنکے نفع رسانی کو

ور آوے لوگوں میں اور نفع پہونچاوے انکو اور اگر محتاج ہوں انکے اور طالب فائدہ کی بکریں بے پرواہ ہووے ان سے اور مشغول ہو ونیز بیچ عبادت مولی کے اور خدمت علم کے یعنے مطالعہ کرے دین کی کتابوں کا اور تصنیف کرکے علم پھیلاوے ۔ حق **وعن عکرمة ان ابن عباس** **قال حدث الناس کل جمعة مرة فان ابیت فمرتین فان اکثرت فثلث مرات ولا تمل الناس** **هذا القرآن ولا الفینک تاتی القوم وهم فی حدیث من حدیثهم فتقص علیهم فتقطع علیهم** **حدیثهم فتملهم ولکن انصت فاذا امروک فحدثهم وهم یشتهونه وانظر السجع من الدعاء** **فاجتنبه فانی عهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه لا یفعلون** **الا ذلک رواه البخاری** اور روایت ہے عکرمہ سے یہ کہ ابن عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگوں کے روبرو ہر جمعہ میں ایک بار اور اگر یہ قبول نہ کرے پس دو بار یعنے اگر ہفتہ میں ایک بار وعظ کہنا کم جانے خیر دو بار کہہ پس اگر بہت کرے تو تین بار اور نہ تنگ کر لوگوں کو اس قرآن سے یعنے تین بار سے زیادہ بیان کرنے میں ملول ہونگے اور نہ پاؤں میں تجکو اس حالت میں کہ آوے تو قوم کے پاس اور وہ ہوں بیچ باتوں کے باتوں اپنی سے پس بیان کرے تو انپر وعظ پس موقوف کرے اونکے باتیں انکی پس تنگ کرے انکو ولیکن چپ رہ پس جس وقت فرمائش کریں تجکو پس حدیث بیان کر انکو اور وہ رغبت کرتے ہوں اسکی اور موقوف کر تو عبارت مقفی کو دعا سے پس بیچ تو اسکے پس تحقیق میں نے معلوم کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یاروں انکے سے نہیں کرتے تھے یہ دعاؤں میں روایت کی بخاری نے **ف** وہ ہوں بیچ باتوں کے خواہ باتیں دنیا کی کرتے ہوں یا دین کی اگر باتیں دین کی ہیں قطع انکا مناسب نہیں اور اگر باتیں دنیا کی ہیں شاید ساتھ حکم شریعت کے انکو چھوڑنا اچھا نہ جانیں اور وعظ اور سننے قرآن کو ناخوش رکھیں اور گنہگار ہوں اور ہیبت دین کی نرہے مگر مصلحت اگر قطع کلام انکے میں ہو اسی تقریب سے اس کلام سے انکو باز رکھے غرضکہ نظر مصلحت وقت پر رکھے اور ابن عباس نے جو فرمایا ہے باعتبار اکثر کے فرمایا ہے کہ اسوقت میں لوگ اکثر کلام دین کے میں مشغول ہوتے تھے اور موقوف کر عبارت مقفی کو یعنے قافیہ بندی دعا میں تکلف نہ کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں قافیہ بندی جو ثابت ہوئی ہے تو بے تکلف از خود ہوتی تھی تکلف سے **وعن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من طلب العلم** **فادرکه کان له کفلان من الاجر فان لم یدرکه کان له کفل من الاجر رواه الدارمی** اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اسکو ہوگا واسطے اسکے دوہرا ثواب اور اگر نہ حاصل ہوا اسکو علم تو ہوگا واسطے اسکے ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہ دارمی نے **ف** دوہرا ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم میں کھینچی ہے دوسرا ثواب حاصل ہونے علم کا اور پڑھانیکا اوروں کو یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہے اور دوسرے کیلئے ایک ثواب مشقت ہی کا ہوگا بہر تقدیر طلب علم میں رہنا چاہیئے اگر حاصل ہوا نور علی نور ورنہ طالب علم میں مرنا بھی سعادت ہی ہے **بیت**

گرچہ نتوان بدوست رہ بردن ۔ شرط یاریست در طلب مردن

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی **الله علیه وسلم ان مما یلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته علما علمه ونشره و** **ولدا صالحا ترکه او مصحفا ورثه او مسجدا بناه او بیتا لابن السبیل بناه او نهرا اجراه او صدقة** **اخرجها من ماله فی صحته وحیوته تلحقه من بعد موته رواه ابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان**

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اُس قسم سے کہ پہونچتا ہے مسلمان کو عمل اُسکے سے اور نیکیون
اُسکی سے بعد مرنے اُسکے کے علم ہے کہ سکھایا تھا اُسکو اور رواج دیا تھا اُسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا وارثون کو یا مسجد
بنایا گیا یا سرائے واسطے مسافرون کے بنائی یا نہر کہ جاری کر گیا اُسکو یا خیرات کہ نکالا اُسکو اپنے مال مین سے بیچ تندرستی کے اور زندگی
اپنی کے پہونچتا ہے اُسکو پیچھے مرنے اُسکے کے یعنے ثواب ان چیزون کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف
کلام اللہ کے حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کے حکم مین داخل ہین مدرسے علما کے اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کے لیے ہون
یعنے انکا بھی ثواب پہونچتا رہتا ہے بعد مرنے کے ٭ع وعن عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول ان الله عز وجل اوحى الي انه من سلك مسلكا في طلب العلم سهلت له طريق الجنة
ومن سلبت كريمتيه اثبته عليهما الجنة وفضل في علم خير من فضل في عبادة وملاك الدين
الورع رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے حضرت عائشہ سے تحقیق انھون نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ عز وجل نے وحی یعنے وحی خفی بھیجی طرف میرے یہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنے علم کے
آسان کرونگا واسطے اُسکے راہ بہشت کی اور سلب کر لین مین نے دونون آنکھین بدلے دونگا مین اُسکو اُن دونون پر یعنے اُنکے
جاتے رہنے پر اور صبر کرنے پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کے بہتر ہے زیادتی سے عبادت مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہے روایت کی یہ
بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنے معرفت اور عبادت دنیا مین نصیب کرونگا کہ اُسکے سبب سے داخل جنت مین ہووے
یا معنے یہ ہین کہ آسان کرونگا عقبیٰ مین اطراف دشواریون کے ہر دروازون جنت سے اور راہ طرف محل جنت کے جو محل خاص علم والون کے لیے ہے اور اسمین
اشارہ ہے کہ جو راہ ہے راہون علم سے وہ راہ ہے راہون جنت سے اور راہین جنت کی نہین ہین سوائے دروازون علوم کے یعنے بغیر علم کے جنت نصیب ہونی
مشکل ہے لیکن شرط یہی ہے کہ خلوص نیت اور عمل بھی نصیب ہو اور نہین تو وہی بات ہے ع چارپایہ بر و کتابی چند ٭ اور مراد ساتھ ورع کے
یہ ہے کہ بچے حرام سے اور شبہات سے اور طمع سے کہ باعث ریا اور سمعہ کی ہو عبادات مین ٭ع وعن ابن عباس قال
تدارس العلم ساعة من الليل خير من احيائها رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا درس کرنا علم کا تھوڑی سی دیر
رات کو بہتر ہے زندہ رکھنے رات کے سے روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے تمام رات نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے تھوڑی دیر کا پڑھنا پڑھانا
علم کا آپس مین بہتر ہے اور داخل ہے اسی حکم مین لکھنا علم کا اور مطالعہ کرنا اسکو واسطے حصول مقصود کے ٭ع وعن عبد الله
بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلسين في مسجده فقال كلاهما على خير واحدهما افضل
من صاحبه اما هؤلاء فيدعون الله ويرغبون اليه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء
فيتعلمون الفقه او العلم ويعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فيهم رواه الدارمي
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے دو مجلسون مین کہ تھین بیچ مسجد انکی کے فرمایا کہ دونون اوپر
بھلائی کے ہین ولیکن ایک اُن مین سے بہتر ہے نیکی مین دوسری سے ایک جماعت عبادت کرتے ہین یعنے دعا مانگتے ہین اللہ سے اور رغبت
کرتے ہین طرف اسکے اور امیدوار ہین اُس سے حصول مقصود کے اور حصول مقصود خواہش اُنکی پر موقوف ہے پس اگر چاہے دے اُنکو اور اگر چاہے نہ دے
اُنکو اور جماعت دوسری سیکھتی ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتے ہین جاہل کو پس یہ بہتر ہین اُن سے سوائے اسکے نہین کہ بھیجا گیا ہون مین معلم پھر بیٹھ گئے اُن مین

روایت کی یہ دارمی نے ف گذرے دو مجلسوں میں یعنے حضرت دو مجلس تھا کر بیٹھے تھے ایک جماعت تو دعا میں مشغول تھی اور دوسری
مذاکرہ علم میں پھر بیٹھ گئے ان میں یعنے جو کہ مذاکرہ علم کا کرتے تھے پس اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ
بیٹھے اور اپنے تئیں انہیں سے گنا بیت گدایان را ازین معنی خبر نیست + کہ سلطان جہان با ماست امروز + **وعن** ابی الدرداء
قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشہیدا
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہے مقدار علم کی کہ جبوقت پہونچے اسکو آدمی فقیہ یعنے
اٹھایا جاوے عالم بیچ زمرہ علما کے آخرت میں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یاد کرے واسطے نفع امت میری کے چالیس
حدیثیں بیچ مقدمہ دین انکے کے اٹھاویگا اسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا میں اسکا دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا اور گواہ یعنی اسکی طاعت
ف کہا ہے علمائے کہ مقصود ہے پہنچانا چالیس حدیثوں کا ہے لوگوں کو اگرچہ یاد رکھتا ہو بسبب اس حدیث کے اکثر علما چہل حدیثیں تصنیف کرکے امیدوار
شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئے ہیں ۲ حق **وعن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ اجود جودا ثم انا اجود بنی
ادم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ
اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہے بہت سخی سخاوت کرنے میں عرض کیا صحابہ نے
اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا اللہ بڑا سخی ہے سخاوت میں بعد اسکے میں بنی آدم میں اور بڑا سخی لوگوں میں پیچھے میرے وہ شخص ہے کہ جانا علم
پس پھیلایا اسکو آویگا دن قیامت کے بمنزلہ ایک امیر کے یا فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کے ف بمنزلہ ایک امیر کے یعنے قیامت کو تنہا مانند امیر کے
آویگا کہ وہ تابع کسی کا نہیں ہوویگا اور اسکے ساتھ تابع اور خادم ہونگے اور راوی کو شک ہوا ہے کہا امیرا وحدہ فرمایا ہے یا بجائے اسکے امۃ واحدۃ
فرمایا یعنے تن تنہا مانند ایک گروہ کے ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہوویگا درمیان خلائق کے اور با شوکت وحشمت آویگا اس دن ہو حق
وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منھومان لا یشبعان منھوم فی العلم لا یشبع منہ
ومنھوم فی الدنیا لا یشبع منہا روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان وقال
قال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ھذا متن مشھور فیما بین الناس ولیس لہ اسناد صحیح
اور انہیں سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ہیں حرص کرنے والے نہیں پیٹ بھرتا انکا ایک حرص
کرنے والا بیچ علم کے نہیں پیٹ بھرتا اس سے اور ایک حرص کرنے والا بیچ دنیا کے نہیں پیٹ بھرتا اس سے روایت کیں
بیہقی نے حدیثیں تینوں شعب الایمان میں اور کہا کہ کہا امام احمد نے بیچ حدیث ابی درداء کے یہ متن مشہور ہے درمیان لوگوں کے اور نہیں
اسناد اسکی صحیح ف کہا امام نووی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن طرق اسکے سند دہیں کہ بعضوں نے بسبب بعضوں کے قوت پکڑی
اور اتفاق رکھتے ہیں علما اس پر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں عمل کرنا جائز ہے ملی **وعن** عون قال قال عبد اللہ بن
مسعود منھومان لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم
فیزداد رضا للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ عبد اللہ کلا

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے عون سے کہ کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے دو حریص ہیں نہیں سیر ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہیں برابر ہیں دونوں آپس میں دوسرا صاحب علم البتہ زیادہ کرتا ہے رضا خدا کی اور صاحب دنیا البتہ زیادہ کرتا ہے بیچ سرکشی کے پھر پڑھی عبداللہ نے یعنی سند کے لیے یہ آیت ہرگز نہیں یوں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اسلیے کہ دیکھا اپنے تئیں بے پروا یعنے لوگوں سے بسبب کثرت مال کے کہا عون نے اور پڑھی عبداللہ نے دوسرے شخص کے حق میں یعنے فضیلت علماء میں یہ آیت سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں اسکے سے عالم روایت کی یہ دارمی نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ امت میری سے سمجھ حاصل کرینگے بیچ دین کے اور پڑھینگے قرآن کہیں گے جائیں ہم سرداروں کے پاس پس پہونچیں ہم دنیا انکی سے اور یکسو رکھیں گے انسے دین اپنے کو اور نہیں ہوتا یہ یعنے دین و دنیا جمع نہیں ہوسکتی امراء کی صحبت میں نہیں ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہیں چنا جاتا درخت خاردار سے مگر کانٹا اسی طرح نہیں چنی جاتی نزدیکی انکی سے مگر کہا محمد بن صباح نے گویا کہ وہ مراد رکھتے تھے خطایا روایت کی یہ ابن ماجہ نے

ف پڑھینگے قرآن اور جاوینگے امیروں کے پاس واسطے اظہار فضیلت اور طمع مال اور جاہ کے نہ واسطے حاجت ضروری کے پس جب کہا جاویگا انسے کہ کیونکر جمع کروگے تم درمیان تفقہ اور قرب انکے کے تو کہیں گے جائیں ہم سرداروں کے پاس آخر تک اور محمد بن صباح استاد بخاری اور مسلم وغیرہما کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کے لفظ خطایا کا ہے وہ حذف کردیا ہے یعنے حاصل نہیں ہوتی انکی نزدیکی سے مگر گناہ اور لفظ خطایا کے حذف کردینے میں اشارہ ہے اسپر کہ نقصان امراء کی صحبت کا ایسا ہے کہ بیان نہیں ہوسکتا روایت ہے محمد بن سلمہ سے کہ کہا انھوں نے مکھی نجاست پر کی بہتر ہے اس قاری سے کہ ان امراء ظالمین کے دروازے پر جاوے اور میرا باپ کہتا تھا مجھکو کہ نہیں چاہتا میں کہ ہووے تو عالم واسطے خوف اسکے کہ کھڑا ہووے تو دروازہ امراء پر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ اِلٰى اٰخِرِهٖ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا اگر اہل علم محافظت کریں علم کی اور رکھیں اسکو نزدیک اہل اسکے کے یعنے قدر دانوں علم کے البتہ سردار ہوں بسبب علم کے اہل زمانہ اپنے کے لیکن انھوں نے خرچ کیا اسکو واسطے اہل دنیا کے تاکہ پہونچیں بسبب علم کے دنیا انکی سے یعنے نہ واسطے نصیحت انکی کے اور نہ واسطے سفارش کسی کے پس ذلیل ہوے دنیاداروں پر سنا میں نے نبی تمہارے صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جنے کہ کردانا ہموں کو ہمت ایک یعنی ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہے اسکو اللہ مقصود دنیا

اُسکے کہا اور جو کوئی کہ پراگندہ کرے اُسکو قصد اُسکے کہ حالات دنیا کے ہین یعنی پروا کرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کے ہلاک ہو یعنی کسی حالت مین ہلاک ہو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے قول اُنکے سے من جعل الہموم آخر تک ف محافظت کرین علم کی یعنے ظالمون اور دنیاداروں کی صحبت مین طمع مال وجاہ کے لیے جا کر علم کو ذلیل نہ کرین سردار ہون یعنی نہ بیچنے باعتبار کمال اور بزرگی کے سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سے یہ نہین ہے کہ بادشاہ ہو کرین بس جو کہ سوائے انکے ہین زیر قدم اور زیر قلم اور تابعدار عقل اور حکموں اُنکے کے ہین اللہ تعالے فرماتا ہے یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنے بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ درجے مومنوں کے تم مین سے اور اُنکے کہ دیے گئے ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنے سب قصدون کو ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہے اور سوائے آخرت کے کچھ مقصود نہ تھا اور پراگندہ کرین قصد یعنے کبھی کسی فکر مین لگا کبھی کسی مین اور نہین پروا کرتا اللہ بیچ کسی جنگل کے ہلاک ہو یعنے نظر رحمت نہین کرتا طرف اُسکے اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرت کو بس ہوتا ہے خسر الدنیا والآخرۃ مین سے۔ علی **وعن** الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان تحدث بہ غیر اھلہ رواہ الدارمی مرسلاً اور روایت ہے اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی بھولنا ہے اور ضائع کرنا اُسکا یہ ہے کہ بیان کرے اُسکو روبرو نااہل کے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے ف یعنے بعد حاصل ہونے علم کے نسیان آفت ہے اور پہلے حاصل ہونے سے تو بہتیری ہی آفتیں ہین لکل شی آفۃ وللعلم آفات بس حقیقت مین یہ تنبیہ ہے اس پر کہ جو چیزین سبب نسیان کی ہین اُنسے بچے یعنے گناہوں سے بچے اور دل نہ لگا دے اُن چیزون مین کہ غافل کرین جیسے اچھی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتے ہین اُنکی چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ نے شعر اسی مضمون کا لکھا ہے شعر شکوت الی وکیع سوء حفظی۔ فاوصانی الی ترک المعاصی۔ فان العلم فضل من اللہ۔ وفضل اللہ لا یعطی لعاصی۔ یعنے شکوہ کیا مین نے اپنے اُستاد سے کہ نام اُنکا وکیع ہے برائی حافظہ اپنے کا بس نصیحت کی مجکو چھوڑنے گناہوں کی کیونکہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہے اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہے جو علم سمجھے نہین یا عمل نہ کرے۔ حق علی **وعن** سفیان ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال الطمع رواہ الدارمی اور روایت ہے سفیان سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا واسطے کعب کے کون ہین صاحب علم کے یعنے تمہارے نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اُس چیز کے کہ جانتے ہین کہا حضرت عمرؓ نے بس کیا چیز نکالتی ہے علم کو دلون عالموں کے سے یعنے برکت اور ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علماء باعمل کے دلون سے نکال دیتی ہے کہا کہ طمع روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے طمع کرنے مال وجاہ میں اور رغبت کرنی بیچ اسباب اشیاء دنیا کے۔ حق **وعن** الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسئلونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقول ثلثا ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی اور روایت ہے احوص بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بُرائی سے فرمایا کہ نہ سوال کرو تم مجھسے بُرائی سے اور سوال کرو مجھسے بھلائی سے فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدون کے بُرے علماء ہین اور تحقیق بہترین بھلون کے بھلے علماء ہین روایت کی یہ دارمی نے ف اسلیے کہ لوگ علماء کے تابعدار ہوتے ہین بس بدی اور نیکی انکی خلق مین بہت سرایت کرتی ہے اور معنے لفظ عن الشر کے ایک تو یہی ہین جو مذکور ہے اور دوسرے معنے یہ ہین کہ بدترین آدمیوں کا پوچھا کہ کون ہے اور

یہ معنے موافق تر ہیں ساتھ جواب کے اور اس کے سوال سے منع اسلیے فرمایا کہ میں نبی الرحمۃ ہوں حال ہر بدی کا کیا پوچھتے ہو ہم نیک اور بد دونوں بیان فرمائے ۔ حق سید **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمًا لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے مرتبہ میں دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نہ نفع لیا اُس نے ساتھ علم اپنے کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** یعنے ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنے خلاف شرع علم سیکھا یا یہ معنے کہ علم شرعی سیکھا لیکن اُسپر عمل نہ کیا پس یہ بڑا ہے جاہل سے اور عذاب اسکا سخت تر ہے عذاب اُسکے سے جیسے کہ منقول ہے ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات یعنے وای ہے جاہل کے لیے ایک بار اور وای ہے عالم کے لیے سات بار اور وارد ہوا ہے کہ اشد لوگوں کا عذاب میں دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ اُسکو فائدہ نہ دیا اللہ نے اُسکے علم سے ۔ **وعن** زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے زیاد بن حدیر سے کہا کہ کہا واسطے میرے عمر نے کیا جانتا ہے تو کیا چیز گرا دیتی ہے بناے اسلام کو کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا گرا دیتا ہے بناے اسلام کو پھسلنا عالم کا یعنے خطا کسی مسئلہ میں کرنے اور گناہ کرنا اُسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا سرداروں گمراہ کا روایت کی یہ دارمی نے **ف** مراد ساتھ گرنے بناے اسلام کے بیکار ہونا پانچوں رکنوں کا ہے یعنے کلمہ توحید اور حج اور زکوۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہے بسبب خواہش نفسانی کے تو ان چیزوں میں سستی اور فساد واقع ہوتا ہے اور جھگڑنا منافق کا یعنے اُس شخص کا کہ اظہار اسلام کرے اور کفر اور بدعت دل میں پوشیدہ رکھے پس جھگڑنا اُسکا ساتھ کتاب اللہ کے یعنے رد کرنا اُسکا شرع کو ساتھ تاویلات باطلہ کے قرآن سے باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہے اسمیں داخل ہے جھگڑنا روافض اور خوارج اور سب بدمذہبوں کا کہ ٹیڑھی ٹیڑھی تاویلیں کر کر دین میں شک ڈالتے ہیں ۔ **وعن** الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا علم دو علم ہیں ایک علم تو بیچ دل کے پس یہ علم نفع دیتا ہے اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہ حجت ہے اللہ عزوجل کی اوپر بیٹے آدم کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** اول کو علم باطن کہتے ہیں اور دوسرے کو علم ظاہر لیکن کچھ علم باطن حاصل نہیں حاصل ہوتا جب تلک کہ اصلاح ظاہر کی نہ کرے اور اسی طرح علم ظاہر نہیں تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کے کہا ہے ابو طالب مکی نے کہ یہ دونوں علم اصل ہیں اور نہیں بے پروا ہوتا ایک دوسرے سے جیسے اسلام اور ایمان کہ ایک نہیں ہے بغیر دوسرے کے صحیح نہیں اور مانند جسم اور روح کے ہیں کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتا یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ علم نافع وہ ہے کہ روشنی اُسکی دل میں پھیلتی ہے اور اُس سے پردے دل کے اُٹھتے ہیں یعنے پھر جو مانع ہیں فہم اور دریافت حقائق اشیاء سے اور علم نافع دو قسم پر ہے ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہے عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہے اللہ تعالے اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے اُسکے دل میں یہ نور ڈالتا ہے اور علم زبان پر وہ ہے کہ تاثیر نہ کرے اور نورانی نہ کرے دل کو بیت

علم چون بر دل زند یارے شود ۔ علم چون بر تن زند مارے شود ۔

پس علم زبان کا حجت ہے خدا کی آدمیوں پر کہ الزام دیگا اور فرماویگا کہ تمکو علم دیا تھا میں نے اُسپر کیوں نہ عمل کیا اسی لیے کہا گیا ہے کہ وای جاہل پر ہے ایکبار اور عالم پر ہزار بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ

فلو

فَلَوْ بَثَثْتُہٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ یَعْنِیْ مَجْرَی الطَّعَامِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا یاد رکھے مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باسن یعنے دو طرح کے علم ایک انمین سے پس پھیلایا اسکو بیچ تمہارے اور دوسرا پس اگر پھیلاؤن مین اسکو تو کاٹا جاوے یہ گلا یعنے جگہ جاری ہونے طعام کی روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد اول سے علم ظاہر ہے یعنے احکام و اخلاق کا اور دوسرے سے علم باطن کہ علوم سے پوشیدہ ہے بسبب فہم نہ پہنچنے انکی کے ساتھ اُسکے اور مخصوص ہے ساتھ خواص کے علما اور عارفین سے یا دوسرا علم یہ تھا کہ حضرت سے معلوم ہوا تھا کہ فتنہ ایک قوم سے اُٹھیگا بعد میرے اور بدعات انہیں سے شروع ہونگی اُس قوم کا نام اور اُن لوگون کا بھی معلوم تھا حضرت ابو ہریرہ کو علی حق **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ قُلْ مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ اے لوگو جو شخص کہ جانے کچھ پس کہے اُسکو اور جو شخص کہ نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ تعالے زیادہ جانتا ہے پس تحقیق علم یعنی ہے کہنا واسطے اُس چیز کے کہ نجانے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے یعنے تمیز کرنا معلوم کا غیر معلوم سے ایک قسم ہے علم سے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے نبی اپنے کے کہ نہین مانگتا مین تم سے اوپر اس قرآن کے کچھ بدلا اور نہین مین تکلف کرنے والون سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کچھ مجھے معلوم کروادیا اور امر اسکے پہونچانے کا کیا کہتا ہون اور پہونچاتا ہون اور کسی چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہین کرتا اور چیزون مشکل سے کہ فہم اسکو نہ پہونچے بحث نہین کرتا کہ دخل تکلف کے ہے حق **وعن** ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن سیرین سے کہا کہ تحقیق یہ علم یعنے علم کتاب و سنت کا دین ہے دیکھو پس کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ اسپر ہے کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راوی کا معلوم کر لو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہو ہر کسی سے خصوصاً اہل بدعت و ہوا کے کہ دیندار نہو روایت نہ کرنے لگو حق **وعن** حُذَیْفَۃَ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِیْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِیْدًا وَّاِنْ اَخَذْتُمْ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اے گروہ قاریون کے سیدھے رہو پس تحقیق تم پیش دستی لے گئے ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤگے تم داہنے یا بائین البتہ گمراہ ہوگے تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ خطاب ہے صحابہ کرام کو کہ اول مین اسلام لائے جب تمسک کیا ساتھ کتاب و سنت کے تو پیشدستی لے گئے اُنپر کہ بعد انکے ہونگے اگرچہ وہ عمل زیادہ کرینگے لیکن انکے درجہ کو نہین پہونچنے کے سبب سبقت اسلام کے پس اُنکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پر مستقیم ہو کہ استقامت بہتر ہے ہزار کرامت سے اور معنے استقامت کے یہ ہین کہ ثابت رہے اچھے عقیدہ پر اور مداومت کرے علم نفع دینے والے پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھے اور حضور ساتھ اللہ کے رکھے اور غائب ہو ماسوی اللہ سے علی حق **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَہَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْہُ جَہَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَمِائَۃِ مَرَّۃٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّدْخُلُہَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَکَذَا ابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ فِیْہِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِیُّ یَعْنِی الْجَوَرَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو تم ساتھ اللہ کے جب الحزن سے یعنے کنوین غم کے سے عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہے بیچ دوزخ کے

پناہ مانگتی ہو اس سے دوزخ ہر دن چار سو بار کہا صحابہ رضی نے یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اُسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانیوالے
اپنے عملون کو روایت کی یہ ترمذی نے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا یہ اُسکے اور تحقیق سب دشمن رکھے گئے قاریوں مین
طرف اللہ تعالیٰ کے وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتے ہین سوارون کی کہا محاربی نے کہ راوی ہو حدیث کا یعنے امراے ظالمون سے ف تالاب دوزخ مین
یعنے نہایت گہرا ہو مشابہ کنوین کے پناہ مانگتی ہو دوزخ یعنے ایسا بُرا اور وحشت ناک ہو کہ دوزخ اُس سے پناہ چاہتی ہو جہ جاے دوزخی
فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانے والے اپنے عملون کو سمین داخل ہین عالم اور عابد ریاکار بھی کیونکہ علم قرآن ہی سے حاصل ہوتا ہو
اور عبادت بھی بسبب حکم قرآن کے ہوتی ہو اس حال انکا بھی یہی ہوگا ملاقات کرتے ہین سوارون سے یعنے طمع دنیا کے لیے ملتے ہین اور جو
کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے یا بطریق جبر کے اور دفع شر انکے کے لیے جاتے ہین انکا یہ حکم نہین اور دوسرا ارادون ہے سفر اظالم ہین
اسلیے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہی حق علی وعن علیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ
یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ
وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاءُ ھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ
تَعُوْدُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
قریب ہو کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اُسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے مگر رسم اُسکی مسجدین
انکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سے علماء انکے بدترین خلائق کے کہ نیچے آسمان کے ہین نزدیک انکے سے نکلیگا
فتنہ یعنے دین مین بسبب مدد کرنے ظالمون کے اور اُنہین مین پہنچیگا یعنے مسلط کردیگا اللہ ظالمون کو اُنپر روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے
ف مراد رسم قرآن سے تجوید حروف اور پڑھنا لفظون کا ہو بغیر سمجھنے معانی کے اور عمل کرنے کے امر و نواہی اُسکے پر
اور خراب ہونگی ہدایت سے یعنے لوگ جمع ہونگے اُن مین لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین کرینگے اُنہین وعن
زِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَقَالَ ذَاکَ عِنْدَ اَوَانِ ذَھَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَذْھَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُہٗ اَبْنَاءَنَا وَیُقْرِئُہٗ اَبْنَاءُنَا اَبْنَاءَھُمْ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ زِیَادُ اِنْ کُنْتُ لَاَرَاکَ مِنْ اَفْقَہِ رَجُلٍ بِالْمَدِیْنَۃِ اَوَلَیْسَ ھٰذِہِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی
یَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ لَا یَعْمَلُوْنَ بِشَیْءٍ مِّمَّا فِیْھِمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْہُ نَحْوَہٗ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ
اور روایت ہو زیاد بن لبید سے کہا ذکر کیا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے فتنہ اور مبتلا ہونے کا پس فرمایا یہ
ہوگی وقت جاتے رہنے علم کے کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑھتے ہین قرآن اور
پڑھاوینگے اپنے بیٹون کو اور پڑھاوینگے ہمارے بیٹے اپنے بیٹون کو دن قیامت تک پس فرمایا گم کرے تجکو مان تیری اے زیاد تحقیق تھا مین
گمان کرتا تجکو فقیہ سمجھدار مردون مین سے بیچ مدینہ کے کیا نہین یہ یہود اور نصاری پڑھتے توراۃ اور انجیل کو نہین عمل کرتے کچھ جس چیز سے کہ
بیچ اُنکے ہو روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے زیاد سے مانند اسی کے اور اسی طرح دارمی نے ابی امامہ سے
ف یعنے عجب ہو کہ مقصود کلام کا نہ سمجھا اور گمان لے گیا کہ قرآن اور علم مراد ہے پڑھنے اور جاننے اُسکے سے ہو اور جسنے پڑھا اور
جانا عمل کیا اُسپر باوجودیکہ یہ بات نہین ہو کیا نہین دیکھتا تو حال یہود اور نصاری کا کہ پڑھتے ہین اور عمل نہین کرتے ہین حق

وعن ابن مسعود قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم وعلموہ الناس تعلموا الفرائض وعلموہا الناس تعلموا القرآن وعلموہ الناس فانی امرء مقبوض والعلم سینتقص و یظھر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضۃ لا یجدان احدا یفصل بینھما رواہ الدارمی والدارقطنی

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو علم اور سکھاؤ اسکو لوگون کو سیکھو علم فرائض جو احکام کہ فرض مین اور سکھاؤ اُسکو آدمیون کو سیکھو قرآن اور سکھلاؤ اسکو لوگون کو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاؤنگا اور علم بھی کم ہوگا اور ظاہر ہونگے فتنے یہان تک کہ اختلاف کرینگے دو شخص بیچ چیز فرض کے نہ پاوینگے کسی کو کہ فیصلہ کرے درمیان دونون کے یعنے بسبب قلت علم کے یا کثرت فتنون کے یہ حال ہوگا روایت کی یہ دارمی نے اور دارقطنی نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علم لا ینتفع بہ کمثل کنز لا ینفق منہ فی سبیل اللہ رواہ احمد والدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے ساتھ اسکے یعنے نہ پڑھاوے کسی کو اور نہ عمل کرے اسپر مثل گنج کے کہ نہ خرچ کیا جاوے اسمین سے بیچ راہ خدا کے روایت کی یہ احمد و دارمی نے

کتاب الطہارۃ

کتاب ہے بیچ بیان کرنے پاکی کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطھور شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملأٰن او تملأ ما بین السموات والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برھان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقھا او موبقھا رواہ مسلم وفی روایۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تملأٰن ما بین السماء والارض لم اجد ھذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولا فی الجامع ولکن ذکرھا الدارمی بدل سبحان اللہ والحمد للہ روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہے ترازو کو یعنے ترازوی اعمال کو اور سبحان اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہین یا فرمایا بھر دیتا ہے ہر ایک کلمہ اُس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک شخص صبح کرتا ہے پس بیچتا ہے اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہے اسکو یا ہلاک کرتا ہے اسکو روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے

لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بھر دیتے ہین اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نہین پایا مین نے یہ روایت بخاری اور مسلم مین اور کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو دارمی نے بدلے سبحان اللہ والحمد للہ کے **ف** پس ذکر کرنا صاحب مصابیح کا پہلی فصل مین درست نہ ہوا اور پاک رہنا آدھا ایمان ہے اسلیے کہ ایمان سے بڑے اور چھوٹے گناہ بخشے جاتے ہین اور وضو سے چھوٹے ہی گناہ بخشے جاتے ہین پس اس اعتبار طہارت بیچ مرتبہ آدھے ایمان کے ہوئی اور لفظ او تملأ شک راوی کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ تملأٰن کا تثنیہ فرمایا ہے یا تملأ مفرد اور معنے اس حدیث کے یہ ہین کہ اگر انکے ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہے کہ بھر دے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے یعنے باعث روشنی کی ہے قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہ بازہ رکھتی ہے گناہون سے اور بُری باتون سے اور راہ دکھاتی ہے طرف ثواب کے مانند روشنی کے یا نماز روشن کرنے والی دل اور منھ کی ہے

اور اللہ دینا دلیل ہے بیچ دلیل ہے اور بیچ صدق دعوی ایمان کے اور محبت پروردگار تعالی کے یا معنی یہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا
دن قیامت کے مصرف مال لینے سے تو صدقات اُسکے دلیل ہونگے جواب مین اور صبر یعنے باندھنا نفس کا گناہون سے اور مستعد رہنا طاعات پر اور
جزع اور فزع نہ کرنا مصیبتون پر بسبب روشنی کامل کا ہے کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے یعنے اگر عمل کیا
قرآن پر واسطے تیرے نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیرے کہ جھگڑیگا اور ہر کس بیچتا ہے اپنی جان کو یعنی صرف کرنے والا ہے ذات
اپنی کو اُس کام مین کہ متوجہ ہے سپر پس آزاد کرتا ہے یا ہلاک کرتا ہے یعنی جب دن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہے اگر اُس کام مین آخرت کو
ساتھ دنیا کے خریدا اور ترجیح دی آخرت کو چھڑایا نفس اپنے کو عذاب آخرت سے اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کے خریدا اور ترجیح دی دنیا کو
ہلاک ہوا اور اپنے تئین عذاب مین ڈالا بیت بدنیا تو انی کہ عقبی خری ۔ بخر جان من ور نہ حسرت بری ۔ ع ح **وعن أبي هريرة**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ
قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ
مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلٰثًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا نہ بتلاؤن مین تمکو اُس چیز کو کہ دور کرے اللہ بسبب اسکے گناہ اور بلند کرے بسبب اسکے درجے یعنے مراتب جنتون مین کہا اصحاب نے
ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کے یعنے بیماری مین یا سبب جاڑے مین اور کثرت سے رکھنا قدمونکا طرف مسجدون کے
یعنے بسبب دور ہونے مسجد کے گھر سے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے پس یہی رباط اور بیچ حدیث مالک ابن انس کے پس یہ ہے رباط پس یہ ہے
رباط دو بار روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے تین بار ف پورا وضو کرنا یہ ہے کہ اعضای وضو پر پانی اچھی طرح پہونچا وے اور
تین تین بار دھووے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے یہ ہے کہ مسجد مین بعد نماز کے دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہے یا اگر نکلے تو دل وہین لگا رہے
رباط اسکو کہتے ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کے مقابلہ پر نگہبانی کے لیے بیٹھے تا وہ چلے نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالی نے بھی
حکم فرمایا اسکا اس آیت مین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کے لیے اصل رباط ہے کہ جیسے وہان کافر کے
مقابلہ مین بیٹھتے ہین یہان شیطان کے مقابلہ مین بیٹھنا ہے کہ بڑا دشمن دین کا ہے اور فرض وضو کے چار ہین دھونا تمام منھ کا اور دھونا ہاتھون کا
کہنیون تک اور مسح چوتھائی سر کا کرنا اور دھونا پاؤن کا ٹخنے تک اور مسح کرنا بالون داڑھی کا جو کہ ملے ہوئے ہین جلد منھ کے سے فرض ہے متون مین
تو یون ہی لکھا ہے اور فتاوی عالمگیری اور در مختار مین روایت صحیح اور مفتی بہ یہ لکھی ہے کہ دھونا ساری داڑھی کا کہ متصل جلد منھ سے ہے فرض ہے
اور لٹکی ہوئی کا دھونا فرض نہین سنت ہے اور سنتین وضو کی یہ ہین دھونا ہاتھون کا پہونچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتداء
وضو مین اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا اور خلال کرنا داڑھی اور انگلیون کا اور تین تین بار دھونا ہر عضو وضو کا
اور نیت کرنی اور ترتیب سے وضو کرنا جس طرح قرآن مین مذکور ہے اور سارے سر پر مسح کرنا اور پے در پے اعضاے وضو کو دھونا اور مسح
کانون کا کرنا ساتھ پانی سر کے اور مستحبات اُسکے یہ ہین داہنی طرف سے شروع کرنا دھونا اعضا کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رخ
وضو کے لیے بیٹھنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلے وقت سے وضو کرنا غیر معذور کو اور پھر الینا انگوٹھی ڈھیلی کا اور ایسی ہی
قطرہ کا یعنی بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانے کہ پانی اُسکے نیچے پہونچا ہے تو مستحب ہے اور اگر جانے کہ پانی نہین [illegible]

نہیں پہونچتا تو اُسکا بلا لینا فرض ہے اور مستحب ہے کہ آپ ہی وضو کرے اور مدد نہ کروا وے اور کلام دنیا نہ کرے اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو
بغیر کلام کے تو ضرور کرے اور بسم اللہ پڑھے نزدیک دھونے ہر عضو کے اور مسح کرنے کے اور دعائیں جو وقت دھونے ہر عضو کے منقول ہیں پڑھے
چنانچہ شرح ہندی حصن حصین کی میں تفصیل لکھی گئی ہیں دیکھے اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے بعد تمام کرنے وضو کے اور
زیلعی میں معہود دھونے ہر عضو کے درود اور سلام بھیجنا مستحب لکھا ہے اور بعد تمام کے شہادتین اور دعائیں کہ حدیث میں پڑھنی آئی ہیں
پڑھے اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رُخ کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے پیوے اور تعاہد یعنے خبر گیری کرے پانی پہونچانے کی نیچے بھووں کے اور موقون
اور گوشہ چشم پر اور کونچوں پانوں پر کہ خشک رہ جاویں اور مکروہات وضو کی یہ ہیں منھ پر پانی زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنے پانی زیادہ
بہانا اور تین بار سے زیادہ دھونا اور تین بار مسح کرنا ساتھ پانی نئے کے اور منہیات وضو کی یہ ہیں کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کے سے نہ کرے اور
نجس جگہ وضو نہ کرے کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیئے اور مسجد میں وضو نہ کرے مگر برتن میں کرے یا اُس جگہ کرے کہ وضو کے لیے مقرر
رکھی ہو تو جائز ہے اور تھوکنا اور رینٹھ پانی وضو میں منع ہے یہ سب مع ح ملتقی و در مختار **وَعَنْ عُثْمَانَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ
مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے
پس اچھا وضو کرے یعنے ساتھ رعایت سنتوں کے اور مستحبات کے نکلتے ہیں گناہ اُسکے یعنے صغیرہ گناہ بدن اُسکے سے یہاں تک کہ نکلتے ہیں
نیچے ناخونوں اُسکے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نکلتے ہیں نیچے ناخونوں اُسکے سے یہ مبالغہ ہے حاصل ہونے طہارت میں یعنے
خوب پاک ہو جاتا ہے گناہوں سے مثل اس محاورے کے یہاں بھی بولا کرتے ہیں کہ شیخی ناک کی راہ نکال دینگے ** **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ
وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ
كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا
رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دھوتا ہے منھ اپنا نکلتا ہے منھ اُسکے سے ہر گناہ
کہ دیکھا تھا طرف اُسکے ساتھ آنکھوں اپنی کے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یعنی جو گناہ کہ آنکھوں سے ہوئے ہیں جھڑ جاتے ہیں پس
جس وقت کہ دھوتا ہے اپنے ہاتھ نکلتا ہے ہاتھوں اُسکے سے ہر گناہ کہ پکڑا تھا اُسکو ہاتھوں اُسکے نے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے
یعنے جو گناہ کہ ہاتھ سے ہوئے ہیں جھڑ جاتے ہیں پس جب دھوتا ہے پانوں اپنے نکلتا ہے ہر گناہ کہ چلے تھے اُسکی طرف پانوں اُسکے ساتھ
پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہاں تک کہ نکل آتا ہے پاک گناہوں سے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عُثْمَانَ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ
كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَّذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص مسلمان کہ آوے اُسکو نماز فرض پس اچھا کرے
وضو اُسکا اور حضور اُسکا اور رکوع اُسکا مگر ہوتی ہے یہ نماز کفارہ اُن گناہوں کا کہ پہلے کیے تھے اُس سے جب تک کہ نہیں کیا کبیرہ اور یہ

ہمیشہ ہوتا رہتا ہے یعنے نماز کہ کفارہ گناہوں کا ہے مخصوص کسی زمانہ پر نہیں ہمیشہ ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** خشوع نماز کا یہ ہے کہ ظاہر و باطن کے آداب بجا لاوے کہ دل ترساں ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور سوائے نماز کے کسی اور چیز میں مشغول نہ ہووے اُدھر ہی دھیان رکھے اور بدن اور کپڑے اور داڑھی سے کھیلے نہیں اور دائیں اور بائیں طرف مُنہ نہ پھیرے اور آنکھ بند نہ کرے اور رکوع کا ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اسلیے کہ رکوع خاص مسلمانوں کی نماز میں ہے یہود اور نصاریٰ کی نماز میں علی العموم نہیں اور جب تک کہ نہیں کیا اُسنے کبیرہ مقصود یہ ہے کہ اسطرح کی نماز گناہوں صغیرہ کو دور کرتی ہے نہ کبیرہ کو ۔ **وعنه** انه توضأ فافرغ على يديه ثلثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلثا ثم غسل يده اليسرى الى المرفق ثلثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلثا ثم اليسرى ثلثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث نفسه فيهما بشيء غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه ولفظه للبخاري اور انہیں سے روایت ہے کہ وضو کیا انہوں نے پس ڈالا یعنے پانی اوپر ہاتھ اپنے کے تین بار پھر کلّی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنے ناک سنکی بعد دینے پانی کے ناک میں پھر دھویا مُنہ اپنا تین بار پھر دھویا داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک یعنے کہنی سمیت تین بار پھر دھویا بایاں ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر مسح کیا اپنے سر پر پھر دھویا پانوں داہنا اپنا تین بار پھر بایاں پانوں تین بار پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میرے کے پھر فرمایا جو وضو کرے وضو میرا سا کہ یہ ہے یعنے برعایت فرائض اور سنتوں کے پھر نماز پڑھے دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ اس نماز کے کہ بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہیں **ف** تین بار سے زیادہ دھونا اعضاے وضو کا مکروہ ہے سب علما کے نزدیک اور مراد یہ ہے کہ اگر پورا عضو تین بار دھو چکا ہے تو ثواب زیادہ نہ کرے اسپر اور اگر ایک چلو سے آدھا عضو دھویا اور دوسرے سے آدھا تو یہ ایک بار ہی ہوا پس اسی طرح مثلاً چھ چلوؤں سے تین بار کو پورا کیا تو یہ زیادتی نہ ہوئی اور پھر نماز پڑھے دو رکعت دو رکعت ادنیٰ درجہ ہے اگر زیادہ بھی پڑھے افضل ہے یہ حدیث دلالت کرتی اسپر کہ بعد وضو کے نماز پڑھنی مستحب ہے اگر فرض یا سنتیں ہو کر وہ بھی پڑھے کافی ہیں اور نہ بات کرے دل اپنے سے یعنے دل سے باتیں دنیا کی اور جو کہ تعلق ساتھ نماز کے نہیں میں نہ کرے خیال اللہ ہی کی طرف لگائے رکھے اور اگر خطرے آویں انکو دفع کرے اور حضور سے باز نہ رکھیں کچھ مضر نہیں ۔ **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اُن دونوں میں ساتھ دل اور منہ اپنے کے یعنی ساتھ باطن اور ظاہر کے متوجہ ہو مگر واجب ہوتی ہے واسطے اُسکے بہشت روایت کی یہ مسلم نے **ف** پھر کھڑا ہو یعنے حقیقۃً یا حکماً یعنے مثلاً بیٹھ کر پڑھے خصوصاً جبکہ عذر رکھتا ہو ۔ **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد يتوضأ فيبلغ او فيسبغ الوضوء ثم يقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وفي رواية اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة

الثمانية

الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا اور روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی تم میں سے کہ وضو کرے پس نہایت کو پہنچا دے یا فرمایا پس پورا کرے وضو پھر

اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کھولے جاتے ہیں واسطے اُسکے دروازے بہشت کے آٹھوں داخل ہو جس سے چاہے اسی طرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کے اور اسی طرح ابن اثیر نے بیچ جامع الاصول کے اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے بیچ آخر حدیث مسلم کے کہ جس طرح روایت کیا ہمنے اُسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنے شہادتین پر اس دعا کو اے بار خدایا کر مجھے توبہ کرنے والون سے اور کر مجھے پاکیزگی کرنے والون سے اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنۃ نے بیچ صحاح کے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کے بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلے ان محمد سے ف دروازے بہشت کے آٹھوں بیان سب بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبھی ہر ایک کو بہشت کہتے ہیں اس حساب سے ہشت بہشت بولتے ہیں اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے الخ یعنے جس طرح روایت مسلم کی ہمنے بیان کی وہی روایت محی الدین نے بھی شرح مسلم میں نقل کی ہے اور اُسکے اخیر یہ عبارت بڑھائی وزاد الترمذی آخر تک اور کر مجھے توبہ کرنے والون سے یعنے توبہ کرین گناہون سے اور رجوع کرین عیبون سے اور اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ تجھسے گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہ ہے کہ جب گناہ واقع ہووے تو توبہ الہام کر اگرچہ گناہ بہت ہون تا مضمون اس آیہ میں داخل ہو وین ان اللہ یحب التوابین یعنے اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والون کو یعنے اُن کو کہ نہیں پھرتے ہیں دروازہ مولی اپنے کے اور نہیں نا امید ہوتے رحمت اسکی سے اور کر مجھکو پاکیزگی کرنے والون سے یعنے پاک ہو وین بُرے اخلاق سے پس اس میں اشارہ ہے اسپر کہ طہارت اعضاے ظاہری کی ہمارے اختیار میں تھی بجا لائے اور طہارت احوال باطن کی تیرے ہاتھ ہے پس نصیب کر اپنے فضل سے

رباعی اے درخم چوگان تو دل ہمچون گوی ٭ بیرون ز فرمان تو جان یکسر موی ٭ ظاہر کہ بدست ماست شستیم تمام ٭ باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی ٭

اور پس اچھا وضو کیا آخر تک بعد فاحسن الوضوء کے عبارت اس روایت میں یون ہے ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء اور مگر کلمہ اشہد کا پہلے ان محمد سے یعنے کلمہ اشہد کا کہ پہلے لفظ ان محمد کے مصابیح والے نے ذکر کیا ہے ترمذی نے نہیں ذکر کیا پس یہ اعتراض ہے مصنف کا مصابیح والے پر کہ یہ حدیث جو صحاح میں لایا بخاری اور مسلم میں نہیں ہے بلکہ جامع ترمذی میں ہے سو حسان میں لانا چاہیے تھا اور معلوم کیا چاہیے کہ حرز حصن حصین میں ساتھ رمز ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کے بیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا بھی ذکر کیا ہے یعنے یہ کلمہ تین بار پڑھے اور نسائی اور حاکم کی روایت میں بعد اللھم اجعلنی آخر تک کے یہ بھی پڑھنا آیا ہے سبحانک اللھم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اولی یہی ہے کہ یہ سب ملا کر پڑھے اور مستحب ہیں یاد کرنا ان لفظون والے کے لیے بھی ٭ ح ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے روشن پیشانی سفید اعضا اثر وضو کے سے پھر جو کہ چاہے تم میں سے یہ کہ دراز کرے روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غر جمع اغر کی ہے یعنے سفید چہرہ اور محجل جسکے ہاتھ پاؤں سفید ہوں یعنے بسبب وضو کے یہ اعضا روشن ہونگے معنے یہ ہیں کہ جب پکارے جاوینگے نمازی لوگوں میں سے محشر میں یا طرف جنت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کے اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک خوب دھووے اور درازگی تحجیل کی یہ ہے کہ ٹخنے کے اوپر تک پاؤں دھووے اور ذکر درازگی تحجیل کا نہ کیا اسلیے کہ دونوں آپس میں لازم ایک دوسرے کے ہیں یعنے ایک کی درازگی کو فرمایا تو دوسرے کی بھی سمجھی جاویگی ع

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہونچیگا زیور مومن کو یعنے جنت میں جہاں تک کہ پہونچیگا پانی وضو کا روایت کی مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو اور ہرگز نہ طاقت رکھ سکوگے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہترین عملوں تمہارے سے نماز ہے اور نہیں محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سیدھے رہو یعنے مستقیم رہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھی راہ چلو داہنے بائیں میل نہ کرو اور چونکہ یہ امر بہت مشکل تھا فرمایا لن تحصوا یعنے اور طرح تمام و کمال کے استقامت نہیں کر سکنے کے تم اور جب حکم کیا ساتھ نہ طاقت رکھنے کے استقامت پر اور نہ ادا کر سکنے کے حقوق اسکے کو تمام افعال و احوال میں تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کے کہ اگر اسمیں استقامت کروگے تو تدارک سب تقصیرات کا ہو جاویگا کہ وہ نماز ہے پس نگاہ رکھو شرائط اور آداب اسکے اور ادا کرو حقوق جو اسکے اشارہ فرمایا ساتھ مقدمہ اسکے کے کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہے وہ وضو اور طہارت ہے فرمایا کہ نہیں محافظت کرتا اسکی یعنے سنن اور آداب اسکے نہیں بجالاتا مگر مومن کامل جو ہمیشہ حاضر رہتا ہے ساتھ دل اور بدن اپنے کے بیچ درگاہ رب اپنے کے اسلیے کہ حاضر ہونا اسکی درگاہ پاک میں بدون طہارت ظاہر و باطن کے بعید ہے اور بے ادب ہے ع

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دس نیکیاں روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے ثواب جو وضو کا مقرر ہے زیادہ اس سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ بعد وضو اول کے نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور پھر وضو کرے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ تجدید وضو کی مستحب ہے جس وقت کہ پہلے وضو سے نماز پڑھ چکا ہو اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے وضو پر وضو کرنا جس وقت کہ پہلے وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ

روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہے اور کنجی نماز کی وضو ہے روایت کی یہ

احمد نے **ف** یعنے جیسے کہ دروازہ بغیر کنجی کے نہیں کھلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت مین نہین جاتا اسمین مبالغہ ہے محافظت کرنے
نماز پر گویا نماز حکم ایمان مین ہے کہ بغیر اسکے بہشت مین جانا میسر نہین ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہین کہ سبب ہے خوف خاتمہ کا

وعن شبيب ابن ابي روح عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلوة الصبح فقرأ الروم فالتبس عليه فلما صلى قال ما بال اقوام يصلون معنا لا يحسنون الطهور وانما يلبس علينا القرآن اولئك رواه النسائي

اور روایت ہے شبیب بن ابی روح سے اُنسے روایت کی ایک شخص سے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز صبح کی پس پڑھی سورہ روم پس مشتبہ ہوا حضرت صلعم پر پس جب نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا نماز پڑھتے ہین ساتھ ہمارے اور نہین اچھا وضو کرتے اور سوائے اسکے نہین کہ ہمپر مشتبہ ڈالتے ہین قرآن کو یہ لوگ روایت کی یہ نسائی نے **ف** اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ سنن اور آداب کا مل کرنے والے بدعمل اجب کو اور سبب برکت کے ہین اور برکت انکی سرایت کرتی ہے غیر مین جیسے کہ قصور کرنا ان مین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہے اور انکے ادا کرنے مین دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہے اور یہ حدیث باعث حیرت کی ہے اُن لوگون کے لیے کہ تاثیر صحبت سے غافل ہین نہین دیکھتے کہ سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کے حالت پڑھنے قرآن کے مین کہ بہت وقت نزدیکی کا ہے صحبت ایک ادنی امتی کی نے کہ کوئی آداب یا سنت وضو کے اُس سے رہگئے ہونگے تاثیر کی کہ قرأت مین متشابہ لگا پس کیا حال ہوگا انکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی مین گرفتار ہین شب و روز نعیاذ اباللہ منہا اور نام شخص ولیت کہ نہ کہے میرک شاہ نے اغرغفاری لکھا ہے ع ح

وعن رجل من بني سليم قال عدهن رسول الله صلى الله عليه وسلم في يدي او في يده قال التسبيح نصف الميزان والحمد لله يملاه والتكبير يملأ ما بين السماء والارض والصوم نصف الصبر والطهور نصف الايمان رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن

اور روایت کی ایک شخص نے بنی سلیم مین سے کہ کہا گنا ان باتون کو یعنے جو آگے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ہاتھ میرے کے یا بیچ ہاتھ اپنے کے فرمایا سبحان اللہ کہنا یعنے ثواب اسکا بھر دیتا ہے آدھی ترازو اور الحمد للہ بھر دیتا ہے اسکو یعنے الحمد للہ کہنا ساتھ سبحان اللہ کے ملکر بھر دیتا ہے یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاک ہونا آدھا ایمان ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** پانچ ہاتھ میرے کے یہ شک راوی ہے یعنے گنین حضرت نے انگلیان میری یا انگلیان اپنی اور ہتھیلی پر بند کرکے پانچ باتین گنین اور روزہ آدھا صبر ہے یعنے پورا صبر تو یہ ہے کہ نفس کو طاعت پر روک رکھے یعنے بجا لاوے اور گناہ سے روکے یعنے نہ کرے پس روزہ مین نفس کو طاعت پر روکے رکھا ہوتا ہے اس اعتبار سے آدھا صبر ہے ع ح

وعن عبد الله الصنابحي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطايا من فيه واذا استنثر خرجت الخطايا من انفه فاذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت اظفار يديه فاذا مسح براسه خرجت الخطايا من راسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا من رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه ثم كان مشيه الى المسجد وصلوته نافلة له رواه مالك والنسائي

اور روایت ہے عبد اللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرتا ہے بندہ مومن یعنے ارادہ کرتا ہے وضو کا پھر کلی کرتا ہے نکلتے ہیں گناہ منھ اُسکے سے اور جس وقت کہ ناک سنکتا ہے نکلتے ہیں گناہ ناک اُسکی سے پس جس وقت دھوتا ہے منھ اپنا نکلتے ہیں گناہ منھ اُسکے سے یہان تک کہ نکلتے ہیں نیچے پلکوں آنکھوں اُسکے سے پس جبکہ دھوتا ہے دونون ہاتھ اپنے نکلتے ہیں گناہ ہاتھوں اُسکے سے یہان تک کہ نکلتے ہیں نیچے ناخونوں دونون ہاتھوں اُسکے سے پس جبکہ مسح کرتا ہے سر اپنے کو نکلتے ہیں گناہ سر اُسکے سے یہان تک کہ نکلتے ہیں دونون کانون اُسکے سے پس جب دھوتا ہے دونون پانون اپنے نکلتے ہیں گناہ پانون اُسکے سے یہان تک کہ نکلتے ہیں نیچے ناخونون پانون اُسکے سے پھر ہوتا ہے چلنا اُسکا طرف مسجد کے اور نماز پڑھنی اُسکی زیادتی واسطے اُسکے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے ف یہان تک کہ نکلتے ہیں دونون کانون اُسکے سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کان داخل سر کے ہیں جیسے کہ مذہب حنفی ہے اسلیے کانون کے مسح کے لیے نیا پانی نہین لیتے بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا ہے اُس سے مسح کانون کا بھی کر لیتے ہیں اور نماز پڑھنی اُسکی زیادتی واسطے اُسکے یعنے گناہوں سے بسبب وضو کے پاک ہو چکا اب نماز زیادہ ہوتی ہے یعنے سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انا قد رأینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یأتوا بعد فقالوا کیف تعرف من لم یأت بعد من امتک یا رسول اللہ فقال ارأیت لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین ظهری خیل دهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانهم یأتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ میں یعنے جنت البقیع میں دعاے مغفرت کے لیے پھر کہا سلام ہے تم پر اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہے گا اللہ ساتھ تمھارے ملنے والے ہیں اور آرزو رکھتا ہوں میں یہ کہ دیکھیں بھائیوں اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہیں ہم بھائی آپ کے اے رسول خدا کہا تم ہو یار میرے اور بھائی میرے وہ ہیں کہ نہیں آئے ابھی پس عرض کیا صحابہؓ نے کس طرح پہچانوگے تم یعنے قیامت میں انکو کہ نہیں آئے امت تمھاری میں سے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا خبر دو مجکو اگر ہو ایک شخص کہ ہوں واسطے اُسکے گھوڑے سفید پیشانی و سفید ہاتھ پانون درمیان گھوڑوں نہایت سیاہ کے کیا نہیں پہچانیگا گھوڑے اپنے کو عرض کی صحابہ نے کہ ہان مقرر پہچانیگا اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنے قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتھ پانون اثر وضو کے سے یعنی پس اس علامت سے انکو پہچانونگا اور مین ہونگا میر سامان اُنکا اوپر حوض کوثر کے روایت کی یہ مسلم نے ف تم ہو یار میرے یعنے تم بھائی بھی ہو اور رفیق خاص میرے ہو اور ابھی نہین پیدا ہوئے ہیں اور بعد میرے پیدا ہونگے یعنے تابعین وغیرہ وہ نرا بھائی چارہ ہی اسلام کا رکھتے ہیں میرے ساتھ اور مین ہون میر سامان یعنے کاروبار مغفرت اور رفعت درجات انکے کا درگاہ صمدیت مین پہلے جا کر درست کرتا ہون ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یؤذن له بالسجود یوم القیمة وانا اول من یؤذن له ان یرفع راسه فانظر الی ما بین یدی فاعرف امتی من بین الامم ومن خلفی مثل ذلک وعن یمینی مثل ذلک وعن شمالی مثل ذلک فقال رجل یا رسول اللہ کیف تعرف امتک من بین الامم فیما بین نوح الی امتک قال هم غر محجلون من اثر الوضوء لیس احد کذلک غیرهم

وَاٰخِرُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاٰخِرُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ہون اول ان شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطے اُنکے ساتھ سجدے کے دن قیامت کے اور
مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اُنکو کہ اٹھاوین سر اپنا پس دیکھونگا مین طرف اُس چیز کے کہ آگے میرے ہے پس پہچانونگا
مین امت اپنی کو درمیان امتون کے اور دیکھونگا پیچھے اپنے مانند اسی کے یعنے ازدحام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور داہنے اپنے
اسی کے اور بائین اپنے مانند اسی کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پہچانوگے تم امت اپنی کو درمیان امتون کے
درمیان حضرت نوح کے امت تمہاری تک مین فرمایا وہ یعنے امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون ہونگے بسبب نشان وضو کے نہین ہوگا کوئی
اس طرح سے سوا اُنکے اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دیے جاوینگے وہ عمل نامے اپنے داہنے ہاتھون مین اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دوڑیگی آگے اُنکے اولاد اُنکی
یعنے خردسال روایت کی یہ احمد نے **ف** اٹھاوین سر اپنا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو دو سجدہ حدیث مین جب حاضر
ہونگے تو شفاعت کے لیے سجدے مین جاوینگے مقدار ایک ہفتہ کے سجدے مین رہینگے پھر حکم ہوگا کہ سر اٹھاؤ اے محمد اور جو چاہو
اے محبوب میرے جو کچھ چاہتا ہے دیا جاوے تجکو پس حضرت سر اٹھاوینگے اور زبان ساتھ شفاعت خلق کے کھولینگے اور دروازہ شفاعت کا
کھلوا دینگے اور یہ جو فرمایا کہ آگے پیچھے اور داہنے بائین مانند اسی کے مراد یہ ہے کہ ہر طرف امت کو دیکھونگا اسمین اشارہ ہے طرف کثرت اُنکی کے
اور تفاوت مراتب اُنکے اور درمیان نوح کے امت تمہاری تک مین یعنے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک کہ مدت مدید ہے اسمین
بہت سی امتین گذری ہین اُنمین سے اپنی امت کو کیونکر پہچانوگے اور نوح علیہ السلام کا نام لیا اور نبی کا نہ لیا اسلیے کہ وہ مشہور ہین

باب مایوجب الوضوء

باب اُس چیز کا کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنے اسمین بیان ان چیزون کا ہے کہ وضو کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت امام اعظم کے
وضو ٹوٹتا ہے ان چیزون سے پاخانہ یا پیشاب کے رستے سے جو چیز نکلے یعنے پاخانہ پیشاب بائی وغیرہ مگر ہوا جو مرد یا عورت کے آگے کے رستے سے
نکلتی ہے اُس سے وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہے وضو اُس چیز سے کہ نجس ہو یعنے خون پیپ وغیرہ اور بدن مین سے آپسے نکلکر اُس جگہ پہونچے کہ اسکو دھونا
وضو یا غسل مین لازم ہے یعنے اگر ناک کے بانسے تک یا آنکھ کے اندر ہے تو نہین ٹوٹیگا اسلیے کہ انکا دھونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہے قے کرنے سے
منھ بھر کر قے مین خواہ اناج نکلے یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنے سودا اور بلغم سے نہین ٹوٹتا اور پتلا خون یا پیپ اگر قے کرے تو اُسمین بھرنا
منھ کا شرط نہین بلکہ برابر تھوک کے یا غالب ہوگا تھوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا تو نہین اور اگر تھوڑی تھوڑی قے ایک ہی
متلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہے کہ جمع کرین تو منھ بھر جاوے اُس سے وضو جاتا رہتا ہے اور جس چیز سے وضو نہین ٹوٹتا
وہ نجس بھی نہین ہے مثلاً تھوڑی سی قے یا خون کہ نہ بہا نجس نہین اور ٹوٹتا ہے وضو دیوانہ ہونے سے اور نشے سے اور بیہوش
ہو جانے سے اور قہقہہ بالغ کے سے اُس نماز مین کہ رکوع سجود والی ہے اور مباشرت فاحشہ سے اور مباشرت فاحشہ یہ ہے کہ شرمگاہ مرد اور عورت کی
مل جاوین یا دو عورتون کی یا دو مردون کی ساتھ انتشار کے یعنے کھڑے ہونے کے اور ٹوٹتا ہے سونے سے لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنے بدن پر یا
دیوار وغیرہ پر لیکن اس طرح سو جاوے کہ اگر تکیہ کی چیز ہٹا لیوے تو گر پڑے اور اگر اس طرح سو جاوے کہ مقعد زمین سے اُٹھ جاوے یعنے پہلو پر یا کولون پر یا
ہاتھون کے بل یا کہنے کو دیوار وغیرہ سے لگا کر یا پیٹ پانون پر لگا کر جھکا ہوا سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کھڑا کھڑا سو جاوے یا بیٹھ کر سوا
قسمون مذکورہ کے یا رکوع کی حالت مین یا سجدے کی حالت مین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہ ہے کہ رکوع سجود بطور سنت کے ہون اور اگر کیڑے
زخم مین سے نکلین یا گوشت کٹ کر گر پڑے تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائے اور وہ لہو پیکر بھر گئی یا چچڑی نے پیٹ بھر کر لہو پیا تو بھی ٹوٹ جاویگا نہین تو نہین

اور اگر ایک شخص کی آنکھ دکھتی ہو اور آنسو نکلتے ہیں اس سے بھی وضو جاتا رہتا ہے لیکن اگر ہمیشہ جاری رہیں تو صاحب عذر ہو جاتا ہے اکثر لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں اسی طرح اگر کان دکھتا ہو اور اس سے پیپ یا کچلہو نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر درد کان کے پیپ وغیرہ کان سے نکلے تو نہیں جاتا یہ چیزیں توڑنے والی وضو کی کہ بیان ہوئیں ان میں سے دو چیزوں پر تو اتفاق ہے سب علما کا کہ ان سے وضو جاتا رہتا ہے وہ جو چیز کہ نکلے آگے پیچھے سے اور نیند اور باقی چیزیں مختلف فیہ میں جو مفتی بہ ہے مذکور ہوا۔

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ من احدث حتی یتوضأ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کی جاتی نماز اس شخص کی کہ بے وضو ہو جب تک کہ وضو نہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اسکے حق میں ہے کہ پانی رکھتا ہو اور قدرت بھی رکھتا ہو اسکے استعمال کی اور اگر پانی نہ پایا ہو لیکن قدرت نہ رکھتا ہو اسکے استعمال کی تو تیمم کرے ساتھ خاک کے اور اگر نہ پانی پاوے اور نہ خاک اور قدرت اسپر رکھتا ہو کہ اسکو فاقد الطہورین کہتے ہیں وہ نماز نہ پڑھے جب پانی وغیرہ پاوے تو قضا پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک پڑھ لے واسطے حرمت وقت کے پڑھ لے اور جب پانی یا خاک ملے تو قضا کرے ہمارے علما نے لکھا ہے کہ اگر کوئی بغیر طہارت کے قصداً نماز پڑھے اور حرمت وقت کا بھی اسے ارادہ نہ ہو تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور سا اگر بغیر طہارت کے نماز پڑھے لوگوں کی شرم کرکے تو بھی کافر ہوتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں اسنے شرع کو حقیر جانا ۱۲ ع ح

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کی جاتی نماز بغیر طہارت کے اور نہیں قبول ہوتی خیرات مال حرام میں سے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ہے بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص خیرات دیتا ہے مال حرام سے اور امید رکھتا ہے ثواب کی کافر ہو جاتا ہے ۱۲ ع

وعن علی قال کنت رجلا مذاء فکنت استحیی ان اسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنتہ فامرت المقداد فسألہ فقال یغسل ذکرہ ویتوضأ متفق علیہ اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تھا میں ایک شخص بہت مذی والا پس تھا میں حیا کرتا یہ کہ پوچھوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم اسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہے یا وضو واسطے ہونے بیٹی ان کی کے یعنے نکاح میرے میں پس امر کیا میں نے مقداد کو یعنے پوچھنے کا حضرت سے پس پوچھا انہوں نے یعنے اس طرح کہ ایک شخص ایسا ہے اسکا کیا حکم ہے پس فرمایا کہ دھو ڈالے ستر اپنے کو اور وضو کرے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوت کا اور اس چیز کا کہ متعلق ساتھ مباشرت عورتوں کے ہو روبرو خسر کے مناسب نہیں ۱۲ ح

وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست النار رواہ مسلم قال الشیخ الامام الاجل محیی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ ھذا منسوخ بحدیث ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کھانے اس چیز کے سے کہ پہونچے اسکو آگ یعنے جو چیز آگ سے پکی ہو روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ محی السنہ نے رحمت ہووے اللہ کی انپر یہ حکم منسوخ ہے ساتھ حدیث ابن عباس کے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درود ہو بھیجے اللہ کا انپر اور سلام کھایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھے اور نہیں وضو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دوسری تاویل اس حدیث میں یہ کرتے ہیں کہ مراد وضو سے یہاں دھونا ہاتھ اور منہ کا ہے واسطے دور کرنے چکنائی کے

کہ سنت ہے اور اسکو وضوء طعام کہتے ہین اس صورت مین منسوخ کہنے کی حاجت نہین + ح + **وعن** جابر بن سمرۃ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ و ان شئت فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارک الابل قال لا رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت بکری کے سے یعنی اسکے کھانے سے اگر وضو جاتا رہتا ہے تو پھر کرون فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اسنے کیا وضو کرون مین کھانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہان وضو کر کھانے گوشت اونٹ کے سے کہا اسنے کہ نماز پڑھون مین بیچ جگہ رہنے بکریون کے کہا کہ ہان کہا اس شخص نے نماز پڑھون مین بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے فرمایا کہ نہین روایت کی یہ مسلم نے **ف** نزدیک امام احمد بن حنبل کے کھانے گوشت اونٹ کے سے وضو کرنا آتا ہے اسلیے کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک وضو نہین جاتا ہے اسواسطے کہ انکے نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کے ہے یعنی ہاتھ منھ دھو ڈالنا کیونکہ اسکے گوشت مین لباندھ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہے بکری کے گوشت سے یا یہ حدیث منسوخ ہے اور اونٹون کے بندھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے تو یہ نہی تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہے انکے بھاگنے کا اور لات مارنے کا بخلاف بکریون کے کہ غریب ہوتے ہین اور یہ جائز ہونا اور منع ہونا اس صورت مین ہے کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سے اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بھی پڑھنی مکروہ ہوگی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ اخرج منہ شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمہارا بیچ پیٹ اپنے کے کچھ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کے پس مشتبہ ہو اوپر اسکے کہ آیا نکلی ہے اس سے کچھ چیز یا نہین پس نہ نکلے مسجد مین سے یعنی وضو کے لیئے یہان تلک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہان تلک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو یہ باعتبار غالب کے ہے غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ یقیناً معلوم ہووے نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سنے اور بو نہ پاوے جب وضو ٹوٹتا سمجھے + ح + **وعن** عبد اللہ بن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فمضمض وقال ان لہ دسما متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودھ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطے اسکے چکنائی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد کھانے چکنی چیز کے کلی کرنی مستحب ہے اسلیے کہ منھ مین بقیہ اسکا کچھ رہتا ہے مبادا حالت نماز مین پیٹ مین پہونچے اور اسی پر قیاس کی جاتی ہے جو چیز کہ منھ مین لگ رہی ہے اور خوف ہو پیٹ مین پہونچنے کا اسمین سے بھی کلی کرے کہ مستحب ہے اور اسی سے علما نے استنباط کیا ہے دھونا دونون ہاتھون کا پہلے کھانا کھانے سے ستھرائی کے لیئے اگر یقین ہو ستھرائی ہاتھون کا نجاست اور میل تو نہ دھووے اور اسی طرح بعد فارغ ہونے کے کھانے سے بھی دھووے مگر ہاتھون کو اگر کچھ نہ لگا ہو بسبب اسکے کہ کھانا خشک تھا یا چمچے وغیرہ سے کھایا ہے تو ضرور نہ دھووے اور مناسبت اس حدیث کو تمام باب کے یہ ہے کہ کلی مذکورہ تتمات وضو سے ہے ع **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوات یوم الفتح بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال لہ عمر لقد صنعت الیوم شیئا لم تکن

تَصْنَعُهُ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں کئی نمازیں دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے یعنے ایک وضو سے پانچوں نمازیں پڑھیں اور مسح کیا اوپر موزوں کے پس کہا واسطے انکے حضرت عمر نے تحقیق کی تم نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اسکو پس فرمایا قصداً کیا میں نے اسکو اے عمر روایت کی یہ مسلم نے **ف** ایک چیز کہ نہ تھے کرتے یعنی کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور موزہ پر مسح کیا یہ معمول پہلے سے اسطرح پر نہ تھا بلکہ ہر نماز کے لیے وضو تازہ کرتے تھے اسکے جواب میں فرمایا کہ قصداً میں نے کیا یعنی تا لوگ انکا جائز ہونا معلوم کرلیں ۱۲ح

وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے سوید بن نعمان سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سال کہ خیبر فتح کیا یہانتک کہ جسوقت پہونچے بیچ صہبا کے کہ نام شہر کا ہے وہ نزدیک خیبر کے نماز پڑھی عصر کی پھر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اسکو پس گھولے گئے پس کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا ہمنے پھر کھڑے ہوئے طرف نماز مغرب کے پس کلی کی اور کلی کی ہمنے پھر نماز پڑھی اور نہ کیا وضو روایت کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کھاوے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے ۱۲ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو کرنا آتا مگر آواز سے یا بو سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** یعنی شک سے وضو نہیں جاتا جب تک یقین نہو یعنی فقط قراقر سے وضو نہیں جانے کا جب یقین ہو نکلنی بادی کا ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ح

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا میں نے یعنی بواسطہ مقداد کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا پس فرمایا نکلنے مذی سے وضو آتا ہے اور نکلنے منی کے سے غسل روایت کی یہ ترمذی نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پھیرنا روایت کی ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علی سے اور ابی سعید سے **ف** یعنے تکبیر کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور سب چیزیں حلال یعنی کھانا پینا اور سب کام منافی نماز کے اسپر حرام ہوتے ہیں اور سلام پھیرتے ہی وہی چیزیں حلال ہو جاتی ہیں ۱۲ح

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی بن طلق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت حدث کرے ایک تمہارا یعنی بادی بغیر آواز کے نکلے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کے پاس بیچ مقعدوں انکی کے روایت کی ترمذی اور ابوداؤد نے

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ آنکھیں سربند ہیں سرین کی پس جسوقت سو جاتی ہیں آنکھیں کھل جاتا ہے سربند روایت کی یہ دارمی نے

ف یعنی جب آدمی جاگتا ہے تو گویا بند بندھا ہے اُسکے مقعد پر کہ رکی رہتی ہے ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہے اور جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں
اور گمان ہوتا ہے نکلنے ہوا کا پس یہی گمان کے لیے نیند سے وضو ٹوٹتا ہے ۔ ع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ
اللّٰهُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ يَنَامُوْنَ بَدَلَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ
اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سربند سرین کی دونوں آنکھیں ہیں پس جو شخص کہ
سو گیا پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے انکو اللہ یہ حکم جو ہے سوائے بیٹھنے والے کے ہے واسطے
صحیح ہوا ہے انس سے کہ کہا تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہاں تلک کہ جھک جاتے تھے سر انکے پھر نماز
پڑھتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے مگر یہ کہ ذکر کیا ترمذی نے لفظ ینامون کا بدلے ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے
ف سوا بیٹھنے والے کے یعنی یہ حکم اس شخص کے حق میں ہے کہ سو جاوے لیٹ کر پس جو سووے بیٹھے ہوئے اس طرح کہ ٹھہری رہے مقعد اسکی زمین پر
پھر جاگے اور مقعد اسکی اسی طرح ٹھہری ہو زمین پر پس نہیں ٹوٹتا وضو اسکا اگرچہ بہت سو رہا ہو چنانچہ حدیث انس سے کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا
کہ بیٹھے ہوئے سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور قسمیں بیٹھنے کی کہ فقہ میں مذکور ہیں قیاس سے یا اور حدیثوں سے ثابت کی ہیں ۔ ح ع **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا
اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق وضو لازم ہے
اوپر اُس شخص کے کہ سو جاوے لیٹ کر پس تحقیق جس وقت کہ لیٹتا ہے ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اسکے یعنی پھر خوف ہے ہوا نکلنے کا روایت کی یہ
ترمذی اور ابوداؤد نے ف کہا میرک شاہ نے یہ منکر ہے راوی اسمیں یزید دالانی ہے وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات
کے ہے ۔ ع • **وعن** بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب کہ ہاتھ لگاوے ایک تمہارا ذکر اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی نے ف ستر کے چھونے سے وضو کے ٹوٹنے میں اختلاف کیا ہے علما نے بلکہ صحابہ کرام میں بھی اختلاف تھا امام شافعی رح کے نزدیک
اگر ستر کو ننگی ہتیلی سے چھوئے وضو جاتا رہتا ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک نہیں ٹوٹتا دلیل انکی ہے حدیث ما بعد کی کہ ساتھ روایت قیس بن علی
کے کہ اُسنے اپنے باپ سے روایت کی سند ابی حنیفہ میں مذکور ہے اور بہت سے حدیثیں روایت کی ہیں جسکو شبہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت
شیخ رح کو دیکھے خاطر جمع ہو جاویگی امام ابن ہمام نے لکھا ہے حق یہ ہے کہ دونوں حدیثیں درجہ حسن سے باہر نہیں پر ترجیح ہے حدیث طلق کو یعنی جو آگے مذکور
ہوتی ہے اسلیے کہ حدیث مردوں کی قوی ہوتی ہے کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکھتے ہیں نسبت عورتوں کے اسلیے گواہی دو عورتوں کی برابر گواہی ایک مرد کے ہوتی ہے
وعن طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ
إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ

هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ

اور روایت ہے طلق بن علی سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونے آدمی کے سے ستر اپنے کو پیچھے اسکے کہ وضو کیا اسنے فرمایا اور نہیں ہے وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اس سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا شیخ محی السنۃ رحمہ اللہ نے یہ منسوخ ہے اسواسطے کہ ابوہریرہ مسلمان ہوئے پیچھے آنے طلق کے اور تحقیق روایت کی ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ پہونچادے ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ستر اپنے کے کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ اسکے کے کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ شافعی اور دارقطنی نے اور روایت کی نسائی نے بسرہ سے مگر نہیں ذکر کیا کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ کے کچھ چیز **ف** یہ کلام شافعیہ کا ہے کہ جب ابوہریرہ اسلام بعد طلق کے لائے تو سننا انکا حدیث کو بھی بعد سننے طلق کے ہوئیگا پس حدیث ابوہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتے ہین کہ بعد اسلام لانے ابوہریرہ کے سے یہ کیونکر لازم آتا ہے کہ ابوہریرہ نے سنا بھی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے سنا ہو اور سے تمہارا تو جب صحیح ہو کہ یہ ثابت کرو کہ طلق مر اپہلے اسلام لانے ابی ہریرہ کے سے یا چلا گیا اپنے وطن کو اور نہیں صحبت مین رہا حضرت کی بعد اسکے اور کہا مظہر نے کہ اوپر تقدیر تعارض وحدیثون کے پھرتے ہین ہم طرف اقوال صحابہ کے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو داؤد اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے تھے کہ چھونے ستر کے سے وضو نہین ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب

۳۰۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ اَبُوْ دَاؤدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے بعضی بی بیون اپنی کا پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہین صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کے ساتھ کسی حال کے سند عروہ کی عائشہؓ سے اور بھی سند ابراہیم تیمی کے حضرت عائشہ سے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث مرسل ہے اسلیے کہ ابراہیم تیمی نے نہین سنا حضرت عائشہؓ سے **ف** اس مسئلہ مین بھی اختلاف ہے علما کا امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے ساتھ چھونے عورت غیر محرم کے اور امام مالک کے نزدیک ساتھ شہوت کے چھونے تو جاتا ہے اور نہین تو نہین اور امام اعظم رح کے نزدیک نہین جاتا اور دلیل انکی یہ حدیث ہے اور حدیث حضرت عائشہؓ کی کہ صحیحین مین مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب حضرت رات کو نماز تہجد کیلیے اٹھتے تو مین سوتی ہوئی تھی اور ہوتے تھے میرے پانون بیچ جگہ سجدہ آنحضرت صلعم کے پس وقت سجدہ کے پانون میرے ٹھوک دیتے مین سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چھونے عورت کے سے وضو نہین جاتا اور یہ جو یہین کہا کہ عروہ کو سماع حضرت عائشہ سے نہین ہے یہ قول ہرگز صحیح نہین ہوتا صحیحین مین اکثر حدیثون سے سماع عروہ کا حضرت عائشہ سے ثابت ہوتا ہے اس بات کے نقل کرنے مین مصنف مشکوٰۃ کا چوک گیا ہے قول ترمذی کے سے یہ مطلب نہین سمجھا جاتا اور کہا ابوداؤد نے یہ مرسل ہے یعنی ایک نوع مرسل کی ہے یعنی منقطع جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث مرسل حجت ہے نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کے پس یہ بھی باعث طعن نہین ہے

۳۰۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَتِفَهَا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ بکری کا یعنی گوشت شانہ بکری بریان کا پھر پونچھ لیا ہاتھ اپنا ساتھ ٹاٹ کے کہ تھا بچھا ہوا نیچے حضرت کے پھر کھڑے ہو گئے پس نماز پڑھی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف پس نماز پڑھی یعنے وضو نہ کیا اسمین دلیل ہے اسپر کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتھ منہ کو لگی تو دھونا ہاتھ منہ کا کچھ ضرور نہیں ۱۲ مع ح +

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ انھوں نے کہا لے گئی مین طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو بھنا ہوا پس کھایا اسمین سے پھر کھڑے ہوے طرف نماز کے اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ منہ دھویا روایت کی یہ احمد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا قسم کھاتا ہوں مین تحقیق تھا مین بھونتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ مین ہوتی ہے جیسے دل کلیجی وغیرہ پس کھاتے تھے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ فَقَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے ابو رافع سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے انکے بکری پس ڈالا انکو ہانڈی مین یعنی پکانے کے لیے پس آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ اے ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بھیجی گئی ہے واسطے ہمارے اے رسول خدا کی پس پکایا مین نے انکو ہانڈی مین فرمایا حضرت نے دے مجکو دست اے ابو رافع پس دیا مین نے انکو دست پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس دیا مین نے دست اور پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس کہا اے رسول خدا کے نہیں ہوتے واسطے بکری کی مگر دو دست یعنی سو دونوں دے ہی چکا اور کہاں سے لاؤں پس فرمایا واسطے انکے حضرت نے درود بھیجا اللہ کا انپر اور سلام خبردار ہو تحقیق تو اگر چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست جب تک کہ چپکا رہتا پھر منگوایا پانی پس دھویا منہ اپنا یعنی کلی کی اور دھوئے پورے انگلیوں کے پھر کھڑے ہوے پس نماز پڑھی پھر گئے طرف انکے یعنی ابو رافع اور اہل انکی کے پس پایا نزدیک انکے گوشت ٹھنڈا پس کھایا پھر داخل ہوئے مسجد مین اور نماز پڑھی یعنی اماے شکرانہ کے لیے اور نہ استعمال کیا پانی یعنی نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی دارمی نے ابی عبید سے مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک ف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھاتا تھا دست تا قوت بدن حاصل ہو اور عبادت مولیٰ بخوبی ادا ہو اور یہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست یعنی اگر تو چپکا رہتا تو اللہ تعالیٰ از راہ معجزہ میرے کے بہت سے دست پیدا کرتا جاتا لازم کہ تونے یہ جواب یا بزرگ اور شاید انکے جواب سے اسلیے بند ہوگئے کہ حضرت کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب باری تعالیٰ کے تھا

اُسکے جواب سے اسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونے کے طرف رد جواب اسکے کے ہو ع **وعن** أنسِ بنِ مالكٍ قال كنتُ
أنا وأُبَيٌّ وأبو طلحةَ جلوسًا فأكلنا لحمًا وخبزًا ثم دعوتُ بوضوءٍ فقالا لِمَ تتوضأُ فقلتُ لهذا الطعامِ
الذي أكلنا فقالا أتتوضأُ من الطيباتِ لم يتوضأ منه من هو خيرٌ منك رواه أحمد اور روایت ہو انس بن مالک سے کہا تھا
مین اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے پس کھایا ہمنے گوشت اور روٹی پھر منگوایا مین نے پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نے کیون وضو کرتے ہو
پس کہا مین نے واسطے اس کھانے کے کہ کھایا ہے ہمنے پس کہا ان دونون نے کیا وضو کرتے ہو کھانے پاکیزہ چیزون کے سے نہین وضو کیا اس سے
اُس شخص نے کہ وہ بہتر ہو تجھسے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ احمد نے **وعن** ابنِ عمرَ كان يقولُ قُبلةُ الرجلِ
امرأتَه وجسُّها بيدِه من الملامسةِ ومن قبَّل امرأتَه أو جسَّها بيدِه فعليه الوضوءُ رواه مالكٌ والشافعيُّ
اور روایت ہو ابن عمر سے کہ تھے کہتے بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چھونا اُسکو اپنے ہاتھ سے یہ بھی ملامسہ سے ہو اور جو شخص کہ بوسہ لے
اپنی عورت کا یا چھوئے اُسکو اپنے ہاتھ سے پس اُسپر ہو وضو روایت کی یہ مالک اور شافعی نے **ف** ملامسہ سے ہو یعنی کلام اللہ مین جو
مذکور ہو کہ ان چیزون سے وضو لازم آتا ہو اُسمین یہ بھی ہو او لامستم النساء یعنی یا ملامسہ کرو عورت کو پس ابن عمر نے کہا کہ بوسہ لینا
عورت کا یا ہاتھ لگانا اُسکو داخل ہو ملامسہ مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہو مذہب شافعی بھی یہی ہو وہ معنی ملامسہ کے لیتے ہین ہاتھ لگانا
اور امام اعظم صاحب معنی ملامسہ کے جماع کرنے کے لیتے ہین اور خوب دلیلین اسپر لائے ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین **وعن** ابنِ
مسعودٍ كان يقولُ من قُبلةِ الرجلِ امرأتَه الوضوءُ رواه مالكٌ اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ تھے کہتے بوسہ لینے ایک شخص کے سے اپنی عورت کا
وضو آتا ہو روایت کی یہ مالک نے **وعن** ابنِ عمرَ أن عمرَ بنَ الخطابِ قال إن القُبلةَ من اللمسِ فتوضؤوا منها
اور روایت ہو ابن عمر سے تحقیق عمر بن الخطاب نے کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہو یعنی داخل ہو لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہو پس وضو کرو
اُس سے **ف** ان قولون صحابہؓ کے سے معلوم ہوتا ہو کہ عورت کے چھونے سے وضو جاتا رہتا ہو جیسے کہ مذہب شافعی ہو اور امام اعظم صاحب کہتے ہین کہ
اول تو یہ روایتین سب موقوف صحابیون پر ہین حکم انکا مرفوع کا سا نہین اور دوسرے انکے نزدیک مرتبہ صحت کو بھی یہ روایتین نہین پہنچتین اور
قطع نظر اسکے پہلے جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہؓ سے اس سے بھی معلوم ہوتا ہو کہ عورت کے چھونے سے وضو
نہین جاتا اور مسند ابی حنیفہ مین روایت ہو ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیس فی القبلۃ الوضوء یعنی بوسہ لینے سے وضو نہین
آتا پس شاید یہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم ع ح ع **وعن** عمرَ بنِ عبدِ العزيزِ عن تميمٍ الداريِّ قال قال رسولُ اللهِ صلى اللهُ
عليه وسلم الوضوءُ من كلِّ دمٍ سائلٍ رواهما الدارقطنيُّ وقال عمرُ بنُ عبدِ العزيزِ لم يسمعْ من
تميمٍ الداريِّ ولا رآه ويزيدُ بنُ خالدٍ ويزيدُ بنُ محمدٍ مجهولانِ اور روایت ہو عمر بن عبد العزیز سے انھون نے نقل کی
تمیم داری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہو ہر خون بہنے والے سے روایت کی یہ دونون دارقطنی اور کہا دارقطنی نے کہ عمر بن
عبد العزیز نے نہین سنا تمیم داری سے اور نہ دیکھا اُسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہ دونون راوی مجہول ہین **ف** عمر بن عبد العزیز
پوتے ہین مروان کے نہایت عابد اور متقی نیک سیرت تھے خصوصًا ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نے فاطمہ بنت عبد الملک سے کہ بی بی
انکی تھی پوچھا کہ کچھ احوال اپنے میان کا بیان کرو انھون نے کہا کہ لوگ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے تو ہوتے ہی ہین لیکن اپنے
رب سے ڈرنے والا اُنکے برابر مین نے کسی کو نہین دیکھا جب گھر مین آتے مصلی پر اپنے کو ڈال دیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا یہان تک کہ نیند اُسپر

غالب آتی پھر جاگتا اور اسی طرح کرتا تمام رات اور مناقب انکے بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتے تھے ایک رکعت مین اور کبھی ایک ہی آیۃ بار بار پڑھتے تمام رات اور ایک رات یہ سو رہے تہجد کو نہ اُٹھے پس ایک برس تک سوئے نہین تمام شب عبادت کرتے رہتے تا نفس سزا پاوے اُس فعل کی اور یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہو وضو ہر خون بہنے والے سے یہ بھی خاص مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہو اور اور اماموں کے نزدیک اگر خون پیشاب اور پاخانہ کے رستے سے نکلے تو وضو ٹوٹتا ہو اور اور جاے سے نکلے تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہو اگرچہ دارقطنی نے اسمین کلام کیا ہو لیکن ابن عدی نے بیچ کتاب کامل کے زید بن ثابت سے روایت کی ہو یعنی یہ حدیث اور طریق بھی کئی ہین اور اس حدیث مین جنھون نے جو اسمین کلام کیا ہو انکا جواب یہ ہو کہ حدیث مرسل ہمارے نزدیک اور نزدیک جمہور علما کے حجت ہو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونے مین اختلاف ہو اور قطع نظر اسکے دلیل ہمارے مذہب کی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو من قاء او رعف او امذی فی صلوتہ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علی صلوتہ مالم یتکلم یعنی جسنے قے کی یا جسکی نکسیر پھوٹی یا مذی نکلی نماز اسکی مین پس پھرے اور وضو کرے اور بنا کرے نماز اپنی جب تک کہ نہ کلام کرے کذا فی الہدایۃ اور ابوداود مین بھی اس مضمون کی حدیث آئی ہو پس معلوم ہوا کہ خون غیر سبیلین کے اور جاے سے نکلے تو بھی وضو ٹوٹتا ہو واللہ اعلم

باب آداب الخلاء

یہ باب ہو بیچ بیان ادب پاخانہ کے ف ادب اسکو کہتے ہین کہ کرنا اسکا اچھا ہو خواہ وہ چیز بولنے کی ہو خواہ کرنے کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا ولکن شرقوا او غربوا متفق علیہ قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا الحدیث فی الصحراء اما فی البنیان فلا باس لما روی عن عبد اللہ بن عمر قال ارتقیت فوق بیت حفصۃ لبعض حاجتی فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ مستدبر القبلۃ مستقبل الشام متفق علیہ اور روایت ہو ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ مین پس نہ منھ کرو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھ دو اسکو لیکن مشرق کی طرف یا مغرب کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ شافعی نے رحمت کرے انکو اللہ یہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کے ہو لیکن بیچ عمارتون کے مضایقہ نہین ہو واسطے کہ روایت کی گئی ہو عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا چڑھا مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعضے کام اپنے کے پس دیکھا مین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے تھے یعنی پاخانہ مین بیٹھے ہوے قبلہ کو سامنے شام کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پشت بقبلہ پاخانہ کے لیے گھر مین بیٹھنا درست ہو لیکن مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف یہ بات خاص مدینہ والون کے لیے جو کہ اس سمت پر رہتے ہین فرمائی اسلیے کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہو پس جب منھ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرینگے تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہوگی اور اطراف کے شہر والون کو مشرق اور مغرب کی طرف منھ اور پیٹھ نکرنی چاہیے کہ قبلہ اُدھر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہو علما کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہ ہو کہ قبلہ کی طرف پشت درو نہ کرے پیشاب اور پاخانہ پھرنے مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گھر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعی رح کے نزدیک جنگل مین حرام ہو اور گھر مین نہین دلیل امام اعظم رح کی ایک تو یہ حدیث ہو کہ اس سے مطلق منع معلوم ہوتا ہو جنگل ہو خواہ گھر اور یہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نے روایت کی ہو اور دوسری دلیل انکی یہ ہو کہ حضرت نے بسبب تعظیم قبلہ کے منع فرمایا ہو پس اس بات مین جنگل اور گھر برابر ہو جیسا کہ تھوکنا اور پاؤن لنبے کرنے قبلہ کی طرف ہر جاے منع ہین اور معنی اس حدیث کے جو عبد اللہ بن عمر سے نقل کی انکا جواب یہ ہو کہ شاید وہ پہلے منع کرنے کے ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سے کچھ پھر کر بیٹھے ہون جنھون نے

تمیز نکیا ہو اور وہ مقام بھی مقتضی اسی کا ہو کہ انھون نے تامل نکیا ہوگا واللہ اعلم ﴿ح ع﴾ وعن سلمان قال نھانا یعنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ لغائط او بول او ان نستنجی بالیمین او ان
نستنجی باقل من ثلثۃ احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم رواہ مسلم اور روایت ہے سلمان سے کہا منع کیا ہمکو
یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منھ کرین قبلہ کی طرف وقت پاخانہ کے یا پیشاب کے اور یہ کہ استنجا کرین ہم اپنے داہنے ہاتھ سے اور یہ کہ استنجا
کرین ہم کم تین پتھرون سے اور یہ کہ استنجا کرین ہم نجاست سے یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ہے علما
ہمارے نے کہ قبلہ کی طرف منھ کرنا بیچ حالت پاخانہ کے اور پیشاب کرنے کے مکروہ تحریمی ہے اور استنجا کرنا داہنے ہاتھ سے مکروہ تنزیہی اور پہلے مین نہی
تحریمی ہے اور دوسرے مین تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنے پیشاب کے ستر کو داہنا ہاتھ لگاوے بھی نہین بلکہ بائین ہاتھ مین ڈھیلا لیکر ستر اپنا
پکڑ لے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھے کہ یہ بھی مکروہ ہے اور استنجا تین ڈھیلون سے کرنا واجب ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم رح کے
نزدیک تین ڈھیلے لینے شرط نہین ہین اگر کم مین بھی پاکی حاصل ہو جاوے کافی ہے دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہے عبد اللہ ابن مسعود سے
کہ کہا انھون نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لے گئے اور مجکو فرمایا کہ تین پتھر لاؤ مین دو تو پتھر پائے مین نے اور ایک گوبر کا ٹکڑا اسکے
ساتھ لے آیا حضرت نے دونون پتھر تو لے لیے اور گوبر پھینک دیا پس معلوم ہوا کہ دو بھی کافی ہین تین ہی واجب نہین لیکن عدد طاق مستحب ہے
﴿ح ع﴾ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذ بک من
الخبث والخبائث متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلعم جس وقت کہ داخل ہوتے پاخانہ مین یعنی ارادہ کرتے داخل ہونے کا
فرماتے یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف اگر پاخانہ مین پاخانہ
کے لیے جاوے تو پہلے داخل ہونے سے یہ دعا پڑھ لے اور اگر جنگل مین پاخانہ پھرے عین وقت ارادہ کے یعنی جس وقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹھنے لگے
اسوقت پڑھے ﴿ح ع﴾ وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما
یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول واما الآخر
فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا
یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دونون کے عذاب کیے جاتے ہین اور نہین
عذاب کیے جاتے بیچ بڑی چیز کے کہ بچنا اس سے مشکل ہو ایک انمین سے تھا کہ نہین بچتا تھا پیشاب سے اور مسلم کی روایت مین ہے کہ نہین احتیاط
کرتا تھا پیشاب سے اور دوسرا پس تھا چلتا ساتھ چغلی کے پھر لی حضرت نے ایک شاخ تر یعنی کھجور کی پس چیرا اسکو آدھون آدھ پھر گاڑ دی ہر قبر مین
ایک ایک عرض کی صحابہ نے اے رسول خدا کے کیون کیا آپ نے یہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہووے انسے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہوجاوین دو ڈالیان
یہ بخاری مسلم نے ف نہین بچتا تھا پیشاب سے یعنی احتیاط نکرتا تھا کہ چھینٹین پیشاب کی نہ پڑین یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ روایت مسلم کے
کہ آگے مذکور ہے اور ایک روایت مین لا یستبری بھی آیا ہے اسکے معنی بھی یہی ہین کہ طلب پاکی نہین کرتا تھا پیشاب سے اور ایک روایت مین
لا یستنتر آیا ہے کہ وہ تینون کے درمیان نون ہے استنتار یعنی جھاڑنے اور کھینچنے ستر کے ہے ساتھ زور کے تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہگیا ہو باہر
نکل جاوے یعنی قطرہ اچھی طرح جھاڑ کر نکالتا تھا پس پاکی پیشاب سے نکرنی کبیرہ گناہون سے ہے اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہے اور نیز

لوگوں کو جو وہم پیدا ہوا ہے کہ ڈھیلے سے خشک کرنا حضرت سے ثابت نہیں ہوا ہے پس کسی کو چاہیے کہ ڈھیلا بعد پیشاب کے نہ لیا کرے یہ بات نکالی کی ہے جنکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو کہ قطرہ نہ آئیگا البتہ انکو تو پانی کافی ہوگا اور جنکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا چنانچہ اکثر لوگوں کو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے وہ ڈھیلا نہ لیگا تو ضرور پاجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سے نہیں ثابت ہوا تو باعث یہ ہے کہ مزاج مبارک قوی تھا حاجت نہ تھی اور حضرت نے شلوار نہ تھی اور جسکو حاجت پڑے وہ بھی یہ کہے کہ ہم نہیں لیتے کیسا ادب کا منکر ہوگا غرض شرع کی دریافت کرنی چاہیے کہ یہیں تاکید طہارت کی کی ہے ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیے ایسے جیسا کہ گنہ کبیرہ ہے نماز پڑھنی محض خطا ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے ہوتا ہے پاکی کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اُس چیز کا ہے کہ حساب میں گرفتار ہوگا بندہ بسبب اسکے قبر میں روایت کی طبرانی نے اور سوا اسکے عمر رضہ سے ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا بھی ہے اور فعل صحابی کا حجت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں منقول ہے وہ یہ ہے ابو بکر عن یحییٰ بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنی حضرت عمر رضہ جب پیشاب کرتے پھیرتے ستر اپنا دیوار پر یا پتھر اور نہ لگاتے اسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ یہ اجماع اہل سنت کا ہے اور معنی نمیمہ کے ہیں سخن چینی یعنی دو شخصوں میں دشمنی ہو ایک کی بات دوسرے کو پہونچا دے فساد ڈالنے کے لیے یا آپس میں دشمنی ڈلوا دیوے اس طرح کی کہ نقل کرے ایک کی بات اور سچ کرے آگے قسم گالی وغیرہ سے کہا نووی نے معنی نمیمہ کے ہیں نقل کرنا کلام غیر کا کسی کے آگے بقصد ضرر پہونچانے کے پس بدترین گناہوں کی ہے صحیحین میں آیا ہے کہ جنت میں نہیں داخل ہونے کا سخن چین اور حضرت عمر رضہ نے کعب احبار سے پوچھا کہ کونسا گناہ توریت میں بڑا لکھا ہے تو کہا انھوں نے سخن چینی کرنی فرمایا کہ آیا قتل سے بھی یہ گناہ زیادہ ہے انھوں نے کہا کہ سخن چینی سے قتل بھی واقع ہوتا ہے اور اور برائیاں اس سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف کی جاوے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہوں سبب تخفیف عذاب کا علماء نے یہ لکھا ہے کہ حضرت نے انکے لیے شفاعت مانگی تھی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگی عذاب میں جب تک کہ دونوں ٹہنیاں خشک ہوں چنانچہ یہ بات صحیح مسلم کی خبر سے معلوم ہوتی ہے کہ فرمایا حضرت نے مقبول ہوئی شفاعت میری یہ کہ دور کیا اللہ تعالیٰ نے عذاب ان دونوں سے جب تک کہ ٹہنیاں تر رہیں گی پس ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے اور سوا اسکے علماء نے اور بھی بہت جہتیں لکھی ہیں جو چاہے اور شرحوں میں دیکھ لے اور کرمانی نے کہا ہے کہ ٹہنی میں خاصیت تھی دفع عذاب کی مگر یہ بات بسبب برکت دست مبارک آنحضرت صلعم کے حاصل ہوئی تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کی قبور کو باعث تخفیف عذاب ہے مردوں کے لیے کو ح ع و تقریر مؤلف **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلہم رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزوں سے کہ سبب ہیں لعنت کی کہا صحابہ نے اور کیا ہیں وہ اے رسول خدا کے فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پاخانہ پھرے بیچ راہ لوگوں کے یا بیچ سایہ لوگوں کے اور کی مسلم نے فیچ راہ لوگوں کے لکھا ہے علماء نے کہ مراد راہ سے وہ ہے کہ چلتی ہو یعنی اکثر لوگ وہاں گذرتے ہوں وہ راہ نہیں مراد ہے کہ جس پر لوگ کبھی کبھی گذرتے ہوں اور مراد سایہ سے یہ ہے کہ ایک درخت کے نیچے لوگ سایہ میں بیٹھا سویا کرتے ہوں پس وہاں پاخانہ نہ پھرے ۔ **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پیوے پانی تم میں سے کوئی پس نہ دم لے باسن میں اور جس وقت آوے پاخانہ میں پس نہ لگاوے ستر اپنے کو داہنا ہاتھ یعنی استنجا کرے ساتھ داہنے ہاتھ کے لتی کی بجائے

ف نہ دھوے ہاتھ میں یعنی جب سوے تو ہاتھ کو منہ سے جدا کرے تا منہ یا ناک سے کچھ نہ گر پڑے ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص وضو کرے پس چاہیے کہ جھاڑے ناک اور جو کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ لیوے طاق ڈھیلے یعنی تین یا پانچ یا سات روایت کی بخاری مسلم نے ع وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے پاخانہ میں پس اٹھاتا میں اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی یعنی ایک چھاگل تھا اور ایک برچھی استنجا کرتے ساتھ پانی کے یعنی بعد لینے ڈھیلوں کے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف ایک لڑکا یعنی ابن مسعود یا بلال اور عادت شریف یہ تھی کہ خادم برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے تا پیشاب کے لینے میں نرم کریں یا ڈھیلے زمین سے اکھاڑ لیں یا کچھ اور ضرورت پیش آوے اس کام آوے ع

الفصل الثانی فصل دوسری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب وقال ابو داؤد ھذا حدیث منکر وفی روایتہ وضع بدل نزع روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ میں اتارتے انگوٹھی اپنی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منکر ہے اور بیچ روایت انکی کے لفظ وضع کا ہے بدلے نزع کے ف انگوٹھی اسلیے اتار ڈالتے تھے کہ اس میں محمد رسول اللہ کھدا تھا اسمیں دلیل ہے اسپر کہ واجب ہے استنجا کرنے والے کو کہ اپنے ساتھ پاخانہ میں نام خدا کا اور اسکے رسول کا اور قرآن نہ لیجاوے یہ طیبی نے کہا اور کہا ابہری نے کہ اور رسولوں کا نام لکھا ہوا بھی نہ لیجاوے اور کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ استنجے کے ارادہ کرنے والے کو مستحب یہ ہے کہ الگ کر ڈالے اپنے سے اس چیز کو کہ اسپر تعظیم کی چیز لکھی ہو خواہ نام اللہ تعالی کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث میں اگرچہ کلام کیا ہے ابو داؤد نے لیکن علما نے لکھا ہے کہ قابل سند پکڑنے کے ہے بہت سی یہاں تقریر لکھی ہے ملا علی قاری نے اور جامع صغیر میں بھی یہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہے ع وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابو داؤد اور روایت ہے جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پاخانہ کا جاتے یعنی جنگل میں یہاں تک کہ نہ دیکھتا انکو کوئی یعنی دور جا کر بیٹھتے روایت کی یہ ابو داؤد نے ع وعن ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی موسی سے کہا تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس ارادہ کیا یہ کہ پیشاب کریں پس آئے نزدیک زمین نرم میں بیچ جڑ دیوار کے یعنی قریب اسکے پس پیشاب کیا پھر فرمایا جس وقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہ کہ پیشاب کرے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے جگہ نرم پیشاب کے لیے مانند اسکے یعنی تا چھینٹیں نہ پڑیں روایت کی یہ ابو داؤد نے ف کہا خطابی نے کہ حضرت جس دیوار کے پاس بیٹھے وہ کسی کے ملک میں نہ ہوگی اسلیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہے دیوار کی جڑ کو کیونکہ اس سے مٹی کو شور رنگ جاتا ہے پس جو دیوار کسی کے ملک میں ہو تو اسکی جڑ میں پیشاب کرے بغیر اذن اسکی کے خواہ اذن حقیقۃ ہو یا حکما ع وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اٹھاتے کپڑا اپنا یہاں تک کہ نزدیک ہوتے زمین کے روایت کی ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف یہ بھی ایک ادب ہے استنجے کا کہ بغیر ضرورت کے ستر نہ کھولے پس ضرورت جب ہی پڑتی ہے کہ قریب تا ہو زمین کے پہلے سے کھولنا ستر کا جائز نہیں خواہ گھر میں پاخانہ پھرتا ہو خواہ جنگل میں ع

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ میں واسطے تمہارے مانند باپ کے ہوں واسطے بیٹے اپنے کے یعنی نصیحت اور تعلیم کرنے میں سکھلاتا ہوں میں تمکو جس وقت آؤ تم پاخانہ میں پس نہ سامنے کرو منہ قبلہ کے اور نہ پیٹھ کرو قبلہ کی طرف اور حکم فرمایا ساتھ تین پتھروں کے یعنی تین ڈھیلوں سے استنجا کرے اور منع کیا استنجا کرنا لید سے یعنی سب نجاستوں سے اور ہڈی سے اور منع کیا یہ کہ استنجا کرے آدمی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس حدیث کے سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہے اور باپ پر واجب ہے اولاد کو ادب سکھانا اور سکھانا ان چیزوں کا کہ ضرور ہیں دین میں ؏ وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا داہنا ہاتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے وضو کرنے اور کھانے کے اور تھا بایاں ہاتھ واسطے استنجا کرنے کے اور اس چیز کی کہ مکروہ ہو روایت کی ابوداود نے ف واسطے وضو کرنے اور کھانے کے یعنی داہنے ہاتھ سے وضو کرتے اور کھاتے پیتے اسی طرح اور جتنے اچھے کام ہیں جیسے کوئی چیز دینی لینی وغیرہ ذالک وہ بھی داہنے ہاتھ سے کرتے اور اس چیز کی کہ مکروہ ہو یعنی جن چیزوں کو نفس پاک مکروہ رکھتے ہیں جیسے ناک چھینکنے وغیرہ ذالک انکو بائیں ہاتھ سے کرتے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی ناک میں داہنے ہاتھ سے دیتے ہوں اور ناک بائیں ہاتھ سے چھینکتے ہوں پس معمول شریف توں ہی تھا اور اب عجب طور اکثر لوگوں نے اختیار کیا ہے کہ کتاب بائیں ہاتھ میں لیتے ہیں اور جوتی داہنے ہاتھ میں یا تو آداب شریعت سے واقف ہی نہیں یا غفلت کرتے ہیں ایسا نہ چاہیے بلکہ رعایت آداب کی کریں اور بیدار ہوں خواب غفلت سے ؏ وعنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم جب جاوے ایک تمہارا طرف پاخانہ کے پس لیجاوے ساتھ اپنے تین پتھر استنجا کرے ساتھ انکے پس تحقیق یہ کفایت کریگا پانی سے روایت کی یہ احمد ابوداود و نسائی و دارمی نے ف یعنی جب تین ڈھیلوں سے اصل نجاست پاک کی حاجت پانی سے استنجا کرنے کی نہیں ہے یعنی اصل طہارت حاصل ہوگئی اور نماز پڑھنی جائز ہوئی لیکن پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے ؏ وعن ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ زَادَ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استنجا کرو ساتھ لید کے اور نہ ساتھ ہڈی کے کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے نہیں ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن ف ہڈی خوراک جنوں کی ہے اور لید خوراک انکے جانوروں کی ہے ؏ وعن رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچھے میرے پس خبر دے لوگوں کو یہ کہ جو گرہ لگاوے داڑھی اپنی میں یا ہار ڈالے تانت کا یا استنجا کیا ساتھ نجاست جانور کے یا ہڈی کے پس تحقیق محمد صلعم بیزار ہیں اس سے روایت کی یہ ابوداود نے ف شاید زندگی دراز ہو تیری یعنی شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کے اور دیکھے لوگوں کو کہ کرتے ہیں گناہ

اور رسم جاہلیت کی تو خبر دینا انکو ان باتون کی اور گرہ دینے ڈاڑھی کے کئی معنی ہین اکثر علما تو یہ کہتے ہین کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کے یعنی ساتھ گرہ دینے وغیرہ کے بالون کو گھونگروالے کرے پس یہ منع ہے کہ مخالفت سنت کی لازم آتی ہے کیونکہ ڈاڑھی کے سیدھے بال چھوڑے رکھنے سنت ہین اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت لڑائی کے ڈاڑھی مین گرہ دے لیتے تھے پس حکم کیا انکو چھوڑ دینے کا اسلیے کہ مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ عادت اہل عجم کی تھی پس منع کیا اسے کیونکہ تغیر خلقت الہی کی لازم آتی ہے اور لفظ وتر کے کئی معنی ہین یا تو وہ ہے کہ ہین کہ اسمین اہل جاہلیت تعویذ اور سنگی دفع نظر اور محافظت کے لیے آفات سے باندھ کر بچون اور گھوڑون کے گلے مین ڈالتے تھے اس سے منع فرمایا اور بعضون نے یہ معنی لکھے ہین کہ اس ڈوری گھنٹی یا گھونگرو باندھ کر لٹکاتے تھے یا معنی یہ ہین کہ چلے کمان کے گھوڑون کے گلون مین ڈالتے تھے تا نظر نہ لگے پس ان سبھون سے منع فرمایا اسلیے کہ شرکت ہوتی ہے کافرون سے اور حضرت اس سے بیزار ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ ادنی امر کفار کرنے سے اگرچہ کبائر گناہون سے نہو حضرت بیزار ہوتے ہین پس جس صورت مین کہ بڑی بڑی رسمین کفر کی کرے یعنی کبائر کو سوچین یہ تین کیا حال ہوگا ۱۲

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاک بلسانہ فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی ادم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سرمہ لگاوے پس چاہیے کہ طاق سلائیان لگاوے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا تو گناہ نہین اور جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ بیوے ڈھیلے طاق یعنی تین یا پانچ یا سات جسنے یہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہین کیا پس نہین گناہ اور جو شخص کہ کھاوے کچھ پس اس چیز کو کہ نکالا خلال سے پس چاہیے کہ پھینک دے اسکو اور جو نکالے ساتھ زبان اپنی کے پس چاہیے کہ نگل جاوے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا پس نہین گناہ اور جو آوے پاخانہ مین پس چاہیے کہ پردہ کرے پس اگر نپاوے مگر یہ کہ جمع کرے تودہ ریت کا پس چاہیے کہ کرے پیچھے اپنے اس تودہ کو پس تحقیق شیطان کھیلتا ہے شرمگاہ بنی آدم کی سے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا پس نہین گناہ روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے

ف طاق سلائیان لگاوے یعنی تین داہنی آنکھ مین اور تین بائین آنکھ مین صحیح تر یہی قول ہے اور حضرت سے بھی یہ طور ثابت ہوا ہے کہ حضرت کے لیے سرمہ دانی تھی اسمین سے سرمہ لگاتے تھے تین ایک مین اور تین ایک مین اور بعضون نے کہا ہے کہ تین داہنی مین لگاوے اور دو بائین مین اور بعضون نے کہا ہے کہ دو دونون مین لگاوے اور دو بائین مین اور پھر ایک داہنی مین تا شروع بھی داہنی سے ہووے اور تمام بھی اسی پر پس جو طاق لگاویگا اچھا کریگا اور جو نکریگا کچھ گناہ نہین کیونکہ مستحب ہے اور ڈھیلون کے مقدمہ مین جو فرمایا کہ جسنے یہ کیا اچھا کیا اور جسنے نکیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہے مذہب حنفی کی کہ تین ڈھیلے لینے یا طاق لینے واجب نہین بلکہ یادونی مین جت ہوا۔ کہتا ہے لیکن طاق لینے البتہ مستحب ہین اور یہ جو فرمایا کہ خلال سے نکالے تو پھینکدے اسلیے کہ اکثر تنکے سے خون نکل آتا ہے احتیاطا پھینک دے اور زبان سے جو نکالتا ہے اسمین یہ احتمال نہین اور اسمین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو یہ حکم اسی صورت مین ہے کہ یقین نہو نکلنے خون کا احتمال ہو اور جس صورت مین یقین ہو گا خون کے نکلنے کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کھانا حرام ہوگا اور واجب ہوگا اسکا پھینک دینا اور پاخانہ کے وقت پردہ کر کے بیٹھے پردے کے لیے کچھ نپاوے تو تودہ ریت کا جمع کرے اور پیٹھ اسطرف کر کے بیٹھے کیونکہ جب نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سے کھیلتا ہے یعنی لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے کہ انکا ستر دیکھین اور برا کہتے ہین اس سے جو شخص نہو اور کپڑون پر

پڑتی ہیں پس یہ پردہ کرنا بہتر ہو اگر نہ کرے تو گناہ نہیں یعنی جب کوئی دیکھے نہیں تو گناہ نہیں احتیاط کرنا اسکا اچھا ہو اور جہاں یقین ہو کہ لوگ دیکھینگے تو ضرور ہے پردہ کرنا اگر نکریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت میں اگر پائجامہ بھرے تو دیکھنے والون پر گناہ ہو ضرورت سے یہ مراد ہو کہ پردہ بہم نہ پہنچے اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت میں مجبور ہو اور تودہ پشت کی طرف کرنے کو اسلیے فرمایا کہ آگے کے ستر کا پردہ دامن وغیرہ سے کر سکتا ہو پچھلا نہ پیچھے کا اور صرف پردہ کرنا مشکل ہو ع ع ح وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ فان عامۃ الوسواس منہ رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی الا انہما لم یذکرا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ اور روایت ہو عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ غسل خانہ اپنے کے پھر نہاوے اسمین یا وضو کرے اسمین یعنی عقل سے بعید ہو کہ نہانے کی جگہ پیشاب کرے پھر وہین نہاوے یا وضو کرے اسلیے کہ اکثر وسوسہ اس سے پیدا ہوتے ہین اس سے روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے مگر ترمذی و نسائی نے نہین ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ ف اکثر وسوسہ اسلیے پیدا ہوتے ہین کہ وہ جا نجس ہو جاتی ہو اور اسپر پڑتا ہو پانی پس وسوسہ دل مین پیدا ہوتا ہو کہ آیا اسکی چھینٹین پڑی ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ دل مین جم جاتا ہو پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چھینٹین اسپر سے اچٹ کر نہ پڑتی ہون یعنی پختہ ہو یا اسمین بدررو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بھی نہ رکا رہتا ہو سب نکلجاتا ہو تو نہین مکروہ ہو اسمین پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث مین تنزیہی ہو نہ تحریمی ش ع ح وعن عبد اللہ بن سرجس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی جحر رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہو عبد اللہ بن سرجس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا سوراخ مین روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف اسلیے کہ سانپ بچھو وغیرہ نکل کر ایذا نہ پہنچاوے یا اگر اسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نے کہا ہو کہ وہان جنات بستے ہین چنانچہ منقول ہو کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نے پیشاب کیا تھا بیچ زمین حوران کی ایک سوراخ مین انکو جنون نے مار ڈالا اور اسمین شعر پڑھتے تھے شعر نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادۃ ÷ ورمیناہ بسہمین فلم نخط فؤادہ ÷ اور بعضون نے کہا ہو کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کے لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اسمین پیشاب کرنا ÷ ع وعن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الملاعن الثلاثۃ البراز فی الموارد وقارعۃ الطریق والظل رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہو معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سببون لعنت کے سے کہ تین چیزین ہین ایک یہ کہ استنجا کرنا یعنی پائخانہ پھرنا اور پیشاب کرنا گھاٹون پر اور راہ مین اور نیچے سایہ کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف سببون لعنت کے سے یعنی بسبب اس فعل بد کے گذرنے والے لعنت کرتے ہین یا لوگون کی لعنت کا سبب فاسد کی پس ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہو اور موارد کہتے ہین ان مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتے ہین یا بیٹھ کر باتین کرنے کو اور بعضون نے کہا ہو گھاٹون کو کہتے ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان سوتے بیٹھتے ہون اور اپنے جانور بٹھاتے ہون ع ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذلک رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہو ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلیں دو آدمی کہ جاوین طرف پائخانہ کے کھولنے والے ہون شرمگاہ اپنی دونون اور باتین کرتے ہون پس تحقیق اللہ تعالی غضب مین آتا ہو اس سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف مردون اور عورتون کو حرام ہو کہ ایسی جگہ پائخانہ پھرنے اس طرح بیٹھین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکھے اور باتین

کرنی بھی ایسی حالت مین مکروہ ہین یہ دونون باتین باعث غضب الٰہی کی ہوتی ہین بیان کی عورتین بہت اسمین بے احتیاطی کرتی ہین غور
کرین اس حدیث مین کہ اللہ کا غضب کیا امر عظیم ہو اور شرح السنۃ مین لکھا ہو کہ پاپخانہ پھرنے مین اور جماع کرنے مین مکروہ ہے باتین کرے بلا دم کے
ساتھ کرے ہو ع وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ الحشوش
محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہو زید بن ارقم سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پاپخانے جگہ حاضر ہونے شیاطین اور جن کے ہین پس جس وقت کہ جاوے ایک تمہارا پاپخانہ کو
پس چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف شیاطین وجن
پاپخانہ مین حاضر ہوتے ہین اور منتظر رہتے ہین آدمی کے لیے ایذا پہونچانے کے اور فساد کے کیونکہ وہان ستر کھول کر بیٹھتا ہو اور ذکر اللہ نہین کر سکتا او
پہلے اسکے روایت جو بیان ہوئی اسمین ہو اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پس اختیار رکھتا ہو چاہے جو پڑھے چاہے یہ اور اولی یہ کہ کبھی یہ پڑھے
اور کبھی وہ پڑھے یا دونون جمع کرے ہو ع وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین
الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدہم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی اور روایت ہو حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ درمیان آنکھون
جن کے اور شرمگاہ بنی آدم کے جس وقت کہ داخل ہو ایک انمین کا پاپخانہ مین یہ ہو کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو
اور اسناد اسکی نہین ہو قوی ف یعنی جس وقت جانے لگے پاپخانہ مین تو بسم اللہ کہہ کر جاوے اس سے شیاطین اسکا ستر نہین دیکھ سکتے اور ابن
حجر نے لکھا ہو کہ سنت یہ ہو کہ بسم اللہ پہلے پڑھے اعوذ بعد کو اور اگر دونون مین سے ایک چیز بھی پڑھے گا تو اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن افضل یہی ہے
کہ دونون پڑھے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہو لیکن فضائل اعمال مین ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہو ش ع وعن عائشۃ قالت
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
اور حضرت عائشہ سے روایت ہو کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاپخانہ سے فرماتے غفرانک یعنی یا الٰہی تیری بخشش چاہتا ہون روایت کی
یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس وقت مین بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہین یا تو یہ کہ حضرت ذکر زبان کا کسی حالت مین چھوڑتے نہ تھے
مگر نزدیک حاجت کے یعنی استنجے وغیرہ کے پس اس وقت جو وہ قضا ہوا اس سے بخشش چاہی یا یہ جو اللہ تعالیٰ بندہ پر انعام کرتا ہو کہ غذا اچھی ہو اس مین سے
خالص غذا باعث قوت ہوتی ہو اور فضلہ نکل جاتا ہو اگر خیال کرے تو بڑی نعمت ہو شکر اسکا بندہ سے نہین ادا ہو سکتا پس اسلیے بخشش چاہتے تھے
کہ اے اللہ مجھسے تیری اس نعمت کا شکر نہین ہوا اسکی بخشش اسکو اور بعضے مشائخ نے لکھا ہو کہ ذکر مناسب اس وقت کے یہ ہو کہ خیال کرے
اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ پیٹ مین نجاست بھری ہو اور اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے اور افضل یہ ہو کہ بعد لفظ غفرانک
کے یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی ہو ع وعن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء آخر فتوضأ
رواہ ابوداؤد وروی الدارمی والنسائی معناہ اور روایت ہو ابوہریرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتے پاپخانہ مین
لاتا مین انکے پاس پانی بیچ پیالہ کے یا چھاگل چمڑے کے پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنے زمین پر پھر لاتا مین انکے پاس باسن اور پس وضو کرتے
روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنی اسکے ف تور عرب مین ایک باسن ہوتا ہو مثل پانی کا چھوٹا سا

اُنہیں کھانا کھاتے ہیں اور وضو بھی کرلیتے ہیں اُس سے اور لفظ او کا شک راوی کے لیے ہو یعنی ابوہریرہ سے نیچے کے راوی کو شک ہو گیا ہو کہ لفظ تور کا
کہا ابوہریرہ نے یا رکوۃ کا یا تنویع کے لیے ہو یعنی کبھی تور میں لاتا کبھی رکوۃ میں اور ملتے ہاتھ زمین پر یعنی زمین پر مل کر دھوتے تاکہ بو بالکل جاتی رہے
اور خوب پاک ہو جاویں پاخانہ سے اگر اسطرح دھونا ہاتھوں کا سنت ہو اور برتن میں پانی واسطے وضو کے اسلیے لاتے تھے کہ وضو بقیہ پانی استنجے
کے سے وسیع نہ تھا یا اُس برتن سے نہ درست تھا بلکہ بقدر وضو کے پانی اسمیں نہ رہتا ہوگا اسلیے اور برتن میں بھر لاتے اور بعضوں نے اس حدیث سے
ایسا سمجھا ہو کہ اگر وضو کے لیے اور برتن ہو اور استنجے کے لیے اور تو مستحب ہو ٭ ع ح **وعن** الحکم بن سفیان قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہو حکم بن سفیان سے کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب کہ پیشاب کر چکتے وضو کرتے اور چھینٹا دیتے شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یعنی تھوڑا سا پانی ستر کی جگہ ازار پر چھڑک
لیتے تھے رفع وسوسہ کے لیے یعنی قطرہ کا وہم نہ ہو پانی ہے حضرت پاک تھے وسوسہ سے یہ بات تعلیم امت کے لیے تھی کہ اگر پانی نہ چھڑکینگے
اور تری پاوینگے تو وسوسہ قطرہ کا کرینگے اور پانی چھڑک لینگے اور تری پاوینگے تو قطرہ کا وہم نہ آئیگا بلکہ یہی جانینگے کہ وہی پانی چھڑکا ہوا ہو
اس سے راہ وسوسہ کی رک جاتی ہو اور ابن ملک نے لکھا ہو کہ ستر پر چھڑکتے تھے تاکہ قطرہ رک جاوے یا رفع وسوسہ کے لیے ٭ ع **وعن**
امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل رواہ ابوداود والنسائی
اور روایت ہو امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہا کہ تھا واسطے حضرت نبی صلعم کے پیالہ لکڑی کا نیچے چارپائی انکی کے پیشاب کرتے تھے اسمیں رات کو روایت کی یہ ابوداود
اور نسائی نے **ف** رات کو بسبب سردی وغیرہ کے اٹھنے میں حرج ہوتا تھا آرام کے لیے یہ پیالہ رہتا تھا یہ بھی تعلیم امت کے لیے تھا کہ اگر اسطرح کرینگے تو سردی اور آرام
پاوینگے اور رات کو پاخانہ میں جانے سے بچینگے وہ جگہ شیاطین کی ہو اور اسکا رات کو [illegible] زیادہ ہوتا ہو اسلیے حضرت صلعم اپنی امت پر بہت
شفقت رکھتے تھے اسلیے یہ بات بتائی اور آیا ہو کہ ایک شخص [illegible] پیشاب [illegible] ملک [illegible] تھا اسلیے بدن میں سے خوشبو
آتی تھی اور بعد انکے کئی برسوں تک انکی [illegible] زمین میں بھی باقی رہی [illegible] **وعن** عمر قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الشیخ الامام
محی السنۃ رحمہ اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق
علیہ قیل کان ذلک لعذر اور روایت ہو عمرؓ سے کہا دیکھا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا اے عمر نہ پیشاب کر
کھڑے ہو کر پس پیشاب کیا میں نے کھڑے ہو کر پیچھے اسکے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اللہ انکو تحقیق
صحیح ہوا ہو حذیفہ سے کہ کہا لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑے ایک قوم کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے روایت کی یہ بخاری مسلم نے کہا گیا تھا یہ بسبب عذر کے
ف اتفاق رکھتے ہیں علما کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہو بعضے تحریمی کہتے ہیں بعضے تنزیہی اور یہ عادت ایام جاہلیت کی تھی بسبب آتی
عادت کے حضرت عمرؓ نے بھی کیا ہو یا انکو کچھ عذر ہوا ہو حضرت نے جو کھڑے ہو کر کیا تھا آپ کو بعضے کہتے ہیں جگہ بیٹھنے کی نہ پائی بسبب نجاست کے
بعضے کہتے ہیں پانوں میں درد تھا بعضے کہتے ہیں پیٹھ میں درد تھا اس سبب سے نہ بیٹھ سکے کھڑے کھڑے کیا ہو ٭ **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عائشۃ رض قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول
الا قاعدا رواہ احمد والترمذی والنسائی روایت ہو حضرت عائشہؓ سے کہا جو حدیث کرے تمکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب
کرتے تھے کھڑے ہو کر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب کریں مگر بیٹھے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** تطبیق اس حدیث کی

ساتھ حدیث حذیفہؓ کے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے خبر اپنے علم کی دی کہ حضرت کو گھر میں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے نہ دیکھا تھا اور حذیفہؓ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی نادر تھا بسبب عذر کے اور نادر مانند معدوم کے ہے اور جو کہ بسبب عذر کے ہوتا ہے وہ مستثنیٰ ہے ✣ ح ✣

وعن زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَاهُ فِيْ اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہے زید بن حارثہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل آئے انکے پاس بیچ اول اس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف انکے پھر سکھلایا انکو وضو اور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا انکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے **ف** جبرئیل آدمی کی صورت بن کر آئے تھے حضرت کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت سیکھیں اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا بھی دکھایا اور چھینٹا تر پر دیا یا ازار پر ستر کی جگہ ✣ ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا اے محمد جس وقت وضو کرے تو پس چھڑک لے پانی یعنی شرمگاہ پر دفع وسواس کے لیے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی روایت کرنے والا اس حدیث کا منکر الحدیث ہے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پیچھے حضرت کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہے یہ اے عمرؓ پس کہا پانی ہے کہ وضو کرو ساتھ اسکے کہا نہیں حکم کیا گیا میں جب کہ پیشاب کروں میں یہ کہ وضو بھی کروں اور اگر کرتا میں البتہ ہوتا یہ سنت روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی حکم بطریق وجوب کے نہیں کیا گیا ہوں کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کروں اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کروں تو ہو جاوے یہ کام سنت موکدہ پس سنت سے یہاں سنت موکدہ مراد ہے اور نہ استنجا کرنا ساتھ پانی کے اور ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہے بلا خلاف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تھے اور جو کلام بولتے تھے اللہ ہی کے حکم سے کرتے تھے اور بولتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت بھی حضرت کی مامور بہا ہے یعنی حکم ہے اسکے کرنے کا اگرچہ نہ ہو فرض اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حضرت اولیٰ چیز کو واسطے تخفیف اور آسانی امت کے کبھی ترک کر دیتے تھے ✣ ح ✣ **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی ایوب اور جابر اور انس سے تحقیق یہ آیہ جب نازل ہوئی بیچ انکے یعنی مسجد قبا کے مرد ہیں یعنی انصار بیچ دوست رکھتے ہیں کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکی کرنے والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے تمہاری بیچ طہارت کے پس کیا ہے طہارت تمہاری عرض کیا انھوں نے وضو کرتے ہیں ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہیں ہم جنابت یعنی جیسے کہ اور مسلمان کرتے ہیں اور استنجا کرتے ہیں ہم ساتھ پانی کے یعنی بعد لینے ڈھیلوں کے فرمایا پس وہی ہے پس لازم پکڑو اسکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی انصار ڈھیلوں

اور پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اسی سبب سے انکی فضیلت میں یہ آیۃ اتری حضرت نے سبب اسکا پوچھکر فرمایا وہ یہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے
تمہاری تعریف اسی سبب سے کی ہے پس لازم پکڑو اسکو۔ع **وعن سلمان** قال قال بعض المشركين
وهو يستهزئ اني لأرى صاحبكم يعلمكم كل شيء حتى الخراءة قلت أجل أمرنا أن لا نستقبل القبلة
ولا نستنجي بأيماننا ولا نكتفي بدون ثلاثة أحجار ليس فيها رجيع ولا عظم رواه مسلم وأحمد واللفظ له
اور روایت ہے سلمان سے کہا کہ کہا ایک شخص نے مشرکوں میں سے اور وہ ہنستا تھا یعنی مسلمانوں سے تحقیق میں دیکھتا ہوں صاحب تمہارے کو یعنی حضرت کو
کہ سکھلاتے ہیں تمکو ہر چیز یہاں تلک کہ طرح پاخانہ کے بیٹھنے کی کہا میں نے ہاں یعنی یہ جائے ہنسنے کی نہیں ہے حضرت ازبسکہ بہت شفیق ہیں
ازراہ عنایت کے ہمیں راہ حق بتاتے ہیں یہ کہکر سلمان نے احکام پاخانہ جانے کے بیان کیے کہ حکم کیا ہے ہمکو یہ کہ نہ قبلہ کی طرف منھ کرکے بیٹھیں ہم یعنی
استنجے کے لیے اور نہ استنجا کریں ہم ساتھ داہنے ہاتھوں اپنے کے اور نہ کفایت کریں ہم تین پتھر سے کم پر ہو نہیں نجاست یعنی جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی
روایت کی یہ مسلم نے اور احمد نے اور لفظ واسطے احمد کے ہیں **وعن عبد الرحمن بن حسنة** قال خرج علينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم وفي يده الدرقة فوضعها ثم جلس فبال إليها فقال بعضهم انظروا إليه يبول كما تبول المرأة
فسمعه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ويحك أما علمت ما أصاب صاحب بني إسرائيل كانوا إذا
أصابهم البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم فعذب في قبره رواه أبو داود وابن ماجه ورواه النسائي عنه عن أبي موسى
اور روایت ہے عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سے کہا نکلے باہر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے ہاتھ میں ڈھال تھی پس رکھا اسکو یعنی سامنے اپنے
پھر بیٹھے پس پیشاب کیا طرف اسکے پس کہا بعضے مشرکین نے دیکھو طرف انکے کہ پیشاب کرتے ہیں جیسے پیشاب کرتی ہے عورت پس سنا حضرت نبی صلعم نے
پس فرمایا وائے ہو تجھکو کیا نہیں جانتا تو اس چیز کو کہ پہونچی بنی اسرائیل کے یار کو یعنی ایک شخص کو انمیں سے عذاب پہونچا بسبب منع کرنے کے
اچھی بات سے تھے بنی اسرائیل جسوقت پہونچتا انکو پیشاب کاٹ ڈالتے تھے انکو قینچی سے پس منع کیا انکو یار انکے نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کے
روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور روایت کی نسائی نے عبد الرحمن سے انھوں نے ابوموسیٰ سے **ف** بنی اسرائیل کی شریعت میں یہ تھا کہ اگر نجاست
بدن کو لگتی تو اتنا گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے کو لگتی تو اتنا کپڑا کتر ڈالتے پس یہ بات انکی شریعت میں اگرچہ پسندیدہ تھی لیکن ظاہر میں خلاف عقل کے
معلوم ہوتی تھی کیونکہ اسمیں ضرر جان ومال کا ہے پس فرمایا کہ جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو حیا کے منع کرنے میں بطریق اولی لائق
عذاب کے ہیں کیونکہ پردہ اور حیا کی انداز شریعت و عقل کے دونوں کے اچھی ہے ح **وعن مروان الأصفر** قال رأيت ابن عمر أناخ راحلته
مستقبل القبلة ثم جلس يبول إليها فقلت أبا عبد الرحمن أليس قد نهي عن هذا قال بلى إنما نهي عن ذلك
في الفضاء فإذا كان بينك وبين القبلة شيء يسترك فلا بأس رواه أبو داود اور روایت ہے مروان اصفر سے کہا دیکھا میں نے
عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹھایا انھوں نے اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پھر بیٹھے پیشاب کیا طرف اسکے پس کہا میں نے اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت عبد اللہ
بن عمر کی ہے کیا نہیں منع کیا گیا اس سے کہا نہیں بلکہ سوائے اسکے نہیں کہ منع کیا گیا اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت ہو درمیان تیرے اور درمیان
قبلہ کے کوئی چیز پردہ کرے تجھکو پس کچھ نہیں مضائقہ روایت کی یہ ابوداود نے **ف** یہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ میں دلیل نہیں ہوسکتا
کیونکہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ یہ دلیل پکڑتے تھے حضرت کے فعل سے کہ حضرت کو قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے پاخانہ پھرتے دیکھا تھا پس یہ محتمل ہے احتمالات کا
چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہے پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہے اسکو دلیل پکڑنا صحیح نہیں اور علاوہ اسکے حضرت کی اکثر حدیثوں سے یہی معلوم ہوا کہ

پھر بیچ کی انگلی کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر انگوٹھے کا پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر انگلی شہادت کا پھر انگوٹھے کا اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اپنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرے چھنگلیا تک پہونچے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرکے اسکے انگوٹھے تک پہونچے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور پانوں کے یوں کترواوے کہ داہنے پانوں کی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں پانوں کی چھنگلیا پر ختم کرے اور لکھا ہے علماء نے کہ ناخن کترانے جمعہ کو مستحب ہیں اور بعضوں نے دفن کرنا ناخنوں کا مستحب لکھا ہے اور اگر پھینک بھی دے کچھ مضائقہ نہیں اور پھینکنے نہا انکا پاخانہ میں اور غسل کی جگہ مکروہ ہے اور براجم کہتے ہیں انگلیوں کی گانٹھوں کو اور انکا دھونا بہت ضروری ہے کیونکہ ان میں میل اکثر جمع ہو جاتی خصوصاً جو لوگ کہ کاروبار کرتے ہیں انکی انگلیاں سخت ہو کر میل بہت جم جاتی ہے پس انکے دھونے کی تاکید فرمائی اور بدن میں اور جو عضو کہ انمیں گمان ہے میل جمع ہونے کا انکے دھونے کا بھی یہی حکم ہے مانند کان اور بغل اور ناف اور مانند انکے کے اور نتف کہتے ہیں بال اکھیڑنے کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلوں کے بالوں کا منڈانا سنت نہیں ہے یعنی ہاتھ ہی سے اکھیڑنے سنت ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اکھیڑنا انکا افضل ہے اسکے لیے کہ قوی ہے جسکو یہ نہیں تحمل اسکی تکلیف کا ہو سکے منڈانا اور نورہ سے دور کرنا انکا بھی جائز ہے لیکن افضل وہی ہے جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کے مونڈنے سنت ہیں اور اکھیڑنے اور نورہ سے دور کرنے میں بھی حکم رکھتے ہیں اور قینچی سے کترنے میں سنت نہیں ادا ہوتی اور پاخانہ کی جگہ کے گرد جو بال ہوتے ہیں انکا دور کرنا بھی مستحب ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ بال زیر ناف کے حضرت نورہ سے دور کرتے تھے واللہ اعلم اور عورت کو اکھیڑنا انکا اولی ہے کیونکہ خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہے اور شہوت عورت کو نو حصہ ہوتی ہے اور مرد کو ایک حصہ پس اکھیڑنے سے شہوت ضعیف ہو جاتی ہے اور منڈانے سے قوی پس مناسب حال عورت کے وہ ہے اور مناسب حال مرد کے یہ اور بال زیر ناف کے مونڈنے اور بغلوں کے بال اکھیڑنے اور لبیں لینی اور ناخن کتروانے چالیس دن کے اندر اندر ہی کر لیا کرے اس سے بڑھاوے نہیں کہ مکروہ ہے اور معنی انتقاص الماء کے دو ہیں ایک تو یہی جو راوی نے بیان کیے کہ استنجا کرنا پانی سے کہ اسمیں پانی خرچ ہوتا ہے اور کم ہو جاتا ہے اور دوسرے کم کرنا پیشاب کا ساتھ استعمال پانی کے یعنی استنجا کرنے سے قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہے اور ایک روایت میں بجائے انتقاص کے انتضاح آیا ہے ساتھ نون کے اور ضاد معجمہ اور حاء مہملہ کے معنی اسکے یہ ہیں کہ چھڑکنا پانی کا ستر پر جیسے کہ اوپر حدیثوں میں گذرا پس یہ بھی دونوں چیزیں سنت ہیں اور ختنہ کرنا واجب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اکثر علماء کے نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم کے نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہے اور عورتوں کو کرنا یعنی اولی ہے اور وہ اسلام کی علامتوں سے ہے اگر ایک شہر کے لوگ سب کے سب اسکو چھوڑ دیں تو امام لڑے انکے ساتھ جیسے کہ حکم ہے اذان وغیرہ میں اور وقت ختنہ کرنے کا بعضے کہتے ہیں ساتواں دن ہے جیسے کہ عقیقہ کا اور بعضوں کے نزدیک سات برس اور بعضوں کے نزدیک نو برس اور بعضوں کے نزدیک جب چاہے حاصل یہ کہ پہلے بالغ ہونے سے جب چاہے کرے خصوصاً ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہے مگر ستر کھولنا حرام ہے اور واجب ہے سنت کے ادا کرنے کے لیے ترک کرنا واجب کا جائز نہیں یعنی پھر بالغ ہونے کے ستر کھلنا واجب ہو جاتا ہے اب کریگا تو واجب ترک ہو جائیگا ع ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السواك مطهرة للفم مرضاة للرب رواه الشافعی واحمد والدارمی والنسائی ورواه البخاری فی صحیحه بلا اسناد**

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے مسواک سبب پاکی کی ہے واسطے منہ کے اور سبب خوشنودی کی ہے واسطے پروردگار کے روایت کی یہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کے بغیر سند کے **وعن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواك والنكاح رواه الترمذی**

اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے چار چیزیں ہیں طریقہ رسولوں کے سے حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہے ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت میں بجائے حیا کے ختنہ آیا ہے اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہ ترمذی نے فائدہ یہ چیزیں طریقے پیغمبروں کے ہیں یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی ہے

کیونکہ بعضی چیز اینچ بعضے نبی نے نہیں بھی کی جیسے کہ نکاح حضرت یحیٰی علیہ السلام نے نہیں کیا اور حیاء سے یہ چوکر باز رکھے نفس کو بُری باتوں سے اور
بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف
اور حضرت موسیٰ اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ
علیہم اجمعین ختنہ کیے ہوئے ہی پیدا ہوئے تھے اور بعضوں نے حضرت کے ختنہ میں اختلاف بھی کیا ہے کہ بعد پیدا ہونے کے آپکا ختنہ ہوا ہے اور حضرت خوشبو
لگاتے تھے ساتھ مشک کے اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ پنج جمع کی ہیں حدیثیں جو فضائل نکاح میں وارد ہوئی ہیں پس وہ سو سے زیادہ ہیں ۱۲ منہ
وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے رات کو اور دن کو پس جاگتے مگر کہ سواک کرتے پہلے وضو سے روایت کی یہ احمد
اور ابو داود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت دن کو بھی آرام فرماتے تھے وقت قیلولہ کے پس یہ سنت ہے شب بیداری اسکے سبب سے آسان
ہوتی ہے جیسے کہ سحر کھانے سے روزہ آسان ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سونے سے اٹھ کر سواک کرنی سنت موکدہ ہے بسبب سونے کے منہ میں تغیر آجاتا ہے
اس سے منہ صاف ہو جاتا ہے پھر احتمال ہے کہ حضرت وضو کے لیے دوبارہ سواک نکرتے ہوں یہی پر کفایت کرتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ وضو کے لیے
دوبارہ سواک کرتے ہوں وقت ارادہ وضو کے یا نزدیک کلی کرنے کے واللہ اعلم ۱۲ **وعنها** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواک کرتے پس دیتے مجھکو سواک تاکہ دھوؤں میں اسکو پس شروع کرتی میں ساتھ اسکے پس سواک کرتی میں پھر دھوتی میں اسکو
اور دیتی سواک حضرت کو روایت کی یہ ابو داود نے **ف** اس میں دلیل ہے اس پر کہ بعد سواک کرنے کے دھو لینا اسکا مستحب ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے
یہ کہ تین بار سواک کرے اور ہر بار پانی سے دھووے اور سواک نرم ہو اور حضرت عائشہ سواک کو دھونے سے پہلے منہ میں اسلیے پھیر لیتی تھیں کہ لعاب مبارک
کی برکت انکو پہونچے اور پھر اسلیے حضرت کو دیتی تھیں کہ سواک کرنی جو باقی ہی ہو اسکو پورا کر لیں اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کسی کی سواک کرنی اسکی رضامندی سے
مکروہ نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل کرنی اچھی ہے ۱۲ منہ

الفصل الثالث تیسری فصل

عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ
فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنے تئیں خواب میں کہ کرتا ہوں سواک پس آئے میرے پاس دو شخص ایک انمیں بڑا تھا دوسرے سے پس ارادہ کیا میں نے دینے
سواک کا چھوٹے کو انمیں سے پس کہا گیا واسطے میرے مقدم کر بڑے کو پس دی میں نے سواک بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اس سے بزرگی سواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہے کہ حکم ہوا بڑے کے دینے کا کہ افضل ہے چھوٹے سے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ کھانا اور خوشبو وغیرہ کے
دینے میں بھی پہل بڑے سے کرے ۱۲ منہ **وعن** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں
آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کبھی مگر حکم کیا مجھکو ساتھ سواک کے تحقیق ڈرا میں اس سے کہ چھیل ڈالوں میں اگلی جانب منہ اپنے کی روایت کی یہ احمد نے
ف یعنی بسبب تاکید کرنے جبرئیل کے کہ استعمال سواک کا بہت کرتا ہوں خوف ہوتا ہے مجھے منہ چھیل جانے کا **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بہت

بیان کیا ہے تبرّع ہے۔ مقدمہ سواک کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** غرض اس بیان سے فضیلت بیان کرنا سواک کی اور تاکید کرنی اُس پر معلوم ہوتی ہے **وعن عائشۃ** رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ رجلان احدہما اکبر من الآخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبّر اعط السواک اکبرہما رواہ ابوداؤد روایت ہے عائشہ رض سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواک کرتے اور نزدیک انکے دو شخص تھے ایک ان دونوں میں بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی طرف حضرت کے بیچ بزرگی سواک کے یہ کہ مقدم کرو بڑے کو دے تو سواک بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفضل الصلوٰۃ التی یستاک لہا علی الصلوٰۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفًا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اُس نماز کی کہ مسواک کی گئی ہو واسطے اسکے یعنی نزدیک وضو کے اوپر اُس نماز کے کہ نہیں مسواک کی گئی واسطے اسکے ستر درجہ ہے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی فضیلت میں اور زیادتی ثواب میں وہ نماز ستر حصہ زیادہ ہوتی ہے اس نماز پر **وعن** ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوٰۃ ولاخرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشہد الصلوات فی المسجد وسواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوٰۃ الا استن ثم ردہ الی موضعہ رواہ الترمذی وابوداؤد الا انہ لم یذکر ولاخرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیل وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی سلمہ رض سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر نہ مشکل جانتا میں اوپر امت اپنی کے البتہ حکم کرتا میں انکو ساتھ مسواک کرنے کے نزدیک ہر نماز کے یعنی حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہے اور البتہ تاخیر کرتا میں نماز عشا کو تہائی رات تک کہا پس تھے زید بن خالد حاضر ہوتے نمازوں کے لیے مسجد میں اور مسواک انکی اوپر کان انکے کے ہوتی جگہ قلم کے کان لکھنے والے کے سے نہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے مگر مسواک کرتے پھر رکھ لیتے انکو طرف جگہ انکی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے مگر تحقیق ابوداؤد نے نہیں ذکر کیا ان لفظوں کا ولاخرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب سنن الوضوء

باب ہے بیچ بیان سنتوں وضو کے **ف** مراد سنن وضو سے بیان افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جو کہ وضو میں کرتے تھے خواہ فرض ہوں خواہ سنت خواہ آداب ہے

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمسن یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلثًا فانہ لا یدری این باتت یدہ متفق علیہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس نہ ڈبووے ہاتھ اپنا باسن میں یہاں تک کہ دھووے انکو یعنی ہاتھوں کو تین بار پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہے ہاتھ اسکے نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دھونا ہاتھوں کا پہلے وضو کے سنت ہے اس حدیث سے ثابت ہوا ہے اور یہ جو قید لگائی اس میں سونے سے اٹھنے کے وقت کی سبب اسکا یہ ہے کہ ان شہروں میں پانی کم ہوتا ہے اکثر استنجا پتھر یا ڈھیلے سے کرتے ہیں پس جب سوتے ہیں تو بسبب گرمی ہوا کے استنجے کی جگہ پسینا آجاتا ہے اور احتمال ہوتا ہے کہ ہاتھ وہاں پہنچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جیسے کہ فرمایا کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہے ہاتھ اسکے نے یعنی جانتا نہیں کہ کہاں ہاتھ پڑا ہے پس فرمایا پہلے ہاتھ اپنے تین بار دھو لے تاکہ وہ صاف ہو جاویں بعد اسکے پانی باسن سے لیوے اور وضو کرے پس قید نیند کی اسلیے ہے کہ اس میں احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہے الا ہر ایک وضو کرنے والے کو چاہیے کہ دھووے اسلیے ہمارے علما نے کہا ہے کہ یہ ہاتھ دھونے سنت ہیں غیر جاگنے والے کو بھی کیونکہ سبب ہاتھ دھونے کا وہ احتمال ہے ہاتھ پہنچنے کا نجاست پر یا

وہ جاگنے میں بھی موجود ہو اور حکم مسنون ہے اور مستحب ہے واسطے احتیاط کے ساتھ اسکے حکم کیا ہے فرض اور واجب نہیں اگر نہ دھووے تو بھی ہاتھ اگر
اگر پانی میں بغیر دھوئے ہاتھ ڈالے تو وہ بھی نجس نہیں ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتھ کا نیند کے وقت یقینی نہیں ہے فقط احتمال ہے اگر امام ہمام ہاتھ دھونے کی
سوتے سے اٹھکر واجب کہتے ہیں اگر بغیر دھوئے پانی میں ڈالیگا پانی نجس ہو جائیگا ۔ ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من منامه فتوضأ فليستنثر ثلثا فان الشيطان يبيت على خيشومه متفق عليه
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس ارادہ وضو کا کرے پس چاہیئے کہ ناک جھاڑے یعنی
بعد پانی سینکنے کے تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہے اوپر بانسے ناک اسکی کے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف۔ رات گذارنا شیطان کا
اور جگہ پکڑنی اسکے بانسے پر حقیقت اور کیفیت اسکی اللہ اور رسول ہی جانتا ہے عقلیں ہماری دریافت کرنے ان اسرار کے سے قاصر ہیں سالم تر
اور اولی طریقہ بیچ مثال ایسے امور کے کہ شارع نے اسکی خبر دی ہے یہ ہے کہ ایمان اوپر لاوے اور بیان کیفیت اسکی سے سکوت کرے اور بعضے اسمین یہ
تاویل کرتے ہیں کہ آدمی جب سو جاتا ہے تو بخارات اور رینٹھ اور غبار ناک میں کہ قریب دماغ کے ہے جمع ہوتے ہیں اس سے دماغ کہ جگہ حواس وغیرہ کی
مکدر ہوتا ہے پس یہ مانع ہوتا ہے اوسے حق تلاوت کو اور سمجھنے معانی اسکے کو اور باعث ہوتا ہے کسل کا عبادات میں اور یہ سب امور
باعث خوشی شیطان کے ہوتے ہیں پس گویا کہ شیطان وہان چھپا ہے پس یہ احتمالات ہیں اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہے جو اول لکھا واضح
وقيل لعبد الله بن زيد بن عاصم كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا بوضوء فافرغ
على يديه فغسل يديه مرتين مرتين ثم مضمض واستنثر ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يديه مرتين
مرتين الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم
ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه رواه مالك والنسائي ولابي داود
نحوه ذكره صاحب الجامع اور کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے کس طرح تھے رسول خدا صلعم وضو کرتے
پس منگوایا عبداللہ نے پانی وضو کا پس ڈالا اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھوئے دونوں ہاتھ یعنی پہونچوں تک دو دو بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی
تین بار یعنی بعد پانی لینے کے پھر دھویا اپنا منھ تین بار پھر دھوئے دونوں ہاتھ اپنے دو دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر اپنے پر دونوں ہاتھوں سے
پس آگے سے لیگئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو بیان اسکا یون ہے کہ شروع کیا اگلے جانب سر اپنے کے سے پھر لے گئے دونوں ہاتھوں کو
گدی تک پھر پھیرا انکو یہان تک کہ پھر آئے طرف اوس مکان کے کہ شروع کیا تھا اوس سے پھر دھوئے دونوں پاؤں اپنے روایت کی یہ مالک
اور نسائی نے اور واسطے ابو داود کے مانند اسی کے ذکر کیا اسکو جامع الاصول والے نے ف۔ دو دو بار ہاتھ دھوئے بیان جواز کے لیے یعنی جائز یون
بھی ہے جو سنت ثابت ہوا ہے حضرت سے اور روایت میں تین تین بار ہاتھ دھوتے تھے اور لفظ مرتین دو بار اسلیے لائے کہ ایک بار ذکر کرنے میں وہم
جاتا تھا کہ دونوں ہاتھ متفرق دھوئے ہوں یعنی ایک ہاتھ ایک بار دھویا ہو اور ایک ایک بار پس دو بار ذکر کیا تا سمجھا جاوے کہ دونوں ہاتھ
ملاکر دو بار دھووے اور کیفیت مسح سر کی بطور مستحب کے یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں سر کے آگے کی جانب رکھے اور دونوں ہاتھوں کے
انگوٹھوں کو اور شہادت کی انگلیوں کو اور ہتھیلیوں کو جدا رکھے اور ان چھٹوں انگلیوں کو گدی کی طرف لیجاوے پھر دونوں ہتھیلیاں پیچھے سر کے
رکھکر آگے کی طرف لے آوے پھر مسح کرے کانوں کا اوپر کے رُخ پر دونوں انگوٹھوں سے اور کانوں کے سوراخوں میں دونوں شہادت کی انگلیوں سے
اور آخر عبارت سے مراد مصنف کی یہ ہے کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح میں لایا باوجودیکہ بخاری و مسلم میں یہ حدیث نہیں آئی بلکہ انہی

یوں ہی جیسے کہیں لگے ذکر کرتا ہوں میں وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَکْفَأَ مِنْہُ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَھَا
فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَھَا فَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ
اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَھَا فَغَسَلَ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَھَا فَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ
فَاَقْبَلَ بِیَدَیْہِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا کَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَقْبَلَ بِھِمَا وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِہٖ ثُمَّ ذَھَبَ بِھِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّھُمَا حَتّٰی
رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْہُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا
بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِیْ اُخْرٰی فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفَّۃٍ وَاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ فَمَسَحَ رَاْسَہٗ فَاَقْبَلَ بِھِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّۃً وَاحِدَۃً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ
اِلَی الْکَعْبَیْنِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَۃٍ وَاحِدَۃٍ

اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ کہا گیا واسطے عبد اللہ بن زید بن عاصم کے وضو کرو واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس منگوایا باسن پس جھکایا اور ڈالا اس سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھویا انکو تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا یعنی باسن میں پھر نکالا اسکو یعنی پانی نکالا اس سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہ تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اسکو پھر دھویا منہ اپنا تین بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا باسن میں پھر نکالا اسکو پھر دھوئے دونوں ہاتھ اپنے کہنیوں تک دو دو بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا پھر نکالا اسکو پھر مسح کیا سر کو آگے سے پیچھے لیگئے دونوں ہاتھ اور پیچھے سے آگے لے آئے پھر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنوں تک پھر کہا اسی طرح تھا وضو رسول خدا صلعم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہی آگے سے لیگئے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے کو اور پیچھے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتھ اگلے جانب سر اپنے کے پھر لیگئے انکو طرف گدی کے پھر پھیرا انکو یہاں تک کہ پھیر لائے طرف اسی مکان کے کہ شروع کیا تھا اس سے پھر دھوئے پاؤں اپنے اور ایک روایت صحیحین کی میں ہے پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور ناک جھاڑی تین بار ساتھ تین چلو کے پانی سے اور بیچ روایت اور کے پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے پس کیا تین بار اور بخاری کی روایت میں ہے پس مسح کیا سر اپنے کا آگے سے لیگئے دونوں ہاتھ پیچھے اور پیچھے سے لائے آگے ایک بار پھر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنوں تک اور بیچ اور روایت بخاری کے ہے پس کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار ایک چلو سے ف یعنی ہر ایک کے تینوں بار بیچ ایک ایک چلو سے کیا اور یہ معنی نہیں ہیں کہ تینوں ایک ہی چلو میں کیے جاننا چاہیے کہ حدیثیں کلی کرنے کی اور ناک میں پانی دینے کی مختلف آئی ہیں بعضی میں ساتھ تین چلو کے اور بعضی میں ایک چلو سے ساتھ فصل اور وصل کے یعنی ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ چلو لینے بھی آئے ہیں اور دونوں ایک چلو سے بھی کرنے آئے ہیں پس کئی صورتیں ایسی ہوتی ہیں مذہب شافعی بقول صحیح کے یہ ہے کہ دونوں تین چلو میں کرے اسطرح کہ ایک چلو لیکر اول تھوڑے سے کلی کرے پھر اسکا بقیہ ناک میں دے تینوں بار یوں ہی کرے اور مذہب حنفی میں یہ ہے کہ ہر ایک تین تین چلو سے کرے انھوں نے اس طریق کو ترجیح اسلیے دی ہے کہ موافق ہے ساتھ قیاس کے کہ منہ اور ناک ہر ایک عضو علاحدہ ہے پس جمع کیا جاتا نہیں جیسے کہ سب اعضا میں جمع نہیں کرتے پس جو حدیث کہ موافق قیاس کے ہوگی البتہ راجح ہوگی چنانچہ یہی قاعدہ ہے اصول فقہ کا اور شمنی نے فتاوی ظہیریہ میں سے نقل کیا ہے کہ وصل بھی جائز ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور فصل بھی جائز ہے امام شافعی کے نزدیک اور ترمذی نے شافعی سے روایت کی ہے کہ کہا انھوں نے جمع کرنا کلی اور ناک میں پانی دینے کا جائز ہے

اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ تین پانی کے درست زیادہ رکھتا ہوں میں پس کچھ خلاف نہیں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہیں زیادہ کیا اسپر یعنی اس وضو میں روایت کی بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے تحقیق انہوں نے وضو کیا بیچ مقاعد کے کہ نام ایک جگہ کا ہے پس کہا کیا نہ دکھلاؤں میں تم کو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی یہ مسلم نے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کے کبھی ایک ایک بار دھوتے اور کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دھوتے تھے پس ایک ایک بار تو بیان جواز کے لیے دھوتے کہ ادنیٰ درجہ ہے اور فرض ہے اس قدر اصل وضو اسی میں ہو جاتا ہے اور اسی طرح دو دو بار بھی بیان جواز کے لیے دھوتے کہ وضو اسمیں بھی ہو جاتا ہے اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہے اب یاد رکھ یہ ہے اور بعضی حدیثوں میں دھونا بعضے اعضا کا تین بار اور بعضے کا دو بار اور بعضے کا ایک بار بھی آیا ہے یہ سب بیان جواز کے لیے ہے اور بعضوں کے نزدیک ایک بار دھونا اعضاء وضو کا گناہ ہے واسطے ترک کرنے سنت مشہورہ کے لیکن صحیح یہ ہے کہ گناہ نہیں کیونکہ یہ بھی حدیث میں آیا ہے اور یہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنی ہر ایک عضو اعضاء وضو سے تین تین بار دھویا پس ظاہر میں اس سے یہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بھی تین بار کیا لیکن اور روایتیں کہ انمیں تفصیل اعضاء وضو کے دھونے نقل کیے ہیں چنانچہ روایات صحیحین گذری وہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ مسح سر کا ایک بار ہی کیا ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا پھرے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے طرف مدینہ کے یہاں تک کہ جس وقت پہونچے ہم ایک پانی پر کہ تھا راہ میں جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے میں نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تھے جلدی کرنے والے پھر پہونچے ہم طرف انکے اور ایڑیاں انکی چمکتی تھیں نہیں پہونچا تھا انکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واے ہے واسطے ایڑیوں کے آگ سے پورا کرو وضو روایت کی یہ مسلم نے ف جلدی کے معنی اس جگہ یہ ہیں کہ طلب جلدی کی کی چلنے میں اور ہم سے آگے بڑھ گئے نزدیک داخل ہونے وقت عصر کے پہلے وضو کرنے کے لیے پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنی لفظ ویل کے علماء نے کتنی طرح پر لکھے ہیں کہا ابہری رح نے صحیح تر قول بیچ معنی اسکے کے وہ ہے جو روایت کیا ہے ابن حبان نے حدیث ابی سعید سے کہ ویل ایک نالہ ہے دوزخ میں اور بعضوں نے اسکے معنی شدت عذاب کے کہے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہے پیپ کا اور لہو کا دوزخ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہے کہ رنج رسیدہ بولتا ہے اور اصل اسکے معنی ہلاک اور عذاب کے ہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کرے اسکو اصل پر یعنی ہلاک عظیم اور عذاب الیم ہو واسطے ایڑیوں کے اور ایڑیوں کے لیے خاص عذاب اس لیے فرمایا کہ دھوئی نہ گئی تھیں اور بعضوں نے یہ معنی لکھے ہیں کہ ایڑیوں سے صاحب ایڑیوں کے مراد ہیں یعنی جنکی ایڑیاں خشک رہ گئی تھیں انکو یہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنن اسکے ادا کرو اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر بمقدار ایک ناخن کے خشک رہ جاوے تو وضو درست نہیں ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ دھونا پاؤں کا وضو میں فرض ہے

دلائے ترک پر وعید یعنی ڈرسکا فرمایا مسح کافی نہیں اور یہی مذہب اہل سنت کا عقیدہ ہو تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف اسکا کسی عالم سے کہ لائق عتبار کے ہو ثابت نہیں ہوا اور جنھنے بیان کیا ہو وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام مین سے مانند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان رض اور عبد اللہ بن زید رض کے کہ انکو حاکی یعنی بیان کرنیوالا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہین اور مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور سوا انکے رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اسپر کہ آنحضرت صلعم دھویا ہی کرتے تھے پاے مبارک وقت وضو کے اگر موزہ نہ پہنے ہوتے تھے اور حدیثین اس کثرت کو مرتبہ تواتر کو پہونچتی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہ وعید اوپر ترک اسکے حدیثون بے شمار مین وارد ہوا ہو اور عبد اللہ بن عمر رض سے منقول ہو کہ صحابہ مسح پانوون پر کیا کرتے تھے یہان تک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دھونے انکے وضو کے اور وعید فرمائی اسکے ترک پر پس چھوڑ دیا انھون نے مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبد الملک بن سلیمان سے روایت کی ہو کہ کہا انھون نے کہ کہا مین نے عطاء خراسانی کو کہ طبقہ تابعین سے ہین آیا خبر پہونچی ہو تجکو کسی صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتے تھے قدمون اپنے پر کہا انھون نے نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب مین یہ ہو کہ کتاب اللہ مین یہ حکم مجمل اور مشتبہ واقع ہوا ہو اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنے کہ حد شہرت اور تواتر کو پہونچی ہو اسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہ ہو پس شیعون کے مذہب مین کہ پانوون کو مسح کرتے ہین محض غلطی اور نزاع کرتے ہین ۔ ع ح ۔ **وعن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اوپر بالون پیشانی اپنی کے اور پگڑی پر اور موزون پر روایت کی یہ مسلم نے ف بیچ مقدار مسح سر کے اختلاف واقع ہوا ہو علما مین امام مالک کے مذہب مین سارے سر کا مسح فرض ہو اور امام شافعی کے نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہو اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابو حنیفہ کے مذہب مین مسح چوتھائی حصہ سر کا فرض ہو اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہو کہ ناصیہ کہتے ہین چوتھائی حصہ سر کو آگے کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت صلعم اوپر مسح ناصیہ کے اکتفا نہ کرتے اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبھی بیان جواز کے لیے وہ بھی کرتے پس معلوم ہوا کہ فرض اسی قدر ہو اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہ معنی شارحین نے بیان کیے ہین کہ جب حضرت صلعم چوتھائی سر کا مسح کہ فرض تھا ادا کر چکے تو واسطے کامل کرنے کے اور ادا سنت کے کہ وہ مسح سارے سر کا ہو بجاے مسح بقیہ سر کے پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضون نے یہ معنی لکھے ہین کہ احتمال رکھتا ہو کہ حضرت صلعم نے مسح ناصیہ پر کر کے پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کے جیسے کہ موزے پر کرتے ہین درست نہین تینون اماموں کے نزدیک مطلق مگر امام احمد کے نزدیک درست ہو بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنے ہو اور تمام سر کو پگڑی نے ڈھانک لیا ہو جیسے کہ حکم موزہ کا ہو ۔ ع ۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو حضرت عائشہ رض سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے شروع کرنا داہنی طرف سے جب تک ہو سکتا بیچ سارے کامون اپنے کے بیچ طہارت اپنی کے اور کنگھی کرنے اپنے کے اور پاپوش پہننے اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ ما استطاع مین اشارہ ہو اوپر تاکید اور محافظت اس کام کے اور طہارت کرنے مین داہنی طرف سے شروع کرنا دوست رکھتے تھے یعنی وضو مین داہنا ہاتھ اور داہنا پانوں پہلے دھوتے اور بایاں پیچھے اور نہانے مین داہنی جانب پہلے دھوتے پھر بائین اور یہ تین چیزین بطریق تمثیل کے بیان کی ہین اور جو چیزین قبیلہ بزرگی اور افتخار زینت کی سی ہین سب اسمین داخل ہین یعنی انکو بھی داہنی طرف سے شروع کرتے جیسے کہ کپڑا پہننا اور ازار پہننا اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پاخانہ سے نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخن کترواتے اور بال بغلون اور لبون کے لوانے اور سر منڈوانا اور بال زیر ناف کے لینا اور مصافحہ کرنا اور کھانا

اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزین کہ لائق بزرگی کرنے کے نہیں ہین انکو بائین طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے کہ پاخانہ مین جانا
اور بازار مین جانا اور گناہ کی جگہ مین جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک چھینکنے اور تھوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اتارنے اور جوتی اتارنی اور مانند انکے کے
اور حقیقت مین ان چیزون کے بائین طرف سے شروع کرنے مین تکریم اپنے طرف ہی کی لازم آتی ہے مثلاً مسجد سے بایان پانون پہلے نکالا تو تکریم
داہنے پانون کی کی کہ اسکو بزرگ جگہ مین باقی رکھا ہے اور چیزون کو قیاس کر لے پس یہ بسبب شرف اور بزرگی داہنی طرف کے ہے اسلیے فرشتہ داہنی
ہاتھ کا شرف رکھتا ہے بائین ہاتھ والے پر اور ہمسایہ داہنی طرف کا مقدم ہے بائین طرف کے ہمسایہ پر ح ع

الفصل الثانی

نعل ودری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤا بایامنکم
رواہ احمد وابو داود ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پہنو تم یعنی کوئی چیز اور جب وضو
کرو تم پس شروع کرو ساتھ داہنی طرف اپنے کے روایت کی احمد اور ابو داود نے وعن سعید بن زید قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ احمد
وابو داود عن ابی ہریرۃ والدارمی عن ابی سعید الخدری عن ابیہ وزادوا فی اولہ لا صلوۃ لمن لا وضوء لہ
اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے وضو واسطے اس شخص کے کہ نہیں یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنی
ابتدائے وضو مین اللہ تعالی کا نام نہ لیا اسکا وضو پورا نہوا کہ جس ثواب ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداود نے ابی ہریرہ سے
اور دارمی نے ابی سعید خدری سے انہون نے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول اس حدیث کے کہ نہیں نماز واسطے اس شخص کے کہ نہین وضو
واسطے اسکے ف امام احمد کے نزدیک بسم اللہ کہنی ابتدائے وضو مین واجب ہے اور جمہور علما کے نزدیک سنت ہے یا مستحب اور سلف سے یہ الفاظ کہنے منقول ہین
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور بعضون نے کہا ہے کہ افضل ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ پڑھنے کے اور مشہور یہ الفاظ ہین بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام
اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہے صواب یون ہے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح ع وعن لقیط بن صبرۃ قال
قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان
تکون صائما رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وروی ابن ماجۃ والدارمی الی قولہ بین الاصابع
اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہا کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو وضو سے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر درمیان انگلیون کے اور خوب پہونچا پانی ناک مین
مگر یہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول انکے بین الاصابع ف خبر دو وضو سے
یعنی کمال وضو کا تعلیم فرمایئے کہ جس سے مستحق ثواب کے ہون فرمایا پورا کر وضو یعنی فرائض اور سنتین اسکی اچھی طرح ادا کر اور خلال کرنا ہاتھ
اور پانون کی انگلیون کا سنت ہے امام اعظم صاحب اور امام شافعی رح کے نزدیک اور یہ حکم اس صورت مین ہے کہ انگلیان بسبب خلقت کے
آپس سے جدا اور کشادہ ہون اور اگر آپس مین ملی ہون اسطرح کہ پانی بے تکلف انمین نہین پہونچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہے اور ہمارے نزدیک خلال
اسطرح کرے کہ داہنے ہاتھ کی ہتیلی بائین ہاتھ کی پشت پر رکھکر انگلیان داہنے ہاتھ کی انگلیون بائین ہاتھ کے مین ڈالے کہ اعلی یون ہی ہے اور پانون کی
انگلیون کا خلال بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اسطرح کہ اسکو داہنے پانون کی چھنگلیا کی نیچے سے داخل کرکے خلال شروع کرے ہر انگلی مین یونہی کرتا جاوے
حتی کہ دوسرے پانون کی چھنگلیا تک پہونچے اور حد ناک مین پانی دینے کی یہ ہے کہ پانی نرمہ ناک تک پہونچے اور مبالغہ یہ ہے کہ وہان سے آگے گذر جاوے
پس یہ مبالغہ مگر روزہ سے ضرور ہے تو کرے اور روزہ دار کو مکروہ ہے اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا امام اعظم رح کے نزدیک وضو مین سنت ہے

اور غسل میں فرض اور امام شافعی کے نزدیک دونوں میں سنت ہے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیوں ہاتھوں اپنے کے اور پانوں اپنے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** خلال ہاتھوں کا بعد دھونے ہاتھوں کے کرے اور خلال پانوں کا بعد دھونے انکے کے افضل یوں ہی ہے **وعن** المستورد بن شداد قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ وضو کرتے ملتے یعنی خلال کرتے انگلیاں پانوں اپنے کی ساتھ چھنگلیا اپنی کے یعنی بائیں چھنگلیا سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** معنی یدلک کے یہ ہیں کہ خلال کرتے تھے جیسے کہ روایت احمد میں لفظ یخلل کا آیا ہے پس یہ دلیل ہے اسکی کہ بائیں چھنگلیا سے خلال پانوں کا مستحب ہے یا معنی یدلک کے یہ ہیں کہ پھیرتے تھے چھنگلیا انگلیوں پانوں کی پر اس صورت میں یہ دلیل ہوویگی اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ہکذا امرنی ربی رواہ ابوداود روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلعم جس وقت کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پھر داخل کرتے اسکو نیچے تھوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتھ اسکے ڈاڑھی اپنی کو اور فرمایا اسی طرح سے حکم کیا مجھکو پروردگار میرے نے یعنی ساتھ وحی خفی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ خلال مستحب ہے بعد دھونے منہ کے کرے اور طور اسکا یہ ہے کہ انگلیاں ڈاڑھی کے نیچے داخل کرے اور اوپر کو نکالے ہے **وعن** عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خلال کرتے ڈاڑھی اپنے کی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاہما ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلثا وذراعیہ ثلثا ومسح براسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طہورہ فشربہ وہو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کیا پس دھوئے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ پاک کیا انکو پھر کلی کی تین بار اور ناک میں پانی دیا تین بار اور دھویا منہ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار اور مسح کیا اپنے سر کا ایک بار پھر دھوئے دونوں پانوں اپنے ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنے کا اور پیا اسکو کھڑے کھڑے پھر کہا حضرت علی نے دوست رکھا میں نے یہ کہ دکھلاؤں میں تمکو کہ کس طرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** وضو کے پانی میں برکت آجاتی ہے اسلیے اسکو پیا اور یہ پانی کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے **وعن** عبد خیر قال نحن جلوس ننظر الی علی حین توضأ فادخل یدہ الیمنی فملأ فمہ فمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسری فعل ہذا ثلث مرات ثم قال من سرہ ان ینظر الی طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا طہورہ رواہ الدارمی اور روایت ہے عبد خیر سے کہا ہم تھے بیٹھے ہوئے دیکھتے طرف حضرت علی کے اس وقت کہ وضو کرتے تھے پس داخل کیا ہاتھ اپنا داہنا باسن میں پس بھرا منہ اپنا پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور چھنکی ناک ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے کیا یہ تین بار پھر کہا جو شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ دیکھے طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہ ہے وضو حضرت کا یعنی مانند وضو انکے کے

روایت کی یہ دارمی نے ف مقصود راوی کو بیان یہ تھا کہ کیفیت کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک چھنکنے کی بیان کرے اور باقی وضو معلوم تھا اسلیے نہ بیان کیا ٭ وعن عبد اللہ بن زید قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف واحد یفعل ذلک ثلاثا رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے کیا یہ تین بار روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے ف کیا یہ یعنی مجموع یا ہر ایک تین بار یعنی اس میں دو احتمال ہیں یا یہ کہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے تین بار اسی طرح کیا یا یہ کہ تین کلیاں تین چلووں سے کیں پھر اسی طرح ناک میں پانی یا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر ہو مطابق اکثر روایات کے ہیں اور ایک احتمال اس میں اور بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک ہی ہاتھ سے کیں دوسرا ہاتھ نہ لگایا اور اسی طرح یہ احتمالات اور کی حدیثیں بھی ہیں ٭ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ واذنیہ باطنہما بالسبابتین وظاہرہما بابہامیہ رواہ النسائی اور روایت ہے ابن عباس سے تحقیق نبی صلعم نے مسح کیا سر اپنے کا اور دونوں کانوں اپنے کا اندر کی طرف ساتھ دونوں انگلیوں شہادت کے اور اوپر انکے ساتھ انگوٹھوں اپنے کے روایت کی یہ نسائی نے ٭ وعن الربیع بنت معوذ انہا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت فمسح رأسہ ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ وفی روایۃ انہ توضأ فادخل اصبعیہ فی جحری اذنیہ رواہ ابو داود وروی الترمذی الروایۃ الاولی واحمد وابن ماجۃ الثانیۃ اور روایت ہے ربیع بنت معوذ سے یہ کہ انہوں نے دیکھا حضرت نبی صلعم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت صلعم نے سر اپنے کا جو کچھ کہ اگلی جانب تھا اسکے اور جو پچھلی جانب ہے اور کنپٹیوں اپنی کو اور کانوں اپنے کو ایک بار اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق انہوں نے وضو کرنے میں داخل کیں دونوں انگلیاں اپنی بیچ دونوں سوراخوں کانوں اپنے کے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری ف لفظ صدغیہ اور اذنیہ عطف کیے گئے ہیں لفظ رأسہ پر اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہیں یعنی مسح کیا ساتھ پانی سر کے یعنی جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا تھا اسی سے انکو بھی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہے اور صدغ کہتے ہیں اس جگہ کو کہ درمیان کان اور آنکھ کے ہے اور جو بال کہ اس جگہ پر لٹکتے ہیں انکو بھی صدغ کہتے ہیں کذا فی القاموس اور ابن مالک نے کہا ہے کہ صدغ ان بالوں کو کہتے ہیں کہ درمیان کانوں اور ناصیہ کے ہیں دونوں طرف سر کے بس یہی معنی مناسب ہیں مذہب حنفی کے اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ خلاف کیا ہے علما نے بیچ تین بار مسح کرنے کے آیا سنت ہے یا نہیں پس اکثر علما تو یہی کہتے ہیں کہ ایک بار ہی مسح کرے چنانچہ تینوں اماموں کا مذہب یہی ہے اور مشہور مذہب شافعی میں یہ ہے کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیا جاوے سنت ہے اور اکثر علما بھی اسی پر ہیں کہ شافعی کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتے ہیں اور ابو داود نے کہا ہے کہ حدیثیں حضرت عثمان رض سے کہ سب صحیح ہیں وہ دلالت کرتی ہیں کہ مسح ایک بار ہے اور شمنی نے کہا ہے کہ تین بار مسح کرنا ساتھ نئے پانیوں کے بدعت ہے لیکن ہدایہ میں کہا ہے کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہے اور روایت کیا گیا ہے امام اعظم سے ٭ ع ع + وعن عبد اللہ بن زید انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح رأسہ بماء غیر فضل یدیہ رواہ الترمذی ورواہ مسلم مع زوائد اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے تحقیق انہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کا ساتھ پانی کے کہ نہ تھا بچا ہوا ہاتھوں سے یعنی اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ مسلم نے لیکن ساتھ زیادتی کے کہ پھر اور عضو وضو کے دھونے کا بھی ذکر ہے ف حنفیہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ اگر کوئی ہاتھ دھو چکا اور تری اسکی جو باقی تھی اس سے اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جاتا ہے اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تھا اور اسکی تری باقی رہی تو اس تراوت سے مسح درست نہیں اور ایک حدیث جو اس باب میں نقل کرتے ہیں ابن مسعود سے اور بعض محدثین بھی ساتھ روایت ابن لبیبہ نے نقل کیا ہے کہا غمر بن نخل یہ کہ لفظ غیر ساتھ بے کے یعنی مسح کیا ساتھ

پانی سکا باقی رہتا ہاتھ میں بعد دھونے کے لیکن صحیح روایت بھی ہے جو متن میں مذکور ہوئی پس اولی تو یہی ہے کہ نیا پانی لے اور جائز یہ بھی ہوا کہ ہاتھ کے
باقی بچے ہوئے پانی سے مسح کرے ۔ ع وعن ابی امامۃ ذکر وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان یمسح
الماقین وقال الاذنان من الراس رواہ ابن ماجۃ وابو داود والترمذی وذکرا قال حماد لا ادری الاذنان من
الراس من قول ابی امامۃ ام من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا
حضرت صلعم ملتے آنکھوں کے کویوں کو اور کہا کہ کان بھی سر میں ہیں روایت کی یہ ابن ماجہ اور ابو داود اور ترمذی نے اور ذکر کیا ابو داود اور ترمذی نے کہ
کہا حماد نے نہیں جانتا ہوں کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہے یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہے صلی اللہ علیہ وسلم ف ماق کہتے ہیں اس گوشہ چشم کو کہ
ناک کی طرف ہوتا ہے کذا فی القاموس اور جوہری نے لکھا ہے کہ دونوں طرف کے گوشہ چشم کو کہتے ہیں پس اولی یہی ہے کہ دونوں کویوں کو ملتے تھے منہ دھوتے وقت
انکو ملنا مستحب ہے تا کیچڑ وغیرہ چھوٹ جاوے اور یہ جو کہا کہ کان بھی سر میں ہیں اس سے دو حکم نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ کانوں کو سر کے ساتھ مسح کرے
اور دوسرا یہ کہ سر کے مسح کے لیے کہ پانی لیا ہے اس سے کانوں کو بھی مسح کرے نیا پانی نہ لے پس اول حکم تو بالاتفاق ہے دونوں امام متفق ہیں اور دوسرا حکم کہ مسح کانوں کا
سر کے پانی بچے ہوئے سے کرے مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا ہے اور یہ حکم اکثر حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے اور شافعی کے نزدیک نئے پانی
سے مسح کرے چنانچہ ایک حدیث بھی اس باب میں وارد ہوئی ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اکثر ایک ہی پانی سے سر اور کانوں کو حضرت صلعم مسح کرتے ہونگے
اور کبھی کہ ہاتھ میں تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتے ہونگے واللہ اعلم ۔ ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن الوضوء فاراہ ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء
فمن زاد علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم رواہ النسائی وابن ماجۃ وروی ابو داود معناہ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا کیفیت وضو کی
پس دکھلایا انکو دھونا اعضائے وضو کا تین تین بار پھر فرمایا اسطرح سے ہے وضو یعنی وضو کامل پھر جو شخص کہ زیادہ کرے اس پر پس تحقیق برا کیا اور تعدی کی اور
ظلم کیا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کئے ابو داود نے معنی اسکے ف برا کیا کیونکہ سنت کو چھوڑ دیا اور تعدی کی یعنی سنت کی
حد سے بڑھ گیا بسبب زیادتی کے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ ع وعن عبد اللہ بن المغفل انہ سمع
ابنہ یقول اللھم انی اسألک القصر الابیض عن یمین الجنۃ قال ای بنی سل اللہ الجنۃ وتعوذ بہ من النار
فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ھذہ الامۃ قوم یعتدون
فی الطھور والدعاء رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ انہوں نے سنا بیٹے اپنے کو کہ کہتا تھا
یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے محل سفید داہنی طرف جنت کے کہا اے بیٹے میرے مانگ اللہ سے بہشت اور پناہ پکڑ ساتھ اسکے آگ سے یعنی یہ کلام
فضول کیا ہے کہ جا معین اور بصفت خاص کہ بہشت سے مانگتا ہے بلکہ یوں مانگ جس طرح کہ بیان کی پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق ہوگی اس امت میں ایک قوم کہ زیادتی کریگی طہارت میں اور دعا میں روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے
ف زیادتی طہارت میں یہ ہے کہ تین بار سے زیادہ اعضا دھووے اور پانی زیادہ خرچ کرے اور دھونے میں اتنا مبالغہ کرے کہ حد سے آگے پہنچے
اور زیادتی دعا میں یہ ہے کہ بے ادبی کرے اور تفصیل میں لگ جاوے مطلب مانگنے میں یا ایک چیز خارج احاطہ امکان اور حد ادب سے سوال کرے ۔ م
وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولھان فاتقوا وسواس

الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تحقیق واسطے وضو کے ہے شیطان کہا جاتا ہے اسکو ولہان پس بچو وسوسۂ پانی کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکے قوی نزدیک محدثین کے اسواسطے کہ ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوا خارجہ کے کہ نام ہے ایک عالم کا اور وہ نہیں قوی نزدیک یاروں ہمارے کے یعنی محدثین کے **ف** ولہان کے معنی ہیں جاتا رہنا عقل کا اور تحیر ہونا یہ نام اس شیطان کا سبب ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالکر حیرت ناک اور بے عقل کر دیتا ہے اسی وہم میں رہتے ہیں کہ اس عضو پر پانی پہونچا ہے یا نہیں ایکبار دھویا یا دو بار پس بچو وسوسہ اس پانی کے سے یعنی اسطرح کے وسوسہ اس پانی کے استعمال کرنے میں آویں تو دفع کرو تا سنت کی حد سے نہ نکلو ❀ **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے پونچھتے منھ اپنا ساتھ کونے کپڑے اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی چادر وغیرہ سے اور زیلعی نے شرح کنز میں لکھا ہے کہ جائز ہے رومال سے پونچھنا بعد وضو کے چنانچہ روایت کیا گیا ہے عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے اور حدیث مابعد کی بھی دلالت کرتی ہے اسکے جواز پر اور مستحب لکھا ہے پونچھنا اعضاے وضو کا منیہ والے نے اور بعضی کتابوں حنفیہ میں لکھا ہے اگر بقصد تکبر کے ہو تو مکروہ نہیں اور اگر بقصد تکبر کے ہو مکروہ ہے اور مذہب شافعی میں پونچھنا سنت ہے وضو والے کو بھی اور غسل والے کو بھی دلیل انکی یہ ہے کہ حضرت میمونہ لائیں حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کے آپنے اسکو رد کر دیا اور شروع کیا جھٹکاتے تھے پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے اسکا جواب ہمارے علما دیتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ بات بسبب کسی عذر کے ہوئی ہو ❀ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَاَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيُّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑا پونچھتے تھے ساتھ اسکے اعضا اپنے پیچھے وضو کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں قوی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہے نزدیک محدثین کے **ف** اور کہا ترمذی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں آئی ہے اور اجازت دی ہے بیچ پونچھنے بعد وضو کے ایک قوم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ بات انھوں نے اپنے دل سے نکالی ہے پس یہ مضمون سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہے اب ہمارے علما نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ یہ کہنا تمہارا کہ انھوں نے اپنے دل سے یہ بات نکالی ہے صحیح نہیں تھے کہ اپنے دل سے نکالا ہے کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ مثل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے اپنے دل سے کچھ نکالیں بلکہ فعل انکا دلالت کرتا ہے کہ اس حدیث کی کچھ اصل ہے اور علاوہ اسکے عمل کرنا ساتھ حدیث کے اگرچہ ضعیف ہو اولیٰ ہے عمل کرنے سے ساتھ رائے کے اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ثابت بن صفیہ سے کہا کہا میں نے واسطے باپ جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہیں کیا حدیث کی تمکو جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایکبار یعنی کبھی اور دو دو بار یعنی کبھی اور تین تین بار یعنی کبھی فرمایا ہاں روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حضرت امام محمد باقر بڑے فقہاے مدینہ منورہ سے ہیں اور بڑے مشہور تھے روایت رکھتے ہیں اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے اور صحابہ سے اور جابر بن عبداللہ انصاری

پاس وہ درخت بہت رکھتے اور انسے بہت حدیثیں سنتے اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کو اشارہ کیا تھا انکی تعلیم کے لیے کہ ایک شخص اولاد میری سے تیرے پاس آکر علم سیکھیگا چنانچہ یہ جابر پاس تشریف لاتے تو جابر اندھے تھے بسبب کبر سن کے پوچھتے کہ تو کون ہے یہ فرماتے کہ میں محمد بن علی ہوں پس جابر کہتے مرحبا یا ابن رسول اللہ ولد سبطیہ و ریحانیہ پھر ہاتھ اپنا امام باقر کے گریبان میں ڈالتے اور گردن اور بغل اور سینہ پر پھیرتے. اور بوسے اخلاص و عقیدت کی بیچ دماغ انس و محبت کے سونگھتے اور کہتے کہ پوچھو مجھسے لے بیٹھے جو چاہو حدیثوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ ہر باب میں انکے بہت حدیثیں یاد رکھتا ہوں پس ثابت نے امام محمد باقر سے پوچھا کہ کیا تمکو حدیث کی ہے جابر نے عادت محدثین کی ہے کہ قاری شیخ کے آگے کہتا ہے حدثک فلان عن فلان اپنی اسناد کو پہونچاتا ہے حضرت صلعم تک اور شیخ چپکا رہتا ہے اخیر کو اقرار کرتا ہے کہتا ہے نعم پس یہ ایک طرق روایت سے ہے اور یہ بمنزلہ کہنے شیخ کے حدثنی فلان آخر تک اور شاگرد سنتا رہتا ہے ع **وعن** عبد اللہ بن زید قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین وقال هو نور علی نور اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار یعنی اعضاء وضو کے دو دو بار دھوئے اور فرمایا یہ نور ہے اوپر نور کے ف یعنی ایک بار دھونے سے فرض ادا ہوا وہ ایک نور ہوا اور دوسری بار دھونے سے سنت ادا ہوئی یہ نور پر نور ہوا ع **وعن** عثمان قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا وقال هذا وضوئي ووضوء الانبياء قبلي ووضوء ابراهيم رواهما رزين والنووي ضعف الثاني في شرح مسلم اور روایت ہے عثمان سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہ ہے وضو میرا اور وضو نبیوں کا پہلے مجھسے اور وضو ابراہیم کا روایت کی یہ دونوں حدیثیں رزین نے اور نووی نے ضعیف کہا ہے دوسری کو شرح مسلم میں ف حضرت ابراہیم کا ذکر بعد ذکر کے انبیا کے جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتے ہیں یعنی عام کے بعد خاص انکا ذکر کیا اسلیے کہ طہارت نظافت بہت کرتے تھے ع

وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوة وكان احدنا يكفيه الوضوء ما لم يحدث رواه الدارمي اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے واسطے ہر نماز کے یعنی فرض کے اور تھا ایک ہم میں سے کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہ دارمی نے ف حضرت صلعم کو ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے واجب تھا پھر منسوخ ہوا جیسے کہ حدیث آیندہ سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت صلعم اولی اور عزیمت سمجھ کر ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے ع **وعن** محمد بن يحيى بن حبان قال قلت لعبيد الله بن عبد الله بن عمر ارأيت وضوء عبد الله بن عمر لكل صلوة طاهرا كان او غير طاهر عمن اخذه فقال حدثته اسماء بنت زيد بن الخطاب ان عبد الله بن حنظلة بن ابي عامر الغسيل حدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان امر بالوضوء لكل صلوة طاهرا كان او غير طاهر فلما شق ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالسواك عند كل صلوة ووضع عنه الوضوء الا من حدث قال فكان عبد الله يرى ان به قوة على ذلك ففعله حتى مات رواه احمد اور روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے کہا کہ کہا میں نے واسطے عبید اللہ بیٹے عبد اللہ بیٹے عمر کے کہ خبر دے وضو عبد اللہ بیٹے عمر کے سے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بے وضو کس سے لیا پس کہا عبید اللہ نے کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بیٹے خطاب کے نے یہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹے حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کے ہیں حدیث کی اسکو کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیے گئے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بے وضو ہوں پس جبکہ مشکل ہوا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کیے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا انسے وضو کو یعنی واجب رہا ہر نماز کے لیے مگر وقت بے وضو ہونے کے

کہا عبید اللہ نے پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجھکو ہے قوت اسپر پس کیا اُسکو یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہ احمد نے ف لفظ
غسیل کے معنی ہین نہلایا گیا یہ صفت ہے حنظلہ کی حنظلہ کو غسیل اسلیے کہتے ہین کہ ملائکہ نے اُنکو بعد انتقال کے نہلایا تھا عروہ روایت کرتے ہین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ کی بیوی سے پوچھا کہ کیا تھا حال اُسکا یعنی جسوقت گھر سے نکلا تو کیا کام کر رہا تھا عورت نے کہا اُسنے کہ وہ
جُنبی تھا اور ایک جانب سر اپنے کی دھوئی تھی یعنے نہاتے مین پس جب سنی اُسنے آواز یعنے جہاد کے لیے بلانے کی نکلا پس مارا گیا یعنی دن
احد کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ملائکہ کو کہ نہلاتے تھے اُسکو انتہی کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین تنبیہ ہے اوپر بزرگی
مسواک کے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ قائم مقام وضو واجب کے کی گئی اور پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجھکو ہے قوت یعنی انھون نے اجتہاد کیا کہ وجوب اسکا
منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہے اسکے لیے کہ قوت اُسکی رکھے اور وہ قوت اسکی رکھتے تھے پس اسلیے اس امر کو چھوڑنا نہ چاہا تا دم مرگ ہے ع **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ
يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
کہ تحقیق نبی صلعم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتے تھے یعنی اور اسراف کرتے تھے اسمین پس فرمایا کہ کیا ہے یہ اسراف اے سعد کہا سعد نے کیا وضو مین
بھی اسراف ہے فرمایا کہ ہان اگرچہ ہو تو نہر جاری پر روایت کی یہ احمد و ابن ماجہ نے **ف** نہر جاری پر اسراف اسلیے ہوتا ہے کہ حد شرعی سے
تجاوز کرنے مین وقت اور عمر یون ہی ضائع ہوتے ہین وہ اسراف ہوا اور طیبی نے یہ معنی کہے ہین کہ اسمین مبالغہ منظور ہے کہ جس چیز مین اسراف
نہین متصور ہے اسمین اسراف ہوا تو اور جاے اسراف کا کیا حال ہے ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا انھون نے نبی صلعم سے فرمایا جسنے وضو کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام
یعنی گناہون سے اور جسنے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضاے وضو کو **ف** یعنے جو اعضا دھوئے اسکے گناہ صغیرہ دور ہوئے اور باقی
اعضا کے یون ہی رہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو مین بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہے نہ واجب ہے ع ح **وعن** اَبِي رَافِعٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي اِصْبَعِهِ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ الْاَخِيْرَ اور روایت ہے
ابی رافع سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی بیچ انگلی اپنی کے روایت کین یہ دونون حدیثین
دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے فقط دوسری **ف** جب انگوٹھی ڈھیلی ہو اور گمان ہووے پانی پہونچنے کا نیچے اسکے تو ہلا لینا اُسکا
سنت ہے اور اگر جانے کہ انگوٹھی تنگ ہے بغیر ہلانے کے پانی اسکے نیچے نہین پہونچے گا تو واجب ہے ہلا لینا اسکا ع **باب الغسل** باب ہے
بیچ بیان غسل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ
بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹھے ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخون کے پھر کوشش کرے یعنی صحبت کرے پس تحقیق واجب
ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد چار شاخون سے دو ہاتھ اور دونون پاؤن عورت کے ہین یا مراد چار شاخون سے
ہین دونون پاؤن اسکے اور دونون طرفین فرج کی **حاصل** یہ کہ جماع کے لیے بیٹھا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہے بمجرد داخل کرنے سر ذکر کے
منزل ہووے یا نہ ہووے یہی مذہب ہے خلفاے راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کا اور چارون اماموں کا ع ح **وعن**

أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِحْتِلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ پانی پانی سے ہی یعنی غسل کرنا لازم آتا ہی منی کے نکلنے سے روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ نے رحمت کرے اسکو اللہ یہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباس نے سوا اسکے نہین کہ پانی پانی سے ہی بیچ احتلام کے ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور نہین پایا مین نے اسکو صحیحین مین **ف** بموجب اس حدیث کے بغیر انزال کے غسل نہین واجب ہوتا ہی پس اوپر کی حدیث مین اور اسمین تعارض لازم آتا اس تعارض کے دفع کے لیے مصنف نے قول محی السنۃ کا نقل کیا کہ یہ منسوخ ہی یعنی ساتھ حدیث ابی بن کعب کے کہ یہ رخصت اول اسلام مین تھی پھر نہی کی گئی اس سے اور ترمذی نے کہا کہ اسیطرح بہت صحابہ نے روایت کی ہی کہ یہ ابتدائے اسلام مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ جب ستر مرد کا عورت کے ستر مین گیا اور دونون ختنے ملے غسل واجب ہوا انزال ہووے یا نہووے اور ابن عباس نے اور توجیہ بیان کی کہ یہ احتلام کے حق مین فرمایا ہی کہ بمجرد خواب دیکھنے کے نہانا واجب نہین ہوتا جبتلک کہ بعد اٹھنے کے منی نہ دیکھے اس صورت مین اسکو منسوخ کہنے کی حاجت نہین اور حق یہ ہی کہ یہ حدیث مطلق ہی خواہ احتلام ہو خواہ غیر احتلام لیکن یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ

اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہا کہ کہا ام سلیم نے اے رسول خدا کے تحقیق اللہ نہین حیا کرتا حق سے پس آتا ہی عورت پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنی خواب مین دیکھے مجامعت فرمایا کہ ہان جس وقت کہ دیکھے پانی یعنی منی پس ڈھانک لیا ام سلمہ نے منھ اپنا یعنی بسبب شرم کے اور کہا اے رسول خدا کے کیا محتلم ہوتی ہی عورت یعنی اسکے بھی منی ہوتی ہی اور نکلتی ہی اس سے مانند مرد کے فرمایا کہ ہان خاک آلودہ ہووے ہاتھ تیرا پس ساتھ کس سبب کے مشابہ ہوتا ہی اُسکے بچہ اُسکا یعنی بیٹے وقت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ روایت ام سلیم کے کہ تحقیق منی مرد کی گاڑھی ہوتی ہی سفید اور منی عورت کی پتلی ہوتی ہی زرد پس جوان دونون مین غالب ہو یا سبقت کرے ہوتی ہی اُس سے مشابہت یعنی بچہ مشابہ اُسکے ہوتا ہی **ف** اللہ نہین حیا کرتا حق سے یعنے منع فرمایا ہی حیا کرنے سے بیچ پوچھنے حق کے ام سلیم نے اپنے سوال کرنے کی یہ تمہید اور عذر کیا بعد اسکے سوال کیا اور جبکہ دیکھے منی یعنی اپنے بدن مین یا کپڑے مین بعد جاگنے کے اور یہی حکم مذی کا بھی ہی ہمارے نزدیک یعنے سوتے سے اٹھکر مذی لگی دیکھے تو بھی غسل آتا ہی اور خاک آلودہ ہو جاوے ہاتھ تیرا کنایہ ہی شدت فقر سے پس یہ بد دعا ہی لیکن یہان معنی حقیقی اسکی مراد نہین یہ کلمہ زبان زد عرب کے ہی کہ وقت تعجب کے بولتے ہین حال یہ کہ عجب ہی تجھسے ام سلمہ اسطرح کہتی ہی اور یہ نہین سمجھتی کہ اگر اسکے منی نہین ہوتی تو بچہ مشابہ اُسکے کیونکر ہوتا ہی پس عورت کے منی ہوتی ہی مثل مرد کے اور دونون کی منی سے بچہ پیدا ہوتا ہی اور رنگ منی کے بیان کیے تو یہ باعتبار اکثر اور سلامت حال کے ہین کیونکہ کبھی منی مرد کی پتلی بھی ہوتی ہی بسبب مرض کے اور سرخ ہوتی ہی بسبب کثرت جماع کے اور کبھی عورت کی منی سفید ہوتی ہی بسبب قوت اسکی کے اور معنی اخیر جملہ کے یہ ہین کہ جسکی غالب ہوگی منی یعنی اس صورت مین کہ مرد اور عورت کی منی ساتھ گرے رحم مین یا جسکی سبقت کریگی یعنی ایک کی دوسرے کی منی سے پہلے گریگی رحم مین تو اسی کے مشابہ ہوگا بچہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ

فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ

اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کیا کرتے نہانے کا جنابت سے یعنی واسطے دفع جنابت کے شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ اپنے یعنی پہونچوں تک پھر وضو کرتے جیسے کہ وضو کرتے تھے واسطے نماز کے پھر داخل کرتے انگلیاں اپنی پانی میں یعنی تاکہ تر ہو دیں پھر نکالتے انکو پس خلال کرتے ساتھ انکی یعنی ساتھ تر انگلیوں کے جڑوں بالوں اپنے کی میں پھر ڈالتے سر اپنے پر تین چلو ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے پھر بہاتے پانی تمام بدن اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ پہلے اس سے کہ داخل کرتے انکو باسن میں پھر ڈالتے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پھر دھوتے ستر اپنا پھر وضو کرتے **ف** جیسے کہ وضو کرتے ہیں نماز کے لیے یعنے اگر ایسی جاے نہاتے کہ پاؤں رکھنے کی جگہ پانی نہ جمع ہوتا یعنی پتھر یا تختہ پر نہاتے تو پورا وضو کر لیتے اور اگر وہاں گڑھا ہوتا تو پاؤں پیچھے نہانے کے دھوتے جیسے کہ مابعد کی حدیث میں مذکور ہے اور رعایہ میں بھی لکھا ہے کہ اسی طرح کیا کرے اور طبرانی نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت کو احتلام کبھی نہیں ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تھا ع

وعن ابن عباس قال قالت ميمونة وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہا میمونہ نے کہ بیوی حضرت کی ہیں کہ رکھا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی واسطے غسل کے پھر پردہ کیا میں نے انکا ساتھ کپڑے کے لو ڈالا آنحضرت صلعم نے پانی اوپر دونوں ہاتھوں اپنے کے پس دھویا انکو پھر ڈالا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پھر دھویا ستر اپنا پھر مارا ہاتھ اپنا زمین پر یعنے بایاں ہاتھ کہ جس سے ستر دھویا تھا پھر ملا اسکو پھر دھویا اسکو پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور دھویا منہ اپنا اور دونوں ہاتھ اپنے پھر ڈالا سر اپنے پر اور بہایا بدن اپنے پر پھر ایک طرف ہوئے پھر دھوئے دونوں پاؤں اپنے پس دیا میں نے انکو کپڑا یعنی بدن پونچھنے کے لیے پس نہ لیا اسکو پس چلے اور وہ جھاڑتے تھے دونوں ہاتھ اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہیں **ف** دھوئے دونوں قدم اسلیے کہ وضو کے وقت نہ دھوئے تھے کیونکہ تختہ پر یا پتھر پر یا بلند جگہ پر نہ نہائے ہونگے بلکہ وہاں پانی ٹھہرتا ہوگا اور کپڑا حضرت میمونہ سے جو نہ لیا تو اسکی کئی احتمال علما نے بیان کیے ہیں یا تو اسلیے نہ لیا کہ بدن کا نہ پونچھنا ہی افضل تھا یا جلدی کے لیے یا وقت گرمی کا تھا تراوت اسوقت اچھی معلوم ہوتی تھی یا کپڑے میں کچھ شبہ ہوگا نجاست کا پس گویا عذر کے سبب سے نہ لیا اس سے یہ نکلا کہ بدن کا نہ پونچھنا سنت ہے یا پونچھنا مکروہ ہے اور ہاتھ جھاڑنے سے یہ ہے کہ چلتے میں ہلاتے جاتے تھے جیسا کہ عادت قوت والوں کی ہے ع

وعن عائشة قالت اِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے انصار میں سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل اپنا حیض سے پس حکم کیا اسکو کہ کیونکر نہلاوے یعنی کیفیت نہانے کی کہ پہلے گذری بیان فرمائی پھر فرمایا لے تو ٹکڑا مشک میں کا پھر پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے کہا اسنے کسطرح پاکی حاصل کروں

آدمی ساتھ اُسکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتھ اُسکے کہا کس طرح پاکی حاصل کرون مین ساتھ اُسکے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتھ اُسکے پس کھینچ لیا مین نے اُسکو اپنی طرف پس کہا مین نے رکھدے اُسکو جگہہ خون کے یعنی ستر مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ٹکڑا مشک مین کا لفظ مسک حدیث مین میم کے زیر سے یعنی مشک کے ہے یعنی ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے رنگ کر لے اور ایک روایت مین زبر میم کے سے آیا ہے یعنی چمڑے کے لیکن بسبب روایت اور مناسب مقام کے پہلا ہی قوی تر ہے یعنی میم کی زیر سے یعنی مشک کے اور فقہا نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورت کو کہ ایک ٹکڑا مشک کا لیوے ایک کپڑے کے ٹکڑے کو اُسمین خوشبودار کرے یعنی رنگے اُس سے اور رکھے ستر مین تا بدبو خون کی جاتی رہے اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق تعجب کے پڑھا کہ یہ بات ظاہر ہے اُسکے سمجھنے مین حاجت فکر کی نہین ہے

وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق مین عورت ہون خوب مضبوط گوندھتی ہون بال سر اپنے کے کیا کھولون مین اُنکو واسطے غسل جنابت کے پس فرمایا نہین یعنی نہین لازم آتا ہے تجھکو کھولنا اُنکا سوائے اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ ڈالے اپنے سر پر تین لپین پھر بہاوے اوپر اپنے پانی پس پاک ہوویگی تو روایت کی یہ مسلم نے **ف** صحیح روایت یہ ہے کہ یہ حکم عورتون ہی کے لیے ہے کہ اگر بال گوندھے رہین اور پانی سر پر اسطرح ڈالین کہ بالونکی جڑین تر ہوجاوین تو کافی ہے اور اگر جانین کہ بغیر کھولے کے جڑین تر نہین ہوتے ہین تو کھولنا اُنکا ضرور ہے اور مردونکو بہر حال کھولنا ہی چاہیے ہے

وعن أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ساتھ مد کے اور نہاتے ساتھ صاع کے پانچ مد تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مد نام پیمانہ کا ہے کہ اسمین اناج قریب سیر بھر کے آتا ہے اور صاع مین چار مد اناج آتا ہے یعنی قریب چار سیر کے اور مراد ساتھ مد اور صاع کے یہان وزن ہے نہ پیمانہ یعنی قریب سیر بھر پانی سے وضو کرے اور قریب چار سیر کے نہاوے اور یہ وزن وضو اور غسل کے لیے واجب نہین لیکن سنت یہ ہے کہ کم اس سے نہو اور بعضی روایت مین دو تہائی مد کے سے اور بعضی مین آدھ مد سے وضو کرنا حضرت کا ثابت ہوا ہے پس محل اس حدیث متفق علیہ کا یہ ہے کہ اکثر ایک ہی مد سے کرتے تھے اور کبھی کم سے بھی جیسے کہ اُن روایتون مین آیا ہے ع

وعن مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِي حَتّٰى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے معاذہ سے کہا کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہاتی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے کہ ہوتا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس جلدی کرتے مجھسے یعنی پانی لینے مین یہانتک کہ کہتی مین چھوڑ دو واسطے میرے چھوڑ دو واسطے میرے کہا معاذہ نے اور وہ دونون یعنی حضرت اور حضرت عائشہؓ ہوتے جنبی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک باسن سے کہ وہ باسن ایک بڑا پیالہ تھا کہ تین صاع اُسمین پانی سماتا پس یہ ہاتھ اسمین ڈالتے تھے اور پانی لیتے تھے نہانے کے لیے اور جلدی لیتے تھے پانی اسکے یعنی نہین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے نہانے سے پہلے تھوڑے پانی سے نہا لیتے تھے اور باقی اُنکے لیے چھوڑ دیتے تھے اُس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ معنی یہ ہین کہ دونون صاحب اکٹھے اس سے نہاتے تھے اور وہ دونون ہوتے جنبی کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جس پانی مین جنبی ہاتھ ڈالے وہ طاہر مطہر ہے برابر ہے کہ جنبی مرد ہو یا عورت اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہے ہمارے سب علما نے اگر محدث یا جنبی یا حائض ہاتھ پاک رکھتے ہون اور وہ چلو بھرنے کے لیے باسن مین ڈالے ہاتھ تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکھتے ہین اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ اس حدیث کے اور پھر کہا بخلاف اُسکے کہ ڈالے جنبی پاؤن یا سر اپنا لینے اس سے پانی خراب ہو جاتا ہے کیونکہ اس صورت مین کچھ ضرورت نہین ہے ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے اور پوچھے گئے حال اُس شخص کے سے کہ گمان رکھتا ہے کہ خواب دیکھا ہے اور نہیں پاتا تراوت فرمایا کہ نہیں غسل اُسپر کہا ام سلیم نے کیا ہے عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنے تراوت کو فرمایا کہ ہان عورتین بھی مانند مردون کے ہین روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نے تا قول اُنکے لا غسل علیہ **ف** پاوے تراوت یعنے جاگ کر منی دیکھے یا مذی اور خواب نہ یاد رکھتا ہو کہ کسی سے جماع کیا ہے نیند مین اُسکو فرمایا کہ غسل واجب ہے اُسپر یعنے مدار تری پانے پر ہے خواب یاد رکھتا ہو یا نہ اور عورتین مانند مردون کے ہین پیدائش اور طبائع مین یعنے پس عورتون پر بھی غسل واجب ہوتا ہے ساتھ دیکھنے تری کے بعد جاگنے کے مانند مردون کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجرد دیکھنے تری کے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ یقین رکھتا ہو کہ یہ کود کر نکلی ہے یہی کہا ہے ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظمؒ نے بھی اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ غسل واجب نہیں آتا یہانتک کہ جانے کہ یہ کود کر نکلی ہے یعنے اگر جانتا ہے کہ کود کر نکلی ہے تو واجب ہوگا ورنہ مستحب واسطے احتیاط کے اور اگر کوئی پوچھے کہ مرد و عورت اکٹھے ایک بچھونے پر سوئے اور جاگ کر تری بچھونے پر دیکھی اور پہچانا کسکی ہے غسل دونون مین سے کسپر واجب ہوگا جواب یہ کہ اگر منی سفید ہے مرد کی ہے اسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہے عورت کی ہے اسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اسمین ہے کہ دونون غسل کرین ع ح

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ کیا مین نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونون روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ختان اس جگہ کو کہتے ہین کہ ختنہ کرنے مین اُسکو کاٹتے ہین کہ مرد کے چمڑا ہوتا ہے سر ذکر پر اور عورت کے ایک گوشت ہوتا ہے بلند مانند تاج مرغ کے پس فرمایا کہ جب یہ دونون ملین اور سر ذکر عورت کے ستر مین داخل ہو غسل واجب ہوتا ہے منزل ہونا شرط نہیں ہے م

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ الرَّاوِيْ هُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَاكَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کے جنابت ہے پس دھوؤ بالونکو اور پاک کرو بدنکو روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی اس حدیث کا وہ ایک بڈھا ہے کہ نہین معتبر یعنے بسبب بڑھاپے اور غلبہ نسیان کے لائق اعتماد کے نہیں یعنے روایت اُسکی قوی نہیں ضعیف ہے **ف** دھوؤ بال یعنے خوب طرح دھوؤ کہ اُنکے نیچے پانی پہونچے اگر ایک بال کے نیچے بھی پانی نہ پہونچیگا تو پاک نہین ہونیکا اور پاک کرو بدنکو یعنے خوب طرح میل وغیرہ چھڑاؤ اگر کہین خشک مٹی یا آٹا یا موم لگا رہا اور اُسکے نیچے پانی نہ پہونچا تو جنابت نہین اترنے کی طرح ع ح

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ چھوڑ دی جگہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دھویا اُسکو کیا جاویگا بسبب اُسکے ایسا اور ایسا عذاب آگ کے سے کہا حضرت علیؓ نے پس اسی سبب سے دشمنی کی

میں نے سر اپنے سے تین بار یہ روایت کی یہ ابو داؤد اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے نہیں تکرار ہے کلمہ فمن ثم عادیت راسی کا ف یعنی ایسا اور
ایسا کنایہ ہو عدو سے یعنے نکی حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی میں نے سر اپنے سے یعنے جب یہ تہدید اور وعید میں نے سنا تو بسبب ڈر پانی نہ
پہونچنے کے بالوں کے نیچے سر اپنے سے معاملہ دشمنوں کا سا کیا یعنے دشمن دشمن کو مارتا ہو ویسے ہی میں نے سر کے بال منڈا ڈالے پس اس حدیث سے
یہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال منڈانے سر کے جائز ہیں اگرچہ سنت رکھنے ہی ہیں کیونکہ آنحضرت صلعم اور اور خلفاء رضی اللہ تعالےٰ عنہم منڈاتے نتھے سوا حج کے
اور مراد حضرت علیؓ کے اس کہنے سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ دشمنی سر سے میں نے کسی اور غرض کے لیے یعنی زینت اور تنعم کے لیے نہیں کی بلکہ یہ سبب ڈر
جو میں نے بیان کیا اسمیں گویا ایک طرح کا عذر کیا ترک مداومت کے سے کہ حضرتؐ سے ثابت ہوئی تھی اور اس حدیث سے قوت حاصل ہوگئی اور
کی حدیث کو بھی ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں وضو کرتے پیچھے غسل کے یعنے غسل کے پہلے جو وضو کرتے اُسی پر اکتفا کرتے پھر
بعد غسل کی وضو نہ کرتے روایت کی ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ
رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے سر اپنا ساتھ خطمی کے اور وہ ہوتے جنابت سے کفایت کرتے اُسپر اور نہ ڈالتے سر پر پانی یعنے خالص روایت کی یہ
ابو داؤد نے ف جیسے بیسن آٹے لون وغیرہ سے سر دھوتے ہیں اسی طرح عرب میں خطمی سے دھوتے ہیں پس حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت کفایت
کرتے تھے ساتھ اُسی پانی کے جو سر پر ڈالتے تھے خطمی دھونے کے لیے اور جدا پانی نہاتے وقت سر پر نہیں ڈالتے تھے یعنے جیسے کہ لوگ پہلے سر دھوتے ہیں بعد اُسکے
غسل کرتے ہیں اور اور پانی سر پر ڈالتے ہیں یوں نہ کرتے تھے اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جس پانی سے سر کو دھوتے تھے اُسمیں خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت تغیر
نہ ہوتی ہوگی یعنے سیلان باقی رہتا ہوگا ع ح وَعَنْ يَعْلٰى قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ
بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سِتِّيْرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ
أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ اور روایت ہے یعلیٰ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہاتا ہے میدان میں
یعنے ننگا پس چڑھے ممبر پر یعنی وعظ کے لیے پس حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہے یعنے معاملہ کرتا ہے بندوں سے حیا مندوں کا سا کہ
عذر کرتا ہے بہت پردہ پوش ہے یعنے گناہ اور عیب بندوں کے ڈھانکتا ہے دوست رکھتا ہے حیا اور پردہ کرنے کو پس جس وقت کہ نہاوے ایک تمہارا
یعنے میدان میں پس چاہیے کہ پردہ کر لے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور بیچ ایک روایت نسائی کے کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہے پس
جس وقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہ کہ نہاوے پس چاہیے کہ پردہ کرے ساتھ کسی چیز کے ف عادت شریف حضرت صلعم کی یہ تھی کہ کسی بڑی بات کا
بیان کرنا منظور ہوتا تو ممبر پر چڑھ کر حمد کرتے اور اُسکو بیان فرماتے پس یہاں جو بیان فرمایا حاصل اسکا یہ ہے کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی سے ہیں
اپنے بندوں کے لیے بھی دوست رکھتا ہے کہ حتی الامکان اُسکی صفات اپنے میں حاصل کریں یعنے حیا اور پردہ کیا کریں ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی بن کعب سے کہا سوائے اسکے نہیں کہ تھا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتداء اسلام میں پھر
منع کیا گیا اس سے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی پہلے حکم تھا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے کہ منی نکلے اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو

غسل نہین لازم ہوتا تھا اب یہ حکم منسوخ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنیکے غسل لازم ہوجاتا ہی خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ہو ع **وعن** علیؓ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر فرایت قدر موضع الظفر لم یصبہ الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدک اجزاک رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق مین نے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی پس دیکھا مین نے قدر ناخن کے نہین پہونچا اسکو پانی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اپنے ساتھ ہاتھ اپنے کے کفایت کرتا تجھکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مسح کرتا یعنے دھو ڈالتا اسکو دھونا خفیف یا ہاتھ بھیگا ہوا پھیر لیتا وقت غسل کے تو کافی تھا تجھکو کہ غسل پورا ہوجاتا اور بعد وقت کے دیکھا تو دھونا چاہیے تھا اگرچہ دھونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑھی تھی اسکی قضا کرتا ہو ع **وعن** ابن عمرؓ قال کانت الصلوٰۃ خمسین والغسل من الجنابۃ سبع مرات وغسل البول من الثوب سبع مرات فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل حتی جعلت الصلوٰۃ خمسا وغسل الجنابۃ مرۃ وغسل البول من الثوب مرۃ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا تھین نمازین فرض پچاس اور نہانا جنابت سے سات بار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مانگتے یعنے اللہ تعالی سے تخفیف اسمین یہانتک کہ ٹھہرائی گئین نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے ایکبار روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جب حضرت صلعم شب معراج مین تشریف لیگئے تو پچاس نمازین فرض ہوئین از بسکہ حضرت شفیق تھے امت کے دیکھا کہ انسے ادا نہین ہوسکینگی تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی گئین یہانتک کہ پانچ رہ گئین اور غسل جنابت سے سات بار تھا صحیحین مین لفظ کہ نماز کا ہی غسل اور کپڑے دھونیکا نہین ابوداؤد کی روایت مین ہی اور یہ روایت ضعیف ہی اور غسل جنابت کا ایکبار ٹھہرا یعنے فرض ایکبار مین ادا ہوجاتا ہی اور تین بار سنت ہی اور پیشاب کا دھونا کپڑے سے ایکبار ظاہر اس حدیث کا موافق قول شافعی کے ہی کہ انکے نزدیک ایکبار مین پاک ہوجاتا ہی اور علمائے حنفیہ نے یہ کہا ہی کہ اعتماد دھووے کہ دھونیوالے کو ظن غالب اسکی طہارت کا حاصل ہوجاوے پھر اسکی حد یہ مقرر کی ہی کہ تین بار دھووے اور ہر بار نچوڑتا جاوے کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہی ہو ع **ف** فرض ہوتا ہی غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو کود کر نکلا اور شہوت بھی ہو وقت منفصل ہونیکے ریڑھ سے اگرچہ باہر نکلتے وقت شہوت نہو اور فرض ہوتا ہی بسبب اسکے کہ جاگ کر تری پاوے اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب نہ یاد رکھتا ہو اور فرض ہوتا ہی بسبب داخل کرنے سر ذکر کے عورت کے ستر مین آگے کی طرف یا پیچھے اور اسیطرح لڑکے کے پیچھے کی جانب داخل کرنے سے اور اگر چھتے آدمی کے داخل کرے بمجرد داخل کرنیکے غسل لازم ہوتا ہی اگرچہ منزل نہو دونون پر یعنے فاعل اور مفعول پر اور فرض ہی بعد منقطع ہونے حیض اور نفاس کے اور نہین لازم آتا بسبب نکلنے مذی اور ودی کے اور نہ خواب دیکھنے سے بغیر تری پانی کے اور اگر چارپائے اور مردہ کے آگے یا پیچھے داخل کرے تو منزل ہونے سے لازم آتا ہی اور نہین تو نہین اور سنت ہی غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہی میت کے لیے یعنے اگر بعضے نہلا دیوین تو سب کے ذمہ سے ادا ہوجاتا ہی ورنہ سب گنہگار رہتے ہین اور جو جنبی مسلمان ہو تو اسکو نہانا واجب ہی اور اگر جنبی نہین ہی تو مستحب ہی اور نہین جائز ہی محدث کو چھونا قرآن کا مگر جزدان یا کپڑا اسپر ہو تو درست ہی اور اگر تری چولی ہی چڑھی ہو تو نہین درست اور مکروہ ہی چھونا اسکا ساتھ آستین کے یا ساتھ کپڑے کے کہ اسکے بدن سے لگا ہی مثلاً چادر اوڑھے ہو تو اسسے نہ پکڑے اور اگر اسکو بدن سے الگ کرلی تو درست ہی اور مکروہ ہی بے وضو چھونا تفسیر کا اور کتابون حدیث اور فقہ کی کو لیکن آستین سے انکو چھونا جائز ہی بلا خلاف اور نہین جائز ہی چھونا اس درہم کا کہ اسپر سورۃ لکھی ہو مگر ساتھ تھیلی کے جائز ہی اور نہین جائز ہی جنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑھنا قرآن کا اگرچہ آیت سے کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کے جائز ہی اور جائز ہی اسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑھنی اور دعا کرنی

اور حائض و نفاس والی ان سب باتوں میں شامل جنبی کے ہے حکم میں

باب مخالطة الجنب وما يباح له

باب ہے بیچ بیان اختلاط جنبی کے اور اس چیز کے کہ جائز ہے اسکو ف مراد اختلاط جنبی سے یہاں بیٹھنا اور کلام کرنا اور مصافحہ کرنا اور مانند اسکے اور معاملات کرنے ساتھ اسکے ہیں

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَقُلْتُ لَهُ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ملاقات کی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تھا میں جنبی پس پکڑا حضرت صلعم نے ہاتھ میرا پس چلا میں ساتھ انکے یہاں تلک کہ بیٹھے پس چپکے سے نکل گیا میں پھر آیا میں مکان پر پس نہایا میں پھر آیا میں اور حضرت بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کہاں تھا تو اے ابو ہریرہ پس ذکر کیا میں نے واسطے انکے یعنے حال اپنا پس فرمایا سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہیں ناپاک ہوتا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں معنی اسکے اور زیادہ کیے بعد قول انکے کے یہ لفظ پس کہا میں نے انکو ملاقات کی تم نے مجھ سے اور میں تھا جنبی پس مکروہ جانا میں نے یہ کہ بیٹھوں میں تمہارے پاس یہانتک کہ غسل کروں اور اسی طرح سے زیادہ کیا بخاری نے بیچ اور روایت کے ف یعنے جنابت نجاست حکمی ہے کہ شارع نے ساتھ اسکے حکم کیا ہے اور غسل اسپر واجب کیا ہے اس سے حقیقۃً آدمی نجس نہیں ہوجاتا اسلیے پسینا اور جھوٹا جنبی کا پاک ہے اور مخالطت ساتھ اسکے یعنے مصافحہ اور بیٹھنا اور اٹھنا وغیر ذلک ساتھ اسکے جائز ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ذکر کیا عمر بن الخطابؓ نے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق یہ کہ پہونچتی ہے انکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطے انکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور دھو ڈال ستر اپنا پھر سو رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جنبی کے لیے یہ طہارت واسطے سونیکے ہے یعنے جب یہ کیا تو پاک سویا اور اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہے وضو کر لینا جبکہ ارادہ کرے سونیکا یا تاخیر کرے غسل میں بسبب کسی ضرورت کے یا بغیر ضرورت کے اور دھونا ستر کا پہلے ہے اور وضو بعد لیکن بیان کرنے میں وضو پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اسکی کے ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوتے جنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کھاویں یا سوویں وضو کرتے وضو نماز کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آوے ایک تمہارا اپنی عورت کے پاس پھر ارادہ کرے یہ کہ پھر جاوے یعنے دوبارہ جماع کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ کرلے درمیان دونوں کے وضو روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اس بات میں پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور نشاط اور لذت خوب آتی ہے اور اس حدیث میں اور حدیث عمرؓ میں اور حدیث عائشہؓ میں اشارہ ہے اسپر کہ مستحب ہے جنبی کو یہ کہ دھووے ستر اپنا اور وضو کرے نماز کا سا جبکہ ارادہ کرے کھانے کا یا پینے کا یا دوبارہ جماع کرنیکا یا سونے کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد وضو سے کھانے پینے کے حق میں یہاں دھونا ہاتھوں کا ہے اور اسپر جمہور علما ہیں کیونکہ حدیث نسائی میں صریح بیان اسکا آگیا ہے چنانچہ لیکن اس حدیث

صریح یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو نماز کا سا کرتے اسلئے تطبیق روایتوں میں یہ ہے کہ گاہے اختصار کرتے تھے اوپر ہاتھ دھونے کے فقط اور اکثر اوقات تمام وضو کرتے تھے تقریر مولانا ہو **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی نسائہ بغسل واحد رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آتے اپنی عورتوں کے پاس ساتھ ایک غسل کی روایت کیا مسلم نے **ف** یعنے کبھی حضرت ایک شب میں سب بی بیوں سے صحبت کرتے اور غسل اخیر ہی کو کرتے درمیان میں نہ کرتے اگر کوئی کہے کہ اول درجہ قسم کا یعنے باری مقرر کرنا انکے واسطے ہر عورت کے ایک رات ہے پس کیونکر دورہ کرتے تھے سب پر جواب یہ کہ واجب ہونا باری کا حضرت پر مختلف فیہ ہے کہا ابو سعید نے کہ حضرت پر واجب نہیں تھی بلکہ ازراہ احسان کے باری باندھ رکھی تھی اور اکثر علما کہتے ہیں کہ حضرت پر بھی مقرر کرنا باری کا واجب تھا اور یہ دورہ کرنا انکی رضا سے تھا اور غسل جو ایک ہی اخیر میں کرتے تھے پس احتمال ہے اسکا کہ درمیان میں وضو کر لیتے ہونگے یا ترک کیا ہو وضو واسطے بیان جواز کے ع **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یاد کرتے اللہ کو ہر وقت روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے خواہ حضرت جنبی ہوتے یا بے وضو ہوتے اور سوا اسکے ہر حال میں اللہ کی یاد سے غافل نہوتے مگر قرآن کہ حالت جنابت میں نہ پڑھتے اور ذکر پاخانہ اور غسل خانہ میں نہ کرتے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ساتھ ذکر کے یہاں ذکر قلبی ہے اور فکر کرنا اسکی قدرتوں میں کہ کسی حالت میں نہ چھوڑتے تھے ع **و**حدیث ابن عباس سنذکرہ فی کتاب الاطعمۃ ان شاء اللہ تعالی اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اسکو کتاب الاطعمہ میں انشاء اللہ تعالے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ وروی الدارمی نحوہ وفی شرح السنۃ عنہ عن میمونۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہے ابن عباس سے کہا غسل کیا بعضی بی بیوں حضرت نبی کی نے درود ہو ویں اللہ کا اوپر اور سلام لگن سے یعنے چلو لیکر نہائیں پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلعم نے یہ کہ وضو کریں اس سے یعنی باقی رہے ہوئے پانی سے پس کہا اے رسول خدا صلعم تحقیق تھی میں جنبی یعنے میں اس سے نہائی ہوں یہ بقیہ اسکا ہے پس فرمایا تحقیق پانی نہیں ہوتا جنبی یعنے نجس نہیں ہوتا ساتھ نہانے جنبی کے اور ساتھ پڑنے اعضا اسکے کے روایت کی یہ ترمذی وابو داؤد و ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور شرح السنۃ میں ابن عباس نے نقل کی میمونہ سے ساتھ لفظ مصابیح کے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث مخالف ہے اسکے کہ تیسری فصل میں آویگی کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بقیہ پانی طہارت عورت کے سے جواب یہ کہ حدیث دلالت کرتی ہے جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی ہے تنزیہی ہے نہ تحریمی ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من الجنابۃ ثم یستدفئ بی قبل ان اغتسل رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی نحوہ وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پھر گرمی طلب کرتے ساتھ میرے پہلے نہانے میرے سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور شرح السنۃ میں ساتھ لفظ مصابیح کے **ف** یعنے اعضاے شریف مجھ سے چپٹاتے تا گرم ہو ویں اس سے معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہے ح **وعن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرئنا القرآن ویأکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ او یحجزہ عن القرآن شیء لیس الجنابۃ رواہ ابو داود والنسائی وروی ابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا تھے نبی صلعم

نکلتے پاخانہ سے پس پڑھاتے ہمکو قرآن اور کھاتے ساتھ ہمارے گوشت یعنی پہلے وضو سے اور نہیں کہ منع کرے آنکو یا باز رکھے آنکو پڑھنے قرآن کے سے
کوئی چیز سوائے جنابت کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے **وعن** ابن عمرؓ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائضہ اور نہ جنبی کچھ قرآن سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** نہ پڑھے کچھ یعنے تھوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظم اور
امام شافعی رحمۃ اللہ سے یہی منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک تمام آیۃ پڑھنی حرام ہے اور کم آیۃ سے نہیں حرام ہے اور اگر ساتھ ارادہ شکر کے بغیر قصد تلاوت کے
پڑھے تو جائز ہے مثلاً بمقام شکر میں کہے الحمد للہ رب العالمین الخ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہوا ہذہ
البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے پھیر دو تم یہ دروازے گھروں کے مسجد سے پس تحقیق میں نہیں حلال کرتا داخل ہونا مسجد میں واسطے حائضہ کے اور نہ جنبی کے یعنے خواہ بطریق گذرنے
کے ہو خواہ بطریق ٹھہرنے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے دروازے گھروں کے کہ مسجد کیطرف بنے ہوئے ہیں رخ انکے اور طرف پھیر لو تا
جنبی اور حائض مسجد میں سے نہ گذریں امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک گذر جانا مسجد میں سے جنبی اور حائض کو جائز ہے اور ٹھہرنا نہیں
جائز اور امام اعظم کے نزدیک گذرنا بھی حرام ہے چنانچہ اس حدیث سے بھی مطلق جانا مسجد میں جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے یہ مؤید ہے مذہب ہمارے کی الخ
وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب رواہ
ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہیں داخل ہوتے فرشتے گھر میں کہ جسمیں ہو
صورت یا کتا یا جنبی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ رحمت اور برکت لاتے ہیں اور ذکر سننے کو
اترتے ہیں اور صورت یعنے تصویر جاندار کی بلند جگہ پر مثل دیوار اور چھت اور پردہ کے اور بچھونے پر اور قدم رکھنے کی جگہ تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی
کہ جسمیں روح نہ ہو جائز ہے اور ایسے ہی تصویر کا سر کٹا ہو تو جائز ہے اسیطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیہ پر ہو وہ بھی مانع دخول ملائکہ کو نہیں اور جہاں درہم
تصویر دار ہوتے ہیں اس سے بھی فرشتے نہیں آتے اگرچہ رکھنا اسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتھ بھی رکھے اسکو اگرچہ دستار میں ہو تو بھی جائز ہے کیونکہ اگلے
پچھلے علماء قدیم سے ساتھ رکھتے رہے ہیں اور لین دین اسکا کرتے تھے اور کسی نے انکار نہیں کیا لیکن الفاظ حدیث سے نہ داخل ہونا فرشتوں کا ثابت
ہوا انتہیٰ اور گڑیاں لڑکیوں نابالغ کے لیے گھر میں رکھنی جائز ہیں اور کتے شکار کے کھیتی مواشی کی محافظت کے لیے پالنے جائز ہیں اور سوائے انکے منع اور مراد
جنبی سے وہ ہے کہ عادت کرے ترک غسل کی از راہ سستی کے یہانتک کہ وقت نماز کا بھی گذر جاوے اور وہ جنبی ہی رہے پس ہر جنبی نہیں مراد ہے یا مراد وہ
جنبی ہے کہ وضو نہ کرلے الخ **وعن** عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تقربہم الملائکۃ جیفۃ
الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص
ہیں کہ نہیں نزدیک ہوتے انکے فرشتے یعنے فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتھ خلوق کے اور جنبی مگر یہ کہ وضو کرے روایت کی یہ ابو داؤد نے
ف مراد جیفہ سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل میں مردار کو کہتے ہیں اور کافر بھی بمنزلہ مردار ہی کے ہوتا ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے پرہیز
نہیں کرتا نجاست سے مثل شراب اور سور وغیرہ کے اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اسکا منع ہے مردوں کو نہ عورتوں کو
اور فرشتے اسلیے نہیں نزدیک ہوتے کہ اسمیں رعونت پائی جاتی ہے اور مشابہت ہوتی ہے عورتوں کے ساتھ اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ جو مخالفت کرے
سنت کی اگرچہ ظاہر میں زینت والا اور خوشبو لگائے ہوئے اور عزت والا لوگوں میں ہو لیکن حقیقت میں نجس ہے اور کتے سے زیادہ ہے خسیس اور

جنبی کے حق مین جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نہ پکڑین جنبی رہنے کی **وعن عبد اللّٰہ بن ابی بکر**
بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لا یمس القراٰن
الا طاہر رواہ مالک والدار قطنی اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ تحقیق اُس خط مین کہ لکھا اُسکو
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے یہ تھا کہ نہ ہاتھ لگاوے قرآن کو مگر پاک یعنے باوضو روایت کی یہ مالک اور دارقطنی نے
ف آنحضرت صلعم نے انکو نواحی یمن مین سے کسی شہر کا عامل کر کے بھیجا تھا اور ایک کاغذ لکھکر انکے ساتھ کر دیا تھا اسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات
اور دیات وغیرہا لکھا تھا از انجملہ اس کتاب مین یہ بھی لکھا تھا جو مذکور ہوا **وعن نافع** قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجۃ
فقضی ابن عمر حاجتہ وکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل فی سکۃ من السکک فلقی رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان
یتواری فی السکۃ ضرب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدیہ علی الحائط ومسح بہما وجہہ ثم ضرب
ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا
انی لم اکن علی طہر رواہ ابو داود اور روایت ہی نافع سے کہا کہ چلا مین ساتھ ابن عمرؓ کی واسطے استنجا کرنیکے پس فراغت حاصل کی
ابن عمر نے استنجے سے اور تھی حدیث انکی اُس دن یہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچہ کے کوچون سے پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور تحقیق فارغ ہوئے تھے وہ پاخانہ سے یا پیشاب سے پس سلام کیا اُسنے انپر پس نہ جواب دیا اسکو حضرت صلعم نے یہانتک کہ جب قریب ہوا
وہ شخص یہ کہ چھپ جاوے کوچے مین مارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر اور پھیرا اُن دونون ہاتھون کو منھ اپنے پر
پھر مارا مارنا اور پھر پھیرے ہاتھ دونون ہاتھون پر یعنے تیمم کیا پھر جواب دیا اُس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجھکو یہ کہ جواب دون
تجھے سلام کا مگر یہ کہ نتھا مین پاکی پر روایت کی یہ ابو داود نے **ف** جواب سلام کا اسلیے نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالیٰ کا ہی اصل مین اگرچہ یہان معنے
سلامتی کے ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کے مناسب نجانا اور یہ جو آیا ہی کہ صحابہ نے کہا کہ حضرت صلعم پاخانہ سے نکلتے تھے اور
ہمین قرآن پڑھاتے تھے اور اور بعضی حدیثون سے ذکر کرنا بغیر وضو کے ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ بیوضو
ذکر کرتے تھے عمل رخصت پر کرتے تھے اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطے تعلیم امت کی یعنے جائز بیوضو بھی ہی لیکن افضل باوضو ہی ہی اور اس حدیث مین
دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کے جواب سلام سے قاصر ہو تو مستحب ہی اسکو کہ بعد ازان عذر بیان کر دے تا نسبت تکبر کیطرف نہ کیا جاوے اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی فوراً **وعن المہاجر بن قنفذ** انہ اتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وہو یبول
فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضا ثم اعتذر الیہ قال انی کرہت ان اذکر اللّٰہ الا علی طہر رواہ ابو داود وروی
النسائی الی قولہ حتی توضا وقال فلما توضا رد علیہ اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سے یہ کہ وہ آیا حضرت کے پاس
اُس حالت مین کہ وہ پیشاب کرتے تھے پس سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نے اُنپر یہانتک کہ وضو کیا پھر عذر کیا طرف اُنکے اور کہا تحقیق مین
مکروہ رکھتا ہون یہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی نسائی نے قول حتی توضا تک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا
الفصل الثالث فصل تیسری **عن ام سلمۃ** رض قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یجنب ثم
ینام ثم ینتبہ ثم ینام رواہ احمد روایت ہی ام سلمہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلعم جنبی ہوتے پھر سوتے پھر جاگتے پھر سوتے روایت کی یہ احمد نے

ف پہلی ایک حدیث میں معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت میں حضرت صلعم وضو کر کے آرام فرماتے تھے پس یہاں بھی یہی حال ہو جو اور یا یہ بات بیان جواز کے لیے کرتے تھے ع وعن شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے داہنے ہاتھ اپنے سے اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے یعنے پانی سات بار پھر دھوتے ستر اپنا پس بھول گئے ایکبار کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پھر پوچھا مجھسے پس کہا میں نے نہیں جانتا میں پھر فرمایا نہ ہو جیو ماں تیری اور کس چیز نے منع کیا تجھکو یہ کہ جانے پھر وضو کرتے وضو نماز کا سا پھر بہاتے بدن اپنے پر پانی پھر کہا اسیطرح تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طہارت کرتے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف حدیثوں میں جو ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے دھونیکا پہلے ستر دھونیکے آیا ہے یا تو مطلق دھونا آیا ہے یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کے میں ابن عباس ہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اسمیں بھی بلا قید گنتی کے ہے پس یہاں جو شعبہ نے ابن عباس سے سات بار دھونا ہاتھونکا روایت کیا تو یہ کسی صورت خاص میں ہوگا واسطے بہت طہارت حاصل کرنیکے یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دھوتے سات بار کا نہ پہونچا ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کے آگے ہشیار رہنا چاہیے کہ عمل اُسکے یاد رکھے اور شیخ کو پہونچتا ہے کہ اُسکو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کرے ع وعن أَبِي رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا آخِرًا قَالَ هٰذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پھرے ایک روز اپنی بی بیوں پر یعنے جماع کیا سب سے نہاتے نزدیک اسکے اور نزدیک اسکے کہا ابو رافع نے پس کہا میں نے واسطے حضرت کے اے رسول خدا کیوں نکیا تمنے غسل ایک آخر کو فرمایا یہ یعنے ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہے اور بہت خوش آیند ہے نفس کو اور بہت ستھرا کرتا ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف کہا طیبی نے کہ تطہیر مناسب ہے واسطے ظاہر کے اور تزکیہ اور تطییب واسطے باطن کے پس اول واسطے ازالہ اخلاق بد کے ہے اور دوسرا واسطے حاصل کرنے اچھی خصلتوں کے حاصل اسکا یہ کہ اسطرح نہانے سے اخلاق بُرے مثل غصہ وغیرہ کے دور ہوتے ہیں اور اچھے اخلاق یعنی حلم تقوی وغیرہ حاصل ہوتے ہیں اور اوپر جو گذرا کہ سب بی بیوں سے حضرت صلعم نے صحبت کر کے آخیر کو ایک ہی غسل کیا وہ واسطے بیان جواز اور آسانی کر دینے امت کے تھا اور افضل یہ ہے جو ابھی بیان کیا کہ ہر جماع کے بعد غسل کیا ع ح وعن الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے حکم بن عمرو سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی وضو یا غسل عورت کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ و ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے یا فرمایا ساتھ بقیہ پانی وضو عورت کے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف لفظ سور یہاں بمعنی بقیہ پانی طہارت کے ہے مگر راوی کو شک ہوا ہے فقط لفظ میں کہ لفظ فضل کا کہا یا سور کا اور کہا سید جمال الدین نے کہ حمل کیجاوے نہی اس حدیث کی اور نہی اسکے مابعد کی حدیث کی نہی تنزیہی پر تاکہ مخالف نہووے پہلی حدیث کے ساتھ کہ حضرت نے بچے ہوئے پانی بعضی بی بیوں اپنی کے سے وضو کیا ع ح وعن حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا

جَمِیْعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَحْمَدُ فِیْ اَوَّلِہٖ نَھٰی اَنْ یَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا کُلَّ یَوْمٍ اَوْیَبُوْلَ فِیْ مُغْتَسَلِہٖ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ

اور روایت ہے حمید حمیری سے کہا ملاقات کی مین نے ایک شخص سے کہ صحبت رکھی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس جیسے صحبت رکھی ابو ہریرہ نے کہا اُسنے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہاوے عورت ساتھ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی غسل عورت کے زیادہ کیا مسدد نے اور چاہیے کہ چلو لیں دونوں اکٹھی۔ روایت کی ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اول اس حدیث مین منع کیا حضرت نے یہ کہ کنگھی کرے ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کرے غسل کی جگہ مین اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن سرجس سے **ف** ہر روز کنگھی کرنی منع فرمائی اسلیے کہ یہ طریقہ بناؤ سنوار والونکا ہے سنت یہ ہے کہ ایک روز درمیان کنگھی کیا کرے اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا منع اسلیے ہے کہ اس سے وسواس پیدا ہوتا ہے

باب احکام المیاہ

باب ہے بیچ احکام پانی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا یَغْتَسِلْ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَھُوَ جُنُبٌ قَالُوْا کَیْفَ یَفْعَلُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَتَنَاوَلُہٗ تَنَاوُلًا

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھہرے ہوے کے ایسا کہ نہین جاری ہوتا پھر غسل کرے اسمین یعنے دور ہے عاقل سے کہ پیشاب کرے پانی مین اور پھر اُسی سے نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹھہرے ہوے مین اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کسطرح کرے اے ابو ہریرہ کہا لیوے اسمین سے یعنے کہ لیوے چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے **ف** مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہے اگر کثیر ہو حکم جاری کا رکھتا ہے اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اسمین جائز ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اکثر بھی ہو اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اسکے دیکھا دیکھی اور بھی پیشاب کرین اور عادت اسکی پکڑین اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہو جاوے یعنی رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے یعنے جس صورت مین کہ پانی کم ہووے نہی حرمت کے لیے ہے اسلیے کہ پانی نجس ہو جاتا ہے اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنی جبکہ پانی بہت ہووے نہی کراہت کے لیے ہے اور حد قلیل و کثیر کی آگے بیان کرین گے انشاء اللہ تعالی اور قید نہ جاری ہونیکی اسلیے لگائی کہ جاری نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا اور لکھا ہے علمانے کہ یہ تمام تفصیل دن مین ہے اور رات کو قضائے حاجت پانی مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہے اسواسطے خوف جنات کے کہ کہتے ہین وہ رات کو وہین رہتے ہین جہان پانی ہوتا ہے کذا قال الشیخ ابن حجر اور آخر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی مین ہاتھ ڈالے پانی لینے کے لیے مستعمل نہین ہوتا اور اگر بعد ڈالے اُسمین تاکہ دھووے اسکو جنابت سے مستعمل ہو جاتا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیشاب کرے پانی ٹھہرے ہوے مین روایت کی یہ مسلم نے وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ ذَھَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِیْ وَدَعَا لِیْ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِہٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَھْرِہٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا لیگئی مجھکو خالہ میری طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق بھانجا میرا بیمار ہے پس ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور دعا کی میرے لیے ساتھ برکت کے پھر وضو کیا پس پیا مین نے پانی وضو حضرت کا پھر کھڑا ہوا مین پیچھے پشت حضرت کے پس دیکھا مین نے طرف مہر نبوت کے درمیان مونڈھون انکے کے مانند گھنڈی چھپرکھٹ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پانی وضو کے سے مراد ہے پانی وضو کے بعد برتن مین بچ رہا ہو کہ اعضائے وضو سے گرتا جاتا تھا اور مہر نبوت مثل چھپرکھٹ کی گھنڈی کے تھی بہ سبب وقعت اور مقدار مین اور مہر نبوت اسکو اسلیے

کہتے ہین کہ پہلی کتابون مین علامت حضرت صلعم کی مذکور تھی کہ مہر نبوت انکے مونڈھون مین ہوویگی پس جب حضرت صلعم پیدا ہوئے تو اس سے جانا گیا کہ نبی آخر الزمان یہی ہین پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور اور بہت وجہ تسمیہ کی لکھی ہین بخوف درازی کے نہین ذکر کین اور اسکی باطن مین لکھا تھا وحدہ لا شریک لہ اور ظاہر مین لکھا تھا توجہ حیث کنت فانک منصور اور اسکی پیدا ہونیکا وقت بعضون نے تو یہ کہا ہی کہ جب سینۂ مبارک چاک کر کر سیا گیا تو بعد اسکے یہ نمودار ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت صلعم کے پیدا ہوتے ہی یہ مہر پیدا ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مہر سمیت حضرت صلعم پیدا ہوئے واللہ اعلم

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وفی اخری لابی داود فانہ لا ینجس

روایت ہی ابن عمر سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال پانی کے سے کہ ہوتا ہی بیچ جنگل زمین کے اور حال اس چیز کے سے کہ نوبت بہ نوبت آتے ہین اسپر قسم چارپایون اور درندون سے یعنے وہ انکو پیتے ہین اور پیشاب وغیرہ کرتے ہین حال اسکا کیا ہی پس فرمایا جسوقت کہ ہووے پانی دو قلہ نہین اٹھاتا ناپاکی کو یعنے پلید نہین ہوتا پلیدی پڑنے سے روایت کی یہ احمد و ابو داود و ترمذی و نسائی و دارمی و ابن ماجہ نے اور بیچ روایت کے ابو داود کی یہ ہی کہ تحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا **ف** قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہین کہ جسمین اڑھائی مشک پانی آتا ہی اور قلتین مین یعنے دو مٹکون مین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کے پانی کا بحساب سوا چہ من علما نے لکھا ہی مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہو تو نجس نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے جب تک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن سمجھنا چاہیے کہ اس حدیث کی صحت مین اختلاف ہی درمیان محدثون کے سفر السعادت کے مصنف نے کہ بڑے محدث ہین لکھا ہی کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین ائمہ حدیث کے اور استاد ہین بخاری کے انھون نے کہا ہی کہ یہ حدیث ثابت نہین ہوتی ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور لکھا ہی علما نے کہ یہ مخالف ہی اجماع صحابہ کے کہ ایک زنگی چاہ زمزم مین گر پڑا تھا پس ابن عباس اور ابن زبیر نے حکم کیا سارے پانی نکالنے کا اور یہ بات اکثر صحابہ کے سامنے ہوئی اور کسی نے اسکا انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکھا ہی علما نے کہ دو قرنون کو پہلے حنفی شافعی کوئی بیچ اندازہ اور حد مقرر دینے پانی کے کوئی حدیث صحیح آنحضرت سے ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا ہووے تو نجس ہوتا ہی اور اتنا ہووے تو نہین نجس ہوتا اور طحاوی کہ ائمہ مذہب حنفی سے ہین انھون نے کہا ہی کہ حدیث قلتین کی اگرچہ صحیح ہی لیکن ہم جو اسپر عمل نہین کرتے سبب اسکا یہ ہی کہ قلہ کے کئی معنی آئے ہین مٹکے کو بھی کہتے ہین اور مشک کو بھی اور چوٹی پہاڑ کو بھی پس ساتھ یقین کے نہین معلوم ہوتا کہ بیان مراد اس سے کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہی کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین مذہب انکا یہ ہی کہ پانی پلید نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے کسی حال مین خواہ جاری ہو خواہ ٹھہرا ہو کم ہو یا بہت ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہین ہوتا اور اگر تھوڑا ہو پلید ہو جاتا ہی اور یہ جو حدیث بیر بضاعہ کی مین آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شئی یعنے پانی پاک ہی نہین نجس کرتی اسکو کوئی چیز اور اسکو دلیل اپنی ٹھہراتے ہین اصحاب ظواہر مراد ساتھ اسکے پانی کثیر ہی ہی پس آگے اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نے بیچ مقدار قلیل و کثیر کے امام مالک تو کہتے ہین کہ جس پانی کا رنگ مزہ و بو متغیر نہو نجاست کے پڑنے سے وہ کثیر ہی اور جو متغیر ہو جاوے وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتے ہین کہ جو مقدار قلتین کے ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو تو قلیل ہی اور امام اعظم رح اور انکے مذہب والے کہتے ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایک طرف کے ہلانے سے دوسری طرف نہ ہلے وہ کثیر ہی ورنہ قلیل ہی اور بعضے متاخرین دہ دردہ کو کثیر کہا ہی

وعن ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعۃ وھی بئر یلقی فیہا

الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا وضو کیا کریں ہم کوئین بضاعہ سے اور وہ کنواں ہے کہ ڈالے جاتے ہیں اسمین کپڑے حیض کے اور گوشت کتون کے اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پانی یعنے اس کنوئین کا پاک ہے نہیں نجس کرتی اسکو کوئی چیز یعنے جب تلک کہ نہ متغیر ہو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** بیر بضاعہ نام کنوئین کا ہے مدینہ مین وہ ایسی جا پر تھا کہ رونالہ کی اسپر آتی تھی اس رو مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تھی اس کنوئین مین گر پڑتی تھی پس اسکو کہنے والے نے تعبیر اسطرح کیا ہے کہ وہم جاتا ہے اسکا کہ لوگ اسمین نجاست ڈالتے تھے عیاذًا باللہ ایسی بات عوام مسلمانون سے نہین ہو سکتی وہ تو افضل مومنین کے تھے کب ایسے بات روا رکھتے پس پانی اسمین بہت تھا اور چشمہ دار تھا بلکہ لکھا ہے علما نے کہ وہ جاری تھا اسوقت مین کہ راہ رکھتا تھا باغ کیطرف مثل نہر جاری کے اسکا حکم حضرت سے پوچھا جواب مین اسی کے پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہ کہ اسکی ظاہر عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا تھوڑا ہو یا بہت بلکہ یہ جانے کہ یہ حکم پانی کثیر کا ہے اور بعض روایت مین ہمارے علما سے بھی منقول ہے کہ کنوان چشمہ دار حکم پانی جاری کا رکھتا ہے ع ح **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهِ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کہ اے رسول خدا کے تحقیق ہم سوار ہوتے ہین دریا شور مین یعنے اسکی کشتی مین اور اٹھاتے ہین ساتھ اپنے تھوڑا پانی شیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتھ اس پانی کے تو پیاسے رہین ہم پس آیا وضو کرین ساتھ پانی دریا شور کے یعنی یا تیمم کرین ہم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پاک کرنیوالا ہے پانی اسکا اور حلال ہے مردار اسکا روایت کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** میت اسکو کہتے ہین کہ آپ سے مر جاوے بغیر ذبح کے پس مراد میت سے یہان مچھلی ہے کہ اسکو ذبح نہین کرتے شکار کرنا اسکا اور نکالنا اسکا پانی سے یہی ذبح اسکا ہے اور جو مچھلی کہ پانی مین مر جاوے ہمارے مذہب مین حلال نہین اور مچھلی دریائی جانور ونمین سے بالاتفاق حلال ہے اور اور جانورون مین اختلاف ہے فقہ مین دیکھنا چاہیے ع ح **وَعَنْ** اَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي اِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی زید سے انہون نے نقل کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے انکے راتِ جن کی مین کیا ہے چھاگل تیری مین کہا مین نے نبیذ ہے یعنے شربت کھجورون کا فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنیوالا ہے روایت کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے پس وضو کیا اس سے اور کہا ترمذی نے ابو زید راوی مجہول ہے اور صحیح ہوا ہے علقمہ سے کہ نقل کیا عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہ تھا مین رات جنون کی مین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** رات جن کی اس رات کو کہتے ہین کہ جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور آنحضرت صلعم نے انکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن انپر پڑھا اور انہون نے اپنی قوم مین جا کر حقیقت حال کی بیان کی چنانچہ سورۂ جن مین یہ قصہ مذکور ہے اور حاصل نقل ترمذی کا یہ ہے کہ جب ابن مسعود اس شب مین آنحضرت صلعم کے ساتھ

تو حدیث ذکر کی گئی کہ دلالت انکی ہے اس پر رکھتی ہے صحیح ضعیف ہوئی اور نبیذ تمر اسکو کہتے ہیں کہ خرما پانی میں ڈال رکھتے ہیں اور چند روز رہنے دیتے
ہیں اسکا شربت سا بن جاتا ہے اور ایک نوع کی تیزی اسمین آجاتی ہے جب تلک وہ تیز تند نہو حلال ہے چنانچہ آنحضرت صلعم کے لیے بھی بنتا تھا پس
وضو اس سے کرنا مختلف فیہ ہے امام اعظم کے نزدیک یہ ہے کہ اگر پانی خالص نپاوے جائز ہے اس سے وضو اور اسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں اور یہی
حدیث ابو زید کی دلیل انکی ہے اور شافعیہ اس حدیث میں اسی سبب سے کہ نبیذ کو رہو اطمن کرتے ہیں اور اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں لیکن نزدیک محقیقین کے
معلوم ہوا کہ حق ساتھ امام ابو حنیفہ کے ہے اور جہالت راویوں حدیث کے دفع ہے اور رہنا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہے کہ جب آنحضرت صلعم دعوت
جنات میں مشغول ہوئے ابن مسعود کو ایک جا بٹھا گئے اور دائرہ انکے گرد کھینچ دیا تا اُس دائرہ سے نہ باہر نکلیں اور یہ جو کہا کہ اس شب میں آنحضرت صلعم کے ساتھ نہ تھا
مراد یہ ہے کہ وقت ہمکلام ہونیکے جنات سے حاضر نہ تھا یا وقت باہر نکلنے آنحضرت صلعم کے ہمراہ نہ تھا میں آخر شب کو ملا ہوں ط **وعن**
كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ
هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ
أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ
الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تھے وہ نیچے بیٹے ابی قتادہ کے یعنے انکی جورو تھی تحقیق آیا قتادہ یعنے سسر اُسکا آیا اسکے
پاس پس ڈالا کبشہ نے واسطے اُنکے پانی وضو کا یعنے باسن میں پس آئی بلی پینے لگی اُس سے پانی پس ٹیڑھا کیا ابو قتادہ نے واسطے اُسکے باسن یعنی برتن یہانتک
پی لیوے یہانتک کہ پیا اُسنے کہا کبشہ نے پس دیکھا ابو قتادہ نے مجھکو کہ دیکھتی ہوں میں طرف اُنکے پس کہا کیا تعجب کرتی ہو تو اے بھتیجی میری کہا کبشہ نے
پس کہا میں نے ہان پس کہا ابو قتادہ نے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہیں پلید تحقیق وہ پھرنے والی ہے تمپر یا پھرنیوالیان
کہا روایت کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ابو قتادہ نے کبشہ کو بھتیجی کہا اسلیے کہ عادت
ہے عرب کی ہے کہ بعضے مخاطب کو بھتیجا یا چچا کا بیٹا کہتے ہیں اگرچہ حقیقت میں نہو کیونکہ آپسمین بھائی چارہ اسلام کا رکھتے ہیں اور یہ جو فرمایا
کہ بلیان طوافین ہیں تمپر یا طوافات یعنے اگر نر ہیں تو طوافین ہیں اور اگر مادہ ہیں تو طوافات ہیں اور طواف بمعنی خادم کے ہے بلیونکو خادم فرمایا
اسلیے کہ یہ بھی خدمت کرتی ہیں کہ موذی جانوروں کو مارتی ہیں یا انکی خبرگیری میں بھی ثواب ہوتا ہے مانند ثواب خبرگیری خادموں کے
یا مانند خادموں کے پھرتی ہیں پس حاصل حدیث کا یہ ہے کہ بلیان گرد تمھارے بہت پھرتی رہتی ہیں مانند خادموں کے اگر حکم ساتھ نجاست جھوٹے
اُنکے کے کروں تو تمپر بہت دشواری پڑے پس اسلیے اجازت دی کہ جھوٹا انکا نجس نہیں ہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جھوٹا انکا پاک ہے مذہب شافعی
بھی یہی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اگر اور پانی سوائے اسکے جھوٹے کے نہ ہو اس سے وضو کرے اور تیمم نہ کرے اور اگر پاک پانی موجود
ہو اور اسکے جھوٹے سے وضو کرے جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہ مکروہ اسلیے کہتے ہیں کہ اور حدیث میں بلی کو درندہ فرمایا ہے اور درندہ نجس ہوتا ہے
لیکن یہ حدیث انہا من الطوافین معارض اُسکے پڑی پس یہ نجاست سے کراہت کیطرف لے آئی ہو ع ح **وعن** دَاوُدَ بْنِ
صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا
فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ صلی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِفَضْلِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے داؤد بن صالح بن دینار سے اُسنے
نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد کرنیوالے اسکے نے بھیجا اُسکو ساتھ ہریسہ کے طرف حضرت عائشہ کے کہا ماں اُسکی نے پس پایا مینے
عائشہ کو نماز پڑھتے پس اشارہ کیا طرف میرے کہ رکھ دے اُسکو پس آئی بلی پس کھایا اُسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ نماز اپنی سے کھایا
اُس جگہ سے کہ کھایا تھا بلی نے پھر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ ہے پھرنیوالوں مین سے تم پر اور
تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اشارہ کیا حضرت
عائشہ نے ساتھ ہاتھ کے یا سر کے اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح کا اشارہ نماز مین جائز ہے کیونکہ یہ عمل کثیر نہین ہے اور مفسد نماز کا یا کلام ہے یا عمل کثیر اور حضرت
وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے جو اُسکو مکروہ تنزیہی کہتے ہین پس اُنکے نزدیک یہ حدیث محمول اوپر عمل کرنیکے ساتھ رخصت کے ہے
اور بیان جواز کے اور جو کہ پاک کہتے ہین اُنکو حاجت تاویل کی کچھ نہین اور کہا ہے علما نے کہ مستحب معلوم ہوتا ہے پالنا بلی کا حدیثون سے و
ع ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَ
بِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے جابر سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کیا وضو کرین ہم ساتھ اس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو گدھون نے فرمایا کہ ہان اور ساتھ اُس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو سب درندون نے روایت کی
یہ شرح السنہ مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹا درندون کا پاک ہے جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور ہمارے نزدیک جھوٹا درندون کا نجس ہے
کیونکہ لعاب انکا اُسمین پڑتا ہے اور وہ اُنکے گوشت سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ نجس ہے اور حدیثین کہ انکی طہارت مین وارد ہوئی ہین انکی صحت
مین کلام ہے اور اگر صحت کو بھی پہونچین تو مراد پانی سے پانی بڑے حوضون کا ہے کہ جنگل مین ہوتا ہے چنانچہ حدیث یحیی اور ابوسعید سے کہ آگے آئیگی
یہ بات معلوم ہوتی ہے اور اگر پانی اور درندے علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہے کہ جھوٹا کتے کا بھی پاک ہو باوجودیکہ یہ کسی نے نہین کہا ہے پس
معلوم ہوا کہ یہ بڑے ہی حوضون کے حق مین فرمایا ہوگا **مسئلہ** اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اُسکا پکڑ لے اگر غصہ کی حالت مین پکڑے تو پلید
نہین ہوتا اور اگر بطریق کھیلنے کے پکڑے پلید ہوتا ہے اسلیے کہ غصہ کی حالت مین فقط دانتون سے پکڑتا ہے اور دانتون مین رطوبت نہین ہوتی
اور کھیلنے کی حالت مین ہونٹون سے پکڑتا ہے وہ تر ہوتے ہین کذا فی المحیط اور جھوٹا گدھون کا اور خچرون کا مشکوک ہے سبب شک کا یہ ہے کہ تعارض
ہے حدیثون مین بعضی سے حرمت معلوم ہوتی ہے اور بعضے سے اباحت چنانچہ مرقاۃ مین دونون وہ مذکور ہین اور صحابہ مین بھی اختلاف تھا
حضرت ابن عمر نجس کہتے تھے اور ابن عباس طاہر کہتے تھے م ع **وعن** اُمِّ ہَانِیٍٔ قَالَتْ اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ وَمَیْمُوْنَۃُ
فِیْ قَصْعَۃٍ فِیْہَا اَثَرُ الْعَجِیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ام ہانی سے کہا نہائے رسول خدا صلعم اور میمونہ ایک کٹھرے میں کہ
اُسمین نشان آٹے گندھے ہوئے کا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** میمونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تھا اور اثر آٹے کا کٹھرے مین
بہت تھا کہ پانی متغیر ہو جاتا یہ کہا شافعیہ نے اور ہمارے نزدیک اگرچہ پاک چیز سے پانی متغیر بھی ہو جاوے وضو اس سے جائز ہوتا ہے مگر پانی اس سے
گاڑھا ہو جاوے تو نہین درست ہوتا ہے ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ
فِیْ رَکْبٍ فِیْہِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ ہَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعُ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ زَادَ
بَعْضُ الرُّوَاۃِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَہَا مَا اَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِہَا

وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ روایت ہے یحیی بن عبدالرحمن سے کہا تحقیق عمر نکلے ایک قافلہ مین کہ انمین تھے عمرو بن
عاص یہانتک کہ آئے ایک حوض پر پس کہا عمرو نے اے صاحب حوض کے کیا آتے ہین حوض تیرے پر درندے پس کہا حضرت عمر بن الخطاب
نے اے صاحب حوض کے نہ خبر دے ہمکو بیشک خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہے ہمارے نزدیک اسلیے کہ تحقیق ہم آتے ہین درندون پر اور آتے ہین
درندے ہمپر یعنے کچھ ضرر نہین پانی بہت ہے کبھی ہم آتے ہین انپر کبھی وہ روایت کی یہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نے کہا زیادہ کیا بعضے
راویون نے قول حضرت عمر کے مین یہ کہ کہا اور تحقیق سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واسطے درندون کے ہے وہ چیز کہ لین
بیچ پیٹون اپنے کے اور جو باقی رہی پس وہ واسطے ہمارے پاک کرنیوالا ہے اور قابل پینے کی ہے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ
مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُورٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے
یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے حوضون سے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہین کہ وارد ہوتی ہین انپر درندے اور کتے اور
گدھے طہارت کرنے سے انسے یعنے انکے پانی کا حال پوچھا آیا طہارت حاصل ہوجاتی ہے اس سے یا نہین پس فرمایا واسطے درندون کے ہے
وہ چیز کہ اٹھایا انھون نے پیٹون اپنے مین اور ہمارے لیے ہے وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اور یہ حدیث
اور یہ حدیث بیچ حق حوضون کے فرمائی کہ پانی انمین بہت ہوتا تھا اور تھوڑے پانی کا یہ حکم نہین ہے ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتھ پانی گرم کیے ہوے
آفتاب کے پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہے بیماری برص کی کو یعنے سفیدی کو روایت کی یہ دارقطنی نے ف پانی گرم کیے ہوے آفتاب سے بعضون
نے تو یہ مراد لی ہے کہ دھوپ مین رکھکر گرم کرین اور ظاہر یہ ہے کہ مطلق مراد ہے یعنی رکھکر گرم کرین خواہ پہلے سے رکھا ہو اور دھوپ کے آنے سے
گرم ہوجاوے اور کہا میرک شاہ نے کہ یہ حدیث یعنی قول حضرت عمرؓ کا ضعیف ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی حدیث
ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمرؓ کا اور سند سے لائے ہین کہ راوی اسکے ثقہ ہین پس اوپر تقدیر صحت اسکی کے مراد یہ ہے کہ عادت اور
دوام اسپر نکرے اور تینون امامون کے نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کے یہان اختلاف ہے صحیح قول تو یہ ہے کہ انکے
نزدیک مکروہ ہے اور انکے علماے متاخرین نے یہ اختیار کیا ہے کہ مکروہ نہین ہے ع ح

باب تطہیر النجاسات

باب ہے بیچ بیان پاک کرنے نجاستون کے **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ
إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دھوے اسکو سات بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت
مین ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جسوقت کہ پیجاوے اسمین کتا یہ ہے کہ دھووے اسکو سات بار پہلا انکا ساتھ مٹی کے یعنی سات بار مین سے پہلی بار
مٹی سے دھووے ف کتا جس باسن مین کھاوے یا پیوے اسکو سات بار دھونا مذہب اکثر محدثین کا ہے اور مذہب تینون امامونکا بھی
یہی ہے مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک حکم اسکا اور نجاستونکا سا ہے کہ تین بار دھووے بغیر مٹی کے وہ کہتے ہین کہ حدیث مین جو سات بار دھونا
آیا ہے بنا بر احتیاط کے ہے نہ وجوب کے یا یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا بعد ازان منسوخ ہوا واللہ اعلم ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ

فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو انھیں سے کہا کھڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس پیچھے پڑے اُسکے لوگ پس کہا واسطے اُنکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اُسکو اور ڈالو اُسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوب پانی سے پس سوائے اسکے نہین کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے تم مشکل کرنیوالے روایت کے یہ بخاری نے ف راوی کو شک ہوا ہو کہ حضرت نے لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل اُس ڈول کو کہتے ہین کہ اُسمین پانی ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہین اور از بسکہ حضرت لوگون پر نہایت شفقت اور محبت فرماتے تھے صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچھ کہو نہین اسمین تعلیم ہو بات کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہو ساتھ ڈالنے پانی کے نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہو اسپر کہ دھوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہو اور اگر او جاوے کپڑے پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سے زمین پر پہنچے نجس نہین ہوتی اور علما کو اسمین اختلاف ہو مختار یہ ہو کہ اگر بعد از پاک ہونے جگہ کے وہان سے جدا ہو وے پاک ہو اور اگر پہلے پاک ہونے جگہ کے سے جدا ہووے پلید ہو اور اگر جدا ہووے اور رنگ یا بو اسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہوتا ہو کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوے خشک ہو سکنے پاک نہین ہوتی اور کھودنا زمین کا اور خاک کا اٹھانا اس سے واجب نہین اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہو اور پہلے خشک ہونے سے اسے پاک کیا جاتا ہین تو مٹی وہان سے کھود کر اٹھا دالین ناپاک ہووے ہمارے علماء جواب دیتے ہین کہ اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگون نے وہان نماز پڑھی ہو پہلے خشک ہونے سے شاید کہ بافعل پانی اسلیئے ڈالا ہو کہ نجاست ہلکی ہو جاوے اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کے جاتا رہا ہو اور پاک ساتھ خشک ہونیکے ہوئی ہو اور حدیث اس سے ساکت ہو اور بہت سے دلیلین مرقاۃ مین ملا علی قاری نے لکھی ہین جسے شبہہ ہو اسمین دیکھ لے ﴿وعن﴾ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو انس سے کہا اسوقت کہ تھے ہم مسجد مین ساتھ رسول خدا صلعم کے کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا مسجد مین پس کہا اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے باز رہ باز رہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کرو تم پیشاب اُسکا چھوڑ دو اُسکو یعنے بند کرنا اسکو ضرر کریگا یا نجاست کتنی جگہ پھیلے گی اب تو ایک ہی جگہ ہو پس چھوڑ دیا اُسکو یہان تلک کہ پیشاب کیا پھر تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا اُسکو پھر فرمایا اُسکو تحقیق یہ مسجدین نہین لائق واسطے کسی چیز کے اس پیشاب سے اور گندگی سے اور سوائے اسکے نہین کہ یہ مسجدین واسطے ذکر اللہ کے ہین اور واسطے نماز کے اور پڑھنے قرآن کے یا مانند اسکے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہو کہ یہی الفاظ فرمائے یا مانند انکے کہا انس نے حکم کیا حضرت نے ایک شخص کو قوم میں سے پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اُسکو پیشاب پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿وعن﴾ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰىكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہو اسماء بنت ابی بکر سے کہا پوچھا ایک عورت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو کوئی ہم مین سے جسوقت کہ پہونچے کپڑے اُسکے کو خون حیض کا کسطرح کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پہونچے کپڑے ایک تمھارے کو خون حیض سے پس چاہیے کہ مَلے چٹکیون سے پھر دھووے اُسکو ساتھ پانی کے پھر نماز پڑھے اسمین یعنے اگرچہ تر ہووے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہو سلیمان بن یسار سے کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے حال منی کے کہ پہونچے کپڑے کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تھی مین دھوتی اُسکو کپڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس نکلتے تھے طرف نماز کے اور نشان دھونیکا کپڑے حضرت کے مین ہوتا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہو اوپر نجاست منی کے مذہب امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا یہی ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک پاک ہو مثل آب بینی کے **وعن** الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ يُصَلِّي فِيهِ

اور روایت ہو اسود اور ہمام سے کہ وہ دونون نقل کرتے ہین حضرت عائشہؓ سے کہا اُنھون نے کہ تھی مین رگڑتی منی کو یعنی خشک منی کپڑے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہ مسلم نے اور ساتھ روایت علقمہ اور اسود کے کہ نقل کیا دونون نے حضرت عائشہ سے مانند اسکے اور اسمین یہ بھی ہو کہ پھر نماز پڑھتے اُسمین **ف** یہ حدیث بھی نجاست منی پر دلالت کرتی ہو مذہب امام اعظمؒ کا بھی یہی ہو کہ تر منی کو دھووے اور گاڑھے کو کہ کپڑے کے اندر سرایت نہ کرے بعد خشک ہونے کے رگڑ کر پھر اڑا دے **وعن** أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہو ام قیس بنت محصن سے کہ تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کھایا تھا اُسنے کھانا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بٹھایا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کردیا اُسنے حضرت کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس بہا دیا اُس جگہ اور نہین دھویا خوب ملکر اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب امام شافعیؒ کے مین یہ ہو کہ اگر بچہ شیرخوار کہ ہنوز اناج نہین کھاتا ہو پیشاب کردے تو پانی اُسپر چھڑکنا کفایت کرتا ہو حاجت دھونیکی نہین اور ظاہر اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہو اور امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بہرحال دھونا ہی چاہیے اور مراد نضح یعنی چھڑکنے سے کہ اس حدیث مین آیا ہو انکے نزدیک دھونا ہو اور آگے جو کہا کہ نہین دھویا اُسکو یعنے مبالغہ دھونے مین نہین کیا یعنی اسلیے کہتے ہین کہ بعضی حدیثین مثل استنزہوا من البول اور مانند اسکے کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ ہر ایک کے پیشاب کو دھووے اور طحاوی نے کہا کہ مراد نضح سے یہان بہانا پانی کا ہو بغیر ملنے اور نچوڑنے کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو لڑکون کو لیجانا بزرگون کے پاس برکت حاصل کرنے کے لیے اور مستحب ہو تواضع اور نرمی کرنی لڑکون وغیرہ سے ع **وعن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہو عبداللہ بن عباس سے کہا اُنے سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ دباغت دیا جاوے چمڑا پس تحقیق پاک ہوجاتا ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** دباغت کہتے ہین چمڑے کے پاک کرنے کو نجاست وغیرہ سے اور دباغت چھال وغیرہ سے ہوتی ہو یا آفتاب مین رکھکر خشک کرتے ہین اور

بغیر دباغت کے خشک ہو تو دباغت نہیں ہوتی پس دباغت چاروں اماموں کے نزدیک ثابت ہے امام اعظمؒ کے نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہے
سوائے چمڑہ سور اور آدمی کے اور امام شافعی کے نزدیک چمڑہ کتے کا بھی نہیں پاک ہوتا اور حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے
لیکن سور اور آدمی کا مستثنیٰ ہے سور کا بسبب نجس عین ہونیکے نہیں پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اُسکی کے ۵ ع ح وعنه قال تصدق
على مولاة لميمونة بشاة فماتت فمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلا اخذتم اهابها فدبغتموه
فانتفعتم به فقالوا انها ميتة فقال انما حرم اكلها متفق عليه اور روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تھی پس مرگئی وہ بکری پس گذرے اُسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس
فرمایا کیوں نہ لیا تمنے چمڑا اُسکا پس دباغت دی ہوتی اُسکو پھر منتفع ہوتے ساتھ اُسکے پس عرض کیا لوگوں نے تحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا
سوائے اسکے نہیں کہ حرام کیا گیا ہے کھانا اُسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مردار کے جو اجزا کہ کھانے میں آتے
ہیں جیسے چربی وہ تو بعد مرنیکے حرام ہو گئے اور سوائے اُنکے اور چیزوں سے مانند چمڑے دباغت کیے ہوئے اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند
انکے کے فائدہ اٹھانا یعنے سوداگری کرنی اور کام میں لانا جائز ہے ۶ ع وعن سودة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ماتت
لنا شاة فدبغنا مسكها ثم ما زلنا ننبذ فيه حتى صار شنا رواه البخاري اور روایت ہے سودہ بیوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کہا
کہ مر گئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنے چمڑے اسکو پھر ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ یعنے کھجور اور پانی ڈالتے تھے اسمیں یہاں تک کہ ہو گئی مشک پرانی
روایت کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن لبابة بنت الحارث قالت كان الحسين
بن علي في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فبال على ثوبه فقلت البس ثوبا واعطني ازارك حتى
اغسله قال انما يغسل من بول الانثى وينضح من بول الذكر رواه احمد وابو داود وابن ماجة
وفي رواية لابي داود والنسائي عن ابي السمح قال يغسل من بول الجارية ويرش من بول الغلام
روایت ہے لبابہ بنت حارث سے کہا تھے حضرت حسین بن علی بیچ گود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا انکے کپڑے پر پس کہا
میں نے پہنیے کپڑا اور اور دیجیے مجھکو تہبند اپنا تا کہ دھوؤں میں اُسکو فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ دھویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور
چھینٹا دیا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد اور نسائی کی ابی سمحؓ سے
منقول ہے کہ دھویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا ڈالا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے سے ف کہا طحاوی نے چھینٹا ڈالنے سے مراد
تر کر دینا ہے اور دھونے سے دھونا ساتھ مبالغہ کے مراد ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت صلعم پاس پس پیشاب کیا
حضرت صلعم پر فرمایا تر کیا دو اسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سے کہ حکم پیشاب لڑکے کا دھونا ہے مگر کافی اسمیں تر کر دینا بھی ہے لیکن احتیاج
نچوڑنے کی نہیں اسلیے کہ لڑکے کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کے بہت پھیلتا نہیں اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کے بہت پھیلتا ہے اسکو خوب دھونا
چاہیے ۲ ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وطئ احدكم بنعله الاذى فان التراب
له طهور رواه ابو داود ولابن ماجة معناه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے
ایک تمہارا ساتھ پاپوشوں اپنی کے گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطے اسکے پاک کرنیوالی ہے روایت کی یہ ابو داود نے اور واسطے ابن ماجہ کے
معنی اسکے ہیں ف نزدیک امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے مراد گندگی سے گندگی تندار خشک ہے کہ اگر جوتے کو ملنے سے کچھ نکل جاوے

زمین سے تو پاک ہوجاتا ہے اور تر پلیدی رگڑنے سے نہیں زائل ہوتی اور امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک بیچ قول قدیم کے مراد عام ہے یعنی خشک ہو یا تر رگڑنے زمین کے سے پاک ہوجاتا ہے اور فتوی مذہب حنفی میں اوپر قول ابی یوسف ہی کے ہے کہ جن دار نجاست جوتے اور موزہ کی اگرچہ تر ہو خوب طرح زمین سے رگڑے تو پاک ہوجاتی ہے اور قول جدید امام شافعی کا یہ ہے کہ دھونا ہی چاہیے پانی سے اور یہ اختلاف نجاست تن دار ہی میں ہے یعنی گوبر وغیرہ اور غیر تن دار کا مثل پیشاب شراب وغیرہ کے دھونا ہی واجب ہے بالاتفاق ع **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا واسطے اُنکے ایک عورت نے تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنے بیچ جواب مثل اس سوال کے پاک کرتی ہے اسکو وہ چیز کہ بعد اسکے ہے روایت کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد اور دارمی نے وہ عورت پوچھنے والی تھی ام ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی **ف** پاک کرتی ہے وہ چیز کہ بعد اسکے ہے یعنی بعد جگہ ناپاک میں چلے اور بعد اس کو بیچ پاک ہوجاتا ہے یہ حکم نجاست خشک کے حق میں ہے کہ خشک نجاست کپڑے کو لگ جاوے اور پاک زمین میں پھر چلے تو زمین میں لگ کر جھڑ جاتی ہے اور پاک ہوجاتا ہے یہ حکم خشک نجاست کے حق میں اسلیے کہتے ہیں کہ اجماع ہے علما کا اسپر کہ کپڑا پلید ہوجاوے تو پاک نہیں ہوتا بغیر دھونے کے بخلاف جوتہ موزہ کے کہ ایک جماعت تابعین کی ادھر گئی ہے کہ پاک ہوجاتے ہیں ساتھ رگڑنے کے اگرچہ نجاست تر ہو جیسا کہ قول امام شافعی اور ابو یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنے والی کا حمیدہ ہے ع **وعن** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننے چمڑے درندوں کے سے اور سوار ہونے سے اُنپر روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** درندے مثل شیر اور چیتہ وغیرہ کے اور سوار ہونے سے اُنپر مراد ہے بچھا کر بیٹھنا اُنپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا اُنپر اور سبب اسکے منع کا یہ ہے کہ یہ عادت متکبروں کی ہے پس یہ نہی تنزیہی ہے اور جو کہتے ہیں کہ بال مردار کے نجس ہیں دباغت سے پاک نہیں ہوتے اُنکے نزدیک یہ نہی تحریمی ہے ع **وعن** أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ أَنْ تُفْتَرَشَ اور روایت ہے ابی الملیح بن اسامہ سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے نبی صلعم سے کہ منع کیا حضرت صلعم نے استعمال چمڑے درندوں کی سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہ کہ بچھا کے جاویں چمڑے یعنے اس سے بھی منع کیا **وعن** أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُودِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ملیح سے کہ مکروہ رکھا اُسنے مول چمڑے درندوں کا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** مول چمڑے درندوں کا یعنے بیچنا اور مول لینا اُنکا مکروہ ہے کہا یہ ابن ملک نے اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہے اور فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ بیچ جلدوں مردار کی باطل ہے پہلے دباغت کے اور بعد دباغت کے درست ہے اور لفظ رواہ کے اصل مشکوۃ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے عبارت مذکورہ پیچھے لاحق کی گئی ہے ع **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عکیم سے کہا آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھ چمڑے کے اور نہ پٹھے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ف یعنے ساتھ چمڑے اور پٹھے مردار کے پہلے دباغت کرنے سے نفع نلو اور بعد دباغت کرنیکے جائز ہو اکثر حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہو اور اکثر
علما کا بھی مذہب یہی ہو ❊ وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ
اذا دبغت رواہ مالک وابوداؤد اور روایت ہو حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فائدہ اٹھایا جاوے ساتھ چمڑے مردار کے
جبکہ دباغت کیا جاوے روایت کی یہ مالک اور ابوداود نے ف چمڑے مردار کے حق میں امام مالک سے دو روایتیں ہیں ظاہر تر روایت
یہ ہو کہ بعد دباغت کے پاک ہوجاتا ہو لیکن استعمال نکیا جاوے مگر بیچ چیزوں خشک کے اور پانی کے اور سواے پانی کے اور پتلی چیزوں میں نہ استعمال
کیا جاوے ❊ وعن میمونۃ قالت مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون
شاۃ لہم مثل الحمار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتم اہابہا قالوا انہا
میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہا الماء والقرظ رواہ احمد وابوداؤد
اور روایت ہو میمونہ سے کہا گذرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کتنے شخص قریش میں سے کھینچتے تھے اپنی بکری موئی ہوئی کو مانند کھینچنے گدھے کے پس فرمایا
واسطے انکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کاشکے لیا ہوتا تمنے چمڑا اسکا عرض کیا انہوں نے تحقیق یہ مردار ہو یعنے ذبح کی ہوئی نہیں ہو پس فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہو اسکو پانی اور پتے کیکر کے یعنے دباغت انسے ہوجاتی ہو روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف
یعنے اسمیں طہارت کامل ہوجاتی ہو پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دھوپ وغیرہ سے بھی ہوجاتی ہو لیکن مستحب یوں ہو جیسے کہ بیان
فرمایا ❊ وعن سلمۃ بن المحبق قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء فی غزوۃ تبوک
علی اہل بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسال الماء فقالوا لہ یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا
طہورہا رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہو سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے غزوہ تبوک
میں اوپر گھر ایک شخص کے پس ناگہاں مشک تھی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگوں نے واسطے حضرت صلعم کے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تحقیق یہ مردار ہو یعنے چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہو پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالا اسکی ہو روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے

الفصل الثالث ❊ عن امرأۃ من بنی عبد الاشہل قالت قلت یا رسول اللہ ان لنا طریقا
الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا قالت فقال الیس بعدہا طریق ہی اطیب منہا قلت بلی قال
فہذہ بہذہ رواہ ابوداؤد روایت ہو ایک عورت سے کہ اولاد عبد الاشہل کی سے تھی کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے تحقیق واسطے
ہمارے ہو راہ طرف مسجد کے گندی پس کسطرح کریں ہم جس وقت کہ مینہ برسائے جاویں کہا اس عورت نے پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا نہیں پیچھے اسکے
کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اس سے کہا میں نے ہاں فرمایا کہ پس یہ بدلے اسکے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے گندی راہ سے جو نجاست لگتی ہو
اور پھر راہ پاک میں آئی ہو اس نجاست سے پاک ہوجاتی ہو بسبب رگڑے جانے کے زمین پاک پر یعنی اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ کے کہ دوسری
فصل میں گذری قریب قریب ہیں پس شاید یہ تھوڑی نجاست کے حق میں فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگے تو یوں پاک ہوجاتے ہیں اور مشابہ
اور مثل انکے جوتہ اور کپڑے کو یا بعض بدن وغیرہ کو لگے تو بغیر دھونے کے نہیں پاک ہوتے اور بعضے کپڑے میں سے نجاست تھوڑی بھی بغیر
دھونے کے نہیں پاک ہوتی ہو ❊ وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولا نتوضا من الموطئ رواہ الترمذی اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہا تھا پڑھتے

ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو کرتے تھے ہم یعنی نہ دھوتے تھے پاؤن زمین پر چلنے سے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے
پاؤن اور جوتہ وغیرہ جو نجاست مین بھرجاتا بسبب چلنے راہ کے تو پھر دھوتے نہ اسکو نہ خشک نجاست کے حق مین کہا کو وہ اگر لگ جاتی تو
پاک زمین پر چلنے سے پاک ہوجاتی حاجت دھونے کی نہین تھی اور تر نجاست جو لگ جاوے سب علما کے نزدیک دھونا ہی چاہیے یا مراد یہ ہے کہ
گرد وغبار لگ گیا تو دھوتے نہین ۞ ع وعن ابن عمرؓ قال كانت الكلاب تقبل وتدبر في المسجد في زمان رسول الله صلى
الله عليه وسلم فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ تھے کتے آتے جاتے مسجد مین بیچ زمانہ رسول خدا
صلعم کے پس تھے صحابہ کہ دھوتے ہون کچھ بسبب اسکے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی ابتداے اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نہ تھا کبھی کبھی کتے خشک
چلے آتے تھے پس دھونا اسکا ضرور نجانتے تھے جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی ۞ ع وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا بأس ببول ما يؤكل لحمه وفي رواية جابر قال ما أكل لحمه فلا بأس ببوله رواه أحمد والدارقطني
اور روایت ہے براء سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اس چیز کے کہ کھایا جاوے گوشت اسکا اور بیچ روایت
جابر کے یون ہے کہ کہا وہ جانور کہ کھایا جاوے گوشت اسکا پس نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اسکے کے روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے ف ظاہر
اس حدیث سے تمسک کیا ہے امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضے شافعیہ نے کہ پیشاب اُن جانورون کا کہ کھائے جاتے ہین پاک ہے اور امام اعظم
اور امام ابو یوسف اور سب علما کے نزدیک نجاست مخففہ ہے وہ کہتے ہین کہ اسکے مقابلہ مین یہ حدیث علم واقع ہوئی ہے استنزهوا من البول
فان عامة عذاب القبر منه یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سے اسلیے کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے پس جب اسکے ہر پیشاب کا نجس معلوم ہوتا ہے پس احتیاط یہی چاہیے
ہے کہ اسکو بھی نجس کہین ۞ ع

باب المسح على الخفين

باب ہے بیچ بیان مسح کرنے کے موزون پر ف مسح موزون کا جائز ہے
ساتھ سنت اور آثار مشہورہ کے اور تصریح کی ہے ایک جماعت نے حافظان حدیث کے سے کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر ہے اور جمع کیے ہین بعضے قدوون
نے راوی اسکے صحابہ سے اسی سے زیادہ ہوتے ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی انہین مین اور ابن عبد البر نے کہا کہ نہین جانتا مین علماے سلف سے کسی کو
کہ جسنے انکار اسکا کیا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا مین نے کہ سب اعتقاد اسکا رکھتے تھے اور کرخی نے کہا کہ خوف کفر کا ہے مجھے پر
کہ قبول نہ کرے مسح موزہ کو اسلیے کہ حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین بیچ معنی تواتر کے ہین اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ قائل نہوا مین ساتھ مسح موزہ کے
یہان تک کہ پہنچین حدیثین مجھے مانند روشنی آفتاب کی بعد اسکے جاننا چاہیے کہ مسح کرنا موزہ پر رخصت ہے اور دھونا پاؤن کا عزیمت یعنی اولی اور ہدایہ
مین ہے کہ جو کوئی اعتقاد نرکھے مسح موزہ کا وہ مبتدع ہے لیکن جو کوئی اعتقاد رکھے اور مسح نکرے بسبب عزیمت کے وہ ثواب پاتا ہے اور مواہب لدنیہ
مین ہے کہ علما کو اختلاف ہے اسمین کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہے یا اسکو اتار کر پاؤن دھونے افضل ہین بعضون نے تو کہا ہے کہ مسح کرنا افضل ہے کیونکہ
اسمین رد ہے اہل بدعت کا یعنی روافض و خوارج کا کہ وہ طعن کرتے ہین اسپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہے اور امام نووی نے کہا کہ مذہب ہمارے
علما یعنی شافعیہ کا یہ ہے کہ دھونا پاؤن کا افضل ہے اسلیے کہ یہ اصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ترک نکرے مسح کو اور صاحب سفر السعادت نے کہا کہ آنحضرت صلعم کو
تکلف نتھا دونون چیزون مین اگر موزہ پہنے ہوتے نہ اتارتے پاؤن دھو لیتے اور اگر نہ پہلے ہوتے موزہ نہ پہنتے مسح کے لیے اور علما کو اختلاف ہے اسمین لیکن
لیکن اچھی بات یہی ہے کہ موافق سنت کے ہو یعنے بے تکلفی رکھے اس باب مین ۞ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن شريح بن هانئ
قال سألت علي بن أبي طالب عن المسح على الخفين فقال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة أيام
ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم رواه مسلم اور روایت ہے شریح بن ہانی سے کہا کہ پوچھا مین نے حضرت علی بن ابی طالب

کے بیچ میں مسح کرنے کی سے موزوں پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدت ٹھہرائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے لیے اور ایک دن اور ایک رات مقیم کے لیے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مسافر تین دن اور تین رات تلک مسح کیا کرے اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا اس مدت کی جمہور علما کے نزدیک اُس وقت سے ہے کہ جب وضو ٹوٹے مثلاً ایک شخص نے دو پہر کو وضو کرکے موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایک دن ایک رات گنیگا * **وعن** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهٗ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهَرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهٗ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق اُنھوں نے جہاد کیا ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف پاخانہ کے پہلے فجر کے پس اُٹھائی میں نے ساتھ اُنکے چھاگل پس جب پھرے شروع کیا میں نے پانی ڈالنا ہاتھوں اُنکے پر چھاگل سے پس دھوئے دونوں ہاتھ اپنے اور مُنھ اپنا اور تھا اُنپر جبہ صوف کا شروع کیا کھولنا ہاتھوں اپنے سے پس تنگ ہوئیں آستینیں جبہ کی پس نکال لیے دونوں ہاتھ اپنے نیچے جبہ کے سے اور ڈالدیا جبہ کو اپنے مونڈھوں پر اور دھوئے دونوں ہاتھ پھر مسح کیا ربع پیشانی پر یعنی چوتھائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پھر قصد کیا میں نے تا نکالوں میں دونوں موزے اُنکے پس فرمایا چھوڑ دے انکو پس تحقیق میں نے پہنا تھا انکو اس حالت میں کہ پاک تھے یعنی پانوں پس مسح کیا اُنپر پھر سوار ہوئے اور سوار ہوا میں پس پہونچے ہم طرف قوم کے اور تحقیق قوم کھڑی ہوئی تھی طرف نماز کے یعنی نماز میں کے اور نماز پڑھواتے تھے انکو عبد الرحمن بن عوف اور تحقیق پڑھوائی تھی انکو ایک رکعت پھر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا یعنے تا حضرت صلعم امامت کریں پس اشارہ کیا حضرت صلعم نے طرف اُنکے کہ یوں ہی کھڑا رہ پس پائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دو رکعتوں میں سے ساتھ اُنکے یعنے دوسری رکعت میں اقتدا کیا اُنکا پس جب سلام پھیرا عبد الرحمن نے کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کھڑا ہوا میں ساتھ اُنکے پس پڑھی ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تھی ہمسے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حضرت صلعم پہلے فجر کے پاخانہ تشریف لیگئے اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے کہ پہلے داخل ہونے وقت عبادت کے سے سامان عبادت کا درست کرے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروادے تو جائز ہے اور راوی نے بعد ذکر کرنے ہاتھوں کے دھونے کے دھونا مُنھ کا ذکر کیا کلی اور ناک میں پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کے لیے یا از راہ نسیان کے یا اسلیے کہ وہ داخل ہیں مُنھ کی حد میں اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہ معنی ہیں کہ چوتھائی سر پر مسح کرکے ادائے سنت کے لیے بجائے مسح تمام سر کے پگڑی پر کرلیا تحقیق اسکی باب الوضو میں ہو چکی ہے اور دوسری رکعت میں اقتدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنے سے کم درجہ والے کا اقتدا کرے تو جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہیں اسمیں رد ہے امامیہ گروہ کے کہتے ہیں شرط ہے اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مصلی کی کوئی رکعت امام کے ساتھ پڑھنی رہ جاوے تو وہ اسکی ادا کے لیے تب اُٹھے کہ

امام جب سلام پھیر چکے چنانچہ امام شافعیؒ کے نزدیک تو پہلے سلام امام کے اٹھنا جائز ہی نہیں اور ہمارے علما کے نزدیک مکروہ تحریمی ہو مگر جس صورت میں یہ خوف ہو کہ اگر نہ اٹھونگا تو نماز فاسد ہو جاویگی مثلاً اگر صبح کی نماز میں انتظار امام کے سلام کا کرتا ہو تو خوف ہو طلوع آفتاب کا اس صورت میں جائز ہو کھڑے ہونا پہلے سلام امام کے اور اس مسئلہ کی تفصیل فقہ میں لکھی ہو وہاں دیکھنا چاہیے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے آنے کو دیر لگے اور معلوم نہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہو کہ امام کا انتظار نکریں لیکن جس صورت میں جانتے ہوں آنا امام کا تو مستحب ہو انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو مسجد سے تو مستحب ہو نمازی خبر کریں امام کو وقت نماز کے ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص للمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطھر فلبس خفیہ ان یمسح علیھما رواہ الاثرم فی سننہ وابن خزیمۃ والدارقطنی وقال الخطابی ھو صحیح الاسناد وھکذا فی المنتقی روایت ہو ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی انھوں نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات جسوقت کہ وضو کیا ہو پس پہنے موزے یہ کہ مسح کرے اوپر روایت کی یہ اثرم نے اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی نے یہ حدیث صحیح الاسناد ہو اور اسی طرح ہو منتقی میں کہ کتاب ہو ابن تیمیہ حنبلی کی ۱۲ وعن صفوان بن عسال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہو صفوان ابن عسال سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جسوقت کہ ہوتے ہم مسافر یہ کہ نہ نکالیں ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالیں ہم پاخانہ سے یا پیشاب سے یا سونے سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یعنی غسل جنابت کے لیے موزے اُتارنے کو فرماتے کہ اس حالت میں مسح درست نہیں اور پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے بعد جو وضو کرتے تو حکم تھا کہ موزے اتاریں نہیں اور مدت مذکورہ تک مسح کیا کریں ۱۲ وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فمسح اعلی الخف واسفلہ رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث معلول وسألت ابا زرعۃ ومحمدا یعنی البخاری عن ھذا الحدیث فقالا لیس بصحیح وکذا ضعفہ ابوداود اور روایت ہو مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں پس مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے اسکے روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہو اور پوچھا میں نے ابا زرعہ اور محمد یعنی بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونوں نے یہ نہیں صحیح اور اسی طرح ضعیف کہا ہو اسکو ابوداود نے ف امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہو اور نیچے تلوے پر سنت ہو اور امام احمد اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پشت قدم پر فقط سے دلیل انکی یہ ہو کہ اس حدیث میں علمانے کلام کیا ہو اور انکے مقابر میں اور حدیثیں خلاف اسکے وارد ہوئی ہیں پس انپر عمل کرنا چاہیے اور حدیث معلول محدثین کے نزدیک وہ ہو کہ اسمیں ایک سبب پوشیدہ ہو کہ تقاضا کرتا ہو اسکو موافق اس حدیث کے عمل نکریں اور وجہ ضعف اس حدیث کی یہ ہو کہ متصل ہونا اس حدیث کا ساتھ مغیرہ کے ثابت نہیں ہوا ہو بلکہ وراد جو موالی اور کاتب مغیرہ کا ہو اس تک پہونچی ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ روایت کیا ہو اسکو ثور بن یزید نے اُسنے رجا ابن حیوہ سے اسنے کاتب مغیرہ سے اور ثور رجا سے نہیں رکھتا ہو رجا سے اور بیچ اکثر طرق حدیث مغیرہ کے مطلق واقع ہوا ہو کہ مسح کیا موزوں پر بلا ذکر اعلے اور اسفل کے اور حدیث آیندہ میں آیا ہو کہ مسح کیا اوپر کے طرف پس اس حدیث میں اضطراب ہو اور یہ سبب عدم صحت اسکے سے ہو ۱۲ وعنہ انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاھرھما رواہ الترمذی وابوداود اور روایت انھیں سے ہو کہا دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر اوپر کی جانب روایت کی

ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** طور مسح موزہ کا یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیاں داہنے پاؤں کے پنجہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی بائیں پاؤں کے پنجہ پر پھر
کھینچ لاوے انکو ٹخنوں کی اوپر تک اور انگلیاں چھدری رکھے پس سنت تو یہ طور ہے اور اگر مسح کیا ساتھ ایک انگلی کے تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور
ہر بار نئی جگہ پھیرے تو جائز ہو جاویگا اور نہیں تو نہیں اور بہت سے طور مسح کے فقہ میں لکھے ہیں جو چاہے اسمیں دیکھ لے دوع **وعنہ**
قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے انہیں سے کہا کہ وضو کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کے ساتھ نعلین کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور
ابن ماجہ نے **ف** قاموس میں لکھا ہے کہ جورب کہتے ہیں لفافہ پاؤں کو یعنے جسکو یہاں جراب کہتے ہیں اور اسکی کئی قسمیں ہیں چلپی میں تفصیل اسکی خوب
لکھی ہے بعض احکام انکے یہاں ذکر ہوتے ہیں کہ مذہب حنفی میں مسح درست ہے جوربین پر اگر جوربین مجلد ہوں یعنی اوپر تلے انکے چمڑا لگا ہو یا منعل ہوں
یعنی فقط نیچے ہی چمڑا ہو یا ثخینین ہوں اور تفسیر ثخینین کی یہ ہے کہ اس سے چل سکے ایک فرسخ اور ٹھہری رہے پنڈلی پر بغیر باندھے اور نہ دکھلائی دے
اندر کا رخ اسکا اور پانی اسمیں پیٹھے نہیں اور چلپی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جوربین منعلین غیر ثخینین ہوں تو اسپر مسح جائز نہیں پس منعلین
پر جبھی درست ہوگا کہ ثخینین بھی ہوں اور امام شافعی کے نزدیک جورب پر جائز نہیں اگرچہ منعل ہو پس یہ حدیث حجت ہے انپر اور اسپر مسح کرنا روایت
کیا گیا ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک و حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے اور مراد نعلین سے دو احتمال ہیں ایک یہ ہے کہ مراد
پاپوشیں ہیں یعنی مسح کیا جوربین پر ساتھ پاپوشوں کے کیونکہ بیچ عرب کے پاپوش میں فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہے مانع مسح کا نہیں اور دوسری مراد یہ ہے
کہ مسح کیا ان جوربین پر کہ انکے نیچے چمڑا لگا تھا دع وہ نشار و مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن المغیرۃ** قَالَ مَسَحَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَسِيتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهٰذَا أَمَرَنِي
رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے مغیرہ سے کہا مسح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر پس کہا میں نے
اے رسول خدا کے بھول گئے تم یعنے موزے اُتار کر پاؤں نہ دھوئے فرمایا نہیں بلکہ تو بھول گیا یعنی خطا کی بیچ نسبت کرنے نسیان کے مجھکو ساتھ اسی کے
حکم کیا ہے مجھکو رب میرے عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **وعن علی** أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ
لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى
ظَاهِرِ خُفَّيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہ کہا اگر ہوتا دین ساتھ عقل کے
البتہ ہوتی نیچے کی جانب موزے کی بہتر ساتھ مسح کرنے کے اوپر کی جانب اسکی سے اور تحقیق دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح
کرتے تھے اوپر کی جانب موزے اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور دارمی نے معنی اسکے **ف** اور ہوتی نیچے کی جانب موزے کی بہتر
ساتھ مسح کے اسلیے کہ نیچے کی جانب نجاست وغیرہ پڑتی ہے بہ نسبت اوپر کی اور پتھر الٹی اسکی اور اسکے انسب معلوم ہوتی ہے ازراہ عقل کے لیکن شرع میں عقل کو
دخل نہ دینا چاہیے بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہے شرع کی کیونکہ عاجز جاتی ہے دریافت کرنے حکمتوں الٰہیہ سے پس عاقل کو چاہیے کہ یہ نوع
تابع شریعت کا رہے تابع عقل کا نہووے کہ جو گمراہ ہوئے ہیں قسم کفار سے اور حکماء سے اور اہل اہواء سے سب بسبب متابعت عقل ہی کے
گمراہ ہوئے ہیں دع **ف** موزہ اگر بقدر چھوٹی تین انگلیوں پاؤں کی پھٹ جاوے تو اسپر مسح کرنا درست نہیں ہوتا اور اگر ایک موزہ تھوڑا
تھوڑا کئی جاسے سے پھٹا کہ اگر اسکو جمع کریں تو تین انگشت کے قدر ہو جاتا ہے اسپر بھی درست نہیں اور اگر دونوں تھوڑے تھوڑے پھٹے ہیں کہ
اگر انکو جمع کرے تو بقدر ہو جاتا ہے تو اسکا اعتبار نہیں مسح اسپر درست ہوگا اور توڑتی ہے مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہے وضو کو اور نزع یعنی

اُسکو اُتار نا موزے کا بعد حدث کے اور توڑتا ہو اُسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف نہو تلف پانوں کا بسبب سردی کے یعنے اگر اتارنے مین خوف
ہو تلف پانون کا تو مسح نہین ٹوٹتا جبتک خوف باقی ہو مسح بھی باقی ہو اور اگر موزہ اُتارا یا مدت مسح کی گذر گئی اور یہ با وضو ہو تو فقط پانون ہی
دھولیوے از سر نو وضو کرنا ضرور نہین اور اگر آدھے سے زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل آوے تو بھی مسح ٹوٹ جاتا ہو اور اگر مقیم نے مسح کیا اور پہلے
گذرنے ایک رات دن کے یہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کرے یعنی تین رات دن تک کیا کرے اور اسی طرح اگر مسح کیا مسافر نے اور پھر مقیم ہو گیا
ایک رات دن کے بعد تو اُتار ڈالے موزہ کہ مدت اُسکی ہو چکی اور معذور مثلاً ظہر کے وقت وضو کرکے موزہ پہنے اور سوائے عذر کی چیز کے کسی اور چیز سے
وضو ٹوٹ جاوے تو مسح اسکو جائز ہو جب تک وقت اسکا ہو اور بعد تمام ہونے وقت کے مسح ٹوٹ جاویگا دمشقی

باب التیمم

باب ہو بیچ بیان تیمم کے **ف** تیمم لغت مین بمعنی قصد کے ہو اور شرع مین مراد ہو قصد کرنا خاک پاک کا یا اُس چیز کا کہ قائم مقام خاک کے ہو یعنے پتھر
چونہ وغیرہ اور ملنا مُنھ اور ہاتھ پر اُسکو ساتھ نیت طہارت کے اور علما کو اختلاف ہو اسمین کہ تیمم کی دو ضربہ ہین ایک منھ کے لیے اور دوسرا
دونون ہاتھوں کے لیئے کہنیون تک یا ایک ضربہ ہو واسطے منھ اور ہتھیلیون کے پس اول یعنی دو ضربہ تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک کا
ہو اور مختار مذہب شافعی کا بھی یہی ہو اور بعضے ہتھیلیون کا بھی اور یہی قول حضرت علی اور ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان ثوری
اور اکثر علما کا ہو اور دوسرا یعنے ایک ضربہ مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہو اور یہی منقول ہو عطا اور مکحول اور اوزاعی وغیرہم سے اور دونون
جانب مین حدیثین بھی واقع ہوئی ہین چنانچہ آگے آوینگی ہیں **ح**

الفصل الاول

فصل پہلی **عن حذیفۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلنا علی الناس بثلث جعلت صفوفنا کصفوف الملٰئکۃ
وجعلت لنا الارض کلھا مسجدا وجعلت تربتھا لنا طھورا اذا لم نجد الماء رواہ مسلم** روایت ہو حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے
بزرگی دیے گئے ہم لوگوں پر یعنے پہلی امتوں پر ساتھ تین چیزوں کے گردانی گئین صفین ہماری یعنی نماز مین یا جہاد مین مانند صفوں فرشتوں کے
یعنی جیسے اُنکو صف باندھ کر عبادت کرنے مین قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہو ویسے ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطے ہمارے زمین تمام نمازگاہ اور گردانی
گئی مٹی اُسکی واسطے ہمارے پاک کرنے والی جبکہ نہ پاویں ہم پانی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگلی امت مین قید جماعت کی تھی جسطرح چاہتے اُسطرح
نماز پڑھ لیتے اور نماز نہ جائز ہوتی تھی اُنکی سوا کنیس اور بیع کے کہ یہ نام اُنکے عبادت خانون کے ہین اور تیمم بھی اُنکو نا درست نہ تھا پس فرمایا کہ ان تین
باتون مین ہمین بزرگی ہو اُنپر کہ ہمین جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور وعدہ ایسے ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوگئی یعنے جہان نماز پڑھیں
گے جائز ہو جاوے گی اور جہان پانی نہ ملے مٹی سے تیمم کر لین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ خاص مٹی ہی سے تیمم کرے اور چیز سے نہ کرے
جیسا کہ مذہب شافعی وغیرہ کا ہو اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور محمد کے نزدیک درست ہو ہر چیز سے کہ وہ جنس زمین سے ہو اور جنس زمین سے وہ چیز
ہو کہ آگ سے نہ پگھلے اور نہ نرم ہووے اور جلانے سے راکھ نہ ہو جاوے دلیل اُنکی حدیث جابر کی ہو کہ صحیح بخاری مین منقول ہو اور وہ یہ ہو جعلت لی الارض
مسجدا وطھورا یعنی گردانی گئی میرے لیئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی پس لفظ ارض شامل ہو ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سے ہو **ح** **وعن عمران
قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلوتہ اذا ھو برجل معتزل لم یصل مع القوم فقال
ما منعک یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک متفق علیہ**
اور روایت ہو عمران سے کہا تھے ہم سفر مین ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگون کو پس جبکہ پھرے نماز اپنی سے ناگہان دیکھی
ایک شخص کو الگ بیٹھا ہو قوم سے کہ نہ نماز پڑھی تھی اُسنے ساتھ قوم کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کس چیز نے منع کیا تجھکو اے فلانے یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ قوم کے

کہا پہونچی مجھکو جنابت اور نہیں پایا میں نے پانی فرمایا لازم ہے تجھکو مٹی یعنی تیمم اس سے پس تحقیق وہ کافی ہے تجھکو روایت کی بخاری اور مسلم نے

وعن عمار قال جاء رجل الی عمر بن الخطاب فقال انی اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار لعمر اما تذكر انا كنا في سفر انا وانت فاما انت فلم تصل واما انا فتمعكت فصليت فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما كان يكفيك هكذا فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بكفيه الارض ونفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه رواه البخاري ولمسلم نحوه وفيه قال انما يكفيك ان تضرب بيديك الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك وكفيك

اور روایت ہے عمار سے کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمر بیٹے خطاب کے پس کہا تحقیق ہوا میں جنبی اور نہیں پایا میں نے پانی یعنی اب تیمم کروں یا کیا کروں پس کہا عمار نے واسطے عمر کے کیا نہیں یاد رکھتے تم تحقیق تھے ہم بیچ سفر کے میں اور تم یعنی اور ہم دونوں جنبی ہوئے پس تھے تم نماز نہیں پڑھی اور میں لوٹا خاک میں اور نماز پڑھی پھر ذکر کیا یہ یعنی سارا حال روبرو حضرت نبی صلعم کے فرمایا سوائے اسکے نہیں کفایت کرتا ہے تجھکو اس طرح سے پس مارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر اور پھونک ماری اُنمیں پھر مسح کیا ساتھ انکے منھ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم میں مانند اسکے ہے اور بیچ اسکے یہ ہے کہ کہا سوائے اسکے نہیں کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ مارے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر پھر پھونکے پھر مسح کرے ساتھ ان دونوں کے منھ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر **ف** اس حدیث میں جواب حضرت عمر کا مذکور نہیں لیکن آیا ہے بیچ بعضے طرق حدیث کے کہ حضرت عمر نے اس شخص کو جواب دیا لا تصل یعنی نماز نہ پڑھ جب تلک کہ پاوے پانی مذہب عمر کا یہی تھا کہ جنبی کے لئے تیمم نہیں اور ممکن ہے کہ حضرت عمر نے جو سکوت کیا بھول گئے ہوں حکم تیمم کا جنبی کے لیے پس عمار نے سارا قصہ بیان کیا تا اس سے یاد آجاوے کہ جنابت کے لیے بھی تیمم جائز ہے اور پس تھے نماز نہیں پڑھی یعنی اس توقع پر کہ پانی ملجاوے گا پہلے جانے وقت کے یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قائم مقام وضو کے ہے نہ غسل کے اور یہی بات ظاہر تر ہے سبب اس اعتقاد انکے کا یہ تھا کہ انکو یہ مسئلہ اچھی طرح معلوم نہ تھا اتفاق نہ ہوا تھا حضرت صلعم سے سوال کرنیکا پس یہ اعتقاد اور ان کا تھا انکے نزدیک تیمم قائم مقام غسل کے بھی ہے اور میں لوٹا خاک میں یعنی انھوں نے جانا کہ جیسے پانی غسل میں تمام اعضا پر پہنچاتے ہیں ویسے ہی خاک پہونچانی چاہیے اور پھونک ماری اسلیے کہ کہیں منھ کو لگ کر منھ نہ بگڑ جاوے کہ وہ مثلہ ہے یعنی مثلہ کہتے ہیں اللہ کی پیدائش کے بگاڑنے کو پس بعضے زرد وغیرہ بھبوت وغیرہ منھ کو ملتے ہیں منع ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ تیمم میں ایک ضرب کافی ہے جیسا کہ مذہب بعضوں کا ہے اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک دو ضربے چاہییں ایک منھ کے لیے اور ایک ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نے یوں کی ہے کہ مقصود حضرت صلعم کو فقط یہاں یہ تھا کہ صورت ضرب کی دکھا دیں عمار کو کہ اس طرح کر لیا کر جنابت کے لیے لوٹنا خاک میں ضرور نہیں پس کیفیت سارے تیمم کی بیان کرنی منظور تھی اسی طرح عمار نے تعلیم ضربہ کی روایت کی اسلیے اور روایتیں جو عمار سے صحیح ہیں تیمم کے آئی ہیں انمیں صریح دو ضربیں مذکور ہیں اور مرافقین سے یہاں مراد ہیں یعنی ہاتھ کہنیوں تک ہیں ع ن

وعن ابی الجهيم بن الحارث بن الصمة قال مررت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلمت عليه فلم يرد علي حتى قام الى جدار فحته بعصا كانت معه ثم وضع يديه على الجدار فمسح وجهه وذراعيه ثم رد علي ولم اجد هذه الرواية في الصحيحين ولا في كتاب الحميدي ولكن ذكره في شرح السنة وقال هذا حديث حسن

اور روایت ہے ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا گذرا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتے تھے پس سلام کیا میں نے انپر پس نہ جواب دیا مجھکو سلام کا یہانتک کہ کھڑے ہوئے طرف دیوار کے پس کھرچا اسکو ساتھ لاٹھی کے کہ تھی ساتھ انکے پھر رکھے دونوں ہاتھ اپنے دیوار پر پھر مسح کیا اپنے منھ پر اور ہاتھوں پر پھر جواب دیا مجھکو کہا صاحب مشکوٰۃ نے نہیں پائی میں نے یہ روایت صحیحین میں اور کتاب

حمیدی کی ہیں و لیکن ذکر کیا ہی واسنہ نے اسکو شرح السنہ میں اور کہا یہ حدیث حسن ہے لیکن پس اسکو اس فصل میں مصابیح والے کو نہ لانا تھا ف مٹی دیوار کی اسلیے ملی تھی کہ اسمیں سے غبار اٹھنے لگے کہ اسپر تیمم کرنا افضل ہے اور باعث زیادتی ثواب کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مستحب ہے طہارت کرنی ذکر اللہ کے لیے اور اسپر دلالت کرتی ہے کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرہ فان ذلک خیر رواہ احمد والترمذی وابوداود وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین

روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک کرنیوالی ہے مسلمان کی اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس پس جب پاوے پانی لگاوے اسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے تا قول عشر سنین ف مراد دس برس سے کثرت ہے نہ یہی مدت اسمیں دلالت ہے اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہیں توڑتا بلکہ حکم اسکا مانند وضو کے ہے کہ جسقدر تیمم چاہنے فرض یا نفل چاہے پڑھے جیساکہ مذہب ہمارا ہے اور امام شافعی کے نزدیک تیمم مانند وضو معذور کے ہے کہ بعد جانے وقت کے تیمم ٹوٹ جاتا ہے پس جسکو پاوے پانی یعنی اتنا کہ کفایت کرے غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینے کی سے اور قادر بھی ہو اسکے استعمال پر پس لگاوے اسکو بدن پر یعنے وضو کرے یا غسل کرے پس یہ بہتر ہے یعنے اب وضو واجب ہوا تیمم نہیں درست ہونیکا ع

وعن جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجہ فی راسہ فاحتلم فسال اصحابہ ھل تجدون لی رخصۃ فی التیمم قالوا ما نجد لک رخصۃ وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلک قال قتلوہ قتلھم اللہ الا سالوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیھا ویغسل سائر جسدہ رواہ ابوداود ورواہ ابن ماجۃ عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس

اور روایت ہے جابر سے کہا نکلے ہم سفر میں پس لگا ایک شخص کے ہم میں سے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اسکے کے پس حاجت نہانے کی ہوئی اسکو پس پوچھا اسنے اپنے یاروں سے کیا پاتے ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کرنے کے کہا انھوں نے نہیں پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اور تو قادر ہے پانی پر پس نہایا وہ پھر مر گیا پس جب پھر آئے ہم حضرت کے پاس خبر دیے گئے ساتھ اس امر کے فرمایا مار ڈالا لوگوں نے اسکو مارے انکو اللہ کیوں نہ پوچھا اسوقت کہ نہ جانا پس دوا نہیں ہے شفا بیماری نادانی کی مگر پوچھنا ہے سوائے اسکے نہیں ہے کہ کفایت کرتا اسکو یہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اوپر زخم اپنے کے کپڑا پھر مسح کرتا اسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عطا ابن ابی رباح سے انھوں نے ابن عباس سے ف اور تو قادر ہے پانی پر یعنے وہ لوگ اس آیہ فلم تجدوا ماء سے یہ سمجھے کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں اور یہ نہ سمجھے کہ باوجود ہونے پانی کے قادر نہیں ہوا اسپر بلکہ عذر ہے بلکہ جب تیمم جائز ہوگا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جمع کرے درمیان تیمم اور دھونے سارے بدن کے جیساکہ مذہب شافعی ہے اور مذہب حنفی میں ایک ہی چیز کرے پس حنفی شافعی کو یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مخالف قیاس کے ہے کہ لازم آتا ہے جمع ہونا بدل اور مبدل منہ کا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کے تو جائز ہے اسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈرے زیادتی مرض سے یا دیر کر اچھے ہونے سے تو جائز ہے نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کے یہ کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور اسکو پھیرنا نماز کا پھر نہیں ضرور اور مذہب شافعی میں بھی یہی بات غالب ہے اور جسکے کسی عضو میں زخم یا پھوڑا ہو اور اسپر پٹی بندھی ہو اور خوف ہو اسکے دور کرنے میں تلف کا پس نزدیک شافعی کے مسح کرے پٹی پر اور تیمم کرے اور ابوحنیفہ اور مالک نے کہا کہ جسکے بعض بدن اسکا زخمی ہو اور بعض اچھا تو دیکھیں گے اگر اکثر بدن اچھا ہے تو اسکو دھوئینگے

اور زخم پر مسح کریں گے اور اگر ہو اکثر زخمی تو تیمم کریں گے اور دھونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دھوویں اچھے کو اور تیمم کرے زخم کے لیے ۱۲ع

وعن ابي سعيد الخدري قال خرج رجلان في سفر فحضرت الصلوة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء في الوقت فاعاد احدهما الصلوة بوضوء ولم يعد الآخر ثم اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك فقال للذي لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلوتك وقال للذي توضأ واعاد لك الاجر مرتين رواه ابو داود والدارمي وروى النسائي نحوه وقد روى هو وابو داود ايضا عن عطاء بن يسار مرسلا اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے دو شخص سفر میں پس آیا وقت نماز کا اور نہ تھا ساتھ انکے پانی پھر تیمم کیا دونوں نے مٹی پاک سے اور نماز پڑھی پھر پایا پانی بیچ وقت کے پس پھیری ایک نے ان دونوں میں سے نماز ساتھ وضو کے اور نہ پھیری دوسرے نے پھر آئے دونوں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا پس فرمایا حضرت نے واسطے اسکے کہ نہ پھیری تھی نماز پہونچا تو سنت کو اور کافی ہے تجھکو نماز تیری اور کہا واسطے اس شخص کے کہ وضو کیا تھا اور پھیری نماز واسطے تیرے ہے ثواب دونا روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابوداود نے بھی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے ف پہونچا تو سنت کو یعنے حکم شریعت یوں ہی تھا جس طرح تو نے کیا سبب نہ پانے پانی کے تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور پھر اسکو نہ پھیرا اور دوسرے کو دوہرا ثواب فرمایا اسلیے کہ ایک سبب ادا ے فرض کے ہوا اور دوسرا سبب ادا ے نفل کے اتفاق رکھتے ہیں علماء اسپر کہ جب پانی دیکھے تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکے نماز سے تو اسپر پھیرنا نماز کا لازم نہیں اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہے اسمیں کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونیکے نماز میں پس جمہور یعنی اکثر علماء تو کہتے ہیں کہ اس نماز کو توڑے نہیں اور وہ نماز صحیح ہے اور کہا ہے امام ابو حنیفہ نے اور احمد نے ایک روایت میں کہ باطل ہوجاتا ہے تیمم اسکا اور جب تیمم کرے اور پانی پاوے پہلے داخل ہونے کے نماز میں پس اجماع ہے علماء کا اسپر کہ تیمم اسکا باطل ہوا ۱۲ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابي الجهيم بن الحارث بن الصمة قال اقبل النبي صلى الله عليه وسلم من نحو بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام متفق عليه روایت ہے ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کنوئیں جمل کے سے کہ مدینہ میں ہے پس ملا انسے ایک شخص یعنی یہی ابو جہیم پس سلام کیا انپر پس نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تلک کہ آئے دیوار پاس پس مسح کیا منھ اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو یعنی تیمم کیا پھر جواب دیا انکے سلام کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن عمار بن ياسر انه كان يحدث انهم تمسحوا وهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصعيد لصلوة الفجر فضربوا باكفهم الصعيد ثم مسحوا بوجوههم مسحة واحدة ثم عادوا فضربوا باكفهم الصعيد مرة اخرى فمسحوا بايديهم كلها الى المناكب والآباط من بطون ايديهم رواه ابو داود اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ وہ تھے حدیث کرتے یہ کہ صحابہ نے تیمم کیا مٹی سے کہ اس حال میں کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز فجر کے پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر پھر پھیرے منھوں اپنے پر پھیرنا ایکبار پھر عود کیا پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر ایکبار پھر پھیرے ہاتھوں اپنوں پر سب پر یعنے مونڈھوں تلک اور بغلوں تلک اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے سے روایت کی یہ ابوداود نے ف من بطون ایدیہم لفظ من کا ابتدا کیلیے ہے یعنی پہلے ہاتھوں کے اندر کے رخ پر ہاتھ پھیرے نہ ہاتھوں کے اوپر کے رخ پر جیسے کہ ذکر کیا ہے اسکو طیبی نے جواب استیعاب کا ایدیہم میں

کہ شروع کیا تیمم کرنا ہتھیلیون سے یعنی مناسب یہی ہے اس مقام کے اور صحابہ نے جو طرح تیمم کیا سبب اسکا یہ تھا کہ انہون نے دیکھا کہ لفظ ید کا آیۂ تیمم کی بیچ مطلق آیا ہے پس ہاتھ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہے اور جمہور علما نے نظر کی کہ تیمم فرع ہے وضو کا پس جہان تک وضو مین ہاتھ دھوتے ہین وہین تک تیمم مین بھی ہاتھ پھیرا چاہیے اور سوائے اسکے حضرت کے تیمم مین جو آیا ہے کہ مسح کیا فرامین پر اُس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے **ف** تیمم کرے مسافر اور جو کہ دور ہو پانی سے ایک کوس مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کے یا بسبب بیماری کے کہ ڈرتا ہو زیادتی اُسکی سے یا ڈر ہو دیر کر اچھی ہونے بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندے کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ بہم پہونچے تو ان سب صورتون مین تیمم کرے اس چیز سے کہ جنس زمین سے ہو مانند مٹی کے اور ریت کے اور چونے کے اور قلعی کے اور سرمہ کے اور ہرتال کے اور پتھر کے اور سب جواہرات کے سوائے موتی اور مونگے کے اگرچہ ان چیزون پر غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سے نہو اس سے تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اسپر اور شرط تیمم کی یہ ہے کہ عاجز ہو استعمال پانی کے سے حقیقۃً یا حکماً اور طہارت خاک کی بھی شرط ہے اور استیعاب بھی یعنی اعضائے تیمم پر سب پر ہاتھ پھیرے کہین خالی نرہے اور نیت اُسکی بھی ضرور ہے نیت کرے اس عبادت مقصودہ کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارت کے یعنی نماز پڑھنے کی نیت کرے پس اگر تیمم کرے کافر اسلام کے لیے یا کوئی تیمم کرے مسجد مین جانے کے لیے تو اُس سے نماز جائز نہین ہوتی ہے اور نہین شرط ہے تعیین حدث کی یا جنابت کی اور طریقہ تیمم کا یہ ہے کہ دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر انکو جھاڑ کر منھ پر پھیرے پھر دوسری دفعہ اسی طرح مار کر جھاڑے اور پھیرے ہتھیلی داہنے ہاتھ کی اوپر کے رخ بائین ہاتھ کے اور اندر کے رخ پر کہنی سمیت پھر اسی طرح داہنے ہاتھ پر بایان ہاتھ پھیرے اور برابر ہے اسمین جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہے تیمم پہلے آنے وقت نماز اور پڑھے اس سے جو چاہے فرض اور نفل مانند وضو کے اور جائز ہے واسطے خوف فوت ہونے نماز جنازہ کے یا عید کے ابتداً اور بناءً یعنی پہلے سے اور درمیان مین نہ واسطے خوف فوت ہونے جمعہ کے اور نماز وقتیہ کے اور نہین توڑتا ہے اسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہے اسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہے اور توڑتا ہے اسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کے لیے اور توڑتا ہے قادر ہونا پانی کے استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنے اسباب مین رکھکر بھول گیا اور نماز پڑھ لی تیمم سے تو پھر جب پانی یاد آوے تو نماز کو پھیرے نہین اور مستحب ہے اسکو کہ توقع رکھتا ہے پانی ہاتھ لگنے کی کہ تاخیر کرے نماز کو آخر وقت تک یعنی جب تلک کہ وقت مکروہ نہ آجاوے اور واجب ہے طلب کرنا پانی کا تین سو چار سو ہاتھ تک اگر گمان رکھتا ہے نزدیکی اُسکی کا اور نہین تو نہین اور واجب ہے خریدنا پانی کا اگر اسکے پاس قیمت ہے اور وہ بیچا جاتا ہے ثمن مثل کو یعنی اپنے بھاؤ اور نہین تو نہین اور اگر اسکے رفیق کے پاس پانی ہے تو مانگے اس سے پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے مانگنے سے پہلے یا جنبی تیمم کرے شہر مین واسطے خوف جاڑے کے تو جائز ہے ملتقی

بابُ الغسلِ المسنون

یہ باب ہے بیچ بیان غسل مسنون کے

الفصل الاوّل

فصل پہلی

عن ابنِ عمرؓ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اذا جاءَ احدکم الجمعۃَ فلیغتسل متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہیے کہ نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غرض یہ ہے کہ غسل نماز جمعہ کے لیے ہے کہ اچھی طہارت سے جمعہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہین کہ غسل واسطے تعظیم و تکریم دن جمعہ کے ہے اور غسل جمعہ کا مستحب موکد ہے نزدیک جمہور کے اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے جیسا ایک روایت کے بیچ ہے

وعن ابی سعیدٍ الخدریِّ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم غسلُ یومِ الجمعۃِ واجبٌ علی کلِّ محتلمٍ متفق علیہ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واجب ہے یعنی ثابت ہے کہ نہین لائق ہے چھوڑنا اسکا اور یہ معنی نہین ہین کہ واجب ہے تارک اسکا گنہگار رہتا ہے کہتا ہے علمانے کہ یہ اور مثل اسکے واسطے تاکید استحباب کے ہے جیسے کہتے ہین کہ رعایت خلانے کے تم پر واجب ہے ابتدائے اسلام مین مسجدین چھوٹی تھین

اور لوگ صوف پہنتے تھے اور محنتیں بہت کرتے تھے پس جب اُنکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تھے بسبب بو کے اسلیے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانے کو جلدی قبول کرلیں ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے حق ہے یعنی ثابت اور لازم ہے یا لائق ہے ہر مسلمان پر یعنی عاقل بالغ پر یہ کہ نہاوے ہر ہفتہ میں ایک دن یعنی جمعہ کو کہ دھووے اُسمین سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے وضو کیا دن جمعہ کے پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہے وہ اور جسنے کہ غسل کیا یعنی نماز جمعہ کے لیے پس غسل بہتر ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد ترمذی اور دارمی نے ف لفظ فبہا ونعمت کے معنی یہ ہین فَبِالْفَرِيْضَةِ اَخَذَ وَنِعْمَتِ الْفَرِيْضَةُ ہے یعنی فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہے وہ اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہے واجب نہین ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہلاوے مردے کو پس چاہیے کہ آپ بھی نہاوے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور جو کوئی اُٹھاوے مردے کو یعنی ارادہ کرے اُٹھانے کا پس چاہیے کہ وضو کرے ف نہاوے ستھرائی کے لیے کہ شاید چھینٹیں وغیرہ اسکی پڑی ہون اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اکثر علما کے نزدیک کیونکہ حدیث صحیح مین آچکا ہے کہ لازم نہین تمپر مقدمہ میت مین غسل جب نہلاؤ تم اسکو اور جو کوئی ارادہ مردے کے اُٹھانے کا کرے وہ وضو اسلیے کرے کہ وقت اُٹھانے جنازہ کے باوضو ہیگا جب جنازہ رکھا جاویگا نماز تاکہ تم سے نہین چلیگی یہ امر بھی استحباب کے لیے ہے سب کے نزدیک ۞

ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ نہانے کے چار چیزون سے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور سینگی کھچوانے سے اور غسل دینے میت کے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف ثابت نہین ہوا کہ حضرتؐ نے غسل میت کو دیا ہو کبھی اسلیے معنی نقل کے یہ لیتے ہین کہ حکم فرماتے نہانے کا اور ان چار غسلون مین سے جنابت کا فرض ہے باقی مستحب اور جو سینگی لگواوے وہ ستھرائی کے لیے نہاوے تا خون وغیرہ سے پاک ہو جاوے ۞ ع وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ تحقیق یہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ نے یہ کہ نہاوین ساتھ پانی اور بیری کے پتون کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف کافر جو مسلمان ہو اگر جنبی ہے تو غسل کرنا اُسے واجب ہے ورنہ مستحب اور صحیح تر یہ ہے کہ کلمہ شہادت کا پہلے پڑھے اور نہاوے بعد اور سنت ہے اُسکو کہ پہلے نہانے کے سر بھی منڈواوے اور بیری کے پتون سے نہانے کو فرمایا تا خوب پاکی اور ستھرائی حاصل ہو ۞ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاؤُا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ

حَتّٰی ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہے عکرمہ سے کہا تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا انھون نے ای ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے کہا کہ نہین لیکن بہت پاک کرنے والا ہے اور بہتر ہے واسطے اُس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہ نہاوے پس نہین اُسپر واجب اور مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تھا شروع غسل کا یعنی سبب اسکے شروع ہونے کا پہلے کیا ہوا ہے لوگ جفے صحابہ فقیر پہنتے تھے صوف اور کام کرتے تھے اپنی پیٹھون پر اور تھی مسجد انکی تنگ نیچی چھت کی اور نہ تھا مگر چھپر یعنی ٹہنیون کھجور کا پس نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور تر ہوگئے لوگ پسینے مین بیچ اس صوف کے یہان تلک کہ پھیلی اُس سے بوایذا دی بسبب اسکے بعضون نے بعضون کو پس جبکہ پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو فرمایا کہ ای لوگو جب ہووے یہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگاوے ایک تم مین سے بہتر اُس چیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنی تیل بالون کو لگاوے اور خوشبو بدن کو کہا ابن عباس نے پھر دیا اللہ نے مال اور پہنی پوشاک سوا صوف کے اور کفایت کیے گئے محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد انکی اور جاتی رہی بعض اُس چیز کی کہ ایذا دیتے تھے بسبب اسکے بعض انکے بعض کو پسینے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور کفایت کیے گئے محنت سے یعنی کفایت کیا انکو اللہ نے بسبب غنی کردینے کے کہ فراغ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کے اور لفظ من العرق بیان ہے لفظ بعض کا اور بعض سے یہان مراد اکثر پسینے لوگون کے کہ ایذا دیتے تھے بسبب حاصل ہونے فراغت کے دفع ہوئے پس حاصل سارے کلام ابن عباس کا یہ ہے کہ غسل تھا واجب ابتدائے اسلام مین بسبب کثرت بدبو پسینے کے پھر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنی اب غسل جمعہ کا سنت ہے ع

باب الحیض

باب ہے بیچ بیان حیض کے **ف** حیض کے معنے لغت مین ہین جاری ہونے کے اور شرع مین مراد ہے اُس خون سے کہ جاری ہوتا ہے رحم عورت کی سے بغیر بیماری اور جننے کے اور جو خون کہ بسبب بیماری کے نکلتا ہے اسکو استحاضہ کہتے ہین اور جو کہ بعد جننے کے جاری ہوتا ہے اُسکو نفاس کہتے ہین اور مدت حیض کی کم سے کم تین دن ہین اور زیادہ دس دن پس اس مدت مین جس رنگ کا خون آوے سوائے سفیدی خالص کے وہ خون حیض کا ہے یعنی خون حیض کا سرخ بھی ہوتا ہے اور سیاہ بھی اور سبز اور زرد بھی اور مٹی کے رنگ کا اور مانند انکے کے اور حکم اُسکا یہ ہے کہ نماز اور روزہ وغیرہ اُسمین نہ کرے اور بعد منقطع ہونے اسکے کے روزہ کی قضا ہے اور نماز کی نہین ع ح

الفصل الاول

پہلی فصل

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الْاٰيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِيْ اٰثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے انس سے کہا تحقیق یہود تھے جسوقت کہ حائض ہوتی عورت بیچ انکے نہ کھاتے ساتھ انکے اور نہ جمع رکھتے انکو گھرون مین پس پوچھا صحابیون حضرت نبی صلعم کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم

نہ کھانے کا اُنکے ساتھ حالت حیض میں جیسے کہ یہود کرتے تھے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ اور سوال کرتے ہیں تجھسے حیض سے آخر آیۃ تک پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچھ سوائے جماع کے پس پہونچی یہ خبر یہود کو پس کہا اُنھوں نے نہیں ارادہ کرتا یہ شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ چھوڑے امور دین ہمارے سے کچھ مگر کہ مخالفت کرے ہماری اُسمیں پس آئے اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اُن دونوں نے اے رسول خدا کے تحقیق یہود کہتے ہیں ایسا اور ایسا یعنی یہی پہلا کلام اُنکا نقل کیا پس کیا نہ ہمنشینی کریں ہم اُنسے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ خفا ہوئے اُن دونوں پر پس نکلے دونوں صاحب پس سامنے آیا اُنکے تحفہ دودھ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ جب نکلے تو دیکھا کہ کوئی شخص دودھ بطریق تحفہ کے حضرت کے لیے لاتا ہے پس بھیجا حضرت صلعم نے پیچھے اُنکے یعنی اُنکے بلانے کے لیے ایک شخص کو پس وہ بلالایا اُنکو پس پلایا اُنکو دودھ یعنی تا عنایت حضرت کی معلوم کریں پس جانا اُنھوں نے کہ نہیں خفا حضرت ہمپر روایت کی یہ مسلم نے

ف ساری آیۃ یوں ہے ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذًی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنی پوچھتے ہیں صحابہ تجھسے حکم حیض کا کہ وہ پلیدی ہے پس یکسو ہو عورتوں سے حالت حیض میں اور نہ نزدیک ہو اُنکے یہانتک کہ پاک ہووین وہ پس جب یہ آیۃ اُتری تو حضرت نے اسکی تفسیر میں فرمایا کہ مراد یکسو ہونے اور نہ نزدیک ہونے سے یہ ہے کہ اُن دنوں میں اُنسے جماع نہ کرو اور سب کچھ کرو یعنی ساتھ کھانا اور بیٹھنا اور مخالطت کرنی اور ساتھ سونا اور بدن کو ہاتھ لگانا ازار سے اوپر اوپر پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت میں جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہے اور جو حلال جانکر کریگا تو کافر ہوگا کیونکہ قرآن سے یہ حرام ہے اور کیا نہ ہمنشینی کریں ہم یعنی کیا عورتوں کے ساتھ بیٹھنا اور اُٹھنا اور کھانا پینا نہ کیا کریں ہم غرض اُنکی اس سوال سے یہ تھی کہ یہود اسپر طعن کرتے ہیں اگر فرمایئے تو ہم یہ باتیں ترک کریں تا آپس میں الفت ہے اور کوئی طعن نہ کرے و ع ح

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكِلَانَا جُنُبٌ وَّكَانَ يَاْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھی میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے ایک باسن سے اور ہوتے ہم دونوں جنبی اور تھے حضرت حکم فرماتے مجھکو پس باندھتی تہبند پس لگاتے بدن اپنا مجھسے یعنی ازار کے اوپر اوپر اور میں ہوتی حائض اور تھے نکالتے سر اپنا طرف میرے اور وہ ہوتے اعتکاف میں پس دھوتی میں سر اُنکا اور ہوتی میں حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بموجب عادت عرب کے بڑا باسن بھرا ہوا درمیان میں رکھا ہوتا تھا اُس سے دونوں صاحب چلو بھر بھر کر نہاتے جاتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے فائدہ اُٹھانا عورت حائضہ کے زیر ناف سے زانو تک یعنی وہاں ہاتھ نہ لگاوے اور جماع نہ کرے اور یہ مطلب اور حدیثوں سے بھی ثابت ہوتا ہے اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور شافعی اور مالک کا ہے اور امام احمد اور امام محمد اور بعضے شافعیہ کا یہ مذہب ہے کہ عورت حائضہ سے فائدہ اُٹھانا سوائے جماع کے جائز ہے اور نکالتے سر اپنا طرف میرے یعنی دروازہ حجرے کا مسجد کی طرف کھلا ہوا ہوتا تھا اُسمیں سے سر مبارک حجرے کی طرف نکال دیتے وہاں حضرت عائشہؓ بیٹھکر سر مبارک دھو دیتیں اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سے نکالے تو اعتکاف باطل نہیں ہوتا ہے و ع ح

وعنہا قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے اُنھیں سے کہا کہ تھی میں پیتی پانی اور ہوتی میں حائض پھر دیتی میں پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکھتے وہ منہ اپنا اس جگہ کہ رکھتی میں منہ اپنا پس پیتے حضرت صلعم پانی اور چوستی میں ہڈی گوشت کی اور ہوتی میں حائض پھر دیتی میں ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس

رکھتے تھے منہ اپنا اُس جگہ کہ رکھتی میں منہ اپنا روایت کی یہ مسلم نے ف حضرت صلعم یہ بات بسبب مخالفت یہود کے اور نہایت محبت حضرت عائشہ کے
کرتے تھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ حائض عورت کے ساتھ کھانا اور پینا جائز ہے اور اعضا اُسکے نجس نہیں ہیں ع **وعنها** قالت
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انہیں سے
کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود میں اور ہوتی میں حائض پھر پڑھتے قرآن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
اسمیں دلالت ہے اسپر کہ حائض پاک ہے ظاہر میں اور نجس ہے حکماً ع **وعنها** قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں عائشہ
سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دے مجھکو چھوٹا بوریا مسجد میں سے یعنی مسجد کے باہر کھڑی رہ اور ہاتھ بڑھا کر بوریا مسجد
میں سے لے لے پس کہا میں نے تحقیق میں حائض ہوں یعنی کیونکر ہاتھ مسجد میں بڑھاؤں پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہیں ہے ہاتھ تیرے میں روایت کی
یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حائض باہر مسجد کے کھڑی رہ کر مسجد میں سے کوئی چیز اُٹھالے تو جائز ہے ع **وعن** مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
میمونہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے چادر میں ہوتا بعض اُسکا مجھپر اور بعض اُسکا حضرت صلعم پر اور میں ہوتی
حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کے پاک ہیں سوائے فرج کے ورنہ نماز اُس کپڑے میں
کہ بعض اُسکا نجاست پر پڑا ہو اور بعض اُسکا نمازی پر ہو نہیں جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین نے کہ لکھا ہے صاحب تخریج نے کہ یہ حدیث نہیں پائی
میں نے صحیحین میں ساتھ ان الفاظ کے لیکن اُنمیں مضمون مانند مضمون اسکے ہے اور ابوداود میں بھی ہے واللہ اعلم ع

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِي دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا
فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِي تَمِيْمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اُس چیز کے
نازل کیا گیا محمد پر روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یوں ہے کہ جو کوئی آوے کاہن کے پاس
پس سچا جانے اُسکو اُس چیز میں کہ کہتا ہے پس تحقیق کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے
اُسنے نقل کیا ابی ہریرہ سے ف یعنی جو کوئی حلال جانکر کسی حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورت سے بدفعلی پیچھے سے کرے یا کاہن کو سچا جانے
وہ کافر ہوتا ہے اور اگر حلال نہ جانے پہلی اور دوسری چیز کو اور کاہن کو سچا نہ جانے تو فاسق ہوتا ہے اس صورت میں معنی اسکے یہ لینگے کہ اُسنے کفران
نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہے کہ خبریں بتاوے زمانہ آیندہ کی اور یہی حکم ہے نجومی وغیرہ سے پوچھنے کا اور پیچھے سے بدفعلی کرنے میں جو قید
عورت کی لگائی اسمیں دلالت ہے اسپر کہ مرد سے اغلام کرنا اُس سے بھی زیادہ برا ہے ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِي
مِنِ امْرَاَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے کیا حلال ہے واسطے میرے عورت میری سے اور وہ ہو حائض فرمایا
وہ چیز کہ ہو اوپر تہ بند کے اور بچنا اُس سے افضل ہے روایت کی یہ رزین نے اور کہا محی السنہ نے کہ اسناد اسکی نہیں قوی

ف حلال ہو وہ چیز کہ ہو اوپر تہ بند کے یعنی تہ بند کے اوپر اوپر ہاتھ لگانا حلال ہے اور بچنا تہ بند کے اوپر سے بھی افضل ہے اسلیے کہ مبادا دلی کر بیٹھے اور حضرت صلعم سے جو ثابت ہوا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے تہ بند کے اوپر ہاتھ وغیرہ لگاتے تھے تو باعث یہ تھا کہ حضرت قادر تھے اپنے نفس پر اور ویسا نہیں ہو سکتا یہ حدیث بھی مؤید ہے مذہب حنفی کی ع ج ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے ساتھ عورت اپنی کے حالت حیض میں پس چاہیے کہ صدقہ دے آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپیے تولہ ہو تو ایک دینار چھ روپیے کا ہوا اور آدھا دینار تین روپیے کا کہا ہے خطابی نے کہ اکثر علما اسپر ہیں کہ کفارہ اسکا استغفار ہے اور یہی مذہب شافعی اور ابوحنیفہ کا بھی یہی ہے لیکن مستحب ہے نزدیک شافعی کے یہ کہ صدقہ دے ایک دینار اگر صحبت کی ہے آمد خون میں اور نصف دینار دے حالت انقطاع خون کی میں اسیطرح ابن ہمام حنفی نے بھی کہا ہے کہ جو کوئی اپنی بی بی سے حلال جانکر اس حالت میں عمل کرے تو کافر ہوتا ہے اور حرام جانکر کرے تو کبیرہ گناہ کیا اور واجب ہے اسپر توبہ اور صدقہ دے ایک دینار یا آدھا دینار از روے استحباب کے اور محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے یا موقوف ہے ابن عباس پر اور نہیں صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ع ج ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انھیں سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ ہو خون حیض سرخ پس ایک دینار اور جس وقت کہ ہو خون زرد پس آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی نے ف جو علما کہتے ہیں کہ سبب صحبت کرنے کے ابتداے خون میں ایک دینار اور انقطاع میں نصف دینار دینا مستحب ہے وہ اسی سے نکالتے ہیں کیونکہ ابتدا میں خون سرخ ہوتا ہے اور آخر کو زرد ہو جاتا ہے ع ج ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَاْنُكَ بِاَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا روایت ہے زید بن اسلم سے کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا چیز حلال ہے میرے لیے عورت میری سے اس حالت میں کہ وہ حائض ہے پس فرمایا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط کر تو اسپر تہبند اسکا پھر کام تیرا اوپر والے ہے یعنی بجگہ ناف کے اوپر سے فائدہ اٹھانا مباح ہے اور نیچے سے حرام روایت کی یہ مالک اور دارمی نے بطریق ارسال کے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھی میں جس وقت کہ حائض ہوتی اتر آتی بچھونے سے بوریے پر پس نہ نزدیک ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے اور نہ نزدیک ہوتیں عائشہؓ حضرت صلعم کے یہانتک کہ پاک ہوتیں روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر میں یہ حدیث مخالف ہے اوپر کی حدیثوں کے جو کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیوں کے ساتھ حالت حیض میں ہمنشینی وغیرہ رکھتے تھے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ ان حدیثوں مباشرت کے یا اس حدیث میں نزدیک ہونے سے مراد ہے جماع کرنا یعنی اس حالت میں جماع نہ کرتے تھے جیسے کہ کلام اللہ میں آیا ہے ولا تقربوهن حتى يطهرن یعنی صحبت نہ کرو عورتوں سے یہانتک کہ پاک ہوویں اور اس حدیث میں لفظ فلم یقرب کا ساتھ زبر حرف تی کے اور پیش حرف رے کے اور لم تدن اور حتی تطہر دونوں ساتھ حرف تے کے ہیں اکثر صحیح نسخوں مشکوٰۃ کے میں تو یوں ہی ہیں اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کے لکھا ہے کہ صحیح یوں ہے کہ فلم نقرب ساتھ زبر نون اور حرف رے کے

اور رسول اللہ کے لام کو زبر ہی اور لم نمن ساتھ زبر پہلے نون کے اور پیش دوسرے کے اور لفظ نطر نون سے اور میرک نے لکھا ہی کہ اسی طرح ہی اصل ابو داؤد مین ۞ ع

باب المستحاضۃ

ابواب بیچ بیان مستحاضہ کے ف مستحاضہ اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکے رحم مین سے خون جاری رہتا ہی بغیر ایام حیض اور نفاس کے رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اُسکا عاذل ہی اُسمین سے خون جاری رہتا ہی اور حکم اُسکا یہ ہی کہ اُسمین نماز اور روزہ ادا ہو جاتی ہین اور صحبت کرنی منع نہین ۞ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلوٰۃ فقال لا انما ذلک عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی متفق علیہ ت روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ای رسول خدا کے تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین سواے اسکے نہین کہ یہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوے حیض تجھکو پس چھوڑ دے نماز اور جسوقت جاتا رہے وہ پس دھو اپنے سے خون کو یعنی اور پھر نہا پھر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین امام اعظم رح کا مذہب یہ ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ تھی یعنی اُسکو عادت تھی کہ مثلاً چھ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی تو اُن عادۃ کے کو اسمین ایام حیض کے ٹھہراوے اور اُن دنون مین نماز وغیرہ چھوڑ دے اور جب وہ دن تمام ہوین تو خون دھو کر نہاوے اور نماز وغیرہ شروع کرے اور اگر عورت مبتدیہ تھی یعنی پہلا ہی حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اُسمین اکثر خون حیض کے کہ دس دن ہین اُنکو ایام حیض کے ٹھہراوے اور امامون کے نزدیک عمل تمیز پر کرے یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آگے آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سے ایک تو اُنمین سے ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا گیا رنگ خون کا مگر حدیث عروہ کی مین سو حال اُسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنون کا ہی اور وہ سند ہماری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اُسپر اولی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ عورت معتادہ تھی اور کہا ہی شافعی نے کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کے لیے اپنی شرمگاہ دھو لیا کرے اور امام ابو حنیفہ نے کہا ہی کہ جب وقت آوے جبھی دھووے پھر نہ دھووے اور لنگوٹہ باندھے اور وضو کرے جلدی جلدی پھر خون جو جاری ہے اُسمین معذور ہی ہو جاتا ہے پڑھے آخر وقت تک ۞ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عروۃ بن الزبیر عن فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوٰۃ فاذا کان الاخر فتوضئی وصلی فانما ہو عرق رواہ ابو داؤد والنسائی ت روایت ہی عروہ بن زبیر سے اُنھون نے نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سے یہ کہ وہ تھی استحاضہ کیجاتی پس کہا واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہ پس بند رہ نماز سے پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سواے سیاہ کے اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑھ پس سواے اسکے نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یہ رنگ خون کے باعتبار اکثر کے فرمائے ہین کیونکہ کبھی خون حیض کا سرخ وغیرہ بھی ہوتا ہی اور ہمارے نزدیک بر تقدیر صحت اس حدیث کے یہ محمول ہی اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کے یعنی جس عورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کے پہونچین تو مدت حیض کی اُسکے حق مین عادت اُسکی ہی موافق عادت کے دن حیض کے تمام ہوئے اور اُنھین دنون مین رنگ خون کا سیاہ ہی بطرف عرفی

وغیرہ کے مائل ہوا بعد اسکے یہ خون حیض میں نہیں محسوب ہوئیگا بسبب اتفاق کے تمیز خون کی موافق عادت اسکی کے ہوئی نوع دمولانا
وعن ام سلمة قالت ان امرأة كانت تهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها
ام سلمة النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل ان
يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب
ثم لتصل رواه مالك وابوداود والدارمي وروى النسائي معناه اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تحقیق ایک عورت کہ تھی
خون بہاتی زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں یعنی اسکو خون استحاضہ کا آتا تھا اور تھی وہ معتادہ پس پوچھا فتویٰ واسطے اُس کے
ام سلمہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا چاہیے کہ دیکھے گنتی راتوں اور دنوں کی کہ ہوتی تھی حائض اُن دنوں میں مہینے سے پہلے
اس سے کہ پہونچے اُسکو بیماری خون کی کہ پہونچی اُسکو پس چاہیے کہ چھوڑ دے نماز موافق اُن دنوں کے مہینے میں سے پس جس وقت کہ گذرے یعنی وہ دن
جب نکلیں پس چاہیے کہ نہاوے اسکے پیچھے چاہیے کہ باندھے لنگوٹ ساتھ کپڑے کے پھر نماز پڑھے روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد اور دارمی نے
اور روایت کی نسائی نے معنی اسکے **ف** مستحاضہ عورت کو چاہیے کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سے روکے بعد اسکے اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہو جاویگی
حاجت پھر پھیرنے کی نہیں اور یہی حکم سلس البول کا ہے ع **وعن** عدي بن ثابت عن ابيه عن جده قال يحيى بن معين جد عدي اسمه
دينار عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة تدع الصلوة ايام اقرائها التي كانت تحيض فيها ثم
تغتسل وتتوضأ عند كل صلوة وتصوم وتصلي رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہے عدی بن ثابت سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے
اُسنے عدی کے دادا سے کہا یحییٰ بن معین نے دادا عدی کا نام اُسکا دینار ہے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے فرمایا استحاضہ کے
خون میں کہ چھوڑ دے نماز دنوں حیض اپنے میں کہ ہوتی تھی حائض اُنمیں پھر نہاوے یعنی ایکبار اور وضو کرے نزدیک ہر نماز کے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے
روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث ضعیف ہے اور ایک روایت میں آیا ہے تتوضأ لوقت كل صلوة یعنی وضو کرے ہر نماز کے وقت ع
وعن حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم استفتيه
واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله اني استحاض حيضة كثيرة شديدة
فما تأمرني فيها قد منعتني الصلوة والصيام قال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت هو اكثر
من ذلك قال فتلجمي قالت هو اكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا فقال
النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بامرين ايهما صنعت اجزأ عنك من الآخر وان قويت عليهما فانت اعلم
قال لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله ثم اغتسلي حتى
اذا رأيت انك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلثا وعشرين ليلة او اربعا وعشرين ليلة وايامها وصومي فان
ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وان قويت
على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر فتغتسلين وتجمعين بين الصلوتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب
وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلوتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي ان قدرت
على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الي رواه احمد وابوداود والترمذي

اور روایت ہے حمنہ بنت جحش سے کہا تھی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچھون مین اُنسے اور خبر دون مین اُنکو پس پایا مین نے اُنکو بیچ گھر بہن اپنی کے کہ زینب بنت جحش تھی پس کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اُسمین تحقیق باز رکھا ہی مجھکو نماز اور روزے سے فرمایا حضرت نے بیان کرتا ہون مین واسطے تیرے روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنی خون نکلنے کی جگہ روئی رکھ دے تا وہ باہر نہ نکلے کہا اُسنے کہ وہ زیادہ ہی کہا یعنی روئی سے نہین رک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندھ یعنی لنگوٹ کرلے روئی رکھکر کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اِس سے فرمایا حضرت صلعم نے پس کھر تو کپڑا یعنی نیچے اس لنگوٹ کے کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اس سے سوائے اسکے نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجھکو ساتھ دو حکمون کے ایک جو نسا اُنمین کرے تو کفایت کرے تجھکو دوسرے سے اور اگر قوت رکھتی ہی دونون پر پس تو دانا تر ہی یعنی حال اپنا تو خوب جانتی ہی جو چاہے سو اختیار کر فرمایا واسطے اُسکے کہ نہین یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان کی سے پس حیض ٹھہرا تو چھ دن یا سات دن بیچ علم خدا کے پھر نہا ڈال یعنی بعد گذرنے مدت مذکورہ کے یہانتک کہ جس وقت دیکھے تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑھ تیئیس ۲۳ دن رات یعنی جس صورت مین کہ ایام حیض کے سات ٹھہرائے یا چوبیس ۲۴ دن رات یعنی جس صورت مین کہ حیض کے چھ دن ٹھہرائے اور روزے رکھ یعنی رمضان وغیرہ کے ہر مہینے مین اسی طرح پس تحقیق یہ کفایت کرتا ہی تجھکو اور اسی طرح سے کرتی جا ہر مہینے مین جیسے کہ حائض ہوتی ہین عورتین اور جیسے کہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے اور اگر قدرت رکھتی ہی اسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کے کہ ظہر اور عصر ہی اور تاخیر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے تو عشا کو پھر نہا دے تو اور جمع کرے تو درمیان دو نمازون کے پس کر تو اور نہا تو ساتھ فجر کے یعنی فجر کی نماز کے لیے پس کر تو اور روزے رکھ یعنی اُن دنون مین کہ نماز پڑھتی ہی خواہ روزے فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکھتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہی دونون حکمون مین طرف میرے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے ف لاتون شیطان کی سے یعنی اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہونچاتا ہی اسمین از بسکہ شیطان کے لیے راہ بہکانے اور خراب کرنے عبادت کی بہت کھلتی ہی اسلیے اسکو اُسکی طرف نسبت کیا کہ لات اُسکی ہی پس حضرت نے حقیقت استحاضہ کی بیان فرماکر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اُنمین کا یہ ہی تحیضی یعنی حیض ٹھہرا اور یہ ہی کہ احکام حیض کے اپنے پر جاری کر چھ دن یا سات دن موافق عادت کے ظاہر یہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی عادت اپنے حیض کی بھول گئی تھی کہ چھ دن تھے یا سات دن پس حکم کیا حضرت نے اُسکو کہ اٹکل کر اور سوچ کر یقین پر بنا کر ان دونون عددون مین سے فی علم اللہ یعنی یہ داخل ہی اُس چیز مین کہ جانا اللہ تعالی نے امر تیرے سے اور اگر واو شک کے لیے ہووے تو یہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ علم کے یا پیغمبر خدا نے ستۃ ایام فرمایا یا سبعۃ ایام اور اسی طرح کر ہر مہینے سے یعنی ہر مہینے مین چھ دن یا سات دن حیض کے ٹھہرا باقی طہر کے اور جیسی کہ حائض ہوتی ہین عورتین یعنی جیسے کہ حیض کے دن ٹھہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کے دن بھول گئی ہین اُسی طرح تو ٹھہرا اور وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے یعنی اگر وقت حیض اُنکے کا اول مہینے مین ہی پس تو بھی اول مہینے کو وقت حیض کا ٹھہرا اور اگر درمیان مہینے مین اُنکا وقت ہووے تو بھی یونہی ٹھہرا اور اگر آخر مہینے مین ہووے آخر مین ٹھہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہ ہوا کہ چھ یا سات دن کے بعد نہا ڈالا کر پھر ہر نماز کے لیے غسل کیا کر اب آگے وان قویت آخر تک سے بیان دوسرے حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کے وقت سے کرکے دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ بعد گذرنے وقت کے پڑھے یعنی ظہر کو عصر کے وقت مین پڑھے اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی بموجب مذہب شافعی کے اور دوسرا

احتمال یہ ہی کہ ظہر اخیر وقت مین پڑہے اور عصر کو اول وقت مین اسیطرح مغرب کو آخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جیسے کہ مذہب حنفی مین
تاویل کرتے ہین جمع کرنے مسافر کے کو اسکو جمع صوری کہتے ہین چنانچہ حدیث آیندہ بھی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسرے کا یہ ہوا کہ
ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کے لیے اور ایک مغرب اور عشا کے لیے اور ایک غسل فجر کے لیے اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کے لیے غسل کرنا صریح نہین نکوہرا
لیکن صحیح ہر اان قویت علی ان تو خرین آخر تک مین اشارہ ہی طرف اسکے کیونکہ اس عبارت سے عاجز ہونا اسکا غسل ہر نماز کے سے سمجھا جاتا ہی
یہ مذہب امیر المومنین علیؓ اور عبداللہؓ بن مسعود اور ابنؓ زبیر وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازون کے ساتھ ایک غسل کے
اور یہ مشابہ تر ہی ساتھ اس حدیث کے کہ اسمین آسانی ہی بہ نسبت اسکے کہ ہر نماز کے لیے نہاوے چنانچہ اسیکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا
اعجب الامرین الی یعنی غسل کرنا دو نمازون کے لیے بہت خوش آیندہ ہی نزدیک میرے دوسرے امر سے کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کے لیے عادت شریف یہ تھی
کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تھا اُسکو پسند فرماتے تھے اسیلیے اسکو پسند فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ منسوخ ہی پہلا حکم کرنا ساتھ غسل کے دونون صورتون
مین محمول ہی اوپر معالجہ کے واسطے دور کرنے قوت خون کے اور کثرت اسکی کے ؀ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ
تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَاِذَا رَأَتْ صُفَارَةً
فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا
وَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ
اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ روایت ہی اسمار بنت عمیس سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق فاطمہ بیٹی ابو حبیش کی مستحاضہ
ہوئی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سے پس نہین نماز پڑھتی یعنی اس گمان پر کہ حکم اسکا بھی حیض کا سا ہو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سبحان اللہ تحقیق یہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کی طرف سے ہی چاہیے کہ بیٹھے لگن مین پس جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوے واسطے ظہر اور عصر کے
ایک نہانا اور نہاوے واسطے مغرب اور عشا کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے فجر کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان انکے یعنی جب احتیاج پڑے وضو کی
تو وضو کرے عصر اور عشا کے لیے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا کہ روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے جبکہ دشوار ہوا اُسپر نہانا یعنی ہر نماز کے لیے
حکم فرمایا اُسکو جمع کرنے کا درمیان دو نمازون کے یعنی ساتھ ایک غسل کے **ف** جب وقت ظہر کا اخیر کو پہونچتا ہی تو آفتاب پر تھوڑی زردی آجاتی ہی
بلکہ بعد زوال سے تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن میں دیکھنے کے لیے اسواسطے فرمایا کہ پانی پر وہ زردی معلوم ہو جاتی ہی اور وہ زردی بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ ہوتی
ہی قریب مغرب کے کہ اسوقت نماز پڑھنی مکروہ ہی اور یہ زردی غیر اُس زردی کے ہی کہ بعد عصر کے ہوتی ہی اور وقت کراہت نماز کا ہوتا ہی ؀ ع

کتاب الصلوۃ کتاب ہی بیچ بیان نماز کے **ف** عوارف مین آیا ہی کہ صلوۃ مشتق ہی صلی سے معنی اسکے یہ ہین کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ
سینک کر سیدھا کرنا پس نماز کو صلوۃ اسیلیے کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کے ٹیڑھا پن ہی اور مصلی کو ہیبت اور عظمت ربانیہ سے گرمی پہونچتی ہی اور وہ اسکے
ٹیڑھے پن کو دفع کر دیتی ہی پس یہ مانند سینکنے والی آگ کے ہوا اور جو کوئی سینکا ساتھ حرارت نماز کے اور اس سے ٹیڑھا پن اُسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا
دوزخ کی آگ مین مگر واسطے پورا کرنے قسم کے تعلہ میرک من الازہار ؀ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتے ہین گناہون کو جو کہ درمیان انکے ہوئے ہین جبکہ گناہ کبیرہ

دیکھے یہ روایت کی ہے مسلم نے **ف** یعنی سب گناہ درمیان کے بخشے جاتے ہیں مگر کبیرہ نہیں بخشے جاتے بدون فضل الٰہی کے اور اگر کوئی کہے کہ جب سب صغائر کو ہر روز کی نمازون نے مٹا دیا تو جمعہ وغیرہ کسکو مٹا دیگا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ہر ایک صلاحیت مٹانے کی رکھتے ہیں پس اگر صغیرہ گناہ ہوتے ہیں تو انکو یہ مٹا دیتے ہیں والا لکھی جاتی ہیں واسطے اُسکے بسبب انکے نیکیاں اور بلند کیے جاتے ہیں درجے اُسکے یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ رح نے یہ جواب لکھا ہے کہ یہ کفارہ کرنیوالے ہیں اور صلاحیت اسکی رکھتے ہیں اگر ایک نہ ہوا دوسرا ہوتا ہے مثلاً اگر ایک نے تقصیر نماز میں کی اور وہ لائق کفارہ کے نہوئی جمعہ انکو مٹاتا ہے اور اگر جمعہ میں یا دونون میں تقصیر کی رمضان انکو مٹاتا ہے اور اگر جمع ہو دین یعنی سب لائق کفارہ کے ہوں تو سب ملکر خوب مٹا دینگے اور باعث زیادتی تکفیر کے ہونگے مانند کئی چراغون کے کہ کافی ایک بھی ہے لیکن کئی ہوتے میں تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہے

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انھیں سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجھکو اگر ہووے نہر با ہر دروازے ایک تمھارے کے یعنی غسل کرے نہاتا ہو اس میں ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہے میل اُسکی سے کچھ کہا صحابہ نے نہیں باقی رہتا میل اُسکے سے کچھ فرمایا پس یہ مثال ہے پانچون نمازون کی محو کرتا ہے اللہ بسبب انکے گناہ یعنی صغیرہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر کی انکو یعنی پس حضرت نے انکو کچھ جواب نہ دیا منتظر حکم الٰہی کے رہے بعد از ان اُس شخص نے نماز پڑھی پس بھیجی اللہ تعالی نے یہ آیت اور قائم رکھ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعت رات کے تحقیق نیکیاں مٹاتی ہیں برائیان یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اُسنے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ہے یہ بات خاص فرمایا واسطے تمام امت میری کے ہے سبکے اور ایک روایت میں جواب یون ہے کہ یہ بات واسطے اُس شخص کے ہے کہ عمل کیا ساتھ اس آیت کے امت میری سے یعنی جو بعد برائی کے بھلائی کریگا یہی بات اسکے لیے حاصل ہوگی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اس شخص بوسہ لینے والے کا ابو الیسر تھا ترمذی نے اُس سے روایت کی ہے کہ اُسنے کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کھجورین مول لینے کو پس کہا میں نے اُسکو کہ میرے گھر میں کھجورین اس سے زیادہ اچھی ہیں پس وہ میرے ساتھ گھر میں آئی پس بوس وکنار کیا میں نے اُسکو پس کہا اُسنے ڈر اللہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسے کہ بیان مذکور ہے اور دونون طرفون دن کی مراد ہے اول سے اور آخر روز اول روز میں نماز صبح کی ہے اور آخر روز میں ظہر اور عصر اور قائم رکھ نماز چند ساعات رات میں یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑھ **وعن** أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ہو پہنچا ہون میں حد کو پس قائم کرو اسکو مجھ پر کہا راوی نے اور نہ پوچھا حضرت نے اُس سے حال حد کے سے اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑھی اُسنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کھڑا ہوا وہ شخص پس کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہون مین حد کو یعنی کام لائق حد کے کیا ہو مین نے پس قائم کرو مجھپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑھی تو نے ساتھ ہمارے کہا اُسنے کہ ہان پڑھی ہو فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشنے واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ لفظ اصبت حدا سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ اُسنے کبیرہ گناہ کیا ہو شرع جو ہی غیرہ کے کہ اُسپر حد شرع وارد ہوتی ہو اور حضرت نے اُسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کے پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی نماز سے بخشے جاتے ہین جواب اسکا یہ ہو کہ اُس شخص نے اپنے گمان کے بموجب کہا تھا کہ مین حد کو پہونچا ہون اور واقع مین وہ ایسا نہ تھا یعنی حد کو نہ پہونچا تھا بسبب صغیرہ گناہ کرنے کے یا حد سے مراد اُسنے تعزیر رکھی اور حضرت نے جو اُس سے حال گناہ کا نہ پوچھا اور حکم بخشش کا فرما دیا سبب یہ تھا کہ حضرت کو حال اُسکے گناہ کا اور بخشش اُسکی کا وحی سے معلوم ہو گیا تھا ع ح **وعن** ابن مسعود قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم اي الاعمال احب الى الله تعالى قال الصلوة لوقتها قلت ثم اي قال بر الوالدين قلت ثم اي قال الجهاد في سبيل الله قال حدثني بهن ولو استزدته لزادني متفق عليه اور روایت ہو ابن مسعود سے کہا پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام ہو بہت اچھا نزدیک اللہ تعالی کے فرمایا نماز بیچ وقت اُسکے کے یعنی وقت مکروہ مین نہو کہا مین نے پھر کونسا عمل بہتر ہو فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سے کہا مین نے پھر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجھسے حضرت نے یہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچھتا اُنسے زیادہ بتلاتے مجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ بیان افضل اعمال کے مختلف آئی ہین بیان ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہو کہ بہترین اعمال اسلام کے کھانا کھلانا اور جاری کرنا سلام کا اور نماز پڑھنی رات مین جس وقت کہ لوگ سوتے ہووین اور بعضی مین آیا ہو کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ ہاتھ اور زبان تیری سے سلامت رہین اور کسی مین آیا ہو کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہو اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہی پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہو ہر ایک کو موافق رضا اور رغبت اُسکی کے یا جواب دیا ہو موافق اس چیز کے کہ پہچانا حال اُسکا اور لائق اُسکے حال کے جانا پس یہ ایسا ہی ہی جیسے کہ کہتے ہین یہ چیز بہتر ہی چیزون کی ہو اور اپنے دل مین ارادہ اُسکی بندگی کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین رکھتے بلکہ ارادہ رکھتے ہین کہ یہ بہترین چیزون کی ہو ایک وقت مین اور وقتون مین یا مثلا سکوت جہان مناسب ہوتا ہو تو کہتے ہین کہ سکوت کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کے افضل فرمایا ہو مثلا جہاد کو ابتداے اسلام مین افضل ترین اعمال کا فرمایا کہ اُس وقت کے لوگون کے حال کے مناسب یہی افضل تھا یا ایک قوم محتاج دیکھا اُنکے لیے صدقہ پر رغبت دلائی اور اُسکو افضل فرمایا اسی طرح نماز کو باعتبار قرب باری تعالی کے افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتھ وجہ اور حیثیت کے اپنی جاے فاضل ہو دوسرے سے م ح **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة رواه مسلم اور روایت ہو جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہو روایت کی یہ مسلم نے ف متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہو تقدیر اس عبارت کی یون ہو کہ ترک الصلوة وصلة بين العبد المسلم وبين الكفر یعنی نماز درمیان بندہ کے اور کفر کے بمنزلہ دیوار کے ہو کہ بندہ اُسکے سبب سے کفر تلک نہین پہونچ سکتا جب نماز چھوڑ دی تو گویا دیوار درمیان سے اٹھ گئی اور یہ ترک نماز وصلہ ہوئی یعنی سبب ملجانے کی ہوئی کہ اسکے سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہونچ جاتا ہو یہ تغلیظ اور تشدید ہو اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہو اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہو کہ کافر ہو جاوے اور نزدیک اصحاب ظواہر کے تارک صلوة کا کافر ہو جاتا ہو اور نزدیک مالک اور شافعی وغیرہما کے واجب ہو قتل تارک صلوة کا اگرچہ کافر نہووے اور نزدیک ابو حنیفہ کے مارنا اور قید کرنا اسکا واجب ہو جب تلک کہ نماز نہ پڑھے ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالى من احسن وضوءهن

وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو اللہ تعالیٰ نے جسنے اچھا کیا وضو ان نمازون کا یعنی ساتھ رعایت فرائض اور سنتون کے کیا اور پڑھا انکو وقت پر اور پورا کیا رکوع انکا اور خشوع انکا یعنی حضور قلب ہے واسطے اسکے اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہ کہ بخشے واسطے اُسکے یعنی گناہ صغائر اُسکے اور جو کوئی نہ کرے یعنی نماز اوپر طرح مذکور کے نہ پڑھے یا مطلق نہ پڑھے پس نہین واسطے اسکے اللہ پر عہد لازم اگر چاہے بخشے واسطے اُسکے اگر چاہے عذاب کرے انکو روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور روایت کی مالک اور نسائی نے مانند اسکے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ تارک نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کے لیے وجوب نہین ہے عذاب کا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو اپنی نمازین پانچ اور روزے رکھو مہینے اپنے کے یعنی رمضان کے اور ادا کرو زکوۃ مال اپنے کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنے کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نہ کرے جاؤگے بہشت رب اپنے کی مین یعنی درجات اسکے ملینگے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مراد صاحب حکم سے پادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علما یا عام ہین کہ جو کارساز تمہارے کسی کام کے ہون ہ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے جب وہ ہون سات برس کے اور مارو انکو نماز چھوڑنے پر جب وہ ہون دس برس کے اور جدا کرو انکو بیچ خوابگاہون کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور اسی طرح سے روایت کیا اسکو شرح السنۃ مین عمرو سے اور مصابیح مین سبرۃ بن معبد سے ف انکو سات برس کی عمر سے علم کرنا شروع کرے تا عادت نماز کی پڑے اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونے کے پہونچے ہین پس انکو مارنا چاہیے اور حکم نماز کا بھی کرے عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کے شرائط وغیرہ اسکی وہ بھی سکھلاوے اور جدا کرو خوابگاہون مین یعنی مثلاً بہن بھائی ایک بستر مین نہ سووین اسی طرح اور ناتے دار یا اجنبی مرد عورت اکٹھے آپس مین نہ سوئین ہ ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہے نماز ہے پس جسنے چھوڑی وہ پس تحقیق کافر ہوا روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ہمنے جو منافقون کو امن دے رکھا ہے کہ قتل نہین کرتے اور احکام اسلام کے اوپر جاری کرتے ہین سبب اسکا یہ ہے کہ یہ مشابہت رکھتے ہین ساتھ مسلمانون کے بسبب نماز پڑھنے کے اور جماعت مین حاضر ہونے کے اور تابعداری کرنے کے اور احکام ظاہر مین پس جسنے نماز چھوڑی کہ وہ عمدہ سب عبادتون کی ہے پس وہ اور کافر برابر ہوا اور یعنی فقد کفر کے یہ ہین کہ اُسنے کفر کو ظاہر کردیا ہ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ

فَانْطَلَقَ فَاتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ
وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهٗ
خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا
اُسنے اے رسول خدا کے تحقیق مین نے گلے لگایا ایک عورت کو بیچ کنارے مدینے کے اور تحقیق مین پہونچا ہون اُس سے اس چیز کو کم پہونچنے سے
یعنی صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوائے اسکے بوس و کنار سب کچھ ہوا پس حکم فرمایئے بیچ حق میرے کے جو مزاج مین آوے پس کہا واسطے اسکے
حضرت عمرؓ نے تحقیق ڈھانکا تھا تجھکو اللہ نے اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات اپنی کے یعنی اچھا ہوتا کہا عبداللہ نے اور نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسکو کچھ یعنی واسطے انتظار حکم الٰہی کے اور کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا پس بھیجا پیچھے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پس بُلایا اسکو اور پڑھی یہ آیۃ
اور قائم رکھو نماز بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعات رات کے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیان یہ ہے نصیحت واسطے نصیحت ماننے والون کے پس
کہا ایک شخص نے قوم مین سے یعنی حضرت عمرؓ نے یا معاذ نے اے نبی اللہ کے یہ ہے واسطے اسی کے خاص یعنی یا سبھون کے لیے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگون
کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیچ دونون طرفون دن کے یعنی نماز فجر کی اول طرف دن مین ہے اور ظہر اور عصر طرف آخر مین اور چند ساعات رات کی یعنی مغرب
اور عشا لکھا ہے ابن حجر نے کہ پہلی فصل مین جو حدیث اسی طرح کی گذری ہے تو وہ قصہ شاید اور شخص کا ہے اور یہ اور کا اور یہ آیۃ بھی مکرر اسکے لیئے اُتری ہو مگر محقق نے
لکھا ہے کہ تعدد قصے سے یہ نہین لازم آتا کہ آیۃ بھی مکرر اُتری ہو اور نہ یہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہے بلکہ حضرت صلعم نے وہی آیۃ پہلے کے حق مین اُتری تھی
واسطے سند کے اسکے لیے بھی پڑھ دی ۔ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ
فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ
الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے کی موسم مین اُس حال مین کہ پت جھڑ ہوتی تھی پس لین حضرت نے
دو شاخین درخت مین سے کہا راوی نے پس پتے انہین سے جھڑتے لگے یعنے زیادہ گرنے لگے جیسے کہ معمول ہوتا ہے کہ ہلانے سے بہت
جھڑتے ہین کہا پس فرمایا حضرت صلعم نے اے ابا ذر کہا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑھتا ہے نماز اور ارادہ
کرتا ہے ساتھ اُسکے خاص اللہ تعالی کو پس گرتے ہین اُس سے گناہ اُسکے جیسے کہ جھڑتے ہین یہ پتے اس درخت سے روایت کی یہ احمد نے **ف**
ارادہ کرتا ہے خاص اللہ تعالی کو یعنی اُسکے پڑھنے مین خیال کسی کے دکھانے سنانے کا یا غرض دینی یا دنیوی کی نہین رکھتا ہے بلکہ محض اسی کی طلب
رضا اور فرمانبرداری کا لحاظ ہے **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ
لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اُنمین یعنی غافل نہوا بلکہ حضور دل سے پڑھین بخشے گا اللہ واسطے اسکے وہ چیز
کہ پہلے کی تھی گناہون سے روایت کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا
لَمْ تَكُنْ لَهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ

بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن یعنی ارادہ کیا اُسکی فضیلت کے ذکر کرنے کا پس فرمایا
جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اُسکے سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہے اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہے اوپر کمال ایمان اُسکے
اور سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا اسپر نہوگی واسطے اُسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور منسوب ہوگا
وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں
ف محافظت نماز کی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اسکو کبھی ناغہ نہ کرے اور فرائض اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات اسکی ادا کرے جب نماز اسطرح
پڑھتا ہے تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہے اور ثواب مذکور پاتا ہے اور انکے ترک سے مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہے خیال تو کر لے بھائیو
کسقدر تاکید ہے محافظت نماز کی اسمیں تصور کبھی کیا کرو اور دیکھا چاہیے کہ جب اسکی محافظت نہ کرنے پر وعید فرمایا ایسے کافروں کے ساتھ
عذاب کیے جانے کا تو جو کوئی بالکل اسکو چھوڑ دیگا اسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کافر تو مشہور ہیں اور ہامان وزیر تھا فرعون کا اور
ابی بن خلف مشرک تھا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکو حضرتؐ نے جنگ احد میں دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیاء امت کا سردار ہوا اور
اس حدیث میں کنایہ ہے اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہے ہوگا ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہدا اور صالحین کے ۱۲ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ**
شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال میں سے چھوڑنا اُسکا کفر
سوائے نماز کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اسمیں حصر کیا کہ صحابہ سوائے نماز کے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ جانتے تھے تو یہ حصر اسپر دلالت کرتا ہے
کہ چھوڑنا نماز کا اُنکے نزدیک بڑے گناہوں سے ہے اور بہت قریب ہے طرف کفر کے ۱۲ع **وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ**
اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ
بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا وصیت کی
مجکو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور
مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھکر پس جو کوئی ترک کرے اُسکو جان بوجھکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی
کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** حضرت صلعم نے یہ ابو درداءؓ کو افضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو تو بھی شرک نہ کرو اور اکراہ یعنی جبر کی حالت میں
زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل میں اسکو برا جانتا ہووے تو جائز ہے اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اُس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ
اسلام سے یہ از راہ تغلیظ کے فرمایا یا یہ مراد ہے کہ قتل اور تعزیر سے جو امن میں تھا وہ امن اُسکو نرہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اسلیے ہے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے
جہان کی برائیاں سرزد ہوتی ہیں اسلیے اسکو ام الخبائث کہا ہے ۱۲ع **باب المواقیت** یہ باب ہے بیچ بیان کرنے وقتوں نماز کے **الفصل**
الاول فصل پہلی **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّھْرِ اِذَا زَالَتِ**
الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ
مَا لَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ
الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِکْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّھَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے
عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جس وقت ڈھلے دوپہر اور ہووے سایہ اُس شخص کا مانند طول اُسکے کے

جبتک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا جبتک
آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کا ظاہر ہونے فجر سے جبتک کہ نکلے آفتاب پس جس وقت کہ نکلے پس بند رہو تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہے درمیان دو
سینگون شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے ف پہلے وقت ظہر کا بیان فرمایا اسلیے کہ پہلے حضرت جبرئیل نے آنکر آنحضرت صلعم کو یہی نماز پڑھائی تھی
واسطے تعلیم وقت نماز کے اسلیے اسکو نماز پیشین کہتے ہین پس اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہے کہ آفتاب تھوڑا سا میل کرتا ہے بیچ آسمان کے جانب مغرب کے
کہ اسکو زوال کہتے ہین اور آخر وقت اسکا یہ ہے کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اسکے کے سوا سایہ اصلی کے کہ وہ مراد ہے اس سایہ سے کہ وقت زوال
کے ہوتا ہے یعنی اکثر شہرون مین کہ آفتاب سمت الراس کو نہین پہونچتا وہان ہر چیز کا ٹھیک دوپہر کے وقت تھوڑا سا سایہ ہوتا ہے پس سوا اس
سایہ کے جبتک سایہ برابر اس چیز کے ہو جب تک وقت ظہر کا ہے اور جب تک کہ نہ آوے وقت عصر کا یہ تاکید ہے پہلے جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل کے سایہ پہنچا
وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس اسکا مطلب پہلے جملہ مین آچکا تھا اسکو تاکید کے لیے پھر فرمایا اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ درمیان ظہر اور
عصر کے وقت مشترک نہین ہے جیسے کہ امام مالک کہتے ہین پس ابتداے وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جبتک کہ آفتاب زرد نہین ہوتا جبتک وقت عصر کا
بلا کراہت باقی رہتا ہے چنانچہ اس حدیث مین اشارہ اسی کی طرف ہے بعد اسکے وقت جواز رہتا ہے غروب آفتاب تک اور مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضون کے نزدیک
یہ ہے کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوے کہ دیکھنے اسکے مین نظر خیرگی نہ کرے اور بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہے اسمین تغیر آجاوے
اور جاننا چاہیے کہ مذہب تینون اماموں کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوا انکے کا یہ ہے کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہے اور بعد اسکے وقت عصر کا آتا ہے
اور یہ حدیث دلیل انکی ہے اور ایک روایت امام اعظم رح سے بھی اسی طرح آئی ہے بلکہ بعضون نے لکھا ہے کہ فتویٰ بھی اسی پر ہے چنانچہ در مختار مین کتنی
کتابون سے ترجیح اسی روایت کو دی ہے اور مشہور روایت انکے مذہب کی یہ ہے کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہے و دلیلین انکی ہدایہ وغیرہ مین مذکور
ہین جو چاہے دیکھ لے پس علما نے لکھا ہے کہ مختار یہ ہے کہ ظہر ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لے اور عصر بعد دو مثل کے پڑھے تا بلا اختلاف درست ہوون اور
وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونے آفتاب کے سے شروع ہوتا ہے اور تمام ہوتا ہے وقت چھپنے شفق کے اور شفق نزدیک اکثر اماموں کے نام ہے
سرخی کا کہ بعد چھپنے آفتاب کے ظاہر ہوتی ہے اور سب اہل لغت بھی یہی کہتے ہین اور نزدیک ابو حنیفہ اور ایک جماعت علما کے نام سفیدی کا ہے کہ بعد
سرخی کے پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی یہی ہے کہ نام سرخی کا ہے چنانچہ شرح وقایہ مین فتویٰ اسی پر لکھا ہے پس احتیاط یہ چاہیے
کہ مغرب تو سرخی چھپنے کے اندر اندر پڑھ لے اور عشا بعد چھپنے سفیدی کے تا نماز بلا اختلاف ادا ہو اور وقت عشا بعد چھپنے شفق کے سے شروع
ہوتا ہے اور ٹھیک آدھی رات تک وقت مختار یعنی بلا کراہت باقی رہتا ہے اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تک ہے اور بعد طلوع صبح صادق کے وقت فجر کا
شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام وقت صبح کا مختار ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ وقت مختار اسفار
تک ہے اور بعد اسکے وقت جواز کا بیان اوقات نماز کا تمام ہو اگے جو فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہے درمیان دو شاخون شیطان کے یعنی دو جانب سر اسکے کے
جیسے کہ آیا ہے کہ شیطان سامنے آفتاب کے کھڑا ہوتا ہے وقت طلوع اسکے کے اور نزدیک کرتا ہے سر اپنا اس سے اور ایسے ہی وقت غروب کے پس سامنے ہوتا ہے
تاکہ آفتاب کو پوجتے ہین اور واقع ہوتا ہے سجدہ کفار کا طرف اسکے پس ڈالتا ہے اپنے خیال مین اور تابعداران اپنے کے مین کہ یہ عبادت اسکو
کرتے ہین اور اسکی طرف سجدہ کرتے ہین پس آنحضرت صلعم نے منع فرمایا اپنی امت کو اسوقت کے نماز پڑھنے سے تا عبادت خدا پرستون کی بیچ
بیچ وقت شیطان کے پوجنے والون کے نہ ہووے ع **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَہٗ صَلِّ مَعَنَا ھٰذَیْنِ یَعْنِی الْیَوْمَیْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الظُّہْرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ

والشمس مرتفعة بيضاء نقية ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما ان كان اليوم الثاني امره فابرد بالظهر فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق الذي كان وصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة فقال الرجل انا يا رسول الله قال وقت صلوتكم بين ما رأيتم رواه مسلم

اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا کہ اول و آخر وقت نماز کا کیا ہے پس فرمایا واسطے اسکے نماز پڑھ تو ساتھ ہمارے ان دو دنوں میں یعنی تا دکھاؤں تجھے اوقات نماز کے پس جبکہ ڈھلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنی اذان کا پس اذان دی پھر حکم کیا اسکو یعنی تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی نماز عصر کی اور آفتاب تھا بلند سفید صاف یعنی آلائش زردی سے پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی مغرب جس وقت کہ غائب ہوا سورج یعنی بمجرد غروب ہونے کے بغیر تاخیر کے پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی عشا جس وقت کہ غائب ہوئی شفق پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی نماز فجر کی اس وقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنی اس دن میں سب نمازیں اول وقت پڑھ کر دکھا دیں کہ اول وقت یہ ہے پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلال کو کہ ٹھنڈی کرے نماز ظہر کو پس ڈھیل کی ساتھ اسکے پس بہت ڈھیل کی اور نماز پڑھی عصر کی اور آفتاب بلند تھا تاخیر کیا نماز عصر کو زیادہ اس تاخیر سے کہ تھی اور نماز پڑھی مغرب کی پہلے چھپنے شفق کے یعنی متصل چھپنے شفق کے اور نماز پڑھی عشا کی پیچھے جانے تہائی رات کے اور نماز پڑھی فجر کی وقت روشن ہونے فجر کے پھر فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا وقت نماز سے پس کہا اُس شخص نے کہ میں حاضر ہوں اے رسول خدا فرمایا وقت نماز تمہاری کا درمیان اُس چیز کے ہے کہ دیکھا تمنے روایت کی یہ مسلم نے ف پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی عصر بیان ذکر وقت نماز کا نہ کیا اور ایسے ہی فجر اذان کا بیان کیا اور نہ اسکے مابعد میں اسلیے کہ ظاہر تھا اور پس بہت ڈھیل کی یعنی بہ نسبت پہلے دن کے کہ آج اتنی ڈھیل کی کہ جوش گرمی کا جاتا رہا اور تاخیر کیا عصر کو زیادہ اُس تاخیر سے کہ تھی یعنی پہلے دن جو تاخیر کی تھی بہ نسبت اسکے دوسرے روز زیادہ تاخیر کی کہ بعد مثلین کے نماز پڑھی اور پہلے دن تاخیر کرنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ تاخیر کی گئی تھی ظہر سے نہ یہ کہ تاخیر کی گئی تھی وقت جانے سے اور عشا کو آخر وقت تک تاخیر نہ کیا اسلیے کہ لوگوں کو جاگنے میں بے آرامی ہوگی اور اگر پہلے عشا کے سو رہیں گے تو سونا مکروہ ہوگا اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اول اور آخر وقت پہچان لیا تمنے پس جو درمیان ہے دونوں کے وقت ہے اول بھی اور اوسط بھی اور آخر بھی اور مراد آخر وقت سے وقت مختار ہے نہ وقت جواز اسلیے کہ بعد ان وقتوں کے کہ بیان فرمائے اور بھی وقت باقی رہتا ہے ۴

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امني جبريل عند البيت مرتين فصلى بي الظهر حين زالت الشمس وكانت قدر الشراك وصلى بي العصر حين صار ظل كل شيء مثله وصلى بي المغرب حين افطر الصائم وصلى بي العشاء حين غاب الشفق وصلى بي الفجر حين حرم الطعام والشراب على الصائم فلما كان الغد صلى بي الظهر حين كان ظله مثله وصلى بي العصر حين كان ظله مثليه وصلى بي المغرب حين افطر الصائم وصلى بي العشاء الى ثلث الليل وصلى بي الفجر فاسفر ثم التفت الي فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت ما بين هذين الوقتين رواه ابو داود والترمذي

روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل نے نزدیک خانہ کعبہ کے دو بار یعنی دو دن تا کیفیت اور اوقات نماز کے سکھلاویں پس نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی وقت ڈھلنے آفتاب کے اور تھا سایہ بقدر تسمے کے اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اُس وقت کہ ہو چکا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے یعنی سوائے سایہ اصلی کے اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اُس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار یعنی بعد غروب آفتاب کے اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی اُس وقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی اُس وقت کہ حرام ہوتا ہے کھانا اور پینا روزہ دار پر یعنی جب

صبح صادق ہوئی پھر جب ہوا اگلا دن نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی اُس وقت کہ ہوا سایہ اُسکا مانند اُسکے یعنی قریب ایک مثل کے ہوا اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اُس وقت کہ ہوا سایہ اسکا دو مثل اُسکے اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اس وقت کہ افطار کرتا ہو روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پھر التفات کیا طرف میرے پس کہا اے محمد صلعم وقت یہ ہی نبیوں کا ہے پہلے تجھسے تھے اور وقت درمیان ان دو وقتوں کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف اور تھا سایہ مانند تسمہ کے سایہ اصلی مختلف ہوتا ہے باعتبار اختلاف مکانوں کے اور اوقات کے اور بعضے شہروں میں بعضی فصلوں میں بالکل سایہ اصلی نہیں ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ میں بھی اُنیسویں سرطان کو نہیں ہوتا پس بیان فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں سایہ اصلی مکہ معظمہ میں بقدر چوڑان تسمہ جوتے کے تھا ۔

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز اخر العصر شيئا فقال له عروة اما ان جبريل قد نزل فصلى امام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له عمر اعلم ما تقول يا عروة فقال سمعت بشير بن ابي مسعود يقول سمعت ابا مسعود يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نزل جبريل فامني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب باصابعه خمس صلوات متفق عليه

روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نے دیر کی عصر کو کچھ یعنی وقت مختار سے ایک ذرہ دیر کر کے پڑھی پس کہا واسطے اُنکے عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اُترے پس نماز پڑھی آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی امامت کی آنکی پس کہا واسطے عروہ کی عمر نے جان کیا کہتا ہو تو اے عروہ پس کہا عروہ نے سنا میں نے بشیر بیٹے ابی مسعود سے کہ کہتا تھا سنا میں نے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اُترے جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑھی میں نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اُسکے حساب کرتے تھے حضرت صلعم ساتھ انگلیوں اپنی کے پانچوں نمازوں کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مطلب عروہ کا یہ تھا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلاویں حدیث امامت کرنے جبرئیل کی کہ پہلے دن اول وقت نمازیں پڑھائیں اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑھنی فضیلت رکھتی ہے تم نے کیوں تاخیر کر کے ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تھوڑی ہی کی پھر عمر بن عبد العزیز نے جو کہا جان کیا کہتا ہو مراد اُنکی یہ تھی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلعم سے ایک امر عظیم ہے چاہیے کہ اُس میں واجب ہے بلا سند نہ بیان کرنی چاہیے خبردار رہو تا اُس میں خطا نہ کرے اگرچہ عروہ جلیل الشان تھے اُنسے ایسی بات کہنی مناسب نہ تھی لیکن حکمت شان روایت کی اسکو باعث اس تنبیہ کی ہوئی پھر کہے عروہ نے کہا سمعت بشیرا آخر تک واسطے بیان حفظ اور ہوشیاری اپنی کے کہ میں اس بات میں علم یقینی رکھتا ہوں اور حدیث کو اُس شخص سے سنا ہو کہ اُسنے صحابی سے سنا اور اُنھوں نے حضرت صلعم سے اور اس حدیث میں بیان اوقات نماز کا نہ کیا اسلیے کہ مخاطب کو معلوم تھے پس اس روایت میں مبہم جان کیے اور اور روایتوں میں ساتھ تفصیل کے مروی ہے۔

وعن عمر بن الخطاب انه كتب الى عماله ان اهم اموركم عندي الصلوة من حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب ان صلوا الظهر ان كان الفيء ذراعا الى ان يكون ظل احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلاثة قبل مغيب الشمس والمغرب اذا غابت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه ومن نام فلا نامت عينه ومن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة رواه مالك

اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہ کہ اُنھوں نے لکھا طرف اپنے عاملوں کے تحقیق بہت ضرور کاموں تمہارے سے نزدیک میرے نماز ہے جسنے محافظت کی اسکی یعنی ساتھ شرائط اور ارکان کے ادا کیا

اُسکو اور نگہبانی کی اسپر یعنی ہمیشہ پڑھی اور باطل نہ کی بسبب سُنانے اور دکھانے کے اور عجب اور غرور کے محافظت کی اُسنے دین اپنے کی
یعنی تمام امور دین اپنے کی اور جسنے ضائع کیا اُسکو پس وہ شخص واسطے اُس چیز کے کہ سوائے نماز کے ہے بہت ضائع کرنیوالا ہے پھر لکھا یہ کہ
پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یعنی تک کہ ہو سایہ مانند ایک تمھارے کے یعنی سوائے سایہ اصلی کے اور پڑھو نماز عصر
ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف بقدر اُس چیز کے کہ چلے سوار چھ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور پڑھو مغرب جسوقت کہ غائب ہو
سورج اور پڑھو عشا جس وقت کہ غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سوئے یعنی پہلے عشا کے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی پس جو سوئے پس نہ سوئیو
آنکھیں اُسکی پس جو سوئے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی اور پڑھو نماز صبح ایسے وقت کہ ستارے ظاہر ہوں گھنے یعنی صبح کی تاریکی میں پڑھو روایت
کی یہ مالک نے ف جسنے محافظت نماز کی کی محافظت کی امور دین اپنے کی اسلیے کہ نماز ستون دین کا ہے اور باز رکھتی ہے برائیوں سے اور جسنے اُسکو
ضائع کیا یعنی بالکل نہ پڑھی یا واجبات اُسکے ترک کیے تو وہ سوائے نماز کے اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضائع کرنیوالا ہے کیونکہ یہ اصل عبادتوں
کی تھی جب اسکا خیال نہ کیا تو غیر اسکے کا کیا کریگا اور یہ جو فرمایا کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یعنی بعد اسکے متصل ساتھ
اسکے کہ اول وقت ظہر کا اور یہ بات باعتبار مکان خاص کے فرمائی کہ وہاں سایہ اصلی اسی قدر ہوگا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ وہ مختلف ہوتا ہے ساتھ
اختلاف مکانوں اور زمانوں کے اور نہ سوئیو آنکھیں اُسکی یہ بد دعا ہے ساتھ بے آرامی اور بیقراری کے اُسکے لیے کہ تاخیر کرے نماز عشا کی میں
اور سو رہے بغیر پڑھے یہ بد دعا تین بار کی تاکید کے لیے کہا ہے ابن حجر شافعی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونا پہلے نماز کے حرام ہے اور ہمارے
نزدیک یہ محمول ہے تفصیل پر کہ اگر بعد داخل ہونے وقت کے سوئے اور گمان رکھتا ہے کہ تمام وقت نماز کے میں سوتا ہی رہیگا تو نہیں جائز ہے
اُسکو سونا اور اگر اعتماد ہے اپنے نفس پر کہ بغیر جگائے جاگ اٹھیگا ایسے وقت کہ کامل نماز پڑھیگا وقت میں تو جائز ہے اور اگر پہلے وقت کے
سوئے تو اسمیں اختلاف کیا ہے علما نے بعضے تو پہلی سی تفصیل اسمیں بھی بیان کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں مطلق حرام نہیں اسلیے
پہلے وقت کے مکلف ساتھ نماز کے نہیں اور تفصیل جو پہلی صورت میں بیان کی وہ موافق ہے قواعد ہمارے کے ○ وعن ابن مسعود قال کان
قدر صلٰوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر فی الصیف ثلثة اقدام الی خمسة اقدام وفی الشتاء خمسة اقدام الی سبعة اقدام
رواہ ابو داؤد والنسائی ○ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا تھا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیوں میں تین قدم سے پانچ
قدم تک اور جاڑے میں پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف زیادتی بیچ سایہ جاڑے کے اسلیے ہوتی ہے کہ سایہ
اصلی اس فصل میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمی میں کم خصوصاً حرمین شریفین میں الا یہ دونوں وقت برابر ہیں اور بر تقدیر یہ حدیث دلالت کرتی ہے
اوپر تاخیر کرنے ظہر کے وقت زوال سے اور قدم مراد ہے ساتواں حصہ قد ہر شخص کے سے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہے باعتبار اسکے کہ قد آدمی کا
مقدار سات قدم اُسکے کے ہوتا ہے یہ جدول لکھی جاتی ہے کہ مناسب اس مقام کے ہے اسمیں مقدار ہر مہینے کے سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کے
اور مقدار شفق اور صبح صادق کی لکھی ہے اور اول بعض اصطلاحات اسکے معلوم کیا چاہیے تا مطلب اسکا خوب سمجھا جاوے جاننا چاہیے کہ ایک قدم ساٹھ
دقیقہ کا ہوتا ہے اور ایک دقیقہ ساٹھ آن کا ہوتا ہے اور آن یہ ہے کہ اسمیں گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے اور
ایک پل ساٹھ ریزے کا ہوتا ہے اور ایک ریزہ ساٹھ ذرہ کا ہوتا ہے اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہے جیسے کہ کہیں اُن
اور ذرہ اسقدر ہوتا ہے کہ اسمیں ایک حرف بھی نہ کہہ سکیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ پل اُسکو کہتے ہیں کہ اسمیں اٹھارہ بار لفظ اللہ کا کہیں
یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم نے بحسب افق دار الخلافہ شاہجہان آباد کے لکھی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے پسند کی ہے

نام برج و مہینہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حمل چیت	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۶ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۶ دقیقہ	۶ گھڑی ۲۳ پل	۱۷ قدم ۴۶ دقیقہ	۳ گھڑی ۲۶ پل
ثور بیساکھ	۳ گھڑی ۲۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۳ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۶ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۳ گھڑی ۲۹ پل
جوزا جیٹھ	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۵۹ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۰ پل
سرطان اساڑھ	۳ گھڑی ۹ پل	۴۸ دقیقہ	۱۷ گھڑی ۱۴ پل	۷ قدم ۴۸ دقیقہ	۶ گھڑی ۱۸ پل	۱۴ قدم ۴۸ دقیقہ	۵ گھڑی ۱ پل
اسد ساون	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۱۵ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۶ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۰ پل
سنبلہ بھادوں	۳ گھڑی ۲۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۳ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۶ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۳ گھڑی ۲۹ پل
میزان اسوج	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۶ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۶ دقیقہ	۶ گھڑی ۱۳ پل	۱۷ قدم ۴۶ دقیقہ	۳ گھڑی ۹ پل
عقرب کاتک	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵ قدم ۳۵ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۶۰ پل	۱۲ قدم ۳۵ دقیقہ	۵ گھڑی ۳۵ پل	۱۹ قدم ۳۵ دقیقہ	۳ گھڑی ۳۵ پل
قوس مگھر	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۳ پل	۱۶ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۰ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
جدی پوہ	۳ گھڑی ۳۰ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۳ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۳۶ پل	۲۳ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
دلو ماگھ	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۳ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۳ پل	۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
حوت پھاگن	۳ گھڑی ۳۰ پل	۵ قدم ۳۵ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۵۰ پل	۱۲ قدم ۳۵ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۰ پل	۱۹ قدم ۳۵ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۵ پل

باب تعجیل الصلوٰۃ

باب ہے بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کے ف یعنی نماز میں اصل یہ ہے کہ جلدی کرے اس میں بموجب قول اللہ تعالیٰ کے فاستبقوا الخیرات یعنی پس جلدی کرو بھلائیوں میں مگر کہ جہاں شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کرے اور امام شافعی کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہے مطلق اور امام اعظم رح کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں سب نمازوں میں اور عشا کو دیر کر کے پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہاں تک کہ آفتاب متغیر نہ ہووے اور جلدی پڑھنے کی حد یہ ہے کہ نصف اول وقت کے میں پڑھے۔

الفصل الاول

نص ہی عن سَیَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِیْ عَلٰی اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَةَ فَقَالَ کَانَ یُصَلِّی الْهَجِیْرَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَیُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی رَحْلِهٖ فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَکَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِیْنَ یَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِیْسَهٗ وَیَقْرَأُ بِالسِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یُبَالِیْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَلَا یُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا ابی برزہ اسلمی کے پاس کہا کہ باپ میرے نے کس طرح تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا کہ پڑھتے نماز ظہر کی کہ تم اسکو کہتے ہو پہلی نماز جس وقت کہ ڈھلتا تھا دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پھر پھرتا یعنی بعد عصر کے ایک ہم میں سے طرف مکان اپنے کے بیچ کنارہ مدینہ کے اور آفتاب زندہ ہوتا یعنی صاف ہوتا تیز سے

کہا سیار نے اور بھولا میں اس چیز کو کہ کہا ابوبرزہ نے بیچ حق نماز مغرب کے اور تھے حضرت صلعم کہ مستحب رکھتے تھے یہ کہ دیر کریں بیچ پڑھنے نماز عشا
وہ نماز کہ کہتے ہو تم اسکو عتمہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اسکے اور تھے پڑھتے نماز صبح کو اس وقت کہ پہچانتا آدمی
ہمنشین اپنے کو اور پڑھتے ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ نہیں پروا کرتے ساتھ دیر لگانے عشا کے تہائی رات تک
اور نہیں دوست رکھتے سونا پہلے عشا کے اور بات کرنی پیچھے عشا کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظہر کا وقت جو اس میں مذکور ہوا ظاہر یہ ہے
کہ اس وقت جاڑے کے دنوں میں پڑھتے ہونگے گرمی میں ٹھنڈے وقت پڑھنا ظہر کا یعنی حضرت صلعم سے ثابت ہوئی ہے قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتے ہیں
تاریکی کو کہ بعد غائب ہونے شفق کے پیدا ہوتی ہے اور اعراب عشا کو عتمہ کہتے تھے آخر کو حضرت نے اس نام سے منع فرمایا اور مراد تاخیر سے تاخیر تہائی رات تک
کی ہے اور مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اسکے یعنی دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکھتے تھے اسلیے کہ ختم عمل عبادت اور ذکر اللہ پر
ہووے کہ نیند بمنزلہ موت کی ہے اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اکثر علما مکروہ کہتے ہیں سونے کو پہلے عشا کے اور بعضوں نے اجازت دی ہے اور تھے ابن عمر
سوتے پہلے اسکے اور بعضوں نے اجازت دی ہے رمضان میں اور کہا نووی نے جب غالب ہووے نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونے وقت کا تو سونا مکروہ نہیں اور
کلام کرنے کو بعد عشا کے ایک جماعت علما کی نے مکروہ رکھا ہے از انجملہ ایک سعید بن مسیب ہیں کہ کہتے تھے سونا بعد العشاء یعنی بعد عشا پڑھے محبوب ہے
زیادہ طرف میرے لغو کلام کرنے سے بعد اسکے اور اجازت دی ہے بعضوں نے کلام کرنے کی علم میں اور بیچ اس چیز کے کہ ضرور ہو حاجتوں سے اور اجازت
دی ہے کلام کرنے کی ساتھ گھر والوں کے اور مہمان کے یہ ملا علی قاری رح نے لکھا ہے اور شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے کہ دونوں چیزوں میں اجازت ہے جو
اگر ہووے ساتھ قصد دفع کسل اور حاصل کرنے نشاط کے نماز میں جائز ہے خصوصاً رمضان میں اور کلام اگر ضروری ہو اور بے معنی نہ ہووے وہ بھی
جائز ہے وعن محمد بن عمرو بن الحسن بن علي قال سألنا جابر بن عبد الله عن صلوة النبي صلى الله عليه وسلم فقال
كان يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حية والمغرب إذا وجبت والعشاء إذا كثر الناس عجل وإذا قلوا
أخر والصبح بغلس متفق عليه اور روایت ہے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے کہا پوچھا ہم نے جابر بن عبد اللہ سے حال نماز نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کی دوپہر ڈھلے اور پڑھتے عصر ایسے حال میں کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنی روشن اور مغرب جس وقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جس وقت کہ
ہوتے بہت لوگ جلدی پڑھتے اور جب ہوتے کم دیر کر کر پڑھتے اور پڑھتے صبح اندھیرے میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عشا کے حق میں جو کہا
اس سے معلوم ہوا کہ اگر ساتھ قصد کثرت جماعت کے نماز کو اول وقت سے تاخیر کریں جائز ہے بلکہ مستحب اور لکھا ہے علما نے کہ امام ابوحنیفہ نے اور انکے
تابعین نے جو التزام اول وقت کا نہیں کیا ہے اسی سبب سے نہیں کیا ہے نہ یہ کہ اول وقت افضل نہیں ہے اول وقت بذاتہ افضل ہے لیکن بسبب بعضے عوارض خارجی کے
تاخیر اولی ہوتی ہے اور صبح جو تاریکی میں پڑھتے تھے ظاہر اسباب سے کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واسطے ہونے جماعت کثیر کے تھا کہ صحابہ شب بیدار تھے رات کے
سونے سے ملول ہوتے تھے پس صبح کو سویرے ہی موجود ہوتے تھے اور اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی میں پڑھتے
اور اگر ہووے بھی تو روشنی کے وقت پڑھنے میں امر واقع ہوا ہے اور امر ہمارے نزدیک راجح تر ہوتا ہے فعل سے وعن انس قال كنا
إذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر متفق عليه ولفظه للبخاري
اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم جس وقت نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے تھے ہم اپنے کپڑوں پر واسطے بچاؤ گرمی کے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہیں ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلی کو پہنے ہوئے کپڑے پر درست ہے
اور شافعیہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ کپڑے پہنے ہوئے نہ ہوتے تھے بلکہ گرمی کے لیے جدا کپڑا بچھا لیا کرتے تھے انکے نزدیک جائز نہیں ہے سجدہ کرنا

اُس کپڑے پر کہ ہلے بسبب حرکت کرنے مصلی کے اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوۃ میں اس خیال سے لایا ہے کہ اول وقت میں زمین زیادہ گرم ہوتی ہے پس گرمی میں بھی ظہر اول وقت پڑھتے تھے باوجودیکہ یہ بات اس سے نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بعضے وقت بیچ غیر اول وقت کے بھی زمین گرم ہوتی ہے بلکہ زیادہ تر **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة وفي رواية للبخاري عن ابي سعيد بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم واشتكت النار الى ربها فقالت رب اكل بعضي بعضا فاذن لها بنفسين نفس في الشتاء ونفس في الصيف اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمهرير متفق عليه وفي رواية للبخاري فاشد ما تجدون من الحر فمن سمومها واشد ما تجدون من البرد فمن زمهريرها اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹھنڈے وقت پڑھو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کے ابو سعید سے لفظ بالظہر کا بجائے بالصلوۃ کے آیا ہے یعنی ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت میں یہ بھی زیادہ آیا ہے پس تحقیق شدت گرمی کی بھاپ ہے دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنے کے پس کہا اے رب میرے کھایا بعضے میرے نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اُسکے ساتھ دو دم لینے کے ایک دم جاڑے میں اور ایک دم گرمی میں شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو سردی سے انھیں دو دموں کے سبب سے ہے کہ گرمی اور جاڑے میں لیتی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے واسطے بخاری کے پس شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے بسبب دم گرم دوزخ کے ہے اور شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم سردی سے پس بسبب دم سرد اُسکے کے ہے **ف** کھایا بعضے میرے کو بعض نے یہ کنایہ ہے اختلاط اور اژدحام اجزا سے گویا ہر ایک چاہتا ہے کہ فنا کرے دوسرے کو اور بیٹھے بجائے اُسکے پس حکم کیا ساتھ دو دم لینے کے مراد سانس کا شعلہ مارنا اور باہر نکلنا اُسکا ہے دوزخ سے جیسے کہ حیوان دم لیتا ہے اور ہوا باہر نکلتی ہے اور ایسے وقت میں نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی ہے اسلیے کہ اسوقت خشوع حاصل نہیں ہوتا اور اسمیں تین شبہ وارد ہوتے ہیں اول تو یہ کہ شکایت کی آگ نے اور اس سے دم سرد نکلتا ہے اسکے کیا معنی جواب یہ کہ مراد آگ سے جگہ اُسکی ہے یعنی دوزخ اور اسمیں طبقہ زمہریر بھی ہے دوسرا یہ کہ یقیناً معلوم ہوا ہے کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب اور اوضاع کے سے ہے پس اُسکو آثار دم لینے دوزخ کی سے کہنا اسکی کیا وجہ جواب اسکا یہ کہ سختی گرمی اور سردی کی کو فرمایا ہے آثار دم لینے دوزخ کے سے نہ اصل گرمی کو اور سردی کو اگر کوئی فلسفی کہے کہ سختی گرمی اور سردی کی بھی بسبب قرب و بعد آفتاب کے ہے جواب اسکا یہ کہ باوجود اسکے ہو سکتا ہے کہ دوزخ کے دم نے سخت تر کیا ہو انکار اُسکا باوجود خبر مخبر صادق کے بعید ہے طریقہ اسلام سے تیسرا یہ کہ بموجب اس حدیث کے چاہیے کہ بیچ وقت سختی سردی کے نماز فجر کو بھی تاخیر کرے جواب اسکا یہ ہے کہ سردی صبح کو آفتاب نکلنے تک رہتی ہے اگر جبتک تاخیر کریں تو وقت جاتا رہتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی میں ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہے اور اسی طرح صحابہ سے بھی منقول ہے بیچ حدیث بخاری کے آیا ہے کہ صحابہ نماز ٹھنڈے وقت پڑھتے تھے یہانتک کہ ٹیلوں کے سائے زمین پر پڑنے لگتے تھے اور ٹیلے پھیلے ہوئے ہوتے ہیں سائے اُنکے دیر میں زمین پر پڑتے ہیں بخلاف چیزوں مرتفع مانند منارے وغیرہ کے کہ انکے سائے جلدی معلوم ہونے لگتے ہیں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ صحابہ دیواروں کے سائے میں سے نماز کو جاتے تھے اور دیواریں اُس وقت میں دو گز کی تھیں اور بعضوں نے آدھے وقت تک تاخیر کو کہا ہے اور بعید ہے حمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کے واسطے ٹھنڈک اسکی کے بہ نسبت گرمی وقت استوا کے جیسے کہ بعضے شافعی کہتے ہیں کیونکہ ہونا اسکا سرد تر بہ نسبت استوا کے خلاف تجربہ کے ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ سخت تر گرمی شام کو میں بیچ وقت ہونے سایہ کے ایک مثل تک ہے پس ابراد واجب ہوگا اُسے بھی تاخیر کرے حاصل یہ کہ حدیثیں صحیح مبالغہ ابراد کے بہت سی وارد ہوئی ہیں

اور وہ جو صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ہمنے شکایت کی آنحضرت سے گرمی دوپہر کی پس قبول نہ کی عرض ہماری وہ محمول ہے اسپر کہ انہوں نے التماس تاخیر کی تمام وقت سے کی تھی واللہ اعلم اور یہ جو امام شافعی کہتے ہیں کہ ابراد رخصت ہے اور وہ بھی انکے لیے ہے کہ بیچ طلب جماعت کے مسجدوں میں جاتے ہیں اور مشقت کھینچتے ہیں اور جو کہ تنہا ادا کرے یا مسجد قوم کی میں بیٹھے دوست رکھتا ہوں میں کہ تاخیر نہ کرے اول وقت سے یہ مخالف ظاہر حدیث کے ہے اور ترمذی ایک حدیث لایا ہے کہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلعم سفر میں بھی حکم کرتے تھے ساتھ ابراد کے باوجودیکہ سب ایک ہی جا جمع تھے اور کہا ترمذی نے کہ قول اس شخص کا کہ گیا ہے طرف تاخیر ظہر کے بیچ شدت گرمی کے اولی اور اشبہ ہے ساتھ اتباع کے **وعن** أنسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنی روشن پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کے پس پہونچتا انکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ کے چار کوس پر تھے یا مانند اسکے یعنی قریب چار کوس کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عوالی جمع عالیہ کی ہے وہ مکان ہین مشہور باہر شہر مدینہ کے بلندی پر **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ یعنی نماز عصر کی کہ آخر وقت میں پڑھی جاتی ہے نماز منافق کی ہے بیٹھا رہتا ہے انتظار کرتا ہے آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہے زرد اور ہوتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے یعنی قریب غروب کے ہوتا ہے کھڑا ہوتا ہے یعنی نماز کے لیے پس ٹھونگیں مارتا ہے چار نہیں یاد کرتا اللہ کو اُسمیں مگر تھوڑا روایت کی یہ مسلم نے **ف** ٹھونگیں مارتا ہے چار یعنی جلدی جلدی سجدے کرتا ہے بغیر طمانیت کے جیسے کہ جانور دانہ چنتا ہے اور سجدے عصر میں ہوتے ہیں آٹھ اور بیان چار فرمانے کے یہ ہے کہ پہلے سجدے کے بعد گویا جیسے سر نہ اٹھایا تو دونوں سجدوں نے حکم ایک سجدے کا پکڑا باعتبار اسکے فرمایا کہ دونوں سجدوں کو ایک کر اعتبار کیا اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازوں کا نہ کیا اسلیے کہ یہ نماز وسطی ہے اسکی رعایت نہ کرنی بہت بُری بات ہے نسبت اوروں کے اور کہا ہے مظہر نے کہ جسنے تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنے کو ساتھ منافق کے کیونکہ منافق نہیں اعتقاد رکھتا ہے صحت نماز کی بلکہ پڑھتا ہے واسطے بچنے کے تلوار سے اور نہیں پروا کرتا ہے تاخیر کی اسلیے کہ نہیں چاہتا ہے ثواب پس واجب ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے منافق کی **وعن** ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اُس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹے گئے اہل اسکے اور مال اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئے اسکے گھر کے لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہوئے پس چاہیے کہ ڈرے اسکے فوت ہونے سے مانند ڈرنے کے جاتے رہنے اہل و مال کی سے بلکہ زیادہ اُس سے اور وجہ خاص اسی کے ذکر کرنے کی یہ ہے کہ نماز وسطی ہے پس ترک اسکا بدتر ہے ترک کرنے غیر اسکی سے **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ الْعَصْرَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئے عمل اسکے روایت کی یہ بخاری نے **ف** بسبب ترک کرنے اس نماز کے بہت ثواب ہاتھ سے گیا اسکو باطل ہونا عملوں کا فرمایا تہدید کے لیے مراد یہ ہے کہ اسدن کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملوں میں

اور یہ مراد نہیں ہے کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہ بات اُسی کے لیے ہوتی ہے کہ مرتد مرتا ہے کذا قالہ الطیبی اور حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہو جاتے ہیں حتی کہ حج پھر کرے اُنکے نزدیک قید مرتے دم کی نہیں اور معتزلہ کے نزدیک کبائر سے بھی عمل حبط ہو جاتے ہیں ۔ ع

وعن رافع بن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ متفق علیہ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پھرتا ایک ہم میں سے ایسے وقت کہ البتہ دیکھتا جگہ گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مغرب اول وقت پڑھتے ایسے وقت کہ اگر بعد اسکے کوئی تیر پھینکتا تو دیکھتا کہ کہاں گرا ہے اول وقت نماز مغرب کی پڑھنی مستحب ہے بالاتفاق ۔ ع

وعن عائشۃ قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے حضرت اور اصحابؓ نماز پڑھتے عشا کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عائشہ نے پھر اسکو عتمہ کہا شاید کہ جب تک حدیث منع کی انکو نہ پہونچی ہوگی اور تہائی رات تک وقت مختار ہے عشا کا اور وقت جواز صبح کے پہلے پہلے تک ۔ ع

وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس متفق علیہ اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے صبح کی پس پھرتیں عورتیں لپٹی ہوئیں بیچ چادروں اپنی کے نہ پہچانی جاتی تھیں بسبب اندھیری کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھرتیں عورتیں یعنی جنہوں نے نماز حضرت کے ساتھ پڑھی تھی ۔ ع

وعن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورہما قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ فصلی قلنا لانس کم کان بین فراغہما من سحورہما ودخولہما فی الصلوۃ قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین آیۃ رواہ البخاری اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونوں نے سحر کھائی پس جب فارغ ہوئے سحر اپنی سے دونوں کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑھی کہا ہم نے انس کو کتنا تھا فرق درمیان فارغ ہونے انکے کے سحر اپنی سے اور درمیان داخل ہونے انکے کے نماز میں کہا فرق تھا مقدار اُس چیز کے کہ پڑھے آدمی پچاس آیتیں یعنی متوسط روایت کی یہ بخاری نے **ف** کہا ہے تورپشتی نے کہ یہ اندازہ ایسا ہے کہ نہیں جائز ہے عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرت جو یہ کرتے تھے بسبب مطلع کرنے اللہ تعالی کے کرتے تھے اور حضرت معصوم تھے خطا کرنے سے دین میں اور کو کہاں یہ رتبہ ۔ ع

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او یؤخرون عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہونگے تجھ پر مسلط سردار کہ تاخیر کرینگے نماز کو یا تاخیر کرینگے وقت مختار اسکے سے کہا میں نے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو فرمایا نماز پڑھ تو وقت اُسکے پر پس اگر پاوے تو اس نماز کو ساتھ انکے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کی یہ مسلم نے **ف** لفظ او کا او یؤخرون عن وقتہا میں شک راوی کا ہے یعنی کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے لفظ یمیتون کا کہا یا یؤخرون کا معنی دونوں کے ایک ہی ہیں حاصل حدیث کا یہ ہے کہ کیا حال ہوگا تیرا جب دیکھے گا اُس شخص کو کہ حاکم ہوگا تجھ پر سستی کرنیوالا نماز میں کہ تاخیر کریگا اسکو اول وقت اسکے سے اور تو قادر نہیں ہوئیگا اُسکی مخالفت پر اور ڈر یہ ہوگا کہ اگر اُسکے ساتھ پڑھتا ہے تو فوت ہوتی ہے فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت

کرتا ہے اسکی تو ڈر ہے اُسکی ایذا کا اور فوت ہوتی ہے فضیلت جماعت کی پس آگے اُسکے ابو ذر نے تدبیر اسکی پوچھی فرمایا نماز پڑھو تو مستحب وقت پر
پس اگر پاوے تو نماز کو یعنی حاضر ہووے تو اُسوقت ساتھ اُنکے پھر پڑھ نماز کہ یہ جو اُنکے ساتھ پڑھیگا نفل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام
تاخیر کرے نماز کو وقت مستحب سے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ نماز اپنی پڑھ لیں اول وقت میں پھر امام کے ساتھ پڑھیں تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی
پاویں اور یہ حکم عشا اور ظہر میں ہے اسلیے کہ صبح اور عصر کے بعد نفل پڑھنی مکروہ ہیں اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں اور نفل تین رکعت شرع سے ثابت
نہیں ہوئی اور اس حدیث میں یہ حکم جو مطلق ہے بسبب ضرورت کے تھا کہ نماز اُن امرا کے ساتھ نہ پڑھنے میں فتنہ اٹھتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہے
فتنہ اٹھانے سے یعنی ایسی ضرورت میں مباح ہو جاتی ہیں مکروہات اور اس حدیث میں حضرت نے خبر غیب کی دی ہے تھی اور از معجزہ ہے سو وہ واقع ہوئی
بنی امیہ کے زمانہ میں ۱۲ ح **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان
تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُسنے نماز صبح کی
اور جسنے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُسنے عصر یعنی نماز اُسکی باطل نہیں ہوتی پس چاہیے کہ باقی رکعتیں پڑھکر نماز
پوری کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قول اکثر اہل علم کا یہی ہے کہ بسبب طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے نماز فجر اور عصر کی باطل نہیں ہوتی اور
امام ابو حنیفہ اور توابع انکے کے نزدیک یہ ہے کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونے آفتاب کے باطل ہو جاتی ہے اور نماز عصر کی بسبب غروب کے باطل نہیں ہوتی لیکن
یہ حدیث حجت ہے اُنپر جواب انکا یہ ہے کہ تعارض واقع ہوا درمیان اس حدیث کے اور اُن حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں نماز کی نہی میں وقت طلوع کے
اور غروب کے نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل پس عمل کیا ہمنے قیاس پر بحسب قاعدہ اصول فقہ کے کہ جب تعارض ہووے دو آیتوں میں تو
رجوع کرے حدیث میں اور اگر دو حدیثوں میں تعارض ہووے تو رجوع کرے قیاس میں پس قیاس نے ترجیح دی حکم اس حدیث کو
نماز عصر میں اور ترجیح دی حکم حدیثوں نہی کو نماز فجر میں اسلیے کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہے پس واجب ہوتی ہے نماز ساتھ صفت کمال کے
اور جب بسبب طلوع ہونے آفتاب کے نقصان اُسمیں آگیا تو ادا نہوئی جیسی کہ واجب ہوئی تھی یعنی کامل اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب اُسمیں زرد
ہوتا ہے ناقص ہے پس وجوب اُسکا بھی ساتھ صفت نقصان کے ہوا پس ساتھ طاری ہونے نقصان کے بسبب غروب کے فاسد نہیں ہوگی اور
ادا ہوگی جیسی کہ واجب ہوئی تھی یعنی ناقص اور شافعیہ احادیث نہی کو مخصوص ساتھ نوافل کے رکھتے ہیں اور فرائض کو تینوں اوقات
میں جائز کہتے ہیں لیکن ظاہر حدیثوں سے نہی عام معلوم ہوتی ہے اور ابن ملک نے پہلے جواب حدیث کے یہ معنی کہے ہیں کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز صبح کی
پہلے طلوع ہونے آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اُسکا پس اگر نہیں تھا اہل واسطے نماز کے پھر ہوا اہل اس حال میں کہ تحقیق باقی رہا تھا وقت سے بقدر
ایک رکعت کے تو لازم ہوتی ہے وہ نماز اُسکو ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادرک احدکم سجدۃ
من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس
فلیتم صلوتہ رواہ البخاری اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمہارا ایک رکعت
نماز عصر سے پہلے غائب ہونے آفتاب کے پس چاہیے کہ تمام کرے نماز اپنی اور جسوقت کہ پاوے ایک رکعت نماز صبح سے پہلے نکلنے آفتاب کے پس چاہیے کہ
پوری پڑھے نماز اپنی روایت کی یہ بخاری نے **ف** پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی حنفیہ اسکے یہ معنی کہتے ہیں کہ اعادہ کرے اسکو یعنی قضا
پڑھے اسکی اور شافعیہ یہی معنی کہتے ہیں جو کہ پہلی حدیث میں مذکور ہوئے ۱۲ ح **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْنَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِي رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے نماز کو یا سو جاوے غافل ہو کر اس سے پس بدلا
اسکا یہ ہے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک روایت کے نہیں بدلا واسطے اسکے مگر یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے ف
جسوقت کہ یاد آوے وہ یعنی بعد بھولنے کے یاد آوے یا بعد سونے کے یاد آوے اور نہیں بدلا واسطے اسکے مگر یہ یعنی کفارہ اسکا سوائے
قضا کے اور کچھ نہیں یعنی کئی نمازیں پڑھنی یا صدقہ دینا لازم نہیں آتا ہے جیسے کہ ترک کرنے روزے رمضان کے سے بغیر عذر کے صدقہ وغیرہ لازم
آتا ہے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نماز گئی ہوئی کہ یاد ہووے تاخیر نہ کیجاوے ۶ ع ح وعن اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْنَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا
فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہیں بیچ سو جانے
کے قصور سوائے اسکے نہیں کہ قصور جاگنے میں ہے پس جسوقت کہ بھول جاوے ایک تمہارا نماز یا سو جاوے غافل ہو کر اس سے پس چاہیے کہ نماز پڑھے
جسوقت کہ یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے روایت کی یہ مسلم نے ف نہیں بیچ سو جانے کے قصور
یعنی ہونے کی حالت میں تقصیر نہیں نسبت کیجاتی ہے طرف سونے والے کے بیچ تاخیر کرنے نماز کے کیونکہ اس حالت میں مکلف نہیں سوائے اسکے نہیں کہ
تقصیر جاگنے میں ہے کہ کسواسطے پہلے غلبہ نیند کے سو گیا اور کیوں ایسے کام کیے کہ سبب نیند اور نسیان کے ہوئے مثل لیٹ جانے کے اور شطرنج کھیلنے
کے اور مشغول ہونے کے ایسے کاموں میں کہ نسیان پیدا کرتے ہیں اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنی وقت یاد کرنے نماز کے کہ سبب یاد کرنے
میرے کی ہے ۶ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن علیؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا
اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی
تین چیزیں ہیں کہ نہ دیر کر انکو نماز جسوقت کہ آوے وقت اسکا اور جنازہ جسوقت کہ طیار ہو اور عورت بے خاوند کی جسوقت کہ پاوے تو واسطے اسکے ہمقوم روایت
کی یہ ترمذی نے ف جنازہ جسوقت طیار ہو کہا اشرف نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ نماز جنازے کی نہیں مکروہ ہے اوقات مکروہ میں یہ نقل کیا طیبی شافعی نے
اور اسی طرح ہمارے نزدیک بھی ہے کہ جسوقت جنازہ آوے اوقات مکروہ میں یعنی وقت طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے اور ٹھیک دوپہر کو تو نہیں مکروہ ہے
نماز اسپر لیکن جب پہلے ان وقتوں کے آویگا اور نماز ان وقتوں میں پڑھینگے تو مکروہ ہے اور یہی حکم سجدہ تلاوت کا ہے اور بعد نماز صبح کے اور پہلے عصر کے اور بعد
عصر کے سوائے اوقات مکروہہ کے دونوں چیزیں نہیں مکروہ ہیں مطلق اور ایم کہتے ہیں عورت بے خاوند کو یعنی خواہ بن بیاہی ہو خواہ رانڈ ہو خواہ
خاوند نے طلاق دیدی ہو اور طیبی نے کہا ہے کہ ایم اسکو کہتے ہیں کہ جسکے زوج نہو مرد ہو یا عورت ہو ثیب ہو یا باکرہ ہو اور کفو یہ ہے کہ وہ مرد برابر
عورت کے اسلام میں اور حریت میں اور صلاح میں اور نسب میں اور کسب میں اور حل میں ہے ح ف اسے جانیو کہ غرض اس کتاب کے مولف کی ذکر کرنے کا قول
سے سو کہ عقیدہ ہے سب اہل سنت وجماعت کا کہ ادنے سنت کے انکار کرنے سے یا اسکے حقیر جاننے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور نکاح کر دینا عورت کا ایسی
سنت ہے کہ اکثر حدیثوں میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی تاکید فرمائی ہے پس عجب ہے کہ جو کوئی دعوی اسلام کا کرے وہ ایسی سنت کو ترک کرے پیغمبر
صاحب کی سنت کا حامی نہ ہووے اور لوگوں کے طعنہ کا خیال ہووے لوگوں کے طعنے سے کبھی نہیں بچا چاہتا ہے بلکہ مستند کو چاہیے کہ اسکو بھی فخر اپنا جانے
کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اچھے لوگوں پر عوام طعن ہی کرتے سے ہیں اور وہ بچا آوری احکام الٰہی میں ہرگز تصور نہ کرتے تھے چنانچہ ایک بزرگ کا
حال سنا ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک مرد سے چپکے سے کر دیا یہاں تک کہ بیوی سے بھی اطلاع نہ کی جب انکی بیوی نے سنا تو کہا بڑی تمہاری

ناک کٹائی ہوئی اور بہت سی باتیں بنائیں جیسے کہ معمول جاہلان محدثون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائے اور مریدون سے پوچھا
کہ بھائیو میرے منہ پر ناک بھی ہے یا نہیں وہ متعجب ہوئے اور کہا ہان ہے فرمایا کہ بیوی میری کہتی ہے کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض انکی یہ تھی کہ لوگون کے
کہنے سے جو بات کہ حقیقت میں بُری نہیں ہوتی ہے وہ بُری نہیں ہو جاتی اور اسکے کرنیوالے کی شخصیت میں بٹا نہیں لگتا اور حضرت مولانا عبدالقادر رحمۃ اللہ
وانکحوا الایامی کے فائدے میں ترجمہ اس حدیث کا لکھا ہے وہ یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین کام میں دیر نہ کرنا فرض
جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو اور رانڈ عورت جب جوڑ ملے اسکی ذات کا جو کوئی دوسرا نکاح نہ کرنے کو عیب دے اسکا ایمان سلامت نہین
اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی بیاہ دیے سے مغرور نہ ہو جاوین اور تمہارا کام نہ چھوڑ دین یعنی اگر انپر اعتماد ہو کہ یہ نیک بخت ہین
بیاہ دینے سے کام نہ چھوڑ دینگے تو انکا بھی نکاح کر دو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ
مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہے اور آخر وقت سبب معاف کرنے اللہ کا ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف مراد اول وقت سے
اول وقت مختار ہے اسلیے کہا کہ حنفیہ کے نزدیک جو بعضی نمازون کو تاخیر کرتے ہین یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنےٰ ہے اسلیے کہ انکا اول وقت
مختار نہین انمین تاخیر ہی مختار ہے اور وقت آخر سبب عفو کا ہے وقت آخر سے مراد وقت کراہت کا ہے مثل تغیر ہونے آفتاب کے عصر مین اور عشا مین
بعد آدھی رات کے پس یہ سبب عفو کا ہے یعنی غیر مواخذہ اسپر نہین ہونے کا کہ نماز ذمہ سے ادا ہو گئی وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ
اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ام فروہ سے کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہے یعنی بہت ثواب رکھتا ہے
فرمایا نماز اول وقت پڑھنی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے نہین روایت کیجاتی یہ حدیث مگر
حدیث عبداللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کے ف نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کے افضل یہی ہے اگر ساتھ
جماعت کے میسر ہو اور بعضی حدیثون مین اور عملون کو بھی افضل فرمایا ہے وہان تفضیلت اضافی مراد ہے یعنی بعضا عمل بعضے حیثیت سے فضیلت
رکھتا ہے اور عملون پر اور بعضا عمل اور حیثیت اور نیت سے فضیلت رکھتا ہے اور نماز افضل ہے علی الاطلاق یعنی بہمہ وجوہ یہ افضل ہے بعد ایمان کے سب اعمال پر
اور نسب عبداللہ کا یون ہے عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبداللہ حضرت عمر کی اولاد مین سے ہے اسلیے اسکو عمری کہا
اور ترمذی نے تو لیس بالقوی کہا اور اورون نے کہا ہے بلکہ یہ حدیث صحیح ہے نقل ابن الملک سے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے
کہا نہین نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دوبار یہانتک کہ وفات دی انکو اللہ تعالی نے روایت کی یہ ترمذی نے
ف یعنی جب حضرت نماز پڑھتے وقت مختار ہی مین پڑھتے تھے مگر ایک بار آخر وقت مین پڑھی ہے یہ بیان شاید انکے لیے ہے کہ حضرت عائشہ نے
اس نماز کو دیکھا نہین گمان ہے کہ جو حضرت صلعم نے جبرئیل کے ساتھ آخر وقت پڑھی تھی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنے کے لیے اتفاق ہوا تھا اور کیا
ایک سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑھا کر دکھائی وہ بھی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کے لیے تھی سوائے ان دو بار کے ایک دفعہ پڑھی آخر وقت
تاکہ لوگ معلوم کرلین کہ یہانتک جائز ہے ہو جاتی ہے ع وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ

اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا لَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنِ الْعَبَّاسِ
اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھ بھلائی کے یا فرمایا فطرت پر یعنی طریقہ اسلام پر
جب تک کہ نہ دیر کرینگے مغرب کو یہانتک کہ بہت ہوں ستارے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہ دارمی نے عباس سے ف اس سے
معلوم ہوا کہ بسبب ستارہ نکلنے کے کراہت نہیں ہوتی جب گھنگے ہوتے ہیں کراہت آجاتی ہے اور حضرت نے جو ایکبار تاخیر کی تھی بیان جواز کے لیے
کی تھی ورنہ اکثر اول ہی وقت پڑھتے تھے ہم ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ
عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مشکل جانتا میں امت اپنی پر البتہ حکم کرتا انکو یعنی وجوبا یہ کہ تاخیر
کریں نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ
وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس
نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیے گئے ہو ساتھ اس نماز کے تمام امتوں پر اور نہیں پڑھی یہ نماز کسی امت نے پہلے تمہارے روایت کی یہ ابو داؤد
نے ف پہلے جبرئیل کی حدیث میں گذرا ہے کہ انھوں نے حضرت صلعم کو پانچوں نمازیں پڑھا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
عشا اگلے انبیا کے وقت میں بھی پڑھتے تھے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونوں حدیثوں میں محدثین نے یوں دی
کہ عشا خاص اگلے رسول ہی پڑھتے تھے کہ یہ امت سے زیادہ انپر واجب تھی انکی امت پر واجب تھی جیسے کہ نماز تہجد کی واجب تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر
نزدیک بعضوں کے اور نہیں واجب ہم پر پس اس حدیث میں جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اس سے عشا کا واجب ہونا امتوں پر نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ
انبیا پڑھتے تھے اور اسمیں جو فرمایا کہ یہ نماز نہیں پڑھی کسی امت نے پہلے تمہارے اس سے انکار اگلے انبیا کے پڑھنے کا نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ امتوں
نے پڑھی تھی نہیں خاص یہی امت پڑھتی ہے پس دونوں حدیثوں میں تعارض نہ باقی رہا یا اس حدیث میں ساتھ لفظ ہذا کے اشارہ ہے طرف وقت اسفار کے
کہ اسمیں شریک ہیں تمام انبیا اور امتیں انکی بخلاف اور وقتوں کے کذا قال الطیبی ہم ع وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ
بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی عشا پچھلی کا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس نماز کو وقت ڈوبنے چاند تیسری تاریخ کے روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف تیسری شب کو
چاند قریب پانچویں حصہ رات کے غروب ہوتا ہے پس یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچھلی اسلیے کہا کہ کبھی مغرب کو
بھی عشا کہتے ہیں پس نسبت اسکے یہ عشا پچھلی ہے ۲ ع وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَیْسَ عِنْدَ النَّسَائِیِّ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ
اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی میں پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی میں پڑھنا نماز کا بہت
بڑا ہے واسطے ثواب کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور نہیں نزدیک نسائی کے یہ لفظ فانہ اعظم للاجر ف ظاہر
عبارت اس حدیث کے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی میں کرے تعاہر مذہب حنفی یہی ہے کہ شروع اور ختم دونوں اسفار میں

ہوں اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب ہمارے سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی میں کرے اور ختم اسفار میں یعنی قرأت طویل پڑھے تا پڑھتے پڑھتے صبح روشن ہو جاوے کہا ہے علما نے کہ یہ تاویل اولی اور احسن ہے کہ اس سے تطبیق حدیثوں میں ہو جاتی ہے اور ایک اور وجہ تطبیق کی حدیث سے کہ بیچ شرح السنۃ کے واقع ہے معلوم ہوتی ہے کہ باعتبار دو زمانہ کے ہے یعنی زمانہ جاڑے کے میں غلس میں نماز فجر کا پڑھنا بہتر ہے اور زمانہ گرمی کے میں اسفار کرنا بہتر ہے چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہ ہے قال معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال اذا کان فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القراءۃ قدر ما تطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر والناس نیام فامہلہم حتی ادرکوا یعنی الصلوٰۃ اور حد اسفار کی ہمارے علما سے یہ منقول ہے کہ اتنا وقت ہو کہ قرأۃ مسنون کہ چالیس سے ساٹھ یا سو آیتوں تک ہے اسمیں ساتھ ترتیل کے پڑھ لے اور بعد فراغ نماز کے اگر طہارت میں خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اوپر طرح مذکور کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ۔ ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن رافع ابن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحر الجزور فنقسم عشر قسم ثم نطبخ فناکل لحما نضیجا قبل مغیب الشمس متفق علیہ

اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصے پھر پکایا جاتا پھر کھاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر جلدی پڑھتے ہونگے بوقت پہونچنے سایہ کے ایک مثل کو یا تھوڑی دیر کے بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہے اور ایک روایت امام اعظم صاحب سے بھی یہی ہے اور فتوی بھی بعضوں نے اسپر دیا ہے اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہ ہے کہ بعد دو مثل کے وقت ہوتا ہے انکی طرف سے تاویل اسکی یہ ہو سکتی ہے کہ شاید یہ گرمیوں کے موسم میں کرتے ہونگے کہ دن بڑا ہوتا ہے اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب عصر پڑھے پہلے متغیر ہونے آفتاب کے تو باقی وقت میں غروب تک مثل اس عمل کے ہونا ممکن ہے جسنے ماہر پکانیوالوں کو کہ امیروں کے ساتھ سفروں میں اسطرح عمل کرتے ہیں دیکھا ہوگا وہ اسکو بعید نہیں جانے گا ۔ ع ح

وعن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء الآخرۃ فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیء شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوٰۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوٰۃ وصلی رواہ مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا تھے ہم ایک رات انتظار کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشا پچھلی کے پس نکلے حضرت طرف ہمارے اسوقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اسکے پس نہ جانا ہمنے کہ کچھ چیز تھی کہ مشغول کیا تھا اسنے انکو بیچ اہل انکے کے یعنی باز رکھا تھا موافق عادت کے سویرے نماز پڑھنے سے یا سوائے اسکے یعنی یا ذات شریف کو کچھ عذر پیش آیا تھا کہ اسنے باز رکھا پس فرمایا جسوقت کہ نکلے تحقیق تم منتظر ہو نماز کے نہیں انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین میں سے سوائے تمہارے اور اگر نہ ہوتا گران امت میری پر البتہ نماز پڑھتا میں ساتھ انکے اسوقت یعنی لازم کرتا کہ اسی وقت پڑھا کروں پھر حکم کیا مؤذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھی روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہیں انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین میں سے سوائے تمہارے یعنی یہود و نصاری وغیرہا سوائے تمہارے کوئی انتظار اسکا نہیں کرتے ہیں اسلیے کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہے پس جتنا انتظار زیادہ کروگے ثواب زیادہ پاؤگے

کہ قوت امام کا ہو شفقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی جیسے کہ مذہب امام اعظم رح کا ہی اور کبھی حضرت اول وقت مین پڑھتے تھے جب کہ حاضر ہوتے تھے اکثر صحابہ جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو جمع ہوتے تھے اول نماز پڑھتے تھے اور جو دیر کر جمع ہوتے تھے دیر کر پڑھتے تھے امام احمد کا مذہب یہی ہی ۲ ع ۲ ع **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوات نحو من صلوتكم وكان يؤخر العتمة بعد صلوتكم شيئا وكان يخفف الصلوة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم پڑھتے نمازین مانند یعنی قریب نمازون تمہاری کے یعنی رعایت اوقات مین نہ باقی صفات مین اور تھے تاخیر کرتے عشا کو بعد نماز تمہاری کے کچھ اور تھے سبک پڑھتے نمازین روایت کی یہ مسلم نے **ف** جابر نے عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سے شاید کہ یہ پہلے پہونچنے نہی کے انکو کہا ہو یا اسلیے کہ یہ نام مشہور تھا لوگون مین اس سے اچھی طرح پہچان لینگے اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور تھے سبک پڑھتے نماز کو یعنی چھوٹی سورتین پڑھتے کہا ابن حجر نے کہ یہ اس صورت مین تھا کہ امام ہوتے واسطے رعایت ضعیفون کے قراۃ سبک پڑھتے اور یہ بات باعتبار اکثر کے کہی ہی اسلیے کہ سورہ اعراف بھی مغرب کی دو رکعتون مین حضرت سے پڑھنی آئی ہی کہتا ہون مین کہ یہ بھی لوگون پر سبک ہی تھی یعنی حضرت کے ساتھ نماز مین ایسی کیفیت آتی تھی کہ طویل قراۃ مین لوگون کو رنج نہین معلوم ہوتا تھا بلکہ بڑے شوق کے طالب زیادتی کے رہتے تھے بخلاف اورون کی نماز کے کہ اسمین یہ بات ہونی مشکل ہی ۲ ع **وعن** ابی سعید قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا نماز پڑھی ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمنے کہ جماعت سے نماز عشا کی پڑھین ہم حضرت کے ساتھ پس نہ تشریف لائے یہانتک کہ گذر گئی قریب آدھی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہ بیٹھنے اپنے کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہ بیٹھنے اپنے کی یعنی اپنی جگہون سے متفرق نہوئے ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے ہین اور پکڑی انھون نے جگہ سونے اپنے کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جبتک کہ ہو منتظر نماز کے یعنی حکم اور ثواب نماز ہی کا سا حال ہی اور اگر نہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدھی رات تک روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** لوگ نماز پڑھ چکے ہین یعنی نماز شام کی پڑھ کر سو رہے جیسے کہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سے انتظار نہین کرتے ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ کہا جاوے یعنی ہین کہ اور محلون کے لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑھ کر سو رہے یعنی خطاب ہین ساتھ قول اسکے انکم لن تزالوا اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدھی رات تک روا ہی بلکہ مستحب ہی واسطے حاصل ہونے مشقت کے بیچ عبادت حق کے ۲ ع **وعن** ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجيلا للظهر منكم وانتم اشد تعجيلا للعصر منه رواه احمد والترمذي اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم بہت جلدی کرتے واسطے ظہر کے تم سے یعنی ہوتے گرمی کے اور تم بہت جلدی کرتے ہو واسطے نماز عصر کے آنحضرت سے روایت کی یہ احمد و ترمذی نے **ف** مقصود رغبت دلانا ہی اوپر التزام اتباع کے ہر جا اور یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونے تاخیر عصر کے جیسے کہ مذہب ہمارا ہی ۲ ع **وعن** انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرد بالصلوة واذا كان البرد عجل رواه النسائي اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم جب وقت

کہ ہوتی گرمی ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے اور جب وقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کو روایت کی یہ نسائی نے ف حدیثیں جو ظہر کے جلدی پڑھنے میں اور دیر کر کے پڑھنے میں وارد ہوئی ہیں اس حدیث سے تعارض انکا دفع ہو جاتا ہو کہ سردی میں جلدی پڑھتے اور گرمی میں دیر کرتے **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو عبادہ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہونگے تم پر پیچھے میرے سردار اور باز رکھینگی انکو چیزیں یعنی خواہش نفسانیاں وقت پر یعنی مستحب وقت پر نماز پڑھنے سے یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت اسکا یعنی وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑھو نماز اپنے وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نماز پڑھوں میں ساتھ انکے فرمایا کہ ہاں یعنی تا زیادہ ثواب ملے اور فتنہ نہ اٹھے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقِبْلَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو قبیصہ بن وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تم پر سردار پیچھے میرے تاخیر کرینگے نماز کو یعنی وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہو واسطے تمہارے اور وہ وبال ہو انپر پس نماز پڑھو ساتھ انکے جب تک کہ نماز پڑھیں وہ طرف قبلہ کے یعنی کعبہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف پس وہ فائدہ ہو یعنی اگر پہلے انکے وقت پر تمنے نماز پڑھ لی اور پھر انکے ساتھ پڑھی تو یہ تمہارے لیے نفل ہوئی ثواب زیادہ پاؤگے اور اگر پہلے نہ پڑھی انکے ساتھ ہی پڑھی تو بھی تمھیں مضر نہیں کیونکہ تمنے واسطے خوف فتنہ اور دفع مفسدہ کے پڑھی اور وہ وبال ہو یعنی مضر ہو انکو کیونکہ قادر تھے اسپر کہ تاخیر نہ کرتے اور پھر باز رکھا انکو امور دنیا نے اور عقبیٰ کی سوچ **وعن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو عبید اللہ بن عدی بن خیار سے یہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان پر اور وہ تھے گھرے ہوئے یعنی اپنے مکان میں جن ایام میں کہ شہید ہوئے پس کہا تحقیق تم امام ہو سب کا اور پہونچی ہو تمکو وہ چیز کہ دیکھتے ہو یعنی بلا و حادثہ اور نماز پڑھاتا ہی ہمیں امام فتنہ کا اور گناہ جانتے ہیں ہم یعنی اسکے ساتھ نماز پڑھنی پس فرمایا نماز بہتر ہو اس چیز کی کہ عمل کرتے ہیں لوگ پس جب وقت کہ نیکی کریں لوگ پس نیکی کر ساتھ انکے اور جب برائی کریں پس بچ برائی انکی سے روایت کی یہ بخاری نے ف امام فتنہ کا یعنی سردار باغیوں اور فتنہ کا کہ نام اسکا کنانہ بن بشر تھا اور حاصل اخیر حدیث کا یہ ہی کہ لوگوں کے ساتھ نیکی میں شریک ہو نہ بدی میں اور یہ بات حضرت عثمان سے بسبب نہایت دینداری اور انصاف کے صادر ہوئی کہ ایسی حالت میں بھی انکی بھلائی کو اچھا کہا اور اسمیں دلیل ہو اسپر کہ نماز پڑھنی پیچھے ہر نیک و بد کے جائز ہو جیسے کہ مذہب ہی اہل سنت اور جماعت کا

باب تتمہ فضائل الصلوٰۃ واوقاتہا

یہ باب ہی بیچ تتمہ فضائل نماز کے اور اوقات اسکی کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو عمارہ بن رویبہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہرگز نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ نماز پڑھے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے چھپنے آفتاب کے یعنی نماز فجر اور عصر اور بات کی یہ سلم نے قصد یہ ہو کوئی ہمیشہ پڑھے یہ دونوں نمازیں وہ جزا سے مذکورہ پاوے ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی ان دونوں نمازوں پر مداومت کرے

ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہونیکا نہ بسبب ترک اور نمازون کے اور نہ بسبب کبیرے اور گناہون کے دیگر جمہور علما کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ نمازین صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نے اسکی یہ توجیہ بیان کی ہے کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہے اور عصر کے وقت تجارت مین مشغول ہوتا ہے پس جو کوئی باوجود ان موانع کے محافظت کرتا ہے ان دونون نمازون کی تو ظاہر حال اسکا مقتضی اسکا ہوتا ہے کہ اور نمازون مین بھی کمی نہ کریگا جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَالصَّلٰوۃُ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی اور نماز باز رکھتی ہے بے حیائی اور بری باتون سے پس بخشش کیجاتی ہے اسکی اور آگ مین نہین داخل ہونیکا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد مبالغہ ہے بیچ بیان کرنے فضیلت ان دو نمازون کے کہ فضیلت انکی جگہ اس بات کی رکھتی ہے کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نہ جاوے ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہے بندون کو ہر عمل پر باوجود اسکے بھی اگر چاہے تو بخشدے ان دونون نمازون کے پڑھنے والے کے جو گناہ کہ کیے ہون ۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو نمازین ٹھنڈے وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنی صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنٰھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنٰھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہین بیچ تمہارے فرشتے رات کو اور فرشتے دنکو یعنی واسطے لیجانے اور لکھنے عمل بندون کے اور جمع ہوتے ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پھر چڑھتے ہین وہ فرشتے کہ رہتے تھے بیچ تمہارے پس پوچھتا ہے ان سے رب انکا یعنی حال اور اعمال بندون کے اور حال یہ کہ وہ خوب جانتا ہے احوال بندونکا کسطرح چھوڑا تمنے میرے بندون کو پس کہتے ہین وہ چھوڑا ہمنے انکو اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور گئے ہم انکے پاس اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جمع ہوتے ہین فرشتے یعنی صبح کی نماز مین دونون جماعتین فرشتون کی جمع ہوتے ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہے تھے تم مین اور ایک وہ کہ دن کے اعمال لکھنے کے لیے آتے ہین اسی طرح عصر مین جمع ہوتے ہین وہ کہ دن کو رہتے تھے اور وہ کہ رات کے عمل لکھنے کے لیے آتے ہین پھر رات کے رہے ہوئے صبح کی نماز کے بعد جاتے ہین اور دن کے عصر کے بعد پس جب جاتے ہین تو اللہ تعالی پوچھتا ہے باوجودیکہ اسکو سب کام کا علم خوب ہے لیکن پوچھتا ہے واسطے ظاہر کرنے فضیلت کے اور فخر کے آگے ملائکہ کے کہ انھون نے طعن کیا تھا جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسون کو تو پیدا کرتا ہے کہ خونریزیان کرینگے اور فساد کرینگے زمین مین اور اپنی تعریف کی تھی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے لوگون کو ان دو وقتون مین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل انکے ساتھ بھلائی کے عروج کرین ۔ وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَطْلُبْہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبُّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْقُشَیْرِیِّ بَدَلَ الْقَسْرِیِّ اور روایت ہے جندب قسری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کے ہے یعنی عہد اور امان کے ہے دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کرے یعنی نہ مواخذہ کرے تم سے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے بیچ ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پاویگا اسکو پھر ڈالیگا اسکو اوپر منہ اسکے کے دوزخ کی آگ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخہ مصابیح کے قشیری بدلے قسری کے مکتوب ہے یعنی بجائے قسری کے قشیری

پس وہ اللہ تعالیٰ کے عہد و امان مین ہے پس مسلمانون کو چاہیے کہ اُس سے بدسلوکی نہ کرین نہ اسکو قتل کرین نہ اُسکا مال چھینین نہ اسکی غیبت کرین نہ اُسکی بے آبروئی کرین اگر اُس سے کسی نے بدسلوکی کی پس اُسنے اللہ تعالیٰ کے عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کریگا اور جس سے اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کیا اُسکو کچھ نجات نہین یا مراد ذمہ سے نماز ہے کہ وہ موجب امان کی ہے یعنی نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا بسبب اُسکے عہد وہ جو درمیان تمہارے اور درمیان رب تمہارے کے ہے پس مواخذہ کریگا بسبب اُسکے تمسے **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستہموا علیہ لاستہموا ولو یعلمون ما فی التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے مین اور کھڑے ہونے صف پہلی مین پھر نہ پاوین کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اُسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنی فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہے کہ اگر نزاع کرین آپس مین اذان دینے پر اور صف اول کے کھڑے ہونے پر اور قرعہ ڈالین تا کہ جسکے نام پر پڑے تو بجا ہے اور اگر جانین کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ سویرے جانے کے واسطے نماز ظہر کے البتہ جلدی کرین طرف اُسکے اور اگر جانین کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ آوین اُن نمازون مین اگرچہ چلین اپنے سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی تہجیر کے اگر یہ لین کہ جو کہ مذکور ہوے تو یہ فضیلت موسم گرمی کے ہوگی کیونکہ اسمین ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنی مستحب ہے یا معنی تہجیر کے ہین جلدی کرنا طرف طاعت کے اور بعضون نے تہجیر کے یہ معنی کیے ہین کہ جمعہ کے لیے دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلین سُرین پر یعنی اگر قوت پاؤن کے چلنے کی نہ رکھین اسطرح آوین کہ جسطرح ضعیف چلتے ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوۃ اثقل علی المنافقین من الفجر والعشاء ولو یعلمون ما فیہما لاتوہما ولو حبوا متفق علیہ اور روایت ہے انھین ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نماز زیادہ بھاری منافقون پر فجر اور عشا سے اور اگر جانین اس چیز کو کہ بیچ اُنکے ہے ثواب البتہ آوین ان نمازون مین اگرچہ چلین سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** منافقون کے مزاج مین کسل عبادت سے بہت ہوتا ہے اور نماز جو پڑھتے ہین دکھانے سنانے کے لیے پڑھتے ہین اور یہ دونون وقت جو ہین استراحت اور لذت نیند اور سردی کے ہین علاوہ اسکے اندھیری ہوتا ہے کہ کوئی کسی کو کم پہچانتا ہے پس اسلیے اُن پر یہ نمازین بہت بھاری ہین اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیے اس خصلت سے تا شباہت اُنکے ساتھ نہووے **وعن عثمان** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعۃ فکانما صلی اللیل کلہ رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے نماز عشا کی جماعت مین پس گویا کہ قیام کیا آدھی رات اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات روایت کی یہ مسلم نے **ف** پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہے ثواب عشا سے کہ یہ بیچ حکم نماز پڑھنے تمام رات کے ہے یا مراد یہ ہے کہ نماز عشا کی ادا کرنے سے ثواب قیام آدھی رات کا پایا اور نماز فجر کی ادا کی باقی آدھی کا ثواب پایا دونون کے پڑھنے سے ثواب تمام رات کا ملا **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب قال ویقول الاعراب ہی العشاء وقال لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم العشاء فانہا فی کتاب اللہ العشاء فانہا تعتم بحلاب الابل رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آوین

تسپر گنوار او پر نام لینے نماز تمھاری کے مغرب کہا اور وہی کہتے تھے گنوار کہ یہ عشا ہے اور فرمایا حضرت نے کہ نہ غالب آوین تم پر گنوار او پر نام رکھنے نماز تمھاری کے عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہے یعنی اس آیت مین من بعد صلوۃ العشاء نام اسکا عشا فرمایا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتے تھے بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے روایت کی یہ مسلم نے ف مراد گنوارون سے گنوار جاہلیت کے ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کو عتمہ پس حضرت نے منع فرمایا کہ تم یہ نام نہ لیا کرو کہ اسمین غلبہ انکا لازم آتا ہی کیونکہ جب انکا نام رکھا ہو الفعل گئے تو گویا وہ غالب ہین کہ تمھاری انکی بولی اپنے مین جاری کی وہ نام لو کہ کتاب و سنت مین واقع ہوئے ہین یعنی مغرب و عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہے ساتھ غلبہ کرنے کے ولیکن حقیقت مین نہی مسلمانون کو ہی موافقت انکی سے تا غلبہ انکا لازم نہ آوے اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کے درست کرنی چاہیے اور جو باتین کہ کفار اور فجار کی زبان پر جاری ہون انسے پرہیز کرنا چاہیے اور نہی او علت نہی کی حضرت نے بیان فرما کر اشارہ فرمایا اور وجہ نام رکھنے عشا کے عتمہ ساتھ قول اپنے کے فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتھ صیغہ معروف کے ہے اور عتمہ کہتے مین تاریکی کو یعنی ہو اعراب تاریکی مین پڑھتے تھے عشا کو بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے کہ بعد چھپنے شفق کے دوہنا شروع کرتے تھے بعد اسکے پڑھتے تھے اور ایک روایت مین لفظ تعتم ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنی نماز عشا کی تاریکی مین پڑھی جاتی تھی بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے پس عتمہ نام وقت تاریک کا مشہور تھا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہونچی اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوۃ العتمہ کہنے لگے پس نہی کی گئی اس سے اور مکروہ ہوا یہ نام واسطے مشابہت کے ساتھ اہل جاہلیت کے اور بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہے وہ پہلے نہی کے کہا ہوگا ع ح

وعن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر ملأ اللہ بیوتہم وقبورہم نارا متفق علیہ اور روایت ہی علی رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکھا کافرون نے ہمکو نماز بیچ کی سے کہ نماز عصر کی ہے بھرے اللہ تعالی انکے گھرون کو اور قبرون کو آگ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دن خندق کے اسکو یوم الاحزاب بھی کہتے ہین اس غزوہ کو خندق اس لیے کہتے ہین کہ گرد مدینہ کے خندق کھودی تھی سلمان فارسی کے مشورے سے اور حضرت بھی خود اسکے کھودنے مین شریک ہوتے تھے اور بڑے بڑے رنج اسمین اٹھائے شدت بھوک کی اور سردی اور محنت کھودنے کی اور یہ غزوہ سنہ چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہے اسمین بسبب دوا اور تیراندازی کے چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین کہ ایک انمین کی عصر بھی تھی حضرت نے واسطے اظہار زیادتی فضیلت اسکی کے فرمایا حبسونا آخر تک طلب اس بددعا کا یہ ہے کہ عذاب دنیا اور آخرت کے مین وہ گرفتار ہین اور حضرت کو جنگ احد مین کفار سے کتنے ہی رنج پہونچے اور بددعا نکی اور یہان کی سبب اسکا یہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہے اور وہان حضرت کے نفس پاک کا حق تھا نہ چاہا کہ اپنی نفس کے لیے بددعا کرین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہے اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سے اور قول ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوائے انکے کا یہی ہے پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی فقط وسطی کے معنی عصر ہی کے لین گے اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعیین اس آیۃ کے کہ واقع ہوا ہی چنانچہ فصل ثالث مین آوے گا پہلے سننے اس حدیث کی ہو ویگا اپنے اجتہاد سے کرتے ہونگے بعد صحت حدیث کے متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہے واللہ اعلم ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن مسعود وسمرۃ بن جندب قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر رواہ الترمذی روایت ہے ابن مسعود اور سمرہ بن جندب سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہے نماز عصر کی ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف کیونکہ درمیان مین پڑی ہے دو نمازون دن کی کے اور دو نمازون رات کی کے ع ح

وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ ان قرآن الفجر کان مشہودا قال تشہدہ ملٰئکۃ اللیل وملٰئکۃ النہار رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے تحقیق قرآن فجر کا تھا حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتے ہیں اسمین فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے روایت کی یہ ترمذی نے ف قرآن یعنی قراۃ تو قرآن فجر سے مراد نماز فجر کی ہے اسکو قرآن اس لیے کہا کہ قراۃ ایک رکن اسکا ہے جیسے کہ رکوع یا سجدہ بعضے جا نماز کو کہا ہے پس فرمایا اسمین شہود سے یہ مراد ہے کہ فرشتے اعمال لکھنے والے دن کے اور رات کے اسمین جمع ہوتے ہیں چنانچہ اسی باب میں تفصیت بیان اسکا ہو چکا ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل عن زید بن ثابت وعائشۃ قالا الصلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ الظہر رواہ مالک عن زید والترمذی عنہما تعلیقا روایت ہے زید بن ثابت اور عائشہ سے کہا ان دونوں نے نماز وسطیٰ یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہے روایت کی یہ مالک نے زید سے اور ترمذی نے دونوں سے یعنی زید اور عائشہ سے بطریق تعلیق کے یعنی ساتھ حذف سند کے ف اسلیے کہ بیچ میں واقع ہوئی ہے دونوں طرفوں دن کے۔ وعن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ ولم یکن یصلی صلوٰۃ اشد علیٰ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقال ان قبلہا صلوتین وبعدہا صلوتین رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی سویرے اور نہ تھے کہ پڑھتے کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سے اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اتری یہ آیت محافظت کرو سب نمازوں پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نے تحقیق پہلے اس سے دو نمازیں ہیں اور پیچھے اس سے دو نمازیں ہیں روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف غرض راوی کے اس قول سے یہ ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد ظہر ہے لیکن ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات زید بن ثابت نے اپنے اجتہاد سے نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نص کے نہیں ہو سکتی کہ حضرت نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ عصر ہے۔ وعن مالک بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبداللہ بن عباس کانا یقولان الصلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ الصبح رواہ فی الموطا ورواہ الترمذی عن ابن عباس وابن عمر تعلیقا اور روایت ہے مالک سے پہونچی انکو یہ کہ حضرت علی بیٹے ابو طالب کے اور عبداللہ بن عباس تھے دونوں فرماتے کہ نماز وسطیٰ نماز صبح کی ہے روایت کی یہ موطا میں اور روایت کی ترمذی نے ابن عباس اور ابن عمر سے بطریق تعلیق کے ف یہ بھی اجتہاد ہے ان دونوں صاحبوں کا نص مذکور حضرت کی انکو نہ پہونچی ہوگی بطریق احتمال کے یہ کہا ہے اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی ہے اور نووی شافعی نے کہا کہ حدیثیں صحیح وارد ہیں اسمین کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر کی ہے اور ماوردی نے کہا ائمہ شافعیہ کے سے ہے کہا کہ شافعی نے تصریح کی ہے کہ وہ نماز صبح کی ہے لیکن ہرگاہ کہ حدیثوں صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ نماز عصر کی ہے مذہب شافعی بھی یہی ہوگا بموجب اس وصیت کے کہا اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ میں نے برخلاف اسکے حکم کیا ہو جا تو کہ مذہب میرا وہی ہے کہ حدیث ساتھ اسکے وارد ہوئی اور مارو مذہب میرا دیوار پر۔ وعن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غدا الی صلوٰۃ الصبح غدا برایۃ الایمان ومن غدا الی السوق غدا برایۃ ابلیس رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے سلمان سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے صبح کو طرف نماز صبح کے لیجاتا ہے نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوے طرف بازار کے صبح کو لیجاتا ہے نشان شیطان کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے یہ تمثیل ہے واسطے بیان کرنے لشکر اللہ تعالیٰ کے اور لشکر شیطان کے کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کے جاتا ہے گویا کہ اسنے نشان ایمان کا اٹھایا اور واسطے

جنگ شیطان کے اور لشکر اسکے کے جیسے کہ نمازی نشان لیکر چلتے ہین پس یہ الله کے لشکر سے ہے اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہے وہ لشکر شیطان کے سے ہے اسکا نیزہ اٹھایا اور شوکت اسکی بڑھائی اور وہ بیچ شکست کرنے دین اپنے کے ہے پس یہ اسکے حق مین ہے کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظائف پڑھے بازار مین چلا جاوے اور اگر بعد نماز و وظائف کے جاوے ساتھ قصد طلب کرنے رزق حلال کے اور وجہ معیشت عیال کے وہ اسمین نہین داخل ہے بلکہ الله ہی کے لشکر مین سے ہے ۱۲ ع

باب الاذان

باب ہے بیچ بیان اذان کے

ف اذان لغت مین بمعنی خبر کرنے کے ہے اور شرع مین کہتے ہین خبر کرنے کو ساتھ آنے وقت نماز کے ساتھ الفاظ مخصوصہ کے اوقات مخصوصہ مین پس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ سنت کی گئی ہے واسطے غیر نماز کے جیسے کہ اذان جو لڑکے کے داہنے کان مین دیجاتی ہے اور تکبیر بائین کان مین اور ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہے نزدیک غم پہونچنے کے اور بدخلقی کے چنانچہ دیلمی نے روایت کی ہے حضرت علی رضہ سے کہ کہا انھون نے دیکھا مجکو نبی صلی الله علیہ وسلم نے غمگین پس فرمایا اے ابن ابی طالب مین تجھے دیکھتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنے کو کہ اذان دیوے تیرے کان مین پس تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علی نے پس آزمایا مین نے اسکو پس پایا مین نے اسکو ایسا ہی اور کہا ہے ہر ایک راوی اسکے نے حضرت علی رضہ تک کہ تحقیق مین نے آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نے حضرت علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے جسکا خلق بد ہو خواہ انسان ہووے یا جانور ہووے پس اذان دو اسکے کان مین انتہی اور اذان دینی سنت ہے واسطے فرائض کے اور روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ جب آنحضرت صلی الله علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے اور سرا پردہ عزت تک پہونچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تھا ایک فرشتہ وہان سے نکلا آنحضرت نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہے جبرئیل نے کہا سوگند ہے اس خدا کی کہ جسنے تمکو ساتھ حق کے بھیجا نزدیک ترین خلق کا ساتھ درگاہ عزت کے مین ہون اور مین نے نہین دیکھا اس فرشتہ کو جبسے پیدا کیا گیا ہون مین سوائے اس ساعت کے پس کہا اس فرشتہ نے الله اکبر الله اکبر پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ راست کہا بندے میرے نے انا اکبر انا اکبر یعنی مین سبسے بڑا ہون بعد اسکے ذکر کیے اسنے باقی کلمات اذان کے غرض اس روایت کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ اذان حضرت نے شب معراج مین سنی چنانچہ علما نے لکھا ہے کہ تحقیق اسکی یہ ہے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے کلمات اذان کے شب معراج مین سنے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین چنانچہ آنحضرت صلعم مکہ مین بغیر اذان کے نماز ادا کرتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائے اور اس بات مین صحابہ سے مشورہ کیا اور بعضے صحابیون نے اذان خواب مین سنی یہ وحی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنے تھے زمین پر سنت اذان کی ہووین والله اعلم ۱۲ ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہا ذکر کیا صحابہ نے واسطے معلوم کرنے وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا پس حکم کیے گئے بلال یعنی حضرت نے انکو حکم کیا یہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کے یعنی اول اذان مین چار دفعہ الله اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوائے کلمہ آخر کے یعنی لا الٰہ الا الله کہ وہ ایکبار ہے اور ایک ایکبار کہین کلمہ تکبیر کے یعنی سوائے الله اکبر کے اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمعیل نے کہ راوی اس حدیث کے ہے اور شیخ ہے بخاری اور مسلم کا پس ذکر کیا مین نے اسکا واسطے ایوب کے کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے دیکھا تھا اسنے انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوٰۃ کا یعنی سوائے اول اور آخر کے تکبیرون کے اور کلمات تکبیر کے ایک ایکبار کہتے مگر قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہتے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جب آنحضرت صلی الله علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سے کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کے لیے مقرر کرنی چاہیے تا اس سے

لوگ خبردار ہو کر نماز کے لیے حاضر ہو وین پس بعضون نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیئے ایک جگہ بلند مین تا اسکو لوگ دیکھکر جمع ہو وین یا ناقوس بجانا چاہیئے تا اسکی آواز سنکر مسجد مین حاضر ہو وین پھر اورون نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کے عادت یہود کی ہے اور ناقوس عادت نصاریٰ کی اور انکے ساتھ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق ہوے لوگ بغیر اتفاق کے اوپر کسی چیز کے پس فکرمند ہوئے عبد اللہ بن زید بسبب فکر رسید ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر سو رہے پس دیکھا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہے نماز کے لیے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس انھون نے یہ حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ یہ خواب حق ہے اُٹھو ساتھ بلال کے پس اٹھے وہ دونون اس لیے کہ آواز بلال کی بلند تھی تعلیم کے لیے پھر جب ان دونون نے اذان دی اور سنا حضرت عمر رض نے حاضر ہوے حضرت کے پاس اور عرض کیا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نبی کر کر البتہ تحقیق دیکھا مین نے مثل اسی چیز کے کہ عرض کیا عبد اللہ نے پس فرمایا حضرت نے فللہ الحمد منقول ہے کہ اُس رات مین گیارہ صحابیون نے اذان کو خواب مین دیکھا اور ناقوس کہتے ہین اسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چھوٹی لکڑی پر مارتے ہین تاکہ آواز کرے اور مشہور یہ ہے کہ یہود سینگ بجایا کرتے تھے اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئی ہے مگر بیچ حدیث انس رض کے پس شاید وہ دو فریق ہو وینگے ایک فریق آگ جلاتے ہونگے اور ایک فریق سینگ بجاتے ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر کہ کلمات اذان کے جفت کہے جاوین اور کلمات تکبیر کے طاق اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور مذہب زہری اور مالک و شافعی و اوزاعی اور اسحق اور احمد رحمہم اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع انکے کا یہ ہے کہ کلمات اذان اور تکبیر کے دونون کے جفت ہین دلیل انکی آگے مذکور ہو وےگی ؎ ع ح

وعن ابی محذورة قال القی علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ھو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ ثم تعود فتقول اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰة حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی محذورہ سے کہا سکھلائی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنی ساتھ ذات اپنی کے یعنی بغیر واسطے کسی کے پس فرمایا کہہ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہ ہوتا ہون مین یعنی جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین پھر دوبارہ کہہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر آؤ تم مراد ملنے پر اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ روایت کی یہ مسلم نے ف معنی اللہ اکبر کے یہ ہین کہ وہ بڑا ہے اس سے کہ پہچانے کوئی کنہ کبریا اور عظمت اسکی کو یا بڑا ہے اس سے کہ نسبت کیجاوین طرف اسکے وہ چیزین کہ نہین لائق ہین بزرگی اسکی کے یا بڑا ہے ہر چیز سے اور رے اللہ اکبر کی ساکن ہے اذان اور نماز مین اور یہ کلمہ پہلے یار چار دفعہ کہا جاتا ہے اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کے اور امام مالک کے نزدیک دو بار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتے ہین اشارہ ہے اسپر کہ حکم جاری ہے چار ون طرف اور برتر ہے کرنے والا ہے بیچ پاک کرنے خواہشون نفس کے جو کہ مرکب ہے اربع عناصر سے اور معنی حی علی الفلاح کے یہ ہین آؤ تم طرف خلاصی کے ہر مکروہ سے اور آؤ طرف ملنے ہر مراد کے اور بعضون نے کہا ہے کہ فلاح کے معنی بقا کے ہین یعنی دوڑ طرف اس چیز کے کہ سبب خلاصی کی ہے عذاب سے اور سبب ہے ثواب ملنے کی اور سبب ہے بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہے اور شہادتین کے دوبارہ کہنے کو ترجیع کہتے ہین یہ سنت ہے اذان مین نزدیک شافعی کے اور مالک کے اور ترجیع مین دوبارہ شہادتین کو پست آواز سے کہتے ہین پھر بلند آواز سے کہتے

بلند آواز سے سنے انکی یہی حدیث ہے اور علماء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کے تھی نہ بطریق تشریع کے پہلی بار آہستہ کہی تھی پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ پھر کہو اور بلند آواز سے کہو اور ایک حدیث جو ابو محذورہ نے روایت کی ہے اسمیں ترجیع نہیں ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی کہ اصل ہے اس باب میں اسمیں بھی ترجیع نہیں اور یہ اذان بلال کہ سردار موذنوں کے ہیں اسمیں بھی ترجیع نہیں اور اذان ابن ام مکتوم میں کہ وہ مسجد شریف میں اذان کہتے تھے اور اذان سعد قرظی میں کہ مسجد قبا کے موذن تھے اسمیں بھی ترجیع نہیں مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبدالحق کی میں مذکور ہے ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عمر قال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ کان یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ رواہ ابوداود والنسائی والدارمی

روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوا اسکے کہ کہتا تھا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار یعنی کھڑی ہوئی نماز روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے ف یہ جو کہا کہ کلمات اذان کے حضرت کے زمانے میں دو دو بار تھے تو مراد یہ ہے کہ اللہ اکبر اذان میں چار بار اور لا الہ الا اللہ اخیر میں ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اسکے کہ کہتا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار الخ تھا تکبیر بھی مستثنی کرتے کہ وہ بھی اول اور اخیر میں مکرر ہے بلا خلاف ع ح

وعن ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ رواہ احمد والترمذی وابوداود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ

اور روایت ہے ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی انکو اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف اذان کے پندرہ کلمے ہوتے ہیں بموجب مذہب حنفی کے اور یہ انیس مذکور ہوئے تو ترجیع سمیت ہوتے ہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہے اور ہمارے نزدیک محمول تعلیم پر ہے جیسے کہ اوپر ہو چکا ہے بیان اسکا اور تکبیر کے سترہ کلمے کہے کیونکہ اسمیں سے چار کلمے ترجیع کے دور ہوئے اور دو کلمے قد قامت الصلوۃ کے زیادہ ہوئے تو سترہ ہوئے پس اذان حدیث کی موافق مذہب شافعی کے ہے اور تکبیر بموجب مذہب حنفی کے دلیل حنفیوں کی تکبیر کہنے میں یہی حدیث ہے اور پہلی حدیث کہ اسمیں کلمے تکبیر کے گیارہ مذکور ہوئے ہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہے اگر صحیح ہو تو منسوخ ہے ساتھ اسکے واللہ اعلم ع ح

وعنہ قال قلت یا رسول اللہ علمنی سنۃ الاذان قال فمسح مقدم راسہ قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ترفع بھا صوتک ثم تقول اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ تخفض بھا صوتک ثم ترفع صوتک بالشھادۃ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوۃ الصبح قلت الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ رواہ ابوداود

اور روایت ہے اسی ابی محذورہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو طریق اذان کا کہا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلے جانب سر انکے پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ انکے آواز اپنی پھر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پست کر تو ساتھ انکے آواز اپنی کو پھر بلند کر آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کے کہہ تو بیچ شہادتوں کے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ آؤ نماز پڑھنے پر آؤ نماز پڑھنے پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہے نیند سے نماز بہتر ہے نیند سے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

کوئی معبود سوائے اللہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** سر انکے پر یعنی حضرت صلعم نے ابو محذورہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تا دست مبارک کی برکت انکے دماغ کو پہونچے اور یاد رکھے دین کی باتین چنانچہ ایک نسخہ صحیح مین ہے مسح راسی لیس وہ موید ہے اس تقریر کی یا حضرت نے اتفاقاً اپنے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا راوی نے تمام قصہ بیان کرنے مین وہ بھی بیان کر دیا اور اللہ جانے جو ترجیع کے مقدمہ مین تاویل کی گئی ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھی وہ ظاہر مین منافی اس حدیث کے معلوم ہوتی ہے لیس اولی یہ ہے کہ یون کہا جاوے کہ ہمنے ترجیع وہی ہے اکثر روایتون کو کہ انمین ترجیع نہین اور حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہوئی ہے اور ان حدیثون بعد حدیث انکے منسوخ ہے واللہ اعلم اور معنی الصلوٰۃ خیر من النوم کے یہ ہین کہ لذت نماز کی بہتر ہے لذت نیند کے سے نزدیک ارباب ذوق وشوق کے ع **وعن بلال قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوٰۃ الا فی صلوٰۃ الفجر رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ابو اسرائیل الراوی لیس ھو بذالک القوی عند اھل الحدیث** اور روایت ہے بلال سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز مین مگر بیچ نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ابو اسرائیل راوی نہین وہ ایسا قوی یعنی قابل اعتماد کے نزدیک اہل حدیث کے **ف** تثویب کہتے ہین اسکو کہ آگاہ کرے نماز کے لیے بعد آگاہ کرنے کے لیس تثویب کی کتنی قسمین ہین ایک تو یہ کہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا اذان فجر مین یہ تثویب اس لیے ہے کہ اگلیا حی علی الصلوٰۃ سے کہکر آگاہ کیا اور پھر یاد دوبارہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہکر آگاہ کیا لیس تثویب تو حضرت صلعم کے زمانہ مین تھی اور سنت یہی ہے بعد انکے علماے کوفہ کے نے حی علی الفلاح حی علی الفلاح کہنا احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کے بعد انکے ہر ایک قوم نے کچھ کچھ موافق عرف کے نکالا لیکن صبح ہی کی نماز مین کہ وقت غفلت اور نیند کا ہے لیکن انکے متاخرین نے سب نمازون مین پیدا کیا اور مستحسن کہا اور متقدمین کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ احداث بعد احداث کے ہے اور بدعت ہے حضرت علی رضہ سے انکار اسکا منقول ہے کہ فرمایا کہ آخر جوا ھذا المبتدع من المسجد یعنی نکالو اس بدعتی کو مسجد سے یعنی یہ ایک شخص کہ اکثر تثویب کہتا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھون نے سنا ایک موذن کو کہ تثویب کرتا تھا غیر فجر مین اور وہ مسجد مین تھے لیس مسجد سے نکلے اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کے آگے سے کہ وہ بدعتی ہے ع ح **وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل فاذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الاکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی رواہ الترمذی وقال لا نعرفہ الا من حدیث عبد المنعم واسنادہ مجھول** ع اور روایت ہے جابر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے بلال کے جس وقت کہ اذان کہے تو لپس ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جس وقت کہ تکبیر کہے تو جلد کہہ اور ٹھہر تو درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی کے اسقدر کہ فارغ ہو کھانے والا کھانے اپنے سے اور پینے والا پینے اپنے سے اور مستنجی یعنی استنجا کرنے والا جس وقت کہ داخل ہو واسطے قضاے حاجت اپنی کے اور نہ کھڑے ہو تم واسطے نماز کے یہانتک کہ دیکھو مجھکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم کی سے اور اسناد اسکی مجہول ہے **ف** ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جدا جدا کہہ کلمات کو بعض انکے کو بعض سے ساتھ سکتہ خفیفہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ ڈھیل کر اسمین کہ کہے تو کلمات واضح واضح بغیر کھینچنے کے کہ تجاوز کرے حد سے اور ایسی کھینچ تاکید ہے موذنون پر کہ احتراز کرین غلطیون سے کہ بعضی انکی کفر ہین انکے لیے کہ قصداً کرے انکو جیسے کہ مد کرنا ہمزہ اشہد کے کو کہ یہ استفہام ہو جاتا ہے یعنی یہ معنی ہوتے ہین کہ کیا گواہی دون مین اور مد کرنا ب اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہے اسلیے معنی ہین طبل کہ اسکا ایک سنہ ہوتا ہے یعنی مثل دائرہ کے اور وقف کرنا لفظ اکبر پہ اور ابتدا کرنا ساتھ اللہ کے اور نہ کھڑے ہو

یعنی

یعنی نماز کے لیے جس وقت کہ کھڑا ہو وے موذن یہانتک کہ دیکھو مجھکو مسجد مین کیونکہ پہلے امام کے کھڑے ہونے سے بیجا رنج ماندگی اٹھانا ہی اور شاید کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے ہونگے حجرہ سے بعد شروع کرنے موذن کے تکبیر کو اور داخل ہوتے ہونگے محراب مسجد مین نزدیک کہنے موذن کے حی علی الصلوۃ اور اسی لیے کہا ہی اماموں ہمارے نے کہ کھڑے ہو وین امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوۃ کے اور شروع کرین نماز نزدیک قد قامت الصلوۃ کے

وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہا حکم کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اذان کہو بیچ وقت نماز فجر کے پس اذان کہی مین نے پھر ارادہ کیا بلال نے یہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بھائی صدائی کے نے اذان کہی ہی اور جو اذان کہے پس وہی تکبیر کہے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف بھائی صدائی مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سے جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی اسکو عرب مین بھائی اس قبیلہ کا کہتے ہین اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذن کو بموجب اس حدیث کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ اکثر ہوتا تھا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتے تھے اور بلال تکبیر کہتے اور یہ حدیث انکے نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذن کو تکبیر کہنی غیر کی یعنی اگر موذن برا مانے تو نہ کہے اور برا نہ مانے تو کہے

الفصل الثالث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عمر سے کہا تھے مسلمان جسوقت کہ آئے مدینہ مین جمع ہوتے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کو اوپر آپس مین نماز کے لیے اور نہ تھا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانوں نے ایکدن اس امر مین پس کہا بعضوں نے بناؤ مانند ناقوس نصاری کے اور کہا بعضوں نے بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیوں کے پس کہا حضرت عمر رض نے کیا نہین بھیجتے تم ایک شخص کو کہ آواز کرے ساتھ نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کھڑا ہو پس آواز کر ساتھ نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس آواز کر ساتھ نماز کے یعنی کہہ الصلوۃ جامعۃ لیکن آواز کرنے سے مراد یہی خبر کرنی ہی ساتھ آنے وقت کے نہ نداء شرعی یعنی اذان اس توجیہ سے توفیق حاصل ہوجاتی ہی بیچ حدیثوں مین کہ ایک مجلس مین پہلے مشورہ کر کے صحابہ آگاہ کرنا ٹھہرا پھر اور مجلس مین عبداللہ بن زید نے خواب دیکھا پس حضرت صلعم نے اذان کو شروع کیا یا تو ساتھ آنے وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُو بِهٖ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ إِلٰى آخِرِهٖ وَكَذَا الْإِقَامَةُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَإِنَّهٗ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ

اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الْاِقَامَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ لٰکِنَّہٗ لَمْ یُصَرِّحْ قِصَّۃَ النَّاقُوْسِ
اور روایت ہے عبداللہ بن زید بن عبد ربہ سے کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوے تاکہ بجاویں اسکو واسطے حاضر ہونے لوگوں کے جماعت نماز کے لیے خواب میں دکھائی دیا مجکو ایک شخص کہ اٹھا رہا تھا ناقوس کو بیچ ہاتھ اپنے کے پس کہا میں نے اے بندے اللہ کے بیچتا ہے تو ناقوس کو کہا اُسنے کیا کریگا تو اسکو کہا میں نے بلاویں گے ہم بسبب اسکے طرف نماز کے یعنی نماز با جماعت کے کہا اُس شخص نے کیا نہ بتلاؤں میں تجکو وہ چیز کہ بہتر ہے اس سے پس کہا میں نے واسطے اسکے کہ ہاں بتلایئے کہا عبداللہ نے پس کہا اُسنے کہ اللہ اکبر آخر اذان تک اور اسی طرح تکبیر کہہ پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی میں نے انکو اُس چیز کی کہ دیکھی تھی میں نے پس فرمایا تحقیق یہ خواب البتہ حق ہے جو چاہے خدا پس کھڑا ہو تو ساتھ بلال کے اور بتلا اسکو وہ چیز کہ دیکھی ہے تو نے پس چاہیے کہ اذان دے ساتھ اسکے پس تحقیق بلال بلند آواز ہے تجھسے پس کھڑا ہوا میں ساتھ بلال کے پس شروع کیا میں نے بتلاتا تھا انکو اذان اور وہ اذان دیتے تھے کہا روایت کرنے والے نے پس سنا اسکو یعنی آواز اذان کو حضرت عمر رضہ بیٹے خطاب کے نے اور وہ تھے بیچ گھر اپنے کے پس نکلے کھینچتے ہوے چادر اپنی یعنی بسبب جلدی کے کہتے تھے اے رسول خدا کی قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے تمکو ساتھ حق کے البتہ دیکھا میں نے مانند اُس چیز کے کہ دکھایا گیا عبداللہ فرمایا رسول خدا صلعم نے پس واسطے خدا کے ہے تعریف روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا ابن ماجہ نے تکبیر کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے لیکن ترمذی نے نہیں بیان کیا قصہ ناقوس کا **ف** شاید کہ معنی حکم کرنے کے یہاں یہ ہیں کہ ارادہ کیا حضرت نے حکم کرنے کا اسی طرح تکبیر کہہ سو مؤید ہے ہمارے مذہب کا کہ تکبیر بھی مثل اذان کے ہے اور یہ خواب حق ہے یعنی سچا ہے مطابق ہے وحی کے یا موافق ہے اجتہاد کے اور انشاء اللہ یہ تبرک کے لیے ہے شک کے لیے نہیں اور حضرت عمر رضہ نے جو کہا کہ دیکھا میں نے مثل اُس چیز کے کہ دیکھا عبداللہ نے شاید کہ یہ بات اُنھوں نے بعد بیس خواب لکھنے کے کہی ہو یا مکاشفہ سے خواب انکا معلوم کیا ہو اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستحب ہے ہونا مؤذن کا بلند آواز و خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسری سال ہجرت کی میں ہوئی اور بعضوں نے کہا اول میں **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَکَانَ لَا یَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاہُ بِالصَّلٰوۃِ اَوْ حَرَّکَہٗ بِرِجْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا نکلا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز صبح کے پس گذرتے تھے ساتھ کسی شخص کے مگر کہ پکارتے اسکو واسطے نماز کے یا ہلاتے اسکو ساتھ پاؤں اپنے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جگانا کسی کو نماز کے لیے جائز ہے خواہ پکار کر جگاوے خواہ ہلا کر **وَعَنْ** مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ یُؤَذِّنُہٗ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَوَجَدَہٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَہٗ عُمَرُ اَنْ یَّجْعَلَھَا فِیْ نِدَاءِ الصُّبْحِ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالک سے پہونچا اسکو یہ کہ مؤذن آیا حضرت عمر کے پاس خبر دار کرتا انکو واسطے نماز صبح کے پس پایا انکو سوتا ہوا پس کہا اُسنے نماز بہتر ہے نیند سے پس حکم کیا اُسکو حضرت عمر رضہ نے یہ کہ مقرر کر اسکو بیچ اذان صبح کے روایت کی یہ موطا میں **ف** الصلوٰۃ خیر من النوم پہلے سے صبح کی اذان میں کہنا مسنون تھا اب جو مؤذن نے حضرت عمر کو کلمہ کہکر جگایا انکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہ کلمہ جہاں کہنا سنت ہے وہیں اسکو کہا کر سوتے کے جگانے کے لیے مت اذان سے کہا کر پس مراد ہے جگانا ہے اذان صبح سے اور اسمیں بھی احتمالات لوگوں نے لکھے ہیں مگر یہ توجیہ خوب ہے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ اِنَّہٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے

عبد الرحمن بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعد کے سے کہ موذن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد الرحمن نے حدیث کی مجھکو باپ میرے نے یعنی سعد نے اپنے باپ سے یعنی عمار سے نقل کی عمار نے دادا سعد کے سے کہ انکا نام بھی سعد ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہ کہ گردانے دونوں انگلیاں اپنی بیچ کانوں اپنے کے یعنی اذان میں اور کہا تحقیق یہ بہت بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سعد کے دادا کا بھی نام سعد ہی وہ موذن تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد قبا میں جب تک حضرت صلعم زندہ رہے وہیں موذن رہے پھر بعد وفات حضرت صلعم کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سعد کو مسجد قبا سے بلا کر حضرت صلعم کی مسجد کا موذن کیا اسواسطے کہ بلال رضی بعد حضرت صلعم کے اذان کہنی چھوڑ کر شام کے ملک کو چلے گئے تھے پس سعد ہمیشہ موذن رہے حضرت صلعم کی مسجد کے مرتے دم تک پس سعد موذن صحابی ہیں اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہی انکا بیٹا سعد ہی انکا بیٹا عبد الرحمن سیطلوہ ہی پس عبد الرحمن روایت کرتا ہی اپنے باپ سے کہ سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ عمار بن سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ سعد صحابی ہی باپ عمار کا دادا سعد کا انکا اور ضمیر ابیہ اور جدہ کی دونوں کی لفظ ابی کی طرف پھرتی ہی اور یہ بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو یعنی کانوں میں انگلیاں رکھکر اذان دینے سے آواز بلند ہوتی ہی شاید اسمیں حکمت یہ ہی کہ جب انگلیاں رکھ لیتا ہی تو نہیں سنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہی زیادہ چلانے کا ح ع

باب فضل الاذان واجابة المؤذن

باب ہی بیچ بیان فضیلت اذان کے اور جواب دینے موذن کی **ف** فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثوں میں چنانچہ مذکور آگے ہووینگی اب کلام اسمیں ہی کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہ ہی کہ اگر جانے کہ حقوق امامت کے تمام بجالاویگا تو امامت افضل ہی ورنہ اذان اور علما نے کلام کیا ہی اسمیں کہ حضرت صلعم نے بھی اذان کہی ہی یا نہیں ایک حدیث میں آیا ہی کہ حضرت صلعم نے اذان کہی ہی اور بعضوں نے معنی یہ کہے ہیں کہ حکم فرمایا کہ وہ کہی ہی سو تعبیر یوں کیا کہ حضرت صلعم نے کہی جیسے کہ کہتے ہیں بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانے کا اور دارقطنی کی روایت میں تصریح بھی آئی ہی کہ حکم کیا ساتھ اذان کے واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہی اگر سننے آدمی اذان کہ میں جنب واسطے اول ہی سکے یعنی جواب اسکا دینا آتا ہی اور اگر کئی طرف سے اذان سنے واجب ہی جواب دینا موذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجد میں ہی جواب دینا اذان کا واجب نہیں کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہی اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دیوی یا نہ دیوی اسمیں دو قول ہیں مختار یہ ہی کہ نہ دے

الفصل الاول

فصل پہلی عن معاویة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیمة رواہ مسلم روایت ہی معاویہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اذان دینے والے لمبے ہونگے لوگوں سے از روی گردنوں کے دن قیامت کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بہت ثواب والے ہونگے اور بعضوں نے اسکے یہ معنی کہے ہیں کہ سردار ہونگے موذن اسدن اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ بہت امیدوار ثواب کے ہونگے کیونکہ جو کوئی امید رکھتا ہی کسی چیز کی اونچی گردن کرکے اسکو دیکھتا ہی لیکن لوگ اسروز رنج میں ہونگے اور یہ راحت میں منتظر ہونگے اسکے کہ حکم کیا جاوے انکو جنت میں داخل ہونیکا اور بعضوں نے کہا ہی معنی اسکے یہ ہیں کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری میں م ع ح

وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی للصلوة ادبر الشیطان له ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوة ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ اذان دیجاتی ہی واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہی شیطان واسطے اسکے ہوتی ہی آواز گوز کی تاکہ نہ سنے اذان کو پس جبکہ ہو چکتی ہی اذان آتا ہی یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہی واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہی یہانتک کہ جب ہو چکتی ہی تکبیر آتا ہی تاکہ خطرے ڈالے درمیان آدمی کے

اور دل اسکے کہتا ہی یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہی اُس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یعنی پہلے شروع نماز سے قسم یاد کرتا ہاں تک کہ ساجاتا ہی بیچ سے
اوسیج اور شر اسے یہاں تک کہ ہوتا ہی آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضے کہتے ہین کہ گوز مارنا شیطان کا
حقیقۃً ہوتا ہی اس لیے کہ وہ بھی جسم رکھتا ہی ہونا اسکا کچھ عجب نہین اور یہ بسبب بھاری ہونے اذان کے ہی اُسپر جیسے کہ گدھے کو بعضے دفعہ بسبب
بوجھ کے یہ حالت ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہی کہ وہ کان مین بھر جاتی ہی تا آواز اذان کی نہ سنے اُسکو تشبیہ
دی ہی گوز کے ساتھ اُسکی برائی بیان کرنیکے لیے اور خطرے ڈالتا ہی درمیان آدمی کے اور دل اُسکے کے یعنی حائل کرتا ہی اُسمین اور اُسکے دل مین
وسوسے اور دل کی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہے کہ سبب اسکا کیا ہی کہ شیطان قرآن سے اور نماز سے نہین بھاگتا
اور اذان سے بھاگتا ہی جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمات اذان مین ایک ہیبت اور عظمت رکھدی ہی کہ اُسکو خوف مین ڈالتی ہی ع ح
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّ
لَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین سنتے انتہاے آواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگے واسطے اُسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے
ف مدیٰ کے معنی نہایت یعنی اخیر کے ہین اور نہایت آواز کی وہ ہی کہ آواز کی بھنک کان مین آوے اور یہ معلوم ہو کہ آواز کرنے والا
کیا کہتا ہی اور اگرچہ کافی یہ بھی تھا کہ کہتے نہین سنتے آواز موذن کی آخر تک مگر ذکر کرنے مدیٰ بمعنی نہایت کے سے یہ فائدہ ہی کہ جو جن اور انس کہ
جنکے کان مین بھنک آواز اذان کی بھی پہونچے گی وہ بھی گواہی دینگے پس جو کہ آواز اذان کے پاس سے سنینگے بطریق اولیٰ گواہی دینگے
اور اسمین رغبت دلائی ہی موذنون کو آواز بلند کرنے پر تا کہ گواہ اُنکے بہت سے ہون ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ
فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ
عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سنو تم موذن کو یعنی آواز اسکی پس کہو مانند اُس چیز
کے کہ کہتا ہی موذن پھر درود بھیجو مجھپر یعنی بعد فراغت کے جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اُسپر بسبب اُسکے
دسبار پھر مانگو اللہ سے میرے لیے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک جگہ یعنی اعلیٰ درجہ ہی بہشت مین نہین لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندون اللہ کے سے
اور امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نے کہ مانگا واسطے میرے وسیلہ کہ کیفیت اُس مانگنے کی آگے مذکور ہی واجب ہوئی
اُسکے لیے شفاعت میری روایت کی یہ مسلم نے **ف** مانند اُس چیز کے کہ کہتا ہی موذن یعنی جس طرح وہ کہتا ہی تم بھی کہو مگر حی علی الصلوٰۃ اور
حی علی الفلاح کا جواب اُس طرح دو کہ جو آگے مذکور ہوئیگا اس لیے کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور اسیطرح الصلوٰۃ خیر من النوم کا جواب بھی نہ کہو
بلکہ کہو صدقت وبررت وبالحق نطقت یعنی سچ کہا تو نے اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتے ہین اُس چیز کو کہ وسیلہ
پکڑے بسبب اُسکے طرف ایک چیز کے اور نزدیکی حاصل کرے بسبب اُسکے طرف اُس چیز کے اور جنت کے اُس درجہ کا نام وسیلہ اس لیے کہا گیا کہ جو کوئی
اُسمین پہونچتا ہی ہوتا ہی قریب اللہ سبحانہ کے اور پہونچتا ہی دیدار اُسکے کو اور اور درجہ والون کو وہ نزدیکیان نہین ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین اور
لفظ ارجو انداہ تواضع کے فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلائق کے ہین اور اُس درجہ کو کون پہونچ سکتا ہی سواے حضرت کے لیکن حقیقت مین یہ کمال

یقین سے یعنی تحقیق ہے کہ وہ مجھے ہی ملیگا **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوٰۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر جب کہے موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب کہے موذن حی علی الصلوٰۃ کہے ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے موذن حی علی الفلاح کہے ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا لا الہ الا اللہ صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہاں اللہ اکبر شروع اذان میں دو ہی بار ذکر کیا اختصار کے لیے کہ سمجھنے میں یہ بھی کافی ہے اور اسی لیے اشہد ان لا الہ الا اللہ کو بھی ایکبار ذکر کیا اور معنی لاحول کے یہ ہیں کہ نہیں ہو سکتا بچنا گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہیں قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یہ کلمہ یہاں اس لیے پڑھتے ہیں کہ موذن نے جب نماز اور فلاح پر بلایا تو گویا یہ جواب اسکا دیتا ہے کہ یہ بڑا ایک امر ہے میں ضعیف ہوں متحمل اسکا کب ہو سکتا ہوں بغیر مدد مولیٰ کے کہا ہے نووی نے کہ مستحب ہے جواب دینا موذن کو مانند کہنے اسکے کے مگر حیعلتین میں یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح میں کہ اسکے جواب میں لاحول پڑھے اور یہ جو اسکے جواب میں ما شاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن کہتے ہیں اسکی کچھ اصل نہیں پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننے والے پر ہے خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو جواب دینے سے اور مانع یہ ہے کہ پاخانہ میں ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اسکے اور مانع یہ بھی ہے کہ نماز میں ہو پس جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہہ لے اور کہے صدق دل سے یعنی یہ کلمہ صدق سے کہے یا اخلاص سے کہے صدق سے ظاہر یہی ہے اور داخل ہوگا بہشت میں تو ہر مومن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہاں مراد یہ ہے کہ داخل ہوگا نجات پانے ہونے کے ساتھ مگر شرط اسمیں یہی ہے کہ زبان سے کہے اور اعتقاد اسکا دل میں رکھے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہے جس وقت کہ سنے اذان یعنی بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے اسکے کے یہ دعا اے اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنی اذان کے اور نماز قائم کی گئی کے دے محمد کو وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت میں اور بزرگی اور پہونچا اسکو مقام محمود میں کہ وعدہ کیا ہے تو نے اسکا واجب ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** اذان کو دعا اس لیے فرمایا کہ وہ بلاتی ہے طرف نماز اور ذکر کے اور نماز قائمہ کے یعنی ہمیشہ کی کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلہ کے کہ یہ جو پڑھتے ہیں والدرجۃ الرفیعۃ یہ کسی روایت میں آیا نہیں اور پہونچا اسکو مقام محمود میں یعنی اس مقام میں کہ تعریف کیا جاوے صاحب اسکا سبکی زبان پر اور رشک لیجاویں اسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہے تمام عالم حیران وسرگردان بھٹکے اور کوئی انبیا اور رسولوں میں سے ہیبت اور دہشت سے دم نہیں مار سکیگا اسوقت آنحضرت جناب باری تعالیٰ میں حاضر ہو کر دروازہ شفاعت کا کھلوا دینگے اور وعدہ کیا ہے تو نے یعنی اس آیت میں عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت میں بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین بھی زیادہ کرتے ہیں حدیث کی کتاب

نہین عم ع ح وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ہو راعی معزی رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے تھے جس وقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور تھے قصد کرتے سننے اذان کا پس اگر سنتے اذان باز رہتے لوٹنے سے اور اگر نہ سنتے اذان تو لوٹتے پس سنا ایک شخص کو یعنی اس حالت مین کہ لوٹ کے لیے گئے تھے کہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوپر اسلام کے ہے یعنی اسلیے کہ اذان نہین کہتے ہین مگر مسلمان پھر کہا اُسنے گواہ ہوں مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو آگ سے یعنی بسبب چھوڑنے شرک کے پھر دیکھا اصحاب نے طرف اُس شخص کے پس ناگہان وہ چرانیوالا تھا بکریوں کا روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی عادت شریف یہ تھی کہ کفار کے لوٹنے کو جاتے تو نماز صبح کے وقت تشریف لیجاتے تا امتحان کرین کفر اور اسلام اُنکے کا جیسے کہ کہا انس نے کہ تھے حضرت قصد کرتے سننے اذان کا پس اگر سنتے اذان تو ٹھہر جاتے لوٹنے سے جانتے کہ مسلمان ہین اور اگر اذان نہ سنتے تو لوٹتے لیکن انتظار اسی لیے تھا کہ مبادا اُسمین مسلمان ہو اور انجانی سے اُسکو لوٹین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہونے نہ ہونے اذان کو حضرت صلعم نے علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہے کہ اگر ایک قوم اذان کو ترک کرے تو مستحق قتال کے ہوتی ہے اگرچہ سنت ہے لیکن شعار اسلام سے ہے + ع ح وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اُس وقت کہ سنے موذن کو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اُسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے راضی ہون مین ساتھ اللہ کے از روی رب ہونیکے اور ساتھ محمد کے از روے رسول ہونے کے اور ساتھ اسلام کے از روے دین ہونیکے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے گناہ اُسکے یعنی چھوٹے گناہ روایت کی یہ مسلم نے ف جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اُسوقت اس کلمہ کو پڑھے یا بعد تمام ہونے اذان کے اور یہ اخیر کی بات ہے تا کہ جواب کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد اُسکے اسکو پڑھے ع ح وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوٰۃ بین کل اذانین صلوٰۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے پھر فرمایا تیسری بار مین واسطے اُس شخص کے کہ چاہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہے مکرر فرمایا حضرت نے اس جملہ کو تاکید اً واسطے رغبت دلانے کے نوافل پڑھنے پر درمیان اذان اور تکبیر کے اس لیے کہ دعا نہین رد کیجاتی ہے درمیان ان دونون کے واسطے بزرگی اُس وقت کے اور جب وقت بزرگ ہوتا ہے تو ثواب عبادت کا بھی بہت ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ سنت ہے یہ کہ نماز پڑھے درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکھی ہین امام ابو حنیفہ نے نفل پڑھنی پہلے مغرب کے بموجب حدیث بریدہ اسلمی کے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ درمیان دو اذانون کے دو رکعتین ہین سوائے مغرب کے اور جو شخص کہ چاہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ نماز مستحب ہے واجب نہین ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور موذن امانت دار ہے یا الٰہی ہدایت کر تو اماموں کو یعنی توفیق دے ہمکو علم اور عمل کی اور صلاح کی اور بخش موذنوں کو یعنی انکی کوتاہی جو انسے ہو جاوے اسکو بخش روایت کی احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور شافعی نے اور بیچ دوسری روایت شافعی کے ساتھ لفظ مصابیح کے ہے

ف امام ضامن ہے یعنی اٹھا لیتا ہے اپنے پر کار و بار مقتدیوں کے یعنی اٹھا لیتا ہے قراءت انسے اور قیام کو بھی اگر رکوع میں امام کے ساتھ ملیں اور نگاہ رکھتا ہے افعال نماز کے اور گنتی رکعتوں میں اور موذن امانت دار ہے کہ اعتماد کرتے ہیں انکی آوازوں پر لوگ نمازوں کے پڑھنے میں اور روزوں کے افطار کرنے میں صحیح ہو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان دے سات برس واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے چاہنے مزدوری کے لکھی جاتی ہے واسطے اسکے خلاصی آگ سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْجَبُ رَبُّکَ مِنْ رَاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَأْسِ شَظِیَّۃٍ لِلْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ھٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے راضی ہوتا ہے رب تیرا چرانے والے بکریوں کے سے بیچ سر کنگرے پہاڑ کے اذان دیتا ہے واسطے نماز کے اور نماز پڑھتا ہے پس فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکھو طرف اس بندے میرے کے اذان دیتا ہے اور برپا رکھتا ہے نماز کو یعنی محافظت کرتا ہے اور درست کرتا ہے ڈرتا ہے مجھ سے تحقیق بخشا میں نے بندے اپنے کو اور داخل کرونگا میں اسکو بہشت میں روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** چرواہے بکریوں کے سے کنایہ اختیار کی ہے واسطے کنارہ کشی لوگوں سے چوٹی پہاڑ میں اور کہا ابن ملک نے کہ فائدہ اذان دینے اسکی کا یہ ہے کہ خبردار کرتا ہے فرشتوں اور جنات کو ساتھ داخل ہونے وقت کے اور گواہی دیگی ہر چیز کہ سنیگی اذان اسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہے اور مشابہت ہوتی ہے ساتھ مسلمانوں کے بیچ جماعت انکی کے اور مراد ہے اذان سے اعلام عام ہے یعنی اذان اور تکبیر اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہے آدمی تو نماز پڑھتے ہیں ملائکہ ساتھ اسکے اور حاصل ہوتا ہے اسکو ثواب جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہے مجھسے یعنی کرتا ہے یہ واسطے ڈرنے کے عذاب میرے سے نہ کسی کے دکھانے کے لیے اور یہیں دلیل ہے واسطے مستحب ہے اذان اور تکبیر کہنی اکیلے کو صحیح ہو

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی وَحَقَّ مَوْلَاہُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّھُمْ بِہٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُّنَادِیْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہونگے اوپر ٹیلے مشک کے دن قیامت کے ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالیٰ کا اور حق مالک اپنے کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہے واسطے پانچوں نمازوں کے ہر دن اور رات یعنی ہمیشہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** مراد عبد سے مملوک ہے خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتھ اسکے راضی ہیں یعنی بسبب اسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتوں اور آداب تعدیل کی اور صحت قراءت کی اچھی طرح کرتا ہے اور اعتبار رضا میں اکثروں کا ہے کہ جو علم رکھتے ہوں اور یہ جو ہے انکو اسلیے ملینگے کہ انھوں نے روکا تھا نفسوں اپنوں کو شہوتوں سے طاعات پر اسکے بدلے میں اللہ تعالیٰ یہ خوشبو کی چیز انکو عطا فرماویگا تا لوگوں میں انکی بزرگی معلوم ہو صحیح ہو

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ وَیَشْھَدُ لَہٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَشَاھِدُ

الصَّلٰوۃَ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَّیُکَفَّرُ عَنْہُ مَا بَیْنَہُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَقَالَ وَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اذان دینے والا بخشش کیجاتی ہی واسطے اسکے موافق نہایت آواز اسکی کے اور گواہی دیتے ہیں واسطے اسکے ہر تر اور خشک اور حاضر ہونے والے نماز کے لکھی جاتی ہین واسطے اسکے پچیس نمازین اور دور ہوتے ہین اس سے جو گناہ کہ کیے ہین درمیان دو نمازون کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی نسائی نے قول کل رطب ویابس تک اور کہا نسائی نے یہ بھی اور واسطے اسکے ہی مانند ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑھی **ف** موافق نہایت آواز اسکی کے یعنی جسقدر آواز بلند کتا ہی مغفرت بھی اسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہونچا ہی یعنی جتنی طاقت تھی اتنی آواز بلند کی تو مغفرت بھی پوری پاتا ہی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوے اور اتنے ہون کہ جہانتک آواز اذان کی پہونچتی ہین بھر جاوین تو سب بخشے جاتے ہین اور مراد رطب سے نامی ہی یعنی جو چیز بڑھتی ہی مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کے اور یابس سے جمادات مراد ہی یعنی پتھر مٹی وغیرہ اور طیبی نے لکھا ہی کہ لفظ وشاہد الصلوٰۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنی مغفرت کی جاتی ہی موذن کی اور اسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر تر یہ ہی یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ عطف اسکا کل رطب پر ہی اسکو عطف خاص علی العام کہتے ہین اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد کی طرف پھرتی ہی یا موذن کی طرف اور یہی اچھا معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ حدیث سے یہ ہین کہ موذن نمازیون کا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بھلی بات کا باعث ہوتا ہی اسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنیوالے بھلائی کے ع ح وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُہُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِہِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا انہون نے اے رسول خدا کے مقرر کرو مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام انکا ہی یعنی کیا مین نے مجکو امام انکا اور اقتدا کر تو ساتھ بہت ضعیف انکے کے اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوے اوپر اذان اپنی کے مزدوری روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اقتدا کر ساتھ بہت ضعیف انکے کے یعنی امامت مین رعایت حال ضعیفون کی کر تخفیف اور ارکان الیسی مت لوا کر ضعیف تنگ ہون اور جماعت چھوڑ دین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذن کو مزدوری لینی اور علما نے لکھا ہی کہ اگر مزدوری یہ ٹھہرالین اور لوگ آپ سے بقدر حاجت انکی کے بھیج دیا کرین حلال ہوگی پس لائق ہی لوگون کو کہ خبرگیران انکے رہین اور مقادی تاضی خان مین ہی کہ موذن جو عالم ہو ساتھ اوقات نماز کے تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس ہیچ مزدوری لینے کے بطریق اولی نہین مستحق ہونیکا ع ح ث وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰہُمَّ ہٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَہَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا سکھلایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے یہ کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کے یا الٰہی یہ ہی وقت آنے رات تیری کا اور پیٹھ پھیرنے دن تیرے کا اور آوازین تیرے پکارنے والون کی یعنی موذنون کی پس بخش مجکو روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** ظاہر یہ ہی کہ پڑھی جاوے یہ دعا بعد جواب دینے اذان کے یا اثناے جواب مین پڑھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہی ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَۃِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَۃِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سے یا بعضے اصحاب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے کہ کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا انھوں نے قد قامت الصلوٰۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کے بیچ اذان کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف مانند حدیث عمر کے یعنی جو کہ اسی باب میں پانچویں حدیث گذر چکی ہے حاصل یہ کہ تکبیر کے کلمات کا جواب اسیطرح دیا کہ جو مؤذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہنے کے وقت لاحول پڑھی اور قد قامت الصلوٰۃ کہنے کے وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دعا اسوقت پس دعا کیا کرو اس وقت میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابہ نے پوچھا کہ کیا دعا کیا کریں یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سے عافیت دنیا میں اور آخرت میں اور ظاہر اس عبارت سے عام معلوم ہوتا ہے کہ دعا خواہ متصل اذان کے کرے یا فاصلہ سے لیکن بہتر یہ ہے کہ متصل اذان کے مانگے وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضہم بعضا وفی روایۃ وتحت المطر رواہ ابو داؤد والدارمی الا انہ لم یذکر وتحت المطر اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں ہیں کہ نہیں رد کیجاتیں یا فرمایا کہ کم رد کیجاتی ہیں یعنی نہیں رد ہوتیں ایک دعا نزدیک اذان کے یعنی وقت شروع ہونے اذان کے یا بعد اسکے اور دوسرے وقت لڑائی کے یعنی ساتھ کفار کے جس وقت کہ ملیں بعضے انکے ساتھ بعضے کے یعنی جب آپس میں قتل و قتال شروع ہو جاوے اور ایک روایت میں ہے کہ اسوقت لڑائی آخر تک نیچے الفاظ اور نیچے مینھ کے یعنی مینھ میں کھڑا ہو کر دعا کرے روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے مگر دارمی نے نہیں ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینے والے بزرگی رکھتے ہیں ہم پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتے ہیں مؤذن پس جبکہ فارغ ہو یعنی جواب اذان کے سے پس سوال کر یعنی جو چاہے دیا جاویگا روایت کی یہ ابو داؤد نے ف بزرگی رکھتے ہیں ہم پر یعنی بہ نسبت ہمارے انکو بسبب اذان کے ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے پس کیا فرماتے ہیں ہمکو کہ بسبب اسکے لاحق ہوں ساتھ انکے یہ عرض انھوں نے کی آگے حضرت نے جواب فرمایا کہ جسطرح مؤذن کہے تو بھی اسیطرح کہہ یعنی مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت لاحول پڑھ جیسے کہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجھے مثل اصل ثواب انکے کے پھر دعا کرنے کو زیادہ جواب سے جو فرمایا اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ اگر جواب مؤذن کا دیگا بعد اسکے دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بھی ہم آپ اذان کا کہے تا ثواب اذان کا پاوے بخلاف اسکے کہ مشہور ہے لوگوں میں کہ وقت حاصل ہوتے اجابت فعلی کے اجابت قولی درکار نہیں

الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوٰۃ ذہب حتی یکون مکان الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلاثین میلا رواہ مسلم روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شیطان جس وقت کہ سنتا ہے اذان نماز کو بھاگ جاتا ہے یہانتک کہ پہونچتا ہے مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سے چھتیس کوس ہے روایت کی یہ مسلم نے ف مراد شیطان سے جنس شیطان ہے یعنی سب یا سردار انکا ظاہر یہی ہے اور حاصل اسکے معلوم ہوا کہ شیطان اس عمل سے اسقدر دور ہو جاتا ہے کہ جتنا

روحاء مدینہ سے دو منزل پر ہے اور یہ راوی ہے ابو سفیان طلحہ بن نافع جو کہ راوی ہو جابر سے شرع **وعن علقمۃ بن وقاص قال انی لعند**
معاویۃ اذ اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال مؤذنہ حتی اذا قال حی علی الصلوٰۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ
فلما قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک رواہ احمد اور روایت ہے علقمہ بن وقاص سے کہا تحقیق تھا میں نزدیک معاویہ کے
ناگاہ اذان دی موذن انکے نے پس کہا معاویہ نے جیسا کہ کہا انکے موذن نے یہاں تک کہ جب کہا موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا لا حول ولا قوۃ
الا باللہ پس جب کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچھے اسکے جو کچھ کہا موذن نے پھر کہا معاویہ نے سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسی طرح **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ العلی العظیم زیادتی ہے اور روایات میں ہے **وعن ابی ہریرۃ**
قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قال مثل ھذا یقینا دخل الجنۃ رواہ النسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑے
ہوئے بلال اذان کہنے لگے پس جب چپکے رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے مانند اسکے یقین سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ
نسائی نے **ف** جو شخص کہے مانند اسکے یعنی خواہ جواب سے اذان کے میں کہے یا اذان دینے میں یا مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل ہونے
جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات پانے والوں کے لاع **وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع المؤذن**
یتشھد قال وانا وانا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے موذن کو کہ شہادتین پڑھتا فرماتے
اور میں بھی اور میں بھی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جب موذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتے وانا وانا
یعنی جیسی لوگ گواہی دیتا ہے میں بھی گواہی دیتا ہوں اور دوبار لفظ انا کا کہنا واسطے دونوں شہادتین کے ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بھی مکلف تھے
گواہی دینے کے اپنی رسالت پر مانند تمام امت کے پھر اختلاف ہے اس میں کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کے دیتے تھے یا فرماتے تھے وشہد ان رسول اللہ
صحیح یہ ہے کہ حضرت مثل گواہی ہماری کے گواہی دیتے تھے جیسے کہ اوپر حدیث میں حضرت معاویہ سے گذرا کہ انھوں نے موذن کو جواب دیتے میں واشہد
ان محمدا رسول اللہ کہا اور پھر کہا کہ میں نے حضرت سے یوں ہی سنا ہے اور تطبیق دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ کبھی اس طرح فرماتے ہونگے کبھی اس طرح ہے ع
وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن ثنتی عشرۃ سنۃ وجبت لہ الجنۃ و
کتب لہ بتاذینہ فی کل یوم ستون حسنۃ وبکل اقامۃ ثلثون حسنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوتی ہے واسطے اسکے بہشت اور لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے سبب
اذان دینے اسکے کے ہر روز میں یعنی بدلے ہر اذان کے ساٹھ نیکیاں اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیاں روایت کی یہ ابن
ماجہ نے **ف** تکبیر کا ثواب بہ نسبت اذان کے آدھا شاید اس لیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنے حاضرین ہی کے لیے ہوتی ہے اور
اذان غائبین اور حاضرین دونوں کے لیے یا اذان میں محنت زیادہ ہوتی ہے اور تکبیر میں کم ع **وعنہ قال کنا نؤمر**
بالدعاء عند اذان المغرب رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر روایت ہے انھیں ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے گئے ساتھ دعا
مانگنے کے وقت اذان مغرب کے روایت کی بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے **ف** شاید کہ دعا وہ ہے جو حدیث ام سلمہ میں ہے گزری اللھم ان ھذا اقبال
لیلک ع تمت **باب** ا س بیچ بیان کرنے بعضے احکام اذان کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ**

عليه وسلم ان بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم قال وكان ابن ام مكتوم رجلا اعمى لا ينادي حتى يقال له اصبحت اصبحت متفق عليه روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہے رات سے پس کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نے اور تھا ابن ام مکتوم آدمی اندھا نہیں اذان دیتا تھا یہاں تک کہ کہا جاتا تھا اسکو صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کے دو موذن تھے ایک پہلے فجر کے رات سے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کے امام شافعی کے نزدیک دو موذن مقرر کرنا سنت ہیں کہ ایک پہلے فجر کے آدھی رات آخر میں اذان دے اور دوسرا بعد فجر کے اول وقت میں اور حنفی کہتے ہیں کہ پہلا موذن سحر کے لیے یا تہجد کے لیے تھا کیونکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے منع فرمایا اذان سے پہلے فجر کے پس اسی لیے انکے یہاں رات سے اذان فجر کی جائز نہیں اور صبح کی تو نے یہاں ایک شبہہ وارد ہوا ہے کہ جب ابن ام مکتوم بعد ہونے صبح کے اذان دیتے تھے تو اسوقت تک کھانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہ ہے کہ معنی اصبحت کے یہاں یہ ہیں کہ صبح نزدیک پہونچی اسکو مبالغۃً اصبحت کہا ۱۲ ح **وعن سمرة بن جندب** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعنكم من سحوركم اذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير في الافق رواه مسلم ولفظه للترمذي اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کھانے تمہارے سے اذان بلال کی یعنی اسلیے کہ وہ رات سے اذان کہتا ہے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب لیکن فجر پھیلی ہوئی بیچ کنارے کے یعنی صبح صادق روایت کی یہ مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے ترمذی کے ہیں **وعن مالك بن الحويرث** قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم انا وابن عم لي فقال اذا سافرتما فاذنا واقيما وليؤمكما اكبركما رواه البخاري اور روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اور بیٹا چچا میرے کا پس فرمایا حضرت نے جس وقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم میں سے بڑا تمہارا روایت کی یہ بخاری نے ف شاید کہ یہ دونوں علم و ورع میں برابر تھے انہیں سے بڑے کو امامت کے لیے فرمایا مراد اکبر سے افضل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اذان میں شرط نہیں ہے لیکن چاہیے یوں کہ موذن عالم ہو ساتھ اوقات نماز کے اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کے صحیح کہے ۱۲ ح **وعنه** قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا كما رأيتموني اصلي واذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم احدكم ثم ليؤمكم اكبركم متفق عليه اور روایت ہے انہیں مالک سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلعم نے نماز پڑھو جس طرح کہ دیکھتے ہو تم مجھکو نماز پڑھتے اور جس وقت ہو نماز کا پس چاہیے کہ اذان کہے تم میں سے ایک تمہارا پھر امام ہو تم میں سے بڑا تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بڑا تمہارا یعنی بڑا علم میں جیسا سن میں اور مراد علم سے علم احکام نماز کا ہے اور مراد سن سے وہ سن ہے کہ اسلام میں بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائے بہت دن ہوئے وہ مقدم ہوگا اس سے کہ پیچھے اسکے اسلام لایا واقع میں اگرچہ چھوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسے کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہے ۱۲ ع **وعن ابي هريرة** قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قفل من غزوة خيبر سار ليلة حتى اذا ادركه الكرى عرس وقال لبلال اكلأ لنا الليل فصلى بلال ما قدر له ونام رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه فلما تقارب الفجر استند بلال الى راحلته موجه الفجر فغلبت بلالا عيناه وهو مستند الى راحلته فلم يستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابه حتى ضربتهم الشمس فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اولهم استيقاظا ففزع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اي بلال فقال بلال اخذ بنفسي الذي اخذ بنفسك قال

اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پھرے جہاد خیبر کے چلے رات کو یہاں تک کہ جس وقت پہونچی حضرت کو اونگھ اترے آخر رات کو آرام کے لیے اور فرمایا بلال کو محافظت کرو واسطے ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا ہمیں پس نماز پڑھی بلال نے اسقدر کہ مقدر کی گئی تھی واسطے اسکے یعنی تہجد کی نماز جتنی ہو سکی پڑھی اور سوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار انکے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نے اونٹ اپنے سے منہ کر کر طرف فجر کے یعنی جگہ فجر کے کہ مشرق ہے تا صبح ہووے تو جگا دیں پس غالب ہوئیں بلال پر آنکھیں انکی یعنی سو گئے اور وہ تھے تکیہ لگائے ہوے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسول خدا صلعم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحابوں سے یہاں تک کہ پہونچی انکو گرمی دھوپ کی پس تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گھبرائے رسول خدا صلعم پس فرمایا اے بلال کیا ہوا تجھے یعنی کیون سو گیا پس کہا بلال نے غالب ہوا نفس میرے پر وہ چیز کہ غالب ہوا نفس تمہارے پر یعنی نیند فرمایا کھینچے چلو یعنی اونٹ اپنے یہاں سے پس کھینچے انھون نے اونٹ اپنے تھوڑی دور پھر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑھائی حضرت نے انکو صبح کی پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کے پس چاہیے کہ پڑھے نماز جس وقت یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنی وقت یاد کرنے نماز میری کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** خیبر مدینہ سے تین منزل ہے سنہ سات میں حضرت صلعم نے اسکو گھیرا اور کچھ اوپر دس روز میں فتحیاب ہوے اور حضرت صلعم نے وہان جو قضا نماز پڑھی اور سواریون کے کھینچنے کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تھا بیچ بیان کرنے سبب اسکے کے اختلاف کیا ہے علما نے حنفی کہ وقت طلوع کے قضا پڑھنے کو منع کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سبب اسکا یہ تھا کہ آفتاب بلند ہو جاوے اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوے اور شافعی کہ قضا اسوقت میں جائز رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سبب اسکا یہ تھا کہ وہ جگہ شیطان کی تھی جیسا کہ دوسری روایت میں مذکور ہے اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر کہے ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان نماز قضا میں نہیں مذہب شافعی پر موجب قول جدید کے یہی ہے لیکن معتمد انکے علما کے نزدیک بموجب مذہب قدیم کے یہ ہے کہ اذان کہے نماز قضا کے لیے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے قضا پڑھی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کے یعنی اوس شب کی صبح میں ساتھ اذان اور تکبیر کے اور شیخ ابن الہمام اس باب میں حدیثیں مسلم اور ابو داؤد وغیرہ سے لائے ہیں اور کہا کہ جو کچھ مسلم سے اس قصہ میں آیا ہے کہ حضرت صلعم نے امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہیں رکھتا کیونکہ صحیح ہوا ہے حضرت صلعم سے کہ ساتھ اذان اور تکبیر کے نماز ادا کی پس معنی فاقام الصلوۃ کے اس حدیث میں یہ ہیں کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کے اور یہان ایک اور اشکال وارد ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آنکھیں میری سوتی ہیں لیکن دل میرا بیدار رہتا ہے پس باوجود دل بیدار رہنے کے کیا سبب تھا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہ ہوئے جواب اسکا یہ ہے کہ دریافت کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکھون کا ہے پس آنکھیں سوتی تھیں طلوع ہونا معلوم نہ ہوا اگرچہ دل بیدار تھا پھر اگر کوئی کہے کہ ساتھ کشف یا وحی یا الہام کے کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ فعل باریتعالی کا ہے اسمین بھی حکمت تھی کہ احکام قضا کے معلوم ہووے ع ح

وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ کھڑے ہو تم یہان تک کہ دیکھو تم مجھکو کہ نکلا حجرہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** علما نے لکھا ہے کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الصلوۃ کہے اسوقت مقتدی کھڑے ہوویں شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت صلعم کا اسیوقت ہوتا ہوگا ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۶)

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے ہوئے اور آؤ تم چلتے اور لازم ہو تمھیں آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس پڑھو اور جو نہ پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کے اُسکو ادا کرو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ بھی آیا ہو پس تحقیق ایک تمھارا جسوقت کہ قصد کرتا ہو طرف نماز کے پس وہ نماز مین ہو یعنی حکماً اور ثواباً ف لکھا ہو علما نے کہ علامت سبکی عقل اور غفلت کی ہو دوڑنا واسطے نماز کے اگر جلدی کرتا ہو اور چاہتا ہو کہ تکبیر اولی پاوے تو چلے سے سعی ہونا چاہیے تھا شتابی کہ محمود ہو یہ ہو حضرت شیخ نے لکھا ہو اور ملا علی قاری نے لکھا ہو کہ اختلاف کیا ہو علما نے کہ جو کوئی ڈرتا ہو فوت ہونے تکبیر اولی کے سے وہ جلدی کرے یا نہین پس کہا ہو بعضون نے کہ جلدی کرے کیونکہ حضرت عمر رض نے سنی تکبیر بقیع مین پس جلدی کی طرف مسجد کے اور بعضون نے اختیار کیا ہو یہ کہ چلے وقار سے بموجب اس حدیث کے کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہو نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہو اور یہ بات عجب ہی کہ واقع ہوا اس سے تقصیر یعنی اگر دانستہ دیر کریگا یہ بات نہین حاصل ہونے کی انتہی اور ظاہر تر یہ ہو کہ جلدی کرے ساتھ وقار کے ساتھ دوڑنے کے تا عمل حدیث پر بھی ہو اور ثواب تکبیر اولی کا بھی ہاتھ سے نجاوے اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہو اگر جانتا ہو کہ اگر جلدی نہ کرونگا تو امام سلام پھیر دیگا اس صورت مین بھی جلدی کر کر شریک ہووے امام کے ساتھ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور یہ باب خالی ہو فصل دوسری سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّؤُا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا

روایت ہی زید بن اسلم سے کہا کہ اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کے راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہ کہ جگاوے انکو واسطے نماز کے پس سو گیا بلال یعنی تھوڑی دیر کے بعد بسبب غلبہ نیند کے اور سو گئے لوگ یہانتک کہ جاگے اس حال مین کہ تحقیق طلوع ہوا اُنپر آفتاب پس جاگے لوگ یعنی پہلے حضرت جاگے پھر اور اصحاب پس تحقیق گھبرائے یعنی بسبب فوت ہونے نماز کے پس حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سوار ہوویں یہانتک کہ نکلیں اس جنگل سے اور فرمایا تحقیق جنگل ہو کہ مسلط ہو اسمین شیطان پس سوار ہوئے یہانتک کہ نکلے اُس جنگل سے پھر حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اُتریں اور وضو کریں اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہے واسطے نماز کے اور تکبیر کہے پس نماز

پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لوگون کے یعنی قضا صبح کی جماعت سے ادا کی پھر پھرے یعنی نماز سے اور دیکھی گھبراہٹ انکی پس
فرمایا یعنی تسلی کے لیے اے لوگو تحقیق اللہ نے قبض کی تھین ارواح ہماری اور اگر چاہتا البتہ پھیرتا انکو طرف ہمارے بیچ غیر اس وقت کے یعنی پہلے اس وقت کے
کہ آفتاب نکلا ہوتا پس جسوقت کہ سو رہے ایک تمہارا غافل ہوکر نماز سے یا بھول جاوے نماز پھر گھبراوے طرف اسکے پس چاہیے کہ پڑھے اسکو جیسا کہ
تھا پڑھتا اسکو وقت اسکے مین یعنی ساتھ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کے اور اکرے پھر التفات کی رسول خدا صلعم نے طرف
ابی بکر صدیق کے پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا پس تکیہ لگوایا اسکو پھر برابر تھپکتا رہا اسکو جیسے
تھپکا جاتا ہے لڑکا یہانتک کہ سویا پھر بلایا رسول خدا صلعم نے بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا صلعم کو مانند اس چیز کے کہ خبر دی تھی رسول خدا صلعم نے
ابوبکر کو پس کہا ابوبکر نے گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا کے ہو روایت کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** بیچ راہ تک کے اس سے معلوم ہوا
کہ یہ واقعہ دوسرا ہے اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان خیبر اور مدینہ کے ہوا تھا اور یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مین اور لفظ او ان نیادی للصلوۃ
او لفیم مین بمعنی جمع کے ہے مانند واو کے یعنی اذان اور تکبیر دونون کا حکم کیا یا او شک کے لیے ہے گو افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہے کیونکہ موید ہے اسکی
روایت ابو داؤد کی انہ صلعم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تھا پڑھتا وقت اسکے مین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہے اسپر کہ جہر کرے نماز جہریہ مین جو رہ گئی ہو
نماز سے مین لیکن اسمین بعضے علماے حنفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ قضا مین چپکے ہی پڑھنا واجب ہے اور معنی ضجعہ کے مسندہ ہین یعنی تکیہ لگوایا بلال کو جیسے
پہلے حدیث مین گذرا ہے کہ بلال اونٹ سے تکیہ لگاکر سو رہا اور اگر کوئی شک کرے کہ اس حدیث مین پہلے تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالی کے اس جملہ مین ان اللہ
قبض ارواحنا اور پھر نسبت کیا اس غفلت کو طرف شیطان کے جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ پیدا کرنا خلق افعال کا ہے یعنی ارادہ کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنے نیند
اور نسیان کا انمین پس ظاہر کیا شیطان کو اس چیز کے کرنے پر کہ غفلت اور نیند پیدا کرے قسم تھپکنے وغیرہ سے اور اس حدیث مین اظہار معجزے کا ہے کہ حضرت صلعم
نے حال بلال کا بیان فرما دیا اس لیے حضرت ابوبکر نے تصدیق اسکی کی کہ اشہد آخر تک کہا ہے ع **وعن ابن عمر** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِیْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صِیَامُہُمْ وَصَلٰوتُہُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنون کے واسطے مسلمانون کے روزے انکے اور نماز انکی روایت کی یہ ابن ماجہ نے
ف لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنون کے یعنی ثابت ہین موذنون کے ذمہ وہ دو چیزین مسلمانون کی تا احتیاط کرین انکی کہ وہ دو چیزین یہ ہین روزے
انکے اور نماز انکی کہ انکی اذان پر روزہ افطار کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین حاصل یہ کہ موذنون کو چاہیے کہ رعایت وقت کا لحاظ رکھین تا لوگون کی ان
دو چیزون مین خلل نہ آوے ع ح **باب المساجد ومواضع الصلوۃ** یہ باب ہے بیچ بیان مسجدون کے اور جگہون نماز کے
ف مراد جگہون نماز سے یہان وہ جگہ ہین کہ نماز انمین مکروہ ہووے یا نہ مکروہ ہووے چنانچہ بیان اسکا حدیثون مین آویگا اور بیچ فضائل مسجد
کے حدیثین بہت آئی ہین کچھ انمین سے تو مشکوۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچھ اور کتابون مین ہین چنانچہ ترجمہ بعضے انکی کا بھی لکھا جاتا ہے تا مسلمان
اسکی بزرگی معلوم کرکے عبادت کرنی اسمین غنیمت جانین آیا ہے کہ ابو ذر نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے چاہیے کہ ہووے مسجد گھر تیرا اسلیے کہ تحقیق
مین نے سنا ہے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مسجدین گھر متقیون کے ہین اور جسکا ہووے مسجد گھر ضامن ہوتا ہے اللہ واسطے اسکے راحت اور رحمت کا
اور گذرنے کا پل صراط پر سے طرف جنت کے اور عبدالرحمن بن معقل سے روایت ہے کہ ہم حدیث کہے جاتے تھے کہ مسجد قلعہ محکم ہے شیطان سے بچنے کے لیے اور
حضرت عمر سے روایت ہے کہ مسجدین گھر اللہ کے ہین زمین مین اور حق ہے زیارت کیے گئے پر یہ کہ اکرام کرتا ہے زیارت کرنے والے اپنے کا یعنی البتہ زیارت
کیا گیا ہے اور جانے والا اسمین زیارت کرنیوالا جتنا ہے پس وہ اکرام کرتا ہے مسجد مین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہین جگہ پکڑتا ہے

آوے مسجد مین واسطے نماز کے یا واسطے ذکر اللہ کے مگر اللہ تعالی نظر کرتا ہے طرف اسکے ساتھ مہربانی اور رحمت کے جیسے کہ نظر مہربانی اور رحمت کی کرتے ہین اہل غائب کے جبکہ آتا ہے اوپر غائب اپنا اور بعضی حدیثون مین ہے جگہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہے وہ اس صورت مین ہے کہ ایک جگہ خاص مسجد مین مقرر کرے اسطرح کہ نہ بیٹھے اور جگہ سوائے اسکے پس یہ منع ہے اگرچہ واسطے ذکر اللہ کے یا نماز کے ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہے اور جو حدیثین جگہ پکڑنے کے فضائل مین آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہ سکونت کی ٹھہراوے نماز کے لیے اور ذکر کے لیے نہ واسطے اور غرضون کے اغراض دنیوی سے اور حظوظ نفسیہ سے + م ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عباس قال لما دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت دعا في نواحيه كلها ولم يصل حتى خرج منه فلما خرج ركع ركعتين في قبل الكعبة وقال هذه القبلة رواه البخاري ورواه مسلم عنه عن أسامة بن زيد

روایت ہے ابن عباس سے کہا جب داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنی دن فتح مکہ کے دعا کی بیچ کونون اسکے کے سب کونون مین یعنی چارون کونون مین اور نہین پڑھی نماز یہان تک کہ نکلے اسمین سے پس جبکہ نکلے پڑھین دو رکعتین سامنے کعبے کے اور فرمایا یہ ہے قبلہ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے انھین ابن عباس سے کہ نقل کی انھون نے اسامہ بن زید سے **ف** یہ ہے قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونے کے جانب اسکے فرمایا اور ہرگز منسوخ نہین ہونے کا اور یہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی آگے کی جانب کو اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہین اور نہ یہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سے معتبر ہے اور اندر نماز درست نہین جیسے کہ امام مالک کہتے ہین بیچ نماز فرض کے اور سب اہل علم کے نزدیک جائز ہین نفل پڑھنی کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمر کے اور اختلاف کیا ہے بیچ فرض کے پس گئے ہین جمہور طرف جواز کے اور منع کیا ہے اس سے مالک اور احمد نے + م ع

وعن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو وأسامة بن زيد وعثمان بن طلحة الحجبي وبلال بن رباح فأغلقها عليه ومكث فيها فسألت بلالا حين خرج ماذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال جعل عمودا عن يساره وعمودين عن يمينه وثلاثة أعمدة وراءه وكان البيت يومئذ على ستة أعمدة ثم صلى متفق عليه

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نے یا عثمان نے کعبہ حضرت صلعم پر یعنی تا لوگ ہجوم نہ کرین اور ٹھہرے حضرت صلعم اسمین یعنی اور دعا مین مشغول رہے عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ مین نے پوچھا بلال سے جس وقت کہ نکلے بلال یا حضرت کعبہ سے باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی کعبہ مین پس کہا بلال نے کیا ایک ستون بائین اپنے اور کیے دو ستون داہنے اپنے اور تین ستون پیچھے اپنے اور تھا خانہ کعبہ اسدن چھ ستونون پر یعنی اب تین ستون مین پھر نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی اور پہلی حدیث سے کہ ابن عباس نے اسامہ سے روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے نماز نہین پڑھی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہے کہ جب کعبہ مین داخل ہوئے اور دروازہ بند کیا اور دعا مین مشغول ہوئے پس دیکھا اسامہ نے دعا مانگتے پھر وہ بھی دعا مین مشغول ہو گئے کسی کعبہ کے کونے مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کونے مین تھے اور بلال قریب تھے آنحضرت صلعم کے آنحضرت صلعم نے جو نماز بعد دعا کے پڑھی انھون نے نماز مین دیکھا اور اسامہ نے نہ دیکھا اسلیے کہ وہ تھے اور دعا مین مشغول تھے اور نماز بھی سبک تھی اور دروازہ بند تھا اور یہ بھی کہا ہے کہ حضرت صلعم نے اسامہ کو باہر بھیجا تھا پانی لانے دیوار کی تصویرون کے مٹانے کے لیے پس ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے نماز اس عرصہ مین پڑھی ہو پس بلال ثابت کرتا اور اسامہ نماز کا ہونا نفی کرتا + ح ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری مین کہ یہ ہے یعنی مسجد نبوی مین بہتر ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سوائے مسجد حرام کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوائے مسجد حرام کے کہ اسمین بہ نسبت اور مسجدون کے لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسجگہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہ ہوتا ہے اسمین چار قول ہین ایک یہ کہ وہ سارا حرم ہے اور دوسرا یہ کہ وہ مسجد جماعت ہے اور یہی ظاہر ہوتا ہے کلام اصحاب ہمارے سے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض شافعیہ نے بھی اسلیے کہ اصحاب ہمارے نے کہا ہے کہ فضیلت خاص کی گئی ہے ساتھ فرائض کے نہ نوافل کے اور تیسرا یہ کہ وہ کعبہ ہے اور اختیار کیا ہے اسکو بعض علماء نے بسبب اس حدیث ابن ماجہ کے وصلوٰۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنی نماز مکہ مین مضاعف ہے لاکھ درجہ چوتھا یہ کہ وہ کعبہ ہے یہ بعید ہے سب قولون مین ٭ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو تم کجاوون کو مگر طرف تین مسجدون کے یعنی سفر نہ کرو مگر طرف تین مسجدون کے مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ منع کیا حضرت صلعم نے اختیار کرنے سفر ہر جگہ کے سے کہ سوائے ان تین جگہون کے ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے بسبب زیادتی بزرگی کے انکو ممتاز اور مخصوص کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ بطور تقرب اور عبادت کے سوائے ان مواضع کے قصد نہ کرین اور سفر نہ کرین اور اگرچہ کچھ حاجت پڑے مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادائے حقوق وغیرہ کے یہ بات اور ہے اور سفر ساتھ اس قصد کے جائز ہے لیکن سفر کرنے مین واسطے زیارت قبور صالحین کے اور واسطے پہونچنے کے مواضع متبرکہ مین اختلاف ہے بعضے مباح کہتے ہین اور بعضے حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کے سوائے ان تین جگہون کے درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدون کے واجب نہین ہوتا وفا اسکا اور بعضون نے کہا ہے کہ کلام مساجد مین ہے یعنی کسی مسجد کے لیے سوائے ان تین مسجدون کے سفر جائز نہین اور اور مواضع سوائے مسجدون کے خارج ہین مفہوم اس کلام کے سے اور کہتا ہے بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہون کا اور سفر انکے کا ہے کہ متبرک ترین مقامات کے ہین یعنی اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کے اور غیر انکے مشقت کھینچنی بیفائدہ ہے نہ یہ کہ سفر سوائے ان تین جگہون کے درست نہین ہے ح ٭ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے بیچ بیان معنون اس حدیث کے لکھا ہے ترجمہ انکے کلام کا بعینہ کیا جاتا ہے کہتا ہون مین تھے اہل جاہلیت قصد کرتے تھے مکانات معظمہ کا کہ اپنے گمان مین ان مکانات کو بزرگ جانتے تھے اور زیارت کرتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے اور اسطرح کے قصد کرنے مین اور بزرگی جاننے مین تحریف اور فساد اسقدر ہے کہ نہین پوشیدہ پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد تاکہ ملحق نہ ہوجاوین غیر شعائر ساتھ شعائر کے اور نہ ہوجاوے وسیلہ واسطے عبادت غیر اللہ کے اور حق نزدیک میرے یہ ہے کہ قبر اور جگہ بندگی کرنے کسی ولی کی اولیا مین سے اور کوہ طور سب یہ برابر ہین نہی مین یعنی ان سب چیزون کی طرف سفر نہ کرے انتہی ٭ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان گھر میرے کے اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون بہشت کے سے اور منبر اوپر حوض میرے کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی

عبادت کریگا اُس جگہ مین کہ درمیان گھر میرے کے اور منبر میرے کے ہی پہونچیگا طرف باغ کے باغون بہشت کے سے اور جو کوئی لازم کریگا عبادت نزدیک منبر کے پہونچیگا دن قیامت کے حوض کوثر میرے سے اور کہا امام مالک نے کہ حدیث باقی ہی ظاہر اپنے پر اور روضہ یعنی ٹکڑے کے ہو یعنی یہ جگہ ایک ٹکڑا ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سے اور پھر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کے اور کہا تورپشتی نے کہ نام رکھا گیا اس جگہ کا روضہ اسلیے کہ زیارت کرنے والے حضرت کی قبر کے اور وہان کے رہنے والے ملائکہ اور جن وانس ہمیشہ مشغول رہتے ہین اسمین عبادت اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہی دوسری پس اسلیے روضہ کہا جیسا کہ حلقون ذکر کے کو ریاض جنت فرمایا ؛ ع س **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا فَيُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادے بھی اور سوار بھی پس نماز پڑھتے اُسمین دو رکعتین **ف** قبا نام ایک جگہ کا ہی تین کوس پر مدینہ منورہ سے حضرت جبکہ مکے سے ہجرت کرکے مدینہ مین تشریف لائے مدینہ کے داخل ہونے سے پہلے ایک مسجد اُسمین بنائی اُسکو مسجد قبا کہتے ہین پس اُسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجاکر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو پڑھتے تھے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کے سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجر نے کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھنی قبا مین مانند عمرہ کے ہی اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ دو رکعتین پڑھنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میرے اس سے کہ جاؤن مین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اس ثواب کو کہ قبا مین ہی البتہ ماریں طرف اُسکے جگر اونٹون کے یعنی دوڑ دوڑ سے مشقت سفر کی اُٹھا کر آوین ؛ ع ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب زیادہ مکانون کے شہرون مین طرف اللہ کے مسجدین اُنکی اور بہت مبغوض مکانون شہرون کے طرف اللہ کے بازار اُنکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** مسجدین جگہ عبادت کی ہین اسلیے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اُنکو یعنی مسجد والون کو خیر پہونچاتا ہی اور بازار جگہ افعال شیاطین کی ہی یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جھوٹھ کی اسلیے اُنکو مبغوض رکھتا ہی یعنی اُنکے رہنے والون کو برائی پہونچاتا ہی یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ تھانے اور شراب خانے اور چکلے بدتر ہین بازار سے اُنکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہ کہ بازارون کے رکھنے کے لیے شارع کی طرف سے حکم ہی اور ان چیزون کے رکھنے کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکھنی جائز ہین اُسمین بازار مبغوض تر ہی ؛ ع **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بناوے واسطے خدا کے مسجد بناتا ہی اللہ واسطے اُسکے گھر جنت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے خدا کے یعنی خالص اُسی کی رضامندی کے لیے بناوے نہ واسطے دکھلانے سنانے لوگون کے اسی لیے کہا گیا ہی کہ جو لکھے نام اپنا مسجد پر یہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اسکے کے اور کہا طیبی نے کہ تنکیر مسجدا مین تقلیل کے لیے ہی یعنی اگرچہ چھوٹی مسجد بناوے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گھونسلے بٹیر کے یہ مبالغہ ہی خردی اور تنگی مین ؛ ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے اول روز مین طرف مسجد کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطے اُسکے مہمانی اسکی بہشت مین ہر جب جاوے اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہ بخاری اور

مسلم نے ف یہ اشارہ ہے اسپر کہ گویا مسجد خانۂ خدا ہے ضیافت کرتا ہے وہ زیارت کرنے والوں اپنے کی اور محروم نہیں چھوڑتا مسجد میں جانے کے وقت جو کتنی نیتیں کرنی چاہییں انمین سے ایک یہ بھی ہے چنانچہ بیان اسکا اول کتاب میں بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کے تفصیل سے ہو چکا ہے **وعن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلوٰۃ ابعدھم فابعدھم ممشی والذی ینتظر الصلوٰۃ حتی یصلیھا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلیھا ثم ینام متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگون مین سے ازروے ثواب کے بیچ نماز کے جو دور اُنکا ہے پس دور انکا ازروے چلنے کے یعنی جتنا گھر دور ہوگا مسجد سے اتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ منتظر ہو نماز کا یہان تک کہ نماز پڑھے ساتھ امام کے بڑا ہے ازروے ثواب کے اُس شخص سے کہ نماز پڑھے پھر سو رہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی تاخیر کرے نماز کو تاکہ پڑھے اُسکو ساتھ امام کے ثواب بہت پاتا ہے اُس سے کہ پڑھ کر سو رہے اور انتظار امام کا نہ کرے اگرچہ وقت مختار ہی مین پڑھے اور اگر کوئی چھوٹی جماعت کے ساتھ پڑھ لے یا اُسکے ساتھ پڑھ لے کہ حق امامت کا نہیں رکھتا ہے اور دوسرا انتظار جماعت کثیر کا کرے اور ساتھ اُسکے ادا کرے کہ حق امامت کا اُسکا ہے اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہے پہلی سے خصوصا کہ یہ لبسبب کسل کے کرے **وعن** جابر قال خلت البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب آثارکم رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر سے کہا کہ خالی ہوئے گھر گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اُٹھ آوین نزدیک مسجد کے پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا انکو حضرت صلعم نے کہ پہونچا ہے مجھکو یہ کہ تم ارادہ رکھتے ہو کہ نقل کرو یعنی اُٹھ آؤ نزدیک مسجد کے کہا انھون نے کہ ہان اے رسول خدا کے تحقیق ارادہ کیا ہم نے یہ پس کہا اے بنی سلمہ ٹھہرے رہو اپنے گھرون مین لکھے جاوینگے نقش قدم تمہارے کے ٹھہرے رہو اپنے گھرون مین لکھے جاوینگے نقش قدم تمہارے کے روایت کی یہ مسلم نے ف بنو سلمہ قبیلہ ہے انصار مین سے وہ حضرت صلعم کی مسجد سے دور رہتے تھے جب گرد مسجد کے کچھ گھر خالی ہوئے لبسبب مرجانے رہنے والون اُنکے کے یا اور جا بسے جا بجا کے تو انھون نے آرزو کی مسجد کے پاس آ رہنے کی حضرت نے اُسپر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور ہوگے وہان سے آنے مین قدم بہت رکھوگے وہ نامۂ اعمال مین لکھے جاوینگے اور باعث زیادتی ثواب کے ہونگے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سایہ مین رکھیگا انکو اللہ بیچ سایہ اپنے کے اُس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اُسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کرے اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اُسکا لگا ہوا ہے مسجد مین جس وقت کہ نکلتا ہے اُس سے یہان تک کہ پھر جاوے طرف اُسکے اور چوتھے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہین آپس مین واسطے اللہ کے اکٹھے ہوتے ہین اُسی کی محبت مین اور جدا ہوتے ہین اُسی کی محبت مین یعنی ظاہر و غائب خالص محبت رکھتے ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرے

اللہ کو تنہا پس بہتی پڑیں آنکھیں اُسکی اور چھٹا وہ شخص وہ ہے کہ بلایا اُسکو ایک عورت نے کہ صاحب حسب نسب و جمال کی ہے یعنی بارادہ بد بلایا پس کہا تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور ساتواں وہ شخص کہ دیا کچھ خیرات پس چھپایا اُسکو یہاں تک کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اُسکے نے کیا خرچ کیا داہنے ہاتھ نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سایہ میں عرش کے یعنی [illegible] اپنی رحمت اپنی میں اور محفوظ رکھیگا سختیوں آخرت کی سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد سایہ سے سایہ عرش کا ہے اور آخر حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اس طرح پوشیدہ دیتا ہے کہ نہیں جانتا ہے وہ شخص کہ بائیں طرف اُسکے ہوتا ہے اُس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے داہنے طرف اپنے اور بعضوں نے معنی اُسکے یہی لکھے ہیں جو کہ صاحب ترجمہ نے لکھے اس صورت میں یہ کنایہ ہے کمال پوشیدگی سے ع س ر **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَلَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَزَادَ فِیْ دُعَاءِ الْمَلٰٓئِکَۃِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انہیں ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے اوپر نماز اُسکی کے کہ گھر میں پڑھے اور بازار میں یعنی دوکان وغیرہ میں کہ جہاں تجارت کے لیے بیٹھتا ہے اور یہ اس واسطے کہ جسوقت وضو کیا پس اچھا وضو کیا یعنی ساتھ رعایت شرائط اور آداب کے نکلا طرف مسجد کے نہ نکالا اُسکو مگر نماز نے یعنی خاص نماز ہی کے لیے نکلا کچھ اور غرض نہیں ہے نہیں رکھتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہے واسطے اُسکے ساتھ اُس قدم کے درجہ ثواب میں اور دور کیا جاتا ہے اُس سے سبب اُسکے گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑھتا ہے ہمیشہ رہتے ہیں فرشتے دعا کرتے اُسکو جب تک کہ بیچ نماز کی جگہ اپنی کے ہے الٰہی بخشش کر اسپر الٰہی رحم کر اسپر اور ہمیشہ رہتا ہے ایک تمہارا نماز میں جب تک کہ منتظر ہے نماز کا اور بیچ ایک روایت کے فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہے مسجد میں اُس حالت میں کہ روکتی ہے نماز روکنے والی اُسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا کے فرشتوں کے کے یا الٰہی بخشش واسطے اُسکے یا الٰہی قبول توبہ کر اُسکی جب تک کہ نہ ایذا دیوے اُسمیں یعنی کسی مسلمان کو [illegible] جب تک نہ وضو جاوے بیچ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب ہو کہ جماعت سے پڑھے اور مسجد میں پڑھے اور معنی اخیر حدیث کے یہ ہیں کہ ملائکہ دعا کرتے ہیں جب تک کسی کو ایذا نہ دے [illegible] معنوی ہے واسطے اس حدیث ظاہری کو بیان کیا کہ جب تک کہ نہ وضو ٹوٹے یعنی اگر کسی کو ایذا دیوے یا وضو ٹوٹ گیا تو فرشتے دعا نہیں کرتے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فضیلت مرتب ہے اسپر کہ اصلی نماز پڑھکر وہیں بیٹھا رہے اور اگر نماز پڑھکر اور جگہ جا بیٹھے یہ فضیلت فوت ہوتی ہے اور بعض شارح کہتے ہیں کہ نماز پڑھکر گوشہ میں جا بیٹھے میں واسطے ذوق و شوق وقت کے [illegible] فضیلت [illegible] بیٹھے بیچ جگہ نماز کے نہیں حاصل ہوتی ہے **وعن** اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی اسید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت داخل ہو ایک تمہارا مسجد میں پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی کھول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے فضل تیرا روایت کی یہ مسلم نے **ف** دروازے رحمت کے کھول سبب برکت اس مکان شریف کے سبب

توفیق دینے نماز کے اسمین یا بسبب کوتے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہو کہ بعد نکلنے کے نماز سے اسکے طلب کو جاتا ہو ۔ وعن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس متفق علیہ اور روایت ہو ابی قتادہ سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پہلے بیٹھنے سے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث سند شافعی کی ہے بیچ واجب ہونے تحیۃ المسجد کے اسلیے کہ وہ کہتے ہین کہ یہ امر وجوب کیلیے ہے اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب کیلیے ہے ۔ وعن کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نھارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ متفق علیہ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو چاشت کے وقت پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد مین پس نماز پڑھتے اسمین دو رکعتین پھر بیٹھتے اسمین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیٹھتے مسجد مین تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اسی سے معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد مین بیٹھنا وقت آنے کے سفر سے گھر مین جانے سے پہلے ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے کسی کو کہ ڈھونڈھتا ہے کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیے کہ کہے نہ پھیرے اسکو اللہ تجھ پر یعنی نہ پاوے تو پس تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ یہ زبان سے کہے واسطے زجر اور منع کے نہ دل سے بد دعا کرے اور نہ چاہیے کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوے اور اگر دل سے یہی چاہے تا وہ سزا اپنے فعل کی پاوے اور پھر ایسی حرکت نہ کرے بعید نہو اور داخل ہے اسمین ہر امر کہ مسجدین نہین بنائی گئی ہے اسکے لیے مانند خرید و فروخت وغیرہ کے اور تھے بعض سلف کہ روا نہین رکھتے تھے تصدق کرنا مسجد مین سوال کرنے والے کو ۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتأذی مما یتأذی منہ الانس متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے اس درخت بدبودار مین سے یعنی لہسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق فرشتے ایذا پاتے ہین اُس چیز سے کہ ایذا پاتے ہین اس سے آدمی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جیسے بدبودار چیز سے آدمیون کو ایذا ہوتی ہے ویسی ہی فرشتون کو بھی ایذا ہوتی ہے پس لہسن یا پیاز کھا کر مسجد مین نہ آیا کرو کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہے اور وہ ایذا پاوینگے اور اسمین داخل ہے ہر چیز کہ بدبو رکھے خواہ قسم کھانے سے ہو یا غیر اسکے سے یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکے اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلسون کا ہے یعنی مجلس وعظ اور پڑھنے پڑھانے اور حلقے ذکر کے اور مانند انکے کے کہ انمین بھی بدبودار ہو کر نجاوے ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد مین گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کر دینا اسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مسجد مین تھوکنا نچاہیے اگر اتفاقا ایسی حرکت ہو بھی جاوے تو دفعیہ اسکے گناہ کا یہ ہے کہ اسکو دفن کر دے ۔ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اعمال امتی حسنھا وسیئھا فوجدت فی محاسن اعمالھا الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالھا النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو لائے گئے مجھ پر عمل امت میری کے نیک انکے اور برے انکے پس پائی مین نے بیچ نیک عملون انکی کے موذی چیز کہ دور کیجاوے راہ سے اور پایا مین نے بیچ برے عملون انکے کے تھوک کہ ہووے مسجد مین کہ نہ دفن کیاجاوے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلوۃ فلا یبصق امامہ فانما یناجی اللہ ما دام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنھا وفی روایۃ ابی سعید تحت قدمہ الیسری متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ تھوکے آگے اپنے پس سوائے اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہو اللہ سے جب تک کہ نماز کی جگہ اپنی مین ہو اور نہ تھوکے داہنے اپنے سو واسطے کہ داہنے اسکے فرشتے ہین اور چاہیے کہ تھوکے بائین اپنے یا نیچے پاؤن اپنے پھر دفن کرے اسکو اور روایت ابو سعید کی مین یون ہے کہ نیچے قدم اپنے کے کہ بایان ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین مشابہت دی مصلی کو ساتھ اس شخص کے کہ سرگوشی کرتا ہو مالک اپنے سے پس واجب ہے اسپر رعایت ادب کی کہ ادھر تھوکے نہین اگرچہ اللہ تعالی پاک ہے جہت سے اور مراد فرشتے سے یا تو فرشتہ ہے سوائے کرام کاتبین کے کہ حاضر ہوتا ہے وقت نماز کے واسطے تائید اور الہام مصلی کے اور واسطے آمین کہنے کے دعا اسکی پر پس واجب ہوا اسپر اکرام کرے مہمان اپنے کا زیادہ کرام کاتبین سے کہ ہر وقت ساتھ رہتے ہین یا احتمال ہے کہ مراد اس سے کرام کاتبین ہین خاص کیا داہنی طرف والے کو واسطے آگاہ کرنے کے اسپر کہ وہ افضل ہے بائین طرف والے سے رتبہ مین جیسے کہ داہنی طرف افضل ہے بائین طرف سے اور فرشتہ رحمت کا افضل ہے فرشتہ عذاب کے سے ۔ س ح ۔ **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بیماری اپنی کے کہ نہین اٹھے اس سے یعنی تندرست نہین ہوئے اس سے انتقال ہوا اسی مین لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری کو کہ پکڑین انھون نے قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جب جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اجل نزدیک پہونچی اور ڈرے امت سے کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسے کہ یہود اور نصاری انبیا کی قبرون کو سجدہ کرتے ہین آگاہ کیا انکے منع ہونے پر ساتھ لعن کرنے یہود اور نصاری کے کہ قبور انبیا کو سجدہ گاہ کیا تھا اور یہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت انکی رکھین جیسے کہ بت پرست بت پوجتے ہین دوسرے یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولا کی رکھین لیکن اعتقاد یہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہے موجب قرب اور رضا اسکی کا ہے یہ دونون طریق غیر مشروع اور ناپسند مین اول تو شرک اور کفر صریح ہے اور دوسرا حرام ہے اسلیے کہ اسمین شریک کرنا ساتھ خدا کے ہے تاہم اگرچہ شرک خفی ہے اور لعنت دونون پر ہوتی ہے اور نماز پڑھنی طرف قبر نبی کے یا مرد صالح کے واسطے تبرک اور تعظیم کے حرام ہے اور کسی کو اسمین خلاف نہین ہے و یہ مضمون مختصر لکھا گیا ہے جو تفصیل دیکھا چاہے اور شروح مین دیکھے **وعن** جندب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انھاکم عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے جندب سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے پکڑتے تھے قبرون انبیا اپنی کو اور نیکبختون اپنے کی کو سجدہ گاہ خبردار ہو پس نہ پکڑو قبرون کو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلوتکم ولا تتخذوھا قبورا متفق علیہ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو گھرون اپنے مین اپنی نمازون سے اور نہ پکڑو گھرون کو قبرین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی گھرون مین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہ ہے کہ قبرون کو مانند گھرون کے نہ کرو یعنی جیسے کہ کسی کو کچھ حاجت ہوتی ہے تو چلا جاتا ہے گھر مین واسطے حاجت کے اسی طرح کسی کو کچھ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا نہ چلا جاوے بلکہ اللہ ہی سے اپنی حاجت مانگے یا مراد یہ ہے کہ جیسے مقبرہ مین نماز نہین پڑھتے اسطرح سے گھر کو نہ کرو کہ گھر مین کچھ نماز نہ پڑھو بلکہ گھرون مین بھی نماز پڑھا کرو اسی واسطے گھرون مین نماز پڑھنی بہت ہی سوا فرض کے ۔ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلۃ رواہ الترمذی** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یہ حدیث ہے مدینہ والون کے حق مین اور انکے کہ جنکا قبلہ مدینہ کے موافق ہے کہ وہان قبلہ جانب جنوب کے ہے پس مشرق اور مغرب کے درمیان مین پڑتا ہے ۔ **وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ واخبرناہ ان بارضنا بیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبہ لنا فی اداوۃ وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانھا بھذا الماء واتخذوھا مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبا رواہ النسائی**

اور روایت ہے طلق بن علیؓ سے کہا نکلے ہم جماعت ہو کر ایلچی بنکر اپنے قوم کی طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پس بیعت کی ہم نے انسے یعنی بیعت اسلام کی اور نماز پڑھی ہم نے ساتھ انکے اور خبر دی ہم نے انکو کہ بیچ زمین ہماری کے گرجا ہے واسطے ہمارے پس مانگا ہم نے حضرتؐ سے بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا حضرتؐ نے پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنی بقیہ پانی وضو کے سے بعد وضو کے کلی کی پھر ڈالا اُسکو واسطے ہمارے چھاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنی ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پہنچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو گرجا اپنا اور چھڑک دو اس جگہ پر اس پانی کو تاکہ انوار اور برکات دین کے وہان پھیل جاوین اور بناؤ اُسکو مسجد یعنی اُسکی جگہ مسجد بناؤ کہا ہم نے تحقیق شہر ہمارا دور ہے اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جاویگا فرمایا بڑھاؤ اُسکو اور پانی سے پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اُسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہ نسائی نے **ف** بیعہ کہتے ہین نصاریٰ کے عبادتخانہ کو یہ قوم نصاریٰ تھی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اُسکو توڑ ڈالین اور اُسپر پانی تبرک کا چھڑکین چنانچہ جو ماستوہبناہ مین بیان اسکا ہے اور نہین زیادہ کریگا اُسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چھاگل مین ہے زیادہ نہین کرنے کا اس پانی مین کہ اب ڈالا ہے مگر برکت کو یعنی پانی جو اب ڈالا ہے اُس پہلے پانی مین برکت زیادہ کریگا حاصل یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونے کا ہے اسمین اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہوویگی اور اس حدیث مین دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اُسکو اور شہرون مین بطور تبرک کے اور اسپر قیاس کیا جاتا ہے تبرک کرنا جھوٹے علما اور مشائخ کے کو قسم کھانے اور پینے سے اور انکے کپڑے کو یعنی یہ بھی جائز ہے بشرطیکہ حد شرع سے تجاوز نہ کرے یعنی انکو تبرک سمجھکر پوجنے نہ لگے اور نہ تعظیم زیادہ وازحد کرے م ح س **وعن عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویطیب رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ** اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدون کے محلون مین اور یہ کہ پاک کی جاوین اور خوشبو لگائی جاوین روایت کی یہ ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ان چیزون کے کرنے مین نیت تعظیم اُس جگہ کی کرے اور یہ نیت کرے کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہونگے اُسکی پاکی

اور خوش ہوے ہم ۞ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما امرت بتشييد المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارى رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حکم کیا گیا میں ساتھ بلند کرنے اور زینت کرنے مسجدوں کے کہا ابن عباس نے البتہ زینت کروگے انکی جیسی کہ زینت کی یہود اور نصاریٰ نے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف زخرف اصل میں کہتے ہیں طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنی نقش کرینگے اور سونا چڑھاوینگے مسجدوں پر یہ بات کہی ابن عباس نے واسطے خبر دینے کے فعل آدمیوں کے بعد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب عادت نفسوں کے اور بعضے متاخرین نے اسکو جائز رکھا ہو اور کہا ہو کہ لوگ گھروں کو بلند اور مزین اور مُطلّا کرتے ہیں اور ہم اگر مسجد ساتھ لکڑی اور مٹی کے بناویں تو شاید ہم انکی نظر میں حقیر اور ذلیل معلوم ہوں اور حضرت کی مسجد حضرت کے زمانہ میں اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے پھر حضرت عمر نے اسی طرح بنائی پھر حضرت عثمان نے متغیر کیا اسکو پس بہت بڑھائی اور دیوار اور ستون اسکے ساتھ پتھر نقش دار کے بنائے اور چھت ساکھو کی ۞

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يتباهى الناس في المساجد رواه ابو داود والنسائي والدارمي وابن ماجة اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق علامتوں قیامت کی سے ہے یہ کہ فخر کرینگے لوگ مسجدوں میں روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف یعنی بڑی بڑی مسجدیں بناوینگے اور آراستہ کرینگے انکو بطریق فخر اور ریا کے تا لوگ انکی تعریف کریں ۞

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي اجور امتي حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد وعرضت علي ذنوب امتي فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية اوتيها رجل ثم نسيها رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے انھیں انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو کیے گئے مجھ پر ثواب میری امت کے یہاں تک کہ ثواب کوڑے اور خاک کا کہ نکالے اسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کیے گئے مجھ پر گناہ امت میری کے پس نہیں دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کی سے یا آیت کہ دیا گیا ہو اسکو ایک شخص پھر بھلا دیا اسکو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی سورہ یا آیت قرآن کی ایک شخص نے سیکھی تو بڑی نعمت اسکو ملی تھی پھر اسنے جو بھلا دی ناشکری کی اُس نعمت کی کہ قدر اسکی نہ جانی اور بھلا دی پس بڑا گناہ گار ہوا ۞

وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بشر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة رواه الترمذي وابو داود ورواه ابن ماجة عن سهل بن سعد وانس اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والوں کو بیچ اندھیروں کے طرف مسجدوں کے ساتھ پورے نور کے دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے اور انس سے ف یہ اشارہ ہے اس آیت پر نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم يقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی قیامت میں ہوگا نور آگے مومنوں کے اور داہنے انکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا ۞

وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان فان الله يقول انما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ایک شخص کو کہ خبرگیری کرتا ہو مسجد کی پس گواہی دو واسطے اسکے ساتھ ایمان کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں آباد کرتا مسجدوں اللہ کی کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف خبرگیری کرتا ہے یعنی محافظت کرتا ہے اور مرمت کرتا ہے اور جھاڑو دیتا ہے اور نماز اسمیں پڑھتا ہے اور عبادت اور درس علوم

سینے میں مشغول رہتا ہو اسکے لیے گواہی دو کہ وہ مومن ہو ف۔ **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے عثمان بن مظعون سے کہا اے رسول خدا کے اذن دو واسطے میرے بیچ خوجہ ہونے کے یعنی تا خطرہ زنا سے بچون پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہم مین سے یعنی طریقہ سنت جماعت پر جو شخص خوجہ کرے کسی کو یا خوجہ کرے اپنے تئین تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکھنا ہی یعنی اس سے شہوت جاتی رہتی ہی پھر عرض کیا عثمان نے اذن دو واسطے میرے بیچ سیر کرنے کے فرمایا تحقیق سیر امت میری کی جہاد کرنا ہی بیچ راہ اللہ کے پھر عرض کیا کہ حکم دیجیے مجھکو بیچ ترہب کے پس فرمایا حضرت نے تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹھنا مسجدون مین واسطے انتظار نماز کے ہی روایت کی یہ شرح السنۃ مین **ف** سیر امت میری کی جہاد ہی یعنی چلنا اور پھرنا زمین مین کہ محمود ہی واسطے جہاد کے چلنا پھرنا ہی اور یون ہی پھرنا زمین مین بیہودہ جیسے کہ بعضے فقیر پھرتے ہین بے فائدہ ہی پھر اذن چاہا ترہب مین یعنی جیسے کہ بعضے اہل کتاب کرتے ہین کہ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہین اور شغل دنیا کے اور لذتین اُسکی بالکل چھوڑ دیتے ہین اور عورتون کے پاس نہین جاتے اور سب لوگون سے اور سب چیزون سے یکسو رہتے ہین کہ یہ کام کرنے ترہب ہین اور انکے کرنے والون کو راہب کہتے ہین پس حضرت نے فرمایا کہ ترہب میری امت کا مسجد مین بیٹھنا ہی واسطے انتظار نماز کے کہ سب لوگون سے اور سب چیزون سے منھ پھیر کر متوجہ طرف پروردگار کے ہو کر بیٹھا رہے اور وہ ترہب کہ راہب کرتے ہین کچھ نہین ہی اور انجام اسکا اچھا نہین **ف وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ**

اور روایت ہے عبد الرحمن بن عائش سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا مین نے پروردگار اپنے کو بیچ بہترین صورت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقربین کہا مین نے کہ تو دانا تر ہی کہ وہ کون سے عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے پس رکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ درمیان دونون مونڈھون میرے کے پس پائی مین نے سردی اسکی درمیان سینے اپنے کے پس جان لی مین نے وہ چیز کہ تھی بیچ آسمانون اور زمین کے اور پڑھی حضرت صلعم نے یہ آیت اور اسی طرح سے دکھلایا ہم نے ابراہیم کو تصرف آسمانون کا اور زمین کا اور تا کہ ہو وہ یقین کرنے والون سے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے اور مانند اسی حدیث کے ساتھ اختلاف بعضی لفظون کے انھین عبد الرحمن سے اور

ابن عباس اور معاذ بن جبل سے اور زیادہ کیا ترمذی نے اسمین یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی بعد دینے علم کے پھر سوال کیا اے محمد صلعم
کیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب ہین کہا مین نے کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتے ہین کفارات مین یعنی اُن اعمال مین
کہ گناہ اُن سے جھڑتے ہین اور گناہ جھڑتے ہین بیٹھے رہنے سے مسجدون مین بعد نمازون کے یعنی واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے
انتظار نماز دوسری کے اور جھڑتے ہین پیادہ چلنے سے طرف جماعتون کے اور پورا پہونچانے پانی وضو کے سے اوقات ناخوش مین
یعنی حالت بیماری یا سردی مین اور جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھ بھلائی کے اور مریگا ساتھ بھلائی کے اور ہوگا پاک گناہون سے جیسے
مانند اُس دن کے کہ جنا اُسکو ماں اُسکی نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد صلعم جسوقت نماز پڑھ چکے تو پس کہہ یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنا نیکیون کا
اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اُنکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کیا ساتھ بندون اپنے کے فتنہ کا یعنی
گمراہی کا یا سزا پہونچانے کا پس اُٹھا مجھکو طرف اپنے بغیر فتنہ کے یعنی غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے بعد اسکے کہ بیان کیے
انھون نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی بیان کے دوست کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسے مرتبے
درگاہ حق مین بلند ہوتا ہی یہ ہین پاکیزہ کرنا سلام کا یعنی ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو
اُسوقت کہ لوگ سوتے ہون اور لفظ اس حدیث کے جیسے کہ مصابیح مین ہین نہین پایا مین نے انکو عبد الرحمن سے مگر شرح السنہ مین ف اگر یہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کا
خواب مین تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچھ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبھی غیر شکل والے کو شکل دار دیکھتا ہی اور شکل والے کو غیر شکل اور اگر یہ دیکھنا
بیداری مین تھا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اسمین تاویل کرنی کہ مراد ساتھ صورت کے صفت ہو کہ تجلی کی ساتھ صفت جمال اور لطف
و کرم کے اور اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہی جیسے کہ کہتے ہین یہ صورت حال کی ایسی ہی اور صورت مسئلہ کی ایسی ہی اور جائز ہی یہ کہ پھیرین معنی طرف
نبی صلعم کے یعنی دیکھا مین نے رب اپنے کو اور مین اچھی صورت مین تھا اور کس چیز مین بحث کرتے ہین یعنی کون سے عمل ہین کہ فرشتے انکی فضیلت مین
بحث اور گفتگو کرتے ہین یا لکھے لیجانے مین بیچ جگہ قبولیت کے جھگڑتے ہین آپس مین وہ کہتا ہی مین چلے لیجاؤن یہ کہتا ہی مین اور رکھنا ہاتھ کا یہ کنایہ ہی اس سے
کہ خاص کیا انکو ساتھ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کے جیسے بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھ اُسکی پیٹھ پر رکھتے ہین اور گردن پر اور ٹھنڈا پانا انگلیون کا
پس پائی مین نے سردی انکی یہ کنایہ ہی پہونچنے اثر اس فیض کے سے قلب شریف مین پس جب فیض قلب شریف مین پہونچا تو حضرت فرماتے ہین
کہ جان لی مین نے ہر چیز کہ آسمان اور زمین مین ہی اور پڑھی آنحضرت صلعم نے مناسب اس حال کے اور ساتھ قصد گواہی کے اوپر بھلا دینے
اُسکے کے یہ آیت وکذلک آخر تک یعنی اے محمد صلعم جیسے کہ ہم نے تجھکو آسمان اور زمین کی چیزون کا علم دیا اسی طرح دکھائے ہم نے ابراہیم کو عالم ربوبیت
اور الوہیت کے اور ولیکون من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنی دکھلائے ہم نے ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کے تاکہ دلیل پکڑے ساتھ آنکھ
اوپر ہمارے اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون مین سے اور آخر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش
اور عبادت کی **بیت** شرف مرد بجود ست وکرامت بسجود ٭ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ٭ **وعن ابی امامۃ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ کلہم ضامن علی اللہ رجل خرج غازیا فی سبیل اللہ فہو ضامن علی اللہ
حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر او غنیمۃ ورجل راح الی المسجد فہو ضامن
علی اللہ ورجل دخل بیتہ بسلام فہو ضامن علی اللہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ سب کا ذمہ لیا ہی اللہ نے یعنی واجب کیا ہی اپنے پر یہ کہ محفوظ رکھیگا اُنکو دنیا و دین

دنیا و آخرت کے سے ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کے لیے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہو اللہ کے یہان تک کہ وفات دے اُسکو اللہ پس داخل کرے اُسکو بہشت مین یا پھیرے اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ پہونچی اُسکو ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورت مین سعادت دین کی حاصل ہوئی اور تیسری صورت مین سعادت دنیا کی غرضکہ ہر طرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہے کہ گیا طرف مسجد کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہے یعنی واجب ہے اُسپر کہ کوشش اور ثواب اُسکا ضائع نہین کرنے کا اور تیسرا وہ شخص ہے کہ داخل ہوا گھر اپنے مین ساتھ سلام کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** داخل ہوا گھر مین ساتھ سلام کے اُسکے دو معنی ہین ایک یہ کہ وقت داخل ہونے کے گھر مین گھر والون پر سلام کہے پس اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر اُسکے لیے یہ ہے کہ خیر و برکت اُسکو اور اُسکے گھر والون کو دیگا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ لازم پکڑے گھر مین رہنا اور گھر سے باہر نہ نکلے واسطے طلب امن اور سلامتی کے صحبت خلق کی سے اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر یہ ہے کہ سلامت رکھیگا اُسکو آفات سے اور پہلے شخص کے لئے جو اللہ کے ذمہ پر تھا بیان کیا اور دوسرے اور تیسرے کا نہ بیان کیا اسلیے کہ ظاہر ہے ۞ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَہِّرًا اِلٰی صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَا یَنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اَثَرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَہُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے اُنھین ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلتا ہے گھر اپنے سے باوضو قصد کرنے والا طرف مسجد کے واسطے ادائے فرض کے ثواب اُسکا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے اور جو شخص کہ نکلا طرف نفل پڑھنے چاشت کے نہ مشقت مین ڈالا اُسکو مگر نفلون نے یعنی خالص ساتھ قصد نماز کے نکلا بغیر آمیزش ریا اور غرض کے پس ثواب اُسکا مانند ثواب عمرہ کرنے والے کے ہے اور نماز پڑھنی پیچھے نماز کے کہ نہ بیہودہ کلام ہو درمیان اُن دونون کے ایسا عمل ہے کہ لکھا جاتا ہے علیین مین روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اس حالت مین وضو مشابہ احرام کے ہے اور نماز مشابہ حج کے اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ نمازی کو ثواب حاصل ہے جسوقت کہ گھر سے نکلتا ہے تا وقت آنے گھر کے مثل حاجی کے اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کر نہین مقصود ہے ورنہ لازم کرنا عبث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کے مانند نماز نفل کے ہے بہ نسبت نماز فرض کے اور نماز پیچھے نماز کے آخر تک معنی اُسکے یہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اُسپر بغیر آمیزش اُس چیز کے کہ خلاف اُسکے ہے ایسی چیز ہے کہ کوئی عمل عالی اس سے نہین یہ مطلب کنایۃ سمجھا گیا جملہ کتاب فی علیین سے اور علیین نام ہے عمل لکھنے والون کے دیوان کا کہ پہونچائے جاتے ہین طرف اُسکے اعمال صالحین کے ۞ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِیْلَ وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ کھاؤ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہے میوہ کھانا یعنی میوہ خوری اسمین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی یہ ترمذی نے **ف** مسجد کو باغ جنت کا اسلیے فرمایا کہ عبادت کرنی اُسمین سبب ہے حاصل ہونے باغ بہشت کا اور معنی رتع کے اصل مین ہین یہ کہ باغ مین جا کر خوب طرح میوے اور لذت کی چیزین کھاوے اور نکلے طرف سبزون وغیرہ کے سیر کے لیے جیسے کہ عادت ہے لوگون کی تمت جانے باغ مین پھر استعمال کیا گیا ہے بیچ پہونچنے کے ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ جب گذرو تم مسجدون مین تو تسبیحات مذکورہ پڑھو کہ اُس سے ثواب بہت حاصل ہوتا ہے ۞ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَھُوَ حَظُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ

اور روایت ہے انھیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آتا ہے مسجد میں واسطے کسی چیز کے یعنے کسی کام دینی یا دنیاوی کے
لیے پس وہ ہی نصیب اسکا روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی اگر عبادت کے لیے آیا ثواب پاویگا اور دنیا کے کام کے لیے گیا گرفتار
وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہے انما الاعمال بالنیات کا **وعن** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ
لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اور روایت ہے فاطمہ صغریٰ بیٹی حضرت امام حسین علیہ السلام کی سے اُنھوں نے نقل کی اپنی دادی
فاطمہ کبریٰ سے یعنی حضرت فاطمہ زہرا سے کہا حضرت فاطمہ نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت داخل ہوتے مسجد میں درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام
یعنی کہتے صلی اللہ علی محمد وسلم یا کہتے اللھم صل علی محمد وسلم اور کہتے اے رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے دروازے اپنے رحمت کے اور
جس وقت کہ نکلتے مسجد سے درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام اور کہتے اے رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول واسطے میرے دروازے اپنے فضل کے
روایت کی یہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کے یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے جس وقت کہ داخل ہوتے حضرت
صلعم مسجد میں اور اسی طرح جس وقت نکلتے کہتے ساتھ نام اللہ کے داخل ہوتا ہوں میں اور نکلتا ہوں میں اور سلام اوپر رسول اللہ کے بجائے صلی علی
محمد وسلم کے اور کہا ترمذی نے نہیں اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ کو یعنے فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
ف درود اور سلام وغیرہ کے الفاظ یوں فرمائے اور یوں نہ فرمائے اللھم صل علی اور اللھم اغفرلی محمد اسلیے کہ درود اور سلام کے ساتھ مناسبت ہے اس
اسم شریف کو اور رب اغفرلی کہنے میں انکسار نکلتا ہے یا تعلیم امت کے لیے فرمایا کہ یوں کہا کریں اور فاطمہ صغریٰ نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ کو اسلیے
کہ حضرت امام حسین کی عمر انکے وقت میں آٹھ برس کی تھی پس سند انکی متصل نہو گی راوی درمیان میں کا متروک ہو رہتا ہے **وعن**
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي
الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُنھوں نے نقل کی ہے اپنے باپ سے اُنھوں نے نقل کیا اپنے دادے سے
کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے شعروں کے سے مسجد میں اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد میں اور یہ کہ حلقہ باندھ کر بیٹھیں لوگ دن
جمعہ کے پہلے نماز سے مسجد میں یعنی اگرچہ مذاکرہ علم کے لیے بیٹھیں اور مشغول باتیں ذکر کے ہوں روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** مراد شعروں سے
شعر برے اور بیہودے ہیں کہ پڑھنا انکا نامشروع ہے اسلیے کہ مکان عبادت کا ہے وہاں خلاف شرع بات نکرے اور جو شعر کہ انمیں توحید اللہ تعالےٰ
کی اور نعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آنکے تابعداروں کی ہووے یا نصیحت کی باتیں انمیں ہوں بہرحال سب جانتے پڑھنے
مستحسن ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واسطے حسان شاعر کے کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تھا اور انکے دشمنوں کی ہجو کرتا تھا مسجد میں
منبر بچھاتے اور فرماتے کہ جبرئیل تائید کرتے ہیں حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہے پیغمبر خدا کی طرف سے اور خرید و فروخت جیسے مسجد میں
منع ہے اسی طرح اور معاملات دنیا کے بھی منع ہیں اور حلقہ کر کے بیٹھنا مسجد میں دن جمعہ کے پہلے نماز کے جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہے

علما نے اسکی کئی وجہین بیان کی ہین اول یہ کہ حلقہ کرکے بیٹھنا مخالف ہر ہیئت اجتماعی نمازیون کے دوسری یہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہو جبتک اس سے فارغ نہو دین مشغول ہونا اور کام مین بیجا ہے اور حلقہ کرکے بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہو ان صورتون مین بھی مخصوص ساتھ حلقہ کرنیکے وقت خطبہ کے ہین تیسرے یہ کہ وہ وقت چپ رہنے کا اور مشغول ہونیکا ہو ساتھ سننے خطبہ کے اور متوجہ ہونے کا طرف اُسکے ہو اس صورت مین مراد نہی ہو حلقہ کرنے سے وقت خطبہ کے اور دو صورتون پہلی مین نہی تنزیہی ہو اور تیسری صورت مین نہی تحریمی و ح

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہو ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہو یا خریدتا ہو مسجد مین کچھ پس کہو نہ نفع دے اللہ سوداگری تیری مین اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈھتا ہو ساتھ بلند آواز کے مسجد مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنی سب مسلمان نہ پھیرے اللہ تجھ پر یعنی نپاوے تیری چیز روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُولِ فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہو حکیم بن حزام سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے یعنی بدلے خون کے خون کیا جاوے مسجد مین اور یہ کہ پڑھے جاوین مسجد مین شعر اور یہ کہ قائم کیجاوین اسمین حدین یعنی مثل حد زنا اور حد شراب پینے اور مانند اُنکے کی روایت کی یہ ابوداؤد نے بیچ سنن اپنے کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول مین حکیم سے یعنی بغیر لفظ ابن حزام کے اور مصابیح مین جابر سے اور یہ اصول مین بعض نسخہ مین پایا گیا **وعن** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو معاویہ بن قرہ سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختون سے یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کھاوے ان ان دونون کو پس نزدیک نہووے ہماری مسجد کے یعنی مسجد مسلمانون کی کے اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کھانے والے اُنکے پس مارو اُنکو پکا کر یعنی بو اُنکی دور کرو بسبب پکانے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جملہ من اکلہما بیان ہو پہلے جملہ کا اور پس نزدیک نہووے مبالغہ ہو بیچ نہ آنیکے مسجد مین یعنی نزدیک بھی نہ آوے مسجد کے چہ جاے اندر آنا اور یا نزدیک ہونا کنایہ ہو داخل ہونے سے پس ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہو ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہو یعنی نماز اسمین بے کراہت جائز ہو سواے مقبرہ کے اور حمام کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہو ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھی جاوے سات جگہ مین بیچ جگہ نجاست پڑنے کے اور جگہ ذبح ہوتے جانورون کے اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے اور بیچ حمام کے اور بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** بعض سلف کا مذہب اسکے

علماء کا مذہب یہ ہے کہ نماز مقبرہ میں مکروہ ہے واسطے ظاہر حدیث کے اور بعضے کہتے ہیں کہ جائز ہے لیکن نماز پڑھنی جانب قبر کے حرام ہے بالاتفاق یہ مسئلہ مفصل شروح میں اور فقہ میں مذکور ہے جو چاہے وہاں دیکھے اور مزبلہ اور مجزرہ میں نماز پڑھنی منع ہے بسبب نزدیکی ہونے نجاست کے یعنی ان مکانون میں اگر صاف جگہ ہے جس نماز پڑھے کہ نجاست دور ہو یا نجاست پر بسطے بچھا کر پڑھے تو بھی مکروہ ہے کہ اسمین حقارت دین کی لازم آتی ہے نماز پاکیزہ اور اچھی جگہ میں پڑھنی چاہیے نہ کہ ایسی جاے اور راہ میں اسلیے منع ہے کہ بسبب گذرنے لوگون کے نماز میں وسواس مبتلا ہے اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہے اور اگر لوگ نمازی کے آگے سے بے ضرورت گذرینگے وہ گنہگار ہونگے اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا انکے گذرنے سے اور حمام میں نماز مکروہ ہے اسلیے کہ وہ جگہ ہے ستر کھلنے اور رہنے شیطانون کی اور پشت کعبہ پر بھی نماز مکروہ ہے اسلیے کہ بے ادبی ہوتی ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ساتون جگہون مذکور میں جو نماز پڑھنی منع کی ہے نہی اسمین تحریمی ہے یا تنزیہی ﴿ س ح ﴾ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز بیچ جگہ بندھنے بکریون کے اور نہ نماز پڑھو بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اونٹون کی جگہ نماز اسلیے منع ہے کہ خوف ہوتا ہے انکی کھلبلانے اور ضرر پہنچانے کا پس نماز خلل جمعی سے نہیں ہوتی اور بکریون کی جاے یہ ڈر نہیں ہوتا ﴿ س ح ﴾ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون زیارت کرنے والیون قبرون کی کو اور لعنت کی انکو کہ بناتے ہین قبرون پر مسجدین یعنے قبرون کی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حضرت نے ابتداے اسلام میں منع فرمایا تھا زیارت قبور سے بعد اسکے اجازت فرمائی پس بعضے تو کہتے ہین کہ یہ اجازت عام ہوئی مردون کو بھی اور عورتون کو بھی پس یہ نہی پہلے تھی اب درست ہے عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضے کہتے ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کے حق میں نہی باقی ہے بسبب قلت صبر اور جزع اور فزع انکے کے ظاہر حدیث کا مؤید اسی قول کا ہے اور مستثنیٰ ہے زیارت قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سے نزدیک جمہور کے یعنے حضرت کی زیارت سبکو جائز ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہے واسطے اسراف اور ضائع کرنے مال کے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر قبر کے پاس سے رستہ چلتا ہو اور راہگیرون کے لیے چراغ رکھے یا چراغ کی روشنی میں کچھ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہے چراغ جلانا پس اس صورت میں چراغ جلانا قبر کے لیے نہوا بلکہ اور کام کے لیے ہوا ﴿ ح ﴾ اور تحقیق میرے اُستاد مکرم مولانا اسحٰق بادا ﷲ مرقدہ کی یہ ہے کہ عورتون کو زیارت قبور کی ساتھ قول صحیح کے مکروہ تحریمی ہے چنانچہ مستملی میں لکھا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردون کو اور مکروہ ہے عورتون کو انتہی اور کتاب مجالس حنفیہ میں لکھا کہ امر نوشتن اینست نہین حلال ہے انکو یہ کہ نکلین طرف مقابر کے اسلیے کہ روایت کی گئی ہے ابو ہریرہ سے انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب میں آیا ہے کہ پوچھے گئے قاضی جواز نکلنے عورتون کے سے طرف مقابر کے اور خرابی وقباحت سے بچ نکلنے کے پس کہا مت پوچھ جواز اور فساد سے بیچ اسکے بلکہ پوچھ مقدار اس چیز کی سے کہ لاحق ہوتی ہے اسکو لعنت سے اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہے نکلنے کا ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کے اور ملائکہ کے اور جب نکلتی ہے گھیر لیتے ہین اسکو شیاطین ہر طرف سے اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے اسپر روح میت کی اور جب پھرتی ہے ہوتی ہے اللہ کی لعنت میں ہی جب تک نہ پھرتی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت نکلتی ہے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہین اسکو فرشتے ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے

پس جنتی ہو پیچ لعنت اللہ کے اور جو عورت کہ لاقی ہو میت کے لیئے ساتھ خیر کے اپنے گھر مین دیتا ہے اللہ تعالے اسکو ثواب حج اور عمرے کا اور
روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے مسجد سے پس کھڑے ہوئے اپنے گھر کے دروازے پر پس آئین
بیبی اُنکی حضرت فاطمہؓ پس کہا حضرت نے اُنکو کہان سے آئی تو کہا انھون نے نکلتی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مری تھی پس
کہا حضرت نے کیا گئی تھی تو اسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہؓ نے معاذ اللہ یہ کہ کرون مین ایک چیز حالانکہ اس چیز کے کہ سنی مین نے تھے وہ چیز
کرتے مین نے پس فرمایا حضرت نے اگر جاتی تو اسکی قبر پر نہ پاتی بوجہت کی انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ مالا بد مین لکھا ہے
کہ زیارت قبور کی مردون کو جائز ہے نہ عورتون کو انتہی **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اِنَّ حِبْرًا مِنَ الْیَہُوْدِ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ فَسَکَتَ عَنْہُ وَقَالَ اَسْکُتُ حَتّٰی یَجِیْئَ جِبْرِیْلُ فَسَکَتَ وَجَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ
مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰکِنْ اَسْاَلُ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ثُمَّ قَالَ جِبْرِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰہِ
دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْہُ قَطُّ قَالَ وَکَیْفَ کَانَ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ
اَسْوَاقُہَا وَخَیْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُہَا رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا تحقیق ایک عالم نے
یہودیون مین سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی جگہ بہتر ہے پس چپ رہے حضرت جواب دینے سے اور کہا اپنے دل مین کہ
چپکا ہو رہونگا یہان تک کہ آوے جبریل پس چپکے رہے اور آئے جبریل علیہ السلام پس پوچھا حضرت نے پس کہا جبریل نے نہین وہ شخص کہ
پوچھا گیا اس سے دانا تر پوچھنے والے سے پوچھنے اس بات کو جیسا تم نہین جانتے ویسا ہی مین بھی نہین جانتا تھا ولیکن پوچھونگا مین رب اپنے
سے کہ بابرکت ہے اور بلند قدر ہے پھر کہا جبریل نے اے محمد تحقیق مین نزدیک ہوا اللہ سے نزدیک ہونا کہ نہین نزدیک ہوا مین اسکے سے
کبھی فرمایا حضرت نے کسطرح اور کسقدر نزدیک ہوا تو اے جبریل کہا جبریل نے تھے درمیان میرے اور درمیان اسکے ستر ہزار پردے نور کے پس
فرمایا اللہ تعالے نے بدترین مکانون کے بازار انکے اور بہترین مکانون کی مسجدین انکی روایت کی یہ ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابن عمر سے
ف یہ پردے بنسبت مخلوقات کے ہین نہ بنسبت خالق کے حق سبحانہ تعالی پردے مین نہین ہے بلکہ لوگ پردے مین ہین یعنی پردہ
نفسانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کے بنسبت اندھے کے کہ وہ پردے مین ہے یعنی نہین دیکھ سکتا آفتاب اور سائل نے پوچھا
بہتر مکان اور جواب مین پہلے برے دونون بیان کیے مقابلہ کے لیے کہ گھر رحمن اور شیطان کے دونون کے معلوم ہو جاوین اور اس حدیث سے
یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچھا جاوے اور وہ جانتا نہو تو لازم ہے اسکو کہ جلدی نہ کرے جواب دینے مین اور غیرت نکرے پوچھنے مین اپنے
سے زیادہ علم والے سے پس یہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کی ہے اور اصل مشکوٰۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوڑی ہے
نام کتاب کا نہین لکھا پیچھے سے بعضے عالمون نے نام کتاب کا لکھدیا ہے وہ یہ ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِیْ ہٰذَا لَمْ یَاْتِہٖ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُہٗ اَوْ یُعَلِّمُہٗ فَہُوَ
بِمَنْزِلَۃِ الْمُجَاہِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْ جَاءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَہُوَ بِمَنْزِلَۃِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ آوے اس مسجد میری مین نہ آوے
مگر واسطے نیک کام کے کہ سیکھے اسکو یا سکھلاوے اسکو پس وہ ثواب مین مانند جہاد کرنے والے کے ہے خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوے واسطے غیر کام
یعنی مانند لہو ولعب وغیرہ کے پس وہ مانند اس شخص کے ہے کہ دیکھتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

ف اس مسجد میری سے یعنی مسجد نبوی ہے کہ وہ عظیم الشان ہے اور اور مسجدیں تابع اور فرع اسکی ہیں اس حکم میں یعنے اور مسجدوں کا بھی یہی حکم ہے اور نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے کہ سیکھے بھلا یا سکھلاوے اسکو سیکھنے اور سکھانے کو خاص کر ذکر کیا واسطے اظہار فضیلت انکی کے والا نماز اور اعتکاف اور تلاوت اور ذکر بھی یہی حکم رکھتے ہیں اور دیکھتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے یعنی مثل اس شخص کے ہے کہ آپ ایک چیز نہیں رکھتا اور غیر کی چیز دیکھکر حسرت لیجاتا ہے یعنی ایسے ہی یہ شخص بھی جب آخرت میں ثواب اسکا دیکھیگا کہ مسجد میں خیر کی تھی حسرت کریگا اور رنج اٹھاویگا کہ میں کیوں ایسی دولت سے محروم رہا یا یہ معنی ہیں کہ جیسے غیر کی چیز دیکھنا یعنی ارادہ اُچکنے پن کا رکھنا منع ہے ایسے ہی مسجد میں غیر نیک کام کے لیے آنا منع ہے وعن الحسن مرسلًا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان يكون حديثهم في مساجدهم في أمر دنياهم فلا تجالسوهم فليس لله فيهم حاجة رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگوں پر زمانہ کہ ہونگی باتیں انکی مسجدوں انکی میں بیچ مقدمہ دنیا انکی کے پس نہ بیٹھنا تم انکے ساتھ یعنے اگرچہ ہم کلام نہو انسے تا شریک نہو انکے پس نہیں واسطے اللہ کے بیچ انکے کچھ حاجت روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یہ کنایہ ہے اس سے کہ اللہ تعالی بیزار ہے انسے اور رد خارج ہیں اللہ تعالی کے عہد اور پناہ سے اور کنایہ ہے نہ قبول ہونے طاعت انکی سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مسجد میں کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہے اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں بیچ منع ہونے کلام دنیا کے مسجد میں اور شاید کلام سے وہ مراد ہے کہ عبث اور بیفائدہ ہوت ہو اور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس ضرورت کو نہ پہونچے داخل انہیں میں نہیں وعن السائب بن يزيد قال كنت نائما في المسجد فحصبني رجل فنظرت فإذا هو عمر بن الخطاب فقال اذهب فأتني بهذين فجئته بهما فقال ممن أنتما أو من أين أنتما قالا من أهل الطائف قال لو كنتما من أهل المدينة لأوجعتكما ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھا میں سوتا مسجد میں پس کنکر ماری مجھکو ایک شخص نے پس دیکھا میں نے پس ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تھے پس کہا جا لے آ میرے پاس ان دونوں شخصوں کو کہ مسجد میں کلام کرتے تھے پس لایا میں ان دونوں کو انکے پاس پس فرمایا حضرت عمر نے کن لوگوں میں سے ہو تم یا فرمایا کہاں کے ہو کہا انہوں نے کہ ہم ہیں اہل طائف سے فرمایا حضرت عمر نے اگر ہوتے تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا تمکو یعنے مارتا اور سزا دیتا کہ یہاں کے رہنے والے ہیں اور مسجد شریف کے ادب سے واقف ہیں معذور ہو یا مسافر ہو تمسے شفقت کے ہوئی بلند کرتے ہو آوازیں اپنی مسجد رسول خدا کی میں روایت کی ہے بخاری نے ف لفظ او کلا شک راوی کا ہے اور مکروہ ہے آواز بلند کرنی مسجد میں اگرچہ ساتھ علم کے ہو وعن مالك قال بنى عمر رحبة في ناحية المسجد تسمى البطيحاء وقال من كان يريد أن يلغط أو ينشد شعرا أو يرفع صوته فليخرج إلى هذه الرحبة رواه في الموطأ اور روایت ہے مالک سے کہا بنایا تھا حضرت عمر نے ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کے نام تھا اسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کرے کہ غل شور کرے یا پڑھے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیے کہ نکلے طرف اس چبوترے کے روایت کی یہ موطا میں وعن أنس قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم نخامة في القبلة فشق ذلك عليه حتى رئي في وجهه فقام فحكه بيده فقال إن أحدكم إذا قام في الصلوة فإنما يناجي ربه وإن ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن أحدكم قبل قبلته ولكن عن يساره أو تحت قدمه

ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہو انس سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہوا آپ پر یہان تک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک انکے کے پس کھڑے ہوئے اور رگڑ ڈالا اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کھڑا ہوتا ہے بیچ نماز اپنی پس سوائے اسکے نہیں کہ سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہے پس نہ تھوکے کوئی تمہارا جانب قبلہ کے ولیکن بائین اپنے یا نیچے پانون اپنے کے پھر لیا حضرت نے کونہ چادر اپنی کا پس تھوکا اسمین پھر ملا بعض اسکے کو اوپر بعض کے پھر فرمایا کرے اسطرح سے روایت کی یہ بخاری نے **ف** پروردگار اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہے رب اپنے کا ساتھ متوجہ ہونیکے طرف قبلہ کے پس تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ مقصود اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہے پس حکم کیا یہ کہ بچاوے اسطرف کو تھوک سے اور حکم تھوکنے کا بائین طرف اور نیچے قدم کے اس صورت مین ہے کہ نماز مسجد مین نہ پڑھتا ہو اور مسجد مین اگر پڑھتا ہے تو نہ تھوکے مگر کپڑے اپنے مین جیسے

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سائب بن خلاد سے اور وہ ایک شخص ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا اسنے تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تھوکا اسنے طرف قبلہ کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے قوم اسکی کے جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سے کہ نہ نماز پڑھاوے واسطے تمہارے یہ بعد اسکے پس ارادہ کیا اسنے پیچھے اسکے نماز پڑھانیکا واسطے انکے پس منع کیا قوم نے اسکو اور خبر دی اسکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا اسنے یہ منع کرنا قوم کا امامت کو واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہان اور کہتا ہے راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہ کہ فرمایا اسکو حضرت نے لیکن بیچ بیان کرنے سبب منع کے امامت سے یہ کہ تحقیق ایذا دی تونے اللہ کو اور رسول اسکے کو لیکن بسبب کرنے اس فعل ممنوع کے روایت کی یہ ابو داود نے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ

بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ روکے گئے ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ آئے یہان تک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھیں ہم آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ پیچھے رہو اوپر صفون اپنی کے جیسے کہ ہو تم بیٹھے پھر پھرے طرف ہمارے پھر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دونگا تمکو اس چیز سے کہ روکا مجھکو تمسے آج کی صبح وہ یہ ہے کہ تحقیق مین اٹھا رات کو یعنے تہجد لیے پس وضو کیا مین نے اور نماز پڑھی مین نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا مین بیچ نماز اپنی کے یہان تک کہ جاری ہوا مین یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا مین نے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچھی صورت کے یعنے اپنی صفت کے پس کہا اے محمد کہا مین نے حاضر ہون اے رب میرے فرمایا پروردگار نے بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالی نے یہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچھی اور مین نے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکھا مین نے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان مونڈھون میری کے یہان تک کہ پائی مین نے سردی انگلیون اللہ تعالی کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا مین نے سبکو پس فرمایا یا محمد کہا مین نے حاضر ہون مین اے رب میرے فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے کفارات مین فرمایا اللہ تعالے نے کیا ہین وہ کہا مین نے چلنا ساتھ قدمون کے طرف جماعتون کے اور بیٹھنا مسجدون مین پیچھے نمازون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے یعنی جب ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی اور بیماری کے فرمایا پھر کس چیز مین گفتگو کرتے ہین کہا مین نے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہین وہ کہا حضرت نے کہا مین نے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑھنی رات مین اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون کہا اللہ تعالی نے دعا کر چاہ واسطے اپنے کہا حضرت نے دعا کی مین نے یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنے نیکیون کا اور چھوڑنے برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجھپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ کا ایک قوم مین پس مار مجھکو غیر فتنہ مین اور مانگتا ہون مین تجھسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اس شخص کی کہ محبت رکھے تجھسے یعنی مین اسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اس عمل کی کہ نزدیک کرے مجھکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق یہ خواب حق ہے پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اسکو لوگون کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل سے اس حدیث کا پس کہا یہ حدیث صحیح ہے ف شرح اس حدیث کی بموجب نقل مترجم مفصل بیان ہو چکی ہے اسلیے یہان نہ بیان کی اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواب مین اللہ تعالی کو دیکھا اور اسی حالت مین سوال جواب جاری تھے ✦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطٰنُ حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس وقت داخل ہوتے مسجد مین یہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہے اور ساتھ

وقت نکلے کہ بزرگ جواد ساتھ سلطنت اُنکی کے کہ قدیم ہے شیطان راندے ہوئے سے فرمایا حضرتؐ نے پس جبتک کہتا ہے کوئی یہ کلمات
تب بڑا خلل ہوتا ہے مسجد میں کہتا ہے شیطان محفوظ رہا میرے شر سے یہ بندہ تمام دن روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن عطاء ابن**
يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ
اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے عطا ابن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا
الٰہی نکر تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے سخت ہوا غضب اللہ کا اس قوم پر کہ ٹھہرائیں قبریں اپنے انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ مالک نے
مرسل **ف** یعنی نکر میری قبر کو مانند بت کے بیچ تعظیم کرنے لوگوں کے اور بار بار آنے انکے کے واسطے زیارت کے یعنی بطور میلے کے اور متوجہ ہونگے
اسکی طرف واسطے سجدہ کے جیسے کہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں ہم اب بعضے مزارات اور مقامات کو یعنی مثل تھان وغیرہ کے اور جملہ اشتد غضب اللہ
آخر تک جملہ مستانفہ یعنی جملہ علیحدہ ہے گویا کہا گیا کہ کیون آپ یہ دعا کرتے ہیں اسکا جواب دیا اشتد آخر تک یعنے ازراہ مہربانی اور شفقت کے
اور پر امت کے یہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہ بھی اسمین گرفتار ہون جیسے یہود گرفتار ہو کر غضب کیے گئے ہیں **وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑھنی باغوں میں کہا بعض راویوں اس حدیث کے نے کہ
مراد حیطان سے باغ ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کے سے
کہ تحقیق ضعیف کہا ہے اسکو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے **وعن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ**
فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ
مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اُسکے کے برابر ایک نماز کے اور نماز اُسکی محلہ کی مسجد میں برابر پچیس نمازوں کے اور نماز اسکی بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑھا جاوے
اسمیں یعنی جامع مسجد میں برابر پانسو نمازوں کے اور نماز اُسکی بیچ مسجد اقصیٰ کے یعنی بیت المقدس کے برابر پچاس ہزار نمازوں کے اور نماز اُسکی
بیچ مسجد میری کے برابر پچاس ہزار نمازوں کے اور نماز اسکی بیچ مسجد حرام کے یعنی مکہ کے برابر لاکھ نمازوں کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے
وعن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ
اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ
الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے کونسی مسجد بنائی گئی زمین میں
پہلے فرمایا مسجد حرام کہا میں نے پھر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کہا میں نے کتنی مدت تھی درمیان ان دونوں کے فرمایا چالیس
برس پھر فرمایا کہ ساری زمین واسطے تیرے مسجد ہے یعنے حکم مسجد کا رکھتی ہے کہ جائز ہے اسمیں نماز جہاں پاوے تجھکو نماز پس نماز پڑھ روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ بانی کعبہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور بانی بیت المقدس کے حضرت
سلیمان علیہ السلام اور ان دونوں میں فرق زیادہ ہزار برس سے ہے پس فرق چالیس برس کا کیونکر صحیح ہوگا جواب اسکا یہ ہے کہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ یہ حدیث میں اشارہ ہے

اور اول بنا رکھنے اِن دونون مسجدون کے وہ پہلے کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہین بنایا اور نہ پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہو کہ اول جو بناے کعبہ کی رکھی حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی بعد آنکے اُنکی اولاد پھیلی زمین مین پس ہوسکتا ہو کہ کسی نے اُنکی اولاد مین سے بناے بیت المقدس کی رکھی ہو اور اسمین چالیس برس کا فرق ہو بعد اُسکے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مین نے شاہد واسطے اس کلام کے اس قصے کو کہ ابن ہشام نے کتاب التیجان مین لکھا ہو کہ جب بنایا آدم علیہ السلام نے کعبہ کو حکم کیا اُنکو پروردگار تعالیٰ نے واسطے سیر کرنے بیت المقدس کے اور بنا لینے اُسکے کے پس بنا کیا اُسکو اور عبادت کی اسمین پس اس تقدیر مین فاصلہ چالیس برس کا بعید نہین کذا فی بعض الشروح ۱۲ منہ اور توجیہ اسکی ہمارے استادون نے اللہ رحمت کرے اُن پر یہ منقول ہو کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کردی ہوگی اسی طرح بیت المقدس کی بھی حد مقرر کردی ہوگی پس ہوسکتا ہو کہ اس حد ٹھہرانے مین فرق چالیس برس کا ہو

بَابُ السَّتْرِ یہ باب ہو بیچ بیان ڈھانکنے سترگاہ کے **ف** اس باب مین مولف حدیثین ستر ڈھکنے کی کہ شرائط نماز سے ہو لایا ہو اور سوائے اُسکے اور حدیثین بھی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نے اور صحابہ نے اسمین نماز پڑھی ہو لایا ہو

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِہٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہو عمر بن ابی سلمہ سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین اشتمال کیے ہوئے اُسکو بیچ گھر ام سلمہ کے رکھے ہوئے دونون طرفین اُسکے اوپر مونڈھون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اشتمال کہتے ہین اُسکو کہ لیوے کنارہ کپڑے کا کہ ہو داہنے مونڈھے پر نیچے بائین ہاتھ اپنے کے سے اور لیوے اُس کنارے کو کہ ڈالا ہو بائین ہاتھ پر نیچے داہنے ہاتھ کے سے پھر گرہ لگا دی سینہ پر اور اکثر احتیاج گرہ دینے کی سینہ پر اس صورت مین ہوتی ہو کہ گوشے کپڑے کے دراز نہون اور خوف کھلجانے کا ہو اور اگر دراز ہون حاجت باندھنے کی نہین جیسا کہ لباس فقیرون مین کے سے ظاہر ہوتا ہو اسلیئے بیچ عبارت بعض شارحین کے قید گرہ لگانے کی نہین واقع ہوئی اور ان حدیثون مین جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف بین طرفیہ کی آئی ہین معنی اُنکے ایک ہی ہین ۱۲ ح س

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْہِ مِنْہُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھے ایک تمہارا ایک کپڑے مین کہ نہو اوپر مونڈھون اُسکے کہ اس کپڑے مین سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسے کہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئی اور کہا ہو اکثر علماے حکمت اسمین یہ ہو کہ جب ایک کپڑے کا تہبند کیا اور کندھون پر اُسمین سے نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کھلجانیکا اور صورت بے ادبی کی بھی ہو اور کہا ہو امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علما نے کہ یہ نہی تنزیہی ہو نہ تحریمی پس اگر نماز پڑھیگا ایک کپڑے مین کہ کندھون پر نہو اور ستر ڈھکا ہو تو نماز اُسکی ہوجائیگی لیکن ساتھ کراہت کے اور امام احمد اور بعضے اگلے علما نے کہا ہو کہ نہین صحیح ہونیکی نماز اُسکی اُنھون نے عمل کیا ہو ظاہر حدیث پر ۱۲ ح س

وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو انھین سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھے ایک کپڑے مین پس چاہیئے کہ مخالفت کرے درمیان دونون طرفون اسکی کے یعنی جیسے کہ طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَةٍ لَّہَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِہَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ

فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیْ قَالَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِیْ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ چادر کے کہ اُسمین کنارے اور رنگ کے تھے یا اُسمین کچھ کام کیا ہوا تھا پس دیکھا طرف کام اسکے کے دیکھنا پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابوجہم کے اور لے آؤ میرے پاس انبجانی ابی جہم کی پس تحقیق اس چادر نے باز رکھا مجھکو اب نماز میری سے یعنی حضور نماز سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے کہا تھا میں دیکھتا طرف نشان اُسکے کے اور میں تھا نماز میں پس خوف کیا میں نے یہ کہ خلل میں ڈالے مجھکو ف خمیصہ کہتے ہیں ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہے یا صوف کی سادہ رنگ ہوتا ہے اسکا اور اسمین خط ہوتے ہیں پس جلالہما اعلام تاکید یا بیان ہے اسکا وہ ایک صحابی ابوجہم نامی حضرت کے لیے تحفہ لائے تھے سو حضرت نے اوڑھ کر نماز پڑھی اُسکے خطوں پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب میں کچھ فرق آیا جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کو فرمایا کہ اسکو ابوجہم کو پھیر دو اور اُنکے پھیرنے میں خیال ہوا کہ وہ شکستہ دل ہوگا اسلیے فرمایا کہ اُسکے بدلے انبجانیہ اُس سے لے آو کہ انبجان نام شہر کا ہے اُسمیں کملی سادی بنی جاتی ہے اُسکو انبجانیہ کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کے بیچ پاک نفسوں کے اور صاف دلوں کے بھی تاثیر کرتے ہیں اور یہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کے ہوتا ہے جیسے کہ سفید کپڑے میں اگر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہے ظاہر ہوتا ہے اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر ہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بھی نہیں ہوتی اور نزدیک میرے یہ تعلیم اور تنبیہ ہے امت کو تا احتیاط کریں ایسی چیزوں سے کہ جو نماز میں دھیان بٹاویں بیچ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھا پردہ واسطے حضرت عائشہؓ کے دھاگا کا تھا سا تھ اسکے اپنے گھر کی ایک جانب کو پس کہا واسطے عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر ہم سے اس پردے اپنے کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہیں تصویریں اسکے ظاہر ہوا واسطے میرے بیچ نماز میری کے روایت کی یہ بخاری نے ف ظاہر یہ ہے کہ وہ پردہ حضرت عائشہؓ نے بطور دیوار گیری کے دیوار میں لگایا ہوگا اور بعضے کہتے ہیں شکل چھپر کھٹ کے تھا اور حضرت عائشہؓ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع فرمایا اُتار ڈالا۔ بیچ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے رسول خدا صلے اللہ وسلم کی قبا ریشمی پس پہنا اُسکو پھر نماز پڑھی اسمین پھر پھرے پس اُتارا اُسکو سخت مانند مکروہ رکھنے والے کے اسکو پھر فرمایا نہیں لائق یہ واسطے بچنے والون کے یعنی شرک اور کفر سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فروج اُس قبا کو کہتے ہیں کہ اسمین پیچھے چاک ہوتا ہے وہ فروج اکیدر بادشاہ دومہ کے نے یا بادشاہ اسکندریہ نے حضرتؐ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہنی جب تک پہنا ریشم کا حرام نہوا تھا اور مکروہ جانکر جلد اُتاری سبب یہ تھا کہ اُسمین رعونت پائی جاتی تھی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہے لیکن متقیوں کو کہ عمل عزیمت پر کرتے ہیں افضل یہ ہے کہ نہ پہنیں پھر جب حریر پہننا حرام ہوا اسکو حرام ہے متقی ہو یا غیر متقی اور ہو سکتا ہے کہ تحریم اسی حالت میں ہوئی ہو تو اس صورت میں متقی عن الشرک مراد ہوگا یعنے مسلمان کو پہننا اسکا چاہیے نہیں۔ بیچ

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ ٩٠

نقل کی ہے روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں ایک شخص ہوں کہ شکار کرتا ہوں کیا پس نماز پڑھوں بیچ ایک کرتے کے فرمایا کہ ہاں اور گھنڈی لگا اسمیں اگرچہ ساتھ کانٹے کے ہو روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے ف یعنی جس شکار کیا کرتا ہوں اور اسوقت فقط کرتا ہی پہنتا ہوں لنگی اسکے نیچے نہیں ہوتی اسلیے کہ شکار کے پیچھے دوڑنا آسان ہو پس اسی ایک کرتے میں نماز پڑھ لیا کروں فرمایا ہاں لیکن گھنڈی لگا لیا کر یعنی گریبان اسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اسمیں سے وقت رکوع اور سجود کے معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ کانٹے ہی سے ہو تا ستر معلوم ہووے **وعن** ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبل ازارہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب وتوضأ ثم جاء فقال رجل یا رسول اللہ ما لک امرتہ ان یتوضأ قال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ رواہ ابو داود

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اسوقت کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا لٹکائے ہوئے ازار اپنی فرمایا واسطے اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پھر آیا پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کیا ہے واسطے تمہارے کہ حکم کیا تھا اسکو کہ وضو کرے فرمایا تحقیق وہ نماز پڑھتا تھا اور وہ لٹکائے ہوئے تھا ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہیں قبول کرتا نماز اس شخص کی کہ لٹکائے ہوئے ہو ازار اپنی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** سبل کہتے ہیں اہل یمن اسکو کہ کپڑا ازار پہنے کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز و تکبر کے اور یہ مخصوص ساتھ ازار ہی کے نہیں لیکن اکثر استعمال اسکا ازار میں ہوتا ہے پس ٹخنوں سے نیچا کرنا دامن کا اور ازار کا مکروہ ہے اسلیے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا اللہ نماز اسکی یعنے کمال نماز کا نہیں قبول کرتا اور ثواب نہیں دیتا اسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہے اور وہ شخص باوجودیکہ باوضو تھا اور پھر اسکو وضو کرنے کو فرمایا بھید اسمیں یہ تھا کہ تا فکر کرے وہ شخص بیچ سبب امر کرنے کے پس معلوم کرے برائی اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب برکت حکم رسول صلعم کے ساتھ طہارت ظاہر کے پاک کرے باطن اسکا کبر و نازت اسلیے کہ طہارت ظاہر کی تاثیر رکھتی ہے بیچ طہارت باطن کے ح س **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ حائض الا بخمار رواہ ابو داود والترمذی

اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتھ اوڑھنی کے یعنے بغیر سر ڈھانکے نماز نہیں ہوتی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** مراد یہان حائض سے عورت بالغہ ہے کہ ہو پہنچے سن حیض کو خواہ حیض آوے یا نہ آوے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ سر اور بال عورت کے ستر ہیں پس اگر ننگے سر نماز پڑھے نہیں ہوتی نماز اسکی اور اسی طرح اگر باریک کپڑا اوڑھے ہو کہ رنگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اسمیں بھی نماز نہیں ہوتی اور یہ حکم آزاد عورت کا ہے اور لونڈی کی نماز ننگے سر ہو جاتی ہے اسلیے کہ اسکا سر ستر نہیں ہے ستر اسکا نیچے ناف سے زانو کے نیچے تک ہے مانند مرد کے اور پیٹ اور پیٹھ اور پہلو بھی کذا فی عالمگیری **وعن** ام سلمۃ انہا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیہا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا رواہ ابو داود وذکر جماعۃ وقفوہ علی ام سلمۃ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ انہوں نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھے عورت بیچ کرتے کے اور اوڑھنی کے کہ نہ ہو اسپر تہ بند فرمایا جس وقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈھانکے پشت قدم اسکی کو یعنی تب نماز بغیر لنگی کے ہو جائیگی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ذکر کیا ابو داؤد نے ایک جماعت محدثین کی کو کہ موقوف کیا انہوں نے اسکو ام سلمہ پر یعنے کہا ہے کہ قول ام سلمہ کا ہے حضرت کی حدیث نہیں **ف** اسمیں دلیل ہے اسپر کہ پشت قدم عورت کی بھی ستر ہے واجب ہے ڈھانکنا اسکا نماز میں ح س **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوۃ وان یغطی

الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز میں اور منع کیا اس سے کہ ڈھنکے آدمی منھ اپنا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف معنی سدل کے یہ ہیں کہ اوڑھے کپڑا سر پر یا مونڈھوں پر اور دونوں طرفین اسکی لٹکتی رہیں یعنی بغل نہ مارے پس یہ منع ہے مطلق اسلیئے کہ شان تکبر کی ہے اور نماز میں بہت برا ہے نماز اس سے مکروہ ہوتی ہے اور عرب پگڑی کے کونے سے ڈھاٹا باندھتے تھے کہ ناک چھپ جاتا تھا اس سے بھی منع فرمایا اسلیئے کہ قرأت بھی طرح اس سے نہیں ادا ہوتی اور سجدہ پورا نہیں ہوتا اور جو کوئی جماہی لے یا ڈکارے اور اسکے منھ سے بدبو آتی ہو اسکو نماز میں بھی ڈھکنا منھ کا ہاتھ سے مستحب ہے رح وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہودیوں کا یعنے ساتھ ادا کرنے نماز کے جوتوں میں اور موزوں میں پس تحقیق وہ نماز نہیں پڑھتے اپنے جوتوں میں اور نہ موزوں میں روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطے ظاہر کرنے خلاف گمراہوں کے اچھا ہے اگرچہ چیز مباح ہے لیکن از بسکہ اسکے کرنے میں خلاف انکا لازم آتا ہے حکم عزیمت یعنی اولویت کا پیدا کرتی ہے رح وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُس وقت کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے اپنے یاروں کو ناگاہ اوتاریں دونوں پاپوشیں اپنی پس رکھا انکو بائیں طرف اپنے یعنی دور سے ہٹا کر بائیں طرف رکھیں پس جبکہ دیکھا یہ قوم نے نکالڈالیں انھوں نے پاپوشیں اپنی پس جبکہ پڑھ چکے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو اوپر نکالدینے تمہارے کے پاپوشوں کو کہا انھوں نے دیکھا ہمنے آپ کو کہ نکالڈالیں آپ نے پاپوشیں اپنی پس نکالڈالیں ہمنے بھی پاپوشیں اپنی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جبرئیل آئے میرے پاس پس خبر دی مجھکو یہ کہ تحقیق بیچ دونوں پاپوشوں کے نجاست ہے جس وقت کہ آوے ایک تمہارا مسجد میں پس چاہیئے کہ دیکھ لے پس اگر دیکھے پاپوشوں میں نجاست پس چاہیئے کہ پونچھ ڈالے اسکو اور نماز پڑھے انمیں یعنی پاپوشیں پہنے ہوئے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ف قذر ساتھ زبر قاف اور ذال معجمہ کے اصل میں کہتے ہیں اسکو کہ طبیعت مکروہ رکھے اسکو پس ظاہر یہ ہے کہ جوتے میں نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اس سے درست نہو بلکہ کچھ گھناونی چیز لگی ہوگی مانند تھوک وغیرہ کے والا نماز از سر نو پڑھتے کیونکہ بعض نماز اُس سے پڑھی تھی حضرت جبرئیل نے جو خبر دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اتار ڈالا سبب یہ تھا کہ حضرت کے مزاج میں ستھرائی بہت تھی لگا رہنا اسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تھا اور بعض شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر نجاست کپڑے وغیرہ کو لگی رہے اور مصلی کو علم اسکا نہو تو نماز ہو جاتی ہے یہ قول قدیم شافعی کا ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہے اسلیئے کہ صحابہ نے بمجرد اسکے کہ حضرت کو جوتا اتارتے دیکھا آپ بھی اتار ڈالے موقوف پوچھنے سبب پر نہ رکھا اور حضرت نے اسکو جائز رکھا رح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَّسَارِهٖ

فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَلَى يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نماز پڑھے ایک تمہارا پس نہ رکھے اپنی پاپوشوں کو داہنے اپنے اور نہ بائیں اپنے پس ہونگی داہنے غیر اسکے کے مگر یہ کہ نہو بائیں اسکے کوئی اور چاہیے کہ رکھے انکو درمیان دونوں پانوں اپنے کے یعنے آگے اپنے قریب پانوں کے اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ یا نماز پڑھے انمین یعنی اگر پاک ہوں تو اتارے نہیں روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کیے ابن ماجہ نے معنی اسکے ف یعنی جس صورت مین کہ نمازی کے بائیں طرف کوئی کھڑا ہوگا اور بائیں طرف جوتہ رکھے گا تو اسکی داہنے طرف پڑیگا پس جب اپنے داہنی طرف رکھنا خوش نہ رکھا تو اسکی داہنے کیوں روا رکھتا ہے لازم ہے مومن کو کہ دوست رکھے اپنے یار کے لیے جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور کروہ رکھے اسکے لیے جو کہ کروہ رکھتا ہے اپنے لیے ۱۲

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ داخل ہوا میں اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا میں نے انکو کہ نماز پڑھتے تھے بوریہ پر کہ سجدہ کرتے تھے اسپر کہا راوی نے اور دیکھا میں نے انکو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے میں بطور بدھی کے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث باب کی میں صورت اسکی مذکور ہوئی روایت کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے نماز اس چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کے خواہ قسم نباتات یعنے زمین کی اگی ہوئی چیزوں سے ہو مثل بوریا وغیرہ کے یا قسم نباتات سے ہو مثل کپڑے اور صوف وغیرہ کے اگرچہ اسمین ذکر بوریہ ہی کا ہے لیکن علماء دلیلیں اور رکھتے ہیں کہ سوائے بوریہ کے صوف وغیرہ بھی جائز ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ نماز پڑھنی زمین پر بغیر بچھانے کسی چیز کے افضل ہے اسلیے کہ تواضع اور خشوع شرط ہے نماز میں وہ زمین پر پڑھنے میں حاصل ہے مگر کچھ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کے یا نجاست زمین کے تو بچھا لینا ہی بہتر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جو چیز زمین کی اگی ہوئی ہو اسپر نماز پڑھنی خوب نہیں یعنی بوریہ اور مانند اسکے پر خوب ہے اور کپڑے اور مانند اسکے پر خوب نہیں ۱۲ س ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے کبھی ننگے پانوں اور کبھی پاپوشوں سے روایت کی یہ ابوداود نے

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى بِنَا جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِيْ إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے محمد بن منکدر سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے جابر نے بیچ ایک تہ بند کے کہ تحقیق باندھا تھا اسکو جانب گردن یعنی گدی کے اور کپڑے انکے رکھے ہوئے تھے سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنے والے نے کہ نماز پڑھتے ہو ایک تہ بند میں پس کہا حضرت نے کہ سوا اسکے نہیں کہ کیا میں نے یہ تاکہ دیکھے مجھکو احمق مانند تیرے اور کون سا تھا ہم میں کہ ہوں واسطے اسکے دو کپڑے بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے ف مشجب اسکو کہتے ہیں کہ اسپر کپڑے رکھا کرتے ہیں اور کبھی مشک پانی کی واسطے ٹھنڈا ہونے کے لٹکا دیتے ہیں کہ اسکو سہ پایہ کہتے ہیں مانند سہ پایہ گھڑیال کے ہوتا ہے پس جابر نے اسپر کپڑے رکھ دیے تھے اور نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے میں کہ اسکا تہ بند کیا تھا اور اسکو بلند کرکے گردن پر گرہ لگائی تھی پس ایک دیکھنے والے نے اسکو برا اور خلاف سنت کے جان کر جابر سے پوچھا کہ کپڑے کے ہوتے ہوئے ایک کپڑے میں تم نماز پڑھتے

اُنھون نے کہا کہ یہ مین نے اسلیئے کیا ہی تا مجھکو کوئی جاہل مانند تیرے دیکھے اور جانے کہ نماز ایک کپڑے مین جائز ہی اور خلاف سنت کے نہین چنانچہ اسلیئے تو نے اسکو اور احمق کہا کہ اسکو کیون تو برا جانتا ہی حضرت کے زمانے مین کونسا ہم مین کا تھا کہ اُسکے پاس دو کپڑے تھے اور اجماع ہی علمار کا کہ نماز دو کپڑون مین پڑھنی افضل ہی واجب نہین اسلیئے کہ اسمین ہرج ہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ نے جو ایک کپڑے مین نماز پڑھی ہی کبھی تو بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے پڑھی ہی اور کبھی بیان جواز کے لیئے پس حال یہ کہ اگر ایک کپڑے مین بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے یا واسطے غرض تعلیم جواز کے پڑھے تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی اور حقارت کے پڑھی تو اچھا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام پر طعن اور اعتراض نہ کرے ترک سنت پر اور گمان نیک رکھے اُنکے ساتھ یعنے یہ جانے کہ یہ امر بیان جواز کے لیئے کیا ہوگا یا کچھ اور عذر ہوگا ﴿ح﴾ **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا نماز ایک کپڑے مین سنت ہی تھے ہم کرتے یہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ عیب کیا جاتا تھا ہمپر پس کہا ابن مسعود نے سوائے اسکے نہین کہ تھی یہ بات جس وقت کہ تھی بیچ کپڑون کے قلت پس جس وقت کہ کشادگی کی اللہ نے پس نماز دو کپڑون مین بہتر ہی روایت کی یہ احمد نے

باب السترة

یہ باب ہی بیچ بیان سترہ کے **ف** مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کے آگے کھڑی کیجاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تا جگہ سجدہ کی بسبب اسکے متمیز ہو اور گذرنیوالا آگے اسکے سے گنہگار نہووے اور درازی اسکی کم ایک ہاتھ سے نہو اور موٹائی کم ایک انگشت سے نہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیون کا ہی یعنے اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیون کے آگے سے گذرنا جائز ہی اگرچہ انکے آگے کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کے ورے سے گذرنا جائز نہین مگر یہ کہ پاوے آنے والا فرجہ یعنے خالی جگہ صف پہلی مین تو جائز ہی اسکو یہ کہ گذرے آگے صف دوسری کے سے کیونکہ دوسری صف والون کا تقصیر کہ آگے نہ بڑھے اور اور احکام اسکے آگے حدیثون مین مذکور ہین ﴿ح﴾

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جاتے اول روز مین طرف عیدگاہ کے اور برچھی اُنکے آگے اٹھائی جاتی اور کھڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگے اُنکے پس نماز پڑھتے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری نے **ف** معمول یہ تھا کہ خادم اکثر اوقات برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے واسطے سترہ کے اور واسطے توڑنے اور مانند اُسکے کے ﴿ح﴾ **وَعَنْ** أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کے اور وہ تھے ابطح مین بیچ خیمہ سرخ کے کہ چمڑے کا تھا اور دیکھا مین نے بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا مین نے لوگون کو کہ جلدی سے لیتے تھے اس پانی کو پس جسکو کہ پہونچ گیا اسمین سے کچھ پانی مل لیا اسکو منھ اور بدن اپنے پر اور جسکو نہ پہونچا اُس نے تراوت ہاتھ یار اپنے کے سے لی پھر دیکھا مین نے بلال کو کہ لی برچھی پس گاڑ دیا اسکو اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑے سرخ کے کہ تھا خوب

دامن اٹھائے ہوئے نماز پڑھی طرف برچھی کے ساتھ لوگوں کے دو رکعت اور دیکھا میں نے لوگوں کو اور چارپایوں کو کہ گذرتے تھے پرے برچھی کے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بطحا نام ایک نالہ کا ہے نزدیک مکہ کے بیچ راہ منیٰ کے اسکو محصب بھی کہتے ہیں کہتے ہیں اس نالہ کو بطحا اسلیے
کہتے ہیں کہ اسمیں سنگریزے ہیں اور حلہ کہتے ہیں دو کپڑوں کو ایک لنگی اور ایک چادر اسمیں سرخ خط تھے جیسے کہ یہاں بھاگلپور کے لنگیاں ہوتی
ہیں پس نرا سرخ مراد نہیں ہے کہ اسکا پہننا مکروہ تحریمی ہے مردوں کو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کے پرے سے گذرنا آدمیوں اور جانوروں کا درست
ہے ۔ **وعن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیہا متفق
علیہ وزاد البخاری قلت افرایت اذا ہبت الرکاب قال کان یاخذ الرحل فیعدلہ فیصلی الی اخرتہ
اور روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سامنے بٹھاتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑھتے طرف اسکے روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہا نافع نے کہا میں نے ابن عمر سے کہ خبر دو مجھکو کہ جب جاتے اونٹ چرنے اور پانی پینے کو تو کیا
کرتے تھے حضرت یعنی پھر کس چیز کو سترہ کرتے تھے کہا ابن عمر نے تھے لیتے کجاوہ پس درست کرکے آگے رکھ لیتے اسکو پھر نماز پڑھتے طرف پچھلی لکڑی
اسکی کے یعنی وہ بلند ہوتی ہے اسکو سترہ کرتے تھے **وعن** طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ رکھے ایک تمہارا آگے اپنے سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوے
کی کے پس نماز پڑھے اور نہ پروا کرے جو کوئی گذرے پرے اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے پروا نہ کرے نمازی گذرنا کسی کا اسکے نماز کے
خشوع کو قطع نہیں کرنے کا باعث یہ نہیں کہ پروا مگر یہ گذرنیوالا گنہگار نہیں ہونے کا گذرنے سے ۔ **وعن** ابی جہیم قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ
قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شہرا او سنۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابوجہیم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گذرنیوالا آگے مصلے کے سے کہ کیا گناہ ہے اسپر البتہ ہووے ٹھہرا رہنا اور نہ گذرنا آگے مصلی کے سے چالیس تک بہتر
اسکے لیے گذرنے سے آگے مصلی کے کہا ابو نضر نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے کہ نہیں جانتا میں کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا امام طحاوی نے مشکل الآثار میں کہ مراد چالیس برس ہیں نہ چالیس مہینے اور نہ چالیس دن اور یہ بات
ثابت کی ہے انہوں نے حدیث ابی ہریرہ کی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانے وہ شخص کہ گذرتا ہے آگے بھائی اپنے کے عرض میں اس
حال میں کہ وہ سرگوشی کرتا ہے رب اپنے سے یعنے اگر گناہ اسکا جانے تو البتہ ہووے ٹھہرے رہنا جگہ اپنی پر سو برس بہتر واسطے اسکے قدم اٹھا کر
رکھے اسکو سے ۔ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من الناس
فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ہو شیطان ہذا لفظ البخاری ولمسلم معناہ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف ایک چیز کے کہ ڈھانکے اسکو
لوگوں سے یعنی سترہ کھڑا کرے کہ حائل ہو درمیان اسکے اور درمیان لوگوں کے پس ارادہ کرے کوئی یہ کہ گذرے آگے اسکے یعنے سترہ کے
ورے پس چاہیے کہ باز رکھے اسکو پھر اگر نہ مانے پس قتل کرے اسکو پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ شیطان ہے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور واسطے
مسلم کے معنی اسکے ف قتل کرے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ جائز ہے قتل اسکا بلکہ مراد یہ ہے کہ بہت برا ہے اسکے آگے سے گذرنا بزور اسکو

ہمارے اور کہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر وہ منع کرے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ جائز ہے منع کرنا ساتھ اسکے اور وہ مر جاوے پس نہیں قصاص اُسپر ساتھ اتفاق علماء کے اور دیت واجب ہونے میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں واجب ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں نہیں پس وہ شیطان ہے یعنی شیطان نے یہ کام اس سے کروایا یا مراد یہ ہے کہ وہ شیطان آدمیوں کا ہے اسلیے کہ شیطان کے معنی سرکش کے ہیں خواہ جنوں میں ہو خواہ آدمیوں میں سے اسلیے شریر آدمی کو شیطان انس کہتے ہیں دیکھیں ﴿وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقطع الصلاة المرأة والحمار والكلب ويقي ذلك مثل مؤخرة الرحل رواه مسلم﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے توڑتے ہیں نماز کو عورت اور گدھا اور کتا اور بچاتا ہے اس توڑنے کو رکھنا اس چیز کا کہ مانند لکڑی پچھلی کجاوے کے ہو روایت کی یہ مسلم نے ف جمہور علماء صحابہ وغیرہم کا یہ مذہب ہے کہ کوئی چیز یا کوئی شخص اگر مصلّی کے آگے سے گذرے نماز ٹوٹتی نہیں خواہ یہ تینوں چیزیں ہوں یا غیر انکے اور حدیثیں جو اس باب میں آئی ہیں محمول ہیں اوپر مبالغہ اور تاکید کے بیچ کھڑا کرنے سترہ کے یا مراد یہ ہے کہ یہ چیزیں خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کے ہیں کھو دیتی ہیں یا مراد یہ ہے کہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوے بسبب مشغول ہونے دل مصلی کے ساتھ انکے اور خاص ان تینوں چیزوں کو اسلیے ذکر کیا کہ ان میں دل بہت مشغول ہو جاتا ہے عورت کا حال تو ظاہر ہے اور گدھے کے ساتھ شیاطین اکثر ہوتے ہیں اسلیے مستحب ہے اعوذ پڑھنی وقت رینکنے اسکے کے اور کتا نجس نہایت ہوتا ہے ﴿وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل وانا معترضة بينه وبين القبلة كاعتراض الجنازة متفق عليه﴾ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو اور میں عرض میں ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے یعنے سامنے مانند عرض میں ہوتے جنازے کے آگے نمازیوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشہ میں اور باوجود اسکے حضرت نماز ادا کرتے پس معلوم ہوا کہ آگے آنا عورت کا نماز میں نماز کو نہیں توڑتا ہے ﴿وعن ابن عباس قال اقبلت راكبا على اتان وانا يومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بمنى الى غير جدار فمررت بين يدي بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك على احد متفق عليه﴾ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا میں سوار گدھی پر اور میں تھا اُسدن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ساتھ لوگوں کے منا میں بدون دیوار کے یعنے بدون سترہ کے پس گذرا میں آگے بعض صف کے پس اترا میں اور چھوڑ دی میں نے گدھی کہ چرتی تھی داخل ہوا صف میں پس نہ انکار کیا اسکا مجھ پر کسی نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غرض ابن عباس کی یہ ہے کہ گدھی کے آگے گذرنے سے نماز نہ ٹوٹی اور یہ ہنوز بالغ نہ ہوئے تھے اسلیے کسی نے انکے آگے گذرنے پر بھی انکار نکیا ﴿الفصل الثاني﴾ صل دوسری ﴿عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئا فان لم يجد فلينصب عصاه فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا ثم لا يضره ما مر امامه رواه ابو داود وابن ماجة﴾ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تم میں سے پس چاہیے کہ رکھے سامنے منھ اپنے کے ایک چیز یعنے ستون یا دیوار یا مانند انکے اور کچھ پس اگر نہ پاوے کچھ پس چاہیے کہ کھڑا کرے عصا اپنا پس اگر نہ ہو ساتھ اسکے عصا پس چاہیے کہ کھینچے خط پھر نہ ضرر کرے گا اسکو وہ کہ گذرے گا آگے اسکے یعنے خشوع نماز میں خلل نہ ڈالے گا روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ٢٠

ف اگر زمین نرم ہووے عصا گاڑدے اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنے رکھدے تاکہ شابہ گاڑدینے کے ہو شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر
رکھدے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضون نے کہا ہے کہ کفایت کرتا ہے اُسکو سترہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین کفایت کرتا اور کفایہ
مین کہا ہے کہ طول مین رکھ لے نہ عرض مین اور خط کھینچنا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہے اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ کے بھی
ساتھ اسکے قائل ہوئے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور نزدیک مالک کے خط معتبر نہین اور شافعی نے بھی قول جدید مین انکار اسکا
کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہے ضعیف اور مضطرب ہے اور خط حائل ہونے مین اعتبار نہین رکھتا اور دور سے معلوم
اور تمیز نہین ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بھی یہی ہے اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہے کہ اولی ہے اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز
بھی رکھتا ہے اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہے اور بعد اُسکے اختلاف کیا ہے وصف خط مین کہ کسطرح کا خط کھینچے بعضون نے لکھا ہے کہ بشکل ہلال
اور بعضون نے لنبا جانب قبلہ کے لکھا ہے اور بعضون نے عرض مین کہ داہنی طرف سے بائین طرف کو لیجاوے اور مختار لنبا ہی خط ہے کذا
فی بعض الشروح **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی
اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَةٍ فَلْیَدْنُ مِنْھَا لَا یَقْطَعِ الشَّیْطٰنُ عَلَیْہِ صَلٰوتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سہل بن
ابی حثمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک ہو اس سے
تا نہ توڑے شیطان اُسپر نماز اُسکی روایت کی یہ ابو داوٗد نے **ف** نزدیک سترہ کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اُسکے کرسکے تا نہ توڑے
شیطان نماز اُسکی یعنے اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسی کے گذرنے کا آگے سے پس شیطان وسوسہ ڈالے گا اور حضور قلب مین فرق
آویگا جب حضور نماز مین نہ ہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اُسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور نزدیک ہونے مین اس آفت سے
بچتا ہے **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَارَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلٰی عُوْدٍ وَّلَا عَمُوْدٍ وَّلَا شَجَرَةٍ
اِلَّا جَعَلَہٗ عَلٰی حَاجِبِہِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ وَلَا یَصْمُدُ لَہٗ صَمْدًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے
کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے مگر کرتے اُسکو
اپنی داہنی بھون پر یا بائین بھون اور نہ قصد کرتے واسطے اُسکے قصد کرنا سیدھا روایت کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی سترہ کو بھون بیچ پیشانی کی
سامنے نہ رکھتے بلکہ داہنی یا بائین بھون کے سامنے کرتے تا مشابہت بت پرستی کے ساتھ نہ ہو **وَعَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ بَادِیَةٍ لَّنَا وَمَعَہٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰی فِیْ صَحْرَاءَ لَیْسَ بَیْنَ یَدَیْہِ سُتْرَةٌ
وَحِمَارَةٌ لَّنَا وَکَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَا بَالٰی بِذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِیِّ نَحْوُہٗ اور روایت ہے فضل بن عباس سے
کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھ اُنکے تھے عباس پس نماز پڑھی جنگل مین کہ نہ تھا آگے
حضرت کے سترہ اور حماری گدھی اور کتیا کھیلتی تھین آگے حضرت کے پس نہ پروا کی اسکی روایت کی یہ ابو داوٗد نے اور واسطے نسائی کے
ہمانند اُسکے **ف** عرب مین رسم تھی کہ چند روز جنگل مین جاکر خیمے کھڑے کرتے تھے اور وہان رہتے تھے اور ہر ایک جماعت کا ایک
جنگل معین ہوتا تھا پس جن دنون مین کہ عباس جنگل مین گئے ہوئے تھے حضرت وہان رونق افزا ہوئے اور اس حدیث سے یہ
معلوم ہوا کہ سترہ کھڑا کرنا نماز کے آگے واجب نہین بلکہ مستحب ہے اگر لوگون کی گذرگاہ مین نماز پڑھتا ہو **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ وَّادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطٰنٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جب تک کہ ہو سکے یعنے اس چیز کو کہ آگے گذری نماز کے یعنے تا خضوع و خشوع نماز کے میں خلل نہ آوے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ عورت اور کتا اور گدھا نماز کو نہیں توڑتے **الفصل الثالث** تیسری فصل **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں سوتی آگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پانوں میرے طرف قبلہ انکے کے یعنی جگہ سجدہ انکے کے ہوتے پس جب سجدہ کرتے ٹھوکتے مجھکو پس سمیٹ لیتی میں پانوں اپنے اور جسوقت کہ کھڑے ہوتے کھولدیتی میں پانوں اپنے کہا حضرت عائشہ نے اور گھر ان دنوں میں نہ تھے انمیں چراغ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گویا یہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نے حضرت کے سجدہ گاہ میں پانوں پھیلانے کا کہ سبب نہ ہونے چراغ کی سجدہ کی جگہ حضرت کی میں پانوں پھیلے رکھتے تھے اور بعد ٹھوکنے کے دوبارہ پھیلا دیتی تھیں پس تھا یہ واسطے تقریر حضرت کے یعنی جائز رکھنے حضرت کے انکو اوپر اس حالت کے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَالَهٗ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَاَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہے واسطے اسکے بیچ گزرنے کے آگے بھائی اپنے کے عرض میں بیچ حالت نماز کے ہووے البتہ کھڑا رہنا سو برس بہتر واسطے اسکے اس قدم سے کہ رکھے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ** قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُّخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَهْوَنَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے کعب احبار سے کہا کہ اگر جانے گذرنیوالا آگے نماز پڑھنے والے کے کہ کیا گناہ ہے اسپر البتہ ہووے دھسایا جانا اسکو بہتر واسطے اسکے گذرنے سے آگے اسکے اور بیچ ایک روایت کے بجائے بہتر کے یہ ہے کہ آسان ہے اسپر روایت کی یہ مالک نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْاَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا بدون سترہ کے پس تحقیق توڑتا ہے نماز اسکی کو گدھا اور سور اور یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہیں یہ چیزیں اس سے کہ گذریں آگے اسکے اوپر قدر پھینکنے پتھر کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جتنی دور پتھر جا کر پڑتا ہے اتنی دور پرے نماز پڑھنے والے کے آگے سے یہ چیزیں کہ مذکور ہوئیں اگر گذر جاویں تو کفایت کرتی ہیں ٹوٹنے نماز سے یعنی قصور نماز میں نہیں آتا اور لکھا ہے علما نے کہ مراد پتھر پھینکنے سے رمی جمار ہے بیچ حج کے یعنی وہ کنکر کہ حج میں نشانوں پر مارتے ہیں مقدار اسکی تین ہاتھ کی لکھی ہے اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل میں گذر چکی ہے کہ مراد نماز کے ٹوٹنے سے کیا ہے

باب صفۃ الصلوٰۃ

یہ باب ہے بیچ بیان صفت نماز کے **ف** یعنی اسمیں اوصاف نماز کے لکھے ہیں کہ کیونکر پڑھنا اور ارکان اور اجزا اسکے کیا ہیں

الفصل الاول

پہلی فصل **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ** اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ

فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے مین پس نماز پڑھی اُس شخص نے یعنے اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کی خوب نکی پھر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ پر ہو سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پھر گیا وہ پس نماز پڑھی یعنے جسطرح کہ پہلے پڑھی تھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرت نے اور تجھ پر ہی سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اُس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اُس بار مین کہ بعد تیسری کے تھی یعنی چوتھی بار مین سکھلاؤ مجھکو اے رسول خدا کے پس فرمایا جس وقت کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے یعنی ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پھر سامنے کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہان تک کہ ٹھہری تو رکوع مین پھر اُٹھا یعنے سر رکوع سے یہانتک کہ سیدھا ہو تو کھڑا پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ پھر اُٹھا تو سر یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کے لیے اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پھر کر یہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام شافعی اور احمد اور ابو یوسف رح نے اوپر فرض ہونے طمانینت کے رکوع اور سجدہ اور قومہ و جلسہ مین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے نہونے سے نفی کی نماز کی اور یہ نشان فرضیت کا ہے کہ ایک فعل بسبب نہونے اُسکے کے منتفی اور باطل ہو جاوے اور طمانینت اُسکو کہتے ہین کہ خاطر جمع سے رکوع وغیرہ مین ٹھہری کہ جوڑ بدن کے اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانینت رکوع اور سجود مین نزدیک ابوحنیفہ اور محمد کے واجب ہے نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہے اور یہ توجیہ اس حدیث کی یون کرتے ہین کہ مراد نہونے نماز سے نہونا کمال اُسکے کا ہے کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کے ساتھ روایت ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی کے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمام کیا تو نے اسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کچھ کہ ناقص کیا تو نے اس سے ناقص کیا تو نے نماز اپنی سے اور یہ نشان وجوب اور سنت کا ہے کہ فعل بغیر اُسکے ناقص اور ناتمام ہوتا ہے پس صلعم نے کہ نماز پھیرنے کو اُس شخص کو اسلیے فرمایا تا نماز بے کراہیت اور نقصان کے ہووے نہ اسلیے کہ باطل اور معدوم تھی اور اگر فرض ہوتی تو اول سے منع کرتے اور اُس سے باز رکھتے اور نہ چھوڑتے اُسکو کہ بغیر فرائض کے نماز ادا کرے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ نرمی کرے جاہل پر مسائل سکھانے مین اور دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے سلام کرنا وقت ملنے کے اگرچہ مکرر ہو اور تھوڑی دیر کے بعد ہو اور دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی خلل لاوے بعضے واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اُسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہین گے کہ نہین نماز پڑھی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنی پہلی اور تیسری رکعت مین دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر اُٹھتی ہین یہ سنت ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم کے نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگے ہوگی و

ح س وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز ساتھ تکبیر کے اور شروع کرتے قراءۃ ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور تھے جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو لیکن درمیان اسکے یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹھ برابر رکھتے اور تھے جس وقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوتے اور تھے جس وقت کہ اٹھاتے سر اپنا سجدے سے نہ سجدہ کرتے یعنے دوسرا یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور تھے پڑھتے بعد ہر دو رکعتوں کے التحیات اور تھے بچھاتے بایان پاؤن اپنا یعنی اور بیٹھتے اُسپر اور کھڑا رکھتے داہنا پانون اپنا اور تھے منع کرتے عقبہ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچھاوے آدمی دونون ہاتھ اپنے بچھانا درندہ کا سا اور تھے ختم کرتے نماز ساتھ سلام کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** شروع کرتے قراءۃ ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے یعنی سارے سورہ فاتحہ پڑھتے اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکے پڑھتے ہونگے جیسے کہ مذہب حنفی ہے اور تھے بچھاتے بایان پانون اور کھڑا رکھتے داہنا پانون اپنا ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت دونون قعدون مین یون ہی بیٹھتے تھے اور یہی ہے قول امام اعظم کا اور بیچ حدیث ابی حمید کے افتراش یعنی پانون بچھانا پہلے قعدہ مین اور تورک یعنی کولی پر بیٹھنا دوسری قعدہ مین بھی آیا ہے اور قول امام شافعی کا بھی یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک دونون قعدون مین تورک ہی ہے اور امام احمد کے نزدیک جس نماز مین کہ دو تشہد ہین بیچ تشہد اخیر اسکے کے تورک ہے اور جسمین ایک ہی تشہد ہے افتراش ہے اور وجہ قول امام ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ بہت حدیثون مین مطلق بچھانا پانون کا واقع ہوا ہے اور آیا ہے کہ سنت تشہد مین یہ ہے اور بیٹھنا حضرت کا تشہد مین اسی طرح تھا بلا قید قعدہ پہلے اور دوسرے کے اور اسطرح کا بیٹھنا کہ ہمنے اختیار کیا ہے دشوار ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ افضل اعمال کے دشوار تکے ہین اور بعضی حدیثون مین قعدہ اخیرہ مین کہ کولی پر بیٹھنا آیا ہے جیسے کہ مذہب شافعی ہے محمول اسپر ہے کہ حضرت حالت ضعف اور کبر سن مین اسطرح بیٹھتے تھے اسلیے کہ قعدہ اخیر مین بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے آسانی کے لیے اسطرح بیٹھتے تھے اور عقبہ شیطان یہ ہے کہ دونون کولی زمین کو لگادے اور دونون پنڈلیان کھڑی کرے اور رکھے دونون ہاتھ زمین پر جیسے کہ کتا بیٹھتا ہے پس اسطرح التحیات مین بیٹھنا ساتھ اتفاق علماء کے مکروہ ہے اور طیبی نے کہا ہے کہ عقبہ شیطان یہ ہے کہ دونون کولے دونون پاشنون پر رکھے یہ معنی ساتھ لفظ عقبہ کے بہت مناسب ہین اور منع کیا یہ کہ بچھاوے مرد دونون پہونچے ہاتھون کے زمین پر یعنے وقت سجدہ کے مانند بچھانے درندون کے یعنی کتے وغیرہ کے اور قید مرد کے اسمین اسلیے ہے کہ عورت کو پہونچے بچھانے ہی چاہئین کہ اسمین ستر خوب ہوتا ہے اور ختم کرنے نماز کو ساتھ سلام کے یہ امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور ہمارے نزدیک واجب **وَعَنْ** اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ

٢ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہا بیچ ایک جماعت کے

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مین خوب یاد رکھنیوالا ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا مین نے انکو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونون ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھون کے پھر جھکاتے پیٹھ اپنی یعنی برابر گردن کے ہو رہے پس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہان تک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونون ہاتھ اپنے زمین پر یعنی مقابل منھ کے بچھاتے اور سمیٹتے یعنی طرف پہلو کے اور سامنے رکھتے انگلیان پانون اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے اوپر بائین پانون اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بایان پانون اپنا اور کھڑا کرتے دوسرا یعنی داہنا اور بیٹھتے کولے اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے ف جب تکبیر کہتے کرتے ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے مذہب شافعی مین یون ہی کرتے ہین اور ہمارے نزدیک مقابل لو کانون کے رکھے کہ یہ بھی آیا ہے حدیثون مین اور بعضی روایتون مین اوپر کی جانب کانون تک بھی آیا ہے پس امام ابو حنیفہ نے متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نے بیچ تطبیق ان روایات کے کہا ہے کہ ہتھیلیان ہاتھ کی مقابل کاندھے کے رہین اور انگوٹھے برابر لو کے اور سر انگلیون کے مقابل اوپر کی جانب کان کے رکھے کہ اسطرح مین عمل سب روایتون پر ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اوقات مختلفہ مین ہون یعنی کبھی کسی طرح اٹھاتے ہون کبھی کسی طرح اور محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھون کے اور کشادہ رکھتے تھے انگلیان اور کہا ہے علما نے کہ انگلیان رکوع مین کشادہ رکھے اور سجود مین ملی ہوئی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کے بطور خود چھوڑے اور سمیٹے انکو یعنی انگلیان اور ہتھیلیان زمین پر رکھے اور پہونچے اور بازو اٹھائے ہوئے الگ پہلو سے رکھے کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو نیچے سے نکل جائے اور اس حدیث مین نہ مذکور ہوا کہ قومہ سے کہ سجدہ مین جاوے پہلے زانو زمین پر رکھے یا ہاتھ دونون طرح درست ہے مگر پہلے زانو رکھنے افضل اور مختار اکثر ائمہ کے ہین ۔ح۔ ❀ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈھون کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونون ہاتھ اسی طرح سے اور کہتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کی اسکی یعنی قبول کی تعریف اسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی ہے حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے یہ بیچ سجدون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے تیرے ہے حمد یعنی جو کوئی کسی کی تعریف کرتا ہے تیری ہی تعریف کرتا ہے کیونکہ پیدا کرنے والا سب کا تو ہی ہے پس تعریف مصنوع کی حقیقت مین صانع ہی کی ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑھنے والا سمع اللہ اور ربنا دونون کہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ تنہا پڑھنے والے کے حق مین ہے اور جماعت مین پڑھتا ہو تو امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونون چیزین کہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام طحاوی نے اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے اسی طرح منقول ہے اور مقتدی فقط ربنا ہی کہے انکے نزدیک بھی اور نہین کرتے تھے سجدون مین یعنی جب سجدون مین جاتے اور سر اٹھاتے سجدون سے تو ہاتھ نہ اٹھاتے مختار شافعیہ کا یہی ہے کہ ان وقتون مین ہاتھ نہ اٹھاوے شافعیہ کے نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہونچا ہے انہین جگہون مین وقت تکبیر تحریمہ کے اور رکوع مین جانے کے وقت اور سر اٹھانے مین رکوع سے سوا ان تین جگہون کے ثابت نہین ہوا ہے کذا فی سفر السعادۃ ۔ح۔ ❀ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ

مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر تھے جسوقت کہ داخل ہوتے نماز میں تکبیر کہتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جسوقت رکوع کرتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جسوقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جب اُٹھتے دو رکعتوں سے اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت نے اسطرح کیا روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا اُذُنَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تکبیر کہتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے اُنکو اپنے کانون کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کرتے مانند اسکے یعنی دونون ہاتھ برابر کانون کے اُٹھاتے اور بیچ ایک روایت کے یون آیا ہو یہان تک کہ برابر کرتے دونون ہاتھون کو اوپر کی جانب کانون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ اٹھانا ہاتھون کا سوا تکبیر تحریمہ کے مختلف فیہ ہو درمیان ہمارے اور شافعیہ کے اور حق یہ ہو کہ حدیثین اور آثار دونون جانب مین موجود ہین پس یا تو یہ ہو کہ کبھی اٹھاتے ہون اور کبھی نہین یا یہ کہ اول اٹھاتے ہون آخر مین منسوخ ہوا دلیلین اب ہاتھ نہ اٹھانے کی ذکر کیجاتی ہین تا حق ظاہر ہوجاتا چاہیے کہ ترمذی نے جامع ترمذی مین دو باب لکھے ہین اول باب رفع یدین کا ہو نزدیک رکوع کے اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہو جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکھا ہو کہ نہین دیکھا گیا ہاتھ اٹھانا مگر نزدیک شروع نماز کے اس باب مین حدیث علقمہ کی عبد اللہ بن مسعود رض سے لایا ہو کہ ابن مسعود نے اپنے یارون سے فرمایا کہ ادا کی مین نے ساتھ تمہارے نماز رسول خدا صلعم کی پس ادا کی ابن مسعود نے نماز اور نہ اٹھائے دونون ہاتھ اپنے مگر اول بار اور اسی باب مین کہا کہ براء بن عازب سے بھی یون ہی آیا ہو اور کہا ترمذی نے کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہو اور ساتھ اسکے قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہو اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی ابی داؤد اور نسائی سے اور حدیث براء بن عازب کو بھی ابی داؤد سے لایا ہو کہ کہا ابن مسعود نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلعم کو کہ جب نماز شروع کرتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دونون کندھون کے نزدیک تک پھر نہ عود کرتے اور ایک روایت مین ہو کہ پھر نہ اٹھاتے اُن دونون کو یہان تک کہ فارغ ہوتے نماز سے اور ابو داؤد نے جو کہا ہو کہ یہ حدیث صحیح نہین ہو احتمال رکھتا ہو کہ مراد صحیح ہونا ساتھ اس طریق خاص کے ہووے پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کے اور احتمال رکھتا ہو کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووے موافق اسکے کہ ترمذی نے کہا ہو اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کے ہو جیسے کہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نے بیچ موطا اپنی کے بعد از روایت کرنے حدیث ابن عمر کے کہ بیچ رفع یدین کے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اٹھانے کے رکوع سے آئی ہو کہا ہو کہ سنت یہ ہو کہ تکبیر کہے ہر جھکنے اور اٹھنے مین لیکن رفع یدین سوا ابتداء نماز کے ایکبار سے زیادہ نہو اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہو اور بیچ اسکے آثار بہت آئے ہین بعد اسکے عاصم بن کلیب جرمی سے کہ اُنہے روایت کی اپنے باپ سے کہ وہ تابعین حضرت علی کے سے ہو ساتھ تعدد روایات کے لایا ہو کہ حضرت علی رضہ رفع یدین سوا تکبیر اول کے نکرتے تھے اور عبد العزیز بن حکیم سے لایا ہو کہ کہا دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ اٹھاتے تھے ہاتھ بیچ اول تکبیر افتتاح کے اور نہین اٹھاتے تھے سوا اسکے اور مجاہد سے روایت کی ہو کہ کہا انہون نے پڑھی مین نے نماز پیچھے ابن عمر کے پس ہاتھ اٹھاتے تھے مگر تکبیر اولی مین اور اسود نے روایت کی ہو کہ دیکھا مین نے عمر بن الخطابؓ کو کہ نہین اٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر رض کہ نہایت قرب حضرت سے رکھتے تھے جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچھ کہ خلاف اسکے نقل کرین اولی اور لائق

ساتھ قبول کے ہو اور شرح ابن ہمام میں لایا ہے حدیث دار قطنی سے اور ابن عدی سے کہ نقل کی محمد بن جابر سے اُسنے حماد بن ابی سلیمان سے اُسنے ابراہیم
اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہ کہا اور کہا میں نے نماز ساتھ رسول خدا صلعم کے اور ابی بکر و عمر رضہ کے پس نہ اُٹھائے اُنھوں نے ہاتھ اپنے مگر
نزدیک شروع نماز کے اور منقول ہے کہ جمع ہوئے امام ابو حنیفہ ساتھ اوزاعی کے مکہ میں بیچ دار الحناطین کے پس کہا اوزاعی نے کیوں نہیں ہاتھ
اُٹھاتے ہو تم نزدیک رکوع کے اور سر اُٹھانے کے رکوع سے امام ابو حنیفہ نے کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہیں پہونچا رسول خدا صلعم سے اس
باب میں کچھ پس کہا اوزاعی نے کہ حدیث کی مجکو زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اُٹھاتے تھے ہاتھ جسوقت کہ شروع کرتے تھے نماز
اور نزدیک رکوع کے اور سر اُٹھانے کے اُس سے پس کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی مجکو حماد نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے کہ دونوں نے نقل کی
عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر نہ عود کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اس سے
اوزاعی نے کہا میں روایت کرتا ہوں زہری سے کہ اُسنے نقل کی سالم سے اُسنے ابن عمر سے اور تو اُسکے مقابلہ میں روایت کرتا ہے حماد سے کہ اُسنے نقل کی
ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے یعنی یہ اسناد تیری ساتھ اس اسناد میری کے کہ عالی ہے کہاں پہونچتی ہے پس ابو حنیفہ نے کہا حماد فقیہ تر ہے زہری سے
اور ابراہیم فقیہ تر ہے سالم سے اور علقمہ کم ابن عمر سے نہیں فقہ میں اگرچہ ابن عمر ساتھ فضیلت صحبت حضرت صلعم کے مخصوص ہے اور اسود کو بھی بہت فضیلت
ہے اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی ہیں یعنی اُنکی کیا تعریف کیجاوے کہ درجہ اُنکا بیچ فقہ کے اور قرب کے ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مشہور ہے پس اوزاعی نے ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونے اسناد کے اور ابو حنیفہ نے بسبب فقیہ ہونے راویوں کے اور مذہب اُنکا یہی ہے
کہ راویوں فقیہ کو ترجیح دیتے ہیں غیر فقیہوں پر جیسے کہ اصول فقہ میں لکھا گیا ہے اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کے کہا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے
کہ دیکھا اُنھوں نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا مسجد حرام میں اور اُٹھاتا تھا دونوں ہاتھ اپنے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اُٹھانے کے
رکوع سے پس کہا ابن زبیر نے کہ ایسا مت کر یہ ایک چیز ہے کہ کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اُسکے ترک کیا یعنی یہ حکم اوائل میں تھا
پھر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رضہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے ہمنے بھی اُٹھائے اور حضرت صلعم نے ترک کیے ہمنے بھی ترک کیے
اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ کہا عشرہ مبشرہ نہیں اُٹھاتے تھے ہاتھ مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے اور جو مجاہد نے ابن عمر رضہ سے کہ حدیث
رفع یدین کے نزدیک شافعی کے اُس سے روایت کیگئی ہے عمل برخلاف اُسکے روایت کیا کہ کہا سا رہا میں پیچھے ابن عمر رضہ کے نماز ادا کی میں نے اور
ہر گز نہ دیکھا میں نے کہ رفع یدین کیا ہو نزدیک شروع کرنے نماز کے عمل ساتھ اس حدیث کے ساقط ہوگا اس لیے کہ مقرر ہوا ہے اصول حدیث میں
کہ جو راوی برخلاف روایت کے عمل کرے عمل ساتھ اُس روایت کے ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتھ اُٹھانے اور
نہ اُٹھانے کے دونوں کے ثابت ہیں اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی خصوصاً ابن مسعود اور تابعین اُنکے بیچ جانب نہ ہاتھ اُٹھانے کے ہیں محمل اُنکا
سوائے اسکے نہ ہووے کہ کہیں ہم اوقات مختلفہ میں دونوں فعل آنحضرت صلعم سے وجود میں آئے اور جو علم فقہ ابو حنیفہ کا اور اسناد اُنکی منتہی
طرف ابن مسعود اور تابعین اُنکے ہے اور طریقہ اُنکا عدم رفع کا ہے پس ابو حنیفہ نے بھی وہی اختیار کیا ہم آپ اس عقیدہ پر ہیں اور علماء
مذہب ہمارے کے ساتھ اسقدر کے اکتفا نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حکم ہاتھ اُٹھانے کا منسوخ ہے اس لیے کہ جب ابن عمر کو کہ راوی حدیث
رفع یدین کے ہیں دیکھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل خلاف اُسکے کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہے باوجود کثرت روایات
اور احادیث کے اس باب میں واللہ اعلم انتہی یہ خلاصہ شرح سفر السعادت کا ہے جو کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے تصنیف کی ہے
جسکو تفصیل اس مقام کو دیکھنا منظور ہو اُسمیں دیکھے اور حاصل اُنکی تحقیق کا یہ ہے کہ اُنکے نزدیک ہاتھ اُٹھانے اور

نہ اٹھانے دونوں سنت ہیں لیکن نہ اٹھانا ہاتھوں کا اولی اور ارجح ہے اور علمائے حنفیہ نے کہا ہے کہ ہاتھ اٹھانے منسوخ ہوگئے واللہ اعلم ۔ **وعنہ**
اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انہیں مالک سے کہ تحقیق انہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جس وقت ہوتے بیچ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کھڑے ہوتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھتے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی پہلی رکعت میں اور تیسری رکعت میں بعد سر اٹھانے کے بعد دوسرے بیٹھتے تھے بعد اسکے اٹھتے تھے اسکو جلسہ استراحت کا کہتے ہیں کہ شافعیہ کے نزدیک سنت ہے اور کیفیت اسکی مثل کیفیت بیٹھنے کے ہے پہلے قعدہ میں اور بعد بیٹھنے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کے تکیہ زمین پر کرکے اٹھتے ہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے ساتھ روایت مختار کے یہ بسبب عذر کبرسن وغیرہ کے تھا پس جسکو حاجت اسکی ہو اسکے حق میں سنت نہیں اور سند امام شافعی کی یہی حدیث ہے اور دلیل ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہے کہ ترمذی بھی لایا ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے اوپر پشت قدموں کے یعنی بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور اگرچہ بعض طرق اس حدیث کے ضعیف ہیں ولیکن صحیح الاصل ہیں کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سے لایا ہے کہ وہ اٹھتے تھے نماز میں اوپر پشت قدموں اپنے کے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سے بھی اسی طرح لایا ہے اور نعمان ابن ابی عیاش سے لایا ہے کہ پایا میں نے بہت صحابہ کو کہ جب سر اٹھاتے تھے دوسرے سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کے سے اٹھتے تھے جیسے کہ ہوتے تھے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور اور اخبار اور آثار اس باب میں بہت ہیں اور بعض حدیثیں کہ خلاف انکے آئی ہیں محمول اوپر کبرسن اور ضرورت کے ہیں ۔ **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ
رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَکَبَّرَ وَرَکَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ یَدَیْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ تحقیق اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے اسوقت کہ داخل ہوئے نماز میں تکبیر کہی پھر ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے اپنے میں پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائیں ہاتھ پر پھر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کریں نکالے دونوں ہاتھ اپنے کپڑے سے پھر اٹھایا انکو اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ پھر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونوں ہاتھوں اپنے کے روایت کی یہ مسلم نے ف ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے میں ظاہر یہ ہے کہ چادر میں ڈھانک لیے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ آستین میں ہاتھ چھپائے لکھا ہے علما نے کہ یہ شاید بسبب شدت جاڑے کے تھا اور رکھنا داہنے ہاتھ کا بائیں پر متفق علیہ ہے درمیان اماموں کے مگر امام مالک کے نزدیک چھوڑے رکھنا ہاتھوں کا ہے اور جائز ہے باندھنا بھی لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ رکھے اور امام شافعی کے نزدیک برابر سینہ کے یعنی ناف سے اوپر اور حدیثیں دونوں جانب میں آئی ہیں اور لکھا ہے علمانے کہ امر اس باب میں واسع ہے جو چاہے کرے درست ہے اور ناف کے نیچے رکھنا ہاتھوں کا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہیں ہوا ہے اور تعیین نہیں یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہیں بلکہ دونوں طرح آیا ہے پس جبکہ ایسا تھا امام ابوحنیفہ نے جو جگہ کہ مقرر اور متعارف ہے صورت ادب کی ہے اختیار کیا کہ وہ ناف کے نیچے رکھنا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کو وقت تکبیر کہنے کے اور اٹھانے کے کپڑے سے نکال لیوے ۔ **وعن**
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِهِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا تھے لوگ حکم کیے جاتے یہ کہ رکھے آدمی ہاتھ داہنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے نماز میں روایت کی یہ بخاری نے ف اس میں اشارہ ہے اسپر کہ لائق ہے کھڑے ہونے والے کو آگے جبار کے کہ ادب کو ہاتھ سے نہ دے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر رکھے اور سر جھکا رکھے

جیسے کہ بادشاہوں کے آگے کھڑے ہوتے ہیں ۔ ر س ۔ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے کھڑے ہونے کا طرف نماز کے تکبیر کہتے یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ رکوع کرتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے پھر کہتے کھڑے ہوئے اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے سب تعریف پھر تکبیر کہتے جسوقت جھکتے یعنی سجدہ کیلیے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا یعنی سجدے سے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا پھر کرتے بیچ تمام نماز اپنی کے یہاں تک کہ پورا کرتے اسکو اور تکبیر کہتے اسوقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر پیچھے بیٹھنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث میں فقط ذکر تکبیرات کا ہے اور ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ۔ ح ۔ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر نمازوں میں وہ نماز ہے کہ اسمیں دراز ہو قیام روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں قیام طویل افضل ہے اس لیے کہ اسمیں مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہے اور علما نے اختلاف کیا ہے کہ قیام نماز میں افضل ہے یا سجود اور یہ حدیث سند اس جماعت کی ہے کہ کہتے ہیں قیام افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ قیام میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور قرآن افضل ہے تسبیح سے مذہب حنفیہ بھی یہی ہے ۔ ح ۔

الفصل الثاني فصل دوسری

عن اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَءُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ وَلَا يُصَبِّيْ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ

وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ حُمَیْدٍ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ کَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَیْهِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَیْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْکَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰی یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ وَوَضَعَ کَفَّیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَفَرَّجَ بَیْنَ فَخِذَیْهِ غَیْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَخِذَیْهِ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ کَفَّهُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِهِ الْیُمْنٰی وَکَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِهِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ یَعْنِی السَّبَّابَةَ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ وَاِذَا قَعَدَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَاِذَا کَانَ فِی الرَّابِعَةِ اَفْضٰی بِوَرِکِهِ الْیُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَیْهِ مِنْ نَاحِیَةٍ وَّاحِدَةٍ

روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ دس شخصوں کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ میں خوب جانتا ہوں تم سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیوں نے پس بیان کرو کہا ابی حمید نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے انکو مونڈھوں اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قران پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر اٹھاتے اُن دونوں کو مونڈھوں اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر پھر سیدھی کرتے کمر پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی پیٹھ اور سر ہموار رکھتے اور پھر اٹھاتے سر اپنا پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے دونوں مونڈھوں اپنے کے درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر کہتے اللہ اکبر پھر جھکتے طرف زمین کے سجدے کے لیے پس دور رکھتے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں اپنے سے اور موڑتے انگلیاں پانوں اپنے کے یعنی اسطرح پر انگلیوں کے قبلہ کی طرف ہوتے پھر اٹھاتے سر اپنا سجدے سے اور موڑتے بایاں پانوں اپنا یعنی بچھاتے پس بیٹھتے اسپر پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ پھرتی یعنی ہوجاتی ہر ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کے درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہ تاکید ہے لفظ معتدل کی پھر سجدہ کرتے یعنی تکبیر کہتے ہوئے پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے اور موڑتے بایاں پانوں اپنا پھر بیٹھتے اسپر یعنی جلسہ استراحت کرتے پھر اعتدال کرتے یعنی ٹھہرتے خاطر جمع سے یہاں تک کہ پھر آتی ہر ہڈی ٹھکانے اپنے پر پھر کھڑے ہوتے پھر کرتے دوسری رکعت میں مانند اسکے یعنی سوائے سبحانک اللھم اور اعوذ کے شروع رکعت میں پھر جسوقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر یعنی بعد تشہد کے اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک جیسے کہ تکبیر کہتے تھے نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر کرتے اسی طرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہاں تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اسکے ہے سلام یعنی اخیر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اسکے بعد تشہد اور سلام ہے نکالتے بایاں پانوں اپنا اور بیٹھتے کولے پر اوپر بائیں جانب اپنی کے پھر سلام پھیرتے کہا اُن دس صحابیوں نے کہ سچ کہا تو نے اسی طرح تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے معنی اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے حدیث ابو حمید کی سے یہ آیا ہے کہ پھر رکوع کیا پھر رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونوں زانوؤں اپنے کے گویا کہ پکڑے ہوئے ہیں انکو اور مانند چلے کے کیا دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی دور کیا کہنیوں کو پہلوؤں سے گویا کہ کہنیاں مشابہ چلے کے ہوئیں اور پہلو مشابہ کمان کے جیسے کہ آگے کہا پس دور رکھا کہنیوں کو دونوں پہلوؤں اپنے سے اور کہا راوی نے پھر سجدہ کیا پس ٹھہرایا ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور یکسو کیا دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی کہنیوں کو پہلوؤں اپنے سے اور رکھے دونوں ہاتھ اپنے برابر مونڈھوں اپنے کے اور کشادگی کی درمیان دونوں زانوؤں اپنے کے نہ لگانے والے تھے پیٹ اپنے کو کسی چیز پر رانوں اپنی سے

یہانتک کہ فارغ ہوگئے سجدون سے پھر بیٹھے پھر بچھایا بایان پانون اپنا اور متوجہ کی پشت داہنے پانون اپنے کو قبلہ کی طرف اور رکھا داہنا ہاتھ
اوپر گھٹنے داہنے کے اور بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین گھٹنے کے اور شارت کی ساتھ انگلی اپنی کے یعنی سبابہ کے اوریچ اور روایت ابی داؤد کے
یون ہو اور جسوقت کہ بیٹھتے بیچ دو رکعتون کے بیٹھتے اوپر تلوے پانون بائین اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پانون اپنا اور جسوقت کہ ہوتے بیچ
چوتھی رکعت کے لگاتے بایان کولا طرف زمین کے اور نکالتے دونون پانون اپنے ایک طرف مین خوب جانتا ہون تم سے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق واقع کے واسطے ایک مصلحت کے کرے بغیر نفسانیت کے
تو درست ہو اور پھر تکبیر کہتے اس سے صریح معلوم ہوتا ہو کہ تکبیر تحریمہ پیچھے ہاتھ اُٹھانے کے کہتے تھے جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہو اور پس ٹھہرایا
ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ ساتھ ناک اور پیشانی کے دونون کے کرنا چاہیے کہ آنحضرت اسپر مواظبت کرتے تھے اور اور
حدیثین بھی موافق اسی کے ہین اور پورا سجدہ ہوتا ہو ساتھ رکھنے پیشانی اور ناک کے اگر ایک کو ان دونون مین سے رکھا بسبب عذر کے مکروہ
نہین اور اگر بغیر عذر کے ایک کو رکھا پس اگر پیشانی رکھی زمین پر اور ناک نہ رکھی تو جائز ہو اجماعاً لیکن مکروہ ہو اور اگر اسکے بالعکس کیا
یعنی ناک رکھی اور پیشانی نہ رکھی پس جائز ہو بکراہت نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز وعلیہ الفتوی اور اشارہ کیا ساتھ
انگلی کے یعنی سبابہ کے سبابہ کہتے ہین شہادت کی انگلی کو یہ نام ایام جاہلیت کا ہو کہ عرب وقت گالی دینے کے اس انگلی کو اٹھاتے تھے
اس لیے اسکو سبابہ کہتے تھے کہ سب کے معنی گالی کے ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کے اسکو اٹھاتے ہین پس
اُس حضرت نے اشارہ کیا وقت پڑھنے کلمہ شہادت کے التحیات مین کہ وقت کہنے نفی کے یعنی اشہد ان لا الہ کے انگلی اٹھائی اور وقت اثبات کے
یعنی الا اللہ کہنے پر رکھ دی ہو ح س فتاوی عالمگیری ٭ **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ
رِوَايَةٍ لَّهٗ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اور روایت ہو وائل بن حجر سے یہ کہ دیکھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت کہ
کھڑے ہوئے طرف نماز کے اٹھائے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ ہوگئے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے اور اٹھائے انگوٹھے اپنے برابر
کانون اپنے کے پھر تکبیر کہی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یہ ہو کہ اٹھاتے تھے انگوٹھے اپنے کانون کی لون تک
ف یہ حدیث بھی موافق مذہب ابی حنیفہ کے ہو کہ تکبیر کہتے تھے پیچھے ہاتھ اٹھانے کے اور انگوٹھے کانون کی لون تک اٹھاتے تھے ہو ح ٭
وعن قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ
بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو قبیصہ بن ہلب سے کہ وہ روایت کرتے ہین باپ اپنے سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پس پکڑتے بایان ہاتھ اپنا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی قیام مین روایت کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے **وعن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا
رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ
وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى

خِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ

اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑھی مسجد میں پھر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑھ نماز اپنی اسواسطے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی پس کہا اُسنے سکھلا تو مجکو اے رسول اللہ کے کسطرح پڑھوں میں نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلے کے پس اللہ اکبر کہو پھر پڑھ سورۂ فاتحہ اور جو کچھ چاہا اللہ نے یہ کہ پڑھے تو یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ جو چاہے پڑھ پس جسوقت کہ رکوع کرے پس رکھ اپنے ہاتھوں کو اپنے زانوؤں پر اور ٹھہر تو رکوع اپنے میں اور پھیلا اور برابر رکھ پیٹھ اپنی کو پس جسوقت اُٹھاوے تو سر اپنا پس سیدھی کر پیٹھ اپنی اور اُٹھا سر اپنا یعنی سیدھا کھڑا ہو یہاں تک کہ پھر آویں ہڈیاں طرف اپنے جوڑوں کے پس جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹھہر واسطے سجدے کے پس جسوقت اُٹھائے تو سر اپنا پس بیٹھ اوپر بائیں ران اپنی کے پھر کر بیچ ہر رکوع اور سجدے کے یہاں تک کہ اطمینان کرے تو یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ میں یہ لفظ ہیں مصابیح کے اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ساتھ تھوڑی تغیر کے اور روایت کئے ترمذی اور نسائی نے معنی اسکے اور ایک روایت ترمذی کی میں یوں آیا ہے کہ کہا جسوقت چاہے تو کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نے ساتھ اسکے پھر کلمہ شہادت پڑھ یعنی جیسا کہ وضو کے بعد پڑھنا آیا ہے کہ بڑی فضیلت رکھتا ہے یا معنی تشہد کے یہ ہیں کہ اذان کہہ پھر اچھی طرح نماز ادا کر یا اقم کے یہ معنی ہیں کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتھ تیرے قرآن یعنی یاد ہو پس پڑھ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الٰہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر ف اس سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر بجائے قرآن کے پڑھے جیسے کہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کے آنے کے وقت تک فرض ہے یاد کرنا قرآن کا یعنی اسقدر کہ نماز میں پڑھنا فرض ہے اور اس عرصہ میں اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے ۰ صح ۰

وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے فضل بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہے التحیات ہے بیچ ہر دو رکعت کے اور خشوع ہے اور عاجزی ہے اور ظاہر کرنا فروتنی کا ہے پھر اُٹھا تو دونوں ہاتھ اپنے کہا فضل نے بیچ تفسیر لفظ ثم تقنع یدیک کے یہ کہتے تھے حضرت اور مراد رکھتے تھے اس قول سے یہ کہ بلند کر تو انکو طرف پروردگار اپنے کے سامنے کرنے والا ہے ہتھیلیاں دونوں ہاتھوں کی منہ اپنے کے یعنی جیسے کہ ادب دعا کا ہے اور کہہ تو اے رب میرے اے رب میرے اور جس شخص نے نہ کیا یہ یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اسکی ایسی اور ایسی ہے یعنی ناقص ہے اور ایک روایت میں یوں ہے پس وہ ناقص ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف نماز دو دو رکعت ہے یعنی نماز نفل میں افضل یہ ہے کہ دو دو رکعت پڑھے خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نے اسی پر عمل کیا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک چار چار رکعت افضل ہیں رات میں بھی اور دن میں بھی اور صاحبین کے نزدیک رات میں دو دو اور دن میں چار چار رکعت افضل ہیں دلیل امام شافعی کی تو یہی حدیث ہے اور صاحبین نے قیاس کیا ہے تراویح پر اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ صحت کو پہونچا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بعد عشا کے چار رکعت پڑھتے تھے اور نماز چاشت میں بھی چار رکعت پڑھنی آئی ہیں اور یہ بھی ہو کہ چار رکعت میں مشقت زیادہ ہوتی ہے بسبب دیر تک بیٹھنے تحریمہ کے اور جس عبادت میں مشقت زیادہ ہوتی ہے افضل ہوتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہے مراد اس سے یہ ہے کہ نماز نفل طاق نہیں بلکہ اولیٰ وجہ دو رکعتیں ہیں اور خشوع ہے یعنی عاجزی کرنی ہے باطن میں اور تضرع عاجزی کرنی ظاہر میں ۔ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سعيد بن الحارث بن المعلى قال صلى لنا ابو سعيد الخدري فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين سجد وحين رفع من الركعتين وقال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري روایت ہے سعید بن حارث بن معلی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو ابو سعید خدری نے پس پکار کر کہی تکبیر اُس وقت کہ اُٹھایا سر اپنا سجدے سے اور جس وقت کہ سجدہ کیا اور اُس وقت کہ اُٹھے دو رکعت پڑھ کر اور کہا اسی طرح دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری نے ف مقصود یہ ہے کہ امام سب تکبیریں پکار کر کہے اور خاص یہی چند تکبیریں اتفاقاً بیان کیں شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اس لیے یہی بیان کیں اور پہلی روایت میں گنتی تکبیرات کا بھی آیا ہے کہ کہا بیمار رہتے یا غائب ہوئے ابوہریرہ پس اوائی نماز ابو سعید نے پس پکار کر کہیں تکبیرات وقت شروع نماز کے اور رکوع کے بیان کی ساری حدیث ۔ ح

وعن عكرمة قال صليت خلف شيخ بمكة فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس انه احمق فقال ثكلتك امك سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ایک بوڑھے کے یعنی ابوہریرہ کے مکہ میں پس کہیں بائیس تکبیریں پس کہا میں نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہے پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجھکو ماں تیری یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے روایت کی یہ بخاری نے ف یہ بائیس تکبیریں چار رکعتوں میں ہوتی ہیں مع تکبیر تحریمہ کے اور مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیریں پکار کر کہنی چھوڑ دی تھیں اس لیے عکرمہ نے ابوہریرہ کے پکار کر تکبیریں کہنے پر تعجب کیا ۔ ح

وعن علي بن الحسين مرسلا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الصلوة كلما خفض ورفع فلم تزل تلك صلوته صلى الله عليه وسلم حتى لقي الله رواه مالك اور روایت ہے علی بن حسین سے بطریق ارسال کے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز میں جب جھکتے یعنی رکوع سجدہ میں اور اُٹھتے یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کے پس ہمیشہ رہی یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے یعنی وفات پائی روایت کی یہ مالک نے

وعن علقمة قال قال لنا ابن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ولم يرفع يديه الا مرة واحدة مع تكبيرة الافتتاح رواه الترمذي وابو داود والنسائي وقال ابو داود ليس هو بصحيح على هذا المعنى اور روایت ہے علقمہ سے کہا کہا واسطے ہمارے ابن مسعود نے کیا نہ پڑھاؤں میں تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی اور نہ اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے مگر ایکبار ساتھ تکبیر شروع کرنے نماز کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا ابو داؤد نے یہ صحیح نہیں اوپر اس معنوں کے ف ترمذی نے دو باب لکھے ہیں اول تو رفع یدین میں اور دوسرا باب عدم رفع یدین میں اور اس دوسرے باب میں یہ حدیث لایا ہے اور کہا کہ اس مقدمہ میں براء بن عازب سے بھی حدیث آئی ہے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتھ اسکے قائل ہیں بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہے لیکن ہاں عبداللہ بن مبارک سے پہلے باب میں نقل کیا ہے کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہے اور ابن مسعود کی حدیث

اقرار کرتا ہوں اوپر میری درگاہ میں بخشو یعنی معاف کر پس بخش واسطے میرے گناہ میرے سارے اس لیے کہ نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو اور راہ دکھا مجکو واسطے بہترین اخلاق کے راہ نہیں دکھاتا واسطے بہترین خلقوں کے کوئی مگر تو اور پھیر مجھسے اخلاق بد نہیں پھیرتا مجھسے اخلاق بد مگر تو حاضر ہوں خدمت تیری میں اور حکم بجا لانے تیرے میں اور خیر تمام بیچ ہاتھ تیرے کے ہے اور برائی نہیں نسبت کیجاتی طرف تیرے میں قائم ہوں ساتھ قوت تیری کے اور رجوع تیری طرف رکھتا ہوں بابرکت ہے تو اور بلند ہے تو یعنی عقل کسی کی کنہ ذات اور صفات تیری کو نہیں پہونچی بخشش مانگتا ہوں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیرے اور جسوقت کہ رکوع کرتے حضرت کہتے یا الٰہی واسطے تیرے رکوع کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور واسطے تیرے اسلام لایا میں عاجزی کی واسطے تیرے شنوائی میری نے اور بینائی میری نے اور گودے میرے نے اور ہڈی میری نے اور پٹھے میرے نے پس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کہتے یا الٰہی اے رب ہمارے تیرے ہی لئے حمد ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرائی اُس چیز کے کہ درمیان انکے ہے اور بھرائی اُس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیدا کرنا بعد اسکے یعنی بعد آسمان اور زمین وغیرہ کے اور معدوم چیزیں جو پیدا کرنی چاہے اور جسوقت کہ سجدہ کرتے کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سجدہ کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تیرے ہی لیے اسلام لایا میں سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اسکے کہ پیدا کیا اسکو اور صورت دی اسکو اور کھولے کان اسکے اور آنکھیں اسکی بہت بابرکت ہے اللہ نیک ترین پیدا کرنے والا پھر ہوتی آخر اُس چیز کی کہ کہتے درمیان التحیات اور سلام کے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے میں نے اور جو پیچھے کیے میں نے اور جو پوشیدہ کیے میں نے اور جو ظاہر کیے میں نے اور جو کہ زیادتی کی میں نے یعنی اعمال میں اور خرچ کرنے مال میں اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہے انکو مجھسے تو ہی آگے کرنے والا جسکو چاہے بندوں میں سے قدر اور عزت میں اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہیں کوئی معبود مگر تو روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ والشر لیس الیک کے یوں آیا ہے اور شر منسوب نہیں طرف تیرے اور ہدایت کیا گیا وہ ہے کہ جسکو ہدایت کیا تو نے میں قائم ہوں ساتھ قوت تیری کے اور رجوع طرف تیرے رکھتا ہوں نہیں نجات تجھسے اور نہیں پناہ مگر طرف تیرے بابرکت ہے تو ف اور برائی نہیں نسبت کیجاتی طرف تیرے یعنی ازراہ ادب اور تعظیم کے اگرچہ سب تیرے ہی پیدائش سے ہے اور حقیقت میں بیچ پیدا کرنے کے برائی نہیں ہے کہ خوب جانتا ہے تو ہر چیز کے پیدا کرنے میں حکمتیں بیچ برائی اگر ہے تو مخلوقات میں ہے جیسے کہ فرمایا من شر ما خلق یعنی پناہ مانگتا ہوں برائی مخلوق کی سے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی الشر لیس الیک کے یہ ہیں کہ شر نہیں نزدیک کرنے والی طرف تیرے کہ اُس سے تیری درگاہ میں نزدیکی حاصل کیجاوے یا شر نہیں چڑھتی طرف تیرے یعنی مقبول نہیں ہوتے جیسے کہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اسکی طرف چڑھتی ہیں باتیں پاکیزہ ۔ ح ۔

وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال الله اکبر الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوته قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بها فانه لم یقل باسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتها فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونها ایهم یرفعها ۔ رواه مسلم

اور روایت ہے انس سے یہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف میں اور تحقیق چڑھا تھا اسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ برکت کیگئی اسمیں پس جب ادا کر چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم میں سے کہنے والا تھا ان کلموں کو پس چپ رہی قوم یعنی جو کہ حاضر تھے بلحاظ اسکے کہ شاید ہمسے خطا ہوئی کہ اسکے سبب سے خطاب و عتاب کئے گئے پھر فرمایا حضرت صلعم نے کون تم میں سے کہنے والا ان کلموں کو پس چپ رہی قوم پھر فرمایا حضرت صلعم نے کون تم میں سے کہنے والا ان

کلمون کو پس تحقیق اُسنے نہین کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ آیا تھا مین اور تحقیق چڑھ گیا تھا دم میرا پس کہے مین نے یہ کلمات پس فرمایا حضرت نے تحقیق دیکھے مین نے بارہ فرشتے جلدی کرتے تھے اِن کلمون کو کہ کونسا اُنمین سے اُٹھا کر لیجاوے اُنکو یعنی جناب الٰہی مین روایت کی یہ مسلم نے **ف** اُس شخص نے جو ذکر دم چڑھنے کا کیا بیان واقع تھا الا یہ کہ غرض اِن کلمات کا اور عذر کرنے کے تئیں اُس سے وصل نہین رکھتا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز کہتے پاک ہو تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری کے اور برکت ہو نام تیرا اور بلند ہو بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت حارثہ کی سے اور تحقیق کلام کیا گیا ہو بیچ اُسکے بسبب حفظ اُسکے کے **ف** طیبی رح شافعی نے لکھا ہو کہ یہ حدیث حسن مشہور ہو عمل کیا ہو اِس پر خلفاء راشدین سے عمر بن الخطاب نے اور یہ حدیث مسلم مین بھی ہو انتہی اور بہت سی تقریر اِس حدیث کی تقویت مین کی ہو جو جا ہو اسمین دیکھ لے

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَّفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ اور روایت ہو جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق اُنھون نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے نماز کہتے تھے یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے اللہ بہت بڑا ہو بڑا ہو اللہ بہت بڑا ہو بڑا ہو اللہ بہت بڑا ہو بڑا ہو اور تعریف ہو واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہو واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہو واسطے اللہ کے بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کو بھی تین بار پڑھے مثل پہلے کلمات کے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیطان سے تکبر اُسکے سے اور شعرون اُسکے سے اور وسوسے اُسکے سے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اُسکے کے من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمر رض نے نفخ شیطان کا کبر ہو اور نفث اوسکا بیتین ہین اور ہمز اُسکا جنون **ف** مراد نفخ شیطان سے تکبر اور خود پسندی ہو کہ اُسمین آدمی کو ڈالتا ہو یعنی تکبر کرواتا ہو اور اُسکو اُسکی نظر مین اچھا کر کر دکھاتا ہو گویا کہ تکبر اُسمین پھونکتا ہو اور مراد نفث سے کہ بمعنی دم کرنے کے ہو سحر رکھا ہو کہ شیطان آدمی پر کرتا ہو یا اُس سے کرواتا ہو اور یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سے عورتین سحر کرنیوالیان ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد نفث سے شعر بد مضمون ہین کہ آدمی کے جی مین ڈالتا ہو اور اُسکے منہہ سے نکلواتا ہو مانند برے منترون کے اور اُن شعرون کے کہ جنمین ہجو مسلمانون کی اور الفاظ کفر اور فسق کے ہون اور مراد ہمز سے غیبت اور طعن کرنا اور بعضون نے کہا کہ مراد ہمز شیطان سے وسوسہ اُسکا مراد ہو جیسے کہ ہمزات سے اس آیۃ مین اعوذ بک من ہمزات الشیاطین وسوسے اُسکے مراد رکھے ہین اور یہ معنی جب مراد ہونگے

کہ معنی ذکر کیے گئے متن حدیث مین حضرت عمر رضہ سے ثابت نہون اور قول کسی راوی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمر رضہ سے صحت کو
پہونچیگی تو مراد وہی معنی ہونگے نہ اور کچھ ؔص ✤ وعن سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ اذا فرغ من قراءۃ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فصدقہ ابی بن کعب رواہ
ابوداود وروی الترمذی وابن ماجۃ والدارمی نحوہ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ تحقیق اُسنے یاد رکھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یعنی چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہتے اور دوسرا چپ رہنا جسوقت کہ فارغ ہوتے پڑھنے
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے سے پس سچا کیا اسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے مانند اسکے ف پہلے سکتے سے مراد نہ پکار کر پڑھنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی درمیان سب علماء کے واسطے پڑھنے
دعاء استفتاح کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھین اور منازعت امام کے ساتھ لازم نہ آوے
کہ وہ ممنوع ہی اور مذہب حنفیہ اور مالکیہ مین یہ سکتہ مکروہ ہی ؔح ✤ وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا نھض من الرکعۃ الثانیۃ استفتح القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین ولم یسکت ھکذا فی صحیح مسلم وذکر
الحمیدی فی افرادہ وکذا صاحب الجامع عن مسلم وحدہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے دوسری رکعت پڑھکر شروع کرتے پڑھنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ چپ رہتے ایسا ہی
صحیح مسلم مین ہی اور ذکر کیا اسکو حمیدی نے بیچ کتاب افراد اپنی کے اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول والے نے فقط مسلم سے ف یعنی
جب دو رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جگہ توہم پڑھنے استفتاح کی تھی اسلیے بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتے تو سکتہ
واسطے پڑھنے دعاء استفتاح کے نہ کرتے بلکہ الحمد للہ ہی شروع کر دیتے اور یہ بھی احتمال ہی کہ معنی یہ ہون کہ جب کھڑے ہوتے واسطے رکعت
دوسری کے شروع کرتے پڑھنا الحمد کا ؔس **الفصل الثالث** فصل تیسری عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم اذا استفتح الصلوۃ کبر ثم قال ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک
لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم اھدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا یھدی
لاحسنھا الا انت وقنی سیئ الاعمال وسیئ الاخلاق لا یقی سیئھا الا انت رواہ النسائی
روایت ہی جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے تحقیق نماز میری اور عبادت میری
اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہی نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین
اور مین ہون اول مسلمانون کا یا الٰہی راہ دکھا مجکو واسطے بہترین اعمال کے اور بہترین خلقون کے نہین راہ دکھاتا واسطے بہترین اعمال و
اخلاق کے مگر تو بچا مجکو برے عملون سے اور برے خلقون سے نہین بچاتا برے عملون اور برے خلقون سے مگر تو روایت کی یہ
نسائی نے ف مین ہون اول مسلمانون کا لکھا ہی علماء نے کہ یہ بات خاص حضرت صلعم ہی کے لیے ہی کہ اول سب سے اسلام
انھین کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام مین اپنی اُمت پر اور قرآن مین حضرت صلعم کو حکم ہوا ہی کہ یون کہین اور سوا
حضرت صلعم کے اور پر یہ بات درست نہین آتی جھوٹ لازم آتا ہی پس بعضون نے کہا ہی کہ نماز اس سے فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہ ہی
کہ اگر قصد تلاوت آیۂ قرآنی کا کرے نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہین ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر سے مراد رکھین

اور مقصود انشاء ہو تجدید ایمان اور اسلام سے اور اظہار کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکھنا ہے جیسے کہ تابعدار بادشاہوں کے وقت اُترنے حکم کے کہتے ہیں جو حکم ہوا ور پہلے جو فرمایا برداری کرینگا ہیں ہونگا مقصود اظہار کرنا اور انشاء رغبت اور اطاعت کا ہو واللہ اعلم ع

وعن مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَاُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہے محمد بن مسلمہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کھڑے ہوتے پڑھنے نفل کہتے اللہ بہت بڑا ہے متوجہ کیا میں نے منہ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیے آسمان اور زمین درحالیکہ میں توحید کرنیوالا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کے مگر یہ کہ کہا محمد نے وانا من المسلمین یعنی اور جابر نے وانا اول المسلمین کہا تھا پھر کہا یا الٰہی تو ہی بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو اور تعریف ہے تجکو پھر پڑھتے قراءۃ یعنی بعد اعوذ و بسم اللہ کے روایت کی یہ نسائی نے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب قراءۃ کا بیچ نماز کے **ف** قراءۃ نماز میں نزدیک سب علماء کے فرض ہے نزدیک شافعی کے ساری نماز میں اور نزدیک مالک کے تین رکعت میں باعتبار للاکثر حکم الکل کے اور ہمارے نزدیک دو رکعت میں اور مذہب امام احمد کا بیچ قول مشہور کے موافق شافعی کے ہے اور ایک روایت میں موافق ہمارے اور نزدیک حسن بصری اور زفر کے ایک رکعت میں فرض ہے ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز پوری اُس شخص کی کہ نہ پڑھے الحمد روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ نہیں ہے نماز اُسکی کہ نہ پڑھی الحمد اور زیادہ اور **ف** یعنی الحمد اور ساتھ اُسکے کچھ اور بھی پڑھنا ضرور ہے سند پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے امام شافعی نے اور احمد نے بیچ ایک روایت کے اوپر فرضیت پڑھنے فاتحہ کے نماز میں اسلیے کہ نفی کی نماز کی اس سے کہ فاتحہ نہ پڑھے اور نزدیک ہمارے نفی کمال کی ہے یعنی بغیر اُسکے نماز پوری نہیں ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالیٰ کا ہے فاقرءوا ما تیسر من القرآن یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سے اور حضرت ع نے بھی ایک اعرابی کو فرمایا واقرء ما تیسر معک من القرآن یعنی پڑھ جو کہ آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پس فرض کہ نماز بغیر اُسکے روا نہو پڑھنا ایک آیت یا تین آیت کا ہے قرآن سے خواہ فاتحہ ہو یا سوا اُسکے اور کچھ اور پڑھنا فاتحہ کا واجب ہے کہ نماز بغیر اُسکے ناقص ہوتی ہے ع ح

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے اور نہ پڑھے اسمین الحمد پس وہ نماز ناقص ہے
کہا اسکو تین بار نہین پوری ہوئی پس کہا گیا واسطے ابوہریرہ کے تحقیق ہوتے ہین ہم پیچھے امام کے یعنی جب بھی پڑھیں کہا انھون نے پڑھ تو
اسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سُنے اسلیے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تقسیم کی مین نے نماز درمیان
اپنے اور درمیان بندے اپنے کے آدھون آدھ یعنی حمد ثنا میرے لیے ہے اور دعا بندے کے لیے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو مانگے پس
جب کہتا ہے بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہتا ہے بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ ثنا کی مجھپر بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری بندے میرے نے اور
جسوقت کہ کہتا ہے بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہے یعنی عبادت اللہ کے لیے ہے
اور مدد مانگنی بندے کے لیے ہے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو مانگا یعنی مدد اسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہے بندہ اہدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہے اللہ یہ واسطے بندے میرے کے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو
مانگے روایت کی یہ مسلم نے **ف** تقسیم کی مین نے نماز مراد نماز سے یہان سورۂ فاتحہ ہے اور یہی وجہ ہے دلیل پکڑنے ابوہریرہ کی ساتھ اس حدیث
کے واسطے پڑھنے فاتحہ کے مقتدی کو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہے تو ضرور ہوا پڑھنا اسکا نماز مین اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کی
سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنی مالک یوم الدین تک اور ایک آیہ یعنی ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہے درمیان بندے اور
خدا کے کہ آدھی آیہ مین یعنی ایاک نعبد مین اقرار اسکی عبادت کا ہے اور آدھی آیہ مین یعنی ایاک نستعین مین طلب حاجت ہے بندے کی اور تین جو اُسکے
بعد ہین انمین خالص دعا بندے کی ہے اللہ تعالیٰ سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ بسم اللہ داخل فاتحہ کی اور جز اسکا نہین جیسے
کہ مذہب ہمارا ہے کیونکہ اگر داخل اسکی کہین تو آٹھ آیتین ہوتی ہین پس یہ تقسیم صحیح نہین ہونے کی ایکطرف ساڑھے چار ہونگے ایکطرف ساڑھے
تین پس آدھون آدھ کہان رہا اور اسپر بھی دلالت کرتی ہے کہ ایک سات آیتون مین سے صراط الذین انعمت علیہم ہے **ع** وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلعم اور ابوبکر اور عمر تھے شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر
حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلعم الحمد کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھتے تھے ولیکن پڑھنا اسکا متفق علیہ ہے کسی کو خلاف اسمین نہین ہے اور حدیثون
سے پڑھنا اسکا ثابت ہوا ہے خواہ بسم اللہ کو جز فاتحہ کا رکھین جیسا کہ شافعی کہتے ہین یا جز نہ رکھین جیسے کہ حنفیہ کہتے ہین پس شافعیہ تاویل کرتے ہین
اس حدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سے سورۂ فاتحہ ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ الم پڑھی اور سورۂ بقر مراد ہوتی ہے پس نہ اس سے نکلا کہ بسم اللہ نہ پڑھتے تھے
اور ہم کہتے ہین کہ مراد نفی جہر کی ہے کہ بسم اللہ پکار کر نہ پڑھتے تھے نفی مطلق پڑھنے کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلعم سے اور خلفائے راشدین سے اور
اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کہ پکار کر نہین پڑھتے تھے بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نے بعض حفاظ سے یعنی جنکو بہت سی حدیثین
یاد ہوتی ہین نقل کیا ہے کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہے کہ صریح ہو بیچ جہر کرنے بسم اللہ کے مگر کہ اسکی اسناد مین کلام ہے انتہی اور کتنے ہی صحابہ اور
تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سے ان گنت منقول ہے کہ جہر نہین کرتے تھے اور اگر بعضون سے جہر روایت کیا گیا ہے تو وہ واسطے
تعلیم کے تھا یا بسبب کمال قرب کے مقتدیون نے سُنا اور ترمذی نے دو باب لکھے ہین ایک مین حدیثین جہر کرنے بسم اللہ کی

لکھی ہیں اور دوسرے میں ترک جہر کی اور ترجیح دی ہے حدیثوں ترک جہر کی کو اور کہا ہے کہ یہی اس جانب کے ہیں اکثر اہل علم کے اصحاب سے مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کے اور تابعین وغیرہم سے بھی۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آمین کہے امام پس آمین کہو یعنی جب امام بعد قراءۃ فاتحہ کے آمین کہتا ہے اسوقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس تم بھی اسوقت آمین کہو اسلیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جاوے آمین اسکی اور آمین فرشتوں کی بخشتا ہے اللہ واسطے اسکے جو آگے کئے گناہ اسکے روایت کی بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے جسوقت کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہو کہنا اسکا کہنے فرشتوں کے بخشے جاوینگے واسطے اسکے جو آگے کیے گناہ یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں مانند اسکے اور بیچ اور روایت کے بخاری میں کہا جسوقت آمین کہے پڑھنے والا قرآن کا یعنی امام یا مطلق پڑھنے والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں پس جو شخص کہ موافق ہوا آمین اسکی آمین فرشتوں کے بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے جو کر چکے ہیں گناہ آگے **ف** معنی آمین کے یہ ہیں کہ یا اللہ قبول کر دعا میری اور مراد فرشتوں سے حفظہ یعنی فرشتے عمل لکھنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اور فرشتے ہیں سوا انکے بھی۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز پس سیدھی کرو اپنی صفوں کو پھر امام ہو ایک تمہارا پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام اور رکوع کرے پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہے پہلے تمہارے اور اٹھتا ہے پہلے تمسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ بدلے اسکے فرمایا حضرت نے اور جسوقت کہے امام سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کرتا ہے اسکو پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہے سنتا ہے اللہ حمد تمہاری روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہ لفظ زیادہ ہے اور جسوقت پڑھے پس چپ رہو **ف** پس یہ بدلے اسکے یعنی چاہیے کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ وہ لحظہ کہ سبقت کی ہے امام نے ساتھ اسکے تمہارے بیچ پہلے رکوع کرنے کے پورا ہو جاتا ہے ساتھ اس لحظہ کے کہ تاخیر کی اس سے تمنے بعد سر اٹھانے اسکے کے رکوع سے یعنی جیسے امام کے بعد رکوع میں گئے تھے ویسے ہی اٹھے بھی بعد اسکے پس مقدار رکوع امام کی اور

مقتدی کی برابر ہوئی اور پس کہو اللّٰھم ربنا لک الحمد اور ایک روایت میں ربنا ولک الحمد ساتھ واو کے بھی آیا ہے اور ایک روایت میں اللّٰھم ربنا ولک الحمد بھی آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے ابو حنیفہ کے لیے کہ وہ کہتے ہیں امام سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کے نزدیک دونوں کلمے کہے امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبین کے امام بھی دونوں کہے مثل منفرد کے اور امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت میں اسی طرح ہے لیکن ربنا چپکے کہے اور اکیلا نمازی دونوں کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بھی جائز ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اکتفا ربنا پر کرے اور سمع اللّٰہ اٹھتے ہوئے کہے اور ربنا حالت قیام میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہے امام ابو حنیفہ کے لیے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے چپکا کھڑا رہے نماز جہری ہو یا سری ہو ح وعن ابی قتادۃ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیۃ احیانا ویطول فی الرکعۃ الاولی ما لا یطیل فی الرکعۃ الثانیۃ وھکذا فی العصر وھکذا فی الصبح متفق علیہ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر میں بیچ پہلی دو رکعتوں کے سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں یعنی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھتے اور دو رکعتوں پچھلی میں سورۃ فاتحہ فقط اور سناتے ہمکو آیۃ کبھی اور دراز کرتے قراءۃ پہلی رکعت میں اسقدر کہ نہ دراز کرتے دوسری رکعت میں اور اسی طرح عصر میں کرتے اور اسی طرح صبح میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ یہ سنانا آیۃ کا قصداً تھا تا لوگ جانیں کہ بعد فاتحہ کے سورہ پڑھتے ہیں یا فلانی سورۃ پڑھتے ہیں اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہے اور پہلی رکعت دراز پڑھنی تینوں اماموں کے مذہب میں ہے سب نمازوں میں اور مذہب امام محمد کا بھی یہی ہے ظہر اور عصر اور صبح میں حدیث سے ثابت کیا ہے اور مغرب اور عشا کو قیاس انپر کیا ہے اور عبد الرزاق بیچ آخر اس حدیث کے لایا ہے کہ ہم گمان کرتے تھے کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑھنے سے یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت پا دیں اور ابو داود اور ابن خزیمہ نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے یہ مخصوص ساتھ نماز فجر کے ہے کہ وقت نیند اور غفلت کا ہے والا دونوں رکعتیں بیچ استحقاق قراءۃ کے برابر ہیں پس مقدار میں بھی برابر ہوں چنانچہ ایک حدیث میں بیان اسکا آیا ہے کہ حضرت ہر رکعت میں بقدر تیس آیۃ کے پڑھتے اور دراز پڑھنا جو اس حدیث میں آیا ہے محمول ہے اسپر کہ دعای استفتاح اور اعوذ اور بسم اللّٰہ پڑھتے تھے اور تین آیتوں سے کم زیادتی ہوتی تھی اور خلاصہ میں کہا ہے کہ قول امام محمد کا احب ہے یعنی اچھا ہے کذا فی شرح ابن الہمام ح وعن ابی سعید الخدری قال کنا نحزر قیام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الظھر والعصر فحزرنا قیامہ فی الرکعتین الاولیین من الظھر قدر قراءۃ الم تنزیل السجدۃ وفی روایۃ فی کل رکعۃ قدر ثلثین آیۃ وحزرنا قیامہ فی الاخریین قدر النصف من ذلک وحزرنا فی الرکعتین الاولیین من العصر علی قدر قیامہ فی الاخریین من الظھر وفی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم اندازہ کرتے کھڑے ہونے رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ظہر میں اور عصر میں پس اندازہ کرتے ہم کھڑے ہونے حضرت کا بیچ دو رکعتوں پہلی کے ظہر سے مقدار پڑھنے الم تنزیل السجدہ کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پڑھتے تھے ہر رکعت میں بقدر تیس آیتوں کے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا پچھلی دو رکعتوں میں مقدار آدھی کے اس سے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا بیچ پہلی دو رکعتوں کے نماز عصر سے اوپر مقدار کھڑے ہونے آپکے پچھلی دو رکعتوں میں ظہر سے اور بیچ پچھلی دو رکعتوں کے عصر کے اوپر مقدار آدھی اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف مقدار پڑھنے الم تنزیل السجدہ کے یعنی دونوں رکعتوں میں اسقدر پڑھتے تھے یا ہر رکعت میں اور اخیر

معنون کے موافق ہو روایت آئندہ کے بقدر تیس آیتوں کے پڑھتے تھے اسلیے کہ سورۂ مذکورہ میں تیس آیتیں ہیں اور بر تقدیر معنون اول کے روایت آئندہ مخالف ہوتی ہے اس روایت کے اور پچھلی دو رکعتوں میں مقدار آدھی کے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کے اخیر کی دو رکعتوں میں بھی سورہ پڑھتے تھے مختصر اسلیے سے قول جدید امام شافعی کا موافق اسکے ہے لیکن فتوی قول قدیم پر ہے کہ وہ موافق مذہب ابو حنیفہ کے ہے پس حمل کیا جاویگا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر یہ سنت پر یعنی کبھی اسطرح پڑھتے تھے تاکہ لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کریں جاننا چاہیے کہ سب امام قائل ہیں کہ اخیر کی دو رکعتوں میں اختصار کرنا سورۂ فاتحہ پر سنت ہے اور ہمارے نزدیک اگر تسبیح کہے یا سکوت کرے تو بھی جائز ہے لیکن قراءۃ افضل ہے اور نخعی اور ثوری اور تمام علماء کوفہ کے اسپر ہیں اور محیط میں کہا ہے کہ اگر قصداً سکوت کرے برا ہے واسطے مخالفت سنت کے اور بیچ روایت حسن بن زیاد کے ابو حنیفہ سے آیا ہے کہ قراءۃ اخیر کی رکعتوں میں واجب ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ قراءۃ پڑھ پہلی دونوں رکعتوں میں اور تسبیح کر اخیر کی دونوں میں کذا ذکر الشمنی اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر اخیر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے سجدہ سہو کا واجب نہیں ہوتا صحیح تر یہی ہے اسلیے کہ پڑھنا نہ سورۂ فاتحہ کا اخیر کی رکعتوں میں سنت ہے اور ترک کرنا سورہ کا واجب نہیں اور صحیح تر نزدیک لمعہ کے یہ ہے کہ پڑھنا سورہ کا اخیر میں مکروہ نہیں کیونکہ حضرت صلعم سے آیا ہے کہ کبھی کبھی زیادہ کرتے تھے سورۂ فاتحہ پر بیچ دو رکعتوں اخیر کے لیکن بہتر ہے ترک کرنا سورہ کا۔ ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر باللیل اذا یغشی وفی روایۃ بسبح اسم ربک الاعلی وفی العصر نحو ذلک وفی الصبح اطول من ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر میں واللیل اذا یغشی اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی اور عصر میں مانند اسکے اور صبح میں زیادہ اس سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی حدیثوں میں جو واقع ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فلانی نماز میں فلانی سورۃ اور بیان نہیں کیا کہ پہلی میں پڑھتے تھے یا دونوں میں یا ایک رکعت میں بلا تعیین پہلی یا دوسری کے پس یہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہے لیکن بیچ حمل کرنے کے اوپر پڑھنے ایک سورۃ کے دونوں رکعت میں تکرار لازم آویگی یا بعض سورۃ کی یعنی تھوڑی سی ایک میں پڑھی تھوڑی سی ایک میں اور یہ دونوں بعید ہیں اگرچہ جائز ہیں اسلیے کہ وقوع انکا آنحضرت صلعم سے نادر ہے اور فقہا نے لکھا ہے کہ پڑھنا تمام سورۃ کا اگرچہ تھوڑی ہو افضل ہے پڑھنے بعض سورۃ سے اگرچہ طویل ہو یہ حکم سوائے تراویح کے ہے کہ اسمیں ختم کرنا سارے مہینے میں افضل ہے چھوٹی سورۃ پڑھنے سے اور حمل کرنا اوپر پڑھنے کے بیچ ایک رکعت کے خواہ اول ہو خواہ دوسری یہ بعید ترین احتمالات کا ہے بسبب عبارت کے اور سنا میں نے بعضے ثقات معتبر لوگوں سے کہ پیشوا حنفیوں کے تھے کہ یہ جو فقہا نے تعیین کی ہے طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کی یہ معتبر ہے پہلی رکعت میں ۔ح ع **وعن** جبیر بن مطعم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالطور متفق علیہ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے مغرب میں سورۂ طور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ام الفضل بنت الحارث قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالمرسلات عرفا متفق علیہ اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھتے تھے مغرب میں سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیثیں اور وہ حدیث کہ اسمیں آیا ہے کہ حضرت صلعم نماز مغرب میں سورۂ اعراف اور انفال اور دخان پڑھتے تھے اور ایسے ہی اور حدیثیں کہ مثل انکے واقع ہوئی ہیں دلالت کرتی ہیں اوپر بعض ہونے قراءۃ کے جیسے کہ فقہا نے لکھا ہے کہ طوال مفصل فجر میں اور ظہر میں اور اوساط عصر اور عشا میں اور قصار مغرب میں پڑھے پس اصل عمل

فضا کی بیچ تعین قرارتکے یہ ہو کہ حضرت امیر المومنین عمرؓ نے نامہ ابو موسی اشعری کو کہ حاکم کوفہ کے تھے لکھا اسمین یہ تفصیل لکھی تھی پس امر قرارۃ کا قرار پایا حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین امر قرارۃ کا بیچ طول اور قصر کے مختلف تھا ساتھ اختلاف احوال اور اوقات کے اور مصلحت جواز کے بعد آپکے مقرر ہوا امر اوپر نامہ حضرت عمرؓ کے اور ضرور ہی کہ آنا کچھ دلیل اوپر سماع حضرتؐ سے اس باب مین ہوگا اور شاید کیا کثر اوقات حضرتؐ اسطرح پڑھتے ہونگے جیسے کہ حضرت عمرؓ نے لکھا اور کبھی کبھی خلاف اسکے ہوگا غرضکہ یہی کافی ہی قول حضرت عمرؓ کا دلیل ہی حق

وعن جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے پس امام ہوتے اپنی قوم کے پس نماز پڑھی معاذ نے ایک رات ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی پھر آئے اپنی قوم مین پس امام ہوئے انکے پس شروع کی سورہ بقرہ پس پھرا ایک شخص نماز سے پس سلام پھیرا پھر نماز پڑھی اکیلے اور چلا گیا پس کہا لوگون نے اسکو کیا منافق ہو گیا تو اے فلانے یعنی یہ فعل منافقون کا سا کیا تو نے اے فلانے کہ جماعت سے نکلا اور کاہل وجودی کی نماز سے کہا اسنے نہین منافق ہوا مین قسم ہی اللہ کی اور البتہ آؤنگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دونگا انکو پس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے ہم اونٹ والے ہین کہ پانی کھینچتے ہین ساتھ انکے یعنی درختون اور کھیتون مین دیتے ہین محنت کرتے ہین ہم دنکو اور تحقیق معاذ نے نماز پڑھی ساتھ آپکے عشا کی پھر گئے اپنی قوم کے پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی مجھے اسمین رنج ہوا کہ دنکا تھکا ہوا تھا پس متوجہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کے پس فرمایا اے معاذ کیا فتنہ مین ڈالنے والا ہی تو یعنی لوگون سے جماعت چھڑوا کر دین مین خلل ڈلواتا ہی پڑھ والشمس وضحٰہا اور والضحی اور واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربک الاعلی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس سلام پھیرا یعنی اگرچہ محل سلام کا نہ تھا لیکن آسنے چاہا کہ نماز سے ساتھ سلام کے نکلے تا مشابہت ہو ساتھ تمام ہونے نماز کے اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلی کی یہ سورتین بھی روایت کی گئی ہین اقرأ باسم اور والسماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج اور طارق اور شافعیہ نے ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہی اسپر کہ فرض پڑھنے والے کو اقتدا کرنا نفل پڑھنے والے کا جائز ہی اسلیے کہ معاذ جو حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے فرض ادا ہو جاتا تھا پس نماز جو قوم کو ساتھ پڑھتے تھے نفل ہوتی تھی اور قوم کی نماز فرض تھی پس معاذ کے اس فعل کی آنحضرتؐ نے تقریر کی یعنی روا رکھا منع نفرمایا اور حنفیہ کے نزدیک یہ جائز نہین پس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہ دیتے ہین کہ نیت ایک امر ہی کہ نہین مطلع ہوتا اسپر کوئی مگر ساتھ خبر دینے نیت کرنے والے کے پس جائز ہی کہ معاذ حضرتؐ کے ساتھ نماز بہ نیت نفل پڑھتے ہون تا سیکھین حضرتؐ سے طریقہ نماز کا اور برکت اور فضیلت حضرتؐ کی نماز کی حاصل کرین اور دفع کرین اپنے نفس سے تہمت نفاق کی پھر آتے ہون قوم کے پاس اور پڑھاتے ہون انکو نماز فرض واسطے حاصل کرنے دونون فضیلتون کے

پس عمل کرنا اسپر اولی ہو اسلیے کہ یہ سب کے نزدیک جائز ہے بخلاف پہلی بات کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ امام کو سنت ہے تخفیف کرنی نماز میں اور رعایت کرنی ضعیفوں کی ❊ **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے عشا میں والتین والزیتون اور نہیں سنا میں نے کسی کو زیادہ خوش آواز حضرت سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دونوں رکعتوں میں سے ایک رکعت میں والتین پڑھتے اور دوسری میں اور کچھ ❊ **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے فجر میں سورۂ قاف والقرآن المجید اور مانند اسکے اور تھی نماز حضرت کی پیچھے نماز فجر کے ہلکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی فجر کی نماز میں قراءۃ دراز پڑھتے اور اوروں میں آج کم اس لیے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہے ❊ **وعن** عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ تحقیق انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے نماز فجر میں والیل اذا عسعس یعنی اذا الشمس کورت روایت کی یہ مسلم نے ❊ **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فجر کے مکہ میں یعنی بعد فتح مکہ کے پس شروع کی سورۂ مومنین یعنی قد افلح المومنون یہانتک کہ آیا ذکر حضرت موسے اور ہارون کا یا ذکر حضرت عیسی کا در پیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی پس رکوع کیا روایت کی یہ مسلم نے **ف** ذکر حضرت موسیٰ کا اور حضرت ہارون کا اس آیت میں ہے ثم ارسلنا موسی واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسیٰ کا اس آیت میں ہے وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور پیش آئی کھانسی یعنی انکے ذکر سے رو دئے یہانتک کہ غالب ہوئی آخر کھانسی پس سورہ تمام نکر سکے رکوع کر دیا ❊ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے فجر کی نماز میں دن جمعہ کے الم تنزیل پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ہل اتی علی الانسان روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شافعیہ کا عمل اسی پر ہے اور حنفیہ نے جو قراءۃ مقرر کرنے کو منع کیا ہے تو اس صورت میں کیا ہے کہ لوگ اسکو لازم اور واجب جانکر پڑھیں اور اسکے سوائے اور کچھ پڑھنے کو مکروہ جانیں اور اگر واسطے برکت حاصل کرنے کے ساتھ قراءۃ حضرت کے اور اتباع سنت کے پڑھیں مضائقہ نہیں بشرطیکہ سوائے اسکے اور بھی کچھ کبھی کبھی پڑھیں تا جاہل گمان نہ لیجاویں کہ سوائے اسکے جائز نہیں اور دلیل حنیفہ کی یہ بھی ہے کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلعم سے ثابت نہیں ہوا ہے بلکہ کبھی کبھی پڑھتے ہونگے پس کبھی کبھی پڑھنا ہر کسی کو افضل ہے اور صبح کی نماز میں سجدہ سجدہ پڑھے تو سجدہ تلاوت کا بھی کرے اگرچہ بعضے شافعیہ نے بعض امام میں امام کے لیے ترک اسکا اولی لکھا ہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے ❊ **وعن** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبید اللہ ابن ابی رافع سے کہا خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو
مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کے پس نماز پڑھائی ہمکو ابوہریرہ نے جمعہ کی پس پڑھی سورہ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں سورہ اذا
جاءک المنافقون پس کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ دونوں سورتیں دن جمعہ کے یعنی نماز جمعہ میں روایت کی یہ
مسلم نے **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ
قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے دونوں عیدوں میں اور
جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتے یہ دونوں سورتیں دونوں
نمازوں میں یعنی عید میں اور جمعہ میں روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنا ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں مستحب ہے
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ میں ہمیشہ نہ پڑھتے تھے **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ
فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن
الخطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان میں اور عید فطر میں پس کہا تھے پڑھتے ان دونوں
میں سورہ ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ مسلم نے **ف** مقصود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس پوچھنے سے یہ تھا کہ حاضرین اسکو
سنیں اور انکے ذہن میں قرار پکڑے والا باوجود اس قرب کے کہ حضرت سے رکھتے تھے اور حضرت کے احوال و اقوال سے واقف تھے نہ جاننا انکا بعید
تھا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے
بیچ دو رکعتوں سنت فجر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِي فِي اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا
إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ دونوں رکعتوں سنت فجر کے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقرہ میں ہے اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران میں
ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہ مسلم نے **ف** پہلی آیہ ساری یوں ہے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل
واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسٰی وعیسٰی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیہ آل عمران
کی یوں ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان
تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر ہے کہ کبھی کبھی یہ دو آیتیں پڑھتے ہونگے اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑھتے ہونگے اور اس سے
یہ بھی معلوم ہوا کہ پڑھنا بعض سورہ کا خصوصاً سورہ کے درمیان میں سے مکروہ نہیں ہے **الفصل الثانی** فصل دوسری
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی

ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی ایسی یعنی قوی ف شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یعنی بسم اللہ چپکے سے پڑھتے پھر قراءۃ شروع کرتے تقیید چپکے کی اسلیے لگائی تا یہ حدیث مخالف اور پہلی حدیث کے نہ ہو کہ شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ضعیف کہنا اسمیں نظر ہے بلکہ یہ حدیث حسن ہے اور اسناد اسکی صحیح ہے م ع **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ اسکے آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دراز کی ساتھ اسکے آواز دراز کی آواز سے پکار کر کہنا مراد ہے یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑھنے فاتحہ کے سنت ہے بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین کہے اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پکار کر نہ کہو وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں پکار کر کہنے کی محمول ہیں اسپر کہ یہ ابتدا میں تھا واسطے تعلیم کے پھر جبکہ صحابہ سیکھ لیے چپکے کہنے لگے چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کی سے کہ انہنے نقل کی علقمہ بن وائل سے انہنے اپنے باپ سے کہ انہنے نماز پڑھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہونچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہی آمین اور چپکے کہی اور پیروی کی ہے انھوں نے ابن مسعود کی کہ وہ چپکے کہتے تھے اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ کہا انھوں نے چار چیزیں ہیں کہ امام انمیں اخفا کرے اعوذ اور بسم اللہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل دعا میں چپکے پڑھنا ہے واسطے قول اللہ تعالی کے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہیں ہے اسمیں کہ آمین دعا ہے پس نزدیک تعارض کے راجح ہوا چپکے کہنا اسکا اور آمین قرآن سے نہیں ہے اجماعا پس نہیں لائق ہے یہ کہ ہو ساتھ آواز قرآن کے جیسے کہ نہیں جائز ہے لکھنا اسکا مصحف میں واللہ اعلم م ح ع **وعن** اَبِيْ زُهَيْرِ النُّمَيْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِي الْمَسْئَلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِاَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک رات پس آئے ہم ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تھا سوال کرنے میں پس فرمایا نبی صلعم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے ساتھ کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرت نے ختم کرے ساتھ آمین کے روایت کی یہ ابوداود نے ف واجب کیا یعنی جنت کو اپنے لیے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کی یا تمام کیا دعا کو اور معنی اول مناسب تر ہیں بسبب اس حدیث کے آمین خاتم رب العالمین یعنی آمین مہر ہے رب العالمین کی کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہیں بسبب اسکے جیسے کہ مہر سے محفوظ رہتا ہے خط اور ہر چیز کہ اسپر مہر کرتے ہیں پس فرمایا ساتھ آمین کے ختم کرے کہ بمنزلہ مہر کے ہے اور تمام و کامل ہوتی ہے دعا ساتھ اسکے + ن ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مغرب کی ساتھ سورۃ اعراف کے متفرق پڑھا اس سورہ کو دونوں رکعتوں میں روایت کی یہ نسائی نے ف حضرت صلعم مغرب میں قراءۃ مختصر پڑھتے تھے اور بیان جواز کے لیے دراز قراءۃ بھی پڑھی کہ جائز یوں بھی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ وقت مغرب کا گنجائش اسکی رکھتا ہے خصوصا جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو

وعن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تھا میں کھینچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی آپکی سفر میں پس کہا واسطے میرے اے عقبہ نہ سکھلاؤں میں تجکو بہتر سورتیں کہ پڑھی گئیں پس سکھلائی مجکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہیں دیکھا حضرتؐ نے مجکو کہ خوش کیا گیا میں ساتھ ان دونوں کے بہت پس جب اترے واسطے نماز صبح کے نماز پڑھی ساتھ ان دونوں کے نماز صبح کی واسطے لوگوں کے پس جب فارغ ہوئے پھرے طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکھا تو نے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف بہتر سورتیں کہ پڑھی گئیں یعنی بقصد تعوذ یعنی پناہ مانگنے میں بہتر ہیں حضرتؐ نے عقبہ سے سوال کر کے جب یہ سورتیں سکھائیں تو دیکھا انکو کہ کچھ بہت خوش نہوئے اسلیے کہ ان میں بیان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتوں کے نہیں پس حضرتؐ نے صبح کی نماز میں انکو پڑھکر فرمایا کہ اے عقبہ کیسی دیکھی تو نے فضیلت انکی کہ صبح کی نماز میں کہ افضل نمازوں کی ہے اور قراءۃ دراز اسمین مستحب ہے انکو پڑھا میں نے ۱۲ ح ✱ وعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز مغرب میں جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اسنے نہیں ذکر کیا شب جمعہ کا ف نماز مغرب سے مراد فرض اسکا ہے اور احتمال ہے کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قل ہو اللہ کے باقی حدیث یوں نقل کی ہے وفی العشا سورۃ الجمعۃ والمنافقون یعنی شب جمعہ کی عشا میں یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے اور کہا ہے ابن ملک نے یا ورش اسکے معمول بدوام پر نہیں ہے بلکہ کبھی کچھ پڑھتے کبھی کچھ تا لوگ جواز اسکا معلوم کرلیں ۱۲ ع ✱ وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں گن سکتا میں کہ کس قدر سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتوں سنت کے کہ پیچھے مغرب کے ہیں اور دو رکعتوں میں کہ پہلے نماز فجر کے ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے مگر اسنے نہیں ذکر کیا پیچھے مغرب کے ف نہیں گن سکتا میں یعنی اکثر بار حضرتؐ صلعم کو یہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے گن نہیں سکتا ۱۲ ع ✱ وعن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے اسنے نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے نہیں نماز پڑھی میں نے پیچھے کسی کے کہ بہت مشابہ ہو نماز کے پڑھنے میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

فلانے شخص نے کو سلیمان نے نماز پڑھی مین نے پیچھے اسکے یعنی فلانے کے پس تھے دراز کرتے پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتے تھے دو پچھلی اور ہلکی کرتے تھے نماز عصر کو اور پڑھتے تھے مغرب مین سورتین چھوٹی مفصل کی اور پڑھتے تھے عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑھتے تھے صبح مین لمبی سورتین مفصل کی روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ و یخفف العصر تک ف مراد فلانے شخص سے بعضون نے کہا ہو حضرت علی ہو مین اور بعضون نے کہا ہو کہ کوئی اور شخص حاکم تھا مدینہ کا مروان کی طرف سے وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑھنی نہ بیان کین بلکہ اجمال کہا کہ دراز کرتے تھے اور عصر مین بھی تخفیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتے تھے یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہو کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑھتے ہیں اور مغرب مین قصار مفصل یعنی چھوٹی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کے سورتین اخیر قرآن کی ہین سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل انکو اسلیے کہتے ہین کہ معنی فصل کے ہین جدا ہونا پس یہان سے سورتین چھوٹی چھوٹی ہین کہ ایک دوسری سے جدا ہین بسبب بیان ہونے بسم اللہ کے اور سورتین آسمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کے درجہ کی اور چھوٹی پس حجرات سے بروج تک جو سورتین ہین انکو طوال مفصل کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی بیچ کے درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل + ح + **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا تھے ہم پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز فجر مین پس پڑھا حضرت نے قرآن پس بھاری ہوا آنپر پڑھنا پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہمنے البتہ اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی پڑھا کرو کچھ مگر سورۂ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اس شخص کی کہ نہ پڑھے یہ سورۃ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے معنے اسکے اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا اور مین کہتا تھا یعنی اپنے دل مین جب کہ قراءۃ مجھپر بھاری ہوئی کیا ہو واسطے میرے کہ نزاع کرتا ہو مجھسے قرآن یعنی دشوار ہوتا ہو پڑھنا اسکا مجھپر پس جانا مین نے کہ یہ تمہارے پڑھنے کے سبب سے تھا پس نہ پڑھو کچھ قرآن سے جسوقت کہ مین پکار کر پڑھون مگر سورۂ فاتحہ ف بھاری ہوا پڑھنا سبب بھاری ہونے کا یہ تھا کہ لوگون نے حضرت صلعم کے پیچھے قراءۃ پڑھی اور چپکے ہو کر حضرت صلعم کی قراءۃ نہ سنی اس سے انکی نماز مین نقصان آیا اسنے تاثیر کی حضرت صلعم کی قراءۃ مین کہ کامل مین بھی کبھی تاثیر ناقص کی ہو جاتی ہو جیسے کہ کتاب الطہارۃ مین گذرا کہ ایک روز انحضرت صلعم نے صبح کی نماز مین قراءۃ شروع کی اور شک پھر بیان سبب شک کے کا کیا کہ ایک قوم میرے پیچھے کھڑی ہوتی ہو کہ وضو خوب نہین کرتے یعنی اسنے مجھ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ فرض ہو پڑھنا سورۂ فاتحہ کا نماز مین اور علما نے اسمین اختلاف کیا ہو امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلے نمازی کو پڑھنا اسکا واجب ہو اور امام کے پیچھے نہ پڑھے نماز سری ہو یا جہری دلیل انکی آیۃ کلام اللہ کی ہو واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنی جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو اور چپکے رہو اور اس حدیث کو محمول کرتے ہین ابتدا پر یعنی یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا اور دلائل ائمہ کا اختلاف آگے مذکور ہوویگا + **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ

يا رسول الله قال إني أقول ما لي أنازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما جهر فيه بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مالك وأحمد وأبو داود والترمذي والنسائي وروى ابن ماجة نحوه ۔ اور روایت ہے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلعم پھرے اس نماز سے کہ پکار کر پڑھی اسمیں قراءۃ تو پس فرمایا کیا پڑھا ہے ساتھ میرے کسی نے تم میں سے ابھی پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا تحقیق میں کہتا تھا کیا ہو واسطے میرے کہ چھینا جھپٹی کرتا ہوں قرآن سے کہا ابوہریرہ نے پس باز رہے لوگ پڑھنے سے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اس نماز کے کہ پکار کر پڑھتے تھے اسمیں قراءۃ نمازوں میں سے اسوقت کہ سنتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مالک اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت جہر میں امام کے پیچھے مطلق نہ پڑھتے تھے الحمد اور کہیں شاید کہ یہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابوہریرہ متأخر الاسلام تھے ۔ وعن ابن عمر والبياضي قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المصلي يناجي ربه فلينظر ما يناجيه به ولا يجهر بعضكم على بعض بالقرآن رواه أحمد ۔ اور روایت ہے ابن عمر اور بیاضی سے کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھنے والا سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے پس چاہیے کہ غور کرے تو کس چیز کو سرگوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسکے یعنی توجہ تمام سے پڑھے بطریق نماز خضوع اور خشوع سے پڑھے اور نہ بلند کرے آواز بعض تمہارا بعض پر ساتھ پڑھنے قرآن کے یعنی خواہ نماز میں ہو یا خارج نماز سے روایت کیا یہ احمد نے ۔

ح وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا رواه أبو داود والنسائي وابن ماجة ۔ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہیں کہ ٹھہرایا گیا ہے امام تو کہ پیروی کیجاوے ساتھ اسکے پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے پس تم بھی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑھے قراءۃ پس چپ رہو روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف جب تکبیر کہے تکبیر کہو کہا ہمنے نہ کہو تکبیر امام کے بعد کہے ساتھ اسکے اور نہ پہلے اسکے یہ بات تکبیر احرام میں واجب ہے اور اور تکبیروں میں مستحب اور جسوقت پڑھے ظاہر یہ ہے کہ پڑھنا مطلق مراد ہے یعنی پکار کر پڑھنا ہو یا چپکے اسی لیے فانصتوا فرمایا یعنی چپکے رہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له یعنی جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو یعنی حالت جہر میں وانصتوا اور چپکے رہو یعنی حالت سر میں جاننا چاہیے کہ مذہب شافعی میں واجب ہے قراءۃ فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ میں اور جائز ہے پڑھنا سوائے فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی کا بھی بیچ ایک قول کے وجوب قراءۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کے ہے فقط اور بیچ جہریہ کے سننا قراءۃ امام کا کافی ہے اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ نہ پڑھے نہ جہریہ میں اور نہ سریہ میں اور صاحبین کے نزدیک بھی پڑھنا مکروہ ہے اور کہا امام محمد نے کہ فاسد ہوتی ہے نماز بیچ قول ایک جماعت کے صحابہ سے پس احتیاط بیچ عمل کرنے کے ہے ساتھ قوی تر دلیل کے اور دلیل ہماری یہی حدیث ہے اور یہ حدیث من كان له امام فقراءة الامام له قراءة اور یہ حدیث صحیح ہے سوائے بخاری اور مسلم کے سب نے اسکو روایت کیا ہے اور ہدایہ میں کہا ہے علیہ اجماع الصحابة ۔

ح وعن عبد الله بن أبي أوفى قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني لا أستطيع أن آخذ من القرآن شيئا فعلمني ما يجزئني قال قل سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله قال يا رسول الله هذا لله فما لي قال قل اللهم ارحمني وعافني واهدني وارزقني فقال هكذا بيديه وقبضهما فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ مَلَأَ یَدَیْہِ مِنَ الْخَیْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَانْتَھَتْ رِوَایَۃُ النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِہٖ اِلَّا بِاللّٰہِ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں نہیں طاقت رکھتا یہ کہ سیکھوں میں قرآن میں سے کچھ یعنی اسی وقت پس سکھلاؤ مجکو وہ چیز کہ کفایت کرے مجکو فرمایا کہہ پاکی ہے اللہ کو اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں پھرنا گناہوں سے اور نہیں قوت عبادۃ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا اے رسول خدا کے یہ تو واسطے اللہ کے ہے پس کیا ہے میرے لیے فرمایا کہہ یا اللہ رحم کر مجھپر اور عافیت سے رکھ مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دے مجکو پس اشارہ کیا اسنے اس طرح سے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے اور بند کیا انکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اما یہ پس اس شخص نے پس بھرے ہاتھ اپنے نیکی سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور تمام ہوئی روایت نسائی کی قول انکے الا باللہ تک ف مصنف یہ حدیث جو باب القراءۃ میں لایا اس قرینہ سے یہ معلوم ہوا کہ مراد یہ ہے کہ وہ شخص قرآن میں سے اس قدر نہ یاد کر سکتا تھا کہ جس سے نماز درست ہوتی لیکن یہ تعجب ہے کہ ایک شخص عربی زبان ہو کر اس قدر نہ یاد کر سکے اگر بقدر ان کلمات کے آیۃ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تھے جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ وہ شخص ابھی مسلمان ہوا تھا اور وقت نماز کا آگیا تھا اور قرآن آتا یاد نہیں کر سکتا تھا آسانی کے لیے یہ سکھا دیا یا اصل کیا ہوگی یہ حدیث ابتدائے اسلام ہے کہ ان دنوں میں بنانے امر کی آسانی پر تھی اصلی ابھی توجیہ ہے اور بند کیا ہاتھوں کو یعنی اشارہ کیا اپنے یاد رکھا میں نے اور نگاہ رکھا ہوں کہ آپ نے فرمایا جیسے کہ کسی کو کوئی چیز نفیس ہاتھ لگتی ہے تو اسکو مٹھی میں بند کر لیتا ہے ویسے ہی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو وقت کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی فرماتے سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف معنی سورۃ کے شروع کے یہ ہیں کہ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی جو کہ بلند مرتبہ ہے پس اس حکم بجالانے کے لیے فرماتے تھے کہ پاکی بیان کرتا ہوں اپنے رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی فَلْیَقُلْ بَلٰی وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تم میں سے سورۃ والتین والزیتون پس پہونچے تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنی کیا نہیں ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکموں کا پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہاں اور میں اسپر شاہدوں میں سے ہوں اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہونچے اس آیۃ تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہیں ہے خدا قادر اسپر کہ زندہ کرے مردوں کو پس چاہیے کہ کہے بلی یعنی ہاں قادر ہے اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہونچے اس آیۃ تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنی پس ساتھ کس بات کے پیچھے اسکے ایمان لاویں گے پس چاہیے کہ کہے آمنا باللہ یعنی ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی والتین کی آیۃ کے جواب تک ف بیچ جواب ان آیتوں کے اور مانند انکے کے اختلاف ہے علماء کا نزدیک امام شافعی کے نماز میں بھی کہے خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز کے بھی کہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے باہر نماز کے کہے اور نماز نفل میں بھی اور فرض میں نہ کہے اور

امام اعظم کے نزدیک جائز نماز کے ہے اور نماز میں نہ کہے نہ نفلوں میں نہ فرضوں میں تا کہ وہم نہ ہووے کہ یہ الفاظ قرآن کے ہیں اور تورپشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ یہ نماز میں تھا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہینگے ہم کہ یہ نماز نفل میں ہوگا نہ فرض میں جیسا کہ صحیح حدیث حذیفہ کی یہ ہے کہ جب آنحضرت نماز شب کی ادا کرتے تھے نہ پہونچتے تھے آیت رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے تھے اور طلب رحمت کی کرتے تھے اور نہ پہونچتے تھے آیہ عذاب پر مگر کہ ٹھہرتے تھے اور پناہ مانگتے تھے عذاب سے اور کسی نے ان نمازوں میں کہ جہر کرتے تھے فرائض سے روایت نہیں کی ہے ✽ وعن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على اصحابه فقرأ عليهم سورة الرحمن من اولها الى اخرها فسكتوا فقال لقد قرأتها على الجن ليلة الجن فكانوا احسن مردودا منكم كنت كلما اتيت على قوله فباي آلاء ربكما تكذبن قالوا لا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر پس پڑھی اُنپر سورۂ الرحمن اول سے آخر تک پس صحابہ سب چپکے رہے پھر فرمایا حضرت نے تحقیق پڑھی تھی میں نے یہ سورۃ جنوں پر اس رات کہ جمع ہوئے تھے جن یعنی ایمان لانے کے لیے اور قرآن سننے کے لیے پس تھے وہ اچھے جواب دینے میں تم سے تھا میں جبکہ پہونچتا تھا اوپر کہنے اس آیت کے فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی پس کون سی نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کی سے جھٹلاتے ہو تم اے جن و انس تو کہتے جواب میں لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی نہیں کوئی چیز نعمتوں تیری سے اے رب ہمارے جھٹلاتے ہیں پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن معاذ بن عبد الله الجهني قال ان رجلا من جهينة اخبره انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في الصبح اذا زلزلت في الركعتين كلتيهما فلا ادري انسي ام قرأ ذلك عمدا رواه ابو داؤد

روایت ہے معاذ بن عبد اللہ جہنی سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا جہینہ میں کا کہ خبر دی اُسنے معاذ کو یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی نماز صبح میں سورۃ اذا زلزلت دونوں رکعتوں میں پس نہیں جانا میں کہ بھول گئے یا پڑھی یہ قصداً روایت کی ابوداؤد نے ف یعنی ساری سورۃ پہلی رکعت میں پڑھی پھر ساری دوسری میں ظاہر یہ ہے کہ اس طرح قصداً حضرت صلعم نے پڑھا بیان جواز کے لیے کہ اصل سنت اسمیں ادا ہو جاتی ہے اور افضل عدم تکرار ہے یعنی ایک سورۃ دو رکعتوں میں مکرر نہ پڑھے خصوصاً فرائض میں ✽ وعن عروة قال ان ابا بكر الصديق صلى الصبح فقرأ فيهما بسورة البقرة في الركعتين كلتيهما رواه مالك اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھی صبح کی پس پڑھی دونوں رکعتوں میں سورۂ بقرہ روایت کی یہ مالک نے ف یعنی متفرق طور سے سورۃ دونوں میں پڑھی کہ کچھ ایک میں پڑھی کچھ ایک میں یہ بھی بیان جواز کے لیے کیا مداومت آپ پر حضرت سے ثابت نہیں یعنی اکثر یوں ہی سورۃ پڑھتے اور یہ تطویل پڑھنا اور تھا ✽ وعن الفرافصة بن عمير الحنفي قال ما اخذت سورة يوسف الا من قراءة عثمان ابن عفان اياها في الصبح من كثرة ما كان يرددها رواه مالك اور روایت ہے فرافصہ بن عمیر حنفی سے کہ کہا نہیں سیکھی میں نے سورۂ یوسف مگر پڑھنے عثمان بن عفان کے سے اسکو نماز صبح میں بسبب بہت پڑھنے انکے کے اسکو روایت کی یہ مالک نے ف اگر کوئی کہے کہ علما مکروہ کہتے ہیں مداومت کرنے کو سورۃ معینہ پر اسلیے کہ اسمیں ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہے پس یہ منافی اس حدیث کے معلوم ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ علما جو مکروہ کہتے ہیں مراد انکی مداومت کرنی تمام نمازوں میں ہے اور حضرت عثمانؓ سے جو ثابت ہوا ہے یہ نہیں ہے بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز میں تھی اور بعضے علما نے لکھا ہے کہ مداومت کرنی سورۂ یوسف کے پڑھنے پر باعث ہوا حاصل ہونے سماع ہو

شمار ہوتی ہے ❊ وعن عامر بن ربيعة قال صلينا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فيهما بسورة يوسف
وسورة الحج قراءة بطيئة قيل له اذا لقد كان يقوم حين يطلع الفجر قال اجل رواه مالك
اور روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا نماز پڑھی ہم نے پیچھے عمر بن الخطاب کے صبح کی پس پڑھی اسمین سورہ یوسف اور سورہ حج پڑھنا ٹھہر ٹھہر کر
کہا گیا واسطے عامر کے اسوقت البتہ کھڑے ہوتے ہونگے حضرت عمر وقت طلوع فجر کے یعنی اول وقت کھڑے ہوتے ہونگے کہا ہان پڑھتے تھے
کہا ہان روایت کی یہ مالک نے ف اول وقت صبح کی نماز پڑھنی جائز ہے اسمین کچھ خلاف نہین پس یہ حدیث محمول ہے جواز پر اور مختار ہمنے
اور جو سفر کیا ہے وہ بیان لیے کہ حدیث مین نہین ہے دلالت اور ہمیشگی اسکی کے ❊ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال
ما من المفصل سورة صغيرة ولا كبيرة الا قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم
بها الناس في الصلوة المكتوبة رواه مالك اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے
اسنے نقل کی اپنے دادا عبداللہ سے کہ کہا اسنے نہین مفصل سے کوئی سورہ چھوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مین نے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ امامت کرتے تھے ساتھ اسکے لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہ مالک نے ف یہ بیان جواز کے لیے تھا کہ لوگ معلوم کرین
کہ ہر سورہ پڑھنی نماز مین جائز ہے ❊ وعن عبد الله بن عتبة بن مسعود قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
في صلوة المغرب بحم الدخان رواه النسائي مرسلا اور روایت ہے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز مغرب مین حم دخان روایت کی یہ نسائی نے بطریق ارسال کے ف حم دونون رکعتون مین پڑھی ساری حم یا بعض

❊ باب الركوع

❊ باب ہے بیچ بیان رکوع کے ف معنی رکوع کے لغت مین ہین جھکنا اور یہ رکن ہے نماز کا
ساتھ کتاب اور سنت کے اور خاص ہماری ہی نماز مین ہے اور دینون کی نماز مین نہین ہے ❊

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله اني
لاريكم من بعدي متفق عليه روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہے
اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد سیدھا کرنے سے ٹھہر ٹھہر کرنا ہے یعنی سجدہ اور
رکوع کے ادا کرنے مین جلدی نکرے اور دیکھتا ہون پیچھے اپنے سے یہ دیکھنا آپکا معجزہ تھا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوۃ کی تیسری فصل
مین گذر چکی ہے ❊ ❊ وعن البراء قال كان ركوع النبي صلى الله عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين واذا رفع
من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء متفق عليه اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ
انکا اور بیٹھنا انکا درمیان دو سجدون کے اور جس وقت کہ اٹھتے رکوع سے سوائے کھڑے رہنے اور بیٹھنے کے یہ چارون چیزین ہوتی تھین
قریب برابر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیام کہ اسمین قراءۃ پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے
وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب برابر کے ہوتے تھے مقدار مین ❊ وعن
انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يسجد ويقعد بين
السجدتين حتى نقول قد اوهم رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کہتے سمع
اللہ لمن حمدہ کھڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق شک کیا ہے ہر رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہانتک کہ کہتے ہم

تحقیق ترک کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت نہ بکار رکوع کیا ہو ترک کر دی اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر بیٹھتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ درازگی نوافل میں ہوتی ہوگی یا فرضوں میں ہوئی ہو کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے **وعن عائشۃ** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتے رکوع اپنے میں اور سجدہ اپنے میں پاک ہے تو یا الٰہی اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش مجکو عمل کرتے تھے موافق قرآن کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قرآن میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے اس امر کو بجا لاتے تھے کہ رکوع اور سجود میں تسبیح اور تعریف کرتے اور بخشش مانگتے اسلیے کہ رکوع اور سجود افضل احوال خضوع و خشوع کے ہیں اور اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے رکوع و سجود کے بھی اسکو پڑھتے تھے آیا ہے کہ اکثر ذکر آنحضرت صلعم کا آخر عمر میں بعد اترنے سورہ اذا جاء کے یہی تھا **وعنھا** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھیں سے یہ کہ نبی صلعم تھے کہتے رکوع اپنے میں اور سجدہ اپنے میں بہت پاک ہے نہایت پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی یہ مسلم نے **وعن ابن عباس** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ پڑھوں میں قرآن رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں پس لیکن رکوع جو ہے پس بڑائی بیان کرو اسمیں رب کی اور سجدہ جو ہے پس کوشش کرو دعا مانگنے میں پس لائق ہے یہ کہ قبول کیجاوے تمھارے لیے روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہی قرآن پڑھنے کی رکوع و سجود میں تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا تحریمی اور موافق قیاس کے بھی ہے اللہ تعالیٰ نے بحیثیت کو ہیئتوں نماز سے مقرر کیا ہے واسطے ایک نوع کے انواع ذکر سے پس قیام کو کہ اول ہیئت اور اعظم اسکی ہے مقرر کیا واسطے قرآن کے کہ افضل ذکروں کا ہے اور بعد مقرر کرنے اللہ تعالیٰ کے گنجایش اسکی نہیں ہے کہ تاکہ خلاف اسکا کریں اور اگر کرینگے تو حرام ہوگا یا مکروہ اور یہ امر تعبدی ہے کہ عقل جاری نہیں ہوتی اسکی نہیں معلوم کر سکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنے کی رکوع میں یعنی سبحان ربی العظیم پڑھو اور سجدے میں جو دعا کرنے کو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے مطلب اپنا مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اسکی کرے کہ کریموں کی تعریف وغیرہ کرنی بھی حقیقت میں مانگنی ہوتی ہے پس سجدے میں جو بہت دعا کرنے کو فرمایا دونوں قسموں کو شامل ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کا اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح دعا سے منع کرتے ہیں وہ بھی بجا لا نظر دعا کے سے خالی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جسکو باز رکھا ہے ذکر نے سوال کرنے میرے سے دیتا ہوں میں اسکو افضل اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو لیکن چاہیے یوں کہ اسوقت میں فکر خلوص دل سے کرے اور بعضے محققین حنفیہ نے تطبیق اسمیں یوں بیان کی ہے کہ نوافل میں دعا صریح کرے اور فرائض میں اقتصار تسبیحات پر کرے **وعن ابی ھریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کہتا ہے امام

۲۰

سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیری ہی حمد ہو پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اسکا کہنے فرشتوں کے بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے گناہ اسکے جو کہ پہلے کیے ہیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کلام متعلق اس مقام کا باب القراءۃ کی پہلی فصل میں گذر چکا اور گناہ صغیرہ موافق وعدے کے بخشے جاتے ہیں اور کبائر بھی ازراہ فضل کے چاہے تو بخشدے وح ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں بھر اور زمینوں بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے یعنی بعد آسمان و زمین کے اور چیزیں کہ ہنوز نہیں پیدا کی ہیں پیدا کرے روایت کی یہ مسلم نے ف کلمات جو بعد ربنا لک الحمد کے ہیں نماز نفل میں پڑھنے ہیں حنفیہ کے نزدیک وح ع +

وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمانوں و زمین کے اے لائق تعریف اور بزرگی کے لائق تر ہے اس چیز سے کہ کہا بندے نے یعنی حضرتؐ نے یا سب بندوں نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا اس چیز کو کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَّرَاءَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرتؐ کے اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت پاک یعنی آمیزش شرک و ریا سے برکت کی گئی اسمیں یعنی ساتھ کثرت اور اخلاص اور حضور کے پس جب پھرے حضرتؐ نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا اب یعنی ان کلموں کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ میں تھا فرمایا کہ دیکھا میں نے کچھ اوپر تیس فرشتے ہیں کہ جلدی کرتے ہیں کون ان میں سے لکھے ثواب ان کلموں کا پہلے روایت کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی اور قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہاں تک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع میں اور سجدے میں روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف شرح حنفیہ [illegible]

مین لکھا ہو کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع سجود مین آنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آ جاوین فرض ہو نزدیک ابو یوسف کے اور
تینون اماموں کے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار اسکی بقدر ایک تسبیح کے ہو اور واجب ہو نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رح کے پھر کہا شرح منیہ مین
کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونون سجدون مین اور طمانیت سب یہ فرض ہین نزدیک ابو یوسف کے اور نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح
کے سنت ہین اور ابن ہمام نے کہا ہو لائق یہ ہو کہ ہووے قومہ اور جلسہ واجب ٭ ع ٭ **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ و . . روایت ہو عقبہ بن عامر سے کہا جب اتری
یہ آیۃ پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بڑے کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیۃ کا رکوع اپنے مین یعنی کہو سبحان ربی العظیم
پھر جب اتری یہ آیۃ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدے اپنے مین یعنی پڑھو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ
ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ٭ **وعن** عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ وَ
إِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ
اور روایت ہو عون بن عبد اللہ سے اسنے نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکوع کرے
ایک تمہارا پس کہے رکوع اپنے مین سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اسکا اور یہ ہو ادنی درجہ اسکا اور جس وقت کہ سجدہ کرے پس
کہے سجدے اپنے مین پاک ہو پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اسکا اور یہ ادنی درجہ اسکا ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے نہین سند اسکی متصل اسواسطے کہ تحقیق عون نے نہین ملاقات کی ابن مسعود سے **ف** یعنی ادنی درجہ کمال سنت کا تین
بار ہو ورنہ اصل سنت ایکبار مین بھی ادا ہو جاتی ہو اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہو اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھ حد
نہین ہو بعضوں نے دس تک کہا ہو اور بعضوں نے قریب مقدار قیام کے لیکن امام کو رعایت مقتدیوں کی لازم ہو اور ساتھ حدیث منقطع
کے دلیل پکڑنا ضرر نہین کرتا اسلیے کہ اسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہو اجماعاً ٭ ع ٭ **وعن** حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى
عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ
وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ الْأَعْلَى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہو حذیفہ
سے کہ انھوں نے نماز پڑھی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلعم کہتے رکوع اپنے مین سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنے مین
سبحان ربی الاعلی اور نہین آتے تھے کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے اور مانگتے دعا اور نہین آتے کسی آیۃ عذاب کی پر مگر کہ ٹھہرتے اور پناہ
مانگتے عذاب سے روایت کی یہ ترمذی اور ابی داود اور دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول انکے الاعلی تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہو **ف** حمل کیا ہو اس حدیث کو علما ہمارے نے اور مالکیہ نے اسپر کہ یہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل تھی اسلیے کہ وہ جائز نہین کہ
پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراءۃ کے نماز فرض مین اور ممکن ہو کہ اسکا جواز ہو کہ کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز

٩٠-٨

کے نیچے لوان بھی کیا ہو فرضوں میں اور لکھا ہے شیخ جزری نے کہ یہ حدیث مسلم نے بھی روایت کی ہے پس اسکو جان میں چھوڑ دینا تھا اگر صحاح میں لانا مولف ہو ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ رکوع کیا ٹھہرے بقدر سورہ بقرہ کے اور کہتے تھے رکوع اپنے میں پاک ہے صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہ نسائی نے ف یہ نماز تہجد کی تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ نماز کسوف کی تھی ع ح

وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن جبیر سے کہ کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہتے تھے نہیں پڑھی میں نے نماز پیچھے کسی کے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت مشابہ ہو نماز میں ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوجوان سے یعنی عمر بن عبد العزیز سے کہا ابن جبیر نے کہ کہا انس نے پس اندازہ کیا ہم نے حضرت مسلم کے رکوع کا یا عمر کے رکوع کا دس تسبیحیں اور سجود انکے کا دس تسبیحیں روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنی جتنی دیر میں کہ وہ رکوع کرتے یا سجدہ کرتے اتنی دیر میں ہم دس تسبیحیں پڑھ لیتے تھے پس وہ بھی دس تسبیحیں پڑھتے ہونگے یا کم یا زیادہ ع ح

وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا تحقیق حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہیں پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اسکو اور کہا اسکو حذیفہ نے نہیں نماز پڑھی تو نے یعنی پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہوں حذیفہ کو کہ اس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرت کے یعنی غیر طریقہ اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا روایت کی یہ بخاری نے ف وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اسپر یا اوپر اور تشدید فرمایا کہ جب نماز پوری نہ ہووے تو گویا بالکل ہی نہ ہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہے نماز قصدا وہ کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثروں کے جب کافر ہوتا ہے کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ بہر نوع اسکی وعید میں تامل کرے نہ کہ رکوع اور سجود بھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل جانے ع ح

وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں میں باعتبار چرانے کے وہ شخص ہے کہ چوری کرے نماز اپنی میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہے نماز اپنی سے فرمایا نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اسکا روایت کی یہ احمد نے ف چور نماز کا مال کے چور سے بترا اسلیے ہے کہ مال کا چرانے والا دنیا میں اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور بخشوا لیتا ہے اسکے مالک سے یا کاٹے جاتے ہیں ہاتھ اسکے پس نجات پاتا ہے عذاب سے آخرت میں بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہے حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدلے اس کے ہے اس سے عذاب کو

اور ہاتھ کچھ لگا نہیں سوائے ضرر کے +ع+ وعن النعمان بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما ترون في الشارب والزاني والسارق وذلك قبل ان تنزل فيهم الحدود قالوا الله ورسوله اعلم قال هن فواحش وفيهن عقوبة واسوء السرقة الذي يسرق من صلوته قالوا وكيف يسرق من صلوته يا رسول الله قال لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه مالك واحمد وروى الدارمي نحوه اور روایت ہو نعمان بن مرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان کرتے ہو بیچ حق شراب پینے والے کے اور زنا کرنے والے کے اور چوری کرنے والے کے یعنی گناہ انکا کس قدر ہی اور یہ پوچھنا پہلے نازل ہونے حدون کے تھا کہا اصحاب نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہو کہا کہ یہ ہین گناہ کبیرہ اور سزا نہیں ہو سزا اور بہت بڑی چوری چوری اسکی ہو کہ چرا وے نماز اپنی مین سے کہا اصحاب نے اور کس طرح چرا وے نماز اپنی مین سے اے رسول خدا کے فرمایا نہ پورا کرے رکوع اسکا اور نہ سجدہ اسکا روایت کی یہ مالک نے اور احمد نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے ف لفظ ترون تے کی زبر سے ہو معنی اسکے یہ ہین کہ کیا اعتقاد کرتے ہو اور ایک نسخہ مین تے کے پیش سے ہی معنی اسکے یہ ہین کہ کیا گمان کرتے ہو اور یہ پہلے نازل ہونے حدون کے تھا یہ راوی نے بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت صلعم نے یہ سوال پہلے اترنے حدون کے کیا تھا کہ جب تک برائی ان افعال کی اچھی طرح نہ معلوم تھی اور بعد اترنے حدون کے شک نہ رہا انکی برائی مین +ع+

باب السجود وفضله

اب ہو بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنے کے اور بزرگی اسکی کے ف معنی سجدے کی لغت مین ہین سر زمین پر رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنی اسکے یہ ہین کہ سر زمین پر رکھنا اور بوجہ مخصوص کے +ع+

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين ولا نكفت الثياب ولا الشعر متفق عليه روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہوں مین یہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونوں ہاتھوں پر اور گھٹنوں پر اور پنجوں پر دونوں قدموں کے اور نہ اکٹھا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنی سجدے کے وقت یہ سب زمین پر رکھوں اور اکثر اماموں کا مذہب ہو کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دونوں سے کرے بغیر اسکے سجدہ روا نہیں ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک اگر پیشانی سے فقط کرے جائز ہو لیکن مکروہ ہو بغیر عذر کے اور اگر ناک سے فقط کرے تو صاحبین اور شافعی کے نزدیک جائز نہیں مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سے جائز ہو اور امام ابو حنیفہ سے دو روایتیں ہین ایک روایت مین جائز نہیں اور ایک روایت مین جائز ہو لیکن مکروہ اور رکھنا قدموں کا سجدے مین ضرور ہو اگر دونون پانون سجدے مین اٹھائے تو نماز فاسد ہوتی ہو اور اگر ایک اٹھائے تو مکروہ ہو اور سجدے مین فرض ہو رکھنا انگلی قدم کا طرف قبلے کے اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ رکھے تو نہیں جائز اور لوگ اس سے ہین غافل کذا فی الدر المختار اور اور جگہ در مختار مین ہو کہ کیا ہو کہ فرض ہو سجدہ کرنا ساتھ پیشانی کے اور دونوں قدموں کے اور رکھنا ایک انگلی کا دونوں قدموں مین سے شرط ہو اور رکھنا ہاتھوں کا اور زانو کا سنت ہو نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کے اور نہ اکٹھا کرین کپڑون کو یعنی سجدے مین جاتے وقت کپڑے سمیٹین تاکہ خاک آلودہ نہوں اسے بھی منع فرمایا بغیر اس غرض کے یون ہی سمیٹین یا دامن باندھ لین یہ بھی منع ہو اور اکٹھا کرنا بالون کا یہ ہو کہ جمع کرکے دستار وغیرہ مین رکھے یہ بھی مکروہ ہو چاہیے بالون کو چھوڑے رکھے تا وہ بھی سجدہ کرین +ع+ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتدلوا في السجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب متفق عليه اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ ٹھہرو تم سجدے مین اور نہ بچھادے ایک تمہارا دونون ہاتھ اپنے مانند بچھانے کتے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہو کہ مراد اعتدال سے طمانیت ہو یعنی خاطر جمعی سے سجدے مین ٹھہرنا اور طیبی نے کہا ہو کہ مراد اعتدال سے سجدے مین یہ ہو کہ ہموار و رکھے پیٹھ اور زمین پر رکھے دونون ہاتھ اور اٹھائے رکھے زمین سے دونون کہنیان اپنی اور الگ رکھے پیٹ کو رانون سے + ح **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ سجدہ کرے تو پس رکھ زمین پر دونون ہاتھ اپنے اور بلند کر دونون کہنیان اپنی روایت کی یہ مسلم نے **ف** سجدے مین ہاتھ زمین پر کانون کے سامنے رکھے اور انگلیان ملی رکھے اور ہاتھ کھلے رکھے کہ کپڑے سے ڈھکنے مکروہ ہین اور بلند کر کہنیان یعنی زمین سے یا دونون پہلوون سے یہ حکم خاص مردون ہی کے لیے ہو عورتون کو چاہیے کہ کہنیان زمین پر رکھین اور پہلوون سے ملی رکھین کہ ستر اسمین خوب ہوتا ہو + ع ح **وعن** مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ كَمَا صَرَّحَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ اور روایت ہو میمونہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ سجدہ کرتے فرق سے رکھتے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرنا نیچے ہاتھون آنکے کے تو گذر جاتا یہ لفظ ابو داود کے ہین جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنہ مین ساتھ اسناد اپنی کے اور مسلم مین معنی اسکے ہین یعنی لفظ اُسکے اور ہین کہ وہ یہ ہین کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذرنا آگے ہاتھون آنکے کے البتہ گذر جاتا **ف** فرق سے رکھتے دونون ہاتھ اپنے یعنی دونون بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ رکھتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہو تو اُسکو سخلہ کہتے ہین اور جب ذرا بڑا ہوتا ہو اور راہ چلنے لگتا ہو تو اُسکو بہمہ کہتے ہین آور یہ لفظ ابو داود کے ہین مقصود مؤلف کا اعتراض کرنا ہو صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل مین لانا مناسب نہ تھا کیونکہ اُسمین شیخین ہی کی روایتین ہوتی ہین + ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے کھولتے ہاتھ اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلون اُنکی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بحینہ نام عبد اللہ کی مان کا ہو اور مالک باپ عبد اللہ کا ہو اسلیے مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہین اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت لکھتے ہین تا سمجھین لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہو بلکہ عبد اللہ ہی کی دونون صفتین ہین ابن مالک بھی اور ابن بحینہ بھی اور ظاہر یہ ہو کہ جس نماز مین کہ عبد اللہ نے حضرت کو دیکھا اُسمین بدن مبارک پر کپڑا نہ تھا یا مراد یہ ہو کہ جگہ بغل کی معلوم ہوتی تھی اور سفیدی بغلون کی اسلیے کہی کہ بغلین حضرت کی سفید تھین جیسا کہ تمام بدن تھا کیونکہ راہ سیاہ نہ تھین جیسی کہ اور لوگون کی ہوتی ہین + ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے مین یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے روایت کی یہ مسلم نے **ف** طیبی کہتے یہ دعا پڑھتے تھے پس احتمال ہو کہ تسبیح کے ساتھ پڑھتے ہون یا بعد اُسکے اور چھپے گناہون سے وہ مراد ہین کہ لوگون سے چھپے ہوتے ہین ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونون برابر ہین علم السر واخفی یعنی جانتا ہو وہ پوشیدہ اور بہت

پوشیدہ کو ۴۰ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہ پایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر پس ڈھونڈھا میں نے انکو پس جا پہونچے ہاتھ میرے حضرت کے قدموں پر اس حال میں کہ وہ سجدے میں تھے اور دونوں قدم کھڑے تھے اور وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق پناہ مانگتا ہوں ساتھ رضامندی تیری کے غضب تیرے سے یعنی ان افعال سے کہ لازم کرے غصہ کو تجھ پر یا میری امت پر اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے تجھ سے یعنی ساتھ رحمت تیری کے قہر تیرے سے نہیں گن سکتا میں تعریف تجھ پر تو ویسا ہی ہے کہ جیسی تعریف کی تو نے اوپر ذات اپنی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اعوذ بک منک حاصل پہلے فقروں کا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو مرد کا نہیں ٹوٹتا جیسے کہ مذہب ہمارا ہے اور نہیں گن سکتا میں تعریف تجھ پر یعنی میں طاقت نہیں رکھتا کہ تیری تعریف کر سکوں جیسا کہ تو مستحق ہے اسکا تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تعریف کی تو نے اپنی ذات پر یعنی پس کہا ہے میں فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے کہ وہ پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا ہے پروردگار عالموں کا اور اسی کے لیے ہے بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ غالب دانا ہے ۴۰ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہونا بندے کا اپنے رب سے تحقیق ہے اس حال میں کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے پس بہت کرو دعا روایت کی یہ مسلم نے **ف** اللہ تعالیٰ ہر حال بندے سے نزدیک ہے اور سجدے میں سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے یعنی راضی ہوتا ہے بندے سے اور دعا قبول کرتا ہے اسلیے حکم دعا کا فرمایا ۴۰ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلِيْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ پڑھتا ہے بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہے یعنی پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہوا اے مصیبت مجھے حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اسکو بہشت ہے اور حکم کیا گیا میں ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی میں نے پس میرے لیے آگ ہے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ربیعہ بن کعب سے کہا تھا میں کہ رات گذارتا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا میں حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت انکی یعنی مسواک و مصلی وغیرہ پس کہا مجھکو مانگ یعنی جو چاہ خیر دنیا و آخرت کی پس کہا میں نے مانگتا ہوں آپ سے رفاقت بہشت میں کہا یا سوا اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہے یا سوا اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑا ہے کچھ اور چاہ کہا میں نے مطلب میرا وہی ہے کہ عرض کیا میں نے فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدوں کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** پس فرمایا مانگ یہ بسبب خوش ہونے کے فرمایا بیچ مقام مکافات کے یعنی بدلے میں خدمت کے اور پس مدد کر میری یعنی اگر شعری ہے تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدوں کے یعنی بسبب نماز پڑھنے

اور دعا کرنے کے سجدوں میں قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنے میں دعا کرتا ہوں اور عاشق ہوں تیری شفاعت میں کوشش کرتا ہوں بشرطیکہ چاہیئے فرماوے تو بھی پیر عمل کرے سکے راہ حاصل ہونے شفاعت و تدبیر کار کی یہی ہے بیت فتح قفل ابجد کلید است سے عزیزم جنبش از دست تو میخواہند نیز وا ورس حدیث ۱۲ سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگوں کی اور راضی کرنا انکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصاً رضائے سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہیں صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اور اس میں تنبیہ ہے اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب جدا نے نعمتوں آخرت کے کہ باقی اور دایم ہیں رکھے اور طرف لذتوں دنیائے فانی کے التفات نہ کرے لیکن شرط یہ ہے کہ بندگی میں اپنی طرف سے قصور نہ کرے نری ہوس اور آرزو اکتفا نہیں کرتی ہے بیکار نمیشود ارز رو و رکھنی دیاہسرکومتا ہی بیت کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد کار ع ح ع

وعن مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے کہ چیلے آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا میں نے خبر دو مجھکو ساتھ ایک عمل کے کہ کروں میں اسکو داخل کرے مجھکو اللہ سبب اسکے بہشت میں پس چپ رہا پھر پوچھا میں نے اسکو پس چپ رہا پھر پوچھا میں نے اس سے تیسری بار پس کہا پوچھا تھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو نہیں سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجھکو اللہ سبب اسکے باعتبار درجہ کے اور دور کریگا تجھ سے سبب اسکے گناہ کو کہا معدان نے پھر ملاقات کی میں نے ابو درداء سے پس پوچھا میں نے انسے پس کہا واسطے میرے مانند اس چیز کے کہ کہا مجھسے ثوبان نے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ثوبان نے دو بار میں جواب نہ دیا تا رغبت اور شوق سائل کو زیادہ ہوا اور مراد سجدوں سے سجدہ نماز کے ہیں یا تلاوت کے یا شکر کے ع ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے وائل بن حجر سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ ارادہ کرتے سجدہ کرنے کا رکھتے دونوں گھٹنے اپنے پہلے ہاتھوں اپنے سے اور جسوقت کہ ارادہ اٹھنے کا کرتے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے پہلے گھٹنوں اپنے سے روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابو داود کی میں آیا ہے کہ اٹھتے تھے حضرت گھٹنوں اپنے پر اور ٹیکتے تھے ہاتھ اپنے ران اپنی پر اور لکھا ہے علماء نے کہ رکھنا اعضائے سجدے کا زمین پر بحسب قرب کے ہے کہ جو عضو زمین سے نزدیک تر ہے رکھنا اسکا پہلے ہے اور اٹھانے میں برخلاف اسکے اور صحیح رکھنے پیشانی اور ناک کے ترتیب نہیں کہ دونوں بیچ حکم ایک عضو کے ہیں اور نزدیک بعضوں کے ناک پہلے رکھے کہ نزدیک تر ہے ساتھ زمین کے اور مستحب ہے کہ اگر دشوار ہو رکھنا زانوؤں کا پہلے ہاتھ کے سبب کسی عذر کے مانند موزہ وغیرہ کے تو رکھے ہاتھ پہلے زانو کے ع ح ع

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيْلَ هٰذَا مَنْسُوْخٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے ایک تمہارا پس نہ بیٹھے جیسا بیٹھتا ہے اونٹ

اور چاہیے کہ رکھے دونون ہاتھ اپنے پہلے زانوؤن اپنے سے روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے کہا ابوسلیمان خطابی نے کہ حدیث وائل بن حجر کی بہت ثابت ہے اس حدیث سے اور کہا گیا یہ حدیث منسوخ ہے **ف** نہ بیٹھے مانند بیٹھنے اونٹ کے یعنے گھٹنے نہ رکھے پہلے ہاتھون کے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے مشابہت دی اُسکو ساتھ بیٹھنے اونٹ کے باوجودیکہ اونٹ رکھتا ہے ہاتھ پہلے پاؤن کے اسلیے کہ گھٹنا آدمی کا پاؤن مین ہوتا ہے اور گھٹنا جانور کا ہاتھ مین پس جب گھٹنے پہلے رکھے تو مشابہ ہوا اونٹ کے بیٹھنے کے پس یہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کے کہ وہ دلالت کرتی ہے اوپر رکھنے زانوؤن کے پہلے ہاتھون کے اور درمیان اماموں کے بھی اختلاف ہے جمہور ائمہ اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل عمل حدیث وائل بن حجر پر کہ پہلے گذری کرتے ہین کہ زانو پہلے ہاتھون کے رکھتے ہین اور مالک اور اوزاعی اور ایک اور جماعت علما کی عمل اس حدیث ابوہریرہ پر کرتے ہین کہ ہاتھ پہلے زانوؤن کے رکھتے ہین پس لکھا ہے علما نے کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہے حدیث ابوہریرہ کی سے اور ایک جماعت نے حفاظ سے اُسکو صحیح کیا ہے اور ترجیح دیا ہے اور جب دو حدیثین مختلف آتی ہین تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ حدیث وائل کی ناسخ ہے حدیث ابی ہریرہ کی اور صحیح ابن خزیمہ کے آیا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے مین جاتے تھے تو ابتدا کرتے تھے ساتھ گھٹنون کے پس انھین دونون وجہون پر اشارہ کیا مؤلف نے ساتھ قول اپنے کے قال ابوسلیمان آخر تک ﴿ع ع﴾ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان مین دونون سجدون کے یاالٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت سے رکھ مجھکو یعنے بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دے مجھکو روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے **وعن** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْلِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے درمیان دونون سجدون کے اے رب میرے بخش مجھکو روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے **ف** ابن ماجہ کی روایت مین اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہے ﴿ع ع﴾

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے عبدالرحمن بن شبل سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کی سے اور بچھا دینے درندے کی سے اور یہ کہ جگہ مقرر کر رکھے آدمی مسجدون مین جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **ف** یعنے سجدے سے سر جلدی نہ اٹھائیے جیسے کہ کوا دانہ اٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانہ اٹھا لیتا ہے اور سجدے کے وقت پہونچے زمین پر نہ بچھا دے جیسے کہ درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہین مثل کتے بھیڑیے وغیرہ کے اور مسجد مین نماز کے لیے ایک جا سے نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسی کو وہان نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جا سے مقرر کر لیتا ہے کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانون کی ہے اپنے لیے ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اور کو اُس سے منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہے اور حلوانی رح سے منقول ہے کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہے یہ کہ پکڑے مسجد مین مکان معین کہ اُسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہے اُسمین لہ جلدی ہوتی ہے اُسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اُسکو چنانچہ اسی لیے مکروہ ہے روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہے اُسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر کرے واسطے غرض فاسد کے ﴿ع ع﴾ **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تیرے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں واسطے نفس اپنے کے اور
مکروہ رکھتا ہوں تیرے لیے وہ چیز کہ مکروہ رکھتا ہوں واسطے نفس اپنے کے نہ اقعا کر درمیان دو سجدوں کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** معنی اقعا
کے یہ ہیں کہ لگا دے آدمی سرین اپنے زمین سے اور کھڑا رکھے ران اور پنڈلیوں کو اور رکھے ہاتھ اپنے زمین پر مانند کتے کے قول صحیح یہی معنی اقعا کے ہیں
یہی ہے اور بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں کہ پنجے کھڑے کر کے ایڑیوں پر درمیان میں سجدوں کے بیٹھے اور یہی معنی اقعا کے علما نے لکھے ہیں غرضکہ یہ مکروہ ہے
سب علما کے نزدیک ۱۲ ح **وعن** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے طلق بن علی حنفی سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اس بندے کے کہ نہیں سیدھی کرتا اس میں پیٹھ اپنی وقت رکوع
کے اور سجدے کے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنے نماز قبول نہیں کرتا ہے اللہ اسکی کہ رکوع اور سجدے میں پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہیں رکھتا ۱۲ ح
وعن نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ
عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے نافع سے کہ ابن عمر تھے کہتے جو شخص کہ رکھے پیشانی اپنی زمین پر یعنے سجدہ کرے پس چاہیے کہ رکھے دونوں ہاتھ اپنے اس جگہ پر کہ
رکھی ہے اسپر پیشانی اپنی پھر جسوقت اٹھے پس اٹھا دے دونوں ہاتھوں کو اسلیے کہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ سجدہ کرتا ہے منہ روایت
کی یہ مالک نے **ف** رکھے دونوں ہاتھ اس جگہ پر کہ رکھی ہے اسپر پیشانی اپنی یعنے ہاتھ برابر پیشانی کی جگہ کے رکھے جیسے کہ مختار ہمارے
نزدیک ہے برابر مونڈھوں کے جیسے کہ مختار شافعی کا ہے یا معنے یہ ہیں کہ ہاتھ بھی زمین پر اسطرح رکھے کہ جسطرح پیشانی رکھی ہے یعنے قبلہ رخ ۱۲ ح

باب التشہد

باب ہے بیچ بیان تشہد کے **ف** معنے شہادت کے ہیں خبر سچ دینی کہ اسمیں دل ساتھ زبان کے موافق ہو اور
گواہی دینی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اس علم کا کہ دل میں ہے اور شرع میں تشہد کہتے ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ
کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز میں پڑھتے ہیں یعنی التحیات کو تشہد اسلیے کہا کہ اسمیں کلمہ شہادتین کا بھی ہوتا ہے ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ
الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ
وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ
اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایاں ہاتھ اپنا بائیں گھٹنے اپنے پر اور رکھتے
داہنا ہاتھ اپنا داہنے گھٹنے اپنے پر اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن ۵۳ کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت کے اور ایک روایت میں یوں ہے
کہ تھے جسوقت کہ بیٹھتے نماز میں رکھتے دونوں ہاتھ اپنے اوپر گھٹنوں اپنے کے اور اٹھاتے انگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹھے کے ہے دعا
مانگتے ساتھ اسکے یعنے اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتھ اسکے اور رکھتے بایاں ہاتھ اپنا اوپر زانو اپنے کے کھلا ہوا اسپر روایت کی یہ مسلم نے
ف ہاتھ کھلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کے یعنے ران پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے یعنے اہل حساب گنتی کے وقت انگلیاں
بند کرتے جاتے ہیں اور ہر ایک کو واسطے عدد معین کے مقرر کیا ہے کہ اکائیوں کے لیے نشان رکھے اور دہائیوں کے لیے نشان اور سیکڑوں

کے لیے یہاں اور ہزاروں کے لیے یہاں پس کہا راوی نے کہ حضرت نے اشارہ کے لیے اس طرح انگلی بند کی جس طرح ترپن کے لیے بند کرتے ہیں صورت اسکی یہ ہی کہ بند کرے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی اور انگلی شہادت کی کھلی رکھے اور رکھے انگوٹھے کے سر کو انگلی شہادت کی جڑ میں امام شافعی نے اور امام احمد نے ایک روایت میں اسی حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہی یعنی نوے کی اسکی صورت یہ ہی کہ بند کرے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور کھولے انگلی شہادت کی اور رکھے سر انگوٹھے کا اوپر بیچ کی انگلی کے اور حلقہ کرے نزدیک حنفیہ کے اور مختار مذہب امام احمد میں یہی ہی اور شافعی بھی بیچ قول قدیم کے ساتھ اسکے قائل ہیں اور بیچ حدیث مسلم کے عبد اللہ بن زبیر سے کہ آگے مذکور ہو ویگا اور بیچ حدیث احمد اور ابو داود کے بھی وائل بن حجر سے آیا ہی اور نزدیک مالک کے بند کرے سب انگلیاں اپنے ہاتھ کی اور کھلی رکھے انگلی شہادت کی اور بیچ بعضی حدیثوں کے اشارہ بغیر عقد کے بھی آیا ہی اور مختار بعضے حنفیہ کا بھی یہی ہی غالبا عمل آنحضرت کا بھی مختلف تھا کبھی اس طرح اور کبھی اس طرح اور وجہ تطبیق کی بیچ اکثر جگہوں کے کہ روایت مختلف آئی ہیں یہی ہی اور جاننا چاہیے کہ حنفیہ ماوراء النہر اور ہندوستان کے نے اس عمل عقد اور اشارت کو ترک کیا ہی اور متقدمین کرتے تھے اور انکے متاخرین میں اختلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علماے حرمین کے اور اور شہروں عرب کے کرنا اسکا ہی اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کے نے کہا ہی کہ بیچ اول تشہد کے شہادتین تک نہ کھلا رکھے اور بیچ وقت تہلیل کے انگلیاں بند کرے اور اشارہ کرے اور کہا ہی کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کے ہی اور محیط میں لکھا ہی کہ اٹھانا داہنے سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے سنت ہی اور اسیطرح ابو یوسف سے روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہیں روایات اصحاب ہمارے کی کہ یہ سنت ہی پس مذہب ائمہ کا محدثین اور فقہا اور بہت صحابہ اور تابعین اور علما کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا اور بہت حدیثیں اور اقوال صحابہ کے اسمیں وارد ہوئے ہیں تو عمل کرنا اسپر اولے اور ارجح ہی اور صورت اشارہ کی یہ ہی کہ اٹھاوے انگلی وقت کہنے الا اللہ کے نزدیک شافعیہ کے اور ہمارے نزدیک اٹھاوے وقت کہنے لا الہ کے اور رکھ دے نزدیک کہنے الا اللہ کے اور چاہیے کہ اشارہ اوپر کی جانب نہ کرے تا وہم نہ دلاوے جہت کا اور دعا مانگے یعنی اشارہ ساتھ وحدانیت حق کے کرے نزدیک کہنے لا الہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بھی کہتے ہیں اسلیے کہ اس سے بھی لائق انعام و اکرام کے ہوتا ہی۔ ع ح ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹھتے یعنی نماز میں تشہد پڑھنے کو رکھتے داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے اور بایاں ہاتھ اپنا اوپر بائیں ران اپنی کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے اور رکھتے انگوٹھا اپنا اوپر بیچ کی انگلی اپنی کے اور پکڑتے بائیں ہاتھ اپنے سے گھٹنا اپنا یعنی کبھی یوں بھی کرتے روایت کی یہ مسلم نے ف ہمارے مذہب میں اشارہ کے وقت اسی طرح حلقہ کرتے ہیں اور شافعیہ کے یہاں جب التحیات کے لیے بیٹھے اسوقت سے حلقہ کرے اور ہمارے نزدیک اشارہ کے وقت حلقہ کرے۔ ع ح ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّهُ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ

وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم جب وقت کہ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہم بیچ بیٹھنے تشہد کے پہلے شروع ہونے اسکے کے سلام ہے اللہ پر پہلے سلام بھیجنے کے اوپر بندوں اسکے کے سلام ہے جبرئیل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اوپر فلانے کے یعنے اور فرشتے پر فرشتوں میں سے یا نبی پر انبیا میں سے پس یہ کلمات عوض التحیات کے پڑھا کرتے تھے پس جبکہ پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے فارغ ہوئے نماز سے متوجہ ہوئے ہمپر ساتھ منہہ اپنے کے یعنے نہ ساتھ ترے کلام کے فرمایا نہ کہو سلام اللہ پر اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے یعنے سالم ہے سب نقصانوں سے اور آفتوں سے اور دیتا ہے سلامتی بندوں کو آفات ظاہر اور باطن کی سے پس سلامتی اسکے لیے ثابت ہے اور اسی سے ہے اور دعا کرنی ساتھ سلامتی کے اسکے لیے چاہیے کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹھے ایک تمہارا نماز میں پس چاہیے کہ کہے بندگی منہہ سے کہنے کی یعنے جو کچھ کہ منہہ سے پڑھتے ہیں اور اچھی بات منہہ سے نکالتے ہیں واسطے اللہ کے ہے اور بندگی بدن کی یعنے نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنے زکوٰۃ وغیرہ یہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلامتی ہے تجپر سب آفتوں سے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہمپر یعنے جو کہ حاضر ہیں قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سے اور اوپر بندوں نیکبخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہے یہ دعا نمازی پہونچتی ہے برکت اسکی ہر بندے نیک کو کہ آسمان میں ہے اور زمین میں ہے بعد اسکے ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کا اور اصل تمام اعمال کا ہے فرمایا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود قابل بندگی کے سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اسکے ہیں اور رسول اسکے پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا میں سے جو کہ خوش آوے اسکو پس دعا مانگے اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ روایت کی گئی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ثنا کی اللہ تعالے کی ساتھ ان کلمات کے التحیات للہ والصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالے نے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلعم نے علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی اور قید صالح کی اسلیے لگائی کہ سلام کرنا نہیں لائق ہے مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہے کہ قائم ہو ساتھ حقوق اللہ تعالے کے اور بندوں کے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صلاح ایک حالت ہے کہ زوال ہو ارادہ اپنے کا اور تمام ہو مراد حق چاہیے کہ ایسا راضی برضا اور سونپنے والا امور اپنے کا طرف اللہ تعالے کے ہو جیسے لڑکا بیچ ہاتھ دایہ کے اور میت بیچ ہاتھ نہلانے والے کے انتہی جب بندہ اس حال کو پہونچتا ہے تو ضرور سب آفات نفسانی اور زمانہ کی سے امن میں ہوتا ہے اور التحیات پڑھنی دونوں قعدوں میں اور قعدہ بیچ کا واجب ہے اور قعدہ اخیر کا فرض ع ح ع ح

وعن عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے کہ سکھاتے ہمکو سورہ قرآن سے پس تھے کہتے یہ کہ عبادتیں منہہ سے کہنے کی بابرکت اور بندگیاں بدن کی اور بندگیاں مال کی اللہ ہی کے لیے ہیں سلام ہے تجپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندوں اللہ کے کہ نیکبخت ہیں گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد رسول خدا کے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور نہیں پایا میں نے بیچ صحیحین کے اور بیچ جمع بین الصحیحین کے میں لفظ سلام علیک

اور سلام علینا کی بغیر الف ولام کے ولیکن روایت کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ترمذی سے **ف** اس تشہد ابن عباس کے پر عمل اکثر
شافعیہ کا ہے اور ہمارے مذہب میں عمل ہے ابن مسعود کے تشہد پر جو کہ پہلے مذکور ہوا لکھا ہے محدثین نے کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح تر ہے اور شیخ ابن حجر شافعی
نے کہا کہ صحیح ترین حدیث کہ روایت کی گئی ہے تشہد میں حدیث ابن مسعود کی ہے اور مذہب امام احمد کے میں بھی یہی ہے اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین
سے اسی پر ہیں اور امر فرمایا ہے حضرت نے اسکے سیکھنے اور سکھانے کے لیے امام احمد کے مسند میں آیا ہے کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابن مسعود کو کہ تعلیم کریں اسکو لوگوں کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اپنے ہاتھ میں اور تعلیم کیا
مجھکو تشہد جیسے کہ تعلیم کرتے تھے مجھکو قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری اور مسلم میں ہے اور حدیث ابن عباس کی افراد مسلم سے اور تشہد امام مالک کا
تشہد عمر کا ہے التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکھا ہے علماء نے کہ جائز ہے جس طرح کہ پڑھے کلام
اولیٰ اور افضل میں ہے اور یہ تشہد ابن عباس کے مصابیح والے نے سلام علیک و سلام علینا بغیر الف اور لام کے ذکر کیے ہیں اسپر مؤلف
مشکوٰۃ کے نے اعتراض کیا سا تھا اس تحمل اپنے کے ولم اجد آخر تک حاصل اسکا یہ کہ لا ما صاحب مصابیح کا اسکو پہلی فصل میں صحیح نہ ہوا واللہ اعلم بالصواب

الفصل الثانی

عن وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اُصْبُعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہے وائل بن حجر سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھر بیٹھے حضرت یعنی بعد اٹھانے سر کے سجدے سے پس بچھایا
بایاں پاؤں اپنا اور رکھا بایاں ہاتھ اپنا اوپر بائیں ران اپنی کے اور الگ رکھی کہنی داہنی اوپر داہنی ران اپنی کے یعنے کہنی پہلو سے ملائی
نہیں وقت رکھنے اسکے کے ران پر اور بند رکھیں دونوں انگلیاں یعنے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنے بیچ کی انگلی
اور انگوٹھے سے جیسے کہ حنفیہ کرتے ہیں پھر اٹھائی انگلی اپنی یعنے شہادت کی پس دیکھا میں نے انکو کہ ہلاتے تھے اسکو دعا مانگتے یعنے اشارہ
توحید کرتے تھے ساتھ اسکے **ف** لفظ ثم جلس سے مراد حدیث کا ہے کہ باقی بیان نہیں مذکور ہوئی اسمیں حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہے
یہاں فقط کیفیت جلسہ کی ذکر کی ہے اور امام مالک کے یہاں وقت اشارہ کے انگلی ہلاتے جاتے ہیں اور امام اعظم کے یہاں نہیں ہلاتے کیونکہ حدیث
آئندہ کی مخالف آ سکے ہے کہ اسمیں ہے لا یحرکہا اور ممکن ہے کہ مراد حرکت دینے سے اس حدیث میں اٹھانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اٹھانے میں ہلنا لازم ہے
پس اس توجیہ سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے اس حدیث میں اور حدیث آگے کی میں **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاُصْبُعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ
اور روایت ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے جس وقت کہ دعا کرتے یعنے کلمہ شہادت پڑھتے تو حید میں
اور نہ ہلاتے تھے اسکو روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نہیں تجاوز کرتی تھی نظر انکی اشارہ انکے سے **ف**
یعنے جس انگلی سے کہ اشارہ کرتے تھے نظر سے تجاوز نہ کرتی یعنے وقت انگلی اٹھانے کے نظر انگلی ہی پر رکھتے اور طرف نہ دیکھتے تا مضمون توحید کا
دل میں حاضر رہے اور خضوع اور خشوع حاصل ہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاُصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا اشارہ کرتا ساتھ دعا انگلیوں کے یعنے دونوں شہادت کی انگلیوں سے وقت پڑھنے تشہد کے

پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے
دعوات کبیر میں **ف** مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہیں جیسا کہ ابو داود اور نسائی کی روایت میں آیا ہے ۲ ع **وَعَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ
بیٹھے آدمی نماز میں اور وہ تکیہ کرنے والا ہو اپنے ہاتھ پر یعنے منع فرمایا اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا اٹھتے وقت ہاتھ زمین
پر ٹیک کر اٹھے روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں ہے کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ ٹیکے آدمی اپنے ہاتھوں پر جب وقت
کہ اٹھے نماز میں **ف** یعنے سجدہ وغیرہ سے جو اٹھے تو ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے یوں ہی اٹھ کھڑا ہو امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہے اور امام شافعی کے یہاں ہاتھ
ٹیک کر اٹھنے میں سند انکی یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنے ہاتھ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک یہ حدیث محمول ہے
بڑھاپے کی حالت پر کہ حضرت صلعم بسبب کبر سن کے اسطرح سے اٹھتے تھے نہ کہ بلا عذر ۴ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتوں پہلی کے یعنے پہلے قعدے میں کہ تشہد کے لیے بیٹھتے گویا کہ اوپر
پتھر گرم کے بیٹھنے والے تھے یہاں تلک کہ کھڑے ہوتے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے **ف** مراد یہ ہے کہ پہلے قعدے
میں کم بیٹھتے تھے درود و دعا نہ پڑھتے فقط التحیات پڑھ کر جلد کھڑے ہوتے جیسے کوئی گرم پتھر پر زیادہ بیٹھ نہیں سکتا جلد اٹھ کھڑا ہوتا ہے ۵ ع **الفصل
الثالث** فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا
التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت
ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورہ قرآن سے یعنے اسکے بھی الفاظ مختلف
ہیں جیسے کہ الفاظ قرآن کے مختلف ہیں باعتبار قرات کے چنانچہ اس روایت میں یوں ہے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق
اللہ کے بندگی تمہ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلام ہو تجھپر اے نبی اور رحمت
اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہو ہمپر اور اوپر بندوں نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں
یہ کہ محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں مانگتا ہوں میں اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے دوزخ سے روایت کی یہ نسائی نے
وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ
وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھے عبد اللہ بن عمر جس وقت بیٹھتے نماز میں رکھتے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونوں گھٹنوں اپنے کے اور اشارہ کرتے
ساتھ انگلی اپنی کے اور دیکھتے رہتے انگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہت سخت ہے شیطان پر لوہے سے کہا
راوی نے مراد رکھتے تھے حضرت صلعم ساتھ ضمیر ہی کے انگلی شہادت کی یعنے اشارہ کرنا شہادت کی انگلی سے سخت تر ہے شیطان پر نیزہ وغیرہ

مارنے سے روایت کی یہ احمد نے ف کیونکہ سبب اشارہ کرنے توحید کے شیطان کی قطع ہو جاتی ہے واقع ہونے مصلی کے سے غم کے اور فکر میں ہو ع **وعن** ابنِ مسعودٍ قالَ مِنَ السُّنَّۃِ اِخفاءُ التَّشَھُّدِ رواہ ابوداؤد والترمذی وقالَ ھٰذا حدیثٌ حسنٌ غریبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سنت سے ہے آہستہ پڑھنا تشہد کا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہے کہ سنت یوں ہے تو وہ بیچ حکم اس قول اسکے ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حدیث مرفوع کے حکم میں ہے یہی مذہب ہے جمہور محدثین اور فقہا کا ❊ ع ❊

بابُ الصَّلوٰۃِ علی النَّبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلَّم وفضلِھا

باب ہے بیچ بیان درود بھیجنے نبی صلعم کے اور فضیلت اسکی کے ف صلوۃ کے معنے ہیں دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت صلعم پر بندون کی طرف سے طلب کرنا ہے رحمت کا جناب باری تعالے سے انکے لیے کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا و آخرت کی کو اور اللہ تعالے نے امر کیا ہے بندون کو ساتھ صلوۃ و سلام بھیجنے کے حضرت صلعم پر اس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہے علماء نے اسپر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے پس بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنے اور بعضوں نے کہا ہے ایکبار فرض ہے ساری عمر میں جیسے گواہی دینی ساتھ نبوت انکی کے اور زیادہ اسپر مستحب اور مسنون سنتون اور شعار اسلام سے ہے اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالے نے مومنون پر کہ صلوۃ و سلام بھیجیں انکے پیغمبر پر اور نہیں کیا اسکے لیے وقت معین پس واجب ہے کہ بہت کیا جاوے درود اور غفلت نکیجاوے اسمین بعضے علماء نے قول اول کو صحیح تر کہا ہے اور شافعی نے فرض کہا ہے اسکو تشہد میں اور کہا ہے علماء نے کہ یہ قول شافعی سے شاذ ہے موافقت نہیں کی ہے انکی بیچ اسکے کسی نے اور معتمد نزدیک ابوحنیفہ کے یہ ہے کہ کئی بار ایک مجلس میں نام مبارک حضرت کا سنے تو ایکبار واجب ہوتا ہے درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات میں درود پڑھنا سنت ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ آیا صلوۃ و سلام جائز ہے غیر انبیاء پر بالاستقلال یا نہیں مختار نزدیک جمہور کے یہ ہے کہ مخصوص ہے ساتھ انبیاء کے اور شریک نہیں ساتھ انکے سوائے انکے اسمین بلکہ اوروں کے نام پر غفرہ اللہ اور رحمہ اللہ اور رضی اللہ عنہ کہے اور نقل کیا ہے طیبی نے کہ سوائے انبیاء کے اوروں پر درود بھیجنا خلاف اولی کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حرام ہے یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کہا انتہی اور صحیح یہ ہے کہ غیر انبیاء اور ملائکہ پر صلوۃ و سلام بھیجنا ابتداءً مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ شعار اہل بدعت کا ہے اور انکے ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہے جیسے کہیں صلی اللہ علی محمد و علی آلہ واصحابہ وسلم واللہ اعلم ❊ ع ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ ابی لیلیٰ قالَ لَقِیَنی کعبُ بنُ عُجرۃَ فقالَ الا اُھدِی لکَ ھدیّۃً سمعتُھا من النَّبیِّ صلّی اللہ علیہِ وسلَّمَ فقلتُ بلیٰ فاَھدِھا لی فقالَ سالنا رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ فقلنا یا رسولَ اللہِ کیفَ الصَّلوٰۃُ علیکم اھلَ البیتِ فانَّ اللہَ قد علَّمنا کیفَ نُسلِّمُ علیکَ قالَ قولوا اللّٰھمَّ صلِّ علیٰ محمَّدٍ وعلیٰ اٰلِ محمَّدٍ کما صلَّیتَ علیٰ ابراھیمَ وعلیٰ اٰلِ ابراھیمَ انَّکَ حمیدٌ مجیدٌ اللّٰھمَّ بارِک علیٰ محمَّدٍ وعلیٰ اٰلِ محمَّدٍ کما بارکتَ علیٰ ابراھیمَ وعلیٰ اٰلِ ابراھیمَ انَّکَ حمیدٌ مجیدٌ متَّفقٌ علیہِ الَّا انَّ مسلمًا لم یذکُر علیٰ ابراھیمَ فی الموضعینِ

روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہا ملاقات کی مجھسے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ بھیجوں میں واسطے تیرے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا میں نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا میں نے ہاں بھیجو اس تحفہ کو میرے لیے پس کہا کعب نے پوچھا ہمنے یعنے اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر اے اہل بیت نبوت کے پس تحقیق اللہ تعالے نے سکھلائی ہے کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر

فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد صلعم کے اور اوپر آل محمد صلعم کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ
یا الٰہی برکت بھیج محمد صلعم پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو دونوں جگہ **ف** کسطرح صلوٰۃ بھیجیں ہم آپ پر حاصل اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو
ہمکو فرمایا ہی آپ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجنے کو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی کہ آپنے التحیات مین سکھائی السلام علیک یا ایہا النبی
پس درود کیونکر بھیجیں اور جو یہ کہا کہ اللہ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہ ہی کہ حضرت کی زبانی تعلیم کروائی اسکو تعلیم اللہ تعالیٰ نے
کی اسلیے کہی کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہی کیونکہ وہ احکام نہیں بیان کرتے تھے مگر ساتھ وحی کے اور آل محمد پر آل یعنی اہل و عیال
کے ہی اور اسکے معنی تابعدار کے بھی آئے ہین اور بعضوں نے کہا کہ ہر مومن آل ہی اور بعضوں نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہ ہی کہ حدیث مین مراد
آل سے تابعدار ہین اور بعضوں نے آل کو تفسیر کیا ہی ساتھ اہل بیت کے یعنی وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اولی یہ ہی
کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت صلعم کی ہین اور حضرت علی بھی داخل انمین ہین بسبب اختلاط انکے کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کے اور اسمین ذکر
حضرت ابراہیم ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرت کے ہین اور حکم کیا گیا ہی ساتھ متابعت انکی کے اصول دین مین اور برکت بھیج یعنی
ہمیشہ رکھ اور ثابت رکھ انکے لیے جو بزرگی کہ دی ہی تو نے انکو اور مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو دونوں جگہ یعنی نہ پہلی درود مین
نہ دوسری مین پس الفاظ اسکے یون ہین کما صلیت علی ابراہیم اور کما بارکت علی ابراہیم ہی ع **وَعَنْ** اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور
روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا صحابہ نے اے رسول اللہ کسطرح درود بھیجیں ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو الٰہی
رحمت بھیج محمد پر اور انکی بیبیوں پر اور انکی اولاد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور انکی بیبیوں پر اور انکی اولاد پر جیسے
برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** الفاظ صلوٰۃ کے مختلف آئے ہین اور
پڑھنا ان صلوٰتون کا کہ اول حدیث مین مذکور ہوئے کافی ہی کذا اخذنا من المشائخ اور بعضی روایتون مین جو وارحم کما رحمت و ترحمت واقع
سو ہی صحت کو نہیں پہونچا کذا قالوا اور بعضے محدثین نے کہا ہی کہ روایت زیادتی وترحم علی محمد وآل محمد کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم کی بیشک
حسن ہی واللہ تعالیٰ اعلم ہی ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ عَشْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجیگا مجھپر ایکبار رحمت
بھیجیگا اللہ اسپر دس بار اور روایت کی یہ مسلم نے **ف** دس رحمتین بحکم اس آیت کے ہوتی ہین من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنی جو کوئی لاویگا
ایک نیکی پس اسکے لیے دس برابر اسکے ہین ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ
لَہٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھپر درود
ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اسپر دس رحمتین اور بخشے جاوینگے اُس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے اُسکے لیے دس درجے
یعنی بہشت قرب حق کے روایت کی یہ نسائی نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ

فِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بہت نزدیک لوگوں کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر انکے ہین مجھپر درود پڑھنے والے روایت کی یہ ترمذی نے
ف کہا ابن حبان نے بیچ اس حدیث کے کہ اس خبر مین بیان صحیح ہے اسپر کہ قریب تر لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے قیامت مین ہونگے اصحاب حدیث کے اس لیے کہ نہین ہے اس امت مین کوئی قوم محدثین سے زیادہ درود بھیجنے والی حضرت پر ع
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہین پھرنے والے
زمین مین پہونچاتے ہین مجکو میری امت کی طرف سے سلام روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف امت کی طرف سے سلام جو سلام
بھیجتے ہین مجھپر قلیل ہو یا کثیر اور یہ مخصوص ہے انکے لیے کہ دور ہے مزار شریف سے یعنی جو وہان جا کر بھیجتا ہے تو بلا واسطہ حضرت سنتے
ہین احتیاج فرشتون کے پہونچانے کی نہین اور اسمین اشارہ ہے طرف حیات دائمی حضرت کے اور خوش ہونے انکے کے بسبب بھیجنے سلام
امت کے اور اشارہ ہے طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتے ہین انکو فرشتے اور اٹھا لیجاتے ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آگے
آویگا کہ حضرت جواب بھی سلام کا دیتے ہین اسکو کہ سلام بھیجتا ہے آپ پر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرشتے نام لیتے ہین اسکا مثلا کہتے ہین
یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین یقرئک السلام یعنی وہ سلام عرض کرتا ہے خدمت بابرکت مین بیت جان بدیدیم
در آرزوے قاصد آخر باز گو ۔ در مجلس آن نازنین حرفیکہ از ما میرود ہ ع ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ سلام بھیجے مجھپر مگر کہ بھیجتا ہے اللہ تعالی مجھپر روح
میری یہانتک کہ جواب دیتا ہون اُسپر سلام کا روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف عقیدہ ہے اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین اسی لیے حیات النبی کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہین ہین وقت سلام کرنے کسی کے
روح بدن مبارک مین پھیر دیتے ہین جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ مراد روح بھیجنے سے یہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین ہے اب بھیجتے ہین بلکہ مراد یہ ہے کہ روح
مبارک جو مشاہدہ رب العزت مین مستغرق ہے اسکو اس حالت سے افاقت دیکر اس عالم کیطرف متوجہ کرتے ہین تا صلوۃ و سلام سنے پس ابن تع جاواز آگاہ
کرنے روح کو یون کہا کہ بھیجتا ہے اللہ روح مجھپر والا انبیا صلوات اللہ و سلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین اب آگے کلام یہ ہے تاکہ یہ فضیلت خاص زیارت
کرنیوالون ہی کے لیے ہے یا عام ہے ظاہر یہ ہے کہ عام ہے یعنی خواہ دور سے سلام بھیجے یا مزار مبارک پر جا کر مگر یہ کہ سلام زیارت کرنیوالون کا بے واسطہ
ملائکہ کے سنتے ہین اور اورون کا بواسطہ ملائکہ کے جیسا کہ حدیث ابوہریرہ سے کہ تیسری فصل مین ہے ظاہر ہوتا ہے ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ
تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے اور نہ ٹھہراؤ قبر میری کو عید اور درود بھیجو مجھپر پس تحقیق درود تمہارا پہونچتا ہے مجکو جہان ہو تم
روایت کی یہ نسائی نے ف نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے کہ شل مردون کے انمین پڑے سوتے رہو اور کچھ عبادت اور نماز انمین نہ کرو بلکہ
جیسے مسجدون مین عبادت کرکے انوار حاصل کرتے ہو انمین سے گھرون مین بھی کچھ کرتے رہو تا انوار و برکات اسکے گھر اور گھر والون کو

پس تحقیق ادا فرائض مسجدوں میں ادا کرو اور نوافل گھروں میں کہ نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں ادا کرنے سے مسجد میں یا مطلب یہ ہے کہ گھروں
میں مردے دفن نہ کرو اور دفن ہونا حضرت کا گھر میں خصائص حضرت کے سے ہے اور کو نہ چاہیے اور ممکن ہے کہ معنی یہ ہوں کہ قبروں کو بہ سکونت کے
نہ ٹھہراؤ یعنی جیسے ہوتے ہیں خادم ہو کے اختیار کیا ہے تاکہ نری دل کی اور رحمت نہ جاتی ہے بلکہ زیارت کر کے اپنے گھر میں پھر آیا کرو اور
مت ٹھہراؤ قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عیدگاہ کے نہ کرو کہ جمع ہوا سپر ساتھ زینت اور سرود اور لہو و لعب کے کہ موجب
غفلت کا ہے جیسے کہ یہود اور نصاریٰ انبیا کی قبروں پر کرتے ہیں یہیں جیسے یہاں قبروں پر عرسوں میں جا کر خرافات کرتے ہیں بہت برا ہے کرنا انکا
اور بعضوں نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ میری زیارت کو مثل عید کے نہ کرو کہ برس میں ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس اس صورت میں
رغبت دلائی ہا اوپر کثرت زیارت اپنی کے اور حاضر ہونے کے اس درگاہ بہشت پناہ میں رزقنا اللہ اور آگے اسکے فرمایا کہ درود بھیجو مجھپر اور
اندیشہ بعد مسافت کا نہ کرو اسلیے کہ صعود تمہارا پہونچتا ہے مجھکو جہاں کہ پڑھو تم اسمیں تسلی فرمائی بعضے مشتاقوں کو پس اگرچہ بسبب ضرورتکے
دور ہوں لیکن چاہیے کہ توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہوں مصرعہ قریب جانی چہ بود بعد مکانی سہلست ش ع **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیہ
رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبر او احدھما فلم یدخلاہ
الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی
کہ ذکر کیا گیا میں نزدیک اُس کے پس نہ بھیجا درود مجھپر اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ آیا اُسپر رمضان پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ
بخشش کیجاوے واسطے اسکے یعنی عبادت اور حق اسکے نہ ادا کیے کہ سبب بخشش اُسکی کے ہوتے اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ پایا نزدیک
اسکے ماں باپ اسکے نے بڑھاپے کو یا ایک نے انمیں سے پس نہ داخل کیا اُنھوں نے اسکو بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے ف خاک آلودہ ہو
یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤں میں یعنی لیا جاوے نام میرا اُسکے سامنے اور درود نہ بھیجے مجھپر ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ ہر بار کہ مجلس میں
نام حضرت کا لیا جاوے درود بھیجنا واجب ہوتا ہے اسلیے کہ اسکے ترک پر وعید آیا ہے مگر یہ کہ کہیں کہ دلیل وجوب کی وعید آخرت کا ہوتا ہے اور یہ
وعید اس قبیلہ کا نہیں ہے نہایت یہ ہے کہ دلالت کرتا ہے استحباب اور فضیلت پر اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہے کہ نیکی ماں باپ کے ساتھ نہ کی اور انکے
حق نہ ادا کیے اور رضامندی اُنکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کی ہوتی ط ح **وعن ابی طلحۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجھہ فقال انہ جاءنی جبریل فقال ان ربک یقول اما یرضیک
یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت
علیہ عشرا رواہ النسائی والدارمی اور روایت ہے ابی طلحہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے یعنی یاروں کے پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی بیچ چہرۂ مبارک انکے کے پس فرمایا یعنی پہلے سوال کرنے اُنکے کے یا بعد سوال کے کہ
تحقیق آیا میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہے کیا نہیں راضی کرتا تجھکو اے محمد یہ کہ بھیجے درود تجھپہ کوئی امت تیری سے مگر
کہ رحمت بھیجوں میں اُسپر دس بار اور نہیں سلام بھیجتا تجھپر کوئی امت تیری سے مگر سلام بھیجتا ہوں اسپر دس بار روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے **ف**
خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت کے واسطے حاصل ہونے ثواب کے امت کے لیے تھا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی طلب خیر کی تھی واسطے امت کے ش ح **وعن** ابی بن کعب قال قلت یا رسول اللہ انی اکثر الصلوٰۃ علیک فکم اجعل

لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین بہت بھیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے درود آپ کے اس وقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر چاہے تو کہا مین نے چوتھائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی تیرے لیے کہا مین نے آدھا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی واسطے تیرے کہا مین نے پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی تیرے لیے کہا مین نے مقرر کیا مین نے واسطے درود آپ کی سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے اور مٹائے جاوینگے تیرے لیے گناہ تیرے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** بہت بھیجتا ہون درود آپ پر یعنی چاہتا ہون کہ بہت بھیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے آپ کے صلوٰۃ اپنی سے مراد صلوٰۃ سے یہان دعا ہی یعنی ایک وقت معین رکھتا ہون کہ اسمین اپنے نفس کے لیے دعا کرتا ہون چاہتا ہون کہ درود بھیجون آپ پر بہت بھیجون پس کسقدر اس وقت میں سے درود بھیجنے مین صرف کرون پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے اختیار پر چھوڑا فرمایا جسقدر چاہے وقت دعا اپنے مین سے درود مین صرف کر اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت سبب اسکا یہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہی اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی اسکو جب شیخ بندگی عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت کیا فرمایا کہ جانتو اور آگاہ ہو کہ نہین ہی اس راہ مین کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیے کہ تمام اوقات اپنے کو اسمین صرف کرنا اور غیر مین نہ مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکے لیے کچھ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین ہی اتنا پڑھو کہ ساتھ اسکے رطب اللسان ہو اور اسکے رنگ مین رنگین ہو اور مستغرق ہو اسمین کہا ذکر شیخ رح اور حصن حصین کے مصنف نے مفتاح مین لکھا ہی کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضائے حاجات مین اور مین نے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور بلاکتون کی جگہہ مین پڑا مین نہ نجات دی مجھکو مگر درود بھیجنے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر **وعن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ادْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہی فضالہ بن عبید سے کہ کہا اس وقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی پھر کہا یعنی بعد نماز کے یا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑھنے والے یعنی اسلیے کہ ترک کی تو نے ترکیب دعا کی جسوقت پڑھے تو نماز پس بیٹھے یعنی بعد فراغ نماز کے دعا کے لیے پس تعریف کر اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق اسکے ہی اور درود بھیج مجھپر پھر مانگ اللہ سے جو چاہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ادب دعا کا سکھایا اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی

کر دعا کے بعد بھی درود صلوٰۃ پڑھے کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اسکے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اور دعا نہ کی پس فرمایا اسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کیجاویگی روایت کی یہ
ترمذی نے اور روایت کی ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عمر ساتھ
انکے حاضر تھے پس جب بیٹھا میں یعنی بعد ادا کرنے نماز کے شروع کی میں نے تعریف اللہ پر پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر
دعا کی میں نے واسطے اپنے پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جاویگا مانگ دیا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ دیا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور بہت سا ملے جس وقت کہ
بھیجے درود ہم پر کہ اہل بیت نبوت کے ہیں پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نبی امی ہیں اور انکی بیبیوں پر
کہ مائیں مسلمانوں کی ہیں اور اولاد انکی پر اور اہل بیت انکے پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر اولاد ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا
بزرگ ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** امی لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ مذکور ہے توریت اور انجیل میں اور تمام کتابوں میں
جو کہ آسمان سے اتری ہیں امی لغت میں اسکو کہتے ہیں کہ نہ لکھ جانے اور نہ لکھے کو پڑھ سکے اور مکتب میں نہ گیا ہو اور کسی سے سیکھا نہ ہو
یہ منسوب ہے طرف ام کے یعنی ماں کی طرف یعنی جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہے ویسا ہی ہے کہ کسی نے لکھوایا پڑھوایا نہیں **اشعار** نگار من کہ بمکتب
نرفت وخط ننوشت ۔ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ۔ یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست ۔ کتب خانہ چند ملت بشست ۔ بہ تعلیم ادب وا نسبت
کہ خود آغاز ادآمد مؤدب ۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ امی منسوب طرف ام القری کے یعنی مکہ کے کہ وہ اصل ہے ساری زمین کی **وعن**
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا گیا میں یعنی نام لیا گیا میرا نزدیک اسکے
پس نہ درود بھیجا مجھ پر روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ احمد نے حسین بن علی سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے
ف یعنی مال کی خواہش کے سبب بحکم جبلت طبعی کے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسی کو مال نہیں دیتا پس اسکا بخل گو بھی برا نہیں وہ ہے کہ ساتھ
حکم کسل اور غفلت کے ایک کلمہ نام آنحضرت کے نفس اپنے سے نہیں نکال سکتا اور ادائے حق اور شکر نعمت کا نہیں کرتا احسان اور انعام
انکا ایسے ہیں کہ اگر جانیں انکے نام پر فدا کریں بجا ہے چہ جائے ایک کلمہ **بیت** مرحبا اے پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست

تاکنم جان از سر رغبت فدائے نام دوست ۔ح ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھ پر نزدیک قبر میری کے سنتا ہوں میں اسکو
اور جو درود بھیجے مجھ پر دور سے پہونچایا جاتا ہوں اسکو روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں
بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہونچاتے ہیں اور جواب سلام کا ہر صورت دیتا ہوں اس سے معلوم کیا چاہیے کہ حضرت پر
سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت صلعم پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت سلام بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک
جواب آوے سعادت ہے چہ جائے کہ ہر سلام کا جواب آوے بیت بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ۔ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو ۔ح وعن
عبد اللہ بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملائکتہ سبعین صلوۃ رواہ
احمد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا جس نے درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اس پر اور فرشتے اسکے ستر رحمتیں
روایت کی یہ احمد نے ف شاید کہ یہ ثواب مخصوص ساتھ دن جمعہ کے ہے اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ ثواب اعمال کا جمعہ میں ستر حصہ ہوتا ہے
اسلیے حج اکبر ستر حج کی برابر ہوتا ہے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی قول ابن عمرو کا ہے لیکن حکم مرفوع میں ہے اسلیے کہ ثواب اعمال کا بغیر
سننے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کہہ سکتے ۔ع ۔ح وعن رویفع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من صلی علی محمد وقال اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی رواہ احمد
اور روایت ہے رویفع سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہے یعنی
بعد درود بھیجنے کے یا اللہ اُتار اسکو بیچ جگہ کے کہ مقرب ہے نزدیک تیرے دن قیامت کے واجب ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری
روایت کی یہ احمد نے ف مراد جگہ سے مقام محمود ہے اور شفاعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے سب مسلمانوں کے لیے لیکن اسکو
درجہ خاص حاصل ہوتا ہے کہ شفاعت واجب ہوتی ہے اسکے لیے اور اسمیں اشارت ہے طرف بشارت کے ساتھ حسن خاتمہ کے ۔ح ۔ع وعن
عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل نخلا فسجد فاطال السجود
حتی خشیت ان یکون اللہ تعالی قد توفاہ قال فجئت انظر فرفع راسہ فقال ما لک فذکرت ذلک
لہ قال فقال ان جبریل علیہ السلام قال لی الا ابشرک ان اللہ عزوجل یقول لک من صلی
علیک صلوۃ صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ رواہ احمد
اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ داخل ہوئے باغ کھجور والے میں پھر
سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہانتک کہ ڈرا میں یہ کہ اللہ تعالی نے وفات دی انکو کہا عبد الرحمن نے پس آیا میں دیکھتا تھا میں
کہ آیا وہ زندہ ہیں یا مردہ پس اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے یعنی کونسی چیز پیش آئی تجھکو
کہ تجھ پر علامت غم اور گھبراہٹ کی پائی جاتی ہے پس ذکر کیا میں نے یہی یعنی ڈرنا اپنا واسطے انکے کہا راوی نے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ تحقیق جبریل
علیہ السلام نے کہا مجھکو کیا نہ خوشخبری دوں میں تجھکو یہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہے تیرے لیے کہ جو شخص درود بھیجے تجھ پر رحمت بھیجوں گا میں اس پر اور
جو سلام بھیجے تجھ پر سلام بھیجونگا میں اس پر روایت کی یہ احمد نے ف اور زیادہ کیا احمد نے بیچ بعضی روایات اپنی کے کہ فرمایا حضرت صلعم نے

پس سجدہ کیا مین نے واسطے اللہ کے انتہی کہا سخاوی نے کہ نقل کیا یہ بیہقی نے بیچ خلافیات کے حاکم سے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور نہین جانتا مین بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیح تر اس سے اور اسکے لیے طرق متعددہ ہین ۃ ع ۞ وعن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بين السماء والارض لا يصعد منه شيء حتى تصلي على نبيك رواه الترمذي اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑھتی اس مین سے کچھ یہان تلک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود خود مقبول ہے بطفیل اور توسل اسکے دعا بھی مقبول ہوتی ہے بیت سو مسکین بودے داشت کہ در کعبہ رسد ۞ دست در پاے کبوتر زدو ناگاہ رسید ۞ اور حصن حصین مین ہے کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہ جب مانگے تو اللہ تعالی سے حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتھ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہو پھر ختم کر ساتھ درود کے اُپر اسلیے کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے قبول کرتا ہے دونون درودون کو اور وہ بزرگ تر ہے اس سے کہ چھوڑ دے اُس دعا کو کہ درمیان اُن دونون کے ہے یعنی اسکے کرم سے بعید ہے کہ اُنکے درمیان مین دعا نہ قبول کرے اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ یہ کلام حضرت عمر کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے لیکن کہا ہے محققین نے علما حدیث کے کہ مثل اسکے راوی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ہے پس یہ مرفوع ہے حکما اور یہ مرفوع بھی روایت کی گئی ہے ۃ ع

باب الدعاء في التشهد

باب ہے بیچ دعا کے بیچ تشہد کے یعنی بعد التحیات اور درود کے کہ سنت ہے اسوقت دعا کا کرنا اور نقل کیا ہے ابن ملک نے حصن مین مذکور ہے کہ بعد پڑھنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ خوش آوے اسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کے نہو مثلا یون نہ کہے کہ یا اللہ روٹی دے مجھکو وغیرہ ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کی مین بھی گذرا کہ پھر اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائین خاص بھی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑھنے کے لیے پس مراد دعاؤن خوش آیندہ سے یہی دعائین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوئی ہین اور حاصل یہ کہ خیال رکھنا ساتھ ان دعاؤن کے اولی اور افضل ہے کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا اور آخرت کو ۃ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو في الصلوة يقول اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا وفتنة الممات اللهم اني اعوذ بك من المأثم ومن المغرم فقال له قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف متفق عليه روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز مین یعنی بعد تشہد کے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے انکے ایک کہنے والے نے بہت تعجب ہے جو پناہ مانگتے تم قرض سے پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے پس جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے پس خلاف کرتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دجال اخیر زمانہ مین پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگون کو گمراہ کریگا اخیر کتاب مین ذکر اسکا آویگا اور مسیح دجال کو اسلیے کہتے ہین کہ ایک آنکھ اُسکی ملی ہوئی ہوگی یعنی کانا ہوگا یا مسح ہوگا یعنی بعید ہوگا تمام بھلائیون سے اور حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب مسیح اسلیے ہے کہ اصل اُسکی مسیحا ہے بمعنی مبارک کے زبان عبرانی مین مسیح کے

معنی میں بہت سیر کرنیوالا پس لفظ مسیح دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے لیکن جب نرا مسیح بولتے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہوتے ہیں
اور جب وہ ملعون مراد ہوتا ہے تو مقید کرتے ہیں ساتھ دجال کے یعنی مسیح دجال کہتے ہیں اور فتنہ زندگانی کا یہ ہے کہ گرفتار ہو بلا میں ساتھ
نہووے صبر اور رضا کے اور امور کا باعث پھرنے کے اور راستے سے ہوں اور فتنہ موت کا یہ ہے کہ شیطان وسوسے ڈالے حالت نزع میں اور
سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب جہنم کے اور لفظ ماثم یا تو مصدر ہے یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی جب قرضدار
ہوتا ہے بات کرتا ہے یعنی تقصیر جو اسکے ادا میں ہوتی ہے زمانہ گذشتہ میں اسکے عذر کی تمہید میں جھوٹ بولتا چلا اور وعدہ کرتا ہے اسکے ادا کا
زمانہ آیندہ میں پس خلاف کرتا ہے ٭ ع ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا فرغ احدكم من التشهد الآخر فليتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن
عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال رواه مسلم اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچھلی سے پس چاہیے کہ پناہ
پکڑے ساتھ اللہ کے چار چیزوں سے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے اور برائی مسیح دجال
کی سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** پناہ پکڑے یعنی یوں پڑھے اللهم انى اعوذ بك من عذاب جهنم آخر تک **وعن** ابن عباس ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم هذا الدعاء كما يعلمهم السورة من القرآن يقول قولوا اللهم
انى اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال
واعوذ بك من فتنة المحيا والممات رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھاتے
صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا جیسے سکھاتے سورۃ قرآن کی فرماتے کہو الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے
اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ
تیرے فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابي بكر الصديق قال قلت يا رسول الله علمني
دعاء ادعو به في صلاتي قال قل اللهم اني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت
فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك انت الغفور الرحيم متفق عليه اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے
کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجھکو دعا کہ دعا مانگوں ساتھ اسکے اپنی نماز میں یعنی بعد تشہد اور درود کے فرمایا کہہ الٰہی تحقیق ظلم کیا میں نے
نفس اپنے پر ظلم بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو پس بخش مجھکو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور رحم کر مجھپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ کثیرا اس روایت میں ساتھ ث مثلثہ کے ہے اور بعض روایت مسلم کی میں کبیرا ساتھ ب
موحدہ کے آیا ہے پس کبھی پڑھے کثیرا اور کبھی پڑھے کبیرا ٭ ع ح **وعن** عامر بن سعد عن ابيه قال كنت ارى رسول الله
صلى الله عليه وسلم يسلم عن يمينه وعن يساره حتى ارى بياض خده رواه مسلم اور روایت ہے عامر بن سعد سے
نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا تھا میں دیکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پھیرتے داہنیں اور بائیں اپنے یہانتک کہ دیکھتا
میں سفیدی رخسارہ انکے کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی چہرہ مبارک اتنا پھیرتے کہ رخسارہ مقدس معلوم ہوتا ہے سعادت انکی کہ پہلو
انکے میں ہوتے **بیت** کاشکے اندر نماز جا شود پہلوے تو ٭ تا بتقریب سلام افتد نظر بر روے تو ٭ **وعن**

سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ نماز پڑھ چکتے متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ منھ اپنے کے
روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی جب نماز پڑھ چکتے تو مقتدیون کی طرف منھ کرکے بیٹھتے ع ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھیرتے
یعنی کبھی مصلیٰ سے داہنے اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ
شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا نہ مقرر کرے ایک تمھارا واسطے شیطان
کے حصہ نماز اپنی مین سے اعتقاد کرے یہ کہ لازم ہے اسپر یہ کہ نہ پھرے مگر داہنے اپنے سے تحقیق دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائین طرف اپنے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے داہنی
طرف سے اور بیٹھتے تھے بائین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب حجرۂ شریف کے کہ بائین
طرف ہے تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائین طرف سے پھرتے اور داہنی طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پہ حمل کیا ہے کہ
کہ اسمین داہنی طرف سے شروع کرنا ہوتا ہے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود کہتے ہین کہ دوسری صورت
یعنی بائین طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہے اور کم تھی لیکن سنت مین اعتقاد واجب ہونے کا نہ کرے یعنی پہلی صورت کو واجب نہ جانے
اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہے اعراض نہ کرے کہ حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتون اسکی کو
جیسا کہ دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر اور شافعیہ نے ان دونون حدیثون سے نکالا ہے کہ مصلی کو چاہیے کہ پھرے طرف حاجت اپنی کے
اگر حاجت داہنی طرف ہے یعنی مثلاً مکان اسکا ادھر ہو یا کچھ اور کام رکھتا ہے اس طرف تو داہنی طرف پھرے اور اگر بائین طرف ہو بائین طرف پھرے
اور حضرت علیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیون کی طرف بھی منھ کرکے بیٹھتے اور پشت قبلہ کی طرف جیسے کہ اوپر
حدیث مین گذرا اور حصہ شیطان کا اسمین اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز
اسکی کا کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پہونچا اسپر شیطان گمراہ
کرنے کو پس کیا حال ہے اسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر اور یہ چاروں حدیثین یعنی حدیث عامر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبد اللہ کی
متعلقات ہر ایک کے سے ہین ع ع ؛ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے دوست رکھتے تھے ہم یہ کہ ہون داہنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو متوجہ ہون ہمپر ساتھ منھ اپنے کے یعنی وقت سلام
اول ہماری ہی طرف متوجہ ہون کہا براء نے پس سنا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بعد سلام کے اے رب میرے بچا مجھکو
عذاب اپنے سے اُسدن کہ اٹھاویگا تو یا جمع کریگا اپنے بندون کو روایت کی یہ مسلم نے ف او تجمع شک راوی ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یوم تجمع فرمایا یا تبعث عبادک اور یہ دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے کی یا ازراہ تواضع کے کی

وعن ام سلمة قالت ان النساء في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كن اذا سلمن من المكتوبة قمن وثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن صلى من الرجال ما شاء الله فاذا قام رسول الله صلى الله عليه وسلم قام الرجال رواه البخاري۔ روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تحقیق عورتیں بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھیں جس وقت کہ سلام پھیرتیں نماز فرض سے کھڑی ہوتیں یعنی اپنے گھر جانے کے لیے اور بیٹھے رہتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑھتے مردوں میں سے جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالیٰ پس جب کھڑے ہوتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے مرد، روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہتے اور عورتیں اُٹھ جاتیں تا مرد و عورت رستے میں مل نہ جاویں پس کبھی اسقدر بیٹھتے کہ اللھم انت السلام آخر تک پڑھتے اور کبھی اتنا بیٹھتے کہ دعا کرتے اور قرآن پڑھتے اور احکام انکو بیان کرتے اور کبھی مصلے میں بیٹھتے آفتاب نکلنے تک بیٹھنا مختلف تھا بحسب اختلاف اوقات کے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے امام کو بیٹھے رہنا اس غرض کے لیے اور مستحب ہے مقتدیوں کو کہ نہ اُٹھیں پہلے امام کے۔ وسنذكر حديث جابر بن سمرة في باب الضحك ان شاء الله تعالى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے ان شاء اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح والے نے وہ بیان کی ہو کہ بیٹھے رہتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز صبح آفتاب نکلنے تک اور ہم اسکو باب الضحک میں درج کرینگے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل اخذ بيدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني لاحبك يا معاذ فقلت وانا احبك يا رسول الله قال فلا تدع ان تقول في دبر كل صلوة رب اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك رواه احمد وابو داود والنسائي الا ان ابا داود لم يذكر قال معاذ وانا احبك روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا پکڑا ہاتھ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تجھکو اے معاذ پس کہا میں نے اور میں بھی دوست رکھتا ہوں آپکو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہے تو مجھکو تو پس نہ چھوڑ اسکو کہ کہے تو بعد ہر نماز کے اے رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے مگر یہ کہ ابو داؤد نے نہیں ذکر کیے یہ الفاظ کہ کہا معاذ نے وانا احبک **ف** اچھی عبادت یہ ہے کہ عبادت بکمال حضور قلب کے کرے گویا کہ دیکھتا ہے تو اسکو جیسے کہ اول کتاب میں بیچ ایک حدیث کے معنی حسن عبادت کے یہی فرمائے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو دوست رکھے مستحب ہے کہ اس سے اظہار اپنی محبت کا کردے اور یہ حدیث مسلسل ہے ساتھ اس فعل اور قول کی اخذ بیدی یقول انا احبک محدثین اس اصطلاح کو سمجھینگے اور درپے اسکے سمجھنے کے نہوں شرع **وعن** عبد الله بن مسعود قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الايمن وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الايسر رواه ابو داود والترمذي والنسائي ولم يذكر الترمذي حتى يرى بياض خده ورواه ابن ماجة [illegible] عن عمار بن ياسر روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے سلام پھیرتے داہنے اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام تمپر اور مہربانی اللہ کی یہاں تک کہ دکھلائی دیتی سفیدی اپنے رخسارہ داہنے کی اور سلام پھیرتے بائیں طرف

کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہان تک کہ دکھلائی دیتی سفیدی گالون آپکے کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور
نہین ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے ف یعنی ترمذی نے حتی یریٰ بیاض خدہ
نہین نقل کیا ہو دونون جا ے اسی قدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر
یہ ہے کہ ابن ماجہ نے بھی ساری حدیث روایت کی ہو نہ بعض اسکی مانند ترمذی کے ؎ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ
اَکْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ اِلٰی حُجْرَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا بہت پھرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائین کے طرف حجرہ اپنے کے
روایت کی یہ شرح السنۃ مین ف دروازہ حجرۂ مبارک کا تھا طرف مسجد کے بائین طرف محراب کے پس وہ پھرتے تھے بائین جانب اپنے
اور داخل ہوتے تھے حجرہ اپنے مین ؎ع وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ حَتّٰی یَتَحَوَّلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ
عَطَاءُ الْخُرَاسَانِیُّ لَمْ یُدْرِکِ الْمُغِیْرَۃَ اور روایت ہے عطاء خراسانی سے اسنے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اُس جگہ کہ نماز پڑھ چکا ہے اُسمین یہان تلک کہ سرک جاوے
روایت کی یہ ابوداؤد نے کہ عطاء خراسانی نے نہین ملاقات کی مغیرہ سے یعنی پس یہ حدیث منقطع ہے ف یعنی جہان فرض پڑھے وہان سُنت
نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر اور جا پڑھے اور یہ حکم خاص امام ہی کے لیے نہین ہے بلکہ سب مقتدیون کے لیے ہے اور منع اس سے اسلیے کیا کہ تا آنے والا گمان
نہ کرے کہ مصلی ہنوز نماز فرض ہی مین ہے یا اسلیے کہ دونون جگہین گواہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رحمہ اللہ اور ملا علی
قاری نے لکھا ہے کہ کہا ہے بعضون نے کہ یہ حکم اُن نمازون مین ہے کہ بعد اُنکے سنتین راتبہ ہین اور جنکے بعد سُنت نہین ہے مانند صبح اور عصر کے یہ حکم
نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ حکم سب نمازون مین ہے ؎ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَضَّہُمْ عَلَی الصَّلٰوۃِ
وَنَہَاہُمْ اَنْ یَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے صحابہ کو نماز پڑھنے پر اور منع کیا انکو یہ کہ پھرین وہ پہلے پھرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز
سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف رغبت دلاتے نماز پر یعنی تاکید کرتے اور رغبت دلاتے ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور
منع فرمایا کہ پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز سے نہ پھرین تا مرد اور عورت راستے مین نہ ملجاوین جیسے کہ اوپر حدیث مین گذرا کہ حضرت
صلعم اور لوگ بیٹھے رہتے تھے یہان تلک کہ عورتین چلی جاتی تھین پھر اُٹھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اس صورت مین نہی تنزیہی
ہوگی اور احتمال ہے کہ مراد پھرنے سے اُٹھ کھڑے رہنا مسبوق کا ہو پہلے سلام امام کے پس یہ حرام ہے ہمارے نزدیک ؎ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰہُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْاَلُکَ قَلْبًا
سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَرَوَی اَحْمَدُ
نَحْوَہٗ روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے نماز اپنی مین یعنی بعد تشہد کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہون
تجھسے ثابت رہنا دین کے مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہون تجھسے شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہون

تجھسے دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجھسے بھلائی جو کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُس چیز کی سے کہ جانتا ہی تو اور بخشش مانگتا ہون تجھسے واسطے اُن گناہون کی کہ جانتا ہی تو روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی یہ احمد نے مانند اسکے **ف** قصد کرنا ہدایت پر یعنی لازم کرون ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کرون نعمت کو تیری طاعت مین یعنی قائم رہون تیرے حکمون پر اور بچون ممنوع چیزون سے اور خوبی عبادت تیری کی یعنی ادا کرون اسکو ساتھ شرائط اور ارکان اسکے کے اور قلب سلیم یعنی پاک بُرے عقیدون سے اور میل کرنے سے خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ماسوی اللہ سے و اسالک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصولہ ہی یا موصوفہ اور عائد محذوف ہی اور من زائدہ ہی یا بیانیہ اور مبین محذوف ہی تقدیر اسکی یون ہی اسالک شیئًا ہو خیر ما تعلم یعنی مانگتا ہون مین تجھسے ایک چیز کہ وہ اچھی ہو جو کہ جانتا ہی تو کہ وہ اچھی ہی نہ جو کہ مین اچھی جانتا ہون اسلیے کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بُری ہوتی ہی یہ دعا حضرت صلعم نے تعلیم امت کے لیے کی ہی کہ یون کیا کرین ورنہ حضرت صلعم کو سب بھلائیان حاصل تھین اور برائیون سے محفوظ تھے اور گناہ اگلے پچھلے بخشے گئے تھے ۴۴ ح **وعن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلوتہ بعد التشہد احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنی نماز مین بعد التحیات کے بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہی اور بہترین طریقون کا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی روایت کی یہ نسائی نے **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم فی الصلوۃ تسلیمۃ تلقاء وجھہ ثم یمیل الی الشق الایمن شیئا رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامنے منہ اپنے کے پھر جھکتے طرف داہنی جانب کے تھوڑا سا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ابتداے سلام کی قبلہ رخ کرتے پھر درمیان سلام مین کچھ داہنی طرف مائل ہوتے ایسا کہ سفیدی رخسارۂ مبارک کی معلوم ہوتی جیسے کہ پہلی روایتون مین گذرا اور تمام کرتے سلام کو امام مالک کے مذہب مین ایک ہی سلام ہی بظاہر اس حدیث کے اور تینون امام اور علما قائل دو سلامون کے ہین واسطے وارد ہونے بہت حدیثون کے اس باب مین اور تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ پکار کر کہتے تھے ایک سلام اور دوسرا چپکے سے ۴۵ ح **وعن** سمرۃ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام ونتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض رواہ ابوداود اور روایت ہی سمرہ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کرین ہم وقت سلام پھیرنے کے جواب سلام امام کے کی اور یہ کہ محبت کرین ہم آپسمین اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہ ابوداود نے **ف** نیت کرین ہم یعنی مقتدی جو سلام پھیرین نیت کرین کہ امام کے سلام کا جواب دیتے ہین جو کہ امام کے داہنی طرف ہون دوسرے سلام مین نیت جواب کی کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلے سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کے ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو بھی سلام پھیرتے ہوئے نیت کرنی چاہیے کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین ہم آپس مین یعنی نمازیون سے اور تمام مومنون سے محبت کرین اور خوش خلقی سے پیش آوین آگے اسکے فرمایا کہ سلام پھیرنے مین بیچ نماز کے آپس مین ایک دوسرے کی بھی نیت کرین یعنی داہنی طرف مین داہنی طرف والون کی اور بائین طرف مین بائین طرف والون کی نیت کرے اور ہر نمازی کو دونون سلامون مین نیت ملائکہ کی بھی کرنی چاہیے کہ یہ بھی حدیثون مین آیا ہی کہا ہی بعضے علما ہمارے نے کہ یہ سنت ہی اور لوگون نے اسکو ترک کر دیا ہی ۴۶ ح

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب ہے بیچ بیان ذکر کے پیچھے نماز کے **ف** مراد ذکر سے عام ہے دعا ہو یا غیر اسکی اور اختلاف ہے اسمین کہ معلی بعد اُن نمازون کے کہ سنتین ہین کسقدر بیٹھے در مختار مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے تاخیر کرنی سنتون کی یعنی بعد فرضون کے مگر بقدر اللھم انت السلام آخر تک کے اور کہا حلوانی نے نہین مضائقہ ساتھ فصل کے ساتھ اوراد کے اور اختیار کیا اسکو کمال نے کہا حلبی نے اگر ارادہ کی جاوے ساتھ کراہت کے کراہت تنزیہی تو اُٹھ جاتا ہے خلاف کتابون مین اور بیچ یاد رہنے کے ہے حمل کرنا پڑھنے کا قلیل پر اور مستحب ہے یہ کہ استغفار کرے تین بار اور پڑھے آیۃ الکرسی اور معوذات اور کہے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑھے تہلیل پورے سو کر نیکو اور دعا مانگے اور ختم کرے ساتھ سبحان ربک رب العزۃ آخر تک کی یہ ترجمہ ہے بعینہ عبارت در مختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالین صفون کو اور امام آگے یا پیچھے ہٹکر کھڑا رہے تا مشتبہ نہووے آنیوالون پر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنیوالا اسی توہم پر اگر اقتدا کرے تو فاسد ہووے اقتدا اسکا اور اختلاف ہے اسمین کہ افضل پھرنا داہنی طرف ہے یا بائین طرف اور صحیح یہ ہے کہ اختیار رکھتا ہے جسطرف چاہے پھرے اور اکثر اسپر ہین کہ بائین طرف پھرے تا بایان اسکا داہنا ہووے اور بیچ مسجد شریف نبوی کے بائین طرف کہ حجرۂ شریف اُدھر ہی ہے پھرنا افضل ہے بالاتفاق اور پہلے پڑھ لینا سنتون معمولی کا منافی نہین ہے اس بعدیت کے کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کے حدیثون مین واقع ہوئی ہے اور تعجیل قیام کی واسطے سنتون مغرب کے منافی نہین ہے پڑھنے آیۃ الکرسی اور مانند اسکے کے جیسے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ پڑھے بعد فجر اور مغرب کے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر اور بعضے آدمی جو جلدی کرتے ہین کہ آیۃ الکرسی مغرب کی سنتون مین پڑھتے ہین کچھ نہین اور مخالف سُنت کے ہے کہ پڑھنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سُنت مغرب کے وارد ہوا ہے ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کا ساتھ کہنے اللہ اکبر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہے شارحین نے بیچ بیان کرنے مراد کے ساتھ تکبیر کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد تکبیر سے بیان ذکر ہے جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سے آیا ہے کہ آواز بلند کرنی ساتھ ذکر کے وقت فارغ ہونے لوگون کے نماز فرض سے بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر تھی کہا ابن عباس نے کہ پہچانتا تھا مین تمام ہونے نماز کو ساتھ اسکے پھر لایا ہے بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سے مطلق ذکر ہے اور حمل کیا ہے شافعی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جہر کو اسپر کہ تھا واسطے تعلیم مقتدیون کے چنانچہ بیہقی وغیرہ نے دلیل پکڑی ہے چپکے ذکر کرنے پر ساتھ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صحابہ کو ساتھ ترک کرنے چلانے کے کہ تکبیر تہلیل پکار کے کرتے تھے اور فرمایا کہ تم نہین پکارتے ہو بہرے کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ ساتھ تمہارے ہے سنتا ہے قریب ہے انتہی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد تکبیر سے وہ تکبیر ہے کہ بعد نماز کے تسبیح تحمید کے ساتھ دس بار یا تینتیس بار پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بعد نماز کے تکبیر کہتے تھے ایک بار یا تین بار اور بعضون نے کہا کہ یہ ایام منا مین تھا تکبیرات تشریق کی کہتے تھے اور ہر تقدیر پر مشکل یہ ہے کہ یہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکھتا ہے کہ سلام سے تمام ہونا نماز کا نہ جانتے تھے اور تکبیر سے جانتے تھے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ چھوٹے تھے شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتے ہونگے اور احتمال یہ بھی ہے کہ جماعت مین ہوتے ہون لیکن پچھلی صف مین کھڑے ہوتے ہون پس نہ پہچانتے تھے تمام ہونے نماز کو ساتھ سلام کے ۞ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر مقدار اُس چیز کے کہ کہتے یا الٰہی تو ہی سالم یعنی سب عیبوں سے اور تجھی سے ہے سلامتی یعنی بندوں کی سب آفتوں سے بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں اُنکے سلام کے بعد نہیں بیٹھے مگر مقدار کہ جسمیں یہ دعا پڑھ لیں اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں مثل صبح کے اور عصر کے ثابت ہوا ہے بیٹھنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زیادہ اِس سے اور مستحب ہے ذکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اِس دعا میں جو ایک ہیچ السلام فحیّنا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہے پس نہیں اصل اسکی یعنی حدیث سے ثابت نہیں اور ایک توجیہ نہ بیٹھنے کی یہ ہے کہ بہیئت نماز نہ بیٹھتے تھے مگر مقدار کہ جسمیں یہ دعا پڑھیں یا پھیرتے یعنی اپنا مگر مقدار یہ مولانا اسحٰق رح **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت پھرتے نماز اپنی سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے یا الٰہی تو ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** استغفار کرتے تین بار یعنی کہتے استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ کہتے تین بار استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ رح **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے ہر نماز فرض کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی نہیں کوئی چیز مانع واسطے اُس چیز کے کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ منع کی تو نے اور نہیں فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اور اذکار کہ حدیثوں میں آئے ہیں پڑھتے تھے اور لکھا ہے علما نے کہ بعضے اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے بغیر اسکے کہ کچھ پڑھیں اور بعضے اوقات یہ اذکار کل یا بعض انمیں سے پڑھتے اور بعضوں نے بیچ ترتیب پڑھنے کے کہا ہے کہ اول استغفار کرے بعد اسکے اللھم انت السلام بعد اُسکے لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھے اور اوراد اذکار اور دعائیں بہت ہیں کہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں روایت میں آیا ہے کہ انکو بعد نماز کے پڑھتے تھے اور بعد سے یہی مراد نہیں ہے کہ متصل فرضوں کے پڑھے بلکہ اگر بعد سنتوں کے پڑھے تو بھی بعد ہی پڑھنا کہلاویگا رح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ سلام پھیرتے نماز اپنی سے کہتے ساتھ آواز بلند کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

نہیں

نہین بازگشت گناہون سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ اللہ کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین عبادت کرتے ہم مگر اُسی کو اُسی کے لیے ہے نعمت یعنی سب نعمتین اُسی کی طرف سے ہین اور اُسی کے لیے ہے بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف نیک نہین کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنیوالے ہین ہم واسطے اُسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ رکھین کافر روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ کلمہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر پڑھتے تھے واسطے تعلیم امت کے اور نووی نے کتاب مہذب مین لکھا ہے کہ افضل چپکے پڑھنا ہے تسبیح اس دعا کے اور سوا اسکے کے خواہ امام ہووے یا منفرد مگر یہ کہ حاجت ہووے ساتھ تعلیم اُسکی کے تو پکار کر پڑھے اور اسی پر حمل کیا گیا ہے پکار کر پڑھنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو بعد اسکے کہ یاد ہو لوگون کو چپکے پڑھنا افضل ہے ۲

وعن سعد انه كان يعلم بنيه هؤلاء الكلمات ويقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ بهن دبر الصلوة اللهم اني اعوذ بك من الجبن واعوذ بك من البخل واعوذ بك من ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا وعذاب القبر رواه البخاري

اور روایت ہے سعد سے یہ کہ سعد تھے تعلیم کرتے اپنی اولاد کو یہ الفاظ اور کہتے کہ تحقیق نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پناہ پکڑتے ساتھ ان لفظون کے پیچھے نماز کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے ناکارہ عمر سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے فتنۂ دنیا کے اور عذاب قبر کے سے یعنی جو چیزین کہ سبب عذاب قبر کی ہین روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد جبن سے یہان نہ جرأت کرنا طاعت پر ہے اور مراد بخل سے یہ ہے کہ نہ نفع پہونچاوے غیر کو ساتھ مال کے یا علم یا خیرخواہی کے وغیر ذلک اور ناکارہ عمر یہ ہے کہ عقل مین خلل آجاوے اور اعضا ضعیف ہو جاوین ایسی عمر سے پناہ مانگی اسلیے کہ مقصود عمر سے یہ ہے کہ شکر اللہ تعالی کی نعمتون کا اچھی طرح ادا کرے اور ایسی عمر مین یہ غرض فوت ہوتی ہے ۲

وعن ابي هريرة قال ان فقراء المهاجرين اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الدثور بالدرجات العلى والنعيم المقيم فقال وما ذاك قالوا يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ويتصدقون ولا نتصدق ويعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلا اعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلوة ثلثا وثلثين مرة قال ابو صالح فرجع فقراء المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سمع اخواننا اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء متفق عليه وليس قول ابي صالح الى اخره الا عند مسلم وفي رواية للبخاري تسبحون في دبر كل صلوة عشرا وتحمدون عشرا وتكبرون عشرا بدل ثلثا وثلثين

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اُنھون نے تحقیق لے گئے دولت والے درجے بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضائے حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے یعنی اُنھون نے بہت ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتون کے ہوئے پس بھلا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے فرمایا فقیرون نے نماز پڑھتے ہین وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین وہ اور ہم

نہیں پہنچ سکتے اور وہ آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے یعنی بسبب افلاس کے پس اُنکا ثواب نہیں کو حاصل ہے اور ہم محروم
ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تمکو ایسی چیز کہ پہونچ جاؤ بسبب اُسکے ویسے اُن شخصوں کے کو کہ بڑھ گئے ہیں
تمسے یعنی پہلے تمہارے اسلام لائے ہیں اور بڑھ جاؤ تم بسبب اُسکے اُن لوگوں پر کہ پیچھے تمہارے ہیں یعنی ایمان میں یا پیدا ہوتے ہیں اور
نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیا میں سے بہتر تمسے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اُس چیز کے کہ کرو تم یعنی مگر جو غنی کہ تسبیح پڑھیگا اُس سے تم بہتر نہیں ہو
بلکہ وہ تمسے بہتر ہوگا یا مانند تمہارے ہوگا کہا اُنھوں نے بہتر فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر
پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار کہا ابو صالح نے پس پھر گئے فقرا مہاجرین کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس عرض کیا اُنھوں نے کہ سُنا بھائیوں ہمارے نے کہ مالداروں نے اس چیز کو کہ کی ہمنے پس کیا اُنھوں نے مانند اُسکے یعنی پھر افضل ہی ہو گئے
وہ ہمسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نہیں قول
ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بیچ ایک روایت بخاری کے یہ ہے کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار
اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس بار کے **ف** پہلی روایت میں جو آیا ہے کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اس عبارت میں تین احتمال ہیں
یا تو یہ کہ تینوں ملکر تینتیس بار ہوں یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ
عمل مشائخ کا اسی پر ہے اور یہی افضل ہے اور بعضی روایت میں صریح بھی آیا ہے یا یہ کہ تینوں ملاکر تینتیس بار پڑھے کہ اسمیں بھی ہر ایک تینتیس بار ہو جائیگا
اور یہ فضل اللہ کا ہے یعنی فضیلت دینا اغنیا کو تمپر فضل اللہ کا ہے کہ دیتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے صبر کرو اور قضائے الٰہی پر راضی رہو کہ اُسنے بزرگی
دی ہے بعضے بندوں کو بعضوں پر اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن خالی نہیں ہے غنی طرح طرح کے خوف
گناہ کے سے اور فقیر امن میں ہے اس سے کہا ہے امام غزالی رح نے احیاء العلوم میں کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں اور گئے ہیں جنید
اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کے اور کہا ہے ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو افضل ہے فقیر صابر سے **وعن**
كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم معقبات لا يخيب قائلهن او فاعلهن دبر كل صلوة
مكتوبة ثلث وثلثون تسبيحة وثلث وثلثون تحميدة واربع وثلثون تكبيرة رواه مسلم
اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہیں نماز کے پیچھے کہنے کے نا امید نہیں ہوتا
ثواب سے کہنے والا اُنکا یا فرمایا کرنے والا اُنکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر
کہنا روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سبح الله في دبر كل صلوة
ثلثا وثلثين وحمد الله ثلثا وثلثين وكبر الله ثلثا وثلثين فتلك تسعة وتسعون وقال تمام المائة
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير غفرت خطاياه
وان كانت مثل زبد البحر رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ
کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس ننانوے ہوئے اور کہے واسطے پورا کرنے سو کے یہ کلمہ
نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے پادشاہت اور اُسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشے جاوینگے گناہ اُسکے اگرچہ ہوں مانند
جھاگ دریا کے یعنی بہت روایت کی یہ مسلم نے **ف** بعضی روایتوں میں بعد وله الحمد کے یحیی ویمیت اور بعضی میں بیده الخیر بھی زیادہ آیا ہے

اور یہ کلمات کہ نماز کے پیچھے پڑھے جاتے ہیں عددونکے مختلف آئے ہیں کبھی حضرت صلعم کسطرح پڑھتے تھے کبھی کسطرح انمین سے جسطرح پڑھیگا سنت ادا ہو جائیگی اور کہا ہے حافظ زین عراقی نے کہ یہ سب اچھے ہیں او جو زیادہ وہیں پس وہ پسندیدہ ترہیں طرف اللہ تعالیٰ کے اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتے تھے تسبیح کو ساتھ داہنے ہاتھ کے اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کرو ساتھ انگلیوں کے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب گویائی کی کیجاوینگی اور صحابہ سے کھجور کی گٹھلیوں پر بھی پڑھنا ثابت ہوا ہے پس افضل انگلیوں پر ہی پڑھنا ہے اور جائز گٹھلیوں وغیرہ پر بھی ہے ع ح۔

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن ابی امامۃ** قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات میں کہ جانب اخیر میں ہے یعنی سحر کے وقت اور فرض نمازوں کے پیچھے روایت کی یہ ترمذی نے **وعن عقبۃ** بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا حکم کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پڑھوں میں معوذات پیچھے ہر نماز کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** معوذات وہ سورتین ہیں کہ جنکے سرے پر لفظ اعوذ کا ہے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات کا جمع اسلیے لائے کہ اقل جمع دو ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ قل ہو اللہ اور قل یا بھی معوذات میں داخل ہیں تغلیبا یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر معوذات کر لیا اگرچہ ان دو میں لفظ اعوذ کا نہیں ہے پس ہے جب اس قول کے چار سورتین پڑھنے کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ع ح **وعن انس** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے کہ یاد کریں اللہ کو وقت صبح کے آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کروں میں چار غلام اولاد حضرت اسمٰعیل کی سے اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ اس قوم کے کہ یاد کریں اللہ کو وقت نماز عصر کے آفتاب غروب ہونے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کروں چار غلام روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ اخیر میں بھی چار غلام اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی سے مراد ہوں اور احتمال ہے کہ مطلق ہوں اور تخصیص اولاد حضرت اسمٰعیل کی اسلیے ہے کہ افضل عرب ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکی اولاد میں ہیں ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے فجر کی جماعت میں پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو آفتاب نکلنے تک پھر پڑھے دو رکعت نماز ہو گا واسطے اسکے مانند ثواب حج کے اور عمرے کے کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر میں رہے بیچ جگہ نماز اپنی کے

اور سجدہ فی کے کہ جسمین نماز پڑھی ہو پس ضمین منافی ہو انھنا واسطے طواف کے یا طلب علم کے یا مجالس وعظ کے مسجد میں اور اسیطرح اگر گھر میں چلا آوے اور ذکر کرتا رہے اُسکا بھی یہی ثواب ہوگا اور آفتاب نکلنے تک پھر نماز پڑھے یعنی بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر نیزہ کے نماز پڑھے کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہیں اور اکثر حدیثوں میں اسکا نام صلوۃ ضحی بھی آیا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ دو نون نمازیں ایک ہیں اول وقت اسکا نزدیک بلند ہونے آفتاب کے ہے اور آخر وقت پہلے زوال کے اول کو اشراق کہتے ہیں اور دوسری کو چاشت اور ثواب حج کا بسبب ادا کرنے فرائض کے ساتھ جماعت کے ہوتا ہے اور ثواب عمرہ کا بسبب ادا کرنے نفل کے ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَنَا يُكْنٰى اَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَنْ يَهْلِكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہے ازرق بن قیس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو امام ہمارے نے کہ کنیت تھی اُسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نے کہ پڑھی میں نے یہ نماز یا مانند اس نماز کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو رمثہ نے اور تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ کھڑے ہوتے پہلی صف میں داہنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا تکبیر پہلی میں نماز سے پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا داہنے اپنے اور بائیں اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی رخسارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر پھرے نماز سے مانند پھرنے ابی رمثہ کے مراد رکھتا تھا نفس اپنے کو پس کھڑا ہوا وہ شخص کہ جسنے پائی تھی ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تکبیر اولی نماز سے شروع کیں دو رکعتیں پس جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے عمرؓ پس پکڑے دونوں مونڈھے اسکے پس ہلایا اُسکو پھر کہا بیٹھ اسلیے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر یہ کہ نتھا درمیان نماز اُنکی کے فرق پس اُٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اپنی پس فرمایا پہونچایا اللہ نے تجھکو راہ حق پر اے بیٹے خطاب کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** پڑھی میں نے یہ نماز یہ اشارہ کیا ابو رمثہ نے اس نماز کی طرف کہ پڑھی تھی ظہر یا عصر مثلا اور یا مانند اس نماز کے یہ شک راوی ہے کہ ابو رمثہ نے ہذہ الصلوۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوۃ اور یہ جو کہا کہ پائی تھی ساتھ حضرت صلعم کے تکبیر اولی فائدہ اس قید کا یہ ہے کہ وہ شخص مسبوق نہ تھا کہ واسطے تمام کرنے نماز کے اُٹھا ہو بلکہ پہلی ہی رکعت میں ملا تھا اور واسطے ادا کرنے سنت راتبہ کے اُٹھا تھا اور مراد فرق سے یا تو فرق کرنا ہے ساتھ سلام پھیرنے کے یا جگہ بدلنی ہے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں آیا ہے کہ کیا عاجز کرتا ہے ایک تمہارا کو جو نماز ادا کرے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنے یا بائیں ہٹ کھڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہے یا نکلنا ہے مسجد سے جیساکہ مسلم کی روایت میں آیا ہے ساٹب کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وصل نہ کریں ہم نماز کو یہانتک کہ کلام کریں ہم یا باہر نکلیں ہم اور لانا اس حدیث کا باب الذکر بعد الصلوۃ میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد تفرق کرنے سے ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کے ہے یعنی بعد نماز فرض کے چاہیے کہ ذکر کرے جو کہ وارد ہوا ہے حدیثوں میں بعد اسکے اٹھے پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر منع وصل کرنے نفل کے ساتھ فرضوں کے ۱۲ ع ح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ

فِي دُبُرِ كُلِّ صَلوٰةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلوٰةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا حکم کیے گئے ہم یہ کہ تسبیح کریں پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور الحمد للہ کہیں تینتیس بار اور اللہ اکبر کہیں چونتیس بار پس دیکھا ایک شخص نے انصار میں سے خواب میں ایک فرشتے کو پس کہا اُس فرشتے نے انکو کہ کیا حکم کیا ہے تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تسبیح کرو پیچھے ہر نماز کے اتنی اور اتنی کہا انصاری نے اپنے خواب میں کہ ہاں کہا فرشتے نے کہ مقرر کرو ان تینوں کلمات کو پچیس پچیس بار اور داخل کرو انہیں لا الٰہ الا اللہ بھی پچیس بار یعنی تا گنتی سو کی پوری ہو جاوے پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس عمل کرو اسی طرح روایت کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف پس کرو تم اسی طرح شاید مراد یہ ہو کہ اسطرح بھی پڑھو اور یہ بسبب تقریر آنحضرت صلعم کے ایک وجہ ذکر سے ہوا اور اگر آنحضرت تقریر نہ کرتے تو خواب ثابت نہوتا ع ۔ **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلوٰةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا سنا میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر لکڑیوں اس منبر کے یعنی منبر پر فرماتے تھے جو کہ پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز کے نہیں منع کرتی اسکو داخل ہونے بہشت کے سے مگر موت اور جو پڑھے اسکو وقت کہ جاوے خوابگاہ اپنی میں امن دیتا ہے اسکو اللہ اُسکے گھر پر اور اُسکے ہمسایہ کو یعنی جو گھر کہ اسکے گھر سے ملے ہوئے ہیں اور کتنے اور گھر اُسکے متصل ہیں اگرچہ انکے حجرے متصل ہوئے ہوں روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے ف اول مضمون حدیث کے پر ظاہر میں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ موت مانع دخول جنت کا نہیں ہے بلکہ پہنچانے والی ہے جنت میں ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوں کہتے الا الحیوۃ اسلیے کہ حیات مانع دخول جنت کی ہے کہ اس عالم میں آدمی یا بند ہے جواب اسکا یہ ہے کہ موت پردہ ہے درمیان اسکے اور درمیان دخول جنت کے پس جب آئی موت اور ہو چکی حاصل ہوا دخول جنت کا کذا ذکر الطیبی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد موت سے ہونا بندہ کا قبر میں ہے پہلے اُٹھنے کے جب اُٹھیگا قبر سے جاویگا بہشت میں بلا توقف اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہے اور اول حدیث ... اور ابن حبان اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اور ایک روایت میں قل ہو اللہ بھی اُسکے ساتھ پڑھنی آئی ہے ۔

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلوٰةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ

لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهِ اِلَّا الشِّرْكُ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے پہلے پھرنے کے جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پاؤن اپنے کے نماز مغرب اور صبح سے یعنی جسطرح تشہد کے لیے بیٹھتا ہی اسی ہیئت پر پڑھے بعد مغرب اور صبح کے یہ کلمہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہی نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف اُسی کے ہاتھ میں ہی بھلائی وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی دس بار لکھی جاتی ہی واسطے اسکے ساتھ ہر ایک کے دس نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اس سے دس برائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اُسکے دس درجے اور ہوتے ہیں یہ کلمات واسطے اُسکے امان ہر بُری چیز سے اور پناہ شیطان راندے ہوے سے اور نہیں پہونچتا واسطے کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کرے اُسکو یعنی بسبب توفیق استغفار یا مغفرت کردگار کے مگر شرک یعنی اگر شرک کریگا نہیں بخشا جائیگا اور ہوگا بہترین لوگوں کا از روے عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اُس سے یعنی زیادہ کہے اُس چیز سے کہ کہا اُسنے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ابوذر سے تا قول اُنکے الا الشرک اور نہیں ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجی فوج طرف ملک نجد کے پس غنیمت لائے غنیمت بہت اور جلدی کی انہوں نے پھرنے میں یعنی طرف مدینہ کے پس کہا ایک شخص نے ہم میں سے کہ نہ نکلا تھا نہیں دیکھی ہمنے کوئی فوج کہ جلد ہو پھرنے میں اور زیادہ ہو غنیمت میں اس فوج سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤں میں تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت میں اور زیادہ ہو پھرنے میں اور دیکھتا ہوں میں وہ قوم کہ حاضر ہوئے نماز صبح میں پھر بیٹھے یاد کرتے رہے اللہ کو یہاں تلک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ ہیں بہت جلدی پھرنے میں اور زیادہ غنیمت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کے نقل کرنے میں ف یعنی اُن لوگوں کو متاع دنیا ہاتھ لگی اور وہ فانی ہی اور انکو ملا تھوڑی سی دیر میں بہت سا ثواب عقبیٰ کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو اللہ کے پاس ہی باقی ہی پس یہ لوگ افضل ہیں غنیمت میں اور پھر جلدی آن پہنچے ۱۲ ع

باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ وما یباح منہ

باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ نہیں جائز کرنا اُسکا نماز میں اور اُس چیز کے کہ جائز ہی نماز میں ف یعنی اس باب میں مکروہات اور محرمات اور مفسدات اور مباحات نماز کے مذکور ہیں ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهْ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ
إِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ
وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ
وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ حَدِيْثُ
عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ
فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ
فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِيْ
صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِيْ جَامِعِ الْأُصُوْلِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّيْ

روایت ہے معاویہ بن الحکم سے کہا اسوقت کہ مین نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگہان چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے پس کہا مین نے یرحمک اللہ پس گھورا مجھکو قوم نے ساتھ آنکھون اپنی کے یعنی اسلیے کہ نماز مین ہوکر جواب چھینک کا دیتا ہے پس کہا مین نے یعنی دل مین گم کیجیو تجھکو مان تیری کیا ہے حال تمہارا کہ دیکھتے ہو طرف میری پس شروع کیا قوم نے کہ مارتے تھے ہاتھ اپنے رانون اپنی پر یعنی واسطے چپ کرنے اور تعجب کرنے کے پس جب دیکھا مین نے انکو کہ چپ کرتے ہین مجھکو غصہ ہوا مین یعنی بسبب نہ جاننے برائی کے فعل کے لیکن چپ رہا مین پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا انکے اور مان میری نہین دیکھا مین نے کسی سکھلانے والے کو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت اچھا ہو سکھلانے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس قسم ہے اللہ کی نہ ڈانٹا مجھکو اور نہ مارا مجھکو اور نہ برا کہا مجھکو فرمایا تحقیق یہ نماز نہین لائق ہے اسمین کوئی چیز باتون آدمیون کی سوا اسکے نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہے اور پڑھنا قرآن کا ہے یا مانند اسکے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ الفاظ حدیث کے حضرت صلعم نے یون ہی فرمائے یا اور طرح مانند اسکے اور کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نو مسلم ہون یعنی نہین جانتا مین ابتک سب احکام دین کے اور تحقیق دیا اللہ نے ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ آتے ہین کاہنون پاس فرمایا حضرت صلعم نے پس مت جا تو انکے پاس کہا مین نے اور ہم مین کتنے شخص لیتے ہین شگون بد فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتے ہین اسکو اپنے دلون مین یعنی یہ وہم ہے کہ پیدا ہوتا ہے نفسون انکی سے نہین تاثیر اسکو نفع اور ضرر مین پس باز نہ رکھے انکو یعنی کام کرنے سے باز نہ رہین ہاں ہم سے کہا معاویہ نے کہا مین نے اور ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ خط کھینچتے ہین یعنی جیسے رمال خط کھینچکر احکام اور احوال غیب کے بتاتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے تھے پس جو شخص کہ موافق ہو خط اسکا اُس پیغمبر کے پس وہ پہونچتا ہو اُس بات کو روایت کی یہ مسلم نے کہا مولف نے کہ قول اسکا لکنی سکت اسی طرح پایا مین نے صحیح مسلم مین اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہے یہ لفظ لکنی سکت کا جامع الاصول مین ساتھ لکھنے لفظ کذا کے اوپر لکنی کے ف گم کیجیو تجھکو مان تیری یہ لفظ عرب مین وقت تعجب کے اور بعید جاننے ایک امر کے استعمال کرتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہوگا معاویہ نے اسکے جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اس سے معلوم ہوا کہ چھینک کے جواب مین یرحمک اللہ کہنا حرام ہے نماز مین اور مفسد نماز کا ہے اور حضرت صلعم نے

اُس شخص کو نماز کے پھیرنے کا حکم اسلیے نہ کیا کہ وہ جاہل تھا اور نہ سُنا تھا کہ کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب چھینکے نمازی یرحمک اللہ
باطل ہوتی ہے نماز اُسکی اسلیے کہ خطاب کیا اُسکو اور اگر کہے یرحمہ اللہ نہین باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نے اگر کہے اپنے نفس کے لیے یرحمک اللہ نہین باطل
ہوتی ہے جیسے یرحمنی اللہ کہنے مین نہین فاسد ہوتی اور نہین لائق ہے اسمین باتون آدمی کی سے یہ اسلیے فرمایا کہ تا نکل جاوے اس سے تسبیح
اور ذکر کہ یہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتھ اُنکے خطاب کرنا لوگون کو اور سمجھانا انکو اور مراد باتون آدمیون کی سے وہ کلام ہے کہ نکالا
کرسکین ساتھ اُسکے لوگون کو اور مانگ سکین ایسکو لوگون سے لکھا ہے فقہا نے کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے سے کوئی پوچھے کہ کس کس کا ہے مال تیار اور کہے
الخیل والبغال والحمیر یا ایک نماز پڑھنے والے کے آگے کتاب دھری ہے اور ایک شخص یحییٰ نام کھڑا ہے اور اسنے یا یحیی خذ الکتاب یعنی اے یحیی لے کتاب
پس دونون اگرچہ آیتین قرآن کی ہین لیکن از بسکہ بقصد خطاب کے پڑھین فاسد ہوگئی نماز اور اگر ارادہ قرأۃ کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کاہن وہ ہے جو خبر دے
انکو کہتے تھے کہ وہ ساتھ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کے مناسبت رکھتے تھے اور شیاطین خبرین سچ اور جھوٹ انکو کہہ جاتے تھے اور وہ
دعوی علم غیب کا کرکے لوگون کو خبرین دیتے تھے پس اُنکے پاس جانے سے منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہے فرمایا آنحضرت نے
جو کوئی جاوے اپنے عراف کے پاس یا کاہن کے پاس پس سچ مانے انکے کہنے کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر یعنی قرآن یہ امام احمد نے روایت کی ہے ساتھ سند صحیح کے ابو ہریرہ سے اور معنی کاہن کے تو معلوم ہوئے اور عراف انکو کہتے ہین کہ بیان
کرتا ہے معرفت چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کھینچتے تھے یعنی حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام کہ
اس عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ علم رمل جائز ہے بلکہ یہ تعلیق بالمحال ہے کہا خطابی نے کہ حضرت صلعم نے فمن وافق خطہ ازراہ زجر کے فرمایا ہے اور معنی
اسکے یہ ہین کہ نہین موافق ہوسکتا خط کسی کا ساتھ خط اس نبی کے اسلیے کہ خط اُنکا معجزہ تھا انتہی اور موافقت خط کی غیر معلوم ہے اسلیے کہ
نہین معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سے یا نص سے کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی رمال جیسے خط کھینچتے ہین کیونکر معلوم ہو کہ
وہ نبی بھی اسی طرح کھینچتے تھے اسکو ثابت کرنا نص سے یا تواتر سے چاہیے اور یہ محال ہے پس جب موافق ہوسکے ہو تو کرنا بھی اُسکو درست نہوا اور
اشکال اکسیر کی اور اور اعمال کی اسی تفصیل کے ہین نزدیک علماء متقدمین اور مشائخ محققین کے یہی حکم رکھتے ہین اور اخیر عبارت کا مطلب یہ ہے
کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہے جو جانتے ہین کہ اوپر ایک لفظ کہ مظنہ عدم صحت کا رکھتا ہے نشان صحت کا رکھین تو لفظ کذا کا اُسپر لکھتے ہین
جیسے کہ صاد یا صح لکھتے ہین ماحصل یہ کہ لفظ لکنی کا ثابت ہے اصول مین اور ساقط ہے مصابیح مین پس مظنہ عدم صحت کا اُسپر تھا چاہیے کہ
جامع الاصول مین لفظ کذا لکھکر تصحیح اُسکی کردی ہے کہ اصول مین یون ہی ہے ش ح ع ۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا
فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے نماز مین پس جواب دیتے ہمکو پس جبکہ
پھر آئے ہم نجاشی کے پاس سے سلام کیا ہمنے اُنپر پس نہ جواب دیا ہمکو پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے تھے ہم سلام کرتے آپ پر نماز مین پس
جواب دیتے تھے آپ ہمکو یعنی آپ نے جواب کیون نہ دیا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نماز مین البتہ شغل ہے روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف نجاشی بادشاہ حبشہ کا اور پیرو دین نصاریٰ کے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا حق ہونا توریت اور انجیل اور زبور سے
معلوم کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لایا تھا اور ۹ ہجری مین انتقال اُسکا ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صحابہ کے ساتھ کھڑے ہوکر فاتحہ اُسکے جنازے کی نماز پڑھی پس وہ از بسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت نہایت رکھتا تھا تو تحقیق
جب کفار کے ہاتھ سے ایذا مکہ میں پائی تو اُسکے ملک میں اکثر صحابہ گئے اُسنے صحابہ کے آنے کو غنیمت جانکر خوب خدمت گزاری کی جب
صحابہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سُنی کہ ہجرت کر کے مدینہ میں رونق افزا ہوئے ہین وہ بھی حاضر ہوئے پس اُسوقت کا حال
ابن مسعود بیان کرتے ہین کہ مین بھی اُسی قافلہ مین تھا موافق پہلی عادت کے مین نے سلام عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب نہ دیا اور نماز کے بعد فرمایا کہ نماز مین شغل ہے یعنی شغل پڑھنے قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور مناجات کا ہے وہ مانع ہے کلام کرنے سے
ساتھ آدمیون کے پس اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز مین حرام ہے اور شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اگر جواب سلام کا
ہاتھ سے یا سر سے دے یا کوئی اس سے کچھ طلب کرے پس وہ اشارہ کرے سر سے یا آنکھون سے ہان کا یا نا کا نہین فاسد ہوتی نماز
اُسکی لیکن مکروہ ہوتی ہے ۱۲ ع **وعن** مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ
حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معیقیب سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ
حق ایک شخص کے کہ پوچھا اُسنے حال نفس اپنے کا کہ مین برابر کرتا ہون یعنی نماز مین مٹی کو سجدہ کی جگہ مین فرمایا یعنی اسکے جواب مین اگر ہے تو کرنے والا
ضرور پس کر ایکبار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شرح منیہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے کنکر سجدے کے آگے سے ہٹانے مگر جو سجدہ نہ کر سکے
بسبب نشیب و فراز کے تو برابر کرلے ایکبار یا دوبار زیادہ اس سے نہ کرے ۱۲ ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے
پہلو پر نماز مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے
کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اِدھر اُدھر دیکھنے سے نماز مین پس فرمایا کہ وہ اُچک لینا ہے کہ اچک لیتا ہے اُسکو شیطان
نماز بندے کی سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اِدھر اُدھر دیکھنے سے شیطان اُچک لیتا ہے نماز بندے کی سے کمال اُسکا اور مراد اِدھر
اُدھر دیکھنے سے یہ ہے کہ گردن پھیر کے اِدھر اُدھر دیکھے اسطرح کہ منہ قبلہ کی طرف سے پھر جاوے پس یہ مکروہ ہے اور اگر اسطرح دیکھے کہ سینہ بھی
بالکل قبلہ سے پھر جاوے نماز فاسد ہوتی ہے اور آنکھون سے اِدھر اُدھر دیکھے تو نہین فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہے لیکن خلاف اولی ہے ۱۲ ع
وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ
أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ باز رہین لوگ اُٹھانے نگاہ اپنی کے سے وقت دعا کے
نماز مین طرف آسمان کے یا اُچکی جاوینگی آنکھین اُنکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی چاہیے کہ باز آوین اُٹھانے نگاہ کے سے والا اُچکی
جاوینگی آنکھین اُنکی اور نماز مین مطلق نظر اوپر اُٹھانی مکروہ ہے خصوصاً وقت دعا کے اسلیے کہ وہم جاتا ہے اسکا کہ اللہ تعالی کے لیے مکان ہے حالانکہ
اوپر وہ پاک ہے مکانیت سے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے تھے نماز مین نظر اپنی جب نازل ہوئی یہ آیت
والذین ہم فی صلوتہم خاشعون پست کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور خارج نماز سے وقت دعا کے نگاہ اوپر اُٹھانے مین
اختلاف ہے بعضے مکروہ کہتے ہین بعضے جائز صحیح یہ ہے کہ نہ اُٹھاوے ۱۲ ع **وعن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی قتادہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ امامت کرتے تھے لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کی ہوتی اوپر مونڈھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ رکوع کرتے بٹھا دیتے یعنی ساتھ اشارے کے اور جسوقت کہ اُٹھتے سجدے سے اٹھا لیتے اسکو اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو العاص داماد تھے صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کے انکی بیٹی تھین امامہ اور اسپر ایک شبہ وارد ہوتا ہو کہ یہ اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکھنا زمین پر اور پھر اُٹھانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بھی ہو مکروہ تو ضرور ہوگا جواب خطابی کہتا ہو کہ اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو قصدًا نہ تھا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتی تھین نماز مین بھی آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹ جاتی تھین اور کندھے پر چڑھ بیٹھتین اور وقت رکوع کے کندھے شریف سے گر پڑتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو نہیے اُتارتے تھے پس اُٹھانا اور اُتارنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہوا اور نسبت کرنا ان فعلون کا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاز ہی پس حاجت نہین ہو اسکی کہ کہین کہ یہ فعل کثیر تھا فعل کثیر وہ ہوتا ہو کہ پے در پے ہوا اور یہ ایسا نہ تھا یا توجیہ اسکی یہ ہو کہ یہ حالت پہلے حرام ہونے فعل کثیر سے تھی یا یہ مخصوص ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو واللہ اعلم ﴿ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا فَاِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَضْحَكُ مِنْهُ اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جبتک کہ ہو سکے پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہو یعنی منھ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کے ابی ہریرہ سے ہو کہ کہا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جبتک کہ ہو سکے اور نہ کہے لفظ ہا کا یعنے جیسے جمائی کے وقت بے اختیار یہ لفظ کبھی منھ سے نکل جاتا ہو سواے اسکے نہین کہ شیطان سے ہی ہنستا ہو وہ اس سے ف جمائی بسبب پیٹ بھرنے اور کدورت حواس اور ثقل بدن کے ہوتی ہو اور باعث کسل کا ہو عبادت مین اسلیے اسکو نسبت شیطان کی طرف کیا جاتی لینے مین منھ مین گھس جاتا ہو یعنی ایسی حالت مین بہکانا اور باز رکھنا عبادت سے خوب اسکو میسر ہوتا ہو اور ہنسنے سے اسکے یہ مراد ہو کہ خوش ہوتا ہو ایسی حالت دیکھکر کہ یہ باعث کسل کی ہو عبادت مین پس فرمایا کہ جاتنک ہو سکے روکے اسکو اور منھ بند کرے اور طور منھ بند کرنے کا یہ ہو کہ ہونٹ بھینچے اور نیچے کا ہونٹ دانتون مین دبائے یا پشت بائین ہاتھ کی منھ پر رکھے ﴿ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِي فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِي سُلَيْمٰنَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک دیو جنون میں سے یعنی شیطان سرکش جھپٹ آیا اگلی رات تاکہ توڑے مجھپر نماز میری پس قدرت دی مجھکو اللہ نے اسپر پس پکڑا مین نے اسکو پس ارادہ کیا مین نے یہ کہ باندھ رکھون اسکو ایک ستون

ستونوں مسجد کے سے یعنی مسجد نبوی کے تا کہ دیکھو لوطرف اسکے سب پس یاد کی میں نے دعا بھائی اپنے سلیمان کی اے رب بخش مجھے
ایسے ملک کہ نہ لائق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے پس ہانکا میں نے اسکو خوار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جھپٹا یعنی
جنون چہ بنہ کر بند کیا تھا آنکو حضرت سلیمان نے یعنی جزائر وغیرہ میں آرتا کہ توڑے مجھ پر نماز میری یعنی وسوسے ڈالکر کھال نماز میری کا کھونے
اور ہوا و ملک سے مسخر کر جن اور شیاطین کا اور تصرف کرتا انمیں سو ازبسکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی اور یہ ملک خاص اپنے ہی لیے
چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ تھا اپنے تصرف کا انمیں کرنے مدد کار تھا نہ ملک سلیمان کا تو رنج الا یا لقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اس سے تھی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ چھونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہیں ۱۲ ح ح **وعن** سھل بن
سعدٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نابہ شیئ فی صلوتہ فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایۃ
قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پیش آوے اسکو کچھ نماز میں پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوا اسکے نہیں کہ دستک دینی واسطے عورتوں کے ہے اور ایک روایت
میں ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردوں کے اور دستک دینی واسطے عورتوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیش آوے کچھ یعنی
جیسے کہ نماز گھر میں پڑھتا ہو اور اسکو کسی نے پکارا یا اذن مانگی گھر میں آنے کے لیے اور وہ جانتا نہیں کہ یہ نماز میں ہے تو اس صورت میں مرد کو
چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردے اور عورت دستک بجاوے اسلیے کہ اسکی آواز بھی عورت ہے اور دستک یوں بجاوے کہ ہتھیلی داہنے ہاتھ
کی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے اور ہتھیلی ہتھیلی پر نہ مارے جیسے کہ گانے والی مارتی ہیں اگر اسطرح ماریگی تو نماز فاسد ہو جاویگی ح ح **الفصل**
الثاني فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن مسعودٍ قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وھو فی الصلوۃ قبل ان ناتی ارض الحبشۃ فیرد علینا فلما رجعنا من ارض الحبشۃ
اتیتہ فوجدتہ یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی اذا قضی صلوتہ قال ان اللہ یحدث
من امرہ ما یشاء وان مما احدث ان لا تتکلموا فی الصلوۃ فرد علی السلام وقال انما
الصلوۃ لقراءۃ القران وذکر اللہ فاذا کنت فیھا فلیکن ذلک شانک رواہ ابوداود
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے نماز میں پہلے اس سے کہ آویں ہم
زمین حبشہ کی میں پس جواب سلام کا دیتے ہمکو پھر جب کہ پھر آئے ہم زمین حبشہ کی سے آیا میں انکے پاس پس پایا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو نماز پڑھتے پس سلام کیا میں نے انپر پس نہ جواب دیا مجھکو یہانتک کہ جس وقت پڑھ چکے نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے حکم اپنے
جو چاہتا ہے اور تحقیق اس چیز سے کہ ظاہر کیا یہ ہے کہ نہ بولا کرو نماز میں پھر جواب دیا مجھے سلام کا اور فرمایا سوا اسکے نہیں کہ نماز واسطے پڑھنے
قرآن کے اور ذکر خدا کے ہے پس جس وقت کہ ہووے تو نماز میں پس چاہیے کہ ہووے حال تیرا یعنی پڑھنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہ ابوداود نے **ف**
کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے جواب دینا سلام کا بعد فراغ کے نماز سے اور اسی طرح اگر پیشاب پھرتا ہو یا قرآن پڑھتا ہو اور
کوئی سلام کرے تو مستحب ہے بعد فارغ ہونے کے جواب دینا اسکے سلام کا ح ح **وعن** ابن عمر قال قلت لبلالٍ کیف کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو فی الصلوۃ قال کان یشیر بیدہ رواہ
الترمذی وفی روایۃ النسائی نحوہ وعوض بلال صھیب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا میں نے واسطے بلال کے کسطرح تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جواب دیتے صحابیون کو جسوقت کہ سلام کرتے آنیر اور وہ ہوتے نماز مین کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے
اور یہی روایت نسائی کے مانند اسکے اور بدلے بلال کے صہیب ہی یعنی ترمذی کی روایت مین ہی کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی
روایت مین ہی کہ صہیب سے پوچھا ف اشارہ اسطرح کرتے تھے کہ پنجہ ہاتھ کا کھولکر ہتیلی زمین کی طرف کرتے جیسا کہ حدیث ابو داؤد وغیرہ کی مین
آیا ہی اور کبھی اکتفا کرتے ساتھ اشارہ انگلی کے فتاوی ظہیریہ مین ہی کہ اگر اشارہ کرے سلام کے جواب مین ساتھ سر کے یا ہاتھ کے یا انگلی کے
نہین فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ مین ہی کہ سر یا ہاتھ سے اگر جواب سلام کا دیوے فاسد ہوتی ہی نماز اور شرح منیہ مین ہی کہ مکروہ ہی یہ کہ جواب سلام کا
دے مصلی ساتھ اشارے ہاتھ کے یا سر کے پس اس حدیث کو حمل اسپر کرینگے کہ یہ اشارے سے جواب دینا پہلے نسخ ہونے کلام کے سے نماز مین تھا
جب کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا جواب دینا زبان سے اور اشارے سے بھی منع ہوا اسلیے کہ اشارہ بھی بیچ معنی کلام کے ہی ❊ وعن
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا
مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ
فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ
يَصْعَدُ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس چھینکا مین نے پھر کہا مین نے سب تعریف ہی واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص با برکت اور برکت
کی گئی اوپر جیسے کہ دوست رکھتا ہی رب ہمارا اور پسند کرتا ہی یعنی تعریف مین جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھرے پس فرمایا
کون ہی کلام کرنیوالا نماز مین پس نہ بولا کوئی یعنی اس ڈر سے کہ غصہ نہ کرین پھر فرمائی یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمائی یہ تیسری بار
پس کہا رفاعہ نے مین ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری ہاتھ اسکے مین ہی
البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمہ کے لیجانے کے لیے کتنے اوپر تیس فرشتے کہ کونسا انمین سے لیجاوے اسکو روایت کی یہ ترمذی اور
ابو داؤد اور نسائی نے ف کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی حمد کرنی نماز مین واسطے چھینکنے والے کے لیکن اولی یہ ہی
کہ حمد دل مین کرے یا سکوت کرے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسے کہ شرح منیہ مین ہی ❊ وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جماہی یعنی نماز مین شیطان سے ہی پس جسوقت کہ جماہی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ روکے اسکو جہانتک کہ
ہو سکے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کے یہ ہی پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ اپنے پر ف شیطان
سے ہی اسلیے کہ باعث کسل اور نیند اور سستی کی ہی اور شیطان ان چیزون سے خوش ہوتا ہی ❊ وعن کَعْبِ بْنِ
عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ
فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرے ایک تم مین سے پس اچھا کرے وضو اپنا

اچھا

پھر نکلے قصد کر کے طرف مسجد کے پس نہ تشبیک کرے درمیان انگلیون اپنی کے اسلیے کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف اچھا وضو کرے یعنی ساتھ آداب اور شرائط حضور کے کرے اور لکھا ہی علما نے کہ جسقدر توجہ
اور حضور وضو مین حاصل ہوگا اسی قدر نماز مین بھی ہوگا اور تشبیک نہ کرے یعنی انگلیان ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین نہ ڈالے اسلیے
کہ جب بنیت نماز کے جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی اور تشبیک نماز مین ممنوع ہی اسلیے کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کے پس راہ مین بھی
ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین ممنوع ہی راہ مین بھی نہ کرنی چاہیے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بندے کو چاہیے کہ نماز کی
راہ مین ساتھ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کے جاوے اور بخاری نے صحیح بخاری مین ایک باب منعقد کیا ہی واسطے تشبیک کے مسجد
اور اسمین دو حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین انکے جواز پر پس علما نے لکھا ہی کہ نہی اُس صورت مین ہی کہ بطریق کھیلنے کے ہو اور جائز ہی
بطریق تشبیک کے یا ممکن ہی کہ حمل کرین اسکو کہ پہلے نہی سے تھی ث ح و **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یزال اللہ عز وجل مقبلا علی العبد وھو فی صلوٰتہ ما لم یلتفت فاذا التفت انصرف عنہ رواہ احمد
وابوداؤد والنسائی والدارمی اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی اللہ
عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جب تک کہ ادھر اودھر نہین دیکھتا یعنی گردن پھیر کر پس جبکہ
ادھر اُدھر دیکھتا ہی تو اللہ بھی اُس سے منہ پھیر لیتا ہی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف کہا ابن ملک نے
کہ مراد منہ پھیرنے سے کم دینا ثواب کا ہی اور ترمذی حدیث انس سے لایا ہی اور تصحیح کی ہی کہ جب کھڑا ہوتا ہی بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہی
اُسپر پروردگار تعالی ساتھ ذات بزرگانہ اپنی کے اور جب ادھر اُدھر دیکھتا ہی اور غیر کی طرف دیکھتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ اے
ابن آدم کسکی طرف دیکھتا ہی تیرے لیے کوئی ہی بہتر مجھسے کہ اسکی طرف دیکھتا ہی منہ اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ ادھر ادھر
دیکھتا ہی تو پھر حق جل وعلی اسی طرح فرماتا ہی اور جب تیسری بار دیکھتا ہی تو پھیر لیتا ہی حق تعالی اپنا روے مبارک اُس سے ح ث +
وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس اجعل بصرک حیث تسجد رواہ البیہقی
فی السنن الکبیر من طریق الحسن عن انس یرفعہ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
انس رکھ تو نگاہ اپنی جس جگہ سجدہ کرتا ہی تو روایت کی یہ بیہقی نے سنن کبیر مین طریق حسن سے انس سے کہ مرفوع کیا ہی اسکو ف ظاہر اس
حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مستحب ہی نظر رکھنی سجدہ کی جگہ ساری نماز مین اور یہی ہی عمل شافعیہ کا ولیکن طیبی نے کہا ہی کہ مستحب ہی کہ قیام
مین نظر سجدے کی جگہ رکھے اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدے مین ناک کی طرف اور التحیات مین گود کی طرف اور یہی مذہب ہی
حنفیہ کا ساتھ زیادتی اسکے کہ سلام مین کندھون پر نظر رکھے اور بعض علما نے کہا ہی کہ حرم شریف مین نظر کعبہ پر رکھے اور اس حدیث سے یہ
معلوم ہوا کہ آنکھ بند کرنی نماز مین مکروہ ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہی کسی شارح نے یہ عبارت زیادہ کی ہی بیہقی
آخر تک ع ح **وعنہ** قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ایاک والالتفات فی الصلوٰۃ فان الالتفات
فی الصلوٰۃ ھلکۃ فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے بچ تو ادھر اُدھر دیکھنے سے نماز مین اسلیے کہ ادھر اُدھر دیکھنا نماز مین یعنی گردن پھیر کر سبب ہی ہلاکی کا
پس اگر ہی ضرور تو نفلون مین نہ فرضون مین روایت کی یہ ترمذی نے ف سبب ہلاکی کا ہی یعنی آخرت مین اسلیے کہ اطاعت شیطان کی ہی

پس اگر ہو ضرور یعنی اگر راضی ہوتا ہو ساتھ نقصان نماز کے اور فوت ہونے کمال کے پس نماز نفل مین کر کہ کار اُسکا بہ نسبت فرض کے سہل ہی
نہ نماز فرض مین کہ اہتمام کامل کرنے اُسکے کا ضرور ہی اور حقیقت مین نقصان نفلون کا باعث نقصان فرضون کا ہی اسلیے کہ نوافل مکملات
فرائض کی ہین پس غرض اس سے یہ نہین ہی کہ نفلون مین ادھر اُدھر دیکھنا مکروہ نہین ہی بلکہ رغبت دلائی اسپر کہ فرضون مین یہ فعل نہ کرے
خوب احتیاط کرے اسمین اور ظاہر تر یہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کراہت اس فعل کی نفلون مین کم ہی بہ نسبت فرضون کے ۞ ع وعن
ابن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلوة يمينا وشمالا ولا يلوي عنقه
خلف ظهره رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے
کنکھیون سے دیکھتے نماز مین داہنے اور بائین اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے
ف اس طرح دیکھنا اسلیے تھا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ یہ نماز کو باطل نہین کرتا یا واسطے دیکھنے احوال مقتدیون کے تھا اور اس سے معلوم ہوا
کہ مکروہ پھیرنا گردن کا ہی نہ کنکھیون سے دیکھنا اگرچہ ترک اولی ہی ۞ ح ۞ وعن عدي بن ثابت عن ابيه عن جده رفعه
قال العطاس والنعاس والتثاؤب في الصلوة والحيض والقيء والرعاف من الشيطن رواه الترمذي
اور روایت ہی عدی بن ثابت سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی عدی کے دادا سے کہ اُسنے پہونچائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی لینی نماز مین اور حیض آنا اور قے آنی اور نکسیر پھوٹنی شیطان سے ہی روایت کی
یہ ترمذی نے ف یعنی یہ سب چیزین کہ نماز مین واقع ہون شیطان سے ہین یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزون سے اور مراد چھینکنے سے چھینکنا بکثرت ہی
پس یہ نہین منافی ہی اس حدیث کے کہ اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اسلیے کہ مراد اس سے چھینکنا معتدل ہی اور چھینکنا معتدل یہ ہی کہ
تین سے کم ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونون حدیثون کی یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی چھینکنے کو خارج نماز کے اور چھینکنا کہ مکروہ ہی
اندر نماز کے ہی اور ان چیزون سے شیطان خوش اسلیے ہوتا ہی کہ چھینکنا مانع قرأت و حضور کا ہی اور اونگھ اور جمائی باعث کسل
اور سستی کی ہین عبادات مین اور حیض اور قے اور نکسیر مفسد نماز کی ہین اور پہلی تین چیزون کے بعد لفظ فی الصلوة کا ذکر کرکے جدا کر دیا
آخر کی تین چیزون اخیر سے اسلیے کہ تین چیزین اخیر کی مفسد نماز کی ہین بخلاف تین چیزون پہلی کے کہ وہ مفسد نہین ۞ ح ۞ وعن
مطرف بن عبد الله بن الشخير عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي ولجوفه ازيز
كازيز المرجل يعني يبكي وفي رواية قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وفي صدره ازيز كازيز
الرحى من البكاء رواه احمد وروى النسائي الرواية الاولى وابو داود الثانية
اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت مین کہ
وہ نماز پڑھتے تھے اور اُنکے اندر سے آواز آتی تھی مانند آواز جوش کرنے دیگ کے یعنی روتے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا دیکھا مینے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے اور سینہ اُنکے مین آواز تھی مانند آواز چکی کے رونے سے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی نسائی نے
روایت پہلی اور ابو داود نے دوسری ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز باطل نہین ہوتی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر آہ کرے
یا آہ کھینچے یا آواز سے رووے اگر یاد کرنے بہشت اور دوزخ سے ہی نہین ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سے ہی ٹوٹ جاتی ہی ۞ ح
وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم الى الصلوة فلا يمسح

الحصیٰ فان الرحمۃ تواجھہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ

اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑا ہووے ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ دور کرے ہاتھ سے کنکری کو پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہے اُسکے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** رحمت سامنے ہوتی ہے پس نہیں لائق ہے کہ اس مقام میں بے ادبی کرے اور کھیلے ساتھ کنکری کے تا پانے انوار فضل و رحمت کے سے محروم نہ ہووے ہے **وعن** ام سلمۃ قالت رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجھک رواہ الترمذی اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اسکو افلح جس وقت کہ سجدہ کرتا پھونکتا تھا یعنی زمین پر تا منہ گرد میں نہ بھرے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے افلح خاک آلودہ کر منہ اپنے کو روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی پھونک نہ مار تا منہ خاک آلودہ ہووے کہ یہ قریب تر ہے طرف عاجزی کے اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہے اسمیں ہے ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاختصار فی الصلوٰۃ راحۃ اھل النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھنے نماز میں یہ صورت ہے راحت دوزخیوں کی روایت کی یہ شرح السنۃ میں **ف** یعنی دوزخی رنج اُٹھا دینگے بسبب بہت کھڑے رہنے کے محشر میں پس آرام طلب کرینگے ساتھ ہاتھ رکھنے کے پہلو پر پس حالت نماز میں اسطرح کھڑے ہونے کو منع فرمایا تا مشابہت ساتھ دوزخیوں کے نہو ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وللنسائی معناہ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مارو دو کالوں کو نماز میں مراد دو کالوں سے سانپ و بچھو ہیں روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور نسائی نے معنی اسکے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جائز ہے مارنا انکا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کے نہ زیادہ اس سے اسلیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہے نماز کو اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ کہا بعض مشائخ نے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ محتاج ہو طرف بہت چلنے کے یعنی تین قدم پے در پے رکھنے کے اور نہ طرف کام بہت کے یعنی تین چوٹوں پے در پے کے پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام بہت فاسد ہو جائیگی نماز اسلیے کہ یہ عمل کثیر ہے ذکر کیا یہ سرخسی نے مبسوط میں پھر کہا اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہ فرق کیا جاوے اسمیں اسلیے کہ یہ رخصت ہے مانند چلنے کے بیچ پیش آنے حدث کے اور صحیح تر یہ ہے کہ نماز اسمیں فاسد ہو جاتی ہے لیکن مباح ہے فاسد کرنا اسکا بسبب عذر کے جیسے کہ مباح ہے واسطے فریاد رسی کسی مظلوم کے یا واسطے بچانے کسی کے ہلاک سے جیسے کہ کوئی گرا چاہتا ہے چھت سے یا جلا جاتا ہے یا ڈوبا جاتا ہے تو توڑے نماز اور بچاوے انکو اور اسی طرح جب خوف ہو ضائع ہونے ایک چیز کا کہ اسکی ہے یا غیر کی اور قیمت اسکی ایک درہم ہو تو جائز ہے کہ نماز توڑ ڈالے اور لے لے وہ چیز اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جائز ہے ہر طرح کے سانپ کو مارنا تخصیص کالے ہی کی نہیں اور حدیث میں قید کالے کی تغلیباً ہے ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکرت ان الباب کان فی القبلۃ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وروی النسائی نحوہ

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے نفل اور دروازہ ہوتا اُنپر بند پس میں آتی اور

کھلواتی پس چلتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کھول دیتے میرے لیے پھر پھرتے طرف نماز کی جگہ اپنی کے اور ذکر کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ دروازہ تھا جانب قبلہ کے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے **ف** دروازہ تھا جانب قبلہ کے یعنی دروازہ کھولنے کے لیے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو قبلہ سے منھ نہ پھرتا تھا اسلیے کہ سامنے تھا قبلہ اور مُصَلّے پر پھر جو آتے تو پچھلے پانوں ہٹ کر آتے تا پشت بقبلہ نہوں اور لکھا ہے علمانے کہ گھر تنگ تھا ایک دو قدم سے زیادہ چلنا نہ پڑتا تھا کہ فعل کثیر ہوتا لیکن اشکال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کھولنا اور پھر آنا یہ سب ملکر فعل کثیر میں جواب یہ ہے کہ یہ افعال پردرپے نہوتے تھے کہ عمل کثیر ہوتا ہے ع **وعن** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ اور روایت ہے طلق بن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے بائی بلا آواز کسی کی تم میں سے نماز میں پس چاہیے کہ پھرے اور وضو کرے اور پھر پڑھے نماز روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے ساتھ زیادتی اور نقصان کے **ف** جب بائی آپسے نکلے تو وضو کرکے از سر نو نماز پڑھنی افضل ہے جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتھ شرائط کے کہ فقہ میں مذکور ہیں جائز ہے امام اعظمؒ کے نزدیک کہ اور حدیث سے انہوں نے ثابت کی ہے اور تینوں اماموں کے نزدیک نہیں جائز اور اگر قصدًا بائی نکالے تو واجب ہے از سر نو پڑھنا نماز کا ہے ع **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹے ایک تمھارے کا وضو نماز اسکی میں پس چاہیے کہ پکڑے ناک اپنی پھر پھرے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ایسی صورت میں ناک پکڑ کے وضو کے لیے جاوے تا لوگ گمان کریں کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ اسلیے فرمایا کہ اسمیں عیب چھپتا ہے اور یوں ہی چلا جاویگا تو اسمیں بے حیائی لازم آئیگی اسلیے کہ عادتا اس فعل کو لوگ داخل نقصان کے رکھتے ہیں اور لوگ غیبت میں پڑینگے اسلیے لکھا ہے علمانے کہ جو کوئی نفس الامر میں محق ایک بات کا ہو اور ظاہر میں محل اعتراض کا اسکو چاہیے کہ اپنے دل میں اسکو پوشیدہ رکھے تا لوگ بے آبروئی نہ کریں اور ساتھ اُس عیب کے کہ نہ رکھتا ہو منسوب نہ کریں اور یہ جھوٹ کے قبیل سے نہیں ہے بلکہ قبیل معاریض سے ہے ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِي اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو ٹوٹے ایک تمھارے کا اُس حالت میں کہ تحقیق بیٹھ چکا ہے بیچ آخر نماز اپنی کے یعنی مقدار تشہد کے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس تحقیق جائز ہوئی نماز اسکی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ اسناد اسکی نہیں قوی اور تحقیق اضطراب کیا ہے بیچ اسناد اسکی کے **ف** اس صورت میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصدًا وضو توڑیگا تو نماز ہوجائیگی اسلیے کہ خروج بفعل مصلی فرض ہے انکے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اپسے وضو ٹوٹ جاویگا تو بھی نماز تمام ہوجاویگی پس امام اعظمؒ کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے قصدًا وضو توڑنے پر اور صاحبین کے نزدیک مطلق پر پس یہ حدیث مؤید ہے مذہب ہمارے کی خصوصًا مذہب صاحبین کی

بخلاف شافعی کے کہ انکے نزدیک لفظ سلام سے نکلنا فرض ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہے کہ روایت کی گئی وجوہ مختلفہ پر اور یہ علامت ضعف کی ہے اسلیے کہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ راویون کو ضبط نہیں ہوئی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ اس حدیث کے لیے طرق ہین کہ ذکر کیا ہے انکو طحاوی نے اور تعدد طرق کا پہونچاتا ہے حدیث ضعیف کو طرف حد حسن کے انتہی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصلوٰۃ فلما کبر انصرف واومأ الیھم ان کما انتم ثم خرج فاغتسل ثم جاء وراسہ یقطر فصلی بھم فلما صلی قال انی کنت جنبا فنسیت ان اغتسل رواہ احمد وروی مالک عن عطاء بن یسار مرسلا روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے طرف نماز کے پس جب ارادہ تکبیر کہنے کا کیا پھرے اور اشارہ کیا طرف صحابہ کے یہ کہ ٹھہرے رہو جسطرح سے کہ ہو تم پھر نکلے مسجد سے پس نہائے پھر آئے اور سر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹپکتا تھا پس نماز پڑھائی انکو پس جب نماز پڑھا چکے فرمایا تحقیق تھا مین جنبی پس بھول گیا مین یہ کہ نہاؤن روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی مالک نے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے **وعن** جابر قال کنت اصلی الظھر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ قبضۃ من الحصی لتبرد فی کفی اضعھا لجبھتی اسجد علیھا لشدۃ الحر رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا ظہر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لیتا مین مٹھی کنکریون سے تاکہ ٹھنڈی ہو جاوین میرے ہاتھ مین رکھتا تھا مین کنکریون کو واسطے پیشانی اپنی کے کہ سجدہ کرون مین انپر واسطے شدت گرمی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اتنا کام نماز مین معاف ہے اور فعل کثیر بھی نہین ہے انتہی **وعن** ابی الدرداء قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فسمعناہ یقول اعوذ باللہ منک ثم قال العنک بلعنۃ اللہ ثلثا وبسط یدہ کانہ یتناول شیئا فلما فرغ من الصلوٰۃ قلنا یا رسول اللہ قد سمعناک تقول فی الصلوٰۃ شیئا لم نسمعک تقولہ قبل ذلک ورأیناک بسطت یدک قال ان عدو اللہ ابلیس جاء بشھاب من نار لیجعلہ فی وجھی فقلت اعوذ باللہ منک ثلث مرات ثم قلت العنک بلعنۃ اللہ التامۃ فلم یستاخر ثلث مرات ثم اردت ان اخذہ واللہ لولا دعوۃ اخینا سلیمن لاصبح موثقا یلعب بہ ولدان اھل المدینۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے پس سنا ہمنے انکو کہتے تھے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے تجھسے پھر فرمایا لعنت کرتا ہون مین تجھکو ساتھ لعنت خدا کے تین بار اور بڑھائے ہاتھ اپنے گویا کہ پکڑتے ہین کسی چیز کو پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق سنا ہمنے آپ کو کہ کہتے تھے نماز مین ایک چیز کہ نہین سنا ہمنے آپ کو کہتے پہلے اس سے اور دیکھا ہمنے آپ کو کہ کھولتے تھے ہاتھ اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ ڈالے اسکو منہ میرے پر پس کہا مین نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے تجھسے تین بار پھر کہا مین نے لعنت کرتا ہون مین تجھکو ساتھ لعنت خدا کے ایسی کہ پوری ہے پس نہ ہٹا کہا مین نے یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار پھر ارادہ کیا مین نے یہ کہ پکڑون مین اسکو قسم ہے اللہ کی اگر نہوتی دعا بھائی ہمارے سلیمان کی البتہ صبح کرتا شیطان بندھا ہوا یعنی ستون سے کھیلتے ساتھ اسکے لڑکے اہل مدینہ کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا جنات کے مسخر ہونے کی اور قدرت کی تھی چنانچہ شاہد ہے

بیچ آخر فصل اول کے حدیث ابو سعید کی مین گذر چکی اور اسمین دلیل قوی ہے اسپر کہ البتہ جنون مین سے ہے ۔ ح ع ۔

وعن نافع قال ان عبد اللہ بن عمر مر على رجل وهو يصلي فسلم عليه فرد الرجل كلاما فرجع اليه عبد اللہ ابن عمر فقال له اذا سلم على احدكم وهو يصلي فلا يتكلم وليشر بيده ۔ رواه مالك

اور روایت ہے نافع سے کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اُس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اسپر پس جواب دیا سلام کا اُس شخص نے ابن عمرؓ کو بولکر پس پھرے طرف اُسکے عبد اللہ بن عمرؓ پھر کہا واسطے اُسکے جسوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمہارے کے اُس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا ہو پس نہ بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ مالک نے **ف** بیان اس اشارے کا دوسری فصل مین بیچ حدیث ابن عمرؓ کے گذر چکا کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا

باب السہو

باب ہے بیچ بیان سجدہ سہو کے **ف** جاننا چاہیے کہ سہو و نسیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کے جو کہ متعلق ساتھ خبر دینے کے اور پہونچانے حکموں کے ہین جائز نہین اور افعال مین ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل اسکے سیکھین ۔ ح ع ۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احدكم اذا قام يصلي جاءه الشيطن فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس متفق عليه

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے آتا ہے اسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہے اسپر یہانتک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پاوے یہ ایک تمہارا پس چاہیے کہ کرے دو سجدے اس حالت مین کہ وہ بیٹھا ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ صورت شک کی ہے اور فرق درمیان شک اور سہو کے یہ ہے کہ سہو مین یقین ہوتا ہے ایک جانب کا اور شک مین تردد ہوتا ہے کہ یہ ہے یا وہ اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک مین ہرگز نہین پڑے بسبب اسکے کہ شیطان سے ہوتا ہے لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہے بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کے طرف اُس عالم کے اور حکم شک کا بھی مثل حکم سہو کے ہے بیچ واجب ہونے سجدہ سہو کے اور حکم اسکا بہ تفصیل حدیث آیندہ مین مذکور ہوگا ۔ ح ع ۔

وعن عطاء ابن يسار عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شك احدكم في صلوته فلم يدر كم صلى ثلثا او اربعا فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم يسجد سجدتين قبل ان يسلم فان كان صلى خمسا شفعن له صلوته وان كان صلى اتماما لاربع كانتا ترغيما للشيطن رواه مسلم ورواه مالك عن عطاء مرسلا وفي روايته شفعها بهاتين السجدتين

اور روایت ہے عطا ابن یسار سے اُنے نقل کی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ شک کرے ایک تمہارا نماز اپنی مین پس نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیے کہ دور کرے شک اور بنا کرے اُس چیز پر کہ یقین رکھتا ہے پھر کرے دو سجدے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس اگر نماز پڑھی اُسنے پانچ رکعت جفت کردینگی یہ پانچ رکعتین بسبب دونون سجدون کے واسطے اُسکے نماز اُسکی کو اور اگر نماز پڑھی اُسنے پوری چار ہونگے یہ سجدے سبب ذلت کے واسطے شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی مالک نے عطاء سے بطریق ارسال کے اور بیچ ایک روایت مالک کے یون ہے کہ جفت کریگا نمازی اُن پانچ رکعتون کو بسبب اِن دو سجدون کے **ف** پس چاہیے کہ دور کرے شک کو یعنی اُس رکعت کو کہ اُسمین شک ہے اور بنا کرے اُس چیز پر کہ یقین ہے

ہوتا اسکا یعنی کمتر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین ٹھہراوے اور اسپر بنا رکھے پھر دو سجدے کرے جیسے کہ سہو کے کرتے ہیں پہلے اس کہ سلام پھیرے بخاری کی روایت میں یہ قید نہیں ہے اس سبب سے اختلاف کیا ہے اماموں نے بیچ ہونے سجدہ سہو کے پہلے سلام کے یا بعد اسکے چنانچہ تفصیل اسکی بیچ شرح اور حدیث کے مذکور ہوگی بعد اسکے فائدہ دونوں سجدوں کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑھی اسنے پانچ رکعت یعنی شک تھا کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور بنا رکھی تین پر اور واقع میں چار پڑھی تھیں جبکہ ایک رکعت اور پڑھی تو پانچ رکعتیں ہوئیں شفع کر دینگی یہ پانچ رکعتیں بسبب ان دونوں سجدوں کے بیچ حکم ایک رکعت کے مر مصلی کیلئے نماز اسکی کو یعنی یہ پانچ رکعتیں ساتھ ان دو سجدوں سہو کے بیچ حکم چھ رکعتوں کے ہوتی ہیں اور اگر نماز پڑھی اسنے پوری چار رکعت جیسے کہ واقع میں یہی تین پڑھی تھیں ساتھ اس رکعت کے کہ بنا تین پر رکھکر ایک رکعت اور پڑھے چار رکعت تمام ہوئیں تو ہونگے یہ دو سجدے سبب ذلت کے شیطان کیلئے یعنی اگرچہ اس صورت میں احتیاج سجدتین کی نہیں ہے کہ جفت کریں نماز کو جیسے کہ پہلی صورت میں تھی لیکن فائدہ سجدتین کا ذلیل کرنا شیطان کا ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ شک میں ڈالے اور عبادت سے باز رکھے اور مصلی نے برعکس اسکے سجدہ کیا اور عبادت میں زیادتی کی جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ بیچ صورت شک کے بنا اقل پر کرے کہ یقینی ہے اور عمل ساتھ تحری کے یعنی غالب ظن کے نہ کرے اور مذہب جمہور ائمہ کا بھی یہی ہے اور ترمذی کہتا ہے کہ نزدیک بعضوں کے اہل علم سے بیچ صورت شک کے اعادہ کرے نماز کو اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اگر شک اول بار ہووے یعنی شک کرنا عادت اسکی نہیں ہوا ہے تو از سر نو نماز پڑھے و الا تحری یعنی انکل کرے اور بعد تحری کے اگر غلبہ ظن کا ایک جانب پر ہو اسپر عمل کرے اور اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا اقل پر رکھے اور سجدہ سہو کا کرے اسلئے کہ بنا رکھنی ظن غالب پر ایک اصل مقرر ہے شرع میں جیسے قبلہ و مانند اسکے میں ہے اور صحیحین میں ابن مسعود سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت شک کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ تحری کرے صواب کی اور تمام کرے اسپر لایا ہے اس حدیث کو شمنی بیچ شرح نقایہ کے اور جامع الاصول میں حدیث نسائی بھی بیچ تحری صواب کے لایا ہے اور امام محمد نے موطا میں کہا ہے کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کے بہت آئے ہیں اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوے پس نجات سہو اور شک سے مشکل ہو اور اعادہ میں بیچ صورت کثرت شک کے حرج عظیم ہو انتہی کہتا ہے بندہ ضعیف یعنی شیخ عبد الحق رح کہ حاصل مقام کا یہ ہے کہ اس باب میں تین حدیثیں آئی ہیں اول تو یہ کہ جب شک کرے پس از سر نو پڑھے دوسری یہ کہ جو کوئی شک کرے اپنی نماز میں پس تحری کرے صواب کی تیسری یہ حدیث کہ اس باب میں مذکور ہے کہ متضمن ہے اوپر بنا رکھنے کے یقین پر پس جمع کیا ابوحنیفہ نے درمیان ان حدیثوں کے اس طرح کہ حمل کیا اول کو اوپر پیش آنے شک کے اول بار میں اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونے تحری کے ایک جانب پر اور تیسری کو اوپر نہ واقع ہونے تحری کے اور یہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہے بیچ مذہب امام اعظم رح کے واللہ اعلم

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطے انکے کیا زیادتی کی گئی نماز میں پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نے پڑھی آپ نے نماز پانچ رکعت پس سجدے کیئے حضرت صلعم نے بعد سلام کے دو سجدے اور ایک روایت میں یہ کہ فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی مانند تمہارے بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو پس جسوقت

بھولون مین پس یاد دلاؤ مجھکو اور جسوقت کہ شک کرے ایک تمہارا نماز اپنی مین پس چاہیئے کہ قصد کرے صواب کا پس چاہیئے کہ پورا کرے اسپر پھر سلام پھیرے پھر سجدے کرے دو سجدے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین تحری کرنا کا اوپر اقل کے نہین ہے اور مراد وہی ہے یعنی اگر تحری فائدہ نہ کرے بنا اقل پر رکھے اور تمام کرے اور شافعیہ جو قائل نہین ہین ساتھ تحری کے مراد تحری صواب سے اقل بحراتا رکھتے ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک بیچ صورت ادا کرنے پانچ رکعت کے تفصیل ہے کہ اگر سہو کیا قعدۂ اخیرہ سے اور اٹھ کھڑا ہوا واسطے پانچوین رکعت کے پھر آوے طرف قعدہ کے جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہے پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئے فرض اور بیتی گئی پانچوین رکعت اور اگر قعدۂ اخیرہ کرکے اٹھا پہلے سلام سے رجوع کرے طرف قعدہ کے جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہے پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئے فرض اسکے اور ملاوے ساتھ اسکے چھٹی رکعت اور سجدہ کرے واسطے سہو کے سلام سے اور یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار رکعت کے بیٹھکر پانچوین کے لیے اٹھے تھے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ملائی نہین چھٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتھ سجدہ سہو کے جیسے کہ مذہب شافعی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان جو انکے لیے کیا ہو

ح عن ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی قال ابن سیرین سماھا ابو ہریرۃ ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی خشبۃ معروضۃ فی المسجد فاتکأ علیہا کانہ غضبان ووضع یدہ الیمنی علی الیسری وشبک بین اصابعہ ووضع خدہ الایمن علی ظہر کفہ الیسری وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلوۃ وفی القوم ابوبکر وعمر فہاباہ ان یکلماہ وفی القوم رجل فی یدیہ طول یقال لہ ذو الیدین قال یا رسول اللہ انسیت ام قصرت الصلوۃ فقال لم انس ولم تقصر فقال اکما یقول ذو الیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترک ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ وکبر فربما سألوہ ثم سلم فیقول نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم متفق علیہ ولفظہ للبخاری وفی اخری لہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ

اور روایت ہے ابن سیرین سے اسنے نقل کی ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دو نماز دو پہر کے بعد زوال کے ہین یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نے ولیکن بھول گیا مین کہا ابو ہریرہ نے پس نماز پڑھی ساتھ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پھر سلام پھیرا یعنی تیسری رکعت کے لیے نہ اٹھے پھر کھڑے ہوے طرف لکڑی کے کہ عرض مین تھی بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اسپر گویا کہ غصہ مین تھے اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین پر اور انگلیان انگلیون مین الین اور رکھا رخسارہ اپنا داہنا اوپر پشت بائین ہاتھ اپنے کے اور نکلے جلد باز لوگونمین سے دروازون مسجد کے سے یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنے نماز کے ذکر او دعا کے لیے نہین ٹھہرتے تھے وہ چلے گئے پس کہا صحابہ نے کیا کم ہو گئی نماز یعنی چار سے دو ہی ہو گئین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو پڑھین اور صحابہ مین یعنی جو کہ مسجد مین باقی رہے ابوبکر اور عمر بھی تھے پس ڈرے دونون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

یہ کلام کرین اُنسے اور صحابہ مین تھا ایک شخص بیچ ہاتھ اُسکے کے تھی درازی کہا جاتا تھا اسکو ذوالیدین یعنی صاحب دو ہاتھونکے بسبب درازی ہاتھونکے یہ لقب اُسکا ہوا تھا کہا اُسنے اے رسول خدا کے کیا بھول گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بھولا مین اور نہ کم ہوئی نماز پھر فرمایا یعنی صحابہ سے کیا تم بھی کہتے ہو جیسا کہتا ہے ذوالیدین پس کہا صحابہ نے کہ ہان یون ہی ہے جیسے کہتا ہے وہ پس آگے بڑھے حضرت پھر نماز پڑھی وہ کہ چھوڑ دی تھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ اپنے کے کہ نماز مین کیا تھا یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ معمولی اپنے کے یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگون نے ابن سیرین سے پھر سلام پھیرا پس کہتے تھے ابن سیرین خبر دیا گیا ہون یہ کہ عمران بن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا اتفاق کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین اور روایت دونونکے یہ ہے کہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدلے لم انس ولم تقصر کے سب ذلک لم یکن تھا پس کہا ذوالیدین نے تحقیق تھا کچھ اسمین سے اے رسول خدا کے **ف** پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سے یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت کر چکے تو اُنسے بطریق استفہام کے اکثر لوگون نے پوچھا ثم سلم یعنی کیا کہا ابو ہریرہ نے ثم سلم یعنی سجدہ سہو کے سلام کے کیے یا نہین پس سکے جواب مین ابن سیرین نے کہا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث مین کہا ثم سلم یعنی یہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کی سے نہین یاد رکھتا مین لیکن مجھکو خبر پہونچی ہے کہ عمران بن حصین نے کہ اُسنے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اسمین ثم سلم کو اور مصنف نے جو حدیث ابو ہریرہ کی مین ثم سلم ذکر کیا ہے عمران کی روایت سے ہے کہ اس جگہ لایا ہون اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نے بہت دراز لکھی ہے اگر سب لکھی جاوے کلام طویل ہوتا ہے ولیکن یہ دو شبہہ وارد ہوتے ہین بیان کرنا اُنکا ضرور پڑا اول تو یہ کہ علما کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سہو ہونا اخبار مین جائز نہین اور افعال مین خلاف ہے اور بیان جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہ اخبار ہے خلاف واقع کے اور دوسرا یہ کہ کلام اور افعال آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے درمیان واقع ہوئے اور باوجود اسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہی نماز پوری کی از سر نو نہ پڑھی جواب اول شبہہ کا یہ ہے کہ نہ جائز ہونا نسیان کا بیچ اُن اقوال اور اخبار کے ہے کہ متعلق ہین ساتھ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کے نہ سب خبرون مین اور دوسرے اشکال کا جواب علما نے یہ کہا ہے کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کے ہین اُس صورت مین ہین کہ قصداً ہون نہ ساتھ سہو کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے لیکن یہ جواب خالی ضعف سے نہین اور موافق مذہب حنفی کے بھی نہین کیونکہ اُنکے نزدیک کلام عمداً اور سہواً مطلق مفسد نماز کا ہے پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلے نسخ ہونے جواز کلام اور افعال کے سے ہے نماز مین اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ کلام نماز مین قصداً اور سہواً مفسد نماز کا ہے مگر یہ کہ واسطے مصلحت نماز کے ہو امام سے یا مقتدی سے تو مفسد نہین جیسا کہ یہان ہوا ہے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن بحینہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی پس کھڑے ہوئے پہلی دو رکعتون مین نہ بیٹھے یعنی قعدہ اولے کے لیئے پس کھڑے ہوئے لوگ ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ جب پڑھ چکے نماز اور منتظر ہوئے لوگ سلام پھیرنے کے تکبیر کہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اُس حالت میں کہ وہ بیٹھے تھے پس کیئے دو سجدے پہلے سلام پھیرنے سے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم اور بخاری نے **ف** مذہب شافعی میں سجدے سہو کے سلام سے پہلے ہی کرتے ہیں بموجب اس حدیث کے لیکن اور روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ بعد سلام کے کیا اور ثابت ہوا ہے سجدہ کرنا حضرت عمر رضی کا بھی بعد سلام کے پس وہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حدیث منسوخ ہے **مع**

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگوں کو پھر بھول گئے پھر سجدے کیئے دو سجدے پھر التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** پھر سجدے کیئے دو سجدے یعنی بعد سلام پھیرنے کے جیسے کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث میں جگہ سہو کی نہیں بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور اور حدیثوں میں ذکر تشہد کا نہیں ہے اور یہ حدیث موافق مذہب ہمارے کے ہے اور مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور بعضے مالکیہ اور شافعیہ بھی اسی پر ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ درود اور دعا کہ التحیات میں آتے ہیں اُس تشہد میں پڑھے کہ پہلے سجدے ہے یا اُسمیں پڑھے کہ بعد سجدے کے ہے کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہے کہ دوسرے تشہد میں پڑھے اور ہدایہ میں کہا ہے صحیح یہی ہے اور بعض شروح ہدایہ کی میں لکھا ہے صواب یہ ہے کہ اول میں پڑھے اور طحاوی نے کہا کہ دونوں میں پڑھے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول طحاوی کے میں خوب احتیاط ہے کذا فی فتاوی قاضی خان **مع** **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہو امام دو رکعت پڑھکر یعنی اور قعدہ پہلا نکیا پس اگر یاد آوے پہلے اس سے کہ سیدھا کھڑا ہو پس چاہیئے کہ بیٹھ جاوے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا پس نہ بیٹھے اور سجدے کرے دو سجدے سہو کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ ہونا ہے اور ظاہر مذہب ہمارا یہ ہے کہ اگر قریب بیٹھنے کے ہو بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور اگر قریب ہو قیام کے نہ بیٹھے اور قریب بیٹھنے کے اُسکو کہتے ہیں کہ نیچے کا بدن سیدھا نہو جاوے اور اگر سیدھا ہو جاوے تو قریب قیام کے ہے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتبار قریب میں ایک روایت ابو یوسف کی ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو مشائخ بخارا نے اسپر ظاہر مذہب یہ ہے کہ جب تک سیدھا نہ کھڑا ہو جاوے بیٹھ جاوے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث بھی پس اگر پہلے کھڑے ہونے کے بیٹھ جاویگا تو سجدہ نہیں آئیگا اور کھڑا ہو جاویگا تو آویگا اور بعد کھڑے ہوئے کے بیٹھے نہیں اگر بیٹھ جاویگا تو نماز ٹوٹ جاویگی **مع**

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی عصر کی اور سلام پھیرا تین رکعتوں میں پھر

داخل ہوئے اپنے گھر مین پس کھڑا ہوا طرف انکے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا واسطے اُسکے خرباق اور تھی لنبے کے ہاتھونمین درازی پس کہا اُسنے اے رسول خدا کے پس ذکر کیا واسطے اُنکے کام انکا یعنی سلام پھیرنا تین رکعت مین پس نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غصے مین کھینچتے ہوئے چادر اپنی یہانتک کہ پہونچے طرف لوگون کے پس فرمایا کیا سچ کہتا ہی یہ عرض کیا صحابہ نے کہ ہان پس پڑھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پھر سلام پھیرا پھر سجدے کیئے دو سجدے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم نے ف پھر داخل ہوئے گھر مین اسمین منہ قبلے سے پھرا اور چلنا بہت واقع ہوا یہ افعال از راہ سہو کے بھی ہمارے نزدیک نماز توڑ دیتے ہین پس یہ محمول ہی ہمارے نزدیک اسپر کہ یہ منسوخ ہو مانند کلام کے نماز مین یعنی یہ افعال اور کلام کرنا نماز مین پہلے جائز تھے پھر منسوخ ہوگئے اور خرباق نام اُسی ذوالیدین کا ہی جو پہلے مذکور ہوا اور یہ حدیث اوپر کی حدیث سے دو ایک باتون مین مخالف ہی اس سبب سے علمانے لکھا ہی کہ واقعے متعدد ہین اور دونون واقعون مین کلام کرنیوالا ذوالیدین ہی اور پھر سجدے کیئے دو سجدے پھر سلام پھیرا کہا طیبی نے کہ یہی مذہب ابوحنیفہ کا ہی کہ وہ سجدے کرتے ہین واسطے زیادتی اور نقصان کے بعد سلام کے پھر تشہد پڑھتے ہین اور سلام پھیرتے ہین وعن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے نماز کہ شک کرتا ہو کمی مین پس چاہیئے کہ نماز پڑھے یہانتک کہ شک کرے زیادتی مین روایت کی یہ احمد نے ف یعنی جسکو ظن غالب کسی جانب حاصل ہو اور شک ہو کمی مین جیسے کہ چار رکعت کی نماز مین شک ہووے کہ تین پڑھی ہین یا چار پس چاہیئے کہ نماز پڑھے یہانتک کہ شک کرے زیادتی پر یعنی بنا کم پر کرے کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹھہراوے اور ایک رکعت اور پڑھے تا شک کرے کہ چار ہوئین یا پانچ اور جاننا چاہیئے کہ سہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چند جگہون مین واقع ہوا ایک ترک قعدہ اول سے جیسا کہ حدیث عبد اللہ بن بحینہ کی مین وارد ہوا دوسرا دو رکعت اخیرے سے جیسے کہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسرے ایک رکعت اخیرے جیسے کہ حدیث خرباق مین آیا ہی چوتھے بیچ زیادہ ہونے پانچوین رکعت کے جیسے کہ بیچ حدیث عبد اللہ بن مسعود کے ہی پس مجتہدون نے اسپر قیاس کرکے کہا کہ جو کوئی بھول جاوے ایک واجب واجبات نماز کے سے اُسپر سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے اور حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین اُنسے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضی جگہ سجدہ سہو کا پہلے سلام کے کیا اور بعضی جگہ بعد سلام کے ظاہر یہ ہی کہ فعل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کبھی اس طرح ہو کبھی اس طرح اور دونون جائز ہون ولیکن مذاہب ائمہ مین معین ہی امام شافعی سب جگہ پہلے سلام کے کہتے ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اس مین اُنکو ترجیح دیتے ہین اور امام اعظم رح سب جگہ بعد سلام کے کہتے ہین اسلیئے کہ بہت حدیثین اس مین آئی ہین اور قوی ہین اور ابوداؤد اور ابن ماجہ و احمد اور عبد الرزاق ثوبان سے لائے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر سہو کے دو سجدے ہین بعد سلام پھیرنے کے پس جب کہ افعال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف آئے تمسک ساتھ قول کے کیا حنفیہ نے اور قول قوی ہی فعل سے نزدیک ابو حنیفہ کے جیسے کہ اصول فقہ مین مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہ ہی کہ جس جگہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ پہلے سلام کے کیا ہی پہلے سلام کے کرے اور جس جگہ بعد سلام کے کیا ہی بعد سلام کے کرے اور لکھا ہی علمانے کہ یہ قول قوی تر اور قریب تر ساتھ صواب کے ہی اور جاننا چاہیئے کہ اختلاف مذکور بیچ سجدے مین کہ بعد سلام کے کرے یا پہلے بیچ افضلیت کے ہی اور بیچ اصل جواز کے اختلاف نہین ہی کوئی کہتا ہون ائمہ اربعہ کی مین اور بعضے نے لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ دونون طرف سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ باب ہے بیچ بیان سجدون قرآن کے **ف** سجدہ تلاوت کا واجب ہے نزدیک امام اعظم رح کے پڑھنے والے اور سننے والے پر اگرچہ قصداً نسنے اور اوراماموںکے نزدیک سنت ہے وہ ایک سجدہ ہے درمیان دو تکبیر ونکے شرط ہے اس مین وہ چیز کہ شرط ہے نماز مین یعنی طہارت وغیرہ بدون رفع یدین کے اور تشہد اور سلام کے ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھ انکے مسلمانون نے اور مشرکون نے اور جنون نے اور آدمیون نے روایت کی یہ بخاری نے **ف** سورہ والنجم مین جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیۃ سجدہ کو پہونچے سجدہ کیا واسطے فرمان برداری امر الٰہی کے اور مسلمانون نے بھی سجدہ کیا واسطے متابعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مشرکون نے اسلئے سجدہ کیا کہ اپنے بتون کے یعنے لات اور عزے اور منات کے نام سے یا سبب اسکا یہ تھا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان آیتون کو پڑھنے لگے افرأیتم اللات والعزے آخر تک آیتون تک تو شیطان نے اپنی آواز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مشابہ کر کے پڑھا تلک الغرانیق العلی ٭ وان شفاعتھن لترتجے ٭ یعنی یہ بت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کیگئی ہے پس مشرکون نے گمان کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بتون کی تعریف کی پس خوش ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کیا انھون نے بھی کیا اور یہ جو بعض مفسرین نے نقل کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عیاذاً باللہ بھولے سے یہ الفاظ پڑھے یہ غیر صحیح اور محض باطل ہے اور مراد مسلمانون اور مشرکون اور جن وانس سے وہ ہین کہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس حاضر تھے اور یہ قصہ مکہ کا ہے مسجد الحرام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہے ح ع ٭ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سجدہ کیا ہمنے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سورہ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک مین روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ حدیث رد ہے امام مالک کا کہ وہ کہتے ہین مفصل مین سجدہ نہین ٭ ع ٭ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ السَّجْدَۃَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَہٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْھَتِہٖ مَوْضِعًا یَسْجُدُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے سجدہ یعنی آیۃ سجدہ کی اور ہم ہوتے نزدیک انکے پس سجدہ کرتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی سجدہ کرتے ساتھ انکے پس ازدحام کرتے ہم یہان تک کہ نپاتا بعض ہمارا واسطے پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اسپر روایت کی یہ بخاری ومسلم نے **ف** یعنی اتنے لوگ کثرت سے سجدے کے لیے جمع ہوتے کہ بسبب تنگی جگہ کے بعض کو انکے ساتھ سجدہ کرنا نمیسر ہوتا پس تاخیر کرتا سجدے کو انسے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور ازدحام کرتے اور سجدے کے ادا کرنے مین سنت یہ ہے کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین پیچھے اسکے سننے والے پس یہ اقتدا صورۃً ہے نہ حقیقۃً ٭ ع **وعن** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا پڑھی مین نے روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سورہ والنجم پس سجدہ کیا مین

نہین

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا امام شافعی نے کہ سجدہ اسمین بیان جواز کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا اور کہا امام
مالک نے کہ مفصل مین سجدہ نہیں ہے اسیلئے نکیا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین اسیلئے نکیا کہ با وضو نہ تھے یا وقت کراہت کا تھا یا ترک کیا اسوقت تا معلوم
ہوجاوے کہ فرض نہیں ہے اور یہ بھی توہے کہ سجدہ کرنا فی الفور یعنی واجب نہیں کسی اور وقت کیا ہو پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ سجدہ اسکا واجب نہیں
کیونکہ اوپر کی حدیث مین گذر چکا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون وغیرہ نے اسمین سجدہ کیا ہے ع • **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ**
صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَأَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ حَتّٰى أَتٰى فَبِهُدٰهُمُ
اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سجدہ سورہ ص کا نہیں ہے بہت تاکیدی سجدون مین سے اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے اسمین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا مجاہد نے کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کیا سجدہ کرون مین ص مین پس
پڑھی یہ آیت اور اولاد نوح کی سے داؤد اور سلیمان یہان تک کہ آئے اس قول اللہ تعالے تک پس ساتھ طریقہ انکے کے پیروی کریں
کہا ابن عباس نے نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون مین سے ہین کہ حکم کیے گئے ہین کہ پیروی کرین ان انبیا کی روایت کی بخاری
نے **ف** نہیں ہے بہت تاکیدی سجدون مین سے معنی اسکے بموجب مذہب حنفی کے یہ ہین کہ یہ سجدہ فرائض سے نہیں ہے بلکہ واجبات تلاوت
سے ہے لکھا ہے علما نے کہ سجدہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمین واسطے موافقت داؤد علیہ السلام کے اور شکر کرنے قبول توبہ انکی کے
تھا چنانچہ حدیث مین بھی آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سجدہ کیا بھائی میرے داؤد نے واسطے قبول توبہ کے اور ہم
سجدہ کرتے ہین واسطے ادائے شکر کے اور پس کہا ابن عباس نے بعد پڑھنے آیت کے واسطے دلیل پکڑنے کے سجدہ کرنے پر کہ نبی تمہارے
صلے اللہ علیہ وسلم انہیں سے ہین کہ حکم کیے گئے ہین کہ پیروی کرین ان انبیا کی یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی پیروی کا حکم ہوا
تو تمہے بطریق اولے انکی پیروی کرنی چاہیئے یعنی جب داؤد علیہ السلام نے سجدہ کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی پیروی کیلئے
سجدہ کیا ہمکو بھی کرنا چاہیے مع ع • **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِيْ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ
وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عمرو بن العاص سے کہا پڑھائے مجکو یعنی عمرو کو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدے قرآن مین انمین سے تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین دو سجدے روایت کی
یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** بعضے نسخون مین بجای اقرأ کے اقرأنی ہے یعنی حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون مین انپر اور تین مفصل مین یعنی
سورہ نجم اور انشقت اور اقرا مین اور سورہ حج مین دو سجدے ہین ایک بعد یشاء کے اور دوسرا بعد تفلحون کے اور باقی دس سجدے
یہ ہین کہ سورہ اعراف مین اخیر سورہ پر اور رعد مین بعد آصال کے اور نحل مین بعد یومرون کے اور بعضون نے کہا بعد یستکبرون کے
لیکن یہ قول رد کیا گیا ہے کہ یہ بعید ہے اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کے اور مریم مین بعد بکیا کے اور فرقان مین بعد نفورا کے
اور نمل مین بعد العظیم کے اور بعضون کہا ہے بعد یعلنون کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کے اور ص مین بعد اناب کے اور فصلت
مین بعد یسامون کے اور بعضون نے کہا ہے تعبدون پر اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ گنتی سجدون قرآن کے کہا امام احمد نے کہ پندرہ ہین

کہ مذکور ہوئے عمل کیا ہے انہوں نے ظاہر اس حدیث پر اور امام شافعی نے کہا چودہ ہیں اس طرح کہ حج میں دو ہیں اور ص میں نہیں اور باقی بدستور اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ چودہ اس طرح ہیں کہ دوسرا سجدہ حج میں نہیں ہے اور ثابت کیا ہے سجدہ ص کا اور باقی بدستور اور کہا مالک نے کہ گیارہ ہیں ساقط کیا ہے انہوں نے سجدہ ص کو اور تینوں سجدوں مفصل کے کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہے اور لکھا ہے اور علماء نے کہ یہ حدیث عمرو بن العاص کی ضعیف ہے اور لائق دلیل پکڑنے کے نہیں اور بعضے راوی اسکے مجہول ہیں اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ سجدہ قرآن کا کیا جاوے نماز فرض و نفل میں اور گئے ہیں بعضے علماء اس پر کہ جو سجدہ آخر سورۃ میں ہو پس رکوع کفایت کرتا ہے سجدے سے یعنی رکوع کرنے میں ادا ہو جاتا ہے یہ قول ابن مسعود کا ہے اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور تفصیل اسکی شرح منیہ میں اس طرح مذکور ہے کہ جو سجدہ واجب ہوا نماز میں پس رکوع کیا اور نیت سجدے کی اس میں کی ادا ہو جاتا ہے یا نیت نہ کی پھر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہے سجدہ قرأۃ کا جبکہ نہ پڑھی ہوں بعد اسکے تین آیتیں اور تین آیتیں پڑھنے میں اختلاف ہے پس اگر پڑھیں بعد اسکے تین سے زیادہ پس ضرور ہے سجدہ کرنا واسطے اسکے قصداً اور نہیں ادا ہوتا ساتھ رکوع کے اور نہ ساتھ سجود نماز کے اور سجدہ جو نماز میں لازم آوے خارج نماز کے نہ کیا جاوے ۔ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگی دی گئی ہے سورۂ حج سبب اسکے کہ اس میں ہیں دو سجدے فرمایا کہ ہاں اور جو سجدے نہ کرے دونوں پس نہ پڑھے اُن دونوں آیتوں سجدے کی کو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی اور مصابیح میں یہ الفاظ ہیں پس نہ پڑھے اس سورۃ کو جیسے کہ کتاب شرح السنہ میں ہے ف پس نہ پڑھے اُن دونوں آیتوں سجدے کی کو تا کہ نہ گنہگار ہو سبب ترک سجدے کے یعنی سجدہ مشروع ہوا ہے حق پڑھنے والے کے سبب تلاوت اسکی کے اور کرنا سجدے کا حق تلاوت سے ہے پس جبکہ وہ درپے ضائع کرنے کے پڑوے ہے ترک تلاوت کا اسلئے کہ سجدہ واجب ہے پس گنہگار ہوگا سبب ترک اسکے کے اور ایک نسخہ مصابیح میں بجائے فلا یقرأہما کے فلم یقرأہما ہے یعنی جتنے اسکے سجدے نہ کیے گویا دونوں آیتیں ہی نہ پڑھیں اسلئے کہ عمل کمال ان پر ہے اور دوسرا سجدہ حج کا امام اعظم رح کے نزدیک واجب نہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ سجدہ نماز کا ہے اسلئے کہ قرینہ موجود ہے کہ لفظ رکوع اسکے ساتھ مذکور ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے جیسے کہ ترمذی نے کہا ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ۔ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَاَوْا اَنَّهُ قَرَاَ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا نماز ظہر میں پھر کھڑے ہوئے پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی الم تنزیل السجدہ روایت کی یہ ابو داؤد نے ف صحابہ نے فقط سجدہ کرنے سے پڑھنا اس سورۃ کا نہیں معلوم کیا بلکہ ایک آدھ آیت سورۃ کی سنی اس سے جانا کہ یہ سورۃ پڑھی چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک آدھ آیت سورۃ سے سنا دیتے تھے تا معلوم کریں کہ فلانی سورۃ پڑھی یا بے اختیار سبب نہایت شوق اور حضور کے جہر ظاہر ہو جاتا تھا اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ بعد سجدہ کرنے اور اٹھنے کے باقی سورۃ نہ پڑھی اور رکوع میں گئے اور یہ جائز ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ باقی سورۃ پڑھے بعد اسکے رکوع میں جاوے پس شاید کہ یہ بیان جواز کے لیے کیا باوجودیکہ نص نہیں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ نہ پڑھنے باقی سورۃ کے مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اکتفا ساتھ رکوع کے نکیا جیسے کہ ہمارے مذہب مین رکوع مین سجدہ ادا ہوجاتا ہے اسلیے کہ یہ نفل ہے ع وعنہ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَۃِ کَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے انھین ابن عمر سے یہ کہ انھون نے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہم پر قرآن پس جس وقت کہ گذرتے آیت سجدے کی پر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتھ انکے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف پس معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع دونون پر ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہ تکبیر کہے مگر سجدے کے لیے اسی پر عمل ہے ابوحنیفہ کا اور شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ ہاتھ اٹھاوے اور تکبیر کہے احرام کے لیے پھر تکبیر کہے سجدے کے لیے اور مستحب ہے یہ کہ کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا گیا ہے ع
وعنہ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَۃً فَسَجَدَ النَّاسُ کُلُّھُمْ مِنْھُمُ الرَّاکِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی اِنَّ الرَّاکِبَ لَیَسْجُدُ عَلٰی یَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے انھین سے یہ کہ انھون نے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سال فتح مکہ کے آیۃ سجدے کی پس سجدہ کیا سب لوگون نے بعضے سجدہ کرنے والے سوار تھے اور بعضے سجدہ کرنے والے زمین پر یہانتک کہ سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف پڑھی آیۃ سجدے کی یعنی ایک آیۃ اول یا آخر اسکے ساتھ ملاکر پڑھی یا فقط آیۃ پڑھی بیان جواز کے لیے اسلیے کہ فقط آیت پڑھنی خلاف استحباب کے ہے ہمارے نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے یعنی ہاتھ زین وغیرہ پر رکھ کر سجدہ کرتا تھا کہ پاوے سختی زمین کی سی حالت سجدے مین کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی سجدہ کرے ہاتھ پر صحیح ہے جبکہ جھکا دے گردن اپنی نزدیک ابوحنیفہ کے نہ نزدیک شافعی کے انتہی اور یہ غیر مشہور ہے اسکے مذہب مین پس شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اگر سجدہ کرے بسبب ازدحام کے اپنی ران پر جائز ہے اور اسی طرح سوائے ران کے اور چیز پر جائز ہے اگر ہوا اسکو عذر کہ منع کرے سجود سے اور نہین جائز ہے بلا عذر بموجب روایت مختار کے کذا فی الخلاصہ اور اگر رکھے ہاتھ زین پر اور سجدہ کرے اسپر جائز ہے بموجب روایت صحیحہ کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر کہ یہ مکروہ ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ جس وقت پڑھے آیت سجدے کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرتا ہے اسکو اشارہ ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْجُدْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سجدہ کیا بیچ کسی سورہ کے مفصل مین سے جب سے کہ پھرے طرف مدینہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جب سے کہ پھرے طرف مدینہ کے یعنی اگرچہ پہلے مکے مین سجدہ کیا اور تمام آدمیون وغیرہ نے انکے ساتھ سجدہ کیا یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابوہریرہ کے کہا سجدہ کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے بیچ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک الذی خلق کے اور اسلام ابوہریرہ کا بعد آنے مدینہ کے ہے ساتوین سال ہجری مین پس حدیث ابوہریرہ کی صحیح اور راجح ہے اور ثبت نے روایت کیا ہے سجدہ بیچ مفصل مین اور مثبت مقدم ہے نافی پر حاصل یہ کہ سجدہ مفصل مین ثابت ہے حضرت سے کرنا چاہیے اور مفصل کہتے ہین چھوٹی سورتون کو کہ وہ سورہ حجرات سے آخر کتاب مین ہین ع وعن عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بیچ سجود قرآن کے رات کو سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اسکے کہ پیدا کیا اسکو اور بنایا کان اسکے اور آنکھیں اسکی ساتھ

قدرت اور قوت اپنی کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف قید رات کی اتفاقی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ دعا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلق سجدہ تلاوت میں بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہے اور یہ دعا بھی روایت کی گئی ہے رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنیفہ کا یہ ہے کہ سبحان ربی الاعلی پڑھنا سجدۂ تلاوت میں کفایت کرتا ہے لیکن اسمیں کچھ شبہہ نہیں کہ جو دعائیں حدیث سے ثابت ہوئی ہیں پڑھنا انکا اولیٰ ہے ع

وعن ابن عباس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رأیتنی اللیلۃ وانا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت فسجدت الشجرۃ لسجودی فسمعتہا تقول اللہم اکتب لی بہا عندک اجرا وضع عنی بہا وزرا واجعلہا لی عندک ذخرا وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داود قال ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فسمعتہ وہو یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب.

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یا رسول اللہ دیکھا میں نے اپنے تئیں آج کی رات اس حال میں کہ سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھتا ہوں پیچھے ایک درخت کے پس سجدہ کیا میں نے یعنی سجدہ تلاوت کا پس سجدہ کیا درخت نے وقت سجدے میرے کے پس سنا میں نے اس درخت کو کہ کہتا تھا یا اللہ لکھ میرے لیے بسبب اس سجدے کے نزدیک اپنے ثواب اور دور کر مجھسے بسبب اسکے گناہ اور کر اسکو واسطے میرے نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجھسے جیسا قبول کیا تو نے اسکو اپنے بندے سے داؤد ہے کہا ابن عباس نے پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی یعنی اسی مجلس میں بقصد پڑھنے اس دعا کے یا اور وقت اور پھر سجدہ کیا پس سنا میں نے انکو کہ وہ کہتے تھے مانند اس خبر کے کہ خبر دی تھی انکو اس شخص نے کہنے درخت کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیے یہ الفاظ وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داود اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر تر یہ ہے کہ اسنے آیت سجدے کی جو سورۂ ص میں ہے پڑھی ہوگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورۂ سجدہ پڑھی ہو ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ والنجم فسجد فیہا وسجد من کان معہ غیر ان شیخا من قریش اخذ کفا من حصی او تراب فرفعہ الی جبہتہ وقال یکفینی ہذا قال عبد اللہ فلقد رأیتہ بعد قتل کافرا متفق علیہ وزاد البخاری فی روایۃ وہو امیۃ بن خلف

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سورۂ نجم پھر سجدہ کیا اسمیں اور سجدہ کیا ان لوگوں نے کہ تھے ساتھ آپکے مگر ایک بوڑھا تھا قریش میں سے لی اسنے مٹھی کنکریوں سے یا مٹی سے پس اٹھایا اسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہے مجھکو یہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پس تحقیق دیکھا میں نے اسکو بعد اس قصے کے کہ مارا گیا کافر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت میں کہ وہ بڈھا امیہ بن خلف تھا اسنے از راہ تکبر کے یہ حرکت کی اور یہ قصہ فتح مکہ کے پہلے کا ہے ع

وعن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی ص وقال سجدہا داود توبۃ ونسجدہا شکرا رواہ النسائی

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ص میں اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داؤد نے یعنی پیغمبر نے

کہ سورۂ ص میں اُنسے مذکور ہو واسطے توبہ کے اور کرتے ہیں ہم یہ سجدہ واسطے شکر گذاری قبول توبہ اُنکے کے روایت کی یہ نسائی نے

باب اوقات النہی

یہ باب ہے بیچ بیانِ اُن وقتوں کے کہ منع کی گئی ہو نماز انمیں ف یہ شامل ہو تینوں وقتوں کو کہ حرام ہو نماز انمیں کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا یعنی ٹھیک دوپہر کا ہو اور شامل ہو اُن وقتوں کو کہ نماز نفل اُن میں مکروہ ہو کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہو اور ہمارے مذہب میں بھی شامل ہو فرض اور نفل کو پس پہلے تین وقتوں میں جائز نہیں ادا اور نہ قضا مگر عصر اُسی دن کی اور نہیں جائز ہو نماز جنازے کی اور نہ سجدۂ تلاوت کا اور جائز ہو نماز جنازے کی جب کہ حاضر ہووے انھیں وقتوں میں اور جائز ہو سجدہ تلاوت کا جو پڑھی جاوے آیت سجدہ کی انھیں وقتوں میں لیکن اولی تاخیر ہو انکی ان وقتوں سے اور جائز ہیں یہ دونوں یعنی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کے اور نفل ان وقتوں میں بھی مکروہ ہیں لیکن شروع کریگا تو لازم ہونگے چاہیے کہ توڑ ڈالے اور قضا کرے وقت غیر مکروہ میں اور اگر تمام کرے عہدہ اُسکے سے بری ہوتا ہے لیکن توڑنا افضل ہو کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کے جائز ہے قضا اور نماز جنازے کی جو ظاہر ہووے اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد میں ولیکن اگر ساتھ قصد تحیۃ کے ان وقتوں میں آوے اور یا تاخیر کرے قضا کو تاکہ ان وقتوں میں ادا کرے جائز نہیں اسلیے کہ قصد کرے ان وقتوں میں پڑھنا بموجب حدیث کے ممنوع ہو اور اسی طرح جائز ہو اُنکے نزدیک نماز کسوف کی اور دو رکعتیں بعد وضو کی اور دو رکعتیں احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوت کا جو پڑھا جاوے ان وقتوں میں اور کراہت ہمارے نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان میں ہو اور نزدیک شافعی کے اور اور علماء کے کہ موافق اُنکے ہیں دن جمعہ کے وقت استواء کے جائز ہو اور مکہ معظمہ میں بھی جائز ہو سب اوقات میں اور مذہب حنفیہ کا اوطہر ہو اسلیے کہ جب مبیح اور محرم جمع ہوں ترجیح محرم کو ہو واللہ اعلم ہو ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَہَا فَاِنَّہَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصد کرے ایک تمہارا پس نماز پڑھے نزدیک نکلنے آفتاب کے اور نہ نزدیک ڈوبنے آفتاب کے اور ایک روایت میں یوں ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یہانتک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کے اور جس وقت کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یعنی مطلق نماز نہ پڑھو نہ فرض اور نہ نفل یہانتک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نمازوں کا وقت نکلنے آفتاب کے اور نہ غائب ہونے آفتاب کے پس تحقیق واسطے کہ آفتاب نکلتا ہو درمیان دونوں سینگوں شیطان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ قصد کرے اس سے امام شافعی کہتے ہیں کہ تحیۃ المسجد اور قضاے نماز قصد کرکے ان وقتوں میں پڑھنی جائز نہیں اور اگر اتفاقاً پڑھ لے جائز ہو اور ہم کہتے ہیں کہ مقصود حدیث سے منع کرنا ہو نماز سے ان وقتوں میں مطلق اور درمیان سینگوں شیطان کے یعنی دونوں جانبوں سر اُسکے کے کہ کھڑا رہتا ہو سامنے آفتاب کے تاکہ نکلے درمیان دونوں جانبوں سر اُسکے کے پس ہووے قبلہ آفتاب پرستوں کا اُس وقت میں نماز کو منع فرمایا تاکہ مشابہت اُنکے ساتھ نہووے م ع

وعن عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تین وقت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو کہ نماز پڑھیں ہم انمیں یا دفن کریں ہم انمیں مردوں اپنے کو یعنی نماز جنازہ کی پڑھیں یا اوقات دفن ہر وقت جائز ہے وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر یہانتک کہ بلند ہو اور اُس وقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈھلے آفتاب اور اُس وقت کہ میل کرے آفتاب واسطے ڈوبنے کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب روایت کیا اسکو مسلم نے ✿ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز پیچھے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے اور نہیں نماز پیچھے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نفی کمال نماز کی ہے اسلیے کہ ان دو وقتوں میں نماز مکروہ ہے نہ حرام ✿ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پس آیا میں بھی مدینہ میں پس داخل ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے خبر دو مجکو وقت نمازوں کے سے پس فرمایا پڑھ نماز صبح کی پھر بند رہ نماز سے جس وقت کہ نکلے آفتاب یہانتک کہ بلند ہو اسلیے کہ تحقیق آفتاب نکلتا ہے جس وقت کہ نکلتا ہے درمیان دونوں سینگوں شیطان کے اور اُس وقت سجدہ کرتے ہیں اسکو کافر یعنی آفتاب پرست پھر نماز پڑھ یعنی اشراق اسلیے کہ نماز اُس وقت کی مشہود ہے یعنی گواہی دیتے ہیں فرشتے مصلی کے لیے اور حاضر ہوتے ہیں اُسمیں فرشتے یہانتک کہ تھم جاوے سایہ نیزہ پر اور نیزہ سے نہ بڑھے یعنی ٹھیک دوپہر ہوجاوے پھر بند رہ نماز سے اسلیے کہ تحقیق اُس وقت جھونکی جاتی ہے دوزخ پس جس وقت کہ پھرے سایہ پس نماز پڑھ یعنی ظہر اور جو چاہو قسم نوافل سے اسلیے کہ نماز حاضری گئی ہے اور اُسمیں حاضر ہوتے ہیں

فرشتے یہانتک کہ پڑھے تو نماز عصر کی پھر بند رہ نماز سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہے درمیان دونوں سینگوں
شیطان کے اور اس وقت سجدہ کرتے ہیں طرف اسکے کفار کہا عمرو بن عبسہ نے کہا میں نے اے نبی اللہ کے پس خبر دیجئے مجھکو وضو کی بابت اسکی سے
فرمایا نہیں تم سے کوئی شخص کہ نزدیک کرے پانی وضو اپنے کا پس کلی کرے یعنی بعد دھونے ہاتھوں کے اور بسم اللہ کہنے اور سنکنے ناک کے اور
میں پانی دے پھر جھاڑے ناک کو مگر کہ گرتے ہیں گناہ چھوٹے یعنی صغیرہ چہرہ اسکے کے یعنی چہرہ کے اندر کے اور منہ اسکے کے اور نتھنوں اسکے کے پھر جبکہ
دھوتا ہے چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اسکو اللہ تعالی نے مگر کہ گرتے ہیں گناہ اسکے کناروں داڑھی اسکی سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہے دونوں ہاتھ
اپنے کہنیوں تک مگر گرتے ہیں گناہ دونوں ہاتھوں اسکے کے سر انگلیوں اسکے سے ساتھ پانی کے پھر مسح کرتا ہے سر اپنے کو مگر کہ گرتے ہیں گناہ
سر اسکے کے طرفوں بالوں اسکے سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہے دونوں پاؤں اپنے ٹخنوں تک مگر کہ گرتے ہیں گناہ دونوں پاؤں اسکے کے سر انگلیوں
اسکے سے ساتھ پانی کے پس اگر وہ کھڑا ہوا پھر نماز پڑھی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کے اور ثنا کی اللہ پر یعنی ذکر اللہ کیا بابت اور ساتھ
بزرگی کے یاد کیا اسکو ساتھ اس بزرگی کے کہ وہ لائق اسکے ہے اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل اپنا واسطے اللہ کے مگر کہ پھرتا ہے نماز سے پاک ہو کر
گناہ اپنے سے مانند ہیئت اس دن کے کہ جنا اسکو ماں اسکی نے روایت کی یہ مسلم نے ف چڑھ جاوے سایہ نیزہ پر یہ بات مکہ اور مدینہ اور
گرد نواح اسکے کے ہوتی ہے کہ بڑے دنوں میں سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا اور اخیر عبارت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ
دونوں بخشے جاتے ہیں مگر صغیرہ بالضرور بخشے جاتے ہیں اور کبیرہ موقوف ہیں خواہش ایزدی پر ع

وعن كريب أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَزْهَرِ أَرْسَلُوْهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهُ تَقُوْلُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے کریب مولی ابن عباس کے سے کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر نے بھیجا اسکو یعنی کریب کو
طرف حضرت عائشہؓ کے پس کہا ان تینوں نے کہ انسے سلام اور پوچھ انسے حال دو رکعتوں کا کہ بعد عصر کے ہیں کہا کریب نے پس گیا میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پس پہونچایا میں نے انکو وہ پیغام کہ بھیجا تھا انھوں نے مجھکو اسکے لیے پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ پوچھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
پس نکلا میں طرف ان تینوں صحابیوں کے پس پھر بھیجا انھوں نے مجھکو طرف ام سلمہ کے پس کہا ام سلمہ نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ منع کرتے تھے ان دونوں رکعتوں سے پھر دیکھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے ہیں یہ دو رکعتیں پھر داخل ہوئے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر میں مسجد سے پڑھ کر یا صحن میں سے بڑھ کر اندر مکان کے آئے پس بھیجا میں نے طرف انکے لونڈی کو پس کہا میں نے
کہ تو واسطے انکے کہتی ہے ام سلمہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا میں نے آپ کو کہ منع کرتے تھے ان دو رکعتوں کو اور دیکھا میں نے آپ کو
کہ پڑھتے تھے یعنی کیا سبب ہے پس کہا اے بیٹی ابی امیہ کی پوچھا تو نے دو رکعتوں میں سے پیچھے عصر کے اور تحقیق شان یہ ہے کہ آئے میرے پاس

تھے شخص عبد القیس مین کے یعنی واسطے سیکھنے احکام دین کے پس باز رکھا مجکو دو رکعتون سے جو کہ بعد ظہر کے ہین پس یہ تھین وہ دونون روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے باوجودیکہ منع بھی فرمایا تھا نماز سے بعد عصر کے سبب اسکا کیا تھا پس کریب نے یہ بات حضرت عائشہ رضہ سے پوچھی انھون نے حوالہ حضرت ام سلمہ کا دیا کیا کہ وہ خوب جانتی مین کہ انھون نے تحقیق اسکو کیا تھا پھر کریب پاس اوس کے تینون صحابیون پاس آئے جب انھون نے یہ احوال سنکر حضرت ام سلمہ پاس بھیجا کریب نے جاکر وہ پیام انکو پہونچایا اور منع کرتے تھے ان دونون رکعتون سے یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتون سے مراد انکی یہ تھی کہ مطلق نماز نفل سے منع کرتے تھے اسی کے ضمن مین نہی انکی بھی تھی یا بالخصوص انسے منع کیا ہو اور کہا اے بیٹی ابو امیہ کی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے فرمایا کہ ام سلمہ سے انکے سوال کا یہ جواب کہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کرکے فرمایا اور ابو امیہ نام ام سلمہ کے باپ کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کا اور ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہے نماز نفل پڑھنے پر اگرچہ سنتین معمولی ہون اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر نوافل و تحیۃ فوت ہون تضا کیجاوے انکی بعد وقت کے جیسا کہ مذہب شافعیہ مین ہے اور حنفیہ کے نزدیک انکے وقت مین پڑھے نہ غیر وقت مین اور تاویل اسمین وہ یہ کرتے ہین کہ شاید آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کی ہون اور بسبب ضرورت تعلیم کے توڑ دی ہون اس سبب سے تضا انکی کی واللہ اعلم اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث سے تو اتنا معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے سنتین ظہر کی پڑھین بسبب شغل جماعت عبد القیس کے لیکن اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو رکعتین پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ سے صحیح بخاری مین آیا ہے کہ قسم ہے اس خدا کی کہ لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عالم سے ترک نہ کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کے یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے اور اسی طرح کئی روایتین آئی ہین پس سبب اسکا کیا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ نماز بعد عصر کے مکروہ ہے اور جمہور علما بھی اسی پر ہین اور حضرت عمر رض منع کرتے تھے اس سے اور مارتے تھے اسپر پس خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تھا امت کو درست نہین جیسے کہ آپ روزے وصال کے رکھتے تھے اور لوگون کو منع فرماتے تھے ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهٗ

روایت ہے محمد بن ابراہیم سے اسنے نقل کی قیس بن عمرو سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض صبح کے دو رکعتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو ہی رکعت پس کہا اس شخص نے تحقیق مین نے نہ پڑھی تھین دو رکعتین یعنی سنت کہ پہلے دو رکعتین صبح کی ہین پس پڑھتا ہون مین انکو اب پس چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا اسناد اس حدیث کی نہین متصل اس واسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہین سنا قیس بن عمرو سے اور بیچ شرح السنہ کے اور نسخون مصابیح کے قیس بن قہد سے مانند اسکے **ف** تقدیر

جملہ صلوٰۃ الصبح رکعتین کی یہ ہی جملہ الصلوٰۃ الصبح رکعتین اور لفظ رکعتین جو مکرر ہے واسطے تاکید نفی زیادتی کے ہے یعنی فرض صبح کے دو ہی رکعت
پڑھو بعد اسکے اور نماز نہ پڑھو اور چپ رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو تقریر کہتے ہیں محدثین کی اصطلاح میں کہ ایک کام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوئے پس معلوم ہوا کہ اگر سنتیں فجر کی پہلے فرض سے نہ پڑھی جاویں
بعد اسکے قضا کرے چنانچہ مذہب امام شافعی کا بھی ہے اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے قضا نہیں ہے سنتوں فجر کے نہ پہلے طلوع کے اور
نہ بعد اسکے لیکن اگر فرضوں کے ساتھ فوت ہوں تو قضا کیجاویں ساتھ فرض کے پہلے زوال کے اور امام محمد نے کہا کہ قضا کی جاویں نزدیک
سنتیں بھی بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہ ہے کہ اصل سنتوں میں عدم قضا ہے اور قضا مخصوص
ساتھ واجب کے ہے اور حدیث وارد نہیں ہوئی ہے مگر بیچ قضا انکی کے ساتھ تبعیت فرض کے پس باقی رہے سوائے اسکے اصل پر کہ عدم قضا ہے
اور یہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہے قابل سند پکڑنے کے نہیں اور اسی طرح اور سنتیں بھی قضا نہ کی جاویں بعد وقت کے تنہا اور بیچ قضا
انکے کے ساتھ تبعیت فرض کے اختلاف ہے کذا فی الہدایہ ۰ ع ج **وعن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد
عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس وقت کہ چاہے رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود
اور نسائی نے ف عبد مناف کے بیٹوں کو خانہ کعبہ کے کاروبار کی خدمت تھی انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام فرمائے اور طواف
کرنے میں ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوار کا خواہ غروب کا اور سوائے انکے کسی کو خلاف نہیں خلاف وہاں نماز پڑھنے میں
ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بنظر ظاہر اس حدیث کے ہر وقت جائز ہے جو نماز کہ ہو خواہ دو رکعتیں طواف کی ہوں یا سوائے اسکے اور نزدیک
امام احمد کے جائز ہیں دو رکعتیں طواف کی فقط اور ہمارے نزدیک جائز نہیں کوئی نماز اور حکم مکہ کا تمام شہروں کا سا ہے بیچ حرمت اوقات کراہت
کے اسلیے کہ حدیثیں نہی کی عام ہیں اور مراد اس قول سے کہ نماز پڑھے جس وقت چاہے یہ ہے کہ سوائے اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے
اس سے موافقت حاصل ہو جاتی ہے سب حدیثوں میں واللہ اعلم ۰ ع ج **وعن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ**
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے وقت دوپہر کے یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ
کے روایت کی یہ شافعی نے ف مذہب امام شافعی کا بھی ہے کہ انکے نزدیک دوپہر کو دن جمعہ کے نماز پڑھنی درست ہے اور امام ابو حنیفہ
کے نزدیک نہیں درست اسلیے کہ حدیثیں مطلق نہی کی مشہور ہیں اور یہ حدیث ضعیف ہے انکا مقابلہ نہیں کر سکتی یا یہ کہ محرم راجح ہے مبیح پر ع ج
**وعن اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ
حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ**
اور روایت ہے ابو الخلیل سے اسنے نقل کی ابی قتادہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے نماز دوپہر کو یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب
مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ تحقیق دوزخ جھونکی جاتی ہے ہر روز دوپہر کو سوائے دن جمعہ کے روایت کی یہ ابو داود نے اور کہا ابو الخلیل
نہیں ملا ابا قتادہ سے یعنی پس اسناد اسکے متصل نہیں **الفصل الثالث** فصل تیسری

وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس تطلع ومعھا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقھا ثم اذا استوت قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا دنت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی تلک الساعات رواہ مالک واحمد والنسائی

اور روایت ہی عبد اللہ صنابحی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آفتاب نکلتا ہی اور ساتھ اسکے ہوتا ہی سینگ شیطان کا پس جس وقت بلند ہوتا ہی جدا ہو جاتا ہی اس سے پھر جس وقت دوپہر ہونیکو نزدیک ہوتا ہی آفتاب کے شیطان پھر جب ڈھلتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اس سے پھر جب قریب ہوتا ہی غروب کے نزدیک ہوتا ہی اس سے شیطان پس جب غائب ہو چکتا ہی جدا ہوتا ہی اس سے اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے نماز کے سے ان وقتوں میں یعنی آفتاب نکلتے اور ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کو روایت کی یہ مالک اور احمد اور نسائی نے **ف** منع کیا نماز سے نماز خواہ حقیقۃً ہو خواہ حکماً مانند نماز جنازے اور سجدۂ تلاوت کے اور امام مالک نے باوجودیکہ حدیث روایت کی ہی اور پھر قائل نہیں سا تو حرام ہونے نماز کے وقت دوپہر کے اور کہا کہ نہیں پایا ہم نے اہل فضل کو مگر کوشش کرتے تھے اور ادا کرتے تھے نماز دوپہر میں ۱۲ ح **وعن ابی بصرۃ الغفاری** قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمخمص صلوۃ العصر فقال ان ھذہ صلوۃ عرضت علی من کان قبلکم فضیعوھا فمن حافظ علیھا کان لہ اجرہ مرتین ولا صلوۃ بعدھا حتی یطلع الشاھد والشاھد النجم رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی بصرہ غفاری سے کہ کہا پڑھائی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی مخمص میں کہ نام ایک جگہ کا ہی پھر فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کی گئی تھی ان لوگوں پر کہ تھے پہلے تم سے پس ضائع کیا انھوں نے اسکو یعنی حق اسکا ادا نہ کیا اور مداومت نکی اسپر پس جو شخص کہ حفاظت کرے اسپر ہوگا واسطے اسکے ثواب اسکا دوہرا اور نہیں نماز پیچھے اسکے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارا ہی روایت کی یہ مسلم نے **ف** دوہرا ثواب ایک تو اس سبب سے کہ یہ عمل نیک ہی اور ہر عمل نیک پر ثواب ملتا ہی اور دوسرا ثواب بسبب محافظت اسکے کے برخلاف اگلوں کے اور شاہد ستارے کو اسلیے کہا کہ حاضر ہوتا ہی رات کو اور مقصود اس سے یہ ہی کہ آفتاب غروب ہو ۱۲ ح **وعن معاویۃ** قال انکم لتصلون صلوۃ لقد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیناہ یصلیھما ولقد نھی عنھما یعنی الرکعتین بعد العصر رواہ البخاری

اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا تحقیق تم البتہ پڑھتے ہو نماز البتہ تحقیق صحبت میں رہے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہیں دیکھا ہم نے انکو کہ نماز پڑھتے ہوں یہ دو رکعتیں اور تحقیق منع کیا ان دونوں سے یعنی پڑھنا ان دو رکعت کے سے پیچھے عصر کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** اور جو ایک حدیث میں آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہاں نفی کی تو مراد یہ بیان ہی کہ باہر نہ پڑھتے ہونگے گھر میں پڑھتے ہوں گے تاکہ لوگ اسمیں آپکی پیروی نہ کریں اسلیے کہ یہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو پڑھنی درست ہیں اور ان کو نہیں اور کہا طحاوی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں متواتر آئی ہیں کہ آپنے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہی پھر صحابہ کا عمل بھی اسی پر سا پس نہیں لائق کسی کو کہ مخالفت کرے اسکی ۱۲ ح **وعن ابی ذر** قال وقد صعد علی درجۃ الکعبۃ من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا جندب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولا بعد العصر حتی تغرب الشمس الا بمکۃ الا بمکۃ الا بمکۃ رواہ احمد ورزین

اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا انھون نے اس حالت مین کہ چڑھے اوپر زینہ کعبہ کے جس شخص نے کہ پہچانا مجکو یعنی نام میرا پس تحقیق پہچانا مجکو یعنی پہچانتا ہے میرا اور جسنے کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہووے آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین مگر مکہ مین روایت کی یہ احمد اور رزین نے ف کعبہ کا دروازہ بلند ہے اُسپر چڑھنے کے لیے زینہ تھا چنانچہ اب بھی چوبی زینہ ہے بشکل منبر کے نزدیک زمزم کے سامنے کعبہ کے رکھا رہتا ہے جب داخلی ہوتی ہے تو اُسکو لگا دیتے ہین آگے دروازے کعبہ کے اور بعد داخلی کے پھیر وہین رکھ دیتے ہین پس احتمال ہے کہ اُس وقت مین بھی اسی طرح کا ہو یا اور طرح کا اور ابو ذر نے کہ نام اُنکا جندب تھا زینہ پر چڑھکر یہ بات کہی تا لوگ بسبب پہچاننے اُنکے کے یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اسپر کہ حضرت نے اُنکے حق مین فرمایا تھا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نے اور نہ اُٹھایا زمین نے کوئی راست گو زیادہ ابو ذر سے اور یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ ح

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

باب ہے بیچ بیان جماعت کے اور بزرگی اسکی کے ف اختلاف کیا ہے علما نے کہ جماعت سنت ہے یا واجب یا فرض عین یا فرض کفایہ بعضون نے کہا کہ فرض عین ہے بعضے یہ قول امام احمد اور داؤد اور عطا اور ابو ثور کا ہے اور یہ کہتے ہین کہ جو کوئی سنے بانگ نماز کی اور نہ حاضر ہو مسجد مین درست نہین نماز اُسکی اور امام شافعی نے کہا کہ فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ اور یارون اُنکے کے نزدیک سنت موکدہ ہے قریب واجب کے اور شیخ ابن الہمام نے نقل کیا کہ اکثر مشائخ ہمارے اسپر ہین کہ جماعت واجب ہے اور سنت اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ ثبوت اُسکا سنت سے ہے جیسے نماز عید کی اور بدائع مین لکھا ہے کہ واجب ہے اور پھر جو قتل یا ... غیر معذور کے حاضر ہو جماعت کے لیے اور اگر نہ پاوے ایک مسجد مین واجب نہین پھرنا اور مسجدون مین اور اگر جاوے اچھا ہے اور قدوری نے لکھا ہے کہ ... جمع کرے اہل و عیال کو اور گھر مین جماعت سے پڑھے اور اختلاف کیا ہے کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہے یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون اپنے محلہ مین اختیار کرے قدیمی کو اور اگر دونون برابر ہون اختیار کرے قریب تر کو اور اتفاق رکھتے ہین کہ جماعت بسبب عذر کے ساقط ہو جاتی ہے اور عذر بیماری ہے اور دونون طرف سے ہاتھ پاؤن کٹے ہونے اور فالج اور چھینا پاؤن کا ... اور ضعف کہ اُس سے راہ نہ چل سکے اور اندھا اور بعضون نے کہا کہ مینہ اور کیچڑ اور بہت جاڑا اور بہت اندھیری بھی باتفاق عذر ہے قول صحیح مین ۱۲ ح

الفصل الاول فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہے یعنی ثواب مین نماز اکیلے کی سے ستائیس درجے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضی روایت مین پچیس درجے آیا ہے اور لکھا ہے علما نے کہ اکثر روایتون مین پچیس ہی درجے آیا ہے سوائے حدیث ابن عمر کے کہ اسمین ستائیس درجے آیا ہے پس تطبیق اسمین یہ ہے کہ پہلے پچیس درجے کی وحی ہوئی پھر اللہ تعالیٰ نے زیادتی کی اپنے فضل اور انعام سے اور یہ بھی ہے کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال مصلی کے ہے اور اختلاف ہے اس مین کہ یہ فضیلت مخصوص ساتھ جماعت کے مسجد مین ہے یا عام ہے بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ جماعت کے مسجد مین ہے اور بعضون نے کہا عام ہے ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کرون میں یعنی کسی خادم کو جیسا تو جمع کرنے لکڑیوں کے
پس جمع کی جاویں لکڑیاں پھر حکم کرون میں ساتھ اذان کہنے کے نماز کے لیے یعنی نماز عشا کے لیے پس اذان دی جاوے اُسکے لیے پھر حکم کرون میں
ایک شخص کو پس امامت کرے لوگون کی پھر جاؤن میں طرف اُن لوگون کے کہ حاضر نہیں ہوتے ہین نماز کے لیے یعنی بغیر عذر کے تاکہ جلا دون میں
اُنکو ا چانچک اور ایک روایت میں ہے کہ جاؤن میں طرف اُن لوگون کے کہ نہیں حاضر ہوتے نماز میں پس جلا دون میں اُنپر گھر اُنکے اور
قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے اگر جانے ایک اُنکا یعنی جو کہ نہیں حاضر ہوتے جماعت میں یہ کہ پاوے یعنی مسجد میں بڑی
گوشت کی فربہ بلکہ دو کھر ٹکڑے بکری کے اچھے البتہ حاضر ہوں نماز عشا میں روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے مانند اسکے ف اسمین دلیل ہے
اسپر کہ جائز ہے امام کو بسبب عذر کے یہ کہ خلیفہ کر جاوے کسی اور کو اور آپ جاوے ضرورت کے لیے اور اسمین مبالغہ ہے بیچ اہتمام کرنے عذاب دینے
اُن لوگون کے کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتے کہ حضرت نے بذاتہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کرون اور اُنکو عذاب دون اور آخیر حدیث میں
بیان دون ہمتی اُنکی کا کیا کہ ایسے امر خسیس دنیاوی میں حاضر ہوتے ہیں اور واسطے ثواب آخرت کے اور حاصل کرنے ترغیب کے نہیں آتے
ح ع ٭ **وعنہ** قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ
يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ
فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انھین سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اندھا یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم پس کہا اُسنے اے رسول خدا کے
تحقیق نہیں ہے میرے لیے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچ کر لے جاوے مجکو طرف مسجد کے پس پوچھا اُسنے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ
رخصت دیوین واسطے اُسکے پس نماز پڑھے اپنے گھر میں پس رخصت دی حضرت نے واسطے اُسکے پس جب کہ پیٹھ پھیر کر چلا بلایا اُسکو اور فرمایا
کہ سنتا ہے تو اذان نماز کی کہا اُسنے ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز میں روایت کی یہ مسلم نے ف حدیث صحیحین میں آیا ہے کہ جب عتبان بن مالک
نے شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرت نے رخصت دی یہ کہ نماز اپنے گھر میں پڑھ لیا کرے اُس سے معلوم ہوا کہ اندھے کو اجازت ہے ترک جماعت کی اور
ابن ام مکتوم کو اجازت ندی اسلیے کہ وہ فضلاے مہاجرین سے تھے اور حال اُنکے یہی تھا کہ عمل اُولیٰ پر کرین پس پہلے اجازت دی
پھر رد کی بسبب وحی کے یا بسبب متغیر ہونے اجتہاد کے اور اسمین کمال مبالغہ ہے بیچ حاضر ہونے مسجد کے ساتھ سُننے اذان کے م ع ٭ **وعن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا
فِي الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ اُنھون نے اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کے کہ سردی تھی
اور بادتھی پھر کہا یعنی بعد فراغ اذان کے کہ خبردار ہو نماز پڑھو گھرون اپنے میں پھر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے موذن کو
جس وقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینھ کی کہے خبردار ہو نماز پڑھو اپنے گھرون میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا
کہ ہوا اور جاڑا سخت اور مینھ بھی عذر ہے ترک جماعت کے لیے اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ابو یوسف نے کہ پوچھا میں نے ابو حنیفہ سے حال جماعت کا
کیچڑ میں پس کہا نہیں دوست رکھتا میں ترک اُسکا م ع ٭ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ

ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انھین ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھا جاوے کھانا عشا کے وقت کا ایک تمھارے کا
اور قائم کی جاوے نماز تو شروع کرو کھانا اور نہ جلدی کرو یہان تک کہ فارغ ہو اس سے اور تھے ابن عمر رکھا جاتا واسطے انکے کھانا اور قائم
ہوتی نماز پس نہ آتے نماز کو یہان تک کہ فارغ ہوتے اس سے اور تحقیق وہ سنتے قرأۃ امام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی
کہ یہ حکم اس صورت مین ہی کہ نماز پڑھنے والا بھوکا ہو جانتا ہی کہ نماز پڑھونگا تو دھیان کھانے ہی مین رہیگا تو وہان اولا یہی ہی کہ پہلے کھانے کو
کھائے بشرطیکہ وقت بھی وسیع ہو ع ح ع **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق انھون نے کہا سنا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین پوری نماز ہوتی روبرو کھانے کے اور نہ اس حالت مین کہ دفع کرین اسکو یعنی حضور
نماز اسکے کو دونون خبیث یعنی حاجت ہو بول وبراز کی روایت کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کھانا سامنے آوے اور
خواہش رکھتا ہو اسکی اور اسی طرح جب تقاضا ہو بول وبراز کا اور اسی کے حکم مین ہی بائی اور تو یعنی انکو بھی روک کر نماز نہ پڑھے اسلیے کہ حضور نماز
مین فرق آتا ہی مگر ان سب مین فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہر حال پڑھ لے ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑی کی جاوے نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس نہین ہی کوئی
نماز سوائے نماز فرض کے روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنے مؤذن کے سنت فجر کی بھی نہ پڑھے بلکہ شریک ہووے
امام کے ساتھ فرضون مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابوحنیفہ رح کہتے ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑھنے مین ایک رکعت بھی فرض کی ہاتھ
لگے تو سنت پڑھ لے بعد اسکے شریک جماعت مین ہوتا ثواب سنتون کا بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور ثواب جماعت کا بھی لیکن صف سے
الگ ہو کر یا دروازے مسجد کے پڑھے صف مین نہ پڑھے اور اگر ڈر ہو فوت ہونے دونون رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوے سنتین
ترک کرے کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک نے سنتین فجر کی مستثنی ہین اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوہا وان
طردتکم الخیل یعنی پڑھو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکے تم کو لشکر پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی انکو چھوڑے نہیں اور کہا ابن ہمام
کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی بیاشک کہ روایت کیا ہی حسن نے امام ابی حنیفہ سے کہ اگر پڑھے انکو بیٹھکر بغیر عذر کے نہین جائز ہی ح ع
وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پروانگی مانگے عورت ایک تمھارے کی طرف مسجد کے پس نہ منع
کرے اسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ یہ نہی محمول ہی کراہت تنزیہی پر اور کہا متنبہ نے کہ یہ نہی دلیل ہی اوپر جائز
ہونے نکلنے عورتون کے طرف مسجد کے نماز کے لیئے لیکن ہمارے زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کے لیے چنانچہ مروی ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم
کی حضرت عائشہ سے کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اس چیز کو کہ پیدا کی ہی عورتون نے البتہ منع کرتے انکو جیسے کہ منع کی گئین عورتین
بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ منع کیا عورتون کو نکلنے سے مگر بڑھیون کو بیچ کپڑون گاڑھے کے یعنی میلے بیکار کپڑون مین
حاصل یہ کہ جو بڑھیان بغیر بناؤ سنگار اور خوشبو کے مسجد مین جاوین تو جائز ہی اور جوانون کو نہین جائز اور اس وقت مین بڑھیون

واسطے تعلیم احکام دین کے مسجد میں جاتی تھیں اور اب چنداں احتیاج نہیں کیونکہ احکام دین کے مشہور و معلوم ہیں ہو ع **وعن** زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شہدت احدٰکن المسجد فلا تمس طیبا رواہ مسلم اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر ہو ایک تم میں سے مسجد میں پس نہ لگاوے خوشبو روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ اصابت بخورا فلا تشہدن معنا العشاء الآخرۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت لگاوے بخور یعنی خوشبو پس نہ حاضر ہو ساتھ ہمارے وقت عشا کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بخور کہتے ہیں خوشبو دار چیز کے دھوئیں کو مثل اگر وغیرہ کے اور خاص وقت عشا ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ وقت اندھیرے کا ہوتا ہے خوف فتنہ کا اسمیں زیادہ ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ مطلق خوشبو لگا کر مسجد میں آنے سے بھی منع فرمایا ہو ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتہن خیر لہن رواہ ابو داود روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے اور گھر انکے بہتر ہیں واسطے انکے یعنی نماز کے لیے روایت کی یہ ابو داود نے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ المرأۃ فی بیتہا افضل من صلوٰتہا فی حجرتہا وصلوٰتہا فی مخدعہا افضل من صلوٰتہا فی بیتہا رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اپنے گھر میں یعنی دالان میں بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ صحن گھر کے اور نماز اسکی کوٹھری میں بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ مکان کھلے ہوئے کے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور انسب ہے اسلیے کہ بنائے کار انکے کی پردہ پر ہے اسی لیے کہا گیا ہے نعم الصہر القبر یعنی اچھی سسرال قبر ہے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال انی سمعت حبی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقبل صلوٰۃ امرأۃ تطیبت للمسجد حتی تغتسل غسلہا من الجنابۃ رواہ ابو داود وروی احمد والنسائی نحوہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق سنا میں نے محبوب اپنے سے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فرماتے تھے نہیں قبول کی جاتی نماز اس عورت کی کہ خوشبو لگاوے واسطے جانے مسجد کے یہاں تک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی احمد اور نسائی نے مانند اسکے **ف** یعنی سارا بدن پانی سے دھووے اگر خوشبو لگائی ہے سارے بدن کو تا کہ جاتی رہے خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہ لگائی ہے اسی جگہ کو دھووے اور اگر کپڑوں کو لگائی ہے بدل ڈالے کپڑے یا دور کرے خوشبو اور یہ حکم جب ہے کہ ارادہ کرے مسجد میں جانیکا اور نہیں تو نہیں کہا ابن ملک نے کہ یہ مبالغہ ہے زجر میں اسلیے کہ اس سے فتنہ اٹھتا ہے اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اسکی طرف لوگوں کی ہو ع **وعن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عین زانیۃ وان المرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فہی کذا وکذا یعنی زانیۃ رواہ الترمذی ولابی داود والنسائی نحوہ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے یعنی جو آنکھ کہ نظر کرے شہوت سے طرف عورت بیگانہ کے وہ زنا کرنے والی ہے اسلیے کہ زنا اسکا دیکھنا ہے اور تحقیق عورت جس وقت کہ خوشبو لگائی ہے پھر گذرتی ہے کسی مجلس میں یعنی مردوں کی مجلس میں اور جاتی ہے کہ اپنے تئیں انکو دکھلاوے پس وہ ایسی ایسی ہے یعنی زنا کرنے والی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور

اور نسائی نے مانند اسکے **ف** یعنی اپنی خوشبو سے لوگون کو رغبت دلائی کہ اسکو دیکھا پس انگور زنا انکھون کا حاصل ہوا اور یہ جو باعث اسکی ہوئی گویا اسنے کیا **ع**

وعن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتَهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ رَوَاهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی پس جب سلام پھیرا فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنی نام اسکا لیا عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنی کسی اور کا نام لیا عرض کی صحابہ نے کہ نہین فرمایا تحقیق یہ دونون نمازین یعنے فجر اور عشا کی بہت گران ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کیا کچھ ثواب ہے ان دونون مین البتہ آتے تم ان دونون نمازون کو اگرچہ چلتے گھٹنون پر یعنے افتان وخیزان اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتون کی ہے یعنے ثواب اور بزرگی مین اور قرب مین ساتھ اللہ کے اور اگر جانتے تم کہ کیا ثواب ہے اسکا البتہ جلدی کرتے تم اسمین پہونچنے کے لیے اور تحقیق نماز آدمی کی ساتھ ایک شخص کے ثواب زیادہ رکھتی ہے نماز اسکی سے اکیلے اور نماز اسکی ساتھ دو شخصون کے زیادہ ثواب رکھتی ہے نماز اسکی سے ساتھ ایک شخص کے اور جسقدر زیادہ ہون پس وہ زیادہ تر محبوب ہے طرف اللہ کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یہ دو نمازین منافقون پر اسلیے بھاری ہوتی ہین کہ کسل انہین بہت ہوتا ہے اور ریا کو دخل کم ہے **ع**

وعن اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت کیجاوے انمین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہے انپر شیطان پس لازم کر اپنے پر جماعت پس سوائے اسکے نہین کہ کھاتا ہے بھیڑیا اُس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے **ف** یعنی اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین یعنی جنگل مین بستے ہون اور جماعت نکرین تو شیطان انپر غالب ہوتا ہے **ع**

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے اذان اذان کہنے والے کی پس نہ باز رکھے اسکو موذن کی تابعداری سے کوئی عذر کہا صحابہ نے اور کیا ہے عذر کہا ڈر ہے دشمن سے یا بیماری نہین قبول کیجاتی اُس سے نماز جو کہ بغیر جماعت کے پڑھے یعنی اگر مسجد مین پڑھے روایت کی یہ ابو داؤد اور دارقطنی نے **ف** کہا صحابہ نے کیا ہے عذر یعنی جب ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچھا کہ عذر کیا ہے انھون نے کہا ڈر یعنی ڈر جان کا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نے کہ ڈر ظالم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو یہ مفلس اور اور عذر اوپر بیان ہی ہو چکے ہین کہ مینہ ہوا اور بہت جاڑا ہو یا کھانا موجود ہو یا حاجت استنجے کی ہو پس یہ سب چیزین عذر ہین اور اور عذر بیماری ہے یعنی ایسی بیماری کہ پہونچ نہ سکے مسجد مین کذا فی شرح المنیہ پس حاصل یہ کہ جو کوئی اذان سنے اور پھر موذن کی تابعداری نکرے یعنی جماعت مین بلا عذر حاضر نہو تو نماز اسکی نہین قبول ہوگی اور اگر

عذر سے نہ حاضر ہوا تو مقبول ہوا اور معنے قبول ہونے نماز کے یہ ہین کہ ثواب نہین پاتا وہ اس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسے کہ
زمین غصب کی گئی مین پڑھے اور اسی طرح حج کرنا ساتھ مال حرام کے اور اتفاق ہے علمار کا اسپر کہ نہین رخصت ہے بیچ ترک جماعت کے کسی کے لیے
مگر عذر سے بسبب اس حدیث کے اور اسکے کہ پہلے گذری ہے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے عبد اللہ بن ارقم سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہتے تھے جس وقت کہ قائم کیجاوے نماز اور پاوے ایکا تمہارا حاجت پاخانہ کی پس چاہیے کہ ابتدا کرے ساتھ پاخانہ کے یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی
یہ ترمذی نے اور روایت کی مالک اور ابو داود اور نسائی نے مانند اسکے **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ
فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرْ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ
حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ نہین
حلال واسطے کسی کے یہ کہ کرے انکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کرے ذات اپنی کو ساتھ دعا کے بدون انکے یعنی بدون شریک کرنے انکے
پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اسنے انکی اور نہ نظر کرے اندر گھر کسی کے پہلے اس سے کہ اذن مانگے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی انکی اور نہ نماز
پڑھے اس حالت مین کہ بند کیے ہو پیشاب یا پاخانہ کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنی استنجے سے فارغ ہو روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی نے مانند اسکے
وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو یعنی اسکے وقت سے واسطے کھانے کے اور نہ
واسطے غیر اسکے کے روایت کی یہ شرح السنہ مین **ف** اوپر جو گذرا ہے کہ کھانا پہلے کھا لیا کرے اور نماز بعد پڑھے اور یہان فرمایا کہ نماز کو
تاخیر نکرو طعام وغیرہ کے لیے تو یہ محمول ہے اسپر کہ تاخیر کرنے مین وقت جاتا ہو تو جب بھی حکم ہے کہ تاخیر نکرے اور وہ حکم اس صورت مین ہے
کہ وقت فراخ ہو اور کھانا حاضر ہو اور خواہش ہو اسکی تو جب بھی چاہیے کہ پہلے کھا لے پس تعارض نہ باقی رہا دونوں حدیثون مین **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ
قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ
فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى
بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ
هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ
ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً
وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى
بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور

اور صحابہ کو اُس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز باجماعت سے مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا نفاق اُسکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ رکھتا تھا وہ بھی نہین باز رہتا تھا جماعت سے یا بیمار یعنی جو کہ اصلا طاقت مسجد مین آنیکی نرکھتا ہو وہ بھی باز رہتا تحقیق تھا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان دو شخصون کے یہان تک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہمکو طریقے ہدایت کے اور تحقیق طریقون ہدایت کے سے ہے نماز پڑھنی یعنی جماعت سے اُس مسجد مین کہ اذان دیجاتی ہو اُسمین اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا ابن مسعود نے جس شخص کو خوش آوے یہ کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے کل کو پورا مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر اُس جگہ کہ ندا دیجاوے واسطے اُنکے یعنی جماعت سے ادا کرے مسجد مین پس تحقیق اللہ تعالی نے مقرر کئیے واسطے نبی تمہارے کے طریقے ہدایت کے اور تحقیق یہ نمازین پانچون جماعت سے پڑھنی طریقون ہدایت کے سے ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو اپنے گھرون مین یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھو جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر مین البتہ چھوڑو گے سنت نبی اپنے کی اور اگر چھوڑو گے تم سنت نبی اپنے کی البتہ گمراہ ہوگے اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی واجبات اور آداب اُسکے بجا لاوے پھر قصد کرے طرف مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اُسکے بدلے ہر قدم کے کہ قدم رکھتا ہے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اُسکو بسبب اُس قدم کے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اُس سے بسبب اُسکے ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکھا ہمنے اپنے تئین اور صحابہ کو اُس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا جماعت سے مگر منافق ایسا کہ معلوم تھا نفاق اُسکا اور تحقیق تھا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز مین اُس حالت مین کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیون کے یعنی بسبب نہایت ضعف کے یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے ف سنن ہدی یعنی وہ طریقے کہ عمل کرنا اُنپر موجب ہدایت اور پہونچنے کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالی کا ہو افعال حضرت کے دو طرح کے تھے ایک وہ کہ حضرت بطریق عبادت کے کرتے تھے اور ایک وہ کہ بطریق عادت کے کرتے جو بطریق عادت کے کرتے اُنکو سنن زوائد کہتے ہین اور جو بطریق عبادت کے کرتے تھے اُنکو سنن ہدی کہتے ہین پھر آگے سنن ہدی کی دو قسمین ہین سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہین کہ حضرت نے بطریق مواظبت کے کین یا تاکید فرمائی اور غیر موکدہ وہ کہ جنپر مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہان سنن ہدی سے سنن موکدہ مراد ہین اور جو کہ جماعت کو واجب کہتے ہین اُنکے بھی یہ منافی نہین اسلیے کہ واجب بھی سنن ہدی مین داخل ہے لغۃ اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہے کہ سنا اللہ کے پکارنے والے کو کہ پکارتا ہے طرف نماز کے پس نجواب دیا اُسکو روایت کی یہ احمد اور طبرانی نے پس معلوم ہوا کہ یہ وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوپر ترک کرنے جماعت کے مسجد مین اور یہ جو کہا کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا ظاہرا یہ ایک شخص تھا کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتا تھا ع ح ﴿ مولانا ﴾ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحْرِقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتین گھرون مین عورتین اور اولاد حکم کرتا مین برپا کرنے نماز عشا کا اور حکم کرتا مین جوانون اپنے کو کہ جلاتے اُس چیز کو کہ گھرون مین ہے ساتھ آگ کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنی عورتین اور بچے گھر مین ہوتے ہین اور اُنپر جماعت واجب نہین اگر یہ گھرون مین نہوتے تو حکم کرتا نماز عشا کے برپا کرنے کا اور صحابہ کو کہتا جو لوگ جماعت مین حاضر نہین ہوتے اُنکو اور اُنکے اسباب کو جلا دیں پس معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہے کہ جسکی سزا یہ ہوئی کہ حضرت نے ارادہ اُسکے جلانے کا کیا ع ح وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ

فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے انہیں سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ نہی ہمارے مذہب میں
کہ جسوقت ہو تم مسجد میں پس اذان دیجاوے نماز کی پس نہ نکلے ایک تمہارا یہانتک کہ نماز پڑھے روایت کی یہ احمد نے و
اور اگر نماز پڑھ چکا ہو تو
اسکے لیئے ہو کہ وہ شخص منتظم نہو کسین کی جماعت کا یعنی اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کے مکروہ نہیں
یا منتظم نہووے ساتھ ترک
نکلنا مکروہ نہیں مگر جس صورت میں کہ موذن تکبیر شروع کردے تو ظہر اور عشا میں چاہیے کہ شریک ہوجاوے
رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ
جماعت کے اور اماموں کے نزدیک ہر نماز میں شریک ہوجاوے ۶ع وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ
بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس شخص نے تحقیق نافرمانی کی
اور روایت ہے ابی شعثاء سے کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی تھی اسمیں پس کہا ابوہریرہ نے
رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابو القاسم کی درود اللہ کا انپر اور سلام روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ
پھر نکلا نہ نکلا واسطے
اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اسکو اذان نے مسجد میں
سبب ترک کرنے جماعت کے
کسی حاجت کے اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پھر آنے کا پس وہ منافق ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی گنہگار ہے
فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا
مانند منافق کے ہوا ۶ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ
یا جسنے سنی اذان پس
صَلٰوةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
کے سبب سے مسجد میں نہ
نہ جواب دیا اسکو پس نہیں نماز یعنی کامل یا مقبول واسطے اسکے مگر عذر سے یعنی جو عذر کہ اوپر مذکور ہوئے اگر
اصل جواب یہی ہے کہ مسجد میں
آیا بغیر کچھ مضائقہ نہیں روایت کی یہ دار قطنی نے ف پس جواب دیا یعنی زبان سے جواب دیا اور مسجد میں نہ آیا اور
ذَاتُ السِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرٌ
آوے ۶ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ
حَيَّ هَلَا وَلَمْ يُرَخِّصْ
الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَ
بہت موذی جانور ہیں اور
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینہ میں
سنتا ہے تو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح
درندے ہیں اور میں ہوں اندھا پس آیا پاتے ہو میرے لیئے رخصت کہ جماعت میں نہ آؤں فرمایا کیا سنتا
ہے تو آخر تک یعنی اذان تو سنتا ہے
کہا کہ ہاں فرمایا پس حاضر ہو اور نہ رخصت دی چھوڑنے جماعت کی روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف حی
لَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ
ان کلموں کو خاص اسلیئے ذکر کیا کہ انہیں معنی طلب کی ہیں ۶ع وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَ
مَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَ
سے کہ کہا آئے مجھ پر ابی درداء یعنی خاوند انکے اور
شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ام درداء
میں امر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کچھ مگر تحقیق وہ نماز
وہ غصے تھے پس کہا میں نے کس چیز نے غصے میں ڈالا تجھکو کہا قسم اللہ کی نہیں جانتا
ری نے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ
پڑھتے ہیں جماعت سے یعنی اور اب اسکو بھی ترک کرتے ہیں روایت کی
حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ
قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ
اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ
بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ

عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح مین اور تحقیق حضرت عمر صبح کو
گئے طرف بازار کے اور مکان سلیمان کا تھا درمیان مسجد اور بازار کے پس گذرے اوپر شفاء کے کہ نام سلیمان کی ماں کا ہے پس کہا عمر نے ہم نے سلیمان کو
نہین دیکھا مین نے سلیمان کو نماز صبح مین پس کہا ماں سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات گذاری تھی نماز پڑھتے پس غلبہ کیا آنکھوں انکی نے
یعنی نیند آگئی نے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین بہتر ہے طرف میرے قیام کرنے میرے سے رات کو روایت
کی یہ مالک نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑھنی افضل ہے نماز رات اور تہجد کی سے ** وعن **
اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ آن سے جماعت ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے
ف یعنی اگر دو آدمی ہوں ایک امام دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے ** وعن ** بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ
فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ
لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِیْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ
قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے بلال بن عبداللہ بن عمر سے آپ نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو عورتون کو
انکے حصے مسجدون سے جب کہ پروانگی مانگین تم سے مسجد کے جانے کی یعنی بسبب حاضر ہونے مسجدون کے جو ثواب انکو ملتا ہے اسکے حاصل کرنے سے
روکو نہین یعنی نماز کے لیے مسجد مین جانے دو پس کہا بلال نے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم انکو پس کہا بلال کو عبداللہ نے کہتا ہون مین
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے البتہ منع کرینگے ہم انکو اور بیچ روایت سالم کے روایت کیا آپنے اپنے باپ سے کہا پھر
متوجہ ہوئے بلال پر عبداللہ پس برا کہا اسکو برا کہنا نہین سنا مین نے انکو کہ برا کہا ہو اسکو مانند اسکے کبھی اور کہا کہ خبر دیتا ہون مین تجھکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم انکو روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ عبداللہ غصے اسلیے
ہوئے کہ اسطرح جواب دینے مین مقابلہ معلوم ہوتا تھا حدیث کا ساتھ رائے کے اگر عذر فساد وقت کا بیان کرتے اور کہتے کہ اس وقت مین
مناسب نہین ہے عورتون کو نکلنا تو وہ خفا نہ ہوتے اور اسلیے اتباع کیا ہے آنکا علماء نے بیچ منع کرنے نکلنے عورتون کے پس مراۃ مین لکھا ہے کہ
زینت کرے امام عورتون کی ہمارے زمانہ مین کہا ابن ہمام نے اسلیے کہ وہ منع کی گئین ہین حضور جماعات سے اور بیچ گذرنے جگہ نا ظاہر ہے کہ
انکا طرف مسجد کے نماز کے لیے ہمارے زمانہ مین مکروہ ہے ** وعن ** مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ اَنْ يَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے مجاہد سے آپنے نقل کی عبداللہ بن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرے کوئی شخص اہل اپنے کو اس سے کہ آوین
مسجدون مین پس کہا ایک بیٹے عبداللہ بن عمر کے نے یعنی بلال نے ہم منع کرینگے انکو پس کہا عبداللہ نے مین حدیث بیان کرتا ہون تجھکو

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے یہ کہا مجاہد نے پس نہ بولے اس سے عبداللہ یہاں تک کہ وفات ہوئے روایت کی اسکو ابن ماجہ نے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سے واسطے ترک کرنے سنت کے ۱۲ م ح

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

باب ہے بیچ بیان برابر کرنے صف کے ف یعنی آپس میں مل کر کھڑے رہیں درمیان میں جگہ نہ رکھیں اور آگے پیچھے ہٹ کر نہ کھڑے رہیں برابر کھڑے رہیں اور اگر صفوں کئی ہوں اسطرح کھڑے ہوں کہ فرق درمیان میں برابر رہے ۱۲ م ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے صفیں ہماری یہاں تک کہ گویا برابر کرتے ساتھ انکے تیروں کو یہاں تک کہ دیکھا تحقیق سیکھے ہم اُن سے یعنی برابر کرنا صفوں کا پھر نکلے ایک دن پس کھڑے ہوئے یہاں تک کہ قریب تھے کہ تکبیر کہیں پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا اُسکا سینہ اُسکا صف سے پس کہا اے بندو اللہ کے برابر کرو اپنی صفوں کو یا خلاف ڈالیگا اللہ درمیان داتوں تمہاری کے روایت کی یہ مسلم نے ف گویا برابر کرتے ساتھ اُن کے تیروں کو یہ مثل ہے بیچ راستی اور ہمواری کے کہ تیروں سے چیزوں کو ہموار اور سیدھا کرتے ہیں یہاں مبالغہ ہے کہ صفوں کو ایسا سیدھا اور برابر کرتے کہ تیروں کو اُن سے سیدھا کر سکیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ عبارت محمول قلب پر ہے پس معنی یہ ہونگے کہ گویا برابر کرتے انکو ساتھ تیروں کے اور حاصل اخیر جملہ کا مظہر نے یہ بیان کیا ہے کہ ادب ظاہر کا علامت ہے ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگے اللہ اور رسول کے حکم کی ظاہر میں تو یہ پہونچاویگا طرف اختلاف قلوب کے پس باعث ہوگا کدورت کا پھر سرایت کریگی یہ طرف ظاہر تمہارے کے پس واقع ہوگی درمیان تمہارے عداوت اسطرح کی کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سے ۱۲ م ح

وعن اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ

اور روایت ہے انس سے کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا سیدھی کرو اپنی صفوں کو اور آپس میں ملکر کھڑے رہو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے یعنی نماز کی حالت میں بکاشفہ سے صفیوں کا حال معلوم کرتا ہوں روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ بخاری اور مسلم کے ہے کہ پورا کرو صفوں کو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے ف پورا کرو صفوں کو یعنی جب تک پہلی صف بھر نہ لے دوسری صف نہ قائم کرو ۱۲ م ح

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِّنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفوں اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفوں کا تمام کرنے نماز میں سے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ نزدیک مسلم کے لفظ من تمام الصلوٰۃ کا ہے ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے اقیموا الصلوٰۃ یعنی قائم کرو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس فرمایا کہ برابر کرنا صفوں کا بھی انہیں سے ہے ۱۲ م ح

وعن اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہاتھ اپنے ہمارے مونڈھوں پر نماز میں یعنی جس وقت ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگے دل تمہارے چاہیے کہ متصل ہوں میرے تم میں سے صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہیں انکے کہا ابو مسعود نے پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو روایت کی یہ مسلم نے ف اور نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکھو ورنہ دلوں میں اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ درمیان قلب اور اعضا کے تعلق عجیب ہے اور تاثیر غریب ہے کہ سرایت کرتی ہے مخالفت ہر ایک کی طرف دوسرے کے کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہے باطن میں اور اسی طرح باطن کی ظاہر میں اب آگے ترتیب جماعتوں کی بیان کی کہ متصل ہوں میرے یعنی پہلی صف میں کھڑے ہوں صاحبان بلوغ کے اور عقل کے تا یاد کریں کیفیت نماز کی اور احکام اسکے اور پہونچا دیں امت کو پھر دوسری صف میں وہ کہ قریب انکے ہیں یعنی لڑکے اور جو کہ قریب بلوغ کے ہیں کہ انکو مراہق کہتے ہیں پھر تیسری صف میں کہ قریب انکے ہیں یعنی خنثی کہ علامت مردی اور زنی دونوں کی رکھتے ہیں اور بعد انکے صف عورتوں کی کھڑی ہے وہ نہیں ذکر کی اسلیے کہ متعین ہیں کہ بعد انکے وہی ہیں اور پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو یعنی سبب اس اختلاف اور فتنوں کا یہی ہے کہ صفیں اپنی برابر نہیں کرتے ہو ع

وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثلاثا وایاکم وھیشات الاسواق رواہ مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ نزدیک ہوں میرے تم میں سے صاحب بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہیں انکے تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنے بازاروں کے سے یعنی مسجدوں میں شور مانند شور بازاروں کے نہ کرو روایت کی یہ مسلم نے ف تین بار فرمایا یعنی اس حدیث میں ثم الذین یلونہم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفوں کے چار ہوے پہلی حدیث میں جماعت عورتوں کی نہیں مذکور ہوئی اور یہاں مذکور ہوئی ع

وعن ابی سعید الخدری قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ تاخرا فقال لھم تقدموا واتموا بی ولیاتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرھم اللہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا دیکھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاروں اپنے میں تاخیر پس فرمایا واسطے انکے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیے کہ اقتدا کریں ساتھ تمہارے وہ کہ ہوں پیچھے تمہارے ہمیشہ رہیگی ایک قوم تاخیر کرتی یہانتک کہ پیچھے ڈالیگا انکو اللہ یعنی رحمت وفضل اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے ف یاروں اپنے میں تاخیر یعنی دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے رہے جاتے ہیں انکو فرمایا کہ آگے بڑھو اور پہلی صف میں کھڑے رہو اور اقتدا کرو میرا یعنی پیچھے میرے متصل کھڑے رہو تو افعال میرے دیکھو اور تمہاری متابعت وہ کریں کہ تمہارے پیچھے کھڑے ہوں اسلیے کہ صف پیچھے کی متابعت اگلوں کی کرتی ہے یعنی افعال انکے دیکھتے ہیں اور اسی طرح وہ بھی کرتے ہیں پس یہ متابعت باعتبار ظاہر کے ہے اور حقیقت میں سب تابع امام ہی کے ہیں ع

وعن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرانا حلقا فقال ما لی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملئکۃ عند ربھا فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملئکۃ عند ربھا قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہیں حلقے حلقے بنائے ہوے پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہوں میں تم کو جماعتیں الگ الگ یعنی یوں نہ بیٹھنا چاہیے کہ علامت نا اتفاقی کی ہے پھر نکلے ہمپر یعنی دوسرے روز تو فرمایا کہ

پس فرمایا کیا نہین صف باندھتے تم یعنی نماز مین مانند صف فرشتون کے نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی جبکہ بندگی کے لیے کھڑے ہوتے ہین پس کہا ہم نے اے رسول خدا کے اور کس طرح صف باندھتے ہین فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صفون کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہین صف مین روایت کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَآ اَوَّلُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردون کی پہلی صف اور بدترین صف مردون کی پچھلی اور بہترین صف عورتون کی پچھلی صف اور بدترین صف عورتون کی پہلی صف روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد بہتر سے کثرت ثواب کی ہے یعنی پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہین اور مردون کی پہلی صف بہتر اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے قریب ہوتے ہین اور عورتون سے دور اور اخیر کی بری اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتے ہین اور عورتون سے نزدیک اور عورتون کی اول صف بری اسلیے ہوتی ہے کہ مردون سے نزدیک ہوتی ہین اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے اسلیے کہ مردون سے دور ہوتی ہین پس مردون کو اول صف کی رغبت کرنی چاہیے اور عورتون کو پچھلی صف کی ؀

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَھَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْحَذَفُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکھو صفین اپنی یعنی آپس مین خوب جڑ کر کھڑے رہو اور نزدیکی کرو درمیان صفون کے یعنی دو صفون مین اتنا فرق نہ ہے کہ ایک صف بیچ مین اور کھڑی ہو سکے اور برابر رکھو گردنین یعنی کوئی تم مین سے بلند جگہ پر نہ کھڑا رہے بلکہ برابر جگہ پر کھڑے رہو تاگردنین برابر رہین پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے تحقیق مین دیکھتا ہون شیطان کو داخل ہوتا ہے بیچ شگافون صف کے گویا کہ وہ سیاہ بچہ ہے بکری کا روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرو صف پہلی کو پھر اسکو کہ نزدیک ہے اسکے پھر جو کچھ کہ ہو نقصان پس ہو پچھلی صف مین روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَا مِنْ خُطْوَۃٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ خُطْوَۃٍ یَمْشِیْھَا یَصِلُ بِھَا صَفًّا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہین اُن لوگون پر کہ قریب ہوتے ہین پہلی صفون کے اور نہین کوئی قدم بہت محبوب طرف اللہ کے اُس قدم سے کہ چلے اور ملاوے ساتھ اسکے صف کو یعنی اگر صف مین جگہ خالی رہ گئی ہو وہان جا کھڑا رہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** قریب ہوتے ہین پہلی صفون کے جب حضرت نے فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کے ساتھ فضیلت دوسری صف کی بھی کہ بعد صف اول کے اسکو بھی فضیلت ہے اور صفون پر کہ بعد اسکے ہین ذکر کی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہین اوپر داہنی طرف والی صفون کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ کھڑے رہنا داہنی طرف امام کے اگرچہ دور ہو امام سے افضل ہے کھڑے ہونے سے بائین طرف اگرچہ نزدیک ہو

اور اگر بائیں طرف خالی ہو نمازیوں سے تو افضل ہے بائیں طرف کھڑے رہنا واسطے رعایت دونوں جزوں کے ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے یعنی ہاتھ یا زبان سے جاری صفوں کو جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہم طرف نماز کے پس جب برابر ہو چکتے تکبیر تحریمہ کہتے روایت کی یہ ابو داؤد نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے داہنی طرف اپنے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور بائیں طرف فرماتے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی روایت کی یہ ابو داؤد نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے وہ ہیں کہ بہت نرم ہوں مونڈھے انکے نماز میں روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اسکے معنے علماء نے کئی طرح پر لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اگر صف میں کھڑا ہو اور حکم کرے اسکو کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھکر برابر کھڑے ہونے کے لیے تو تکبر نہ کرے اور کہنا مانے اسکا اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی چاہے کہ صف میں در آوے تو منع نہ کرے اسکو خصوصاً کہ جگہ خالی ہو اور صف بھرنے کے لیے آوے اور تیسرے یہ کہ نرم کرنا مونڈھوں کا کنایہ ہو سکون اور خشوع و وقار سے یعنی نماز ساتھ خاطر جمعی کے اور حضور دل اور وقار سے پڑھے ع

الفصل الثالث

تیسری فصل **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں تم کو پیچھے اپنے سے جیسے کہ دیکھتا ہوں تم کو آگے اپنے سے یعنی ساتھ مشاہدہ اور مکاشفہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسری پر بھی یعنی دعا کرو کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بھیجتے ہیں فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر یعنی اس بار بھی دوسری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور دوسرے پر بھی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسرے پر بھی فرماؤ فرمایا اور دوسرے پر بھی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفوں کو اور برابر کرو درمیان مونڈھوں [illegible] کے یعنی برابر جگہ میں کھڑے رہو ایک دوسرے سے اونچا نیچا ہو کر کھڑا نہ رہے اور نرم ہو آگے ہاتھوں بھائیوں اپنے کے یعنی اگر کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھ کر صف میں برابر کرے

کندھا ملاؤ اور بند کرو صف کے شگافوں کو اسلیے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے درمیان تمہارے مانند حذف کے یعنی چھوٹے بچے بھیڑ کے روایت کی یہ احمد نے **ف** لفظ وعلی الثانی مین جو عطف ہے اسکو عطف تلقین کہتے ہین یعنی پہلی صف کے لیے تو فرمایا دوسری کے لیے بھی یہی فرمائیے اور حضرت نے جو چوتھی بار مین دوسری صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی مین شریک کیا اس سے معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہے اول سے ﴿ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهُ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو صفون کو اور برابر ہی کرو درمیان مونڈھون کے اور بند کرو فرجون کو اور نرم ہو بیچ ہاتھون بھائیون اپنے کے اور نہ چھوڑو تم فرجی شیطان کے اور جسنے کہ ملائی صف یعنی خالی جگہ مین جا کھڑا ہا ملا دیگا اسکو اللہ یعنی ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے اور جسنے توڑی صف توڑیگا اسکو اللہ یعنی دور ڈالیگا مقام قرب سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کیا نسائی نے اس حدیث مین سے قول انکا من وصل صفا آخر تک یعنی انکی روایت مین ومن وصل کے اوپر کی عبارت نہین ہے **ف** نرم ہو بیچ ہاتھون بھائیون اپنے کے یعنی ہاتھون سے پکڑکر برابر کرین صف مین تو کندھا ملاؤ انکا ﴿ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مین رکھو امام کو یعنی داہنے بائین طرف امام کے آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہ ابو داؤد نے ﴿ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی قوم کہ پیچھے ہٹتی رہیگی پہلی صف سے یہانتک کہ پیچھے ڈالے رکھیگا انکو اللہ تعالیٰ دوزخ مین روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** حتی یؤخرہم اللہ فی النار یعنی رکھیگا آخر الامر انکو دوزخ مین یا رکھیگا انکو پیچھے رہنے والا دوزخ مین حاصل یہ کہ سبقت کرنی چاہیے تمھی پہلی جماعت کی طرف اسنے جو اپنے کو اسپنے ثواب سے محروم رکھا کہ پیچھے کھڑا رہا اسکے بدلے مین یہ سزا پاویگا ﴿ **وعن** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے وابصہ بن معبد سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اسکو یہ کہ پھر پڑھے نماز روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف** پہلی صف مین جگہ خالی تھی اور پھر وہ شخص پیچھے کھڑا ہوا تھا اسکو نماز پھیرنے کو فرمایا از راہ استحباب کے اسلیے کہ ترک اولیٰ اور مکروہ کا ہوا امام احمد کے نزدیک نماز نہین ہوتی اکیلے پڑھنے والے کی پیچھے صف کے اور سوا تینون اماموں کے نزدیک نماز ہوجاتی ہے لیکن اکیلے پڑھنی چاہیے نہین کہ مکروہ ہے ﴿

باب الموقف

باب ہے بیچ بیان جگہ کھڑے رہنے امام کے اور مقتدی کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ

فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعْدِلُنِي كَذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ کہا رات گذاری میں نے بیچ گھر اپنی خالہ میمونہ کے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے یعنی تہجد کی پس کھڑا ہوا میں بائیں طرف حضرت کے پس پکڑا ہاتھ میرا پیچھے پیٹھ اپنی سے پس پھیرا مجکو یعنی ہاتھ پکڑ کر پیچھے پیٹھ اپنی سے طرف پہلو داہنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے کئی مسائل نکلے ایک تو یہ کہ جائز ہے نماز نفل جماعت سے اور دوسرا یہ کہ مقتدی اگر ایک ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور تیسرا یہ کہ جائز ہے تھوڑا سا عمل نماز میں اور چوتھا یہ کہ مقتدی کو جائز نہیں آگے ہونا امام سے اسلیے کہ آنحضرتؐ نے ابن عباسؓ کو پیچھے پھیرا اور پانچواں یہ کہ جائز ہے امامت پیچھے اسکے کہ نیت کرے امامت کی اھ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر اکیلا نمازی امام کی پیچھے یا بائیں طرف نماز پڑھے تو جائز ہے لیکن برا ہے ۱۲ ع

وعن جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتّٰى أَقَامَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ نماز پڑھیں پس آیا میں یہانتک کہ کھڑا ہوا میں بائیں طرف حضرت کے پس پکڑا ہاتھ میرا پھر پھیرا مجکو یہانتک کہ کھڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنے یعنی داہنا ہاتھ پکڑ کر پیٹھ کے پیچھے سے کھینچکر داہنی طرف کھڑا کیا پھر آیا جبار بن صخر پس کھڑا ہوا بائیں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑے حضرتؐ نے دونوں ہاتھ ہمارے اکٹھے یعنی اپنے داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ ایک کا پکڑا اور بائیں ہاتھ سے داہنا ہاتھ دوسرے کا پھر ہٹایا ہم کو یہان تک کہ کھڑا کیا ہم کو پیچھے اپنے روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہنی طرف کھڑا رہے اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو پیچھے کھڑے رہیں اھ کہا قاضی نے کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہاتھ سے ایکبار حرکت کرنی یا دوبار متصل نہیں باطل کرتی نماز کو اور اسی طرح زیادہ بھی اگر فرق سے ہو ۱۲ ع

وعن أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيْمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے اور یتیم نے بیچ گھر اپنے کے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلیم پیچھے ہمارے تھی روایت کی یہ مسلم نے ف ام سلیم نام ہے انس کی ماں کا اور یتیم انکے بھائی تھے بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا یہی تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا ضمیرہ تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کی صف آگے ہو عورتوں کی صف کے ہو ۱۲ ح

وعنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ انس کے اور ماں اسکی کے یعنی ام سلیم کے یا کہا خالہ اسکی کے کہا انس نے پس کھڑا کیا مجکو داہنے اپنے اور کھڑا کیا عورت کو یعنی انکی ماں یا خالہ کو پیچھے ہمارے روایت کی یہ مسلم نے

وعن أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے یہ کہ وہ پہونچے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حالت میں کہ وہ رکوع میں تھے پس رکوع کیا پہلے اس سے کہ پہونچیں طرف صف کے یعنی نہو صف میں

نہ پہونچے تھے کہ نیت اور تحریمہ کر کر رکوع میں شریک ہو گئے تا رکعت ہاتھ سے نہ جاوے پھر چلے طرف صف کے پس ذکر کیا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا زیادہ کرے تجکو اللہ حرص یعنی طاعت پر اور پھر نہ کرنا اس طرح روایت کی یہ بخاری نے ف چلے طرف صف کے یعنی ساتھ دو قدموں کے یا زیادہ غیر متوالیہ کے یعنی پے در پے قدم نہ رکھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پس ایک دو قدم چلنے میں نماز پھیری نہیں آتی لیکن اولی یہ ہے کہ اس سے بھی احتراز کرے اور لفظ لاتعد میں کئی قول آئے ہیں ایک تو ساتھ زبر ت کے اور پیش عین کے عود سے یعنی اس طرح پھر نہ کرنا اور دوسرا ساتھ سکون عین کے اور پیش دال کے عدو سے یعنی جلدی نہ کر چلنے میں طرف نماز کے بلکہ صبر کر یہاں تک کہ صف میں پہونچے پھر شروع کر نماز اور تیسرا ساتھ پیش ت کے اور زیر عین کے اعادہ سے یعنی نہ پھیر نماز جو پڑھ چکا ہے اور قول اول صحیح تر ہے از روئے عقل و نقل کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ اکیلے کھڑے ہونا پیچھے صف کے باطل نہیں کرتا نماز کو اسلیے کہ حضرت نے نماز پھیرنے کو نہ فرمایا لیکن کراہیت بلاشبہ ہے ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَۃً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوں ہم تین آدمی یہ کہ آگے ہووے ہمارے یعنی امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہ ترمذی نے ف دو ہوں سا بھی یہی حکم ہے ایک امام ہو اور ایک مقتدی ہو ع

وعن عَمَّارٍ اَنَّہٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰی دُکَّانٍ یُّصَلِّیْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْہُ فَتَقَدَّمَ حُذَیْفَۃُ فَاَخَذَ عَلٰی یَدَیْہِ فَاتَّبَعَہٗ عَمَّارٌ حَتّٰی اَنْزَلَہٗ حُذَیْفَۃُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ لَہٗ حُذَیْفَۃُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا یَقُمْ فِیْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِھِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِکَ اتَّبَعْتُکَ حِیْنَ اَخَذْتَ عَلٰی یَدَیَّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عمار سے یہ کہ وہ امام ہوئے لوگوں کے شہر مدائن میں کہ قریب کوفہ کے ہے اور کھڑے ہوئے چبوترے پر نماز پڑھتے اور مقتدی نیچے تھے انسے پس آگے بڑھے حذیفہ یعنی صف سے پس پکڑے دونوں ہاتھ عمار کے یعنی اور کھینچا انکو پیچھے تاکہ اتر کر برابر مقتدیوں کے کھڑے ہوں پس تابعت کی حذیفہ کی عمار نے یہاں تک کہ اتارا انکو حذیفہ نے چبوترے سے پس جبکہ فارغ ہوئے عمار نماز اپنی سے کہا واسطے انکے حذیفہ نے کیا نہیں سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نہ کھڑا ہو اس جگہ کہ بلند ہو جگہ مقتدیوں کی سے یا فرمایا مانند اسکے پس کہا عمار نے اسی لیے اتباع کیا میں نے تمہارا جس وقت کہ پکڑے تم نے ہاتھ میرے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف کھڑے ہوئے چبوترے پر یعنی اکیلے کھڑے ہوئے پس اگر کھڑا ہووے امام ساتھ بعضے مقتدیوں کے بلند جگہ پر تو نہیں مکروہ اور اگر مقتدی اونچے پر ہوں اور امام اکیلا نیچے کھڑا ہو تو اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہا طحاوی نے کہ یہ نہیں مکروہ اسلیے کہ نہیں مشابہت ہوتی ہے ساتھ اہل کتاب کے کیونکہ وہ کھڑا کرتے تھے امام اپنے کو خاص کر بلند جگہ پر پس وہ منع ہے انکی مشابہت سے نہ یہ اور ظاہر روایت میں یہ بھی مکروہ ہے اسلیے کہ اس میں حقارت امام کی لازم آتی ہے اور بلندی کہ جس پر اکیلے کھڑے رہنا امام کو مکروہ ہے مقدار اسکی کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ بقدر قد آدم کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بقدر ہاتھ کے ہو اور فتوی اسی پر ہے کذا فی شرح المنیہ اور نماز پڑھتے یعنی عمار نماز پڑھتے کھڑے رہے حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ ظاہر تر یہی ہے اور یا مانند اسکے

یعنی حذیفہ کو لفظ حضرت کے بعینہ یاد نہ تھے اسلیے یکسا کہیں لفظ فرمائے تھے یا مانند اُسکے اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ معلوم کیا جاتے تھے اور حضرت سے سُنا تھا پس بیان اعتراض وارد ہوتا ہے کہ دیدہ و دانستہ کیون ایسی حرکت کی جواب سکا یہ ہے کہ شاید عمار یہ بھول گئے ہونگے جب تعرض کیا حذیفہ نے یاد آیا اُنکو ٭ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي ٭ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کس چیز سے یعنی کس لکڑی کا تھا منبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا سہل نے وہ تھا جھاؤ بیشہ کے سے بنایا تھا اُسکو فلانے شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تھا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کھڑے ہوئے اُسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ طیار کیا گیا اور رکھا گیا یعنی مسجد مین پس مُنہ کیا حضرت نے طرف قبلہ کے اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کے لیے اور کھڑے ہوئے لوگ پیچھے حضرت کے پس پڑھا حضرت نے قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگون نے پیچھے حضرت کے پھر اُٹھایا سر مبارک اپنا رکوع سے پھر ہٹے پچھلے پانون پھر سجدہ کیا زمین پر پھر تشریف لے گئے منبر پر پھر پڑھا قرآن پھر رکوع کیا پھر اُٹھایا سر اپنا پھر ہٹے پچھلے پانون یہان تک کہ سجدہ کیا زمین پر یہ لفظ بخاری کے ہین اور بیچ صحیح حدیث بخاری اور مسلم کے ہے مانند اُسکے اور کہا اور بیچ آخر اُس حدیث کے پس جب فارغ ہوئے حضرت متوجہ ہوئے لوگون پر پس فرمایا اے لوگو نہین کیا مین نے یہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور تاکہ جانو نماز میری **ف** جھاؤ بیشہ کے سے یعنی ایک جنگل تھا نو کوس پر مدینہ سے وہان درخت بہت سے تھے وہان کے جھاؤ کا منبر بنایا تھا اور غلام کا نام یاقوم رومی تھا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکھا ہے مظاہر نے کہ اس منبر کے تین زینہ تھے پاس پاس پس اُترنا اُسپر سے آسان ہوتا تھا ساتھ ایک یا دو قدم کے پس فعل کثیر نہین لازم آتا تھا کہ اس سے نماز باطل ہوتی اور اسمین دلالت ہے اسپر کہ امام جب ارادہ کرے تعلیم قوم کا کہ قریب اور دور والے دیکھ سکین تو جائز ہے اونچی جگہ پر کھڑے ہونا اور یہ لفظ بخاری کے ہین اشارہ کیا مؤلف نے ساتھ اس عبارت کے اور عبارت مابعد کے اسپر کہ یہ حدیث پہلی فصل مین لانی چاہیے تھی لیکن یہان جو ذکر کی اسواسطے تابعداری صاحب مصابیح کے کہ ذکر کیا اُنھون نے اسکو حسان مین ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ٭ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرہ اپنے کے اور لوگون نے اقتدا کیا حضرت کا باہر حجرہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت نے رمضان شریف مین اعتکاف کے لیے بوریہ کا حجرہ بنایا تھا اُسمین چند شب نماز تراویح کی پڑھی اور لوگون نے اقتدا کیا ٭

الفصل الثالث

فصل تیسری ٭ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الصَّلَاةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ أُمَّتِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ٭ روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہا ابو مالک نے کہ قائم کی حضرت نے نماز اور صف باندھی مردوں کی اور کھڑا کیا پیچھے انکے لڑکوں کو پھر نماز پڑھائی انکو پس ذکر کی ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرت کی پھر فرمایا آنحضرت نے اسی طرح سے ہے نماز کہا عبد الاعلیٰ نے کہ راوی حدیث کا ہے ابو مالک سے نہیں گمان کرتا میں ابو مالک کو مگر کہ کہا امت میری کے یعنی روایت کیا ابو مالک نے آنحضرت سے کہ فرمایا اسی طرح سے ہے نماز امت میری کی روایت کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی یہ ہے کہ لائق ہے انکو یہ کہ نماز پڑھیں اسطرح اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ جو کوئی نہ نماز پڑھے اسطرح نہیں ہے حضرت کی امت تابعداروں میں سے ۱۲ع ح

وعن قیس بن عباد قال بینا انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی رجل من خلفی جبذة فنحانی وقام مقامی فواللہ ما عقلت صلوتی فلما انصرف اذا ھو ابی بن کعب فقال یا فتی لا یسوءک اللہ ان ھذا عھد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ان نلیه ثم استقبل القبلة فقال ھلک اھل العقد ورب الکعبة ثلثا ثم قال واللہ ما علیھم اسی ولکن اسی علی من اضلوا قلت یا ابا یعقوب ما تعنی باھل العقد قال الامراء رواه النسائی اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہ کہا اسوقت کہ میں بیچ مسجد کے تھا پہلی صف میں پس کھینچا مجھکو ایک شخص نے پیچھے میرے سے کھینچنا پھر ایک طرف کیا مجھکو اور کھڑا ہوا میری جگہ پس قسم ہے اللہ کی نہیں سمجھا میں نماز اپنی کو یعنی نہ جانا میں نے کہ کسطرح پڑھتا ہوں اور کتنی رکعتیں پڑھیں میں نے بسبب غصہ کے کہ آیا مجھکو کھینچنے سے مکان افضل سے باوجود پہلے کھڑے ہونے میرے کے وہاں پس جبکہ پھرا وہ شخص کھینچنے والا نماز سے اور تمام کی نماز ناگہان وہ ابی بن کعب تھے پس کہا انھوں نے اے جوان نہ غم میں ڈالے تجھکو اللہ یعنی بسبب اس چیز کے کہ کی میں نے ساتھ تیرے تحقیق یہ وصیت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمارے یہ کہ نزدیک کھڑے ہوویں ہم انکے یعنی پس اسی طرح بعد انکے اماموں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں پھر سامنے ہوئے قبلہ کے پس کہا ہلاک ہوئے سردار قسم ہے پروردگار کعبہ کی تین بار کہا یہ پھر کہا قسم ہے اللہ کی نہیں سرداروں پر غم کرتا میں ولیکن غم کرتا ہوں میں ان شخصوں پر کہ گمراہ کرتے ہیں سردار ان کو یعنی رعایا کو کہ تابعداری کرتے ہیں سرداروں کی کہتا ہے قیس بن عباد کہ کہا میں نے ابی بن کعب کو اے ابا یعقوب کیا مراد رکھتے ہو تم ساتھ اہل عقد کے کہا کہ امرا روایت کی یہ نسائی نے **ف** یہ کہ نزدیک کھڑے ہوویں ہم یہ اشارہ ہے اس حدیث پر لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی یعنی قریب کھڑے ہوویں میرے تم میں سے صاحب بلوغ اور عقل کے پس قیس کو ایسا نہ جانا اسلیے انکو وہاں سے ہٹا دیا اور ہلاک ہوئے اہل عقد یعنی امرا کہ رعایت لوگوں کے کاموں کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حتی کہ رعایت صفوف کی نماز میں اور کھڑے رہنا اسمیں انھیں کے ہاتھ میں ہے شاید کہ یہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنے زمانے کے امیروں پر کہ انتظام جماعت کا اچھی طرح نہیں کرتے تھے لیکن موت انکی بیچ خلافت حضرت عثمان کے ہوئی ہے پس شاید شکایت بعضے حاکموں اگلے کی ہو واللہ اعلم ۱۲ع ح

باب الامامة

یہ باب ہے بیچ بیان امامت کے یعنی اولی امامت کے لیے کون ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمھم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدمھم ھجرة فان کانوا فی الھجرة سواء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانه ولا یقعد فی بیته علی تکرمته الا باذنه رواه مسلم وفی روایة له ولا یؤمن الرجل الرجل فی اھله

روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا جو انمین اچھا پڑھتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو سبب اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام اور ارکان نماز کے اگرچہ تفصیل سے مسائل نہ جانتا ہو پس اگر ہون پڑھنے مین برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا انکا سنت کو یعنی احکام نماز اور مسائل اُسکے کو بعد اسکے کہ خوب پڑھ سکے قرأت مسنونہ پس اگر ہون سنت کے جاننے اور قرأت مین برابر پس امامت کرے وہ کہ پہلا ہو انکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلے ہجرت کرکے مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم اور قرأت اور ہجرت مین برابر پس امامت کرے بڑا انکا عمر مین اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اسکے کے مسند اسکی پر مگر ساتھ حکم اُسکے کے روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ گھر اسکے کے یعنی اگرچہ یہ افضل ہو اس سے مگر ساتھ اذن اُسکے کے **ف** کہا طیبی نے کہ مراد سنت سے حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تھا وہ بڑا فقیہ ہوتا تھا صحابہ مین اور عمل امام احمد کا اور ابو یوسف کا اسی حدیث پر ہے کہ انکے نزدیک امامت مین قاری مقدم ہے عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہ ہے کہ بہت علم والا اور فقیہ مقدم ہو بڑے قاری پر اسلیے کہ احتیاج قرأت کی ایک رکن مین ہے اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرا پر انکا جواب وہ یہ دیتے ہین کہ اس زمانہ مین اقرا اعلم تھے اسلیے کہ وہ سیکھتے تھے قرآن ساتھ احکام کے اسی سبب سے مقدم کیا ہے اقرا کو حدیث مین اور ہمارے زمانہ مین ایسا نہین ہے پس مقدم کیا ہمنے اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین حضرت ابو بکر سے نماز پڑھوائی کہ وہ اعلم تھے باوجودیکہ قاری اُن سے زیادہ زیادہ موجود تھے اور کہا ابن الملک نے کہ ہجرت منقطع ہے آج کے دن پس معتبر اسکی جگہ ہجرت معنوی ہے یعنی ہجرت معاصی سے اسی لیے فقہا نے بعد مساوات کے علم اور قرأت مین پرہیزگار کو مقدم رکھا ہے اور اس حدیث مین اتنے ہی مراتب مذکور ہوئے لیکن علما نے لکھا ہے کہ اگر سن مین بھی برابر ہون پس امامت کرے خوش خلق انکا پس اگر اسمین بھی برابر ہون اچھے چہرہ والا انمین سے امامت کرے پس اگر اسمین بھی برابر ہون شریف ترنسب کا امامت کرے پھر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین یا پس مین یا اختیار قوم کو ہے کہا ذکر الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اسکی کے اور نہ اس جگہ مین کہ وہ مالک ہو اُسکا جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہے فی اہلہ پس پہل نہ کرے امامت مین حاکم پر یا اسکے نائب پر کہ ولایت مین ہے مثل امام اور خلفاء اور حاکمون اسکے کے خصوصاً عیدون اور جمعون مین اور پہل نہ کرے امام محلہ پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتھ اذن انکے کے اسلیے کہ یہ باعث ہوتا ہے پست کرنے امر سلطنت کا اور آپس کے بغض اور ترک ملاقات اور ظہور خلاف کا باوجود کہ شروع ہونا جماعت کا ہے واسطے دفع اُن چیزون کے منقول ہے کہ حضرت ابن عمرؓ باوجود اُس شرف و فضل کے حجاج کے پیچھے نماز پڑھتے کہ بے شبہ ظالم اور فاسق تھا ع ع ع **وعن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَاُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؎ روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو انکا ایک انمین کا اور بہت حقدار ہے انکا ساتھ امامت کے اچھا پڑھنا ہوا انکا روایت کی یہ مسلم نے **ف** قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہے اس سے کم و زیادہ کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نے کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہوئے بڑی عمر مین پس سیکھتے تھے علم دین پہلے پڑھنے قرآن کے اور جو جو انکے ہوئے سیکھنے لگے قرآن چھوٹی عمر مین پہلے سیکھنے علم دین کے پس نہین تھا صحابہ مین قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تھا انتہی ابن عباسؓ

اس حدیث کا ہے کہ جو متعلق ہو ساتھ امر صلوٰۃ کے پس بڑا علم رکھنے والا مسائلات کا تعیین ہے اولیٰ ساتھ امامت کے اچھے قاری سے ع وذکر کی حَدِیْثُ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ فِیْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچھے باب فضیلت اذان کے ہے یعنی مصابیح میں بیان مذکور تھی اور ہم نے وہاں ذکر کی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّاءُکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ اذان دیں تمہارے لیے اچھے تمہارے اور امامت کریں تم میں جو خوب پڑھے ہوں تم میں سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** محافظت اوقات نماز روزے کی مؤذن کے ہاتھ ہوتی ہے اور اذان بلند جگہ کہتا ہے لوگوں کے گھروں پر نظر پڑتی ہے پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز اور روزہ کے بھی کریگا اور نظر نامحرم سے بھی بچا رہیگا ع۔ **وعن** اَبِیْ عَطِیَّۃَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّۃَ فَقُلْنَا لَہٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّہْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْکُمْ یُصَلِّیْ بِکُمْ وَسَاُحَدِّثُکُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِکُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمَّہُمْ وَلْیَؤُمَّہُمْ رَجُلٌ مِّنْہُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہُ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی عطیہ عقیلی تابعی سے کہ کہا تھا مالک بن حویرثؓ صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیے طرف مسجد ہماری کے حدیث کرتا یعنی حدیثیں حضرتؐ کی بیان کرتا اور ہم باتیں کرتا پس آیا وقت نماز کا ایک دن کہا ابوعطیہ نے پس کہا ہم نے واسطے مالک کے آگے ہو اور نماز پڑھا کہا مالک نے واسطے ہمارے آگے کرو کسی شخص کو اپنے میں سے کہ نماز پڑھائے تمکو اور خبر دونگا میں تمکو کہ کیوں نہیں نماز پڑھاتا میں تمکو سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس نہ امامت کرے انکی اور چاہیے کہ امامت کرے انکی کوئی شخص انھیں میں سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یعنی اُسنے فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہے من زار آخر تک اور قصہ مالک کے آنے کا مسجد میں اور انکار کرنا امامت سے نہیں ذکر کیا اور مالک نے باوجود اذن کے انکار کیا امامت سے واسطے عمل کرنے کے ظاہر حدیث پر ع۔ **وعن** اَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کریں لوگوں کی اور تھے وہ اندھے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے امامت اندھے کی بلا کراہت اور روایتیں فقہیہ بھی ہمارے مذہب میں آئی ہیں کہ اگر اندھا پیشوا قوم کا ہو جائز ہے امامت اُسکی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر وہ علم خوب رکھتا ہو پس وہ اولیٰ ہے کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہے کتاب اشباہ والنظائر میں ع ۔ **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُہُمْ اٰذَانَہُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُہَا عَلَیْہَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّہُمْ لَہٗ کَارِہُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں بلند ہوتی نماز انکی کانوں انکے سے یعنی قبول نہیں ہوتی ایک تو غلام کہ بھاگا ہوا مالک اپنے سے یہاں تک کہ پھر آوے یعنی طرف مالک اپنے کے اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذاری

اس حالت مین کہ خاوند اسکا ہو اُس سے خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اسکو مکروہ رکھتے ہون روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ
حدیث غریب ہے ف غلام کے حکم مین داخل ہے لونڈی بھی یعنی اگر وہ بھاگے گی اُسکا بھی یہی حال ہوگا اور عورت کے حق مین جو فرمایا ہے جب ہوگا کہ خاوند
خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اُسکی کے یا بے ادبی اُسکی کے یا کم اطاعت کرنے اسکے کے اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورت پر نہین ہے
گناہ بلکہ خاوند گنہگار ہوگا اور امام کے حق مین ابن ملک نے کہا ہے کہ یہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ اُس سے ناراض ہون بسبب بدعت اسکی کے
یا فسق اسکے کے یا جہل اسکے کے اور اگر آپس مین کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی کے پس نہین ہے اسکے لیے یہ حکم بلکہ اُس سے
ناحق ناراض ہونگے تو وہی گنہگار ہونگے اور مراد امام سے عام ہے یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ٭ وعن ابن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تقبل منهم صلوتهم من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل
اتى الصلوة دبارا والدبار ان ياتيها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة رواه ابو داود وابن ماجة
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کی جاتی نماز اُنکی یعنی ثواب نہین پاتے نماز کا ایک
وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے ناخوش ہون اور دوسرا وہ کہ آوے نماز کو پیچھے اور معنے پیچھے کے یہ ہین کہ آوے نماز کو بعد
جاتے رہنے وقت اسکے کے یعنی وقت مستحب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجھے آزاد کو روایت کی یہ ابوداود نے اور ابن ماجہ نے ف یعنی غلام
آزاد کرکے بجبر خدمت لینے لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنے کو اُس سے چھپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہ میرا غلام ہے اور تصرف مالکون کا سا
اُسپر کرنے لگا یا بردہ مول لیا اور شرعاً بیع اُسکی نہوئی جیسے اسوقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتے ہین اور پھر اُسپر تصرف مالکانہ کیا
تفصیل اسکی یہ ہے کہ فقہا نے لکھا ہے کہ اگر جماعت مسلمانون کی دارالاسلام سے دارالحرب مین جا کر بقہر و غلبہ کفار حربیون کو خواہ مرد
ہون خواہ عورت خواہ چھوٹے خواہ بڑے بندی کرکے دارالاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور
ملک کے کو اسی طرح غلبہ کرکے لاوین ان دونون قسمون مین بندی کرنے والے خواہ مسلمان ہون خواہ کافر تو اس بندے کے ہوتے ہین
چنانچہ بیچنا اور رہن کرنا اور ہبہ اور صحبت کرنی بغیر نکاح کے اور سب تصرف مالکانہ ساتھ انکے جائز ہین اور لونڈی کی اولاد بھی انھین کا
حکم رکھتی ہے بشرطیکہ مالک سے یا ذی محرم مالک سے نہ پیدا ہون اُنسے پیدا ہونگے تو آزاد ہین پس سوا ان اقسام کے اور قسمین بردے کی لکھکر
بعضی قسمون مین اختلاف کیا ہے اور بعضے کو لکھا ہے کہ شرعی بردے نہین ہوتے لیکن صحیح یہ ہے کہ سوائے دونون قسمون مذکورین کے شرعی بردے
نہین ہوتے پس اے بھائیو اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیے اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین لاوے ورنہ یہ نہ کرے کہ جیسا نام لونڈی کا رکھتے کا
آوے اگرچہ شرعی لونڈی نہ ہووے اندھا دھند مثل جانورون کے اُس سے صحبت کرنے لگے کہ حرام کاری ہی ہوگی اسی طرح اور تصرف مالکانہ
بھی نہ کرے اسکے ساتھ ہاں و مولانا ٭ وعن سلامة بنت الحر قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من
اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون اماما يصلي بهم رواه احمد وابو داود وابن ماجة
اور روایت ہے سلامہ بیٹی حر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتون قیامت کی سے ہے یہ کہ دفع کرینگے اہل مسجد
امامت کو نہین پاوینگے امام کو کہ نماز پڑھاوے انکو روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے اور ابن ماجہ نے ف یہ کنایہ ہے طلوع جہل اور کمی
آخر زمانہ مین کہ ایسے جاہل اور نادان پیدا ہونگے کہ کوئی لائق امامت کے نہین ہونگے کہ ہر کوئی اپنے نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنی یون
ایک دوسرے کو کہیگا کہ تو پڑھا مین لائق امامت کے نہین وہ کہیگا تو پڑھا مین لائق اسکے نہین بسبب اگر اپنے سے افضل کو امام کرے تو اچھے

امامت دفع کرے اسلیے وہ اسمین دخل نہین کیونکہ دوسرے کو افضل جانکر دفع کرتا ہو۔ ش ع ٭ **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ واجبۃ
علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ واجبۃ علی کل مسلم برا کان
او فاجرا وان عمل الکبائر رواہ ابو داؤد اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جہاد واجب ہو تمپر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب ہو تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ
اور نماز جنازہ واجب ہو ہر مسلمان پر نیک ہو یا بدہو اگرچہ کرے کبیرہ روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جہاد واجب ہو یعنی فرض عین ہو
بعضی صورت مین اور فرض کفایہ ہو بعضی صورت مین اور امامت فاسق کی جائز ہو اگر فسق اسکا حد کفر کو نہ پہونچے لیکن مکروہ ہو
اور نیک بخت کے ہوتے ہوئے فاسق کو امامت نہ کرنی چاہیے اور نماز جنازہ پر واجب ہو یعنی فرض کفایہ ہو۔ ع ح ٭ **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن عمرو بن سلمۃ** قال کنا بماء ممر الناس یمر بنا الرکبان نسألہم ما للناس ما للناس
ما ہذا الرجل فیقولون یزعم ان اللہ ارسلہ اوحی الیہ او اوحی اللہ کذا فکنت احفظ ذلک الکلام فکانما یغری
فی صدری وکانت العرب تلوم باسلامہم الفتح فیقولون اترکوہ وقومہ فانہ ان ظہر علیہم فہو نبی صادق
فلما کانت وقعۃ الفتح بادر کل قوم باسلامہم وبدر ابی قومی باسلامہم فلما قدم قال جئتکم واللہ من
عند النبی حقا فقال صلوا صلوٰۃ کذا فی حین کذا وصلوٰۃ کذا فی حین کذا فاذا حضرت الصلوٰۃ فلیؤذن احدکم ولیؤمکم اکثرکم قرانا
فنظروا فلم یکن احد اکثر قرانا منی لما کنت اتلقی من الرکبان فقدمونی بین ایدیہم وانا ابن ست
او سبع سنین وکانت علی بردۃ کنت اذا سجدت تقلصت عنی فقالت امرأۃ من الحی الا تغطون عنا
است قارئکم فاشتروا فقطعوا لی قمیصا فما فرحت بشیء فرحی بذلک القمیص رواہ البخاری
روایت ہو عمرو بن سلمہ سے کہا تھے ہم بیچ کنارے ایک پانی کے کہ تھا وہ گذرگاہ لوگون کا گذر کرتے ہمپر قافلے پوچھتے ہم کیا ہو واسطے لوگون کے
کیا ہو واسطے لوگون کے یعنی دین اسلام کیا نکالا ہو کیا صفت ہو اس شخص کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتے لوگ دعوے
کرتا ہو وہ یہ کہ اسنے بھیجا ہو اسکو وحی کی ہو طرف اسکی وحی کی ہو طرف اسکے اسطرح یعنی قرآن عظیم کو پڑھتے تھے اسکو قافلے والے
پس تھا مین یاد رکھتا تھا اس کلام کو یعنی قرآن کو کہ پڑھتے تھے اور حضرت کے اوصاف کو بیان کرتے پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میرے
سینہ مین یعنی خوب یاد رہتا اور تھے عرب یعنی سوائے حضرت کی قوم کے اکثر عرب انتظار کرتے تھے بیچ اسلام اپنے کے فتح ہونے مکے کا یعنی کہتے تھے
کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم سب مسلمان ہو جاوینگے پس کہتے چھوڑ دو اسکو ساتھ قوم اسکی کے کہ قریش ہین پس تحقیق وہ اگر غالب ہون اپنی قوم پر اور
فتح کرین مکہ کو پس وہ نبی سچے ہین یعنی اسلیے کہ باوجود اس ضعف کے غلبہ انپر بغیر معجزہ کے متصور نہین پس جب کہ ہوئی فتح جلدی کی ہر قوم نے
ساتھ اسلام اپنے کے اور جلدی کی اسلام لانے مین باپ میرے نے قوم میری پر پس جب کہ سفر سے پھر آیا باپ میرا کہا یعنی اپنی قوم سے
آیا ہون مین تمھارے پاس قسم اللہ کی نزدیک نبی برحق کے سے صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبی نے پڑھو نماز ایسی فلانے وقت مین اور نماز
ایسی فلانے وقت مین یعنی کیفیت نمازون کی اور اوقات انکے بیان فرمائے پس جب کہ آوے وقت نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے ایک تمھارا اور امامت کرے تمھاری
بہت زیادہ جاننے والا تمھارا قرآن کو پس دیکھا قوم نے یعنی تامل کیا بیچ مقرر کرنے امام کے پس نہ تھا کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کو مجھسے اسلیے کہ تھا مین سیکھتا قرآن

قافلہ والون سے پس امام کیا انھون نے مجھکو آگے اپنے اور مین تھا چھ برس کا یا سات برس کا اور تھی مجھپر ایک چادر تھا مین جب وقت
سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میرے بدن سے یعنی اور کھل جاتے چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم مین کیا نہین ڈھانکتے تم بستر سرگاہ امام اپنے کی
پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنایا میرے لیے کرتا پس نہ خوش ہوا مین ساتھ کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے ساتھ اس کرتے کے روایت کی یہ بخاری نے
ف سلمہ ساتھ زبر لام کے ہین اگرچہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتھ زیر لام کے ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ عمرو بن سلمہ بھی اپنے باپ کے
ساتھ حضرت پاس حاضر ہوا تھا یا نہین اور اسی سبب سے اختلاف ہی بیچ صحبت اسکی کے کہ صحابی ہی یا نہین ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین گیا اپنے باپ کے
ساتھ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت لڑکے کے اور اُن سے بیچ امامت لڑکے کے جمعہ مین دو قول ہین یعنی
جواز اور عدم جواز اور کہا مالک اور احمد اور ابو حنیفہ نے کہ نہین جائز ہی اور اختلاف کیا ہی علما حنفیہ نے نفل مین پس جائز رکھی ہی مشائخ بلخ
اور اسی پر عمل اُنکا ہی اور مصر مین اور شام مین بھی عمل اسی پر ہی اور منع کیا ہی اسکو غیر اُنکے نے اور اسی پر عمل ہی علماء ماوراء النہر کا انتہی کہا شیخ
شمنی نے کہ دلیل پکڑی ہی شافعی نے اوپر کہ اقتدا لڑکے کا جائز ہی ساتھ قول عمرو بن سلمہ کے فَقَدَّمُونِي آخر تک اور ہمارے نزدیک نہین جائز ہی
بسبب قول ابن مسعود کے کہ نہ امامت کرے وہ لڑکا کہ نہین واجب ہوئین اُسپر حدود اور اسی طرح قول ابن عباس کا ہی کہ نہ امامت
کرے لڑکا یہان تک کہ محتلم ہو اور دلیل ہماری یہ ہی کہ لڑکا نفل پڑھتا ہی پس نہین جائز ہی کہ اقتدا کرے اسکا فرض پڑھنے والا اور
امامت عمرو کی نہین تھی ساتھ فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ لوگون نے اپنے اجتہاد سے اُسکو امام کیا تھا اسلیے کہ اُنے قرآن سیکھا تھا
قافلہ سے اور عجب ہی شافعیہ سے یہ کہ نہین پکڑتے ہین دلیل ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور بڑے بڑے صحابی کے قول کو اور دلیل پکڑتے ہین
لڑکے کے فعل کو ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ
مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جب آئے
مہاجرین پہلے مدینے مین تھے امام اُنکے سالم مولی ابی حذیفہ کے اور انہین تھے حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت کی یہ بخاری نے
ف سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کے قاری تھے نہایت بزرگ اور صحابی تھے قاریون مین گنے جاتے تھے چنانچہ حضرت نے حکم فرمایا تھا لوگو قرآن کو
چار سے انہین ایک انکو بھی گنا اور وجہ اُنکے امام ہونے کی باوجود موجود ہونے ایسے صحابہ کبار کے یہ تھی کہ یہ قاری خوب تھے یا کچھ اور مصلحت ہو ع ح
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا
رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطے اُنکے نماز اُنکی اوپر سر
اُنکے کے بالشت بھر یعنی قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے ناخوش ہون یعنی امور دین مین اور دوسرے
وہ عورت کہ رات گزارے اور خاوند اسکا اُسپر خفا ہو یعنی بسبب نہ ادا کرنے حق اُسکے کے اور تیسرے وہ کہ دو بھائی ہون آپسمین ناخوش
روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف ہون آپس مین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام وغیرہ ترک کر دیا ہو زیادہ تین روز سے
۱۲ ع باب ما على الامام یہ باب ہی اُس چیز کا کہ لازم ہی امام پر یعنی رعایت کرنی مقتدیون کی الفصل الاول
فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے انس سے کہا نہیں نماز پڑھی میں نے پیچھے کسی امام کے کبھی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور تحقیق تھے حضرت البتہ سنتے رونا لڑکے کا پس ہلکی کرتے نماز کو ڈر اسکے سے کہ تشویش میں پڑے ماں اُسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف معنی اول حدیث کے یہ ہیں کہ نماز آنحضرت کی سبک ہوتی تھی باوجود تمام و کمال کے اور مراد سبک سے یہ ہے کہ قرأت اور تسبیحات
حد سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور قرأت میں مد و شد بے محل نہ کرتے بلکہ قرأت اُنکی بے تکلف ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی اور خاصیت تھی حضرت کی
قرأت میں کہ اگر چہ طویل ہوتی لیکن لوگوں کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہ کہ قرأت سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ میں
نقصان نہ آتا اور ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ نہیں لائق ہے امام کو یہ کہ طویل کرے تسبیح وغیرہ اسطرح کہ ملول ہوں لوگ اسلیے کہ طویل کرنا نماز کو
سبب نفرت دلانے کا ہے لوگوں کو اور یہ مکروہ ہے اور اگر راضی ہوں لوگ ساتھ زیادتی کے تو مضائقہ نہیں کہ زیادہ کرے اور یہ بھی چاہیے
امام کو کہ کمی کرے مقدار سنت سے قرأت میں اور تسبیح میں واسطے ملال لوگوں کے اور معنی آخر حدیث کے یہ ہیں کہ تشویش میں پڑے ماں اُسکی اور جاتا رہے
ذوق اور حضور نماز کا بسبب رونے بچے کے کہا خطابی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ امام جب آہٹ پاوے کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکھتا ہو نماز میں شریک
ہونے کا اور وہ رکوع میں ہو تو جائز ہے اسکو یہ کہ انتظار کرے اسکا رکوع میں تاکہ وہ پالیوے رکعت اور بعضوں نے مکروہ کہا ہے اسکو اور کہا کہ خوف
رکھتا ہوں میں یہ کہ ہووے یہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہے انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ امام اگر طویل کرے رکوع کو واسطے شریک ہونے
آنے والے کے نہ واسطے نزدیکی ڈھونڈھنے اللہ تعالی کے ساتھ رکوع کے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور خوف ہے اس سے بڑے گناہ کا و لیکن کافر نہیں ہوتا
بسبب اسکے اسلیے کہ نہیں نیت کی ہے اسنے ساتھ اسکے عبادت غیر خدا کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر نہیں پہچانتا ہے امام آنے والے کو تو نہیں مضائقہ یہ کہ
طویل کرے رکوع کو اور صحیح تر یہ ہے کہ ترک اسکا اولی ہے اور جو طویل کرے رکوع کو واسطے قرب اللہ تعالی کے اور نہ خطرہ آوے اسکے دل میں کسی چیز کا سواے
قرب اللہ تعالی کے پس نہیں مضائقہ ہے اور اسمیں شک نہیں ہے کہ اس حالت کا ہونا نادر ہے اور اس مسئلہ کا لقب رکھا گیا ہے مسئلۃ الریا پس احتیاط ترک
اولی ہے کذا فی شرح المنیۃ ع ع ۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی
الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَہَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ داخل ہوتا ہوں نماز میں اور میں ارادہ
کیا کرتا ہوں دراز کرنے نماز کا پھر سنتا ہوں رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے بسبب اس خبر کے کہ جانتا ہوں میں شدت فکر ماں
اسکی کی بسبب رونے لڑکے کے روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْہِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ
مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھاوے ایک تمہارا لوگوں
کو پس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اسلیے کہ انمیں بیمار بھی ہوتا ہے اور ضعیف یعنی اصل خلقت میں اور بوڑھا اور جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا واسطے
اپنے یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کرے جسقدر چاہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور اکیلا طویل کرے جسقدر چاہے اور اسی طرح جب کہ
حضور قلب رکھنے والے ہوں کہ درازگی سے گھبراتے نہوں اور نہوں ان میں کوئی ذکر کیے گیوں میں سے تو بھی جسقدر چاہے دراز کرے ع ع ۔
وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ
صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ ۴۰

أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہا خبر دی مجھکو ابو مسعود نے یہ کہ ایک شخص نے کہا قسم ہے اللہ کی یارسول اللہ تحقیق میں پیچھے رہ جاتا ہوں نماز صبح کی سے بسبب فلانے شخص کے کہ لمبی پڑھاتا ہے نماز ہمکو پس نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنے کے زیادہ سخت غصے میں ہوں نسبت اُس دن پھر فرمایا تحقیق تم میں سے بعضے نفرت دلانے والے ہیں یعنی لوگوں کو جماعت سے بسبب طول کرنے نماز کے پس جو کوئی تم میں سے نماز پڑھائے لوگوں کو پس چاہیے کہ ہلکی پڑھے اسواسطے کہ اُنمیں ضعیف اور بوڑھا اور حاجتمند ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھاوینگے امام واسطے تمہارے پس اگر اچھی طرح نماز پڑھائی پس واسطے فائدے تمہارے کے ہے یعنی اور انکے لیے بھی فائدہ ہے اور اگر خطا کی یعنی اچھی طرح نہ پڑھائی پس تمہارے لیے ثواب ہے اور انپر وبال ہے روایت کی یہ بخاری نے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **ف** تمہارے لیے ثواب ہے یعنی کہ تمنے اچھی طرح پڑھی اور نیت جماعت کی کی اور انپر وبال ہے بسبب تقصیر کے یہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برے حاکم جب پیدا ہونگے اور امامت کرینگے اور اسکے اوقات میں رعایت احکام اور آداب کی نہیں کرینگے پس اس وقت میں تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بھی اچھی طرح پڑھینگے دونوں کو مفید ہے والا تمہیں اس سے ضرر نہیں وبال انہیں پر ہوگا ۱۲ ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَأَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَإِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَإِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا آخر کو وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تھی کہ جب امامت کرے تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑھوا انکو نماز روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں اس طرح آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نے کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے تحقیق میں پاتا ہوں بیچ نفس اپنے کے ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹھایا مجھکو آگے اپنے پھر رکھا ہاتھ اپنا بیچ سینے میرے کے درمیان دونوں چھاتیوں میری کے پھر کہا پھر پھر رکھا ہاتھ پیٹھ میری پر درمیان دونوں مونڈھوں میرے کے پھر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیے کہ ہلکی پڑھاوے نماز اسلیے کہ انمیں بوڑھا بھی ہوتا ہے اور تحقیق انمیں بیمار بھی ہوتا ہے اور تحقیق انمیں ضعیف بھی ہوتا ہے اور تحقیق انمیں حاجت والا بھی ہوتا ہے پس جب نماز پڑھے ایک تمہارا اکیلا پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسطرح چاہے **ف** پاتا ہوں نفس اپنے میں ایک چیز یعنی عاجزی ادائے حقوق امامت کے سے یا کچھ اور وسوسے وقت امامت کے عجب و کبر پاتا ہوں اسکے دفع کے لیے حضرت نے ہاتھ پھیرا اور دست مبارک کی برکت سے وہ علت جاتی رہی اور اکیلا جسطرح چاہے پڑھے لیکن دراز پڑھنا افضل ہے اور اس وقت کے اکثر اماموں کا حال برخلاف اسکے ہے کہ لوگوں کو نماز

پڑھاتے ہین تو نہایت دراز پڑھاتے ہین اور جب اکیلے پڑھتے ہین تو کفایت اُسپر کرتے ہین کہ جسمین نماز درست ہو جاوے ۱۲ ح ع ✦

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتے ہمکو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ہماری ساتھ صافات کے روایت کی یہ نسائی نے **ف** ان دونون حدیثون مین بظاہر منافات ہو جواب اسکا یہ دیا گیا ہو کہ حضرت کی قرأت مین خصوصیت تھی کہ بہت سی آیتین تھوڑے سے زمانے مین پڑھ لیتے تھے اور کو یہ بات نہین حاصل ہو سکتی پس کچھ منافات نرہی ۱۲ ح ع ✦

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

اب ہو بیچ بیان اُس چیز کے کہ لازم ہو مقتدی پر متابعت امام سے اور بیچ بیان حکم مسبوق کے یعنی جو ابتداے نماز سے شریک امام کے ساتھ نہین ہوا پیچھے آنکر ملا ہو

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو برا ابن عازب سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہتے سُنا اللہ نے اس شخص کے کہ حمد کرتا ہو اُسکو نہ جھکاتا کوئی ہم مین سے پیٹھ اپنی یہان تک کہ رکھتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہ ہو کہ ہم رکوع سے اٹھکر حضرت کے ساتھ ہی سجدہ مین نہین چلے جاتے تھے بلکہ کھڑے رہتے جب حضرت سر رکھ لیتے زمین پر تو ہم بھی سجدے مین جاتے کہا مظہر نے کہ اسمین دلالت ہو اسپر کہ سنت ہو مقتدی کو کہ افعال صلوٰۃ کے اسقدر بعد افعال امام کے ادا کرے اور اگر اتنی تعجیل کرے تو بھی جائز ہو مگر بیچ تکبیر احرام کے ضرور ہو کہ صبر کرے یہان تک کہ فارغ ہو امام تکبیر سے انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہو کہ متابعت کرنی بطریق مواصلت کے واجب ہو یعنی جو فعل امام کرے مقتدی بھی ساتھ اُسکے کرتا جاوے یہان تک کہ اگر اٹھاوے امام سر اپنا رکوع و سجود سے پہلے تسبیح پڑھنے مقتدی کے تین بار تو صحیح یہ ہو کہ موافقت کرے امام کی اور اگر اٹھاوے سر اپنا رکوع سے یا سجود سے پہلے امام تو لائق ہو یہ کہ عود کرے اور یہ دو رکوع اور دو سجدے نہین ہونے کے ۱۲ ح ع ✦ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو انس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پس جب کہ پڑھ چکے نماز اپنی متوجہ ہوئے ہمپر ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا اے لوگو تحقیق مین امام تمھارا ہون پس نہ سبقت کرو مجھسے ساتھ رکوع کے اور نہ سجدے کے اور نہ ساتھ کھڑے ہونے کے اور نہ ساتھ پھرنے کے یعنی فارغ ہونے کے نماز سے پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو آگے اپنے سے اور پیچھے اپنے سے یعنی ساتھ مکاشفہ کے یا مشاہدہ کے بطریق خرق عادت کے روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہل کرو امام پر جب تکبیر کہے تکبیر کہو متصل اور جب کہے ولا الضالین پس کہو آمین متصل اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے حمد

تعریف روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہیں ذکر کیا و اذا قال و لا الضالین فقولوا آمین ف پس کہتے ہیں آمین بجہر
طرف اسکے کہ امام الحمد پڑھے اور مقتدی سنیں اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا جیسے کہ مذہب
امام اعظم کا ہے ۱۲ ح **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ
فجحش شقہ الایمن فصلی صلوۃ من الصلوات وھو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف
قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع
فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا
اجمعون قال الحمیدی قولہ اذا صلی جالسا فصلوا جلوسا ھو فی مرضہ القدیم ثم صلی
بعد ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا والناس خلفہ قیام لم یامرھم بالقعود
وانما یؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا لفظ البخاری
واتفق مسلم الی اجمعون وزاد فی روایۃ فلا تختلفوا علیہ واذا سجد فاسجدوا ف روایت ہے
انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پس گر پڑے اس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرت کی
یعنی ایسی چھلی کہ قوت کھڑے ہونے کی نماز میں نہ رہی پھر نماز پڑھی ایک نماز نمازوں میں سے یعنی فرض اور تھے بیٹھے پس نماز
پڑھی ہم نے پیچھے انکے بیٹھے ہوئے پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ مقرر کیا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیا جاوے
اُسکا پس جب نماز پڑھے کھڑے ہو کر پس تم بھی نماز پڑھو کھڑے ہو کر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اُٹھے رکوع سے پس اُٹھو
اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر پس نماز پڑھو بیٹھ کر سب مقتدی کہا حمیدی نے
فرمانا رسول خدا کا جسوقت کہ نماز پڑھے بیٹھ کر پس پڑھو نماز بیٹھ کر یہ تھا حضرت کے پہلے مرض میں پھر نماز پڑھی پیچھے اسکے یعنی مرض الموت میں
ایک دن پہلے انتقال کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور نماز پڑھی لوگوں نے پیچھے انکے کھڑے ہو کر نہیں حکم کیا انکو ساتھ بیٹھنے کے
اور سوائے اسکے نہیں کہ عمل کیا جاتا ہے ساتھ فعل آخر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر جو آخر ہو یعنی پچھلا عمل ناسخ ہوتا ہے پہلے عمل کا لفظ
بخاری کے ہیں اور اتفاق کیا ہے مسلم نے ساتھ بخاری کے لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ ایک روایت کے پس
نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کرے پس سجدہ کرو **ف** حمیدی جو مذکور ہوا یہ شیخ ہیں بخاری کے انکی ہے جمع بین صحیحین کا اور
عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہے کہ امام اگر بسبب عذر کے بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں انکو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ۱۲ ح
وعن عائشۃ قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنہ بالصلوۃ فقال
مروا ابا بکر ان یصلی بالناس فصلی ابو بکر تلک الایام ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجد فی نفسہ خفۃ
فقام یھادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابو بکر حسہ ذھب یتاخر فاومی
الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یتاخر فجاء حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان ابو بکر یصلی قائما
وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قاعدا یقتدی ابو بکر بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والناس یقتدون بصلوۃ ابی بکر متفق علیہ وفی روایۃ لھما یسمع ابو بکر الناس التکبیر

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا جب کہ بہت بیمار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے بلال خبر دار کرنے کو ساتھ نماز کے پس فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو یہ کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پس نماز پڑھائی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان دنوں میں یعنی سترہ نمازیں پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی بیچ طبیعت اپنی کے کچھ تخفیف پس کھڑے ہوئے چلائے جاتے تھے دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ ٹیکے ہوئے اور پاؤں آپ کے گھسٹتے تھے زمین میں یعنی بسبب ناطاقتی کے یہاں تک کہ داخل ہوئے مسجد میں پس جب سنی ابوبکرؓ نے آہٹ حضرت کے آنے کی شروع کیا ہٹنا یعنی تاکہ حضرت انکی جگہ کھڑے ہوویں پس اشارت کی طرف ابوبکرؓ کے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ ہٹیں پس آئے حضرت یہاں تک کہ بیٹھے بائیں طرف ابوبکر صدیق کے پس تھے ابوبکرؓ نماز پڑھتے کھڑے ہوئے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنی بسبب ناطاقتی کے اقتدا کرتے ابوبکرؓ ساتھ نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور لوگ اقتدا کرتے تھے ساتھ نماز ابوبکرؓ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت ان دونوں کے یہ ہی کہ سناتے تھے ابوبکر لوگوں کو تکبیر **ف** حکم کرو ابوبکرؓ کو آخر تک شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اسمیں دلیل ہے اس پر کہ ابوبکرؓ افضل ہیں لوگوں میں بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اولی انکے ہیں ساتھ خلافت حضرت کے جیسا کہ کہا صحابہ نے کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو واسطے دین ہمارے کے پس کیا نہ پسند کریں ہم انکو واسطے دنیا اپنی کے اور مراد دو شخصوں سے حضرت علیؓ اور عباسؓ ہیں اور اقتدا کرتے تھے ابوبکرؓ آخر تک یعنی جو کہ حضرت کرتے تھے ابوبکرؓ بھی اسی طرح کرتے تھے اور جو فعل ابوبکرؓ کرتے تھے انکو دیکھ کر اور لوگ بھی اسی طرح کرتے تھے اسلیے کہ حضرت بیٹھے تھے اور ابوبکرؓ انکے پہلو میں کھڑے تھے پس معنی اقتدا کے یہ ہیں نہ یہ کہ ابوبکرؓ امام قوم کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام انکے اسلیے کہ اقتدا کرنا ساتھ مقتدی کے نہیں جائز ہے بلکہ امام حضرت تھے اور ابوبکرؓ اور لوگ اقتدا انکا کرتے تھے اور کہا ہے ابن عبدالبر نے کہ اجماع ہے اس پر کہ حضرت جو ابوبکرؓ کی نماز پڑھانے میں امام ہوگئے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے تھا یعنی اور کو اسطرح درست نہیں ہے لیکن امام شافعی رح نے اسمیں خلاف کیا ہے اور اسی طرح کی صورت اقتدا کی جائز کہی ہے مرقاۃ میں مذکور ہے جو چاہے سو دیکھ لے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت ابوبکر نماز شروع کر چکے تھے یعنی ہنوز ابوبکرؓ نے نماز نہ شروع کی تھی کہ حضرت تشریف لائے واللہ اعلم اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ نماز پڑھے کھڑا ہوا پیچھے بیٹھے ہوئے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے موذنوں کو بلند کرنا آواز کا جمعہ میں اور عیدین وغیرہ میں یعنی تکبیریں انتقالات کی پکار کر کہیں اسلیے کہ جو دور ہیں امام سے وہ بھی سنیں ۱۰ ع ؛ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ مُّتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ڈرتا وہ شخص کہ اٹھاتا ہے سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالی سر اسکا سر گدھے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کر دے اسکو اللہ کم فہم مانند گدھے کے کہ وہ بہت کم فہم سب حیوانوں میں ہے پس ہوگا یہ مسخ معنوی مجازا اور جائز ہے حمل کرنا اسکا حقیقت پر اسلیے کہ مسخ ہونا اس امت میں جائز ہے جیسے کہ ذکر کیا گیا بیچ باب اشراط الساعۃ کے کذا ذکرہ بعض علمائنا اور موید ہے اسکا وہ جو ایک روایت میں آیا ہے ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنی نہیں ڈرتا اس سے کہ کردے اللہ صورت اسکی گدھے کی سی اور کہا خطابی نے جائز ہے مسخ اس امت میں پس جائز ہے حمل کرنا اسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نے کہ یہ مسخ خاص ہے اور ممتنع مسخ عام ہے چنانچہ حدیثوں صحیحہ سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے اور موید اسکی ہے نقل ایک محدث کی کہ انہوں نے سفر کیا طرف دمشق کے واسطے طلب حدیث کے ایک شیخ سے کہ مشہور تھا اسمیں پس پڑھا اس سے سب کچھ لیکن وہ شیخ ڈالے رکھتا تھا درمیان ۲۰-۱۰

اپنے اور درمیان اُسکے پردہ کہ نہین معلوم ہوتا تھا منہ اُسکا پس جب وہ بہت ملازمت مین رہا اُسکی اور دیکھی اُسنے حرص اُسکی حدیث پر کھول دیا واسطے اُسکے پردہ پس دیکھا منہ اُسکا گدھے کا سا پھر کہا اُس شیخ نے بچ لے بیٹے میرے اس سے کہ سبقت کرے تو امام سے جبکہ سُنی مین نے یہ حدیث بعید جانا مین نے وقوع اُسکا پس سبقت کی مین نے امام سے پس ہو گیا منہ میرا جیسا کہ دیکھتا ہے تو اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ظاہر تر یہ ہے کہ یہ تہدید شدید اور وعید موکد ہے یہ ہوگا برزخ مین یا دوزخ مین + ع +

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَلِیٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

روایت ہے حضرت علیؓ اور معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو پس چاہیے کہ کرے جیسا کہ کرتا ہے امام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اقتدا کرے امام کا اُسکے افعال مین اور تقدیم اور تاخیر سے پرہیز کرے اور کہا ابن ملک نے مراد یہ ہے کہ موافقت کرے امام کی بیچ اُس چیز کے کہ وہ امام ہے قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر اُسکی مین یعنی پس انتظار نہ کرے بیچ رجوع کرنے امام کا طرف قیام کے جیسے کہ کرتے ہین عوام اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے لیکن عمل ہے اسپر اہل علم کا اور نووی نے کہا کہ اسناد اُسکی ضعیف ہے پس تھا ترمذی کا ارادہ کرتا تھا تقویت حدیث کا ساتھ عمل اہل علم کے جیسے کہ کہا شیخ محی الدین ابن عربی نے یہ کہ پہونچا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہے واسطے اُسکے اور جسکے لیے پڑھا جاوے یہ اُسکی بھی مغفرت کیجاتی ہے پس تھا مین پڑھتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کیے گئے کے بغیر اسکے کہ نیت کرون مین واسطے کسی کے بالخصوص پس حاضر ہوا مین ایک کھانے پر ساتھ یاروں کے اُن مین ایک جوان تھا مشہور ساتھ کشف کے پس ناگہان وہ کھانے مین رونے لگا پس پوچھا مین نے اُس سے سبب اُسکا پس کہا دیکھتا ہون مین ماں اپنی کو عذاب مین پس بخشا مین نے اپنے دل مین ثواب کلمہ مذکور کا اُسکی ماں کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکھتا ہون مین اُسکو جنت مین کہا شیخ نے پس پہچانی مین نے صحت اس حدیث کی ساتھ صحت کشف اُسکی کے اور صحت کشف اُسکی کی ساتھ صحت حدیث کے + ع +

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْہُ شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آؤ تم طرف نماز کے اور ہم سجدے مین ہون پس سجدہ کرو اور نہ حساب مین رکھو اُسکو کچھ اور جسنے پایا رکوع ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اُسنے رکعت نماز کی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی سجدہ مین امام کے ساتھ ہو تو اُسکو اُس رکعت سے کہ جسمین شریک ہو نہ گنو کچھ یعنی جیسے رکوع مین شریک ہونے سے وہ رکعت ہاتھ لگ جاتی ہے ویسے سجدے مین شریک ہونے سے رکعت ہاتھ نہین لگتی اور اُسکے مابعد کی عبارت کے علماء نے دو معنی کہے ہین ایک تو یہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہے اور صلوٰۃ سے رکعت یعنی جسنے امام کو رکوع مین پایا تو اُس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسرے یہ کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز کی پایا اُسنے نماز کو ساتھ امام کے اور حاصل ہوا اُسکو ثواب نماز باجماعت کا اور فضیلت اُسکی + ع +

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز پڑھی خدا کے لیے چالیس دن جماعت مین اس طرح سے کہ پاوے تکبیر اولی لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دو خلاصیاں ایک خلاصی آگ دوزخ سے

اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** پاوے تکبیر اولی یعنی وقت تکبیر تحریمہ کہنے امام کے یہ بھی تکبیر تحریمہ کہے اور علماء نے
لکھا ہے کہ امام کی دعاء استفتاح تک شریک ہو جاوے تو بھی اسی حکم میں ہے اور دوسری خلاصی نفاق سے یعنی ان میں لکھتا ہے اسکو اللہ دنیا میں
اسی کہ عمل کرے منافقوں کے سے یعنی ریا اور کسل نمازمیں اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہے اہل اخلاص کے
عملوں کی اور آخرت میں امن دیگا اس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ اسکے منافق اور گواہی دیگا دیگی اسکے لیے کہ یہ منافق نہیں ہے یعنے
اس سبب سے کہ منافق جب کھڑے ہوتے ہیں نمازمیں کھڑے ہوتے ہیں کسلمند اور حال اسکا برخلاف انکے ہے کہ نمازمیں پہلے سے موجود ہوا اور تکبیر اولی میں شریک ہوا ۞
ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ
النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ
شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اپنا یعنی
ساتھ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دل کے پھر گیا یعنی مسجد میں پس پایا لوگوں کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہیں دیتا ہے اسکو اللہ تعالی مانند
ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑھی اور حاضر ہوا جماعت میں کم نہیں کرتا یہ ثواب دینا اسکو ثوابوں انکے سے کچھ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی
نے **ف** یعنی اسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیوں کے ثواب میں سے کم ہو کر نہیں ملا کہ انکے ثواب میں کمی ہو جاوے بلکہ انھوں نے اجر اپنے فعل کا
پایا اور اسنے ثواب بسبب نیت کے اور حسرت کرنے کے اور یہ ثواب جب پاویگا کہ قصداً حاضر ہونے میں قصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی عذر سے
رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پھر جماعت کے بعد آیا تو یہ ثواب نہیں پاویگا ۞ ع ۞ **وعن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ فَقَامَ
رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہیں کوئی شخص کہ صدقہ دے اسکو پس نماز پڑھے ساتھ اسکے پس کھڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اسکے
روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** صدقہ دے یعنی احسان کرے اسپر کہ اسکے ساتھ نماز پڑھے تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو
صدقہ دیا اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کسیکو اچھی راہ بتانے سے اور باعث ہونے سے اسپر ثواب صدقہ دینے کا حاصل ہوتا ہے اور کہا مظہر نے کہ اسکا
نام صدقہ اسلیے رکھا کہ تصدق کرتا ہے اسپر چھبیس حصے ثواب اسلیے کہ اگر اکیلے نماز پڑھتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب
جماعت کے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے ۞ ع **الفصل الثالث** نصل تیسری **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ
فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ
اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ
ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ
قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِصَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ بِاَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاہُ
الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَکَانَ رَجُلًا
رَقِیْقًا یَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِکَ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً وَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَاَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ
بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْبَکْرٍ ذَھَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَقَالَ
اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ فَاَجْلَسَاہُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ
فَدَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَہٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَیْکَ مَا حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ عَنْ مَرَضِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَدِیْثَھَا فَمَا اَنْکَرَ مِنْہُ شَیْئًا غَیْرَ
اَنَّہٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَکَ الرَّجُلَ الَّذِیْ کَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ ھُوَ عَلِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے عبید اللہ بن عبداللہ سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہؓ کے یہاں پس کہا میں نے کیا نہیں حدیث کرتیں تم مجکو حال بیماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نماز کو تشریف لائے تھے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ ہاں بہت بیمار ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑھ لی لوگوں نے پس کہا ہمنے کہ نہیں یارسول اللہ اور نمازی انتظار کرتے ہیں تمہارا ایس فرمایا کہ رکھو میرے لیے پانی لگن میں کہا حضرت عائشہؓ نے پس رکھا ہمنے پھر نہائے حضرت پس ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوئے حضرت پھر ہشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھی لوگوں نے کہا ہمنے نہیں نمازی منتظر ہیں آپکے اے رسول خدا کے پس فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن میں کہا حضرت عائشہؓ نے پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوئے حضرت پھر ہشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہیں وہ منتظر ہیں آپکے یا رسول اللہ فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن میں پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بیہوش ہوئے حضرت پھر ہشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہیں وہ منتظر ہیں آپکے یارسول اللہ اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے مسجد میں منتظر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کے لیے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ اس مضمون کے کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو پس آیا انکے پاس پیغام پہونچانے والا یعنی بلالؓ پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تمکو یہ کہ نماز پڑھاؤ لوگوں کو پس کہا ابوبکرؓ نے اور وہ تھے مرد نرم دل اے عمرؓ نماز پڑھاؤ تم لوگوں کو یعنی میں متحمل حضرت کی جگہ کھڑے رہنے کا نہیں ہوں تم پڑھاؤ پس کہا واسطے انکے عمرؓ نے تمہیں لائق تر ہو ساتھ اسکے پس نماز پڑھائی ابوبکرؓ نے ان دنوں میں یعنی ایام مرض میں کہ سترہ نمازیں پڑھائیں پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی مزاج اپنے میں تخفیف اور نکلے حضرت نماز ظہر کے لیے تکیہ کیے ہوئے درمیان دو شخصوں کے کہ ایک ان دونوں میں سے تھے عباسؓ اور ابوبکر نماز پڑھاتے تھے لوگوں کو پس جبکہ دیکھا حضرت کو ابوبکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹیں پس اشارت کی طرف انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیچھے نہ ہٹیں پس فرمایا ان دونوں شخصوں کو بٹھا دو مجکو طرف پہلو انکے کے پس بٹھا دیا انکو طرف پہلو ابوبکرؓ کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور کہا عبید اللہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس گیا میں عبد اللہ ابن عباس کے پاس پس کہا میں نے واسطے انکے کیا نہ بیان کروں میں روبرو تمہارے وہ حدیث کہ بیان کی مجھسے عائشہؓ نے بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا ابن عباس نے کہ ہاں بیان کر پس بیان کی میں نے روبرو انکے حدیث عائشہؓ کی پس نہ انکار کیا ابن عباس نے اس میں سے کچھ سوائے اسکے کہ انھوں نے کہا کیا نام بیان کیا ہے عائشہؓ نے واسطے تیرے اس شخص کا کہ تھے ساتھ عباس کے کہا میں نے نہیں کہا ابن عباس نے کہ وہ علی تھے

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عائشہؓ نے دوسری طرف کے آدمی کا نام جو نہ لیا تو سبب یہ تھا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تھا شل عباس کے ایکطرف مین بلکہ نوبت بنوبت بدلتے جاتے تھے کبھی حضرت علی کبھی اُسامہ یا فضل بن عباس اسی لیے اور روایت مین آیا ہو کہ کہا عائشہ نے کہ دوسری طرف ایک آدمی تھا اہل بیت سے تا شامل ہو سبھون کو بطریق احتمال کے واللہ اعلم + ت + **وعن** ابی ھریرۃ انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر رواہ مالک

اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ تحقیق وہ تھے کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی رہگئی پڑھنی سورۂ فاتحہ پس تحقیق رہگیا اُس سے ثواب بہت روایت کی یہ مالک نے ف یعنی جسنے سورۂ فاتحہ نماز مین نہ پڑھی اور اور سورۃ پڑھی تو بہت ثواب اُس سے رہگیا پس ثواب اُسکی نماز کا ناقص ہو اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ پڑھنا سورۂ فاتحہ کا نماز مین فرض نہین + ع ح + **وعنہ** انہ قال الذی یرفع راسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید الشیطان رواہ مالک اور روایت ہو انھین سے یہ کہا جو شخص کہ اٹھاوے سر اپنے کو اور جھکاوے اُسکو یعنی رکوع اور سجود مین پہلے امام کے پس ہوے اسکے نہین کہ پیشانی اُسکی بیچ ہاتھ شیطان کے ہو روایت کی یہ مالک نے

بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً مَرَّتَیْنِ

باب ہو بیچ بیان حال اُس شخص کے کہ نماز پڑھی دو بار یعنی حقیقۃ یا صورۃ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عن** جابر قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بھم متفق علیہ روایت ہو جابر سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے اپنی قوم پاس پس نماز پڑھاتے اُنکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سنت عشاء کی یا نفل حضرت کے ساتھ پڑھ آتے تا فضیلت حاصل کرین اُنکے ساتھ نماز کی اور اُنکی مسجد مین پڑھنے کی اور سکھین ادب اُنسے پھر اپنی قوم مین آکر فرض اپنی پڑھتے + ع + **وعنہ** قال کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یرجع الی قومہ فیصلی بھم العشاء وھی لہ نافلۃ رواہ

اور روایت ہو انھین سے کہ کہا تھے معاذ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی پھر پھرتے طرف قوم اپنی کے پھر نماز پڑھاتے اُنکو عشاء کی اور وہ واسطے اُنکے نفل ہوتی روایت کی یہ ف نماز پڑھتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشاء کے یعنی وہ عشاء کہ پڑھتے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہو کہ نیت کرتے تھے معاذ اُسمین سنت عشاء کی یا نفل کی پھر پھرتے اپنی قوم کی طرف پس پڑھتے ساتھ اُنکے فرض عشاء کی اور وہ یعنی نماز دو بار پڑھتے ساتھ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز اُنکے لیے نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوتی اور جنھون نے کہ معنی یہ سمجھے ہین کہ وہ یعنی عشاء دوسرے بار کی اُنکے لیے نافلہ ہوتی تھی اور اُنکی قوم کے لیے فرض عشاء کی ہوتی تھی اُنکو سند لانی چاہیے معاذ سے کہ اُنسے یہ بات سمجھے معنی اسلیے کہ نہین معلوم ہو سکتا نیت کرنے اُنکے کے کیونکہ نیت دل سے ہوتی تھی چنانچہ ابن ہمام نے ذکر کیا ہو کہ نیت کرنی زبان سے بدعت ہو نہین وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ سے اور باوجود اسکے یہ زیادتی یعنی وہی کہ نافلہ نہین ہو روایت صحیحہ مین چنانچہ بعضون نے لکھا ہو کہ یہ زیادتی کلام شافعی سے ہو بنابر اجتہاد اُنکے کے اور کتاب مشکوٰۃ مین بیان سفید سی چھوٹی ہوئی ہو پس معلوم ہوا کہ مولف نے بیچ کسی طریق کے سنن سے یہ لفظ نہین پایا اور تورپشتی نے کہا کہ علماء حدیث نے کہا ہو کہ قول وہی کہ نافلہ غیر محفوظ ہو حدیث جابر مین + ع ح + یہ خلاصہ اُنکی شرحون مین سے لکھا ہو جو مفصل دیکھا چاہیے وہان دیکھے اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنی درست ہین یا نہین اسمین جو اختلاف کیا ہو اماموں نے باب القراءۃ فی الصلاۃ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث جابر کے مفصل مذکور ہو چکا ہو

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عن** یزید بن الاسود قال شھدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے یزید بن اسود سے کہا کہ حاضر ہوا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج انکے کے یعنی حجۃ الوداع میں پس نماز پڑھی میں نے ساتھ انکے نماز صبح کی مسجد خیف میں پس جب پڑھ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہاں انحضرت نے دیکھا دو شخصوں کو بیٹھے ہوئے آخر قوم میں کہ نماز نہ پڑھی تھی انھوں نے ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ ان دونوں کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونوں کہ کانپتا تھا گوشت مونڈھوں انکے کا یعنی حضرت کی ہیبت سے پس فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑھنے سے ہمارے ساتھ پس کہا انھوں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم نماز پڑھ چکے بیچ مکانوں اپنے کے فرمایا پس نکرو تم ایسا جسوقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنے مکانوں میں پھر آؤ تم مسجد میں کہ اسمیں جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نمازیوں کے پس تحقیق یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف یعنی جو نماز جماعت سے پڑھی نفل ہو دیگی خواہ پہلی نماز جماعت سے پڑھی ہو یا بغیر جماعت کے ہو +

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے بسر بن محجن سے انھوں نے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے ایک مجلس میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اذان دی گئی نماز کے لیے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھی اور پھرے اور محجن بیٹھے ہوئے تھے جگہ اپنی میں پس فرمایا واسطے انکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے منع کیا تجھکو یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ لوگوں کے کیا نہیں تو مرد مسلمان پس کہا کہ ہاں ہوں میں مسلمان یا رسول اللہ لیکن تھا میں کہ تحقیق نماز پڑھی تھی میں نے بیچ اہل اپنے کے پس فرمایا واسطے انکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت آوے تو مسجد میں اور نماز پڑھ چکا ہو یعنی اپنے گھر میں پھر قائم کیجاوے نماز پس نماز پڑھ ساتھ لوگوں کے اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو روایت کی یہ مالک اور نسائی نے وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو ایک شخص سے کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ میں سے تھا یہ کہ اسنے پوچھا ابو ایوب انصاری سے کہا کہ پڑھتا ہو ایک ہمارا یعنی میں بیچ گھر اپنے کے نماز پھر آتا ہو مسجد میں اور پڑھی جاتی ہو نماز پس کیا پڑھوں میں نماز ساتھ انکے پس پاتا ہوں میں دل اپنے میں ایک چیز اس سے یعنی خدشہ اور شبہ دل میں پاتا ہوں دوبارہ نماز پڑھنے سے کہ آیا بہتر ہو میرے لیے یا برا پس کہا ابو ایوب نے پوچھا ہم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس یہ واسطے انکے نصیبہ ہو جماعت کا روایت کی یہ مالک اور ابوداود نے ف یعنی دوبارہ پڑھنے سے ثواب اور فضیلت جماعت کی پاتا ہو اگر چہ اس سے دل میں خدشہ نہ لاوے + وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِیْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِیْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِیْ مَنْزِلِیْ اَحْسَبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

اور روایت ہے یزید بن عامر سے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نماز مین تھے پس بیٹھا مین اور نہ داخل ہوا مین ساتھ انکے نماز مین پس جبکہ پھرے نماز پڑھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا مجکو بیٹھے ہوئے پس فرمایا کیا نہین تو مسلمان ہوا اے یزید کہ نماز نہ پڑھی تونے کہا مینے ہان یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگون کے نماز انکی مین کہا تحقیق تھا مین نماز پڑھ چکا گھر اپنے مین اور گمان کیا مینے یہ کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہو تم پس فرمایا جسوقت کہ آوے تو نماز کو پس پاوے تو لوگون کو یعنی نماز پڑھتے پس نماز پڑھ ساتھ انکے اگرچہ تحقیق پڑھ چکا ہو ہوگی یہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطے تیرے نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْ بَيْتِیْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّیْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا انسے پس کہا تحقیق مین نماز پڑھتا ہون بیچ گھر اپنے کے پھر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتھ امام کے پس کیا نماز پڑھون مین ساتھ انکے کہا اسکو ہان کہا اس شخص نے کون سی ٹھہراؤن مین نماز اپنی یعنی فرض نماز کونسی ٹھہراؤن اول کی یا آخر کی کہا ابن عمر نے اور یہ طرف تیرے ہے یعنی یہ مقرر کرنا تیرے سپرد نہین ہے سواے اسکے نہین کہ یہ سپرد طرف اللہ کے ہے کہ عزت والا اور بزرگی والا ہے ٹھہراوے ان دونون مین سے جسکو چاہے نماز تیری روایت کی یہ مالک نے **ف** اسمین تائید ہوگی جو بعضے شافعیہ نے اختیار کیا ہے اور جو اختیار کیا ہے غزالی نے کہ فرض ایک ہے ان دونون مین سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اول فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل اور موافق قیاس کے بھی ہے اسلیے کہ بری الذمہ ہوتا ہے ساتھ اوسے اول کے پس فرض وہی ہوئی واللہ اعلم ٭ ح ٭ **وعن** سُلَيْمَانَ مَوْلٰی مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَی الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّیْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِیْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے سلیمان مولی میمونہ کے سے کہ کہا آئے ہم ابن عمر کے پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑھتے تھے پس کہا مین نے ابن عمر سے کیا نہین نماز پڑھتے تم ساتھ انکے کہا ابن عمر نے کہ تحقیق نماز پڑھ چکا ہون مین اور تحقیق مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ پڑھو تم نماز ایک دن مین یعنی ایک وقت مین دوبار روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** بلاط نام ایک جگہ کا ہے مدینہ مطہرہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمر نے مسجد سے باہر بنائی تھی لوگون کے لیے کہ اگر باتین دنیا کی کرنی منظور ہون وہان بیٹھکر کرین تا مسجد مین کلام دنیا نہ کیا جاوے اور نماز پڑھ چکا ہون مین شاید ابن عمر نماز جماعت سے پڑھ چکے ہونگے یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انمین نماز دوبارہ نہین پڑھنی چاہیے اسلیے یہ فرمایا اور یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہے پہلی حدیثون کے کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑھنے پر تطبیق ان حدیثون مین یہ ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے حق مین ہے کہ پہلے جماعت سے پڑھ چکا ہو اور پہلی حدیثین انکے حق مین ہین کہ تنہا پڑھی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے یا اس سے یہ مراد ہے کہ بطریق فرضیت کے دوبارہ نہ پڑھو یعنی اگر دوسری نفل جانکر

پڑھ چکا ہو مضایقہ نہین تنبیہ اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہو کہ اگر نماز پڑھ آیا ہو اور جماعت دیکھے تو شریک ہو جاوے لیکن مجتہدون نے نظر کی ہو اور حدیثون پر کہ جنمین بعضے اوقات نماز پڑھنی مکروہ فرمائی ہو بنظر اُنکے اُنھون نے بعضی نمازون کو خاص کرلیا ہو کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اسکو نہ پڑھے چنانچہ حدیث آیندہ مین بھی تخصیص ہو + ع ح • **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہو نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر تھے کہتے کہ جسنے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا اُن دونون کو ساتھ امام کے پس پھر نہ پڑھے اُن دونون کو روایت کی یہ مالک نے **ف** یہ موید ہو مذہب امام مالک رح کی کہ اُنکے یہان اُن دونون نمازون کا اعادہ نہین اور ہمارے نزدیک عصر کا بھی یہی حکم ہو اور شافعی کے نزدیک اعادہ سب نمازون کا جائز ہو اور اسمین اشارہ ہو اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑھی ہو یعنی اُسکا یہ حکم ہو اور اگر جماعت سے پڑھ چکا ہوگا بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہیے • ح •

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

باب ہو بیچ بیان سنتون کے اور فضیلتون یعنی بزرگیون اُنکی کے **ف** یعنی وہ نمازین کہ فرضون کے ساتھ پڑھی جاتی ہین دن رات مین اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو رواتب یعنی جسپر حضرت نے مداومت کی اور دوسری غیر رواتب یعنی جسپر مداومت نکی مثل سنتون عصر کے اور جاننا چاہیے کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہ سب الفاظ مترادف ہین معنی انکے ایک ہی ہین معنی انکے یہ ہین کہ ترجیح دی شارع نے فعل انکے کرنے کو نکرنے پر اگرچہ ہو بعض سنتون موکد تر بعض سے • ح ع •

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ
روایت ہو ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہو واسطے اُسکے گھر بہشت مین چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پیچھے اُسکے اور دو رکعت پیچھے مغرب کے اور دو رکعت پیچھے عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہو کہ ام حبیبہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو واسطے اللہ کے ہر دن مین بارہ رکعت نفل سواے فرض کے مگر کہ بناتا ہو اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہو اُسکے لیے گھر بہشت مین **ف** یہ سب سنتین موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد ہین حتی کہ حسن بصری اور بعض حنفی نے اُنکو واجب کہا ہو اور حسن نے مغرب کی بھی دو رکعتون کو واجب کہا ہو لیکن اس حدیث سے رد کیا ہو اُنکے قول کو کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین • ح ع • **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین پہلے ظہر کے اور دو رکعتین پیچھے اُسکے اور دو رکعتین پیچھے مغرب کے بیچ گھر حضرت کے یعنی حضرت حفصہ کے حجرہ مین کہ بہن ابن عمر کی تھین اور دو رکعتین

پیچھے عشا کے بیچ گھر اُنکے کہا ابن عمر نے اور حدیث کی مجکو حفصہ نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے دو رکعتین ہلکی جسوقت کہ نکلتی فجر
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تثنیہ نہین منافی ہو جمع کے ساتھہ اس توجیہ کے حاصل ہو جاتی ہو تطبیق اس حدیث مین اور اس حدیث مین
کہ روایت کی گئی ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے چار رکعتین ظہر کے پہلے یہ لکھا ہو ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہو کہ
یہ حدیث سند شافعی کی ہو کہ انکے نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتین ہین اور ہمارے نزدیک چار رکعتین ہین اور اسمین بھی حدیثین آئی ہین حضرت علی
اور عائشہ اور ام حبیبہ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہو اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہو سفیان ثوری اور ابن المبارک
اور اسحق کا اور شافعی اور احمد سے بھی چار رکعتین آئی ہین ولیکن ساتھہ دو سلام کے اور شاید کہ حضرت گھر مین چار رکعتین پڑھتے ہون گے
ازواج مطہرات نے دیکھ کر وہ روایت کین اور جب مسجد مین آتے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے انکو ابن عمر نے سنت ظہر کی گمان کی اور اولسکہ
ابن عمر ہمیشہ کو حاضر نہوتے تھے اسوقت کی سنتین پڑھنی حضرت حفصہ سے سنکر روایت کین **وعنہ** قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہو انھین سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑھتے پیچھے جمعہ کے یعنی کچھہ یہان تک کہ پھرتے یعنی طرف گھر اپنے کے پس پڑھتے
دو رکعتین گھر اپنے مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے مراد ہو اس سے سنت جمعہ کی اور حمل شافعیہ کا اسی پر ہو بسبب ایک قول کے
سنت جمعہ کی مانند ظہر کے ہو اور گھر مین پڑھتے تھے اسلیے کہ نوافل گھر مین پڑھنی افضل ہین اور اور حدیثون مین آیا ہو کہ حضرت پڑھتے تھے
پہلے جمعہ کے چار رکعت اور بعد اسکے چار اور ایک روایت مین بعد جمعہ کے چھہ بھی آئی ہین چنانچہ ابو یوسف کے نزدیک یہی ہو **وعن**
عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَ
كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا
قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ
إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ
اور روایت ہو عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نفلون اُنکے کا پس کہا
حضرت عائشہ نے تھے حضرت نماز پڑھتے میرے گھر مین پہلے ظہر کے چار رکعتین پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھہ لوگون کے یعنی فرض ظہر کے
پھر داخل ہوتے یعنی گھر مین پس نماز پڑھتے دو رکعتین اور تھے نماز پڑھتے ساتھہ لوگون کے نماز مغرب کی پھر داخل ہوتے یعنی اپنے گھر مین پھر نماز
پڑھتے دو رکعتین پھر نماز پڑھتے ساتھہ لوگون کے عشا کی اور داخل ہوتے گھر میرے مین پس نماز پڑھتے دو رکعتین اور تھے نماز پڑھتے رات کو یعنی
کبھی نو رکعت انھین وتر بھی ہوتے اور تھے نماز پڑھتے رات کو دیر تک کھڑے اور رات کو دیر تک بیٹھے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے کھڑے ہوکر
رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اُس حالت سے کہ کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے بیٹھکر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے بیٹھے اور جسوقت نمودار ہوتی
فجر پڑھتے تھے دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے پھر نکلتے پس پڑھتے ساتھہ لوگون کے نماز فجر کی ف اسمین دلیل ہو اسپر کہ
سنتین گھر مین پڑھنی مستحب ہین اور انھین وتر بھی ہوتے یعنی ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب مین روایتین مختلف

تئی ہین پانچ بھی اور آٹھ بھی اور نو بھی اور دس بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی کہ کبھی کتنی پڑھتے کبھی کتنی اور رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اسی حالت سے کہ کھڑے ہوتے یعنی انتقال کرتے تھے رکوع اور سجود مین حالت قیام سے نہ یہ کہ رکوع اور سجود بیٹھ کر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر پڑھتے رکوع و سجود بھی اسی حالت مین کرتے اور اس صورت مین رکوع اور سجدہ کھڑے ہو کر بھی کرنا آیا ہے یعنی قرأۃ پڑھتے بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے اور تھوڑی سی قرأۃ پڑھتے پھر رکوع اور سجود کرتے پس تین طرح پر تھی نماز حضرت کی یا تمام کھڑے یا تمام بیٹھے یا قرأۃ بیٹھ کر پڑھتے بعد از ان کھڑے ہوتے اور رکوع و سجود کرتے اور اسطرح نہ تھے کہ قرأۃ کھڑے ہو کر پڑھین اور بیٹھ کر رکوع و سجود کرین ۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلون سے بہت محافظت اور مداومت کرتے جیسے کہ محافظت کرتے دو رکعتون سنت فجر پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد تھین کہ سفر اور حضر مین انکو حضرت نچھوڑتے اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ بغیر عذر کے انکو بیٹھ کر پڑھنا درست نہین ہے ۔ **وعنها** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا مین ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اگر اللہ کی راہ مین خرچ کرے اس سے یہ افضل ہین اور جو چیز دنیا کی کہ اسمین بخل کرے اور راہ دین مین خرچ نہ کرے اسمین اچھا ہین کمان ہے کہ یہ انکو بہتر کہین اور لکھا ہے علمار نے کہ سب سے زیادہ موکد سنتین فجر کی ہین اور بعد انکے سنتین مغرب کی اور بعد انکے سنتین ظہر کے بعد کی اور بعد انکے سنتین عشا کی اور بعد ان سبھون کے سنتین ظہر کے پہلے کی ہے ۔ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کی یعنی دو رکعتین فرمایا تیسری بار مین جو شخص کہ چاہے واسطے مکروہ جاننے اس بات کے کہ ٹھہراوین انکو لوگ سنت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تین بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کی دو رکعتین اور تیسری بار مین یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے یا سلیے فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ نہ ٹھہرالین سنایت یہ کہ مستحب ہین اور اکثر فقہا منع کرتے ہین انکو چنانچہ تحقیق اسکی بیچ باب فضل اذان کے گذر چکی ہے اور فصل تیسری اس باب کے مین بھی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے ۔ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو تم مین سے نماز پڑھنے والا بعد جمعہ کے پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی یون ہے کہ فرمایا جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑھے بعد اسکے چار رکعت

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ام حبیبہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے یعنی مداومت کرے اوپر چار رکعتون کے پہلے ظہر کے اور چار پیچھے ظہر کے حرام کرتا ہے اسکو اللہ آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشہ نہین آگ مین رہنے کا روایت کی یہ احمد

صلوٰۃ قبل صلوٰۃ المغرب رکعتین

 ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ادا کرے چار رکعت ظہر کے پہلے کی کو ساتھ دو سلام کے اور کلام اسمین ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت ہیں یا سوائے انکے ظاہر یہ ہے کہ یہ چار سوائے ان دو کے ہیں کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ دو رکعت ان میں سے موکد ہیں اور دو مستحب اولیٰ یہ ہے کہ پڑھی جاویں ساتھ دو سلاموں کے ہوح ✦ **وعن** اَبِی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّہْرِ لَیْسَ فِیْہِنَّ تَسْلِیْمٌ تُفْتَحُ لَہُنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پہلے ظہر کی کہ نہیں انمیں سلام پھیرنا یعنی افضل یہ ہے کہ اخیر ہی کو سلام پھیرے بیچ میں نہ پھیرے کھولے جاتے ہیں انکے لیے دروازے آسمان کے روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی قبول ہوتی ہیں جناب باری میں اور نازل ہوتے ہیں بسبب انکے انوار رحمت کے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتیں راتبہ ظہر کی ہیں یا سوائے انکے کہ پہلے انکے پڑھی جاتی ہیں جنکو نماز فی الزوال کہتے ہیں اور مختار یہ ہے کہ یہ غیر رواتب کی ہیں یعنی فی الزوال ہوح ✦ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّہْرِ وَقَالَ اِنَّہَا سَاعَۃٌ تُفْتَحُ فِیْہَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَ لِیْ فِیْہَا عَمَلٌ صَالِحٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چار رکعت پیچھے ڈھلنے آفتاب کے پہلے ظہر سے یعنی نماز فی الزوال اور فرماتے تحقیق یہ وقت ہے کہ کھولے جاتے ہیں اسمین دروازے آسمان کے یعنی واسطے چڑھنے اعمال صالحین کے پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ چڑھے واسطے میرے اسمین عمل نیک روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساعت قبولیت کی ہے جو عمل نیک کہ اس وقت میں کرے مقبول ہے اور نماز افضل ہے اعمال میں پس پڑھنا اسکا افضل ہوگا ہوح ✦ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَأً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس شخص کو پڑھے پہلے عصر کے چار رکعت روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** لفظ رحم اللہ میں اشارہ ہے اوپر مستحب ہونے اس نماز کے ہوح ✦ **وعن** عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَہُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمَنْ تَبِعَہُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے عصر کے چار رکعتیں فرق کرتے درمیان انکے ساتھ سلام کرنے کے اوپر فرشتوں مقربین کے اور انکے کہ تابع انکے ہیں یعنی موجود ہیں مسلمانوں اور ایمان والوں میں سے **ف** مراد تسلیم سے یہاں التحیات پڑھنی ہے کہ دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے اور چار رکعت کے بعد سلام پھیرتے ہوح ✦ **وعنہ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے نماز عصر کے دو رکعتیں روایت کی یہ ابوداود نے **ف** عصر کی سنتوں میں دو روایتیں آئی ہیں دو کی بھی اور چار کی بھی پس مصلی کو اختیار ہے چاہے دو پڑھے چاہے چار لیکن چار افضل ہیں ہوح ✦ **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَہُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ ہُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَضَعَّفَہٗ جِدًّا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے پیچھے مغرب کے

چھ رکعتین کہ نہ بولے درمیان انکے ساتھ کلام بد کے برابر کیجاتی ہین واسطے اُسکے ساتھ روایت عبادت بارہ برس کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کی سے اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو کہتے تھے کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور
ضعیف کیا بخاری نے اسکو بہت **ف** اسکو لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین یہ نام اسکا ابن عباس سے منقول ہے اور حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے
کہ دو رکعتین سنت معمولی کی بھی داخل چھ مین ہین اور اسی طرح جو بیس رکعتین حدیث آئندہ مین منقول ہین اُنمین بھی وہ داخل ہین کہا
طیبی نے پس پڑھے دونون سنتین علحدہ اور باقی مین اختیار ہے چاہے چار اکٹھے پڑھے چاہے دو دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نے ضعیف
کہا ہے لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہے اور اسکو ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح مین روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے بھی
اور کہا میرک نے کہ منقول ہے عمار بن یاسر سے کہ وہ بعد مغرب کے چھ رکعتین پڑھتے تھے اور کہا انھون نے کہ دیکھا مین نے اپنے پیارے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے چھ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعتین بخشے جاتی ہین گناہ اسکے
اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے روایت کی یہ طبرانی نے ح ح ہ اور حضرت مولانا اسحٰق دام اللہ شرفہ نے فرمایا کہ تحقیق ہماری یہ ہے کہ چھ اور بیس
سوائے سنتون ہو کہ علاوہ سنتون ہین واللہ اعلم **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً**
بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے
بیس رکعتین بناتا ہے واسطے اسکے اللہ ایک گھر بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے اور کہا
ابن حجر نے کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتے کہ یہ نماز اوابین کی ہے
پس جسنے پڑھی یہ مغفرت کی گئی اُسکی اور تھے سلف صالح پڑھتے اُسکو اور ایک جماعت علما کی نے کہ روایت کی گئین ہین اس نماز
کی چار رکعتین بھی اور دس بھی اور بیس اقل اسکی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئین ہین اسمین حدیثین بہت ح ح ہ **وَعَنْهَا**
قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ
رَكَعَاتٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے انہین عائشہ سے کہ کہا نہین نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا کی کبھی پھر آئے ہون
نزدیک میرے مگر نماز پڑھتے چار رکعتین یا چھ رکعتین روایت کی یہ ابو داود نے **ف** چار رکعتین یعنی دو رکعتین ہو کہ اور دو مستحب اور
رکعات مین لفظ او کا احتمال رکھتا ہے کہ شک کے لیے ہے یا تنویع کے لیے ہے اور مشہور روایتون مین بعد عشا کے دو رکعتین آئی ہین
اور بعضی روایتون مین چار بھی آئی ہین اور چھ رکعتین سوائے اس حدیث کے نہین آئی ہین واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے پہلے عشا کے چار رکعتین ہوتا ہے گویا کہ تہجد پڑھی اُس رات اور جو کوئی پڑھتا ہے چار رکعت بعد عشا کے ہوتا ہے گویا کہ پڑھین
چار رکعتین لیلۃ القدر مین روایت کی سعید بن منصور نے سنن مین ح ح ہ برہان شرح مواہب الرحمٰن **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَإِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد ساتھ تسبیح ادبار النجوم کے دو رکعتین فجر کے پہلے کی ہین یعنی سنتین
فجر کی اور مراد ساتھ تسبیح ادبار السجود کے دو رکعتین مغرب کے بعد کی ہین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی سورہ طور کے اخیر مین جو آیا ہے
وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنی اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے جبکہ کھڑا ہووے تو اور کچھ رات کو پس
تعریف کر اسکی اور وقت پیٹھ پھیرنے ستارون کے پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سے یعنی تسبیح کرنے سے وقت پیٹھ پھیرنے ستارون کے دو

سنتین فجر کی ہین اور یہ جو آیا ہی سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے ڈوبنے کے اور کچھ رات کو پس پاکی بیان کر اسکی اور پیچھے سجود کے پس سجود سے مراد اس آیۃ مین فرض مغرب کی ہین اور ادبار السجود سے یعنی تسبیح کرنے سے پیچھے سجود کے سنتین مغرب کی ہین ح +

الفصل الثالث

نصل تیسری

عن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع قبل الظہر بعد الزوال تحسب بمثلہن فی صلوٰۃ السحر ومامن شیء الا وہو یسبح اللہ تلک الساعۃ ثم قرأ یتفیؤ ظللہ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وہم داخرون رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے چار رکعتین پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر کے یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کی حساب کیجاتی ہین اور برابر رکھی جاتی ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتھ چار رکعت کے کہ نماز تہجد مین پڑھی جاتی ہین یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہی انکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اسوقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہین سائے ہر چیز کے داہنے طرف سے اور بائین طرف سے اور سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حضرت نے واسطے رغبت دلانے کے اس نماز پر اور بطور دلیل کے دعوی پر آیۃ مذکورہ پڑھی اور مراد سجدہ سے تابعداری ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار انکے حکم کی ہین اُس بات مین کہ پیدا کیا جسکے لیے م ع ح +

وعن عائشۃ قالت ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد العصر عندی قط متفق علیہ وفی روایۃ البخاری قالت والذی ذہب بہ ما ترکہما حتی لقی اللہ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہین چھوڑین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پیچھے عصر کے نزدیک میرے یعنی میرے گھر مین کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین یہ ہی کہ کہا عائشہ نے کہ قسم ہی اُس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہین چھوڑین حضرت نے یہ دونون رکعتین یہان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے **ف** یہ دو رکعتین پڑھنی حضرت کی خصوصیات سے تھین کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز تھین اور کو عصر کے بعد نفل پڑھنی درست نہین کہ بسبب حدیثین اسکی منع مین بھی وارد ہوئی ہین ع ح +

وعن المختار بن فلفل قال سألت انس بن مالک عن التطوع بعد العصر فقال کان عمر یضرب الایدی علی صلوٰۃ بعد العصر وکنا نصلی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰۃ المغرب فقلت لہ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما قال کان یرانا نصلیہما فلم یأمرنا ولم ینہنا رواہ مسلم اور روایت ہی مختار بن فلفل سے کہ کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھے عصر کے پس کہا تھے حضرت عمرؓ مارتے تھے اُنکے ہاتھون کو کہ نیت باندھتا نماز کی پیچھے نماز عصر کے یعنی منع کرتے تھے لوگون کو بعد عصر کے نماز پڑھنے سے اور تھے ہم پڑھتے نماز زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین دو رکعتین پیچھے غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مین نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ان دونون رکعتون کو کہا کہ تھے دیکھتے ہمکو نماز پڑھتے پس نہ حکم فرماتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہ حکم فرماتے نہ منع فرماتے اس سے تقریر حضرت کی ثابت کی یعنی حضرت نے روا رکھی اور خلفاء راشدین ان دونون رکعتون کے قائل نہین تھے پس اقتدا انکا کافی ہی اور اکثر فقہا بھی منع کرتے ہین اسلیے کہ لازم آتی ہی اسکے پڑھنے مین تاخیر مغرب کی م ع ح +

وعن انس قال کنا بالمدینۃ فاذا اذن المؤذن لصلوٰۃ المغرب

اَبْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم مدینہ میں پس جسوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنی بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونوں کے پس پڑھتے دو رکعت یہاں تک کہ آدمی مسافر آتا مسجد میں پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت ان لوگوں کے کہ پڑھتے نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی گمان کرتے کہ فرض مغرب کی لوگ پڑھ چکے ہیں اور یہی سنتیں پڑھ رہے ہیں اور کہا طیبی شافعی نے کہ اس حدیث میں دلیل ظاہر ہے واسطے ثبات ان دونوں رکعتوں کی انتھی اور کہا ملا علی قاری حنفی نے کہ نہیں شک ہے کہ یہ تھا اور اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتے تھے واسطے نماز مغرب کے اجماعا اور لازم آتی ہے اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت سے اپنے نزدیک بعضے علماء کے پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سے ایک وقت میں یا تھی نماز پہلے پھر چھوڑ دیا اسکو جیسے کہ کہا بعضوں نے **وعن** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے مرثد بن عبداللہ تابعی سے کہا آیا میں عقبہ جہنی صحابی کے پاس پس کہا میں نے کیا نہ تعجب میں ڈالوں میں تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی سے کہ پڑھتا ہے دو رکعتیں پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم یعنی گروہ صحابہ یعنی بعض انکے پڑھتے یہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کبھی کبھی کہا میں نے کس چیز نے منع کیا تجکو اب کہا شغل دنیا نے روایت کی یہ بخاری نے **ف** اسمیں اشارہ ہے طرف مباح ہونے اس نماز کے ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سے ۔۔۔ **وعن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهِ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبدالاشہل کی میں کہ ایک قبیلہ تھا انصار میں سے پس پڑھی اسمیں نماز مغرب یعنی فرض و سنت پس جب پڑھ چکی یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا انکو حضرت نے کہ پڑھتے ہیں نفل یعنی سنتیں مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گھر میں پڑھنے کی ہے روایت کی یہ ابوداود نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یوں ہے کہ کھڑے ہوئے لوگ نفل پڑھنے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم ہے تمکو پڑھنا اس نماز کا گھروں میں **ف** یہ نوافل نماز گھروں کی ہے یعنی افضل ہے پڑھنا انکا گھروں میں اسلیے کہ دور تر ہے ریا سے اور قریب تر ہے طرف اخلاص کے اور گھروں میں برکت ہوتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حسن کلام اسکے لیے ہے کہ ارادہ کرتا ہے پھرنے کا طرف گھر اپنے کے بخلاف اعتکاف کرنے والے کے مسجد میں کہ وہ پڑھے مسجد ہی میں اور نہیں کراہت ہے بالاتفاق جاننا چاہیے کہ افضل یہ ہے کہ نماز نفل سوائے فرضوں کے گھر میں ادا کرے اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو نیز خصوصا سنت مغرب کی کہ اکثر گھر ہی میں پڑھتے اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ اگر سنتیں مغرب کی مسجد میں ادا کرے سنت سے واقع نہیں ہوتیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ گنہگار ہوتا ہے اور جمہور اسپر ہیں کہ گنہگار نہیں ہوتا اور امر استحباب کے لیے ہے اور حاشیہ ہدایہ کے میں جامع صغیر سے لکھا ہے کہ اگر نماز مغرب کی مسجد میں ادا کرے اگر ڈرتا ہے کہ بعد پھرنے کے گھر میں شغل پیش آوے گا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنے سے پس صحن مسجد میں ادا کرے اور اگر ڈر نہیں ہے تو افضل ہے کہ گھر میں جا کر پڑھے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ

سنتین فجر کی ہین اور یہ جو آیا ہے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے ڈوبنے کے اور کچھ رات کو پس پاکی بیان کر اسکی اور پیچھے سجودوں کے پس سجودوں سے مراد اس آیۃ مین فرض مغرب کی ہین اور ادبار السجود سے یعنی تسبیح کرنے سے پیچھے سجودوں کے سنتین مغرب کی + ح +

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَاَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے چار رکعتین پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر کے یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کی حساب کیجاتی ہین اور برابر رکھی جاتی ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتھ چار رکعت کے کہ نماز تہجد مین پڑھی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہے انکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ کو اسوقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہین سائے ہر چیز کے داہنے طرف سے اور بائین طرف سے اور سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حضرت نے واسطے رغبت دلانے کے اس نماز پر اور بطور دلیل کے دعوی پر آیۃ مذکورہ پڑھے اور مراد سجدہ سے تابعداری ہے خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب بعدا اُسکے حکم کی ہین اس بات مین کہ پیدا کیا جسکے لیے + مع ح + **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہین چھوڑین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پیچھے عصر کے نزدیک میرے یعنی میرے گھر مین کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین یہ ہے کہ کہا عائشہ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہین چھوڑین حضرت نے یہ دونون رکعتین یہان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالے سے **ف** یہ دو رکعتین پڑھنی حضرت کی خصوصیات سے تھین کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز تھین اور کو عصر کے بعد نفل پڑھنی درست نہین کہ بہت حدیثین اسکی منع مین بھی وارد ہوئی ہین نور ع + **وعن** الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مختار بن فلفل سے کہ کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھے عصر کے پس کہا تھے حضرت عمرؓ مارتے تھے اُنکے ہاتھون کو کہ نیت باندھتا نماز کی پیچھے نماز عصر کے یعنی منع کرتے تھے لوگون کو بعد عصر کے نماز پڑھنے سے اور تھے ہم پڑھتے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین دو رکعتین پیچھے غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مین نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ان دونون رکعتون کو کہا کہ تھے دیکھتے ہمکو نماز پڑھتے پس نہ حکم فرماتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہ حکم فرماتے نہ منع فرماتے اس سے تقریر حضرت کی ثابت کی یعنی حضرت نے روا رکھی اور خلفائے راشدین ان دونون رکعتون کے قائل نہین تھے پس اقتداء انکا کافی ہے اور اکثر فقہا بھی منع کرتے ہین اسلیے کہ لازم آتی ہے اسکے پڑھنے مین تاخیر مغرب کی + ع + **وعن** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

ابتدروا السواري فركعوا ركعتين حتى ان الرجل الغريب ليدخل المسجد فيحسب ان الصلوة قد صليت من كثرة من يصليهما رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنی بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونون کے پس پڑھتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت اُن لوگون کے کہ پڑھتے نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی گمان کرتے کہ فرض مغرب کی لوگ پڑھ چکے ہین اور یہی سنتین پڑھرہے ہین اور کہا طیبی شافعی نے کہ اس حدیث مین دلیل ظاہر ہے اوپر ثبات ان دونون رکعتون کی انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی نے کہ نہین شک ہے کہ یہ تھا اور اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتے تھے واسطے نماز مغرب کے ہمیشہ تھا اور لازم آتی ہے اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت اپنے سے نزدیک بعضے علما کے پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سے ایک وقت مین یا تھی نماز پہلے پھر چھوڑ دیا اسکو جیسے کہ کہا بعضون نے **وعن** مرثد بن عبد الله قال اتيت عقبة الجهني فقلت الا اعجبك من ابي تميم يركع ركعتين قبل صلوة المغرب فقال عقبة انا كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت فما يمنعك الان قال الشغل رواه البخاري اور روایت ہے مرثد بن عبد اللہ تابعی سے کہا آیا مین عقبہ جہنی صحابی کے پاس پس کہا مین نے کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی کے کہ پڑھتا ہے دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم یعنی گروہ صحابہ یعنی بعض انکے پڑھتے یہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کبھی کبھی کہا مین نے کس چیز نے منع کیا تجکو اب کہا شغل دنیا نے روایت کی یہ بخاری نے ف اسمین اشارہ ہے طرف مباح ہونے اس نماز کے ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سے ۔ **وعن** كعب بن عجرة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى مسجد بني عبد الاشهل فصلى فيه المغرب فلما قضوا صلاتهم راٰهم يسبحون بعدها فقال هذه صلوة البيوت رواه ابو داؤد وفي رواية الترمذي والنسائي قام ناس يتنفلون فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلوة في البيوت اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبد الاشہل کی مین کہ ایک قبیلہ تھا انصار مین سے پس پڑھی اسمین نماز مغرب یعنی فرض وسنت پس جب پڑھ چکی یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا انکو حضرت نے کہ پڑھتے ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گھر مین پڑھنے کی ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہے کہ کھڑے ہوے لوگ نفل پڑھنے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم ہے تمکو پڑھنا اس نماز کا گھرون مین ف یہ نوافل نماز گھرون کی ہے یعنی افضل ہے پڑھنا انکا گھرون مین اسلیے کہ دور تر ہے ریا سے اور قریب تر ہے طرف اخلاص کے اور گھرون مین برکت ہوتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم اُسکے لیے ہے کہ ارادہ رکھتا ہے پھرنے کا طرف گھر اپنے کے بخلاف اعتکاف کرنے والے کے مسجد مین کہ وہ پڑھے مسجد ہی مین اور نہین کراہت ہے بالاتفاق جاننا چاہیے کہ افضل یہ ہے کہ نماز نفل سواے فرضون کے گھر مین ادا کرے اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو خیر خصوصا سنت مغرب کی کہ اکثر گھر ہی مین پڑھتے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کرے سنت واقع نہین ہوتین اور بعضون نے کہا ہے کہ گنہگار ہوتا ہے اور جمہور اسپر ہین کہ گنہگار نہین ہوتا اور امر استحباب کے لیے ہے اور حاشیہ ہدایہ کے مین جامع صغیر سے لکھا ہے کہ اگر نماز مغرب کی مسجد مین ادا کرے اگر ڈرتا ہے کہ بعد پھرنے کے گھر مین شغل پیش آوے گا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنے سے پس صحن مسجد مین ادا کرے اور اگر ڈر نہین ہے تو افضل یہ ہے کہ گھر مین جا کر پڑھے مع ح ۔ **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق

اَھْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قرأۃ کو یعنی کبھی دونوں رکعتوں میں پیچھے مغرب کے یہاں تک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتیں مغرب کی حضرت مسجد میں پڑھتے تھے پس محمول کی سبب اور عذر پر ہو کہ گھر میں جانے سے مانع آیا مسجد میں پڑھیں اور ظاہر تر یہ ہو کہ عمل کیا جائے بیان جواز پر یعنی اسلیے پڑھیں کہ لوگ معلوم کر لیں کہ جائز یوں بھی ہو یا اعتکاف میں پڑھی ہوں اور احتمال ہو کہ گھر میں پڑھی ہوں اور گھر متصل مسجد کے تھا کہ دروازہ طرف مسجد کے تھا ابن عباس نے حضرت کو سامنے سے پڑھتے دیکھا ہو اور بیان اٹکلا کیا ہو اور ظاہر یہ ہو کہ درازگی قرأۃ کی بھی کبھی ہوئی ہو اسلیے کہ ثابت ہو چکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں رکعتوں میں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے تھے مترجم ع ۞ **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا اور روایت ہو مکحول تابعی سے کہ پہونچاتا ہو اس حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنی پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتیں اور ایک روایت میں چار رکعتیں بلند کیجاتی ہو نماز اسکی علیین میں روایت کی یہ مکحول نے بطریق ارسال کے **ف** بعد مغرب کے یعنی مغرب کے فرضوں کے بعد یا سنتوں کے بعد اور دو رکعتیں یعنی سنتیں مغرب کی یا سوائے انکے اور چار رکعتیں دو ان میں سے سنت مغرب کی اور دو سوائے انکے یا چاروں سوائے سنتوں کے پس یہ چار چار کہ سوائے سنتوں کے ہوں انکو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں اور بلند کیجاتی ہو نماز اسکی یعنی نفل اسکی یا فرض سمیت علیین میں یہ کنایہ ہو کمال قبول سے اس نماز کے سے اور بہت ثواب اسکے سے اور علیین نام ایک مقام کا ہو ساتویں آسمان پر کہ اسمیں ارواحیں مومنوں کی جاتی ہیں اور عمل انکے لکھے جاتے ہیں مترجم ع ۞ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو حذیفہ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس تھے حضرت فرماتے جلدی پڑھو دو رکعتیں پیچھے مغرب کے یعنی سنتیں اسکی اسلیے کہ تحقیق یہ دونوں اٹھائی جاتی ہیں ساتھ فرضوں کے روایت کیا ان دونوں کو رزین نے اور روایت کی بیہقی نے زیادتی حذیفہ سے مانند اسکے شعب الایمان میں **ف** اسلیے کہ دونوں رکعتیں اٹھائی جاتی ہیں علیین میں پس جلدی پڑھو بغیر فاصلے کے فرضوں سے تاکہ عمل پہونچانے والے منتظر نہوں اور ظاہر یہ ہو کہ بعد اسکے پڑھنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہو پڑھنا اسکا بعد فرضوں کے منافی تعجیل کے نہیں یا یوں کہا جائے کہ پڑھنا اسکا بعد دونوں رکعتوں کے منافی بعدیت کے نہیں لیکن یہاں ایک اور شبہہ آتا ہو کہ فضیلت ان دونوں رکعتوں کے پڑھنے کی گھر میں ثابت ہوئی ہو پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہیں ہو سکتی پس اس صورت میں کیا کرے جواب یہ ہو کہ ظاہر یہ ہو کہ گھر اختیار کرے کہ تاکید اسکی بہت ہو واللہ اعلم مترجم ع ۞ **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ يَسْئَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو عمر بن عطاء تابعی سے کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نے بھیجا اسکو یعنی عمرو کو طرف سائب صحابی کے کہ پوچھے اس چیز سے کہ دیکھا اسکو ان سے معاویہ نے نماز میں پس کہا سائب نے کہ ہاں نماز پڑھی میں نے ساتھ معاویہ کے جمعہ کی

مقصورہ میں پس جب سلام پھیرا امام نے کھڑا ہوا میں بیچ مقام اپنے کے یعنی جہاں جمعہ پڑھا تھا پس نماز پڑھی میں نے یعنی سنتیں جمعہ کی بغیر اسکے کہ فرق کروں میں فرض اور سنت میں کچھ پس جبکہ داخل ہوئے معاویہ گھر میں بھیجا ایک شخص کو طرف میرے پس کہا پھر نہ کیا یہ کام کہ کیا تو نے یعنی نماز نفل فرضوں کی جگہ بغیر فرق کے نہ پڑھنا جسوقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی پس نہ ملا اسکو ساتھ اور نماز کے یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہانتک کہ بولے تو یا نکلے تو یعنی مسجد سے اسلیئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے یعنی جلد اور ہر نکو جو بیان اسکا یہ ہے کہ نہ ملاویں ہم نماز کو ساتھ نماز دوسری کے یہانتک کہ بولیں ہم روایت کی یہ مسلم نے **ف** جسوقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی یہ بطور مثال کے فرمایا اسلیئے کہ سوائے جمعہ کے اور نماز کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض کی ساتھ نفلوں کو ملا کر نہ پڑھے چنانچہ معلوم ہوا اسکی حدیث جو معاویہ نے ذکر کی اور مقصورہ نام ہے ایک جگہ کا کہ مسجد میں بنا دیتے تھے واسطے نماز پڑھنے بادشاہ کے اور یہاں تک نہ بولے تو یعنی کسی آدمی سے [illegible] تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہے فرق اور ذکر اللہ کرنے سے فرق نہیں حاصل ہوتا یا نکلے تو یعنی حقیقۃ نکلے کہ سرک جاوے فرضوں کی جگہ سے ۔ **وعن** عطاء قال كان ابن عمر اذا صلى الجمعة بمكة تقدم فصلى ركعتين ثم يتقدم فيصلي اربعا واذا كان بالمدينة صلى الجمعة ثم رجع الى بيته فصلى ركعتين ولم يصل في المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله رواه ابو داؤد وفي رواية الترمذي قال رأيت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم صلى بعد ذلك اربعا

اور روایت ہے عطاء سے کہا تھے ابن عمر جسوقت کہ پڑھ چکتے نماز جمعہ مکہ میں آگے بڑھتے پھر پڑھتے دو رکعتیں پھر آگے بڑھتے پڑھتے چار رکعتیں اور جسوقت کہ ہوتے مدینہ میں پڑھتے نماز جمعہ پھر پھرتے طرف گھر اپنے کے پھر پڑھتے دو رکعتیں اور نہ پڑھتے مسجد میں پس کہا گیا واسطے انکے کہ کیوں گھر میں پڑھتے ہو نہ مسجد میں پس کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ کہا عطا نے دیکھا میں نے ابن عمر کو پڑھتے پیچھے جمعہ کی دو رکعتیں پھر پڑھتے پیچھے اسکے چار رکعتیں **ف** آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کے تھا جیسے کہ قول معاویہ میں مذکور ہوا اور لکھا ہے علماء نے کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کے اسلیئے تھا کہ گھر ابن عمر کا مدینہ میں نزدیک مسجد کے تھا وہاں جب سنت کے گھر میں پڑھتے اور مکہ میں مسافر تھے اور مکان حرم سے دور تھا پس آگے بڑھنے کو قایم مقام گھر کے کیا اور زیادتی نماز کی مکہ میں یعنی چھ رکعت اسلیئے تھی کہ وہاں زیادہ ثواب ہوتا ہے اور سنت نزدیک ابو حنیفہ کے بعد جمعہ کے چار ہیں چنانچہ ملا علی قاری نے معنی اس جملے کے پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں پھر پڑھتے پیچھے اسکے چار رکعتیں یہ لکھے ہیں کہ پہلے دو پڑھا کرتے تھے بعد اسکے چار پڑھنے لگے یعنی دو اور زیادہ کر لیں انھیں دو رکعتوں میں اسلیئے کہ ثابت ہوئی انمیں نزدیک انکے حدیث انتہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کے چھ رکعتیں ہیں اول چار پھر دو ۔

باب صلوۃ اللیل

باب ہے بیچ بیان نمازرات کے **ف** یعنی تہجد وغیرہ نمازرات کی میں حضرت سے روایتیں مختلف آئی ہیں جو قسم انمیں سے اختیار کرے بزرگی اتباع کی پاوے گا اور اگر کبھی کسی طرح پڑھے کبھی کسی طرح بہت مناسب ہے اور موافق تر ساتھ سنت کے اور رکعتیں اسکی تیرہ بھی اور گیارہ بھی اور نو بھی اور سات بھی آئی ہیں اور بعضے علماء نے پانچ بھی کہی ہیں اور تیرہ سے زیادہ ثابت نہیں پس بعضوں نے فجر کی سنت سمیت کہی ہیں اور بعضوں نے بغیر اسکے اور بہت صحیح قول یہی ہے اور کبھی وتر ساتھ ایک رکعت کے اور کبھی ساتھ تین رکعتوں کے اور بعضی روایتوں میں عدد رکعتوں کا داخل لکھنے گنا ہے اور بعض میں خارج اور بعضی میں اطلاق کیا ہے وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی میں تین پر اور پانچ اور سات اور بعضی میں تمام نمازرات کو وتر لکھا ہے جیسے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى الفجر احدى عشرة ركعة يسلم من كل ركعتين ويوتر بواحدة ويسجد السجدة

مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یعنی اکثر درمیان اسکے کہ فارغ ہوں نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے پھر کرتے سجدہ اس رکعت میں قدر اس چیز کے کہ پڑھے ایک شخص بچاس آیتیں پہلے اس سے کہ اٹھاتے سر اپنا پس جس وقت کہ چپ ہوتا موذن اذان دینے نماز فجر کی سے اور ظاہر ہوتی واسطے انکے فجر یعنی روشنی ہوتی صبح ہوتے پس پڑھتے دو رکعتیں ہلکی یعنی سنتیں فجر کی پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر یہاں تک کہ آتا آنحضرت کے پاس اذان دینے والا واسطے تکبیر کے یعنی اذن چاہتا واسطے تکبیر کے پس نکلتے نماز کے لیے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے یعنی وہ رکعت ملی ہوئی تھی اپنی اوپر کی دوگانہ سے یہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قول وتر کی ایک رکعت ہے علیحدہ اور سلام پھیرنا ہے ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور پھر سجدہ کرتے الخ ظاہر مراد یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتوں کا بقدر مذکور کے کرتے یا یہ مراد ہے کہ ایک سجدہ وتر کے سجدوں میں سے یا سب سجدے اسکے اسقدر کرتے تھے اور یہ جو بعضے شہروں میں بعد وتر کے دو سجدے کرتے ہیں ساتھ کیفیت معروفہ کے اور بعضی روایات ضعیفہ غلط کی میں بھی فضیلت انکی واقع ہوئی ہے کچھ اصل انکی حدیثوں سے ثابت نہیں اور نہیں وارد ہوئیں انمیں روایات فقہیہ مختار اور عمل نہیں ہے اوپر حرمین شریفین میں بھی بلکہ تمام شہروں ہر جگہ میں اور ایک حدیث اس باب میں روایت کی گئی ہے کہ عمل کیا ہے ساتھ وضع ہونے اسکے کے اور نہیں گیا ہے کوئی امام مذاہب اربعہ سے نہ ساتھ سنت ہونے انکی کے نہ ساتھ مستحب ہونے انکی کے اور اکثر حنفیہ یا ہر سبب کے جانتے ہی نہیں انکو اور بعضوں نے نقل کی ہے کراہت انکی اور سنتیں فجر کی ہلکی پڑھتے کہ انمیں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے اور لیٹتے سنتوں کے بعد اسلیے کہ بسبب قیام رات کے رنج اٹھاتے تھے اس سے استراحت ہووے اور فرض نشاط دار ہوں پس مختار یہ ہے کہ لیٹنا مستحب ہے ع ح ع ✦ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَإِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت کی ہے انہیں سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی پس اگر ہوتی میں جاگتی بات کرتے مجھ سے اور اگر میں سوتی ہوتی لیٹ رہتے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتوں صبح کے اور فرضوں کے جائز ہے اور دلیل ہے اسپر کہ باتیں کرنی ساتھ اہل کے مستحب ہیں انتہی یعنی جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کے باطل کر دیتا ہے نماز کو یا اسکے ثواب کو پس قول اسکا باطل ہے لیکن ہاں اسمیں شبہ نہیں کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرت کا ہوتا تھا اور کلام دنیا کا بلا شبہ خلاف اولی ہے ہمیشہ خصوصاً درمیان نمازوں میں اسلیے کہ حکمت بیچ مقرر ہونے سنت کے یہ ہے کہ مستعد ہووے بسبب انکے واسطے کمال حالت کے اور دور ہووے غفلت سے پھر داخل ہووے فرضوں میں ساتھ کمال حضور کے اور لذت کے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ مکروہ رکھا ہے بعضے علماء نے اصحاب وغیرہ میں سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کے تا ادا کرنے نماز فجر کے مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت کا اسی قبیل کا تھا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا کہ ان کانت لہ الی حاجۃ کلمنی مشعر ہے ساتھ اسکے

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی لیٹتے داہنی کروٹ اپنی پر یعنی اور تقریر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ✦ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ

رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو تیرہ رکعتیں ان میں وتر بھی ہوتے اور دو رکعتیں سنتیں فجر کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے تین رکعتیں ان میں سے وتر کی ہوتی تھیں یہ اسلیے کہا کہ افضل سمجھے ان کے نزدیک یہی ہے اور ترمذی نے بھی شمائل میں ایک روایت حضرت عائشہ سے روایت کی ہے ثم یصلی ثلثا یعنے پھر پڑھتے تین رکعتیں اور مسلم میں ثم اوتر بثلاث آیا ہے یعنے پھر وتر پڑھتے تین رکعتیں اور تیرہ رکعتیں جو رات کی نماز کی کہیں او دو رکعتیں سنتیں فجر کی بھی انھیں میں گنی گئی ہیں تو واسطے قریب ہونے تہجد کے ساتھ انکے اور اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتیں تھیں مع وتر کے جیسا کہ اور روایتوں میں آیا ہے ع **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کبھی سات رکعتیں تھیں اور کبھی نو اور کبھی گیارہ سوائے دو رکعت فجر کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** سوائے دو رکعت فجر کے ظاہر یہ ہے کہ یہ متعلق ساتھ احدی عشرۃ کے ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ تیرہ رکعتیں مع دو رکعتوں سنت فجر کے ہوتی تھیں کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے ایک روایت میں جو آیا ہے کہ پندرہ رکعتیں بھی پڑھی ہیں وہ محمول ہے اسپر کہ دو رکعتیں سنت فجر کو بھی اسمیں گنا ہے یعنے تیرہ تہجد کی تھیں اور دو سنت فجر کی باوجود اسکے مانع نہیں ہے اس سے کہ ہوں رکعتیں حضرت کے تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث کہ جب غالب ہوتیں انکھیں حضرت کی اور سو جاتے تہجد اپنے سے پڑھتے دن کو بارہ رکعتیں **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات کو تاکہ نماز پڑھیں یعنے تہجد کی شروع کرتے نماز اپنی ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کتاب ازہار میں لکھا ہے کہ مراد ساتھ دو رکعتوں کے دو رکعتیں وضو کی ہیں مستحب ہے انمیں تخفیف اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں تہجد ہی میں کی ہوتی تھیں کہ قائم مقام تحیۃ الوضو کی تھیں اسلیے کہ وضو کے لیے نماز علیحدہ نہیں ہے ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھے ایک تمہارا یعنے نیند سے رات کو پس چاہیے کہ شروع کرے نماز ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

لَحْمًا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا اَوْ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا رات گذاری مین نے یعنے رات کو رہا مین نزدیک خالہ اپنی کے کہ میمونہ تھین ایک رات اور نبی صلعم

نزدیک اُنکے تھے یعنے اُنکی نوبت مین پس باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اہل اپنی کے یعنے میمونہ سے تھوڑی سی دیر پھر سو رہے

پس جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچھ اُسمین سے یعنے کم تہائی سے اُٹھ بیٹھے پس دیکھا طرف آسمان کے پس پڑھی یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے

آسمانون اور زمین کے اور اختلاف رات اور دن کے یعنے کبھی اندھیرا اور کبھی اُجالا کبھی گرمی کبھی جاڑا کبھی درازی کبھی کوتاہی البتہ نشانیان ہین

واسطے عقلمندون کے یہان تک کہ تمام کی سورت پھر کھڑے ہوے طرف مشک کے پس کھولا بند اُسکا پھر ڈالا پانی پیالہ مین پھر کیا وضو اچھا درمیان

دو وضوؤن کے یعنے نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہونچے اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہ ہووین بلکہ بیچ کے درجے کا اچھا وضو کیا جیسے کہ راوی

کہتا ہے نہ بہتایت کی پانی کی اور تحقیق پہونچایا پانی یعنے جہان فرض تھا پہونچانا پھر کھڑے ہوتے پس نماز پڑھی اور کھڑا ہوا مین یعنے سوتے سے

یا طرف مشک کے اور وضو کیا مین نے یعنے مانند وضو حضرت کے پھر کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کے پس پکڑا کان میرا پھر پھیر اُنکو بائین

طرف سے داہنی طرف اپنے پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پھر لیٹ رہے اور سوئے یہان تک کہ خراٹے لیے اور تھے حضرت جب سوتے

کہ خراٹے لیتے پس آگاہ کیا حضرت کو بلال نے ساتھ نماز کے یعنے ساتھ پہونچنے وقت معمولی نماز کے اور طیار ہونے جماعت کے پس نماز پڑھی یعنے سنت اور نہ وضو کیا

اور تھے بیچ دعا اپنی کے اور یہان سنت اور فرض کے پڑھتے یہ الفاظ یا الٰہی گردان میرے دل مین نور یعنے نور ایمان اور یقین اور میری آنکھون مین نور

اور میرے کانون مین نور اور داہنے میرے نور اور بائین میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور گردان

پیدا کر واسطے میرے نور اور زیادہ کیا یعنے راویون نے اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا یعنے نے اور گردان پٹھے میرے مین نور اور گوشت

میرے مین نور اور خون میرے مین نور اور بالون میرے مین نور اور جلد میری مین نور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری

اور مسلم کے اور گردان میری جان مین نور اور بڑا کر واسطے میرے نور اور بیچ اور روایت مسلم کے یا الٰہی دے مجکو نور ف حضرت میمونہ رضی تھین بیوی

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ کلام کرنا بعد عشاء کے مکروہ نہین جس وقت کہ ہو کلام آخرت سے یا قبیل نصیحت

یا بطریق اختلاط کے گھر کے لوگون سے اور پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہ تیرہ وتر سمیت ہونگی ولیکن سنتین فجر کی الگ ہین یا ان سے

پس یہ مخالف ہے ساتھ حدیث عائشہ رضی کے کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین تھین پس نماز حضرت کی مختلف تھی کبھی اسطرح کبھی اسطرح اور خراٹے

لینے علامت ہین کشادگی دم آنے کی جگہ کی اور صفائی قوے جسمانی کی اور دعا مذکور اکثر مشائخ کے عمل مین ہے اور پڑھنا اسکا بعد تہجد کے

بھی آیا ہے اور اسکو دعاے طویل کہتے ہین شیخ امام شہاب الدین سہروردی نے عوارف مین لکھا ہے کہ نہ دیکھا مین نے کسی کو کہ مواظبت کی ہو اسپر علما

مگر کہ نزدیک اُنکے ایک برکت ہوتی ہے اور یہ دعا دراز ہے اُسکے آخر مین یہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئے ح ع وَعَنْهُ

اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ

انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيَقْرَاُ هٰؤُلَاءِ

الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُنھین سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس جاگے اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے یہان تک کہ ختم کی سورت

پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی دو رکعت دراز کیا بیچ اُسکے کھڑے رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھرے اور سوئے یہاں تک کہ خراٹے لیے پھر کیا یہی جو مذکور ہوا تین بار چھ رکعتوں میں ہر بار اُن تین باروں میں سے مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہ آیتیں پھر وتر پڑھے تین رکعتیں روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہے اور نہیں مخالف ہے ابن عمر کی حدیث بھی اسلیے کہ مکروہ ہے اُنکے نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِيْ دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ انہوں نے کہا البتہ دیکھتا رہونگا نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آج کی رات پس پڑھیں دو رکعتیں ہلکی پھر پڑھیں دو رکعتیں لمبی لمبی سی لمبی پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو کم تھیں اُن دو رکعتوں سے کہ پہلے اُن سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دونوں کم تھیں اُن دو سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دونوں کم تھیں اُن دونوں سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دونوں کم تھیں اُن دونوں سے کہ پہلے اِن سے تھیں پھر وتر پڑھے پس یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں روایت کی یہ مسلم نے قول زید کا پھر پڑھیں دو رکعتیں اور وہ دونوں کم تھیں اُن سے کہ پہلے پڑھیں چار بار ہے اسی طرح سے صحیح مسلم میں ہے اور افراد مسلم میں کتاب حمیدی سے اور کتاب موطا امام مالک کی میں اور سنن ابوداؤد میں اور جامع الاصول میں **ف** پس یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں اگر دو رکعتیں خفیف داخل اس نماز میں رکھیں تو وتر تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل رکھیں ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہے اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہے اُسمیں تین قسم کی حدیثیں ہیں ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہیں دوسری افراد بخاری کہ فقط بخاری نے روایت کی ہیں اور تیسری افراد مسلم کہ فقط مسلم نے روایت کی ہیں پس یہ عبارت یعنی ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما متن صحیح مسلم میں چار بار ہے اور کتاب حمیدی میں بھی اسی طرح اور موطا اور سنن ابی داؤد اور جامع الاصول میں بھی اسی طرح مولف نے جو اس مبالغہ سے بیان کیا یہ رد ہے صاحب مصابیح پر کہ اُسنے اسکو تین بار ذکر کیا ہے کہ سب گیارہ رکعتیں ہوتی ہیں مع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا جب بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھاری ہوا بدن مبارک بسبب بڑھاپے کے تھی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹھے ہوئے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق جانتا ہوں میں اُن سورتوں کو کہ آپس میں ایک مانند دوسری کے ہیں کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان اُنکے پھر ذکر کیں بیس سورتیں اول مفصل میں سے موافق جمع کرنے ابن مسعود کے اور جمع کرتے حضرت اُس طرح کہ پڑھتے دو سورتیں ایک رکعت میں کہ آخر اُنمیں سورتوں کی یعنی مفصل کی بیس سورتوں میں سے حم الدخان اور عم یتساءلون تھیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف آپس مین مانند دوسری کے ہین یعنے درازگی اور کوتاہی مین آپس مین برابر ہین اور یہ نے مفصل کے باب القراءۃ مین معلوم ہو چکے کہ بموجب قول مشہور کے ابتدا اُسکی سورۂ حجرات سے ہی تا آخر اور یہ سورتین کہ ایک مانند دوسری کے ہین بموجب تالیف ابن مسعودؓ کے کہ کلام اللہ جمع کیا تھا اُنھی تھین اور تفصیل ان بیس سورتون کی بیچ کتاب ابوداؤد کے مذکور ہی وہ اس طرح سے ہی کہ پڑھتے پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین جیسے الرحمن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت مین والطور اور ذاریات ایک رکعت مین اذا وقعت الواقعۃ اور سورۂ نون ایک رکعت مین اور سأل سائل اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیمۃ ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابوداؤد نے یہ ہی موافق جمع کرنے ابن مسعودؓ کے انتہیٰ اور آخر اس حدیث کا منافی ہی ظاہر حدیث متفق علیہ کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ تقدیر یون ہی کہ آخر بیس سورتون کی حم الدخان اور ہم شکل اسکے ہی جو اذا الشمس کورت ہی اور عم یتساءلون اور ہم شکل اسکے جو والمرسلات ہی واللہ اعلم اور اجماع ہی علماء کا اسپر کہ نہ پڑھا جاوے کلام اللہ مگر جس طرح کہ مرتب ہی اب اور چھوٹون کو درست ہی کہ پڑھین اخیر کی طرف سے واسطے ضرورت تعلیم کے اور اگر نماز مین پڑھے غیر مرتب تو خلاف اولیٰ ہی اور بعضون نے کہا مکروہ ہی یہی مذہب امام احمد کا ہی اور اگر پہلی رکعت مین قل اعوذ برب الناس پڑھے تو دوسری مین کیا پڑھے کہا ابوحنیفہؒ نے کہ وہی پھر پڑھے اور کہا شافعی نے کہ شروع کرے اول بقرہ سے غلطحون بیا امام ابوحنیفہ سے بھی منقول ہی اور اظہر یہی ہی ہو ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهِ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

روایت ہی حذیفہؓ سے یہ کہ اُنہنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے رات کو پس تھے کہتے یعنے بعد نیت قلبی کے اللہ بڑا ہی تین بار اور کہتے صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بزرگی کا اور بڑائی کا پھر سبحانک اللھم پڑھتے پھر پڑھتے سورۂ بقرہ پھر رکوع کیا پس تھا اندازہ رکوع اُنکے کا مانند یعنے قریب قیام اُنکے کے پس تھے کہتے اپنے رکوع مین پاک ہی رب میرا بڑا پھر اُٹھایا سر اپنا رکوع سے پھر تھا کھڑا رہنا اُنکا یعنی قومہ قریب رکوع اُنکے کے کہتے یعنے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے میرے رب ہی کے لیے سب تعریف ہی پھر سجدہ کیا پس تھی مقدار سجدہ اُنکی قریب قیام اُنکے کے پس تھے کہتے سجدے اپنے مین پاک ہی رب میرا بلند پھر اُٹھایا سر اپنا سجدے سے اور تھے بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے قریب سجدے اپنے کے اور تھے کہتے یعنے جلسے مین اے رب میرے بخش واسطے میرے اور اے رب میرے بخش واسطے میرے پس پڑھین چار رکعتین پڑھین ان مین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف تھا رکوع قریب قیام کے یعنے جیسے قیام کو قدر معمولی سے دراز کیا ایسے ہی رکوع کو بھی مقدار معمولی سے دراز کیا نہ یہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کے تھی اور کبھی دونون برابر بھی ہوتے تھے جیسے کہ نسائی نے حدیث عوف بن مالک کی سے روایت کیا ہی اور تکرار رب اغفرلی جو دو بار کہا احتمال ہی

کہ معہ باکے ہوں اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد بہت کثرت اسکا ہو ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَۃِ اٰیَۃٍ کُتِبَ
مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھ دس آیتوں کے نہیں لکھا جاتا غافلین سے یعنے نہیں لکھا جاتا نام اسکا
صحیفہ غافلین میں اور جو کوئی قیام کرے ساتھ سو آیتوں کے لکھا جاتا ہے زمان برداری کرنے والوں سے اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ہزار
آیتوں کے لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** قیام کرے ساتھ دس آیتوں کے یعنے پڑھے دس آیتیں اپنی نماز میں
سوچکر اور ٹھہر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھے انکو دو رکعتوں میں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سوائے
سورۂ فاتحہ کے دس آیتیں ہوں انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ثواب حاصل ہوتا ہے ساتھ پڑھنے فاتحہ کے کہ سات آیتیں ہیں اور تین آیتیں اور کہ ادنی درجہ
قراءۃ نماز کی ہیں اور معنے قانتین کے ہیں مواظبت کرنے والے طاعت پر اور دراز کرنے والے قیام کو عبادت میں اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حدیث مطلق ہے مقید نہیں نہ ساتھ نماز کے نہ ساتھ رات کے یعنے جب پڑھیگا یہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو
بیچ محل کامل تر کے یعنے باب صلوۃ اللیل میں یعنے رات کو پڑھیگا تہجد وغیرہ میں تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے کہا ہے کہ قیام کرنا یہ ہے
اس سے کہ یاد کرے ان آیتوں کو اور ہمیشگی کرے اوپر پڑھنے انکے کے اور فکر کرے انکے معنوں میں اور عمل کرے موافق انکے واللہ اعلم ۱۲ ح **وعن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ یَرْفَعُ طَوْرًا وَیَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبھی بلند اور کبھی پست روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جیسا مناسب حال ہو اور وقت دیکھے
جانتے ویسا پڑھتے لکھا ہے علما نے کہ اگر تنہا ہوتے بلند آواز سے پڑھتے اور اگر کوئی وہاں سوتا ہوتا پست آواز سے پڑھتے ۱۲ ح **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَدْرِ مَا یَسْمَعُہٗ مَنْ فِی الْحُجْرَۃِ وَھُوَ فِی الْبَیْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بقدر اس چیز کے کہ سنتا اسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن میں اور حضرت ہوتے
حجرے میں روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے نہ بہت بلند آواز سے پڑھتے اور نہ چپکے پڑھتے کہ کوئی نہ سنے نہیں بلکہ اس طرح پڑھتے جو کہ متوسط
ہو اور یہ بیان رات کی قراءت کا ہے اور جب مسجد میں پڑھتے بہ نسبت اسکے زیادہ پکار کر پڑھتے ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَیْلَۃً فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ یَخْفِضُ مِنْ صَوْتِہٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَھُوَ یُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَہٗ
قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَکَ
قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَکَ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطٰنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَکْرٍ ارْفَعْ مِنْ
صَوْتِکَ شَیْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ
اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایک شب پس ناگہاں گذرے ابوبکر پر کہ نماز پڑھتے تھے
اس حال میں کہ پست کرتے تھے آواز اپنی اور گذرے عمر پر اور وہ پڑھتے تھے نماز درحالیکہ بلند کرنے والے تھے آواز اپنی کہا ابو قتادہ نے
پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابوبکر اور عمر نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا حضرت نے اے ابوبکر گذرا تھا میں تجھ پر اور تو

نماز پڑھتا تھا پست کیے آواز اپنی کہا ابوبکر رضہ نے تحقیق سناتا تھا میں اسکو کہ مناجات کرتا تھا میں میں سے یا رسول اللہ یعنے مناجات کرتا تھا رب اپنے سے وہ سنتا ہے نہیں محتاج طرف بلند کرنے آواز کے اور فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے گذرا تھا میں تجھ پر اور تو نماز پڑھتا تھا بلند کیے ہوئے آواز اپنی پس کہا عمر رضہ نے اے رسول خدا کے جگاتا تھا میں سوتے ہوؤں کو کہ وقت عبادت کے بسبب گرانی نیند کے جاگتے نہیں اور چاہتے ہیں کہ جاگیں اور ہانکتا تھا میں شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت عمر رضہ کو پست کر آواز اپنی کو کچھ یعنے دونوں کو رہنمائی کی طرف اعتدال کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **وعن** ابی ذر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح بآیۃ والآیۃ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم رواہ النسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ساتھ ایک آیت کے اور آیت یہ تھی اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخشے واسطے انکے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام روز قیامت کے اپنی امت کے حق میں جناب باری تعالیٰ میں عرض کرینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت تہجد کے گویا بسبب حال اپنی امت کے یہ آیت پڑھی یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سے صبح تک بار بار یہی پڑھتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ ع ح

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم رکعتی الفجر فلیضطجع علی یمینہ رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑھ چکے ایک تمہارا دو رکعتیں سنت فجر کی پس چاہیے کہ لیٹ رہے داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنے تا راحت پاوے رنج شب بیداری سے اور نماز پڑھے ساتھ خوشی خاطر کے یہ کہا ہے بعض علماء ہمارے نے اور کہا ابن الملک نے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے اس شخص کے حق میں کہ تہجد پڑھے رات کو انتہی پس لائق ہے کہ پوشیدہ کرے یہ فعل یعنے گھر میں کرے نہ مسجد میں روبرو لوگوں کے اور بچاوے اپنے کو نیند سے ایسا نہ ہو کہ سو جاوے اور فرض بغیر طہارت کے پڑھے یہ کہا ہے سید ذکریا نے کہ مشائخ ہمارے سے ہیں علم حدیث میں ع

الفصل الثالث

[illegible]

عن مسروق قال سألت عائشۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الدائم قلت فای حین کان یقوم من اللیل قالت کان یقوم اذا سمع الصارخ متفق علیہ روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کونسا عمل تھا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا میں نے پس کس وقت کھڑے ہوتے تھے رات کو نماز تہجد کے لیے فرمایا حضرت عائشہ نے تھے کھڑے ہوتے جب سنتے آواز مرغ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عمل کرنا ہمیشہ یعنے وہ عمل کہ ہمیشگی کرے اسپر کرنے والا اسکا اور بعضی روایت میں آیا ہے اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور سبب عادت بولنے مرغ کی بعد آدھی رات کے ہے ع

وعن انس قال ما کنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رأیناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رأیناہ رواہ النسائی روایت ہے انس سے کہ کہا نہ تھے ہم کہ چاہیں یہ کہ دیکھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے مگر دیکھتے انکو اور نہ چاہیں ہم یہ کہ دیکھیں انکو سوتے مگر کہ دیکھتے انکو سوتے روایت کی یہ نسائی نے **ف** یعنی ہر رات میں حضرت سوتے بھی تھے اور نماز تہجد کی بھی پڑھتے تھے نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات سوتے رہتے پس جو نہ ہم چاہتے دیکھتے ہم اور جاگتے بھی ع ح

وعن حمید بن عبد الرحمن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی سفر

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لأرقبن رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوة حتى أرى فعله فلما صلى صلوة العشاء وهي العتمة اضطجع هويا من الليل ثم استيقظ فنظر في الأفق فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتى بلغ إلى إنك لا تخلف الميعاد ثم أهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى فراشه فاستل منه سواكا ثم أفرغ في قدح من إداوة عنده ماء فاستن ثم قام فصلى حتى قلت قد صلى قدر ما نام ثم اضطجع حتى قلت قد نام قدر ما صلى ثم استيقظ ففعل كما فعل أول مرة وقال مثل ما قال ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات قبل الفجر رواه النسائي

اور روایت ہے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے اصحاب آنحضرت کے سے کہا کہ کہا میں نے یعنے اپنے دل میں یا بعضے یاروں اپنے سے اس حال میں کہ میں تھا سفر میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے خدا کی البتہ دیکھونگا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنے جب تہجد کے لیے اٹھیں تا دیکھوں فعل حضرت کا یعنے اور پھر میں بھی اسی طرح کیا کروں پس جب پڑھی حضرت نے نماز عشاء کی اور اسکو عتمہ بھی کہتے ہیں لیٹ رہے یعنے آرام کیا دیر تک رات میں سے پھر جاگے پس نگاہ کی آسمان میں پھر پڑھی یہ آیت اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ یعنے آسمان یا آسمان و زمین بیفائدہ یہاں تک کہ پہونچے آخر آیت تک کہ وہ یہ ہے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ پھر قصد کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف بچھونے اپنے کے پس نکالی اسمیں سے مسواک پھر ڈالا پانی پیالہ میں چھاگل میں سے کہ نزدیک انکے تھی یعنے مسواک تر کرنے کے لیے یا وضو کے لیے پس مسواک کی پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی یعنے ساتھ نئے وضو کے یا پہلے وضو کے یہاں تک کہ کہا میں نے یعنے اپنے گمان میں تحقیق نماز پڑھی موافق اندازہ اس چیز کے کہ سوئے پھر لیٹ رہے یعنے سوئے یہاں تک کہ کہا میں نے تحقیق سوئے موافق اندازے اس چیز کے نماز پڑھی پھر جاگے پھر کیا جیسے کیا پہلی بار یعنے مسواک وغیرہ اور کہا مانند اس چیز کے کہ کہا یعنی آیت مذکورہ پڑھی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پہلے فجر کے روایت کی یہ نسائی نے **ف** احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں آیہ مذکورہ انك لا تخلف الميعاد تک پڑھی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ سننے والے نے اسکے مابعد کی آیتیں نہ سنی ہوں پس اس سے تطبیق ہو جاویگی اس حدیث میں اور اسمیں جو کہ ابن عباس سے پہلے منقول ہوا کہ حضرت نے آخر سورہ تک پڑھا ۞ وعن يعلى بن مملك أنه سأل أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قراءة النبي صلى الله عليه وسلم وصلوته فقالت وما لكم وصلوته كان يصلي ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فإذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا رواه أبو داود والترمذي والنسائي اور روایت ہے یعلی بن مملک سے یہ کہ اسنے پوچھا ام سلمہ سے کہ بی بی ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور نماز انکی سے یعنی تہجد سے پس کہا ام سلمہ نے اور کیا ہے واسطے تمہارے ساتھ نماز انکی کے یعنے کیا حاصل ہوگا تمہیں ساتھ بیان کرنے قراءت اور نماز انکی کے تم کہاں طاقت رکھتے ہو کہ انکے مثل کر سکو تھے نماز پڑھتے پھر سو رہتے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھ چکے پھر نماز پڑھتے بقدر کہ سوئے پھر سوتے بقدر اس چیز کے کہ نماز پڑھی یہاں تک کہ صبح ہوتی پھر بیان کی ام سلمہ نے قراءت حضرت کی پس ناگہاں وہ بیان کرتی تھیں قراءت کو خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے

باب ما يقول إذا قام من الليل

یہ باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ پڑھتے تھے جب کہ جاگتے تھے واسطے پڑھنے نماز کے

الفصل الأول

فصل پہلی **عن** ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام من الليل يتهجد قال اللهم

لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَ
لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ
حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا
اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے
رات کو کہ تہجد پڑھیں کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی قائم رکھنے والا آسمانوں اور زمین کا اور انکا جو بیچ انکے ہیں یعنے تو ہی محافظت
اور تدبیر کرنے والا امور انکے کا ہے ہمیشہ کہ اگر ایک دم یہ فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہو جاوے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشن
کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ہے اور انکا جو بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی ہے بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور انکا کہ
بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی ہے حق یعنے ثابت اور موجود کبھی معدوم نہیں ہونے کا اور سوا تیرے سب معبود باطل ہیں اور
وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ساتھ مدد کرنے کے دنیا میں اور ثواب دینے کے آخرت میں کیا ہے حق ہے اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف تیری آخرت
اور دیدار ہونا تیرا حق ہے اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور
قیامت حق ہے یا الٰہی واسطے تیرے تابعدار ہوا میں اور سب احکام تیرے قبول کیے میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھ پر بھروسا کیا میں نے
سب امور اپنے میں اور تیرے ہی طرف رجوع کی میں نے سب احوال اپنے میں اور سونپے میں نے سب امور اپنے تجکو اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑا میں نے
میں دشمنان دین سے اور طرف تیرے فریاد لایا میں یعنے پیش کیا میں نے امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کرے درمیان میرے اور مخالفوں میرے کے
پس بخشش میری لیے وہ گناہ کہ آگے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ پیچھے کرونگا میں اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے میں نے اور وہ
گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہے انکو مجھسے تو ہی ہے آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہیں کوئی معبود مگر تو اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دعا حضرت بعد افتتاح یعنے تکبیر تحریمہ کے یا بعد رکوع کے قومہ میں پڑھتے تھے جیسے کہ بعض روایات میں
آیا ہے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ
فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے رات کو شروع کرتے نماز رات کی یعنے تہجد پس کہتے یا الٰہی
اے معبود جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندوں
اپنے کے اس چیز میں کہ اختلاف کرتے ہیں یعنے امر دین میں جو امم دنیا میں خلاف کرتے ہیں فیصلہ انکا روز قیامت کے کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا
کریگا اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اس چیز کے کہ اختلاف کیا گیا اسمیں حق سے یعنے دین حق میں جو لوگ اختلاف کرتے ہیں
مجھے اسکی طرف ہدایت کر یعنے ثابت رکھ اسپر ساتھ حکم اپنے کے تحقیق تو ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے روایت کی یہ مسلم نے
وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے نیند سے رات کو پھر کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف ہے اللہ کے لیے اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر کہے اے رب میرے بخش میرے لیے یا فرمایا پھر دعا کرے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص دعا رب اغفرلی پڑھنے کو فرمایا یا یہ فرمایا کہ جو دعا چاہے سو کرے قبول کی جاوے دعا واسطے اسکے پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کی جاوے گی نماز اسکی روایت کی یہ بخاری نے ف سنی تعار کے ہیں جاگے نیند سے اور بعضوں نے کہا کہ کروٹ لے اور ابن الملک نے کہا کہ جاگے ساتھ آواز کے جیسے کہ عادت ہوتی ہے کہ وقت جاگنے کے آواز نکلتی ہے پس دوست رکھا حضرت نے یہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح وغیرہ کے ہو اور بعضے علماء نے لکھا ہے کہ اس دعا کو کہ اس وقت میں کرتے ہیں درہم الکیس کہتے ہیں یعنے جیسے کوئی اپنے کیسہ میں درہم رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے لیتا ہے ایسے ہی یہ دعا بوقت مذکور میں کرتا ہے قبول ہوتی ہے ۱۲ منہ

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو کہتے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہوں میں ساتھ تعریف تیری کے بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے واسطے گناہوں اپنے کے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنے حق سے طرف باطل کے بعد اسکے کہ راہ دکھائی تو نے مجکو اور بخش میرے لیے نزدیک اپنے سے رحمت یعنی توفیق اور ثابتی ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بہت بخشنے والا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاھِرًا فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْئَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ سووے رات کو اوپر ذکر اللہ کے اس حال میں کہ پاک ہو یعنے باوضو ہو یا تیمم کیے ہو پھر جاگے رات کو اور مانگے اللہ سے بھلائی مگر دیتا ہے اسکو اللہ بھلائی یعنے دنیا میں یا آخرت میں روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **وعن** شَرِیْقِ الْھَوْزَنِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُھَا بِمَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْہُ اَحَدٌ قَبْلَکَ کَانَ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰہَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَھَلَّلَ اللّٰہَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ عَشْرًا ثُمَّ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے شریق ہوزنی سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پس پوچھا میں نے انسے کہ ساتھ کس چیز کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے جب اٹھتے تھے رات کو

پس کہا حضرت عائشہ رضی نے پوچھی تو نے مجھ سے ایک چیز کہ نہین پوچھی مجھ سے وہ چیز کسی نے پہلے تیرے تھے رسول خدا جب اٹھتے رات کو کہتے
اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتے سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتے دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتے دس بار پھر کہتے بار
یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تنگی یعنے سختیون دنیا کی سے اور تنگی دن قیامت کے سے پھر شروع کرتے نماز تہجد روایت کی یہ
ابوداؤد نے **ف** محدثین کے نزدیک اسکو عشرات سبعہ کہتے ہین مقابل سبعات عشر کے یعنے جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کے یہان ہر کوئی
چیزین سات سات بار پڑھتے ہین اس حدیث مین سات چیزین دس دس بار پڑھنی فرمائین ح ۔ بعبارت مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ
اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِہٖ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثًا وَفِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ یَقْرَأُ
روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کے لیے رات کو اللہ اکبر کہتے پھر کہتے پاک ہے تو
یا الٰہی اور حمد کرتے ہین ہم تیری اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوائے تیرے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہے پھر
کہتے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان راندے ہوئے سے وسوسے اُسکے سے اور تکبر اُسکے سے کہ آدمی کو
تکبر مین گرفتار کرتا ہے اور شعر سکھانے اُسکے سے یعنے بُرے شعر سکھانے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے
بعد قول اسکے کے غیرک پھر کہتے لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث مین یعنے بعد عوذ کے یہ ذکر ہے پھر پڑھتے **وعن** رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ
کُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
الْھُوِیَّ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ الْھُوِیَّ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ربیعہ بن کعب اسلمی سے کہ کہا تھا مین رات گذارتا نزدیک حجرے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس تھا مین سنتا آواز حضرت کی جب کھڑے ہوتے رات کو یعنے نماز تہجد کے لیے کہتے دیر تک پاک ہے پروردگار
عالمون کا پھر کہتے دیر تک پاک ہے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اُسکی کے روایت کی یہ نسائی نے اور ترمذی نے مانند اسکے
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب التحریض علی قیام اللیل

باب ہے بیچ بیان رغبت دلانے کے
قیام رات پر ف قیام رات سے مراد ہے قائم ہونا ساتھ عبادت کے رات کو یعنے تہجد وغیرہ پڑھنی ح ع ۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَأْسِ
اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ
اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا
اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گُدّی سر ایک تمہارے کے جس وقت کہ وہ سوتا ہے تین گرہ مارتا ہے ہر گرہ پر یعنے ڈالتا ہے بیچ دل سوتے والے
کے اوپر تیرے رات دراز باقی ہے پس سو رہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنے دل سے یا زبان سے کھل جاتی ہے ایک گرہ

یعنے گرہ غفلت کی پس اگر وضو کیا کھلتی ہو دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کی پس اگر نماز پڑھی کھلتی ہو تیسری گرہ یعنے گرہ کسالت او ربطالت کی
پس صبح کرتا ہو شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرتا ہو پلید نفس کاہل روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا ہو ابن ملک نے کہ مراد ساتھ گرہ کے گرہ کسل کی ہو یعنی باعث ہوتا ہو اسکو کسل پر اور کہا میرک نے کہ اختلاف کیا گیا ہو بیچ اس
گرہ کے بعضون نے کہا ہو کہ یہ محمول ہو حقیقت پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہو جیسے کہ ساحر وقت سحر کے کسی پر گرہ لگاتے ہین اور موید ہو اسکی ایک روایت
کہ مرقات مین مذکور ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ محمول مجاز پر ہو گویا مشابہت دی شیطان کے منع کرنے کو ذکر و صلوٰۃ سے سونے والے کے
تئین ساتھ فعل ساحر کے سحر کو کہ منع کرتا ہو مراد اسکی سے اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد ساتھ اسکے گرہ دل کی او رمصمم کرنا اسکا اوپر چیز کے ہو
یعنے وہ یہ وسوسہ ڈالتا ہو کہ رات بہت پڑی ہو سو رہ پس باز رہتا ہو قیام سے اور پلید نفس یعنے غمگین دل اور متفکر اور متحیر اپنے امر مین
اور کسلان یعنے نہین کر سکتا امور نیک جو ارادہ کرتا ہو اسلیے کہ مقید ہوتا ہو ساتھ قید شیطان کے اور بعید ہوتا ہو قرب رحمن سے + ع +
وعن المغیرۃ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی تورمت قدماہ فقیل لہ لم تصنع ہذا
وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ
اور روایت ہو مغیرہ سے کہ کہا قیام کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہان تک کہ سوج گئے قدم انکے پس کہا گیا واسطے انکے
کس واسطے کرتے ہین یہ آپ حال آنکہ بخشے گئے واسطے تمھارے وہ گناہ تمھارے کہ پہلے ہوئے اور وہ کہ پیچھے ہون فرمایا کیا نہ ہون مین بندہ شکر کرنے والا روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالے نے جو میرے سب گناہ بخشدیے ہین تو بس ہین کیا مشقت عبادت کی چھوڑ دون پس بندہ شکر گذار ہوؤن
بلکہ یہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجھے عطا ہوئین ہین اسکے شکرانہ مین مجھے بہت سی عبادت کرنی چاہیے تا مین بندہ شکر گذار ہوؤن
حضرت علیؓ سے منقول ہو کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کے واسطے رغبت کی یعنے واسطے رغبت اور آرزوے جنت اور ثواب کے پس یہ عبادت
سوداگرون کی ہو اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے ڈر کے یعنے ڈر دوزخ اور عذاب کے پس یہ عبادت غلامون کی ہو اور ایک قوم نے
عبادت کی واسطے شکر کے پس یہ عبادت احرار یعنے آزادون کی ہو + ع + **وعن** ابن مسعود قال ذکر عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجل فقیل لہ ما زال نائما حتی اصبح ما قام الی الصلوۃ قال ذلک رجل بال الشیطن فی اذنیہ
او قال فی اذنہ متفق علیہ اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال ایک شخص کا پس کہا گیا
واسطے حضرت کے کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا ہو صبح تک نہین اٹھتا طرف نماز کے فرمایا یہ شخص ہو کہ پیشاب کرتا ہو شیطان بیچ کان اسکے کے یا فرمایا
بیچ دونون کانون اسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین اٹھتا طرف نماز کے یعنی نماز تہجد کے لیے یا نماز صبح کے لیے نہین اٹھتا اور شیطان
کا پیشاب کرنا بعضون نے تو کہا ہو کہ حقیقۃً ہوتا ہو چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہو کہ وہ سو رہے نماز نہین پڑھی یعنے تہجد یا فرض انھون نے
خواب مین دیکھا کہ گویا ایک شخص آیا ہو سیاہ رنگ پس اٹھایا اسنے پاؤن اپنا پھر پیشاب کیا انکے کان مین اور حسن بصریؒ سے منقول ہو کہ اگر
لگاتا ہاتھ اپنا کان کو تو پاتا اسکو تر اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کنایہ ہو اس سے کہ شیطان اسکو حقیر جانتا ہو اسلیے کہ عادت ہو کہ جو کوئی نہایت
حقیر جانتا ہو کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہو اسپر + ح ع + **وعن** ام سلمۃ قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیلۃ فزعا یقول سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الخزائن وماذا انزل من الفتن من یوقظ
صواحب الحجرات یرید ازواجہ لکی یصلین رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ رواہ البخاری

اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ جاگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات کو گھبرائے ہوئے فرماتے تھے سبحان اللہ کس قدر بلا اتارے گئے ہیں آج کی رات میں خزانے اور کس قدر اتارے گئے ہیں فتنے کون شخص ہی کہ جگا دے حجرے والیوں کو ارادہ رکھتے تھے اس سے بیبیان اپنی تاکہ نماز پڑھیں یعنے تاکہ نماز پڑھ کر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنہ سے اکثر پہننے والیان کپڑے دنیا مین ننگے ہونگی آخرت مین روایت کی بخاری اور مسلم نے ف یعنے خزانے مال کے امت آنحضرت کو پہونچنے مقدر تھے اس رات اتارے گئے حضرت کو معلوم ہوا اسی طرح جو فتنہ مقدر تھے ہونے امت مین وہ حضرت کو پہلے سے معلوم ہوئے اور اخیر حدیث کے یہ معنے ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کے کپڑے پہنین گی اور آخرت مین عملون سے خالی ہونگی یا یہ کہ پہنے ہوئے ہونگی کپڑے نیند کے یعنے بسبب نیند کے یاد خدا سے غافل ہونگی اور آخرت مین درجون اور بزرگیون سے خالی ہونگے یا یہ کہ بنا بر ظاہر کے اور گہنے کے کپڑے پہنے ہوئے ہونگی دنیا مین اور حقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسا کہ مناسبت ہی پہنین کپڑے کا پایا جاوے اسکا ، مولانا سے اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ مراد خزانون سے رحمت ہی اور فتنون سے عذاب **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ بابرکت ہی اور بلند ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنے نیچے کے اس وقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچھلی فرماتا ہی کون ہی کہ پکارے مجکو پس قبول کرون مین واسطے اسکے کون ہی کہ مانگے پس دون مین اسکو کون ہی کہ بخشش چاہے مجھ سے پس بخشون مین اسکو روایت کی بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یہ ہی کہ پھر کھولتا ہی دونون ہاتھ اپنے یعنی لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دے ایسے کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنے والا ہی صبح تک یہی فرماتا رہتا ہی ف نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک وغیرہ نے یہ لکھی ہی کہ حکم اسکا اور رحمت اسکی یا ملائکہ اسکے اترتے ہین اور مؤید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقات مین مذکور ہی یا یہ متشابہات سے ہی کہ علم اسکا اللہ ہی کو ہی اور معنے دعا کے ہین پکارنا جیسا کہ کہے بندہ یا رب اسکے مقابلہ مین اجابت اور قبول ہی جیسا کہ کہے پروردگار تعالی لبیک عبدی اور سوال کے معنے ہین طلب کرنا اور اسکے مقابلہ مین دینا مطلوب کا ہی اور کبھی دعا اور سوال ہر ایک بجائے دوسرے کے بھی واقع ہوتے ہین اور یہ روایت منافی نہین ہی اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالی جب گذرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہی کہ جب گذرتی ہی آدھی رات یا دو تہائی رات اسلیے کہ احتمال ہی یہ کہ ہو یوں بعضی راتون مین اسطرح اور بعضی مین اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دینے سے یعنے دیوے عبادت بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لینے عوض کے رب غنی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا سے اور نہ ظلم کرنے والا ہی کہ وفا وعدہ نہ کرے یا ناقص دیوے ثواب یعنے کون ہی کہ عمل کرے بنا بر امید ثواب کے آخرت مین واسطے غنی کے کہ نہین عاجز ہی ادائے حق اسکے سے اور واسطے عادل کے کہ نہین ظلم کرتا قرض دینے والے پر ساتھ ناقص دینے اجر کے کمی ہی بلکہ کئی حصہ زیادہ ثواب دیتا ہی اسکو اور وصف کیا ذات پاک اسکی کو ساتھ نفی ان دو وصفون کے اسلیے کہ مانع قرض دینے سے اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونون سے پاک ہی پس معنے یہ ہوئے کہ جو کوئی کرے بھلائی دنیا مین پاویگا جزا کامل بیچ اس عقبے مین ۱۲ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابرؓ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق رات میں ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اُسکو مرد مسلمان
اُس حال میں کہ مانگے اُسمیں اللہ سے بھلائی امر دنیا کے سے اور آخرت کے سے مگر کہ دیتا ہے اُسکو وہ اور یہ ہر شب میں ہے روایت کی مسلم نے
ف دیتا ہے حقیقۃً یا حکماً اور یہ ساعت معین ہے یا مبہم بعضے کہتے ہیں کہ مبہم ہے مثل لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ
ساعت آدھی رات کی ہے ح + **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب
الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داود واحب الصیام الی اللہ صیام داود وکان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ
ویصوم یوما ویفطر یوما متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین نمازوں میں طرف
اللہ کے نماز داودؑ کی اور بہترین روزوں میں طرف اللہ کے روزے داودؑ کے تھے وہ سوتے آدھی رات اور قیام کرتے تہائی رات اور
سوتے چھٹے حصے رات کے میں اور روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسطرح کی نماز محبوب
اسلیے ہے کہ جب نفس دو ثلث میں رات کو سوئیگا تو نشاط عبادت میں خوب ہوگی اور روزے اسطرح کے محبوب اسلیے ہیں کہ نفس پر اسمیں مشقت بہت
پڑتی ہے ع + **وعن** عائشۃ قالت کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل ویحیی اخرہ ثم ان کانت لہ
حاجۃ الی اھلہ قضی حاجتہ ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیہ الماء وان لم یکن جنبا
توضأ للصلوٰۃ ثم صلی رکعتین متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوتے اول
شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو یعنے بیدار رہتے پھر اگر ہوتی حضرتؐ کو حاجت طرف اہل اپنے کے یعنے صحبت کی ادا کرتے حاجت اپنی پھر
سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اُٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر نہ ہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پھر پڑھتے دو رکعتیں سنت فجر کی روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ سے مفصل روایت کی گئی ہے شمائل ترمذی میں کہ کہا حضرت عائشہ رضہ نے تھے حضرتؐ سوتے
اول رات یعنے بعد نماز عشا کے آدھی رات تک پھر اُٹھتے سدس رابع اور خامس میں یعنے چھٹے حصے چوتھے اور پانچویں میں تہجد کے لیے یعنی جب ہوتا وقت
سحر کا وتر پڑھتے پھر بچھونے پر آتے یعنے سونے کے لیے اسلیے کہ وہ مستحب ہے سدس سادس میں تاکہ قوت حاصل ہو سبب اسکے نماز صبح پر اور اسکے مابعد کے
وظائف طاعات پر پس جب ہوتی ان کو حاجت صحبت کرتے اہل اپنے سے پس جب سنتے اذان اُٹھتے پس اگر ہوتے جنبی ڈالتے اپنے پر پانی یعنی نہاتے
اور اگر نہ ہوتے جنبی تو وضو کرتے اور نکلتے طرف نماز کے یعنے بعد سنتیں پڑھنے کے گھر میں انتہی اس حدیث سے واضح ہو گئے معنے حدیث اول کے اور ظاہر
یہ ہے کہ حضرتؐ بعد صحبت کرنے کے وضو کرکے آرام کرتے ہونگے اور مراد پہلی اذان سے اذان متعارف ہے اور دوسری اذان تکبیر ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حضرتؐ آدھی رات آرام فرماتے اور آدھی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنے چھٹے حصے شب میں عشا تک جاگتے رہتے پھر دوسرے اور تیسرے
سدس میں آرام فرماتے پھر چوتھے اور پانچویں سدس میں جاگتے رہتے پھر چھٹے سدس میں سوتے پس تین سدس میں سوتے اور تین سدس میں جاگتے

ع + **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام
اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنھاۃ عن الاثم رواہ الترمذی
روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو قیام رات کا یعنے نماز تہجد کی پڑھنی اسلیے کہ وہ طریقہ اچھے
لوگوں کا ہے کہ پہلے تمہارے تھے اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمہارے کا ہے طرف پروردگار تمہارے کے اور سبب دور ہونے گناہوں کا اور باز رکھنے والا
گناہوں سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** مراد اچھے لوگوں سے انبیا اور اولیا ہیں اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ تحقیق نماز بطریق اولی پڑھنی چاہیے

اسلیے کہ تم بہتر ہو سب امتون مین اور اشارہ ہے اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ مثل بھیڑیا کے ہی ہے نہین جانتا بہتر اسکو ظاہر کو تہ سونے والے کے ہی پوشیدہ ہے ع ﴿ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة یضحک الله الیهم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلوٰة والقوم اذا صفوا فی قتال العدو رواه فی شرح السنة اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین یعنے تین طرح کے لوگ ہین کہ ہنستا ہے اللہ تعالیٰ طرف انکے یعنے راضی ہوتا ہے انسے اور دیکھتا ہے طرف انکے نہایت نظر عنایت اور رحمت سے ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر رات کو نماز پڑھے یعنے تہجد کی اور دوسری وہ قوم کہ صف درست کرین واسطے پڑھنے نماز کے اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ لڑنے دشمن کے یعنی وقت جہاد کے روایت کی یہ شرح السنہ مین ﴿ وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر الله فی تلک الساعة فکن رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت نزدیک ہوتا پروردگار کا بندے سے درمیان رات پچھلی کے ہے پس اگر ہو سکے تجھے یہ کہ ہو تو ان شخصون مین سے کہ یاد کرتے ہین اللہ کو اس وقت مین یعنی ہو یعنے کوشش کر اسکی کہ ہووے تو ان مین سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف نزدیک ہونا رب کا یعنی رضا اسکی کا اور درمیان رات پچھلی کے کہ ابتداء اسکی ثلث اخیر سے ہوتی ہے اور وہ وقت اٹھنے کا ہوتا ہے تہجد کے لیے اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کے اور مجذوب درگاہ کبریائی کے ہین ابتداء ظہور نبوت مین کہ آنحضرت مکہ مین تھے وہ اپنے وطن مین تھے کہ انکے دل مین یکایک نور توحید کا اور کراہیت بت پرستی اور شرک کی پڑی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے کہ لوگون کو توحید کی طرف بلاتا ہے اور بتون کی عبادت سے منع کرتا ہے وہ مکہ مین آئے اور حضرت کی پوچھی آنحضرت ان دنون مین ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے نظر اعداء دین کی سے پوشیدہ تھے انہون نے پوچھا کہ تم مین کوئی شخص پیدا ہوا ہے کہ راہ و روش تمہاری سے نکل کر اور دین کی طرف بلاتا ہے لوگون نے کہا ہان ایک دیوانہ ہے کہ طریقہ باپ دادے کا چھوڑ دیا ہے اور رسم نئی نکالی ہے بیت دیوانہ کنی ہمہ جہانش بخشی ﴿ دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند انہون نے کہا کہ پھر وہ کہان ملینگے کہا لوگون نے آدھی رات کو نکلتا ہے اور گرد خانہ کعبہ کے پھرتا ہے عمرو بن عبسہ آدھی رات کو نکلے اور کعبہ کے پردے مین چھپ رہے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہے وہ کہ سب آدمی خاک آستانہ اسکی کے ہین پس ع لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور گرد کعبہ کے پھرتا ہے عمرو بن عبسہ نکلے اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہے تو اور دین تیرا کیا ہے حضرت نے فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہے عمرو بن عبسہ نے کہا مین بھی اس دین کو دوست رکھتا ہون پس وہ ایمان لائے وہ تیسرے یا چوتھے ہین دین مین پس حضرت نے انکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میرے نے مجھے ایک وعدہ کیا ہے جب وہ پورا ہوگا میرے پاس آنا پس بعد اسکے عمرو بن عبسہ مدینہ مین آئے اور حضرت کی صحبت مین حاضر رہے اور کمال کو پہنچے ع ﴿ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رحم الله رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأته فصلت فان ابت نضح فی وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجها فصلی فان ابی نضحت فی وجهه الماء رواه ابوداود والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ اٹھا رات سے پھر نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑھی اس عورت نے بھی پھر اگر عورت نہ جاگی یعنے بسبب غلبہ نیند کے اور بکثرت کسل کے چھینٹے دیوے منہ پر پانی کے

رحمت کرے اللہ اُس عورت کو کہ اُٹھی رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنے کو پس پڑھی نماز خاوند اسکے نے بھی پھر اگر نہ جاگا خاوند
چھینٹے دیئے منھ پر اسکے پانی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور نسائی نے ف پس نماز پڑھی یعنے تہجد کی اور اگر قضا ہو اسکے ذمہ ہو اولی ہے
اُسکا پڑھنا اور چھینٹے دینے سے مراد یہ ہے کہ سعی کرے اسکے اُٹھانے میں واسطے طاعت رب اُسکے کے جس طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ ہے کہ مرد
و عورت کو چاہیے کہ آپس میں مددگار رہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور اسی طرح رفیقوں کو بھی آپس میں یہی چاہیے اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ جبر کرنا کسی کو خیر پر جائز ہے بلکہ مستحب ہے ع **وعن** ابی امامة قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء
اسمع قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوات المكتوبات رواه الترمذی اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا کہا گیا اے رسول خدا کے کون سے
وقت میں بہت قبول ہوتی ہے دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کے یعنی تہائی رات پچھلی سے اور پیچھے فرض نمازوں کے روایت کی یہ ترمذی نے
وعن ابی مالك الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة غرفا یری ظاهرها من باطنها وباطنها
من ظاهرها اعدها اللہ لمن الان الكلام واطعم الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس نیام رواه البیهقی فی شعب الایمان
وروی الترمذی عن علی نحوه وفی روایته لمن اطاب الكلام اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق بہشت میں بالاخانے ہیں ایسے کہ معلوم ہوتی ہیں باہر کی چیزیں انکی اندر اُنکے سے اور اندر کی چیزیں اُنکی باہر اُنکے سے
یعنی بسبب نہایت صفائی کے تیار کیا ہے انکو اللہ تعالی نے واسطے اُس شخص کے کہ نرمی سے کرے بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے رکھے
یعنی اکثر روزے نفل رکھتا رہے اور پڑھے نماز رات کو یعنی تہجد ایسے وقت کہ آدمی سوتے ہوں یعنی اکثر آدمی سوتے ہوں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان
میں اور نقل کی ترمذی نے حضرت علی سے مانند اسکے اور اسکے روایت میں بجائے لمن الان الكلام کے لمن اطاب الكلام ہے معنی دونوں کے ایک ہی ہیں ف کہا ہے
بعضوں نے کہ ادنی درجہ پے در پے روزے رکھنے کا یہ ہے کہ تین روزے ہر مہینے میں رکھے ع

الفصل الثالث فصل تیسری

وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تكن مثل فلان كان یقوم من اللیل فترك قیام اللیل
متفق علیه روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ مت ہو مانند فلانے کے
کہ تھا قیام کرتا رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی چھوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کے واسطے راحت
نفس کے پس داخل ہوا گویا بیچ سالک اُنکے کہ جنکے حق میں کہا گیا ہے تارک اورد ملعون و اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ ترک کرنا عبادت کا
اور رجوع کرنا طرف عادت کے نقصان ہے بعد زیادتی کے اور اس سے حضرت نے پناہ مانگی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الكور یعنے پناہ مانگتے ہیں ہم
ساتھ اللہ کے نقصان سے بعد زیادتی کے پس لائق ہے سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی نہ ہووے زیادتی بیچ
پس وہ نقصان میں ہے ع **وعن** عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول كان لداود علیه
السلام من اللیل ساعة یوقظ فیها اهله یقول یا ال داود قوموا فصلوا فان هذه ساعة یستجیب اللہ عز وجل فیها
الدعاء الا لساحر او عشار رواه احمد اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے داود علیہ السلام کے ایک وقت رات میں یعنے نصف اخیر میں کہ جگاتے اسمیں اہل اپنے کو کہتے اے
آل داود کھڑے ہو جاؤ پس نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہے کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزوجل اسمیں دعا کو مگر واسطے جادوگر یا عشار کے روایت کی یہ احمد نے ف
عشار یعنی چنگی لینے والا وغیرہ کہ ناحق لوگوں کو پیڑا دیتے ہیں اور لوگوں سے مال انکے از راہ ظلم کے لیتے ہیں جیسے یہاں محصول لینے پر لوگ مقرر ہیں پس فرمایا کہ اسواسطے کی اد

عشاء کی دعائیں قبول ہوتی اسلیے کہ انسے ضرر پہونچتا ہے خلق کو اسلیے کہا ہے بعض عارفین نے کہ عبودیت یہ ہے کہ تعظیم کرے امر الٰہی کی اور شفقت کرے خلق اللہ پر ✦ وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افضل الصلوٰۃ بعد المفروضۃ صلوٰۃ فی جوف اللیل رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہترین نماز بعد فرضوں کے یعنے اور بعد سنتوں موکدہ کے نماز درمیان رات کے ہے روایت کی یہ احمد نے ف کہا میرک نے کہ اس میں حجت ہے واسطے ابی اسحق مروزی شافعی کے اسپر کہ نماز رات کی افضل ہے سنن رواتب سے اور کہا ہے اکثر علماء نے کہ سنن رواتب افضل ہیں لیکن قول اول قوی تر ہے واسطے صریح دلالت کرنے اس حدیث کے انتہی اور تحقیق اسمین یون ہے کہ تہجد افضل ہے اس جہت سے کہ اسمین مشقت زیادہ ہوتی ہے نفس پر اور بعید ہے ریا سے اور سنن رواتب اس جہت سے افضل ہیں کہ سبب تاکید ہونیکے پڑھنے کے ساتھ فرضوں کے اور تتمہ ہیں فرضوں کے پس کچھ منافات نہیں یا یون کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے اسلیے کہ مشتمل ہے اوپر روز کے کہ واجب ہے حضرت جنید بغدادی کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ تمہارے رب نے کیا معاملہ کیا تمہارے ساتھ انھوں نے کہا کہ جاتی رہیں وہ باتیں کہ معارف و حقائق کہتا تھا میں اور فنا ہو گئے اشارے کہ بیان کرتا تھا میں اور فائدہ نہ دیا مجھکو مگر چند رکعتوں نے کہ درمیان شب کے پڑھتا تھا میں رغبت دلائی طالبوں کو اسکی کہ اہتمام و کوشش عبادت و ریاضت میں خوب کرو اور نہ اعتماد کرو نکات تصوف پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد کار ع ح مولانا ✦ وعنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فلانا یصلی باللیل فاذا اصبح سرق فقال انہ سینہاہ ما تقول رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انھیں سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑھتا ہے رات کو پس جب صبح کرتا ہے چوری کرتا ہے فرمایا شتاب ہے کہ باز رکھے گی نماز اسکی اس چیز سے کہ تو کہتا ہے روایت کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی اسکی فراولت سے اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب سرایت کرنے نور اور برکت اسکی کے باز رہیگا اس فعل بد سے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکھتی ہے بیحیائی اور بری بات سے ✦ وعن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ایقظ الرجل اہلہ من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگا دے آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑھی دونوں نے یا فرمایا نماز پڑھی ہر ایک نے دو رکعتیں اکٹھی لکھی جاتے ہیں بیچ مردوں ذکر کرنے والوں اور عورتوں ذکر کرنے والیوں کے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اہل سے مراد بی بی ہے یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام و لونڈیاں اسکی اور راوی کو شک ہے کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا یعنے مرد نے اور اسکی اہل نے دو رکعتیں نماز کی پڑھیں اکٹھی یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنے ہر ایک نے دو رکعتیں نماز کی پڑھیں اکیلی مطلب دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے پس لکھے جاتے ہیں دونوں ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات میں کہ جنکی فضیلت کلام اللہ میں مذکور ہے والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنے اور بہت یاد کرنے والے اللہ کے مرد اور عورتیں تیار کر رکھی ہے اللہ نے انکے لیے مغفرت اور ثواب بڑا ✦ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشراف امتی حملۃ القرآن واصحاب اللیل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنی بزرگ قدر امت میری کے اٹھانے والے قرآن کے اور صاحب رات کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف اٹھانے والے قرآن کے یعنی جو

قرآن یاد کرین اور عمل کرین امر و نواہی اُسکے پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے کہ جسنے حفظ کیا قرآن پس تحقیق لپیٹی گئی نبوت درمیان دونون پہلوؤن اُسکے کے مگر یہ کہ نہین وحی کی جاتی طرف اُسکے یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کی جاتی ہے طرف اُسکے وحی خفی یعنی مطلب ہے وحی جلی کا اور کہا طیبی نے کہ مراد حفظ سے یہ ہے کہ یاد کرے اسکو اور عمل کرے موافق اُسکے والا ہوتا ہے بیچ زمرہ اُن لوگون کے کہ جنکے حق مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہووے اور پھر اُسپر عمل نہ کیا تو وہ ایسے ہین جیسے گدھے پر کتابین لادین یعنی کچھ فائدہ نہین اُنکو اُس سے اور صاحب رات کے یعنی جو مداومت کرتے ہین شب بیداری پر اور نماز اور قرآن پڑھنے پر اسمین وغ

وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ باپ اُنکے حضرت عمر بن الخطاب تھے نماز پڑھتے رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہان تک کہ جب ہوتی پچھلی رات جگاتے اپنے اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کے لیے فرماتے اُنکو پڑھو نماز پھر پڑھتے یہ آیت اور حکم کر اہل یعنی لوگون اپنے کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اُسپر نہین مانگتے ہم تجھسے روزی ہم روزی دیتے ہین تجھکو اور آخرت واسطے پرہیزگارون کے ہے روایت کی یہ مالک نے **ف** اور صبر کر اُسپر یعنی بہت صبر کر اور برداشت کر مشقتون نماز کی اور مشغول مت ہو اپنے کے بسبب نماز کے پس متوجہ ہو تو ساتھ اُنکے عبادت اللہ تعالیٰ کی پر اور مدد ڈھونڈ ساتھ اُسکے اوپر غنا ظاہر و باطن اپنی کے اور مت فکر کر امر رزق اپنے کی اور فارغ رکھ دل اپنا واسطے امر آخرت کے اسلیے کہ ہم قادر ہین بندون کے رزق دینے پر تجھسے رزق نہین مانگتے ہین ہم کہ بیچ حاصل کرنے رزق اور وجہ معیشت اپنی کے اور اور دوڑ کی سعی کرے اور مشقت اُٹھاوے ایسی کہ باز رکھے نماز سے ہم رزق دیتے ہین تجھکو جیسے کہ رزق دیتے ہین غیر تیرے کو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطے متقیون کے ہے ع ح

باب القصد فی العمل

باب ہے بیچ بیان میانہ روی کرنے کے عمل مین **ف** یعنی عمل نفل مین چاہیے کہ میانہ روی کرے یعنی کمی زیادتی نہ کرے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے ایک مہینے مین سے یعنی اکثر ایام یہان تک کہ گمان کرتے ہم یہ کہ نہین روزہ رکھنے کے اسمین سے کچھ اور روزے رکھتے تھے اکثر ایام اُسی مہینے مین سے یا اور مہینے مین سے یہان تک کہ گمان کرتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اسمین سے کچھ اور تھے کہ نہ چاہے تو یہ کہ دیکھے اُنکو رات مین نماز پڑھتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اُنکو اور نہ چاہے تو کہ دیکھے تو اُنکو سوتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اُنکو روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی تھے حضرت کہ ہمیشہ معتدل ہوتین تا افراط یعنی زیادتی لازم آوے اسطرح ہمیشہ افطار کرتے تھے تا تفریط یعنی کمی لازم آوے بلکہ ہر مہینے مین کبھی روزے رکھتے اور کبھی افطار کرتے اور اسی طرح رات کو نماز بھی پڑھتے اور سوتے بھی نہ تمام شب نماز پڑھتے اور نہ تمام شب سوتے پس تھا عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ع ح **وعن عائشة** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت محبوب عملون کا نزدیک اللہ کے ہمیشہ کرنا عملون کا ہے اگرچہ کم ہون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے کہ بسبب اس حدیث کے برا جانتے ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسے کہ برا جانتے ہین ترک فرائض کو انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ ترک اولیٰ ہے اور وجہ اسکی

یہ ہو کہ جب بندے نے ترک کی طاعت بغیر ضرورت کے پس اس نے گویا اعراض کیا عبادت مولیٰ سے پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنے والے کے کہ وہ مستحق ہوتا ہے اسکا کہ محبوب ہو اور اگرچہ کم ہون حاصل یہ کہ عمل قلیل ساتھ مداومت اور مواظبت کے بہتر ہے عمل کثیر سے ساتھ ترک رعایت اور محافظت کے ۔ع۔ **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا متفق علیہ ۔ اور روایت ہے انہیں عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو عملوں سے اسقدر کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کر سکو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں تنگ ہوتا یہانتک کہ تنگ ہو تم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی لازم کرو نفسون اپنے پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنے اسکے کی بلکہ اسیقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اسلیے کہ اللہ ملول نہیں ہوتا یعنی ترک نہیں کرتا دینا ثواب کا یہانتک کہ ملول ہو تم یعنی چھوڑ دو عبادت حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ ثواب عبادت پر دیے جاتا ہے ترک نہیں کرتا مگر جبکہ تھک کر چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ ثواب بھی دینا چھوڑ دیگا پس عبادت متوسط کرو تا ہمیشہ بنی رہے ۔ع۔ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ نے چاہیے کہ پڑھے نماز ایک تمہارا وقت خوشی تک اور جسوقت کہ سست ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ چلنے والے راہ آخرت کو چاہیے کہ کوشش کرے عبادت مین بقدر طاقت کے اور اختیار کرے میانہ روی طاعت مین اور احتراز کرے ملول ہو کر عبادت کرنے سے اور جب سست ہوا اور بیٹھ رہا عبادت سے اور مشغول ہو کسی مباح چیز مین قسم کلام اور نیند وغیرہ سے اور قصد حاصل ہونے خوشی کے عبادت میں تو وہ گنا جاتا ہے طاعت میں کہا گیا ہے کہ نیند عالم کی عبادت ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ ترک کرنے عمل کے وقت کسالت اور ملالت کے حدیثیں بہت واقع ہوئی ہیں اسلیے کہ گرانی ہو عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اسکے کا ہوتا ہے لیکن چاہیے کہ کوشش کرے اور نفس کو بہت عمل کرنے کی عادت ڈالے اور ساتھ مشقت اور ریاضت کے خوگر ہووے مانند کاہلوں اور آرام طلبون کے نہ ہو جاوے کہ تھوڑے سے عمل مین فی الحال تھک جاتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اکثر ہوتا ہے کہ جنکو پہلے دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قرآن کا پڑھنا گران معلوم ہوتا تھا اور ملول ہوتے تھے اس سے انکو بہت عمل کی عادت ڈالنے سے سو رکعت نماز کی اور دس سیپارہ قرآن کے پڑھنے آسان معلوم ہوتے ہیں ۔ع۔ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وہو یصلی فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وہو ناعس لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اونگھے ایک تمہارا اس حال میں کہ نماز پڑھتا ہو پس چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ جاتی رہے اس سے نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑھیگا اونگھتے ہوئے نہیں جانتا وہ چیز کہ کہتا ہے بغلبہ نیند کے سے شاید کہ ارادہ کرے طلب مغفرت کا پس بد دعا کرے نفس اپنے کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مثلاً ارادہ کرے کہ کہے اللھم اغفرلی بجاے اسکے بسبب غلبہ نیند کے کہ بیٹھے اللھم اعفرلی ساتھ عین مہملہ اور قاف کے کہ معنی اسکے ہیں یا اللہ خاک کر کر مجھکو پس یہ بد دعا ہوئی نفس پر اسلیے کہ وہ کنایہ ہے ذلت اور خواری سے ۔ع۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوۃ والروحۃ وشیء من الدلجۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین آسان ہے اور نہیں سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہے دین اسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کے لو عمل اور خوشی ہو یعنی ساتھ جنت اور سلامتی کے اور ہر نعمت اور کرامت کے اسلیے کہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ بہت سا ثواب تھوڑے عمل پر

اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کے اور کچھ اخیر رات کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** دین آسان ہو یعنی احکام شرع کے
اللہ تعالیٰ نے آسان مقرر کیے ہیں پس سخت نہ پکڑو انکو اپنے نفسوں پر بطور رہبانیت کے اور نہیں سختی کرتا دین میں کوئی مگر کہ غالب آتا ہو دین اسپر
یعنی جو کوئی اپنے نفس پر غیر واجب باتوں کو واجب کرتا ہو اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہو تو دین اُسپر غالب آتا ہو یعنی ادا سے حق اسکے
وہ عاجز ہوتا ہی پس وہ مغلوب اور دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور قاربوا کے معنی یہ ہیں کہ قریب ہو امور دین کے ساتھ سہولت کے اور نہ دور ہو اس سے ساتھ
سختی کے اور طیبی نے کہا ہو کہ قاربوا تاکید ہو سددوا کی پس جو معنی سددوا کے ہیں سو ہی قاربوا کے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ نزدیکی ڈھونڈھو
ڈھونڈھو اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ بہت زیادہ نہ کرو عبادت کہ ہر وقت عبادت کرتے رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتوں میں اول دن
میں اور آخر دن میں اور کچھ اخیر رات میں یہ اشارہ ہو تہجد کی نماز کا ۱۲ م ح ‌‌ **وعن عمرؓ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَأَہٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَأَہٗ مِنَ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہو حضرت عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا تہجد پڑھنے تمام وظیفہ اپنے کے یا بعض وظیفہ کے پھر پڑھا اسکو درمیان
نماز فجر کے اور نماز ظہر کے لکھا جاتا ہو واسطے اسکے گویا کہ پڑھا اسکو رات کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ایک شخص نے کچھ وظیفہ مقرر کیا تھا قسم کلام اللہ
اور اوراد و اذکار اور نماز سے کہ شب کو پڑھتا تھا اور وہ فوت ہو گیا پھر اُسنے مابین نماز فجر اور ظہر کے یعنی پہلے پہلے زوال کے پڑھ لیا تو اسکے لیے ثواب
رات کے پڑھنے کا سا لکھا جاتا ہو اور ایسے ہی حکم دن کے وظیفہ کا ہو کہ دن کو فوت ہو گیا رات کو پڑھ لیا تو دن کے پڑھنے کا سا ثواب لکھا جاتا ہو
روز و شب آپس میں خلیفہ ایک دوسرے کے ہیں اور اسمیں جو خاص رات کے وظیفہ کا ذکر کیا اسلیے کہ اکثر واقع ہو جاتا ہو یعنی نماز تہجد کی اور اوراد
اور اد بسبب غلبہ نیند کے رہ جاتے ہیں اسی لیے اس حدیث کو اس باب میں لائے ۱۲ م ح ‌‌ **وعن عمران بن حصینؓ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو
عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو کھڑے ہو کر پس اگر نہ ہو سکے پس پڑھو بیٹھ کر پس اگر یہ بھی نہ ہو سکے
پس پڑھو کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی کروٹ سے پڑھے قبلہ کی طرف منہ کرکے اور اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے اور نہ کوئی قبلہ کی طرف
منہ پھیرنے والا میسر ہو سکے تو ہر طرف جائز ہو اور ہمارے نزدیک افضل یہ ہو کہ چت لیٹے رو بقبلہ ہو کر اور تکیہ ہو شانوں کے نیچے رکھکر سر اونچا کرے اور
اشاروں سے نماز پڑھے چنانچہ دار قطنی نے ایک حدیث روایت کی ہو کہ اُس سے چت ہی نماز پڑھنی ثابت ہوتی ہو اور یہ حدیث حضرت نے عمران
سے فرمائی تھی انکو بواسیر تھی وہ چت نہ لیٹ سکتے تھے پس اوروں کے لیے حجت نہیں ہو سکتی اسلیے کہ وہ معذور تھے اور یہ حکم حضرت نے فرض
نماز کا فرمایا ہو پس نفلوں میں یہ بطریق اولیٰ جائز ہو گا ۱۲ ع ‌‌ **وعنہ** اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ
الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَھُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ
اَجْرِ الْقَاعِدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو انھیں عمران سے کہ انھوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نماز آدمی کا بیٹھے
ہوئے یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کے قیام پر فرمایا اگر پڑھے کھڑے ہو کر پس وہ بہتر ہو اور جو کوئی پڑھے یعنی نفل بغیر عذر کے بیٹھے ہوئے
پس واسطے اسکے آدھا ثواب کھڑے کا اور جو کوئی پڑھے لیٹے ہوئے یعنی بغیر عذر کے پس واسطے اسکے آدھا ثواب بیٹھے کا روایت کی یہ بخاری نے
ف یہ حدیث محمول ہو نماز نفل پر اسلیے کہ نماز فرض بیٹھ کر پڑھنی اگر بے عذر ہو درست نہیں اور اگر عذر ہو قیام ساقط ہو پس کھڑے ہو کر پڑھنی افضل
بیٹھکر پڑھنے سے نہو گی اور بیٹھ کر پڑھنے والے کو آدھا ثواب کھڑے کا نہو گا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور کہا طیبی نے کہ آیا جائز ہو کہ نماز نفل لیٹ کر

پڑھے باوجود قدرت قیام یا قعود کے یا نہیں پس گئے ہیں بعضے طرف اسکے کہ نہیں جائز اور گئی ہے ایک قوم طرف جواز اسکے کے اور طرف اسکے کہ ثواب اُسکو برابر آدھے ثواب بیٹھ کر پڑھنے والے کے ہوتا ہے چنانچہ قول حسن بصری کا بھی یہی ہے اور یہی صحیح تر اور اولیٰ ہے واسطے ثابت ہونے اسکے کے حدیث سے انتہی اور مذہب ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ یہ جائز نہیں پس کہا گیا ہے کہ یہ حدیث بیچ حق فرض پڑھنے والے بیمار کے ہے ایسا بیمار کہ ممکن ہو اُسکو کھڑے ہو کر پڑھنا یا بیٹھ کر پڑھنا ساتھ شدت اور زیادتی کے مرض میں ۱۲ ع ❊

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی امامۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اوی الی فراشہ طاہرا وذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم ینقلب ساعۃ من اللیل یسأل اللہ فیہا خیرا من خیر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے پاک ہو کر یعنی باوضو ہو کر یا تیمم کر کے اور نجاستوں سے پاک ہو کر یا پاک گناہوں سے ہو کر اور یاد کرے اللہ کو یعنی زبان سے یا دل سے یہاں تک کہ غلبہ کرے اسکو نیند نہیں کروٹ لیتا کسی وقت رات میں اس حال میں کہ مانگے اللہ تعالی سے اُسمیں کوئی بھلائی بھلائیوں دنیا اور آخرت کی سے مگر کہ دیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ وہ بھلائی ذکر کی یہ نووی نے کتاب الاذکار میں ساتھ روایت ابن سنی کے

وعن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب ربنا من رجلین رجل ثار عن وطائہ ولحافہ من بین حبہ واہلہ الی صلوتہ فیقول اللہ لملئکتہ انظروا الی عبدی ثار عن فراشہ ووطائہ من بین حبہ واہلہ الی صلوتہ رغبۃ فیما عندی وشفقا مما عندی ورجل غزا فی سبیل اللہ فانہزم مع اصحابہ فعلم ما علیہ فی الانہزام وما لہ فی الرجوع فرجع حتی ہریق دمہ فیقول اللہ لملئکتہ انظروا الی عبدی رجع رغبۃ فیما عندی وشفقا مما عندی حتی ہریق دمہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہے رب ہمارا دو شخصوں سے ایک وہ شخص کہ اُٹھا رات کو نرم بچھونوں اپنے سے اور بالاپوش اپنے سے محبوبہ اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے پس فرماتا ہے اللہ واسطے فرشتوں اپنے کے دیکھو طرف بندے میرے کے کہ اُٹھا فرش اپنے سے اور نرم بچھونے اپنے سے محبوبہ اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے واسطے رغبت کرنے کے بیچ اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی جنت اور ثواب کے واسطے ڈرنے کے اس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ میں پس بھاگا ساتھ یاروں اپنے کے پھر جانا اُس گناہ کو کہ اسپر ہے بھاگنے میں یعنی بلا عذر بھاگنے میں اور جانا اُس ثواب کو کہ واسطے اسکے ہے پھر آنے میں پس پھرا اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کو دیکھو طرف بندے میرے کے یعنی نظر تعجب سے کہ پھرا واسطے رغبت کرنے کے اُس چیز میں کہ نزدیک میرے ہے یعنی ثواب اور واسطے ڈرنے کے اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے یعنی عذاب یہاں تک کہ بہا خون اُسکا یعنی شہید ہوا روایت کی یہ شرح السنۃ میں **ف** سحاف یعنی جو کپڑا کہ اوڑھا جاتا ہے اور محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے یعنی یہ چیزیں بہت پیاری ہوتی ہیں باوجود اسکے اُنکے پاس سے اُٹھکر رغبت کی طرف عبادت رب، اسیے کہ جانا کہ یہ کچھ نفع نہیں دینے کی اُسکو نہ قبر میں اور نہ حشر میں بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا میں اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ عمل کرنا واسطے اللہ کے ساتھ امید ثواب کے کہ اس عمل پر ملتا ہے منافی اخلاص اور کمال کے

نہین اگرچہ منافی کمال کے ہو کر اکسیر ہی ہو کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عمل کرے کچھ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطے ثواب کے یا خوف عذاب کے کرے کہ اگر خالی ہو ثواب و عذاب سے تو عبادت ہی اُسکی چھوڑ دے نہین صحیح ہوتی عبادت اُسکی بلکہ کہا ہی بعضون نے کہ یہ کفر ہو ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد اللہ بن عمرو قال حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِهٖ فَقَالَ مَالَكَ یَا عَبْدَ اللہِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا حدیث کیا گیا مین یعنی پہونچی مجھے یہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹھے ہوے یعنی بغیر عذر کے آدھی نماز ہوتی ہے یعنی بہ نسبت کھڑے کے کہا راوی نے پس آیا مین حضرت کے پاس پس پایا مین نے انکو نماز پڑھتے بیٹھے ہوے پس رکھا مین نے ہاتھ اپنا حضرت کے سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نے کیا ہی واسطے تیرے اے عبد اللہ بن عمرو کہا مین نے خبر دیا گیا تھا مین اے رسول خدا کے کہ تحقیق فرمایا تمنے نماز آدمی کی بیٹھے ہوے برابر آدھی نماز کے ہی اور تم پڑھتے ہو بیٹھے ہوے فرمایا کہ ہان اسی طرح سے ہی ولیکن مین نہین مانند ایک کے تم مین سے روایت کی یہ مسلم نے ف عادت عرب کی ہی کہ جب کسی سے کوئی بات تعجب کی دیکھتے ہین تو اُسکے سر پر ہاتھ رکھ دیتے ہین پس انکے نزدیک یہ بات خلاف ادب کے نہین بلکہ ازراہ بے تکلفی اور بکمال الفت کے ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سے فارغ ہوے تو عبد اللہ نے ہاتھ سر مبارک پر رکھا تو تعجب سے کہا تعجب یہ ہی کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتے ہین پھر بیٹھ کر کیون نماز پڑھتے ہین پھر حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہی کہ یہ میری خصوصیات سے ہی کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسی طرح پڑھون مجھکو اورون پر قیاس نہ کرو اور تم اورون کو بیچ ع ۲ و عن سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَیْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سالم بن ابی الجعد سے کہ کہا ایک شخص نے قوم خزاعہ مین سے کاشکے مین نماز پڑھون اور آرام کرون پس گویا کہ لوگون نے عیب پکڑا اسپر پس کہا اُسنے سُنا ہی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تکبیر کہ نماز کی اے بلال راحت دے ہمکو ساتھ اُسکے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف پس آرام کرون مین یعنی ساتھ عبادت رب اپنے کے اور مناجات اُسکی کے اور تلاوت پڑھنے کلام اسکے کے اور بعض حاضرین نے عیب اس لیے پکڑا کہ یہ عبارت محتمل تھی دو معنون کی ایک یہ کہ آرام کرون مین ساتھ نماز کے اور دوسرے یہ کہ نماز سے آرام کرون یعنی نماز پڑھکر تمام سے ہو جاؤن پس مراد اسکی معنے اول تھے اور لوگ سمجھے کہ دوسرے معنی مراد ہین اور وہ خلاف ادب کے ہین پس انھون نے مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سُنا کر حضرت نے بھی فرمایا ہی اے بلال راحت دے ہمکو ساتھ نماز کے یعنی مشغول ہونا انکا نماز مین راحت تھا انکے لیے اسلیے کہ وہ گنتے تھے سوائے نماز کے اور اعمال دنیویہ کو رنج اور آرام پکڑتے تھے ساتھ نماز کے اسلیے کہ اسمین مناجات ہی اور اسی لیے فرمایا ہی قرة عینی فی الصلوة یعنی آنکھ میری ٹھنڈک نماز مین ہی ع ۲

باب الوتر

باب بیچ بیان نماز وتر کے ف اختلاف وتر مین درمیان علما کے دو باتون مین ہی اول یہ کہ سنت ہی یا واجب امام ابو حنیفہ کہتے ہین واجب ہی اور امام کہتے ہین سنت ہی اور دوسرا اختلاف یہ ہی کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر اماموں کے نزدیک ایک رکعت ہی اور ہمارے نزدیک تین رکعت اور حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتے ہین وہ دو رکعت پہلے اسکے پڑھکر سلام پھیرتے ہین اور اگرچہ تین پڑھین مکروہ ہی ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی اسکے لیے اسکو کہ نماز پڑھی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نماز رات کی دو دو رکعت ہے دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے شافعی اور ابو یوسف اور محمد رح نے کہ رات کو نفل پڑھے تو افضل یہی ہے کہ دو دو رکعتین پڑھے اور پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی اسکو کہ نماز پڑھی ہے کہا ابن ملک نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رات کی نماز مین پہلے جو دو دو رکعتین پڑھین تھین وہ نماز جفت تھی یہ ایک رکعت اسکو طاق کر دیگی اور یہ حدیث حجت ہے واسطے شافعی کے کہ انکے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے انتہی اور کہا طحاوی حنفی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ پڑھے ایک رکعت ساتھ دو رکعت کے پہلے اسکے پس یہ رکعت طاق کر دیگی پہلے شفع کو اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین ہے حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے ساتھ تحریمہ علیحدہ کے اور سلام علیحدہ کی یہ بھی ہے کہ نہی وارد ہوئی ہے بتیرا سے یعنی تنہا رکعت سے ملا علی قاری نے مرقاۃ مین یہ مضمون مفصل لکھا ہے بیان اختصار کے لیے اسی پر اکتفا کیا جو چاہے اسمین دیکھے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَکْعَۃٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی وتر ایک رکعت ہے ملی ہوئی ساتھ دوگانہ کے پہلے اسکے یہ معنی اسلیے کیے کہ تطبیق حاصل ہو جاوے سب حدیثون مین اور وقت مختار وتر کا اخیر رات مین ہے تاکید ذکر ملی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے اور اور حدیثین کہ دلالت رکھتی ہین اوپر ہونے وتر کے تین رکعت آگے آوینگے **وعن عائشۃ** قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْ ذٰلِکَ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات مین تیرہ رکعت وتر پڑھتے انمین سے ساتھ پانچ رکعت کے نہ بیٹھتے کسی رکعت مین یعنی تشہد کے لیے بیچ آخر اسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نماز آنحضرت کی رات مین کئی طرح پر آئی ہے ایک انمین سے یہ بھی ہے کہ آٹھ رکعتین پڑھتے تھے ساتھ چار سلامون کے اور پانچ رکعتین پڑھتے تھے متصل ساتھ نیت وتر کے ساتھ ایک تشہد کے اور ایک سلام کے اور یہ حدیث صریح ہے بیچ وصل پانچ رکعتون کے ساتھ ایک جلوس کے اور یہ مختلف فیہ ہے درمیان علما کے اور جو کہ قائل نہین ہین اسکے تاویل عدم جلوس کی ساتھ عدم سلام کے کرتے ہین یعنی سلام نہین پھیرتے تھے مگر آخر مین چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہے لم یسلم الا فی الآخر اور بعضے یہ تاویل کرتے ہین کہ جلوس دراز نہین کرتے تھے مگر آخر مین اور وصل چار رکعت سے زیادہ ساتھ ایک سلام کے جائز ہے باتفاق اور ہمارے نزدیک جائز ہے آٹھ رکعت تک بلا کراہت اور زیادہ اس سے جائز ہے ساتھ کراہت کے ہو و سوا **وعن سعد بن** ہِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰی قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنَّا نُعِدُّ لَہٗ سِوَاکَہٗ وَطَھُوْرَہٗ فَیَبْعَثُہُ اللّٰہُ مَا شَاءَ اَنْ یَبْعَثَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَیَتَسَوَّکُ وَیَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ تِسْعَ رَکَعَاتٍ لَا یَجْلِسُ فِیْھَا اِلَّا فِی الثَّامِنَۃِ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یَنْھَضُ وَلَا یُسَلِّمُ فَیُصَلِّی التَّاسِعَۃَ ثُمَّ یَقْعُدُ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا یُسْمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَتِلْکَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یَا بُنَیَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِثْلَ صَنِیْعِہٖ فِی الْاُوْلٰی فَتِلْکَ تِسْعٌ یَا بُنَیَّ وَکَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَحَبَّ اَنْ یُّدَاوِمَ عَلَیْھَا وَکَانَ اِذَا غَلَبَہٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِیَامِ اللَّیْلِ صَلّٰی مِنَ النَّھَارِ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً وَلَا اَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے سعد بن ہشام سے کہا گیا میں طرف حضرت عائشہؓ کے پس کہا میں نے اے ماں مسلمانوں کی خبر دو مجھکو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا حضرت عائشہؓ نے کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن کہا میں نے کیوں نہ پڑھا ہے کہا حضرت عائشہؓ نے پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن یعنی جو کچھ کہ قرآن میں ہے اخلاق وصفات مذکور ہیں حضرت نے وہ اپنے میں حاصل کیے تھے کہا میں نے اے ماں مومنوں کی خبر دو مجھکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی وقت اور کیفیت اور عدد رکعات انکے سے پس کہا تھی میں تیار کرتی واسطے حضرت کے مسواک انکی اور پانی وضو انکے کا پس اٹھاتا انکو اللہ جب چاہتا یہ کہ اٹھاوے انکو رات کو پس مسواک کرتے یعنی پہلے وضو کے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے نو رکعتیں نہ بیٹھتے انمیں مگر آٹھویں رکعت میں پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے یعنی التحیات پڑھتے کہ التحیات میں ذکر اور حمد اور دعا ہے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پس پڑھتے نویں رکعت پھر بیٹھتے پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اسکی اور دعا مانگتے اس سے یعنی دعاے متعارف پڑھتے پھر پھیرتے سلام کہ سناتے ہمکو یعنی پکار کر سلام پھیرتے کہ ہم سنتے پھر پڑھتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹھے ہوے پس ہوئیں یہ گیارہ رکعتیں اے بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہونچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور پھیل گیا گوشت پڑھتے تھے وتر سات رکعتیں اور کرتے دو رکعتوں میں مانند کرنے اگلے کے پہلی صورت میں یعنی اسی طرح بیٹھ کر پڑھتے پس یہ ہوئیں نو رکعتیں اے بیٹے میرے اور تھے نبی اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کوئی نماز دوست رکھتے یہ کہ ہمیشگی کریں اسپر اور تھے جبکہ غالب ہوتی انکو نیند یا بیماری یعنی مانع ہوتے کھڑے ہونے رات کے سے پڑھتے اول روز میں بارہ رکعتیں اور نہیں جانتی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک رات میں اور نہیں جانتی میں کہ نماز پڑھی ہو کسی رات میں صبح تک یعنی اول سے آخر تک اور نہیں جانتی میں کہ روزے رکھے ہوں سارے مہینے سوائے رمضان کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** جب نماز پڑھتے حضرتؐ اور اسی طرح اور عبادت کرتے تو ہمیشگی کرتے اسپر اور ترک کرنا اسکا ہوتا بسبب عذر کے یا بیان جواز کے اور روزے رکھے ہوں سارے مہینے اور حضرت عائشہؓ ہی سے جو روایت ہے کہ حضرتؐ سارے شعبان میں روزے رکھتے تھے تو اسکو واضح کر دیا ہے ایک اور روایت نے کہ ان سے ہے کہ اکثر شعبان میں روزے رکھتے پس نہ ہوا تعارض اور پڑھنا دو رکعتوں کا بعد وتر کے اکثر حدیثوں میں آیا ہے لیکن ظاہر یہ حدیثیں معارض معلوم ہوتی ہیں اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس موضع اس تعارض کا مشکل پڑا ہے بہت علماء پر پس امام مالک منکر ہوے ہیں حدیث دو رکعتوں بعد وتر کی کے اور کہا ہے کہ صحیح نہیں ہے یہ حدیث اور امام احمد نے کہا ہے کہ میں نہ پڑھتا ہوں ان دو رکعتوں کو اور نہ منع کرتا ہوں کسی کو ان سے اور جمہور علما قائل ہیں انکے بسبب ثابت ہونے حدیثوں صحیح کے انمیں پس تطبیق انمیں دو طرح سے دی ہے ایک تو یہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا میں صلوۃ سے مراد اور نوافل ہیں سوائے ان دو رکعتوں کے یعنی سوائے ان دو رکعتوں کے اور نوافل بعد وتروں کے نہ پڑھا کرو اور دوسرے یہ کہ کبھی یہ دو رکعت پڑھا کرے اور کبھی ترک کرے پڑھا کرے تاکہ عمل دونوں پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہے استحباب پر نہ وجوب پر پھر اختلاف ہے اسمیں کہ آیا ادا کرنا دو رکعتوں کا بعد وتر کے اول شب میں تھا یا آخر شب میں پس حدیث ابو امامہ کی مطلق واقع ہوئی ہے کہ اسمیں اسی قدر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں بعد وتر کے بیٹھکر پڑھتے تھے اور یہ نہیں کہا کہ اول شب پڑھتے تھے یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہے کہ یہ بر تقدیر ادا کرنے وتر کے ہے اول شب میں اور یہ دونوں حدیثیں آگے اس باب میں آوینگی اور حدیثیں بخاری اور مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہیں کہ بر تقدیر قیام کے تھا یعنی تہجد پڑھتے تو بعد وتروں کے یہ بھی پڑھتے صحیح یہی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ دو رکعتیں ملحق وتر کی ہیں اور قائم مقام سنتوں وتر کے ہیں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو اپنی آخر نماز اپنی بیچ رات کے وتر کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** امر اس میں استحباب کے لیے ہے اور شرح اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہو ۱۲ ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلدی کرو صبح سے ساتھ وتر کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی وتر صبح سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو ہمارے نزدیک یہ امر وجوب کے لیے ہی اور اگر رات کو وتر رہ جائین تو قضا ان کی واجب ہی کہ دن کو پڑھ لے ۱۲ ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرے اس سے کہ نہ اٹھیگا آخر رات میں پس چاہیے کہ وتر پڑھ لے اول شب اور جو امید رکھے اٹھنے کی آخر رات میں پس چاہیے کہ وتر پڑھے پچھلی رات کو اسلیے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہے یعنی حاضر ہوتے ہین فرشتے رحمت کے اور انوار و برکات اور یہ یعنی وتر آخر رات کے بہتر ہین روایت کی یہ مسلم نے **ف** وتر آخر رات کے بہتر ہین اسلیے کہ ثواب اوسکا بہت ہوتا ہی بسبب حاضر ہونے ملائکہ رحمت اور برکت کے اور واقع ہونے انکے افضل وقت مین ۱۲ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا ہر حصہ رات کے مین پڑھی وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات مین بھی اور بیچ رات مین بھی اور آخر رات مین بھی اور آخر عمر مین ٹھہرا وتر پڑھنا حضرت کا سحر کے وقت مین کہ وہ چھٹا حصہ رات کا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ تین باتون کے روزہ رکھنے تین دن کے ہر مہینے مین اور پڑھنے دو رکعتین ضحیٰ کی اور یہ کہ پڑھون مین وتر پہلے اس سے کہ سوؤن مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** روزے تین دن کے یعنی ایام بیض کے تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین تاریخ اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک روزہ اول مہینے مین اور ایک درمیان مہینے مین اور ایک آخر مہینے مین اور بعضون نے کہا ہر روزہ ہر عشرہ کے اول مین اور بعضون نے کہا مطلق یعنی سارے مہینے مین جب چاہے رکھے اور دو رکعتین ضحیٰ کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہونے کے پڑھی جاتی ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنیٰ درجہ اسکا ہی اور اکثر اشراق کی چھ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابوہریرہ کو اول شب مین پڑھنے اس لیے فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتے تھے حضرت کی حدیثون کے یاد کرنے مین اور تکرار کرنے انکے مین پس بہت رات بیت جاتی تھی آخر رات مین اٹھنا مشکل تھا اور بسبب اسی شغول علم کے ضحیٰ کی بھی دو رکعتین پڑھنے کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہی اور عبادت سے ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ آخِرِهِ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ آخِرِهِ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً رَوَاهُ

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اَلْفَصْلَ الْاَخِیْرَ روایت ہے غضیف بن حارث سے کہ کہا کہ میں نے واسطے عائشہؓ کے کیا دیکھا تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تھے غسل کرتے جنابت سے اول رات یا آخر رات یعنی جماع کرتے تھے نماز اُٹھتے تھے یا سو رہتے تھے اور جب تہجد کے لیے اُٹھتے نہاتے کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر اوقات نہاتے اول شب اور اکثر اوقات نہاتے آخر شب کہا میں نے اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کی امر دین میں وسعت کہا میں نے تھے وتر پڑھتے اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر پڑھتے وتر اول شب اور اکثر پڑھتے وتر آخر شب کہا میں نے اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف ہو اللہ کے لیے کہ جس نے کی آسانی امر دین میں وسعت کہا میں نے پکار کر پڑھتے تھے قرأۃ یا آہستہ تہجد میں یا مطلق کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر پکار کر پڑھتے تھے اور اکثر آہستہ کہا میں نے اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جس نے کی آسانی امر دین میں وسعت روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ اخیر یعنی جسمیں ذکر قرأۃ کا ہے **ف** لفظ اللہ اکبر غضیف نے از راہ تعجب اور خوشی کے کہا **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ قَالَتْ کَانَ یُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ وَلَمْ یَکُنْ یُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ساتھ کتنی رکعتوں کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے کہا حضرت عائشہؓ نے تھے وتر پڑھتے حضرت ساتھ چار رکعت کے اور تین رکعت کے اور چھ اور تین اور آٹھ اور تین اور دس اور تین کے اور نہیں وتر پڑھتے کم سات سے اور نہ زیادہ تیرہ سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ چار رکعت کے اور تین کے یعنی چار رکعت تہجد کی ہوتی تھیں اور تین وتر کی سب سات ہوئیں تین کے اوپر کی رکعتوں کو مجازاً وتر کہا اسی طرح چھ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوئیں اور آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئیں اور دس تہجد کی اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئیں اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ وتر کی تین رکعتیں ہوتی تھیں اور نہیں وتر پڑھتے تھے کم سات سے یعنی غالباً الا پانچ رکعتیں بھی ثابت ہوئی ہیں اور نہ تیرہ سے زیادہ یعنی غالباً والا پندرہ رکعتیں بھی ثابت ہوئی ہیں **وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہے یعنی لازم ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** حق کے معنی ہیں ثابت اور واجب پس ابوحنیفہ حق کے معنی لیتے ہیں واجب اور امام شافعی لیتے ہیں ثابت یعنی ثابت ہے سنت سے اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہیں سفیان ثوری اور اماموں نے اور تین رکعت اختیار کی ہیں امام ابوحنیفہ نے اور ایک رکعت امام شافعی اور اماموں نے **وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ** اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو پس وتر پڑھو اے اہل قرآن کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اللہ وتر ہے یعنی یکتا ہے ذات وصفات میں پس نہیں ہے کوئی مثل اسکا اور یکتا ہے اپنے افعال میں پس نہیں کوئی شریک اسکا اور نہ مددگار دوست رکھتا ہے وتر کو یعنی ثواب دیتا ہے اسپر اور قبول کرتا ہے اسکو حاصل یہ کہ اللہ یکتا ہے اس مناسبت سے دوست رکھتا ہے عدد طاق کو پس وتر بھی طاق ہے اُسکو دوست رکھتا ہے اور ثواب دیتا ہے اسپر اور آنحضرت رعایت اس عدد کی اکثر افعال میں کرتے تھے اور اسمیں اشارہ اسپر بھی ہے کہ دوست رکھتا ہے انقطاع کرنیوالے کو ماسوائے اللہ کے اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان لائے قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنے والے ہوئے اسمیں تنبیہ ہے اوپر لازم کرنے تعلیم ارت کے اور پڑھنے قرآن کے اسمیں

وعن خارجة بن حذافة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله امدكم بصلوة هي خير لكم من حمر النعم الوتر جعله الله لكم فيما بين صلوة العشاء الى ان يطلع الفجر رواه الترمذي وابو داود

اور روایت ہے خارجہ بن حذافہ سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے امداد کی تمکو یعنی زیادہ کی ہے نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے سرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے درمیان نماز عشا کے نکلنے فجر تک یعنی وقت اسکا اسکے بیچ میں ہے جب چاہے پڑھ لے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** سرخ اونٹوں کو اہل عرب بہت عزیز رکھتے ہیں اور بہت عمدہ جانتے ہیں تمام اموال میں انکے رغبت دلانے کے لیے حضرت نے یہ بات فرمائی پس مراد یہ ہے کہ یہ نماز بہتر ہے تمام متاع دنیا سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر واجب ہیں اور پہلے عشا سے پڑھنا انکا جائز نہیں ہے ع ع **وعن** زيد بن اسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن وتره فليصل اذا اصبح رواه الترمذي مرسلا اور روایت ہے زید بن اسلم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو جاوے غافل ہو کر وتر اپنے سے پس چاہیے کہ پڑھے جس وقت کہ صبح ہو روایت کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** جب صبح ہو تو پہلے فرض فجر کے قضا وتر کی پڑھے اگر صاحب ترتیب ہے اور ممکن ہو پڑھنا اسکا یعنی اتنا وقت ہو کہ وتر پڑھ سکتا ہے اور اگر ممکن نہو پڑھنا اسکا تو بعد نماز فجر کے پڑھے اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے اول پڑھے چاہے بعد ع ع **وعن** عبد العزيز بن جريج قال سألنا عائشة بأي شيء كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يقرأ في الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية بقل يا ايها الكافرون وفي الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتين رواه الترمذي وابو داود ورواه النسائي عن عبد الرحمن بن ابزى ورواه احمد عن ابي بن كعب والدارمي عن ابن عباس ولم يذكرا والمعوذتين اور روایت ہے عبد العزیز بن جریج سے کہ کہا پوچھا ہم نے حضرت عائشہ سے کہ کون سی سورت پڑھتے تھے وتر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ نے کہ پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ نسائی نے عبد الرحمن بن ابزی سے اور روایت کی یہ احمد نے ابی بن کعب سے اور دارمی نے نقل کی ابن عباس سے اور نہیں ذکر کیا احمد اور دارمی نے لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ ہی تیسری رکعت میں پڑھنی روایت کی ہے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ حنفیوں نے اخیر کی روایت پر عمل کیا ہے کہ تیسری رکعت میں فقط قل ہو اللہ پڑھتے ہیں چنانچہ حضرت عائشہ سے بھی ایک روایت آئی ہے کہ حضرت تیسری رکعت میں قل ہو اللہ ہی پڑھتے تھے اور بیان جو حضرت عائشہ سے روایت منقول ہوئی اسپر عمل اسلیے نہیں کرتے ہیں کہ اسکی سند میں کچھ خلل ہے اور دوسرے یہ کہ جو یہ ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ اخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتوں سے دراز نہ کرتے تھے اور بہت سی دلیلیں ملا علی قاری نے لکھی ہیں جو چاہے مرقاۃ میں دیکھ لے اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر کی تینوں رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے ع ع **وعن** الحسن بن علي قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن في قنوت الوتر اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك تقضي ولا يقضى عليك انه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي

اور روایت ہے حضرت حسن بن علی سے کہ کہا سکھلائے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے کلمے کہ کہوں میں انکو بیچ

قنوت وتر کے یا الٰہی ہدایت کر مجھکو بیچ زمرہ ان لوگون کے ہدایت کیا تو نے انکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت مین رکھ مجھکو آفتون دنیاوی اور آخرت کی سے بیچ ضمن ان لوگون کے کہ عافیت مین رکھا تو نے انکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ ان لوگون کے کہ کارسازی کی تو نے انکی اور برکت دے میرے لیے اس چیز مین کہ دی ہے تو نے یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجھکو برائی اُس چیز کی سے کہ مقدر کی تو نے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہین حکم کیا جاتا تجھپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے اُسکو بابرکت ہے تو اے رب ہمارے یعنی کثرت سے ہے خیر تیری عالمین مین اور بلند ہے تو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** کہون مین قنوت وتر مین بیان مطلق ہو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہ ہے کہ تمام سال مین پڑھنا اولیٰ ہے جیسے کہ مذہب ہمارا ہے اور شافعی مقید کرتے ہین قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کے اور ہدایت کر یعنی ثابت رکھ ہدایت پر یا زیادہ کر مجھکو اسباب ہدایت کے یعنی پہونچنے کے اعلیٰ مراتب کو اور نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کے مبتلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اُسکو ذلیل کرے اور خوار جانے لیکن حقیقت مین اللہ کے نزدیک اُسی کی عزت ہوتا ہے جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو آرہ سے چیرا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہ سب امتحانات اللہ تعالیٰ کے ہین غرض یہ کہ لوگون کے ذلیل کرنے سے اولیا اللہ ذلیل نہین ہوتے اللہ کے نزدیک وہ عزت والے ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملہ کے بعد ولا یعز من عادیت بھی آیا ہے اور بعضی روایت مین بعد تعالیت کے نستغفرک ونتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکے وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہے اور قنوت شافعیہ یہی ہے کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑھتے ہین اور ہمارے نزدیک اللھم انا نستعینک آخر تک ہے اور کہا بعض علماء نے کہ افضل یہ ہے کہ دونون پڑھے اور کہا ابن ہمام نے کہ یہان مختلف فیہ تین باتین ہین ایک تو یہ کہ قنوت وتر مین پہلے رکوع کے پڑھے یا بعد اسکے اور دوسرے یہ کہ قنوت وترون مین تمام سال پڑھے یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسرے یہ کہ قنوت سوائے وتر کے اور نماز مین پڑھے یا نہین پس امام شافعی تو کہتے ہین کہ قنوت بعد رکوع کے پڑھے اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ پہلے رکوع کے اور دونون سند پکڑتے ہین حدیثون سے لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہے جو چاہے مرقات مین دیکھ لے اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین ہووے گا ان شاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ع •

وعن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر مین کہتے پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تھے حضرت یہ تین بار بلند کرتے تھے آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کے عبد الرحمن بن ابزی سے اُسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہ کہا تھے کہتے حضرت جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیسری بار مین **ف** دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ والروح بھی آیا ہے یعنی یون ہے سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح ۱۲ ع •

وعن عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ آخر وتر اپنے کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات تیری کے اوصاف تیرے سے یعنی غضب وغیرہ سے نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنی مجھ مین طاقت نہین کہ تیری تعریف کر سکون تو ویسا ہی ہے

جیسے تعریف کی تو نے ذات اپنی کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ دعا حضرت پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں بعد رکوع کے قومہ میں امام مالکؒ اسی کے قائل ہیں اور بعضوں نے کہا بعد سلام کے پڑھتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے پہلے سلام کے التحیات میں پڑھتے اور بعضوں نے کہا سجود میں اور نسائی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ پڑھتے تھے حضرت اسکو جب نماز سے اپنی فارغ ہوتے اور جگہ پکڑتے بستر پر اور کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے ایک جماعت علما کی سے کہ توقیت نہ کرے دعاے قنوت میں یعنی ایک ہی دعا پڑھنی نہ مقرر کرے اسلیے کہ مقرر کرنے میں دعا زبان پر جاری ہوتی ہے بغیر صدق اور رغبت کے پس نہیں حاصل ہوتا اس سے مقصود اور اور علما نے کہا ہے کہ یہ حکم بیچ غیر اللھم انا نستعینک کے ہے یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہیں اسکے سوا اور دعاؤں کو مقرر نہ کرے کبھی کوئی پڑھے کبھی کوئی اسلیے کہ صحابہ نے اتفاق کیا ہے اللھم انا نستعینک کے پڑھنے پر اور اگر سوا اسکے اور قنوت پڑھے تو بھی جائز ہے اور اسی طرح محیط میں اللھم اھدنا کو بھی مستثنی کیا ہے یعنی توقیت اسکی بھی منع نہیں اور جو کوئی قنوت نہ یاد رکھتا ہو پڑھے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہا ابو لیث نے کہ تین بار پڑھے اللھم اغفرلی ۱۲ ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۱۲ ع ح

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطے انکے کیا ہے واسطے تمہارے بیچ امیر المومنین معاویہ کے یعنی کیا فتویٰ دیتے ہو انکے اس فعل میں کہ نہیں وتر پڑھتے مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا انہوں نے تحقیق وہ فقیہ ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑھے معاویہ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت اور نزدیک انکے تھا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی انکو کہا ابن عباس نے چھوڑ دے انکو اسلیے کہ انہوں نے صحبت رکھی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی شاید انہوں نے دیکھی ہو حضرت سے وہ چیز کہ نہیں دیکھی اور نے روایت کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر کہ کہ حضرت معاویہ نے ایک ہی رکعت پڑھی ہوگی اسلیے انکار کیا دیکھنے والے نے کہ اور صحابہ تو تین رکعت پڑھتے ہیں یہ ایک رکعت کیوں پڑھتے ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہوگی ملی ہوئی ساتھ دوگانہ کے پہلے اسکے پس اس صورت میں انکار اوپر اس کے ہے کہ اکتفا کیا ہوگا انہوں نے وتر پر اور ترک کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشا کو ۱۲ ع ح

وعن بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے وتر حق ہے یعنی واجب ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہیں ہم میں سے یعنی ہمارے تابعین سے وتر حق ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہیں ہم میں سے وتر حق ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہیں ہم میں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر واجب ہے جیسے کہ حنفی کہتے ہیں ۱۲ ع ح

وعن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہے وتر سے یا بھول جاوے اسکو پس چاہیے کہ پڑھے یعنی قضا اسکی جس وقت کہ یاد آوے یا جس وقت کہ جاگے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے وجوب پر ۱۲ ع ح

وعن مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ أَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُهُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاہُ فِی الْمُؤَطَّاءِ اور روایت ہے مالک سے پہونچی انکو یہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمرؓ سے حال وتر کا کہ کیا واجب ہے

وہ یعنی یا سنت ہے پس عبداللہ نے تحقیق وتر پڑھے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں مسلمانوں نے یعنی صحابہ نے پس شروع کیا

اُس شخص نے تکرار کرتا تھا اُن سے اور عبداللہ کہتے تھے وتر پڑھے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے ہیں مسلمانوں نے روایت کی یہ موطا

میں **ف** اکتفا کی ابن عمرؓ نے ساتھ دلیل کے رسول سے گویا کہ کہا کہ وہ واجب ہے ساتھ دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اجماع اہل

اسلام کے اور صریح واجب نہ کہا احتیاطًا اسلیے کہ نُسنا تھا حضرت سے اسمین کچھ اور وہ شخص تکرار کرتا تھا واسطے طلب کرنے جواب صریح کے **وعن**

عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَءُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تین رکعت

پڑھتے انمین نو سورتین مفصل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین تین سورتین آخر انکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہ ترمذی نے **ف** بعضی روایتوں میں تفصیل

اس مجمل کی اسطرح آئی ہے کہ پڑھتے تھے حضرت پہلی رکعت میں الہکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت میں والعصر اور اذا جاء اور

انا اعطینا اور تیسری رکعت میں قل یا اور ت اور قل ہو اللہ احد **وعن** نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ

فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ

رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا میں ساتھ ابن عمرؓ کے مکہ میں اور آسمان پر تھا ابر پس ڈرے صبح ہو جانے سے پس وتر پڑھا ایک رکعت پھر کھل گیا

ابر پس دیکھا کہ ہے رات پس دوگانہ کیا اس رکعت کو ساتھ ایک اور رکعت کے پھر پڑھتے گئے دو دو رکعتیں پھر جب کہ خوف کیا صبح ہو جانے کا وتر پڑھا

ایک رکعت نقل کی یہ مالک نے **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ

جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ

ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم یعنی آخر عمر میں نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنی رات میں یا دن میں پس پڑھتے قرآن بیٹھے ہوئے یعنی بسبب قرأت اول کے پس جس وقت کہ باقی رہتا قرآن سے

قدر تیس آیت کے یا چالیس آیت کے کھڑے ہوتے اور پڑھتے کھڑے کھڑے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کرتے دوسری رکعت میں مانند اسکے

روایت کی یہ مسلم نے **ف** بعض نماز بیٹھے بھی جائز ہے بالاتفاق اور عکس اسکا نہیں جائز یعنی اول کھڑے پھر بیٹھ کر پڑھنا اسکا باب السنن میں بیان ہو چکا اور وجہ مناسبت اس حدیث کی

ساتھ باب کے نہیں ظاہر ہوتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وتر کا ہے **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہے

ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے پیچھے وتر کے دو رکعتیں روایت کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے پڑھتے دو رکعتیں ہلکی بیٹھے ہوئے **ف**

شرح اسکی اوپر بیان ہو چکی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ

فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم پڑھتے وتر ایک رکعت پھر پڑھتے دو رکعتیں پڑھتے انمیں قرآن بیٹھے ہوئے پس جس وقت کہ ارادہ کرتے کہ رکوع کریں اٹھ کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے روایت کی

یہ ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن حجرؒ نے اسمین منافی نہیں ہے پہلی حدیث کے اسلیے کہ کبھی پڑھتے تھے انکو بیٹھے ہوئے بغیر کھڑے ہونے کے اور کبھی کھڑے

ہو جاتے وقت ارادہ رکوع کے **وعن** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ

وَثِقَلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَاِلَّا كَانَتَا لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور سعد ہے ثوبان سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہے پس جب وتر پڑھے ایک تمہارا سو نہ سکے یا تو بخلاف افضل کے یا واسطے نہ اعتماد ہونے کے ساتھ جاگنے کے آخر رات کو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں پس اگر اٹھا رات کو نماز تہجد کے لیے تو بہتر ہے اور اگر نہ اٹھا ہوگی یہ دو رکعتیں کافی اسکے لیے یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اسکے لیے حاصل ہو جاتا ہے اُن سے روایت کی ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے یہ دو رکعت پیچھے وتر کے بیٹھے ہوئے پڑھتے انمیں اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون روایت کی یہ احمد نے

باب القنوت

باب ہے بیچ بیان قنوت کے **ف** قنوت کے کتنے معنے آئے ہیں طاعت کو بھی کہتے ہیں اور خشوع کو بھی اور قیام نماز کو بھی اور دعا کو بھی اور اس جگہ مراد دعا مخصوص ہے پس شافعیہ کے نزدیک دعائے قنوت اللہم اہدنی آخر تک ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہمارے نزدیک اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ ہے کہ ثابت کیا ہے اسکو ہمارے علما نے ساتھ طریق صحیح کے طبرانی وغیرہ سے اور شیخ ابن ہمام ابو داؤد سے لائے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بددعا کرتے تھے مضر پر تو آئے انکے پاس جبرئیل اور اشارہ ساتھ سکوت کے کیا اور کہا اے محمد خدائے تعالی نے تجھکو بدکہنے والا اور لعنت کرنے والا نہیں پیدا کیا ہے تجھکو واسطے رحمت عالمین کے بھیجا ہے پھر پڑھی یہ آیت لیس لک من الامر شی یعنی نہیں تجھکو کچھ دخل اس چیز میں بعد ازاں جبرئیل نے سکھائی یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی بھی اسکو کتاب عمل الیوم واللیلہ میں لائے ہیں ساتھ اختلاف بعضے لفظوں کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَلْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت ارادہ کرتے یہ کہ بددعا کریں کسی کو یا دعا دیں کسی کو تو قنوت پڑھتے پیچھے رکوع کے پس بعضے وقت کہتے جس وقت کہ کہہ چکتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الٰہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو اس عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کے یعنی کر عذاب اپنا انپر اسطرح کہ مسلط کر انپر قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت میں بیچ مصر کے ہوا تھا پکار کر کہتے یہ اور تھے کہتے بیچ بعضی نماز اپنی کے یا الٰہی لعنت کر تو فلانے کو اور فلانے کو کہتے تھے یہ واسطے قبائل عرب کے کہ کافر تھے یہاں تک کہ اتاری اللہ نے یہ آیت نہیں واسطے تیرے امر سے کچھ آخر تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضے اصحاب کہ گرفتار تھے کفار کی قید میں انکی نجات کے لیے حضرت دعا کرتے تھے اور بعضے کفار قبائل عرب کے لیے بددعا کرتے چنانچہ ولید بن ولید قرشی مخزومی بھائی خالد بن ولید کے کہ وہ بدر کے کافر تھے انکو عبداللہ بن جحش نے قید کیا پس آئے بھائی انکے خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چھڑا کر کے لے گئے وہاں جاکر ولید مسلمان ہوئے لوگوں نے کہا کہ مسلمانوں میں تھا تو پہلے فدیہ کے کیوں نہ مسلمان ہوا مال بھی ہاتھ لگتا اور اسلام بھی کہا خوف آیا مجھے

کہ لوگ مکے مین قید سے چھوٹ کیا اور اسلام سے صبر ہی سے لایا بس بھائیون نے اُسکو قید کیا اور ایذا دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے انکی
نجات کے لیے پس وہ بھاگ نکلے ہاتھ سے اور حضرت پاس حاضر ہوئے اور سلمہ بن ہشام بھائی ابو جہل کے قدیم الاسلام تھے انکو بھی کافرون نے مکے مین
قید کیا تھا اور عذاب دیتے تھے وہ بھی نکلے ہاتھ سے بھاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئے اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی بھائی تھے ابو جہل کے اخیافی یعنی مان
کی طرف سے اور قدیم الاسلام تھے پہلے ہجرت سے مسلمان ہو کر حبشہ مین ہجرت کر گئے پھر مدینہ مین آئے بعد ہجرت کے پس ابو جہل مدینہ مین آیا اور کہا
کہ تیری مان نے قسم کھائی ہے کہ سایہ مین نہین بیٹھے گی جب تک تجھے دیکھیگی نہین پس عیاش مان کی محبت سے اُسکے ساتھ مکے مین آئے ابو جہل نے اُسکو
باندھا اور بند کیا پس بھاگے اور مدینے مین آئے آخر کو تبوک مین شہید ہوئے یہ مثال اسکی تھی کہ حضرت قنوت مین مومنون کے لیے دعا کرتے تھے
اور بددعا کی مثال یہ ہے اللّٰھم اشدد وطأتک علیٰ مضر حضرت کی بددعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہے کہ ہڈیان مردار کی کھاتے تھے
اور حاصل آیت کا یہ ہے کہ حضرت کو بددعا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہو چکی ہے اور کہا طیبی نے کہ جب اترے کوئی
حادثہ مانند قتل دشمن کے یا قحط کے یا وبا کے یا پیاس کے یا ضرر ظاہر کے مسلمانون مین اور مانند اسکے کے قنوت پڑھین لوگ تمام نمازون فرض مین انتہی اور یہ
حنفیون کے نزدیک بھی جائز ہے وقت اترنے حادثہ کے شرع **وعن** عاصم الاحول قال سألت انس بن مالك عن
القنوت في الصلوٰة كان قبل الركوع او بعده قال قبله انما قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعد الركوع شهرا انه كان بعث اناسا يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا يدعو عليهم متفق عليه
اور روایت ہے عاصم احول سے کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے حال قنوت کا نماز مین کہ پہلے رکوع کے تھی یا بعد رکوع کے کہا پہلے
رکوع کے نہین قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے یعنی صبح مین یا سب نمازون مین مگر مہینا بھر تحقیق بھیجے تھے حضرت نے کتنے لوگ
کہا جاتا تھا انکو قرا کہ ستر شخص تھے پس شہید کیے گئے سبب اسکے پس قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے مہینا بھر بددعا کرتے تھے اوپر
قتل کرنے والون قرا کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حال قنوت کا نماز مین یعنی صبح کی نماز مین یا وتر مین یا سب نمازون مین وقت ہونے
حادثہ کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ پڑھنا قنوت کا بعد رکوع کے منسوخ ہوا یہی مذہب ہے ابو حنیفہ رح کا اور بھیجے تھے یعنی طرف بعضے قبیلون کی
واسطے تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنے آدمی کہ کہا جاتا تھا انکو قرا بسبب بہت پڑھنے اور یاد کرنے قرآن کے کہ ستر شخص تھے اہل صفہ سے عرب
زاہد رہتے تھے صفہ مسجد مین اور سیکھتے تھے قرآن اور علم اور باوجود اسکے تھے وہ مددگار مسلمانون کے بسبب کمال شجاعت کے جب اترتا ایسا حادثہ اور
بعضے لکڑیان لا کر بیچتے تھے اور خریدتے ساتھ اسکے طعام واسطے اہل صفہ کے اور شب کو دور کرتے قرآن کا پس انکو بھیجا تھا حضرت نے طرف اہل نجد کے
تاکہ دعوت کرین انکو طرف اسلام کے اور پڑھاوین انکو قرآن پس جب اترے وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک موضع ہے درمیان مکہ اور عسفان کے
قتل کیا انکو عامر بن طفیل اور رعل اور ذکوان اور قارہ نے کہ نہ نجات پائی انمین سے مگر کعب بن زید انصاری نے سو بھی اسطرح کہ ایک رمق جان
باقی تھی اور انھون نے گمان کیا کہ مر گئے پس وہ جیتے رہے یہان تک کہ دن خندق کے شہید ہوئے اور انھین سے ایک عامر بن فہیرہ تھے کہ
کہ نہ پایا گیا بدن انکا انکو ملائکہ نے دفن کر دیا پس انپر حضرت نے بہت غم کیا کہ انس کہتے تھے کہ ہم نے نہین دیکھا حضرت کو کہ غمگین ہوئے ہون
کسی پر جیسا غمگین ہونے کے انپر اور حضرت انکے قاتلون پر قنوت مین بددعا کرتے رہے مہینے بھر تک اور یہ واقعہ سنہ ۴ ہجری مین ہے حدیث صحیح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عباس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم

شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینا بھر متصل یعنی ہر روز بیچ ظہر کے اور عصر کے اور مغرب کے اور عشا کے اور نماز صبح کے جس وقت کہ کہتے لفظ سمع اللہ لمن حمدہ کا آخر کی رکعت میں بد دعا کرتے اوپر کئی قبیلوں کے بنی سلیم سے رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور آمین کہتے جو پیچھے ہوتے یعنی مقتدی روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قنوت مخصوص نہیں ہے ہر اوقات میں بلکہ جب اترے مسلمانوں پر حادثہ قسم قحط یا غلبہ دشمن وغیر ذلک سے تو پڑھے ۱۲ ع ۔ **وَعَنْ اَنَسٍ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی مہینا بھر یعنی بعد رکوع کے پھر چھوڑ دیا اسکو یعنی فرضوں میں بالکل پڑھنی چھوڑ دی یا بعد رکوع کے پڑھنی چھوڑ دی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اکثر اہل علم اسی پر ہیں کہ نہیں ہے قنوت نماز صبح میں اور نہ اور نمازوں میں سوائے وتر کے سند انکی یہ حدیث اور اور حدیثیں بہت ہیں کہ دلالت کرتی ہیں ترک قنوت پر چنانچہ مرقات میں تفصیل مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے اور مالک اور شافعیہ کہتے ہیں کہ قنوت پڑھے نماز صبح میں ہمیشہ اور سب نمازوں میں پڑھے اگر واقع ہو کوئی حادثہ ۱۲ ع ۔ **وَعَنْ** اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ کہا کہا میں نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے تحقیق پڑھی تونے نماز پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے اور علیؓ کے پیچھے اس جگہ یعنی کوفہ میں قریب پانچ برس کے کیا تھے وہ قنوت پڑھتے کہا اے بیٹے میرے قنوت بدعت ہے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ابو مالک نے اپنے باپ سے پوچھا کہ کیا حضرت اور خلفاء اربعہ قنوت پڑھتے تھے صبح کی نماز میں اور اور نمازوں میں جیسے کہ اب بعضے آدمی پڑھتے ہیں انھوں نے کہا اے بیٹے میرے یہ جو لوگ پڑھتے ہیں اور مواظبت اسپر کرتے ہیں بدعت ہے اور حضرت نے اسکو پڑھا تھا سوائے ایک مہینے کے بعد ازاں ترک کیا جیسے کہ اوپر گذرا یہ حدیث دلیل ہے امام ابو حنیفہ کی اور شافعیہ کہتے ہیں کہ روایتیں قنوت نہ پڑھنے کی سب ضعیف ہیں لیکن ملا علی قاری نے خوب خوب جواب دیے ہیں اور خلفاء اربعہ سے اکثر روایتیں اسی طرح کی نقل کی گئی ہیں جو چاہے انکی شرح میں اس مقام کو دیکھ لے ۱۲ ع ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ الْحَسَنِ** اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ يَتَخَلَّفُ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَيٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے حسن بصری سے یہ کہ عمرؓ بن الخطاب نے جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر بیس تھے ابی نماز پڑھاتے انکو بیس راتوں کو اور نہ قنوت پڑھتے وتر میں ساتھ انکے مگر بیچ آدھے اخیر رمضان کے پس جس وقت ہوتا دہا آخر کا پیچھے رہتے ابی پس پڑھتے نماز یعنی تراویح اپنے گھر میں پس کہتے لوگ بھاگ گئے ابی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور پوچھے گئے انس بن مالک پڑھنے قنوت کے سے پس کہا قنوت پڑھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رکوع کے اور ایک روایت میں ہے کہ قنوت پڑھی پہلے رکوع کے اور پیچھے اسکے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جمع کیا

لوگوں کو ابی پر کہ حفظ کیا تھا انھوں نے تمام قرآن حضرت کے زمانہ میں اور بڑے قاری تھے اور سید القراء کہلاتے تھے یعنی رمضان میں انکو فرمایا کہ تراویح میں امام ہو ویں لوگوں کے اور لوگ انکا اقتدا کریں اور یہ دونوں حدیثیں حسن بصری کی دلیل ہیں شافعیہ کے لیے پہلی دلیل ہے اسپر کہ قنوت نصف اخیر رمضان میں پڑھے اور مشائخ ہمارے کہتے ہیں کہ حدیثیں قنوت پڑھنے کی وتر میں مطلق یعنی بغیر تخصیص رمضان کے بہت آئی ہیں میں عمل انکا اولی اور راجح ہوگا اور وتر ہمیشہ پڑھی جاتی ہے مخصوص ساتھ رمضان کے نہیں پس قنوت بھی ہمیشہ پڑھنی چاہیے اور دوسری حدیث دلیل ہے اوپر پڑھنے قنوت کے بعد رکوع کے پس اسکا جواب ہمارے علماء یہ دیتے ہیں کہ حدیثیں بیچ قنوت پڑھنے کے پہلے رکوع کے بہت آئی ہیں اور عمل صحابہ کا بھی ہو افق اسکے نقل کیا گیا ہے اور کچھ بعد رکوع کے آئی ہیں پر تعداد ایک مہینے کے ہیں نہ ہمیشہ کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ قنوت پڑھنا ابی کا شاید مقید تھا ساتھ بد دعا کرنے کے کفار پر اسلیے کہ ساتھ سند صحیح کے حضرت عمرؓ سے آیا ہے کہ سنت ہے جب آدھا رمضان گذر چکے یہ کہ لعنت کرے کافروں پر وتر میں لوگوں نے شاید سمجھا ابی کو ساتھ غلام بھاگنے والے کے واسطے مکروہ جاننے اس فعل کے انکے اور شاید کہ ابی بسبب عذر کے گھر میں نماز پڑھتے تھے اور عذر یہ تھا کہ آخر دہے میں وہ خلوت اختیار کرتے تھے کہ حاصل ہووے کمال خلوت میں جو کہ نہ حاصل ہوتا تھا جلوت میں اور قنوت پڑھی حضرت نے بعد رکوع کے کہا ابن ہمام نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ تھا ایک مہینے فقط یعنی صبح میں ساتھ دلیل اس حدیث کے کہ صحیحین میں ہے عاصم احول سے چنانچہ اوپر گذر چکی وہ روایت میں پہلے رکوع کے یعنی وتر میں اور بعد اسکے یعنی صبح میں وقت قنوت حادثہ کے اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں واللہ اعلم

باب قیام شہر رمضان

یہ باب ہے بیچ بیان قیام کرنے کے مہینے رمضان میں ف قیام سے مراد ہے جاگتے رہنا راتوں کو عبادت کے لیے یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہا کے لیے مع

الفصل الاول

فصل پہلی

عن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد میں بوریے کا پس نماز پڑھی اسمیں یعنی نوافل سوا تراویح کے کئی راتیں یعنی رمضان میں یہاں تک کہ جمع ہوئے حضرت کے پاس لوگ یعنی پیچھے حضرت کے نکلے حجرے سے اور نماز پڑھتے جماعت سے فرائض اور تراویح یہاں تک کہ جمع ہوئے یعنی بہت ہوئے لوگ پھر نہ پائی آواز یعنی آہٹ حضرت کی ایک رات یعنی بسبب اسکے کہ داخل ہوئے حجرے میں بعد پڑھنے فرضوں کے اور نہ نکلے طرف انکے بعد تھوڑی دیر کے جیسے کہ عادت انکی تھی اور گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرت سو گئے پھر شروع کیا بعض انکے نے کھنکارنا تاکہ نکلیں حضرت طرف انکے یعنی نماز تراویح کے لیے جیسے کہ نکلتے تھے راتوں گذشتہ میں پس فرمایا حضرت نے یعنی حجرے میں سے باہر نکل کر فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتھ تمہارے وہ چیز کہ دیکھی میں نے کار تمہارے سے یعنی شدت حرص کی اوپر پڑھنے نماز تراویح کے جماعت سے یہاں تک کہ خوف کیا میں نے یہ کہ فرض کی جاوے تم پر یعنی میں اگر ہمیشہ پڑھتا تراویح کو جماعت سے تو فرض کی جاتی تم پر اور اگر فرض کی جاتی تم پر تو نہ پڑھ سکتے اسکو پس پڑھو نماز اے آدمیو اپنے گھروں میں اسلیے کہ تحقیق بہتر نماز آدمی کی نفل کی اسکے گھر میں ہے سوائے فرض کے کہ وہ مسجد ہی میں افضل ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے مسجد نبوی میں حجرہ بوریے کا اعتکاف کے لیے بنایا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بنانا حجرے کا مسجد میں بوریے کا یا مانند اسکے کا لیکن شرط یہ ہے کہ نہ روکے جگہ زیادہ حاجت اپنی سے

والاحرام ہے اسلیے کہ زیادہ روکنے مین تنگی ہوگی معتکفون پر لیکن جو جگہ ایسی ہو کہ احتیاج رکھتے ہون اُسکی لوگ اگرچہ کبھی کبھی ہو اور
جو جانتا ہو قرینے سے کہ اگر لوگ بعد بھی ہونگے مسجد مین تو نہین محتاج ہونگے اُس جگہ کے گھیری ہوئی سے پس نہین حرام اور یہ تفصیل خوب
دلالت کرتی ہے اسپر کہ حرام ہے تنگی کرنی لوگون پر بیچ مسجد حرام کے ایام حج مین اور اسمین بیان ہے مہربانی حضرت کا امت پر اور دلیل ہے
اسکی کہ تراویح جماعت سے سنت ہے اور پس نماز پڑھو گھرون مین کہ یہ بعید ہے ریا سے یہ امر استحباب کے لیے ہے اور اسلیے کہ بہترین
نماز آدمی کی نماز اُسکی ہے گھر اُسکے مین یہ حکم عام ہے سب نوافل اور سنتون کے لیے مگر وہ نوافل کہ شعار اسلام سے ہین جیسے نماز
کسوف اور استسقاء اور عید کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہین اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ اور مسجد نبوی مستثنیٰ ہین واسطے مسافرون کے اسلیے کہ انکو کرنا ان
مسجدون مین پس غنیمت جاننا نفل کا نہین قیاس کیا مین نے اُسکو اسپر کہ کہا ہے ائمہ ہمارے نے کہ طواف مسافرون کو افضل ہے نماز نفل سے واللہ اعلم

ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ
یَّاْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ
وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رغبت
دلاتے بیچ قیام رمضان کے یعنی تراویح کی بدون اسکے کہ حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتھ تاکید کے پس فرماتے جو شخص کہ قیام
کرے رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے دکھلانے کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ صغیرہ کہ پہلے
کیے ہین پس فات کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور امر اسی طرح پر تھا یعنی جو کوئی چاہتا واسطے ثواب کے بطور خود پڑھتا جماعت مقرر
نہ تھی پھر امر اسی طرح پر تھا بیچ خلافت ابی بکر کے اور تھا امر ابتدائے خلافت حضرت عمر کی مین اسی طرح یعنی پھر انھون نے حکم جماعت کا کیا روایت
کی یہ مسلم نے **ف** جو شخص کہ قیام کرے یعنی شب بیداری کرے رمضان مین ساتھ عبادت کے یا مراد یہ ہے کہ تراویح پڑھے ساتھ اعتقاد صحیح کے
یعنی اللہ تعالے پر ایمان رکھتا ہوا اور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان باعث نزدیکی اللہ تعالیٰ کا ہے ع **وعن**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ
فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِهٖ نَصِیْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَیْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ پڑھے ایک تمہارا نماز اپنی مسجد مین پس چاہیے کہ ٹھہراوے گھر
اپنے کے لیے حصہ نماز اپنی سے یعنی نفل اور سنتین بلکہ قضا بھی گھر مین پڑھے پس تحقیق اللہ تعالیٰ کرنے والا ہے بیچ گھر اُسکے کے بسبب نماز
اُسکی کے بھلائی روایت کی یہ مسلم نے **ف** بھلائی یعنی توفیق نیک دیتا ہے گھر والون کو اور برکت اُتارتا ہے اُنکے رزقون اور عمرون مین
اور تراویح اس سے مستثنیٰ ہے بالاتفاق اسلیے کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اُسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسجد مین اور اجماع ہوا ہے صحابہ
کا اُس پر اور اس حدیث کو اس باب مین جو لائے گویا اشارہ ہے اس پر کہ رمضان مین بھی کچھ نماز گھر مین پڑھنی چاہیے ع ع ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ یَقُمْ بِنَا شَیْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ
لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا

قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ

روایت ہے ابی ذر سے کہا روزے رکھے ہمنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے بیچ مہینے کے یعنی راتون کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی سوائے فرض کے یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتھ ہمارے یعنی تیئیسوین رات مین یہان تک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چھ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوئی قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ گئی آدھی رات پس کہا مینے یا رسول اللہ کاش کہ زیادہ کرتے ہمارے لئے قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدھی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تھا پس فرمایا تحقیق آدمی جس وقت کہ پڑھتا ہے نماز یعنی فرض ساتھ امام کے یہان تک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اسکے لیے قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہے اسکے لیے ثواب قیام رات کا بسبب پڑھنے عشا اور فجر کے جماعت سے پس نہ پڑھنا نوافل کا جبھی تمسے خوف ہو کہ جب تک ل جائے ہے پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چھبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرت نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنی کو اور لوگون کو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ ڈرے ہم کہ فوت ہو ہمسے فلاح کہا راوی نے کہا مینے کیا ہے فلاح کہا ابوذر نے کہا نام سحر کا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین یعنی اٹھائیسوین اور انتیسوین شب روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہ کہ ترمذی نے نہین ذکر کیا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین ف یہان تک کہ باقی رہین سات راتین یعنی گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نے کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کے ہے یعنی انتیس رات کا مہینا یقینی ہے اُسی پر حساب لگایا ہے جیسا کہ اثنائے ترجمہ مین لفظ یعنی کے اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیئے کہا کہ اُس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی کہ وہ سبب فلاح کا ہے اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کے تھا یعنی بعضی راتون کی فضیلت کم تھی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تھی انمین قیام موافق اُسکے زیادہ کیا تھے کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا کہ اکثرون کے نزدیک لیلۃ القدر رہی ہے اسی سے لوگون کو بھی جمع کیا مع ح •

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا نہ پایا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر یعنی اپنی نوبت کے دن پس ناگہان دیکھا مینے کہ وہ بقیع مین تھے پس فرمایا حضرت نے کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور رسول اُسکا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق گمان کیا تھا مینے یہ کہ تم گئے ہو بعضی عورتون اپنی کے پاس پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالے نزول فرماتا ہے رات آدھے شعبان کی یعنی پندرھوین شب شعبان کی مین طرف آسمان دنیا کے یعنی اول آسمان پر پس بخشتا ہے گناہ زیادہ گنتی بالون بکریون کلب کے

روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ بخشتا ہے اُن لوگون کو کہ مستحق ہو چکے ہین آگ کے یعنی موسنون میں سے ہے اور کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو ف بقیع نام مقبرہ کا ہے مدینہ منورہ مین اور مفصل اس حدیث مین نہین مذکور ہوا ایک اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب نہ پایا مین نے حضرت کو تو مین نکلے ڈھونڈھنے اپنے پر کپڑے اپنے اور نکلی مین ڈھونڈھتی ہوئی نقش قدم حضرتؐ کے پس ناگہان وہ سجدہ کرنے والے تھے بقیع مین پس دراز کیا سجدہ یہان تک کہ گمان کیا مین نے کہ حضرتؐ نے وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میرے پس فرمایا کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھ پر اور رسول اُسکا یعنی تو نے یہ جانا کہ مین تیری باری مین کسی اور پاس گیا اور اس جملہ مین ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کے لیے ہوا اور آگے اسکے حاصل حضرت عائشہؓ کے جواب کا یہ ہے کہ نہین گمان کیا مین نے یہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسولؐ اسکے نے مجھ پر بلکہ گمان کیا مین نے یہ کہ تم ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے یا ساتھ اجتہاد اپنے کے نکلے میرے پاس سے واسطے کسی بیوی اپنی کے کہا ابن حجرؒ نے کہ حضرت عائشہؓ اگر جواب مین نعم کہتین تو ہوتا کفر اسلیے اس طرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرتؐ نے اُنکی تسلی کے لیے عذر اپنے نکلنے کا بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے یعنی متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت عام کے طرف آسمان دنیا کے شب برات مین اسلیے کہ وہ رات مبارک ہے اور بنی کلب ایک قبیلہ ہے عرب مین کہ انکے یہان بکریان بہت ہوتی تھین پس فرمایا کہ جتنے اُنکے بال ہین اُن سے بھی زیادہ گناہ لوگون کے بخشے جاتے ہین پس حاصل یہ ہے کہ وقت ترقی برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تھا مین نے چاہا کہ اپنی امت کے لیے دعا بخشش کی کرون اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہے اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے مؤلف لایا کہ یہ رات بسبب یا دتی فضیلت کے مانند مقدمہ قیام رمضان کے ہے مع

وعن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اسکے کے بہتر ہے نماز اُسکی سے اس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑھنی بہتر ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کے ہوتا ہے پس گھر مین نوافل پڑھنی وہان کے نماز پڑھنے سے بھی بہتر ہین اسلیے کہ بعید ہے ریا سے یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا کہ چند شب قیام رمضان مین کر کے ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے گھرون مین نماز پڑھو اور سند پکڑی ہے ساتھ اسکے امام مالک اور ابو یوسفؒ اور بعض شافعیہ وغیرہ نے کہ افضل نماز تراویح مین یہی ہے کہ اپنے گھرون مین تنہا پڑھے اور حضرتؐ نے جو مسجد مین بیان جواز کے لیے پڑھی اور معتکف تھے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما انکے اور بعض مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل ہے پڑھنا اُسکا مسجد مین جیسا کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے اور اور صحابہ نے بعد انکے مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اسپر عمل مسلمانون کا اسلیے کہ وہ شعار دین ہے اور مشابہ نماز عید کے ہوا اور مختار یہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اُسکے سبب کثرت جماعت مین ہوتی ہو اُسکو چاہیے کہ مسجد مین پڑھے اور اگر ایسا نہین ہے تو گھر مین اولیٰ ہے کذا فی کتاب الفقہ مع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَوْجَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ

لَیْدُ عَنْهُ هٰذِهٖ وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَكَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے کہ کہا نکلا میں ساتھ عمر بن خطاب کے ایک رات یعنی رمضان میں طرف مسجد کے پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تھے یعنی وہ نفل پڑھتے تھے اس میں بعد عشا کے متفرق جیسا کہ بیان اس اجمال کا کیا کہ پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتی تھی ساتھ نماز اسکی کے ایک قوم یعنے اکیلا پڑھتے تھے بعضے اور جماعت سے پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق میں اگر جمع کروں لوگوں کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پھر قصد کیا اور جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر یعنی انکو امام سب کا کیا کہا عبدالرحمٰن نے کہ پھر نکلا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک رات اور لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز امام اپنے کے یعنی ابی بن کعب کے کہا عمرؓ نے اچھی بدعت ہے یہ اور وہ نماز کہ سوتے ہو اور غفلت کرتے ہو اس سے بہتر ہے اس نماز سے کہ قیام کرتے ہو ارادہ کرتے آخر رات کا یعنی اس قول سے مراد انکی یہ تھی کہ نماز تراویح کی آخر شب میں پڑھنی افضل ہے اول وقت پڑھنے سے اور تھے لوگ قیام کرتے اول رات روایت کی یہ بخاری نے **ف** اچھی بدعت ہے یہ یعنی تقرر جماعت کا اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت اسلیے کہ وہ حضرتؐ سے ثابت ہو چکی ہے کہ حضرتؐ نے ساتھ جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہ ہے جو کچھ کہ خلفاء راشدینؓ نے کیا سنت ہے پس معنی بدعت کے بیان باعتبار لغت کے ہیں نہ اصطلاح فقہا کے ۔

وعن السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ وَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَاُ بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعِصِیِّ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا حکم کیا حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داری کو کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو رمضان میں یعنی رات کو گیارہ رکعتیں اور تھا امام پڑھتا وہ سو تین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتوں سے ہیں یہاں تک کہ تھے ہم سہارا دیتے عصا پر سبب دراز ہونے قیام کے پس نہ تھے ہم پھرتے مگر نزدیک قریب فجر کے روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبھی یہ امام ہو کبھی وہ امام ہو پس احتمال ہے یہ کہ باری باری سے پڑھانے کا حکم کیا ہو رکعات میں یا راتوں میں اور ساتھ گیارہ رات کے لکھا ہے علما نے کہ صحت کو پہونچا ہے کہ قیام کرتے تھے حضرت عمرؓ کے عہد میں ساتھ تئیس رکعتوں کے پس شاید کبھی بیس رکعت پڑھتے ہونگے اور کبھی گیارہ یا بعضی راتوں میں قصداً ساتھ حضرتؐ کے کیا ہو کہ حضرتؐ سے گیارہ پڑھنی ثابت ہوئی ہیں انہوں نے بھی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اسکے بیس قرار پائی ہوں جیسے کہ حضرتؐ سے بھی ایک روایت میں بیس آئی ہیں کہ تین رکعتیں ہیں وتروں کی ہیں اور سہارا دینا عصا پر نفلوں میں تکیہ کرنا جائز ہے خصوصاً وقت ضعف کے ۔

وعن الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے اعرج سے کہ کہا نہیں پایا ہمنے لوگوں کو کہ وہ لعنت کرتے تھے کافروں کو رمضان میں یعنی وتروں میں رمضان کی کہا اور تھا پڑھنے والا پڑھتا سورہ بقر آٹھ رکعتوں میں پس جس وقت کہ پڑھتا سورۂ بقر کو بارہ رکعتوں میں جانتے لوگ ہلکی پڑھی روایت کی یہ مالکؒ نے **ف** شاید کہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان میں جاری تھی یہ سے حاصل ہے جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں کہ پہلے منیں منافی ہوتی اُس حدیث کی کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمرؓ سے کہ سنت ہے جب آدھا رمضان گذرے یہ کہ لعنت کرے کافروں کو وتر میں اور شاید سبب لعنت کا یہ تھا کہ سبب کافروں نے تعظیم نہ کی اُس چیز کی کہ بزرگی بیان کی اسکی اللہ تعالیٰ نے یعنی اس مہینے کی اور ہدایت نہ پائی کلام اللہ سے کہ اس میں اترا پس مستحق ہوے اسکے کہ بددعا کی جاوے ان پر اور

نصف آخر کے بد دعا کرنے مین اشارہ ہی اُنکے زوال پراور انتقال کرنیکا اُنکے اچھے حال سے طرف برے حال کے اور جاننا چاہیے کہ نہین ثابت ہوا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح مین عدد مین بلکہ گیارہ بھی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن اجماع ہو صحابہ کا بیس
رکعت تراویح کی بیس رکعتین ہین مع وتر **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيًّا يَقُوْلُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ
الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُوْرِ وَفِيْ اُخْرٰى مَخَافَةَ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر سے کہ کہا سنا مین نے ابی کو کہ کہتے تھے ہم پھرتے رمضان مین قیام سے یعنی نماز تراویح سے پس جلدی کرتے
ہم خادمون کو کھانے کے واسطے خوف جاتے رہنے وقت سحر کے اور بیچ اور روایت کے واسطے خوف ہو جانے فجر کے روایت کی یہ مالک نے **وعن**
عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيْهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ
هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ
اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى
ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ
يَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتی ہی
تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات مین یعنی رات پندرھوین شعبان کی مین یعنی شب برات مین کہا عائشہ نے کیا واقع ہوتا ہی اسمین یا رسول اللہ
فرمایا اس رات مین یہ ہوتا ہی کہ لکھا جاتا ہی ہر پیدا ہونیوالا بنی آدم میں سے اسی برس مین اور اس رات مین لکھا جاتا ہی ہر مرنے والا بنی آدم سے
اسی برس مین اور اس رات مین اٹھائے جاتے ہین عمل آدمیون کے اور اس رات مین اترتے ہین رزق اُنکے پس کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ
نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتھ رحمت خدا تعالی کے پس فرمایا کہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتھ رحمت اللہ تعالی
کے تین بار فرمایا کہا مین نے اور نہ تم ای رسول خدا کے یعنی تم بھی بغیر اسکی رحمت کے بہشت مین نہین داخل ہونگے پس رکھا ہاتھ اپنا حضرت نے اپنے سر
پھر فرمایا اور نہ مین یعنی مین بھی جنت مین نہین داخل ہونگا مگر یہ کہ ڈھانکے مجھکو اپنے فضل و کرم سے اللہ ساتھ رحمت اپنی کے کہا اس کلمہ کو
تین بار روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** لکھا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکھنے کے لوح محفوظ مین اور اٹھائے جاتے ہین عمل یعنی لکھے جاتے ہین
اعمال صالحہ کہ اٹھائے جاوینگے اس سال مین یعنی سال آئندہ مین ہر روز اور مراد رزق کے نازل ہونے سے لکھنا رزق کا ہی جیسا کہ حدیث مین
آیا ہی کہ لکھی جاتی ہین اس مین اجلین اور رزق اور لکھے جاتے ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگے اور جب حضرت عائشہ نے سنا کہ اعمال صالحہ
کہ سال بھر مین ہونے ہین لکھے جاتے ہین پہلے کر نیکے سمجھین کہ داخل ہونا جنت مین ساتھ تقدیر الٰہی اور فضل اسکے کے ہوتا ہی نہ بسبب عمل کے
پس کہا یا رسول اللہ آخر تک سوال کا حضرت نے جواب دیا کہ سب اللہ ہی کی رحمت سے داخل ہوتے ہین جنت مین اور نہین معارض ہی
اسکے قول اللہ تعالے کا وتلک الجنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون یعنی یہ جنت وہ ہی کہ دیے گئے ہو اسکو بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے
اسلیے کہ عمل سبب ظاہر ہی دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالے کی ہی نہ اور کچھ اور علاوہ اسکے یہ کہ عمل بھی ملا رحمت سے ہی بندے پر
پس بغیر تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت حق کے اور بعضون نے کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کے ہی اور تفاوت درجات مین
بسبب تفاوت اعمال کے ہی مع تمہ **وعن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْمُشَاحِنٍ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ

اور روایت ہے ابی موسےٰ اشعری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ متوجہ ہوتا ہے بیچ رات ادھواڑ کے شعبان کے یعنی شب برات میں پس بخشتا ہے ساری مخلوقات اپنی مگر شرک کو یا کینہ رکھنے والے کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور اُسکی روایت میں یہ ہے مگر دو شخص کینہ رکھنے والا اور جان کا مار ڈالنے والا ف حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہے بندوں کے حقوق اپنے مگر کفر اور حق بندوں کے کہ انکو تاخیر دیتا ہے یہاں تک کہ توبہ قبول کرے انکی یا عذاب کرے انکو اور کینہ رکھنے والے کو یعنی بے جہت شرعی بسبب نفس اماّرہ کے اور بعضی روایتوں میں یہ بھی زیادہ آیا ہے کہ نہیں بخشتا ناتا کاٹنے والے کو اور بعضی میں ازار لٹکانے والے کو یعنی ٹخنوں سے نیچا اور نافرمان ماں باپ کو اور ہمیشہ شراب پینے والے کو اور بعضی میں زانی کو اور بعضی میں عشار کو یعنی محصول ظلم سے لینے والے کو اور ساحر اور کاہن اور منجم کو یعنی جو خبریں غیب کی بتاوے اور صاحب طبلہ کو یعنی باجا بجانے والے کو **وعن علی** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا یَوْمَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْھَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو رات ادھواڑ شعبان کی پس کھڑے ہو نماز اُسکی رات میں اور روزہ رکھو دن اُسکے کا یعنی پندرھویں کا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے اُس رات میں وقت چھپنے آفتاب کے طرف آسمان نیچے کے پس فرماتا ہے خبردار ہو کوئی بخشش مانگنے والا ہے پس بخشوں میں اُسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنے والا ہے پس رزق دوں میں اُسکو خبردار ہو کوئی گرفتار بلا ہے پس عافیت دوں میں اُسکو آگاہ ہو ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو یہاں تک کہ نمودار ہو فجر ف اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے یعنی متوجہ ہوتا ہے ساتھ جہت عام کے اور ایسا اور ایسا کنایہ ہے طرح طرح کے حاجتمندوں سے چنانچہ ہے کوئی کچھ مانگنے والا پس دوں میں اُسکو اور ہے کوئی غمگین پس شاد کروں میں اُسکو اسی طرح اور پہلے اور اکثر سلف سے مثل عمر بن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کے منقول ہے کہ وہ پڑھتے تھے

اللھم ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحہ واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو ما تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور یہ دعا اس رات کا پندرھویں شعبان کی ہیں حدیث میں بھی لایا ہے لیکن حدیث قوی نہیں کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس رات میں پہلی کتاب سے مراد کتاب معلقہ ہے اسلیے کہ محکمہ بدلی نہیں جاتی اور کتاب الالی میں مذکور ہے کہ اس رات میں رکعتیں ساتھ دس دس قل کے کہ دیلمی وغیرہ نے روایت کی ہیں وہ روایت موضوع ہے اور بعضے رسالوں میں لکھا ہے کہ کہا علی بن ابراہیم نے کہ یہ جو احداث کی گئی ہے پندرھویں شعبان کی میں نماز الفیہ کہ سو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پڑھتے ہیں دس دس قل اور اُسکو جماعت سے پڑھتے ہیں اور اہتمام اُسکا جمعوں اور عیدوں سے بھی زیادہ کرتے ہیں نہیں آئی اُسمیں کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کھاوے کوئی ساتھ ذکر کرنے صاحب قوت القلوب اور احیاء وغیرہما کے اور عوام بسبب اس نماز کے بڑے فتنوں میں پڑے ہیں یہاں تک کہ لازم کی ہے بسبب اُسکے کثرت چراغان کی اور مرتب ہوتے ہیں اُس پر بہت سے فسق یہاں تک کہ دیکھی ہیں اولیاء نے خسف اور بھاگے ہیں اُس سے طرف جنگلوں کے اور اول حد وث اس نماز کا بیت المقدس میں ہوا ہے چار سو اڑتالیس میں ہجرت سے اور کہا کہ ٹھہرایا ہے اُسکو اور صلوٰۃ الرغائب رات ناکو جاہل اماموں نے جمع کرنے جاہل واسطے

جمع کرنے عوام کے اور طلب کرنے ریاست ونمود کے اور حاصل کرنے فائدہ کے پھر قائم کئے اللہ تعالی نے ائمہ ہدیٰ کہ کوشش کی انھون نے اُسکے باطل کرنے مین پس جاتا رہا امر اسکا اور بالکل باطل ہوئی بیچ شہرون مصر اور شام کے بیچ اوائل سنہ آٹھ سو کے انتہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ جائز ہو عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علماء نے جو انکار کیا ہے اسکا سبب لاحق ہونا منکر اسکے انکار کیا ہو حاصل یہ کہ اگر تنہا بغیر خرابیون کے وہ کے پڑھے جائز ہے اور کہا ہو بعضون نے کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سے ہوا کہ وہ پہلے آتش پرست تھے پس جبکہ مسلمان ہوئے داخل کیا انہون نے اسلام مین ایسی چیز کو کہ وہم مین آئے کہ یہ سنت اور شعار دین ہو یعنی چراغان جلانے لگے اُس نماز کے وقت اور مقصود انکو عبادت کرنا آگ کا تھا اسواسطے کہ رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ساتھ مسلمانون کے طرف اُس آگ کے اور نہین آیا شرع مین مستحب ہونا زیادتی چراغان کا حاجت سے کتنی جگہ اور یہ جو کرتے ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتے ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منا مین پس وہ بھی اسی قبیلہ سے ہو اور بُرا جانا ہو طرطوسی نے جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کے اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہو کہ یہ بدعت بد ہو کہتا ہون مین ملا علی کہتے ہین کہ رحمت کرے اللہ تعالی طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اُسنے حالانکہ تحقیق مبتلا ہوگئے ہین ساتھ اسکے اہل حرمین شریفین کے کبھی یہان تک کہ راتون ختم کی مین حاصل ہوتا ہو اجتماع مردونکا اور عورتونکا اور لڑکونکا اور غلامونکا اسقدر کہ نہین بیچ تاجمعہ مین اور کسوف مین اور عیدین مین اور ستر ہیچ تے ہین اسپر فساد بہت اور منکر انسے نشے اور منع کرتے ہین چراغان کی طرف اور پیٹھ کرتے ہین بیت اللہ کی طرف اور کھڑے ہوتے ہین ورپیٹ آتش پرستون کے بیچ مین مطاف کے یہان تک کہ تنگ ہوتا ہو طواف کرنے والون پر مکان اور تشویش مین ڈالتے ہین انکو اور ذکر کرنے والونکو اور مصلیونکو اور قاریون قرآن کے کو اُس وقت فنسال اللہ العفو والعافیۃ والغفران والرضوان طامد المستعان ہے

باب صلوۃ الضحی

باب ہے بیچ بیان نماز ضحی کے ف ضحو اور ضحوہ کے معنی ہین چڑھنا دن کا پس اُس وقت کی نماز کو نماز ضحی کہتے ہین اور ضحی کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتے ہین اور دوسری کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونے آفتاب کے ایک نیزہ کے وقت نماز کا ہو اُس وقت نماز پڑھے تا قریب پہر کے ایک تہائی یہ وقت ضحی کا ہو اسکو عرف مین اشراق کہتے ہین اور دوسرا وقت یہ ہو کہ خوب گرمی ہو اور دھوپ زمین پر پھیل جاوے اور ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو وے پہر تک اسوقت کو بھی ضحے کہتے ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتے ہین اور عربی مین ضحوۂ صغری اور ضحوہ کبری کہتے ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہو حاصل اُسکا یہ ہو کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا ظہر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہو تو چار رکعت پڑھتے پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحی کی دو نمازین ہین اور ادنی درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چھ اور چاشت کی ادنی دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کے چار رکعت ہین اسلیے کہ حدیثین اُسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اُسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحی کے بہت آئی ہین اور اکثر علماء اوپر استحباب اُسکے ہین مختار قول یہی ہو اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا ہو کہ صحیح حدیثین مشہور بیچ باب صلوۃ ضحی کے بہت آئی ہین یہان تک کہا ہو محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اسباب مین درجہ تواتر معنوی کو پہونچتے ہین اور قاضی ابوبکر نے کہا ہو کہ یہ نماز اگلے انبیا اور رسولون کی ہو اور سیوطی لایا ہو ویلمی سے کہ اُسنے نقل کی حدیث ابوہریرہ کی کہ صلوۃ ضحی اکثر صلوۃ داؤد کی ہو اور ابن نجار حدیث ثوبان سے لایا ہو کہ نماز ضحی ایسی نماز ہو کہ محافظت کرتے تھے اُسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام صلوات اللہ علیہم اجمعین ✽ سولہ اوپر

الفصل الاول

فصل اول عن اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے گھر میں دن فتح مکہ کے پس نہائے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتیں پس نہیں دیکھی میں نے کوئی نماز کبھی کہ زیادہ سبک ہو اُس نماز سے لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نے اور روایت میں اور یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام ہانی بہن ہیں حضرت علی کی اور نام انکا فاختہ ہے اور آٹھ رکعتیں ساتھ دو سلاموں کے یا چار سلاموں کے پڑھیں اور ہلکی پڑھیں یعنی سورت دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہیں پڑھیں ✤ ع ✤

وعن مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کہ کتنی رکعتیں پڑھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتیں اور زیادہ پڑھتے جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہ مسلم نے **ف** جسقدر چاہتا اللہ اور بارہ رکعت سے زیادہ یہ نماز کسی روایت میں نہیں آئی اور یہ حدیث دونوں وقت کی نماز کو محتمل ہے ضحوۂ صغری کو بھی اور ضحوۂ کبری کو بھی یعنی اشراق اور چاشت کو اور احیاء میں لکھا ہے کہ لائق ہے یہ کہ پڑھے انمیں والشمس اور واللیل اور والضحی اور الم نشرح ✤ ع ✤ ومولانا

وعن اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتی ہے لازم ہوتا ہے اوپر ہر ہڈی ایک تمہارے کے صدقہ پس ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہے اور منع کرنا برائی سے صدقہ ہے اور کفایت کرتی ہیں ان سب سے دو رکعتیں کہ پڑھے انکو وقت ضحی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہے آفات سے اور لائق ہوتی ہے کاروبار کے تو اسپر ازراہ شکرانہ کے صدقہ دینا عوض ہر ایک کے لازم ہوتا ہے پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہیں اور شکرانہ انکا ادا ہوجاتا ہے اور کافی ہوتی ہیں ان سب سے دو رکعتیں ضحی کی یعنی انسے شکرانہ ادا ہوجاتا ہے حاجت انکی نہیں رہتی اس لیے کہ نماز عمل ہے تمام اعضاے بدن کا پس قائم ہوتا ہے ہر عضو ساتھ شکرانہ اپنی کے پس لائق ہے کہ مداومت کرے اسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہے دونوں نمازوں پر یعنی اشراق اور چاشت پر لیکن ظاہر مراد اُس سے اشراق ہے ✤ ع ✤ ومولانا

وعن زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق دیکھا انہوں نے ایک قوم کو کہ نماز پڑھتے ہیں وقت ضحی کے پس کہا تحقیق جانتے ہیں یہ لوگ یعنی احادیث و اخبار سے کہ تحقیق نماز غیر اسوقت میں بہتر ہے یعنی ثواب اُسکا بہت ہوتا ہے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بہت رجوع رکھنے والوں کی طرف اللہ کے اُسوقت کہ گرم ہوں بچے اونٹوں کے یعنی پاؤں انکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** جانتے ہیں لوگ یعنی زید نے انکار کیا اُنپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑھتے تھے اور یہ سمجھ کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑھتے ہیں باوجود علم اپنے کے ساتھ اسکے کہ نماز غیر اسوقت میں افضل ہے اور گرم ہوں بچے اونٹوں کے یعنی جسوقت کہ شدت گرمی سے نہ بیٹھ

گرم ہو جاوے کہ اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں اُسوقت نماز چاشت کی پڑھنی بہتر ہو اور ایسی گرمی قریب دو پہر دن چڑھنے کے ہوتی ہے اور اسوقت میں فضل اس لیے ہو کہ اسوقت دل چاہتا ہو آرام کرنے کو پس اسوقت میں نماز نہیں پڑھتے مگر جو کہ رجوع رکھتے ہیں درگاہ حق میں اور نام اس نماز کا صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ﴿ع﴾ وھولانا ﴿الفصل الثانی﴾

فصل دوسری **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِی ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ النَّہَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ ھَمَّارِ الْغَطْفَانِیِّ وَاَحْمَدُ عَنْھُمْ

روایت ہو ابی درداء اور ابی ذر سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ نقل کرنے والے تھے جناب باری تعالیٰ سے کہ وہ فرماتا ہو اے بیٹے آدم کے پڑھ خالص میرے لیے چار رکعتیں اول دن میں کفایت کرونگا تجکو اُسدن کی شام تک روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابوداؤد اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے اُن سب سے **ف** کفایت کرونگا تیری حاجتوں کو اور دفع کرونگا اُس چیز کو کہ بُرا جانتا ہو تو یعنی دل اپنا فارغ رکھ میری عبادت کے لیے اول روز میں فارغ رکھونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کے
من کان للہ کان اللہ لہ اور یہ چار رکعتیں اشراق کی ہیں یا چاشت کی ﴿ع﴾ **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْہُ بِصَدَقَۃٍ قَالُوْا وَمَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ النُّخَاعَۃُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُھَا وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْہِ عَنِ الطَّرِیْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہو بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ آدمی میں تین سو ساٹھ بند ہیں پس آدمی پر لازم ہو یہ کہ تصدق کرے بدلے ہر بند کے صدقہ کہا صحابہ نے کون ہو کہ طاقت رکھے اسکی اے نبی اللہ کے فرمایا تھوک کہ مسجد میں پڑا ہو دفن کر دینا اسکا یعنی یہ بھی ایک صدقہ ہو اور دور کر دینا ایک چیز کا راہ سے یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتھر اور کانٹے کے یہ بھی ایک صدقہ ہو پس اگر نہ پاوے تو یعنی کوئی چیز صدقوں میں سے بقدر تین سو ساٹھ کے پس دو رکعتیں ضحیٰ کی پڑھنی کفایت کرتی ہیں تجکو یعنی بغیر احتیاج اور صدقہ کی نہیں ہو روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** لازم سے مراد تاکید ہو نہ وجوب شرعی اس لیے کہ کسی نے واجب نہیں کہا ہو دو رکعتوں ضحیٰ کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہو شرعاً اور عقلاً شکر اللہ کی نعمتوں پر اجمالاً اور تفصیلاً اور اس حدیث میں اشارہ ہو طرف نماز اشراق کے ﴿ع﴾ وھولانا ﴿**وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا مِّنْ ذَھَبٍ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے وقت ضحیٰ کے بارہ رکعتیں بناتا ہو اللہ اُسکے لیے محل سونے کا بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو نہیں پہچانتے ہم اسکو یعنی اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سے یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی نے اپنی کتاب میں ﴿**وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاہُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی لَا یَقُوْلُ اِلَّا خَیْرًا غُفِرَ لَہٗ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہو معاذ بن انس جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹھا رہے یعنی ہمیشہ رہے اپنے نماز کی جگہ میں اُسوقت سے کہ پھرے نماز صبح کی سے یہانتک کہ پڑھے دو رکعتیں ضحیٰ کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونے آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی بیچ میں اسکے مگر نیک بات بخشے جاتے ہیں

اُسکے لیے گناہ اُسکے اگرچہ بہت ہوں جھاگ دریا کے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جو شخص بیٹھا رہے الخ ملا علی قاری کی شرح سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ہمیشہ مشغول رہے ذکر و فکر میں اور اور نیک کاموں میں مثل سکھلانے علم کے اور وعظ اور نصیحت کے اور طواف کرنے بیت اللہ کے بعد فارغ ہونے کے نماز صبح سے یہاں تک کہ پڑھے دو رکعت ضحیٰ کی خواہ مسجد میں ہو خواہ گھر میں اور اسکے مابین میں سوا کلام نیک کے کرے تو بخشے جاتے ہیں صغیرہ گناہ اور احتمال ہے کہ کبیرہ بھی بخشے جاویں انتہیٰ پس اُنکی تقریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ بیٹھا رہے نماز کی جگہ یہ بطور تمثیل کے فرمایا ہے اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور ایسے کاموں میں ہے اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ مراد ضحیٰ سے نماز اشراق کی ہے اور اور حدیثوں میں ضحیٰ سے احتمال اشراق اور چاشت دونوں کا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ نماز ہی کی جگہ بیٹھا رہے اور اگر اُٹھکر خلوت میں جاکر مشغول عبادت میں ہو یہ ثواب نہیں پانے کا اور بیچ وصیتوں مشائخ کے مذکور ہے کہ اگر ڈر پریشانی کا ہو یا ریا کا یاد آوے خلوت میں جاوے اور مشغول ہووے اور لکھا ہے علماء نے کہ اس وقت میں قبلہ رخ بیٹھے کو ہاتھ سے نہ دیوے اور اگر نیند آوے دفع کرے شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نے کہا ہے کہ عمل کی جزا اُسکی دنیا میں فی الحال ہے نورانیت باطن کی ہوتی ہے یہ عمل ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ محافظت کرے اوپر دوگانہ ضحیٰ کے تو بخشے جاتے ہیں اُسکے لیے گناہ اُسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

وعن عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ وہ تھیں پڑھتیں نماز ضحیٰ کی آٹھ رکعتیں پھر کہتیں کہ اگر زندہ کیے جاویں میرے لیے ماں باپ میرے نہ چھوڑوں میں اس نماز کو روایت کی یہ مالک نے **ف** یہ تعلیق بالمحال ہے ساتھ قصد مبالغہ کے کہ اس نماز کی لذت مجھے ایسی حاصل ہے کہ اگر میرے ماں باپ بھی زندہ ہوں باوجودیکہ انکا زندہ ہونا محال ہے اور نہایت خوشی ہوتی ہے انکی ملاقات کی تو بھی میں اس نماز کو نہ چھوڑوں اسمیں رغبت دلائی اس نماز کی محافظت اور مداومت پر ع

وعن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ لَا يُصَلِّيهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ضحیٰ کی یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ چھوڑینگے اسکو یعنی کبھی اور چھوڑتے اسکو یعنی کبھی یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ پڑھینگے اس نماز کو روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی یہی کہ عادت شریف تھی ادا کرنے نوافل میں کہ ہمیشہ نہ کرتے تھے واسطے شفقت کے امت پر تا نہ لازم ہو جاوے اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہ حکم فعل آنحضرت ہی کا تھا کہ ایک نفل حضرت کے التزام سے فرض ہو جاتا تھا اور اگر امت اب التزام کریں مستحب ہے ح

وعن مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مورق عجلی سے کہ کہا میں نے واسطے ابن عمرؓ کے کہ نماز پڑھتے ہو تم ضحیٰ کی کہا نہیں کہا میں نے پس عمرؓ یعنی وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہیں کہا میں نے پس ابوبکرؓ یعنی وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہیں کہا میں نے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہیں گمان کرتا میں حضرت کو بھی روایت کی بخاری نے **ف** ابن عمرؓ نے جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اُسکی یہ ہے کہ مراد اُنکی یہ تھی کہ مسجد میں نہ پڑھتے تھے یا یہ کہ ابن عمرؓ کو فعل آنحضرت کا اور امر انکا نہ پہونچا ہوگا یا ہمیشہ پڑھنے کا انکار کیا کہ حضرت نے ہمیشگی نہیں کی اسی واسطے خوف فرض ہوجانے کے اور اصل نماز یہ ثابت ہے حضرت سے بہت روایتوں سے کہا ملا حنفی نے کچھ شک نہیں۔

میں کہ اٹھ گیا بعد حضرت کے خوف فرض ہو جانے کا پس صواب یہ ہے کہ کہا جاوے کہ مواظبت کرنی اس پر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علماء اور مشائخ کا ؛ ع ؛

باب التطوع

یہ باب ہے بیچ بیان نماز نفل کے ف اطلاق تطوع کا اکثر غیر رواتب پر یعنی غیر سنتوں مؤکدہ پر آتا ہے ؛ ح ؛ اسکی وجہ تسمیہ کی حضرت شیخ نے ترجمہ میں لکھی ہے جو چاہے دیکھ لے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال عند صلوٰۃ الفجر یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطھر طھورا فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک الطھور ما کتب لی ان اصلی متفق علیہ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو وقت نماز فجر کے اے بلال بیان کر رو برو میرے بہت امید رکھا گیا عمل کہ کیا تو نے اسلام میں یعنی کونسا عمل ہے تیرے پاس کہ امید اسکے ثواب کی بہت رکھتا ہے اس لیے کہ تحقیق سنی میں نے آواز پاپوشوں تیری کی آگے اپنے بہشت میں عرض کیا بلال نے کہ نہیں کیا میں نے کوئی عمل کہ بہت امید رکھا گیا ہو نزدیک میرے اس عمل سے کہ تحقیق میں نے نہیں طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت میں رات کو یا دن کو مگر نماز پڑھی میں نے ساتھ اس طہارت کے اسقدر کہ مقدر کی گئی میرے لیے یہ کہ نماز پڑھوں میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنی میں نے آواز یہ ایک امر تھا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سے نیند میں یا جاگتے میں یا دیکھا شب معراج میں اور آگے چلنا بلال کا ایسا تھا جیسے خادم چلتے ہیں مخدوموں کے آگے اور طہارت شامل ہے وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث میں بیان ہے اس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کے پڑھتے ہیں کہ اسکو شکر الوضوء کہتے ہیں ؛ ح ع ؛

وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلہا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ رواہ البخاری

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کاموں کے جیسے سکھاتے ہمکو سورت قرآن کی یعنی بہت اہتمام تھا اسکے سکھانے کا فرماتے جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں سوا فرض کے پھر چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں طلب خیر کی کرتا ہوں تجھ سے ساتھ استعانت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہوں یعنی اوپر پانے خیر کے اور حاصل کرنے اسکے کے بواسطہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہوں تجھ سے فضل تیرے سے کہ بڑا ہے پس تحقیق تو قادر ہے یعنی ہر چیز پر اور نہیں میں قادر یعنی کسی چیز پر مگر ساتھ قدرت تیری کے اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں اور تو جاننے والا غیبوں کا ہے یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام کہ میں قصد اسکا رکھتا ہوں بہتر ہے میرے لیے دین میرے میں اور دنیا میری میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا بیچ اس جہان کے اور اس جہان کے پس مہیا کر اسکو میرے لیے اور آسان کر اسکو میرے لیے پھر برکت دے اسمیں میرے لیے اور اگر جانتا ہے تو کہ یہ کام برا ہے میرے لیے دین میں میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا اس جہان میں اور اس جہان میں پس پھیر اسکو مجھ سے اور پھیر مجھکو اس سے اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہاں ہو

پھر راضی کر مجکو ساتھ اسکے کہا راوی نے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنی نزدیک لفظ ہذا الامر کے روایت کی یہ بخاری نے ف قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکھتا ہو اسکے بھلائی مین مانند سفر اور تجارت کے اور نکاح اور مانند انکی کے نہ مانند کھانے اور پینے مقرری کے کہ انمین استخارہ نہین چاہیے اور اگر وہ کام خیر محض ہو استخارہ انمین باعتبار تعین وقت کے یا حالت مخصوص کے ہوگا اور استخا[illegible] بیچ کرنے واجب اور مستحب کے اور چھوڑنے حرام اور مکروہ کے پس استخارہ کی برکت سے جو بات کہ اسکے حق مین مناسب ہوتی ہے اسپر دل قرار پکڑ جاتا ہے اور پڑھے دو رکعت اگر دو رکعت مسنون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضوء مین سے بھی پڑھ کر یہ دعا پڑھے جائز ہے لیکن اولی یہی ہے کہ دو رکعت جدی پڑھے ساتھ نیت استخارہ کے اور جس وقت چاہے پڑھے سوائے اوقات مکروہہ کے اور سورت جونسی چاہے پڑھے اور بعضی روایت مین ہے کہ قل یا اور قل ہو اللہ پڑھے اور او عاجل امری مین لفظ او کا شک راوی کے لیے ہے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون لفظون کی جگہ عاجل امری و آجلہ فرمایا اور افضل یہ ہے کہ دونون جملے پڑھے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنی لفظ ہذا الامر کہ حدیث مین واقع ہے بطریق عموم کے استخارہ کرنے والے کی عبارت مین وہی امر خاص مذکور ہو مثل ہذا الامر و ہذا الاقامۃ اور مانند انکی کے اور جائز ہے کہ ہذا الامر کے اور بعد نام حاجت کا لیوے اور ایک روایت مین استخارہ مختصر منقول ہے اگر جلدی ہو یہ پڑھے اللّٰھم خِر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری یعنی الٰہی تو چھانٹ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے یعنی جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کے اور حضرت انس رض سے روایت ہے کہ فرمایا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے انس جب قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سے اسکے لیے سات بار پھر دیکھ کہ جو کچھ کہ [illegible] دل مین القا ہو اسمین جرات کر کہ وہی بہتر ہے ٭ ع ح ٭ فرخ ٭

الفصل الثانی دوسری فصل

عن علیٍّ قال حدثنی ابوبکرٍ وصدق ابوبکرٍ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجلٍ یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطھر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا ان ابن ماجۃ لم یذکر الاٰیۃ

روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوبکر رض نے اور سچ کہا ابوبکر رض نے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ گناہ کرے گناہ کر کے پھر کھڑا ہو پس وضو کرے پھر نماز پڑھے پھر بخشش چاہے گناہون کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہے اللہ اسکو پھر پڑھے یہ آیت اور وہ لوگ کہ جس وقت کرتے ہین گناہ بیحیائی کے یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنے کلمہ کفر وغیرہ کے یا ظلم کرتے ہین اپنی جانون پر یعنی صغیرہ گناہ کرتے ہین مانند بوسہ لینے اجنبی عورت یا لڑکی کے یعنی مساس کرنے کے اور نظر حرام کرنے کے اور مانند انکی کے یاد کرتے ہین اللہ کو یعنی عذاب اسکی کو پس طلب بخشش کی کرتے ہین واسطے گناہون اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کی آیت

ف سچ کہا ابوبکر رض نے یہ جملہ معترضہ ہے بیان کیا اسکو حضرت علی رض نے واسطے اظہار بزرگی اور نہایت سچے ہونے ابوبکر رض کے اور وہ ایسے سچے تھے جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق رکھا تھا اور آیا ہے کہ عادت حضرت علی رض کی یہ تھی کہ قبول نکرتے تھے حدیث یہان تک کہ قسم دے لیتے راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہے مین نے یون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ولیکن جب حضرت ابوبکر رض سے کوئی حدیث سنتے قبول کر لیتے بغیر قسم کے اور پس وضو کرے اور غسل افضل ہے اور ساتھ ٹھنڈے پانی کے اکمل ہے اور پھر نماز پڑھے یعنی دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑھے اور دوسری مین قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتے ہین اور پھر بخشش چاہے یعنی مراد بخشش چاہنے سے یہ کہ توبہ کرے ساتھ ندامت کے اور اس گناہ کو چھوڑ دے اور قصد کرے کہ آیندہ کبھی نہ کرونگا اور تدارک کرے حقوق کا اگر اسکے ذمہ پر کسی کے حق ہون اور پڑھی حضرت نے آیت بطور سند کے کہ اللہ تعالی بھی اسی طرح

فرمایا ہے اور بعد لفظ انفسہم کے یوں ہے ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون اولئک جزاؤہم مغفرۃ من ربہم وجنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ونعم اجر العاملین یعنی اور کون ہے کہ بخشے گناہوں کو سوائے خدا کے اور ہٹ نہیں رہے ہیں اس چیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتے ہیں یعنی ہمیشہ نہیں کرتے برے فعل اپنی پر جان بوجھ کر بلکہ بمجرد صادر ہونے گناہ کے توبہ کر ڈالتے ہیں یہ گروہ ہے کہ جزا انکی بخشش ہے پروردگار انکے کی طرف سے اور باغ ہیں چلتی ہیں انکے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے انمیں ۔ تنبیہ والذین کہ پہلی آیت میں ہے مبتدا ہے اور لفظ اولئک کہ دوسری آیت میں ہے خبر اسکی ہے سمجھنے والا مطلب اسکا سمجھ لیگا اور جو تفصیل ہے اس مقام کو دیکھا چاہے کسی تفسیر میں دیکھے + ع +

وعن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزبہ امر صلی رواہ ابوداود ۔ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہونچتی انکو کوئی مصیبت نماز پڑھتے روایت کی یہ ابوداود نے ف یعنی جب حضرت کو کوئی مصیبت درپیش آتی تو نماز پڑھتے واسطے خلاصی غم کے اور واسطے بجا لانے حکم الٰہی کے کہ فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ یعنی اے ایمان والو مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے اور لکھا ہے علما نے کہ حکمت اسمیں یہ ہے کہ جب مشغول ہوتا ہے آدمی عبادت میں تو کھلجاتا ہے اسپر عالم ربوبیت کا اور جب کھل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہے پس آسان ہوتا ہے دلپر نہ ہونا دنیا کا اور ہونا اسکا پس متوحش نہیں ہوتا نہونے اسکی سے اور نہ خوش ہوتا ہے ہونے سے جیسے کہ کہا گیا ہے کہ اگر ہے تو غم نہیں اور اگر نہیں تو غم نہیں + ح +

وعن بریدۃ قال اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال بما سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی قال یا رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندہ ورأیت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہما رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے بریدہ سے کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بلایا بلال کو یعنی بعد نماز صبح کے پس فرمایا ساتھ کس چیز کے پہل کی تو نے مجھ سے طرف بہشت کے نہیں داخل ہوا میں بہشت میں کبھی مگر سنی میں نے آواز پاپوش تیری کی آگے اپنے کہا بلال نے یا رسول اللہ نہیں اذان دی میں نے کبھی مگر کہ پڑھی میں نے دو رکعتیں اور نہیں پہونچا مجکو بے وضو ہونا کبھی مگر کہ وضو کیا میں نے اسی وقت اور اختیار کیا میں نے یہ کہ اللہ کے لیے مجھپر ہیں دو رکعتیں یعنی لازم کیں میں نے اپنے پر دو رکعتیں اور مواظبت کی انپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب انہیں دو چیزوں کے تو اس درجہ کو پہونچا روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی حضرت نے بلال کو آگے اپنے دیکھا بطور خادموں کے سبب اسکا پوچھا کہ کونسا عمل تو نے کیا ہے کہ اسکے سبب سے ساتھ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس آگے چلنے سے مراد یہ ہے اور ظاہر معنی اسکے لینے درست نہیں اس لیے کہ کسی نبی کو بھی یہ رتبہ نہیں ہونے کا کہ حضرت پر سبقت لیجاوے چہ جائے کوئی امتی اور بسبب انہیں دونوں چیزوں کے یعنی ہمیشہ باوضو رہنے کے اور نماز پڑھنے کے کہ جسکو شکر الوضو کہتے ہیں + م +

وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ حاجۃ الی اللہ او الی احد من بنی ادم فلیتوضأ فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالی ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب

اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اُسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی آدمی کے یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیے کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ رعایت آداب کے پھر پڑھے دو رکعتیں پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ پر اور درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنے والا پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالموں کا ہے سوال کرتا ہوں میں تجھ سے عمل کہ سبب اُترنے رحمت تیری کے ہوں اور مانگتا ہوں عمل کہ حاصل اور لازم ہو بسبب اُنکے بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخش تو اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ کھول دے اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیرے پسند مگر روا کر تو اُسکو اے بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف افضل ہے کہ آمین درود اتحیات کا پڑھے اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت کہتے ہیں اور کہا ابن حجر نے کہ مستحب ہے قصد کرنا ہفتہ کی صبح کو حاجت اپنی کے لیے بموجب ارشاد آنحضرت کے کہ جو کوئی صبح کو جاوے ہفتہ کے دن بیچ طلب حاجت کے کہ حلال ہو طلب اُسکی پس میں ضامن ہوں واسطے روا ہونے اُسکی کے اور جو حاجت اگر حافظہ درست ہونے کی ہو تو اُسکے لیے صلوٰۃ الحافظ پڑھے جو کہ حصن حصین میں مذکور ہے اور اس عاجز نے اُسکی شرح ہندی میں جاری روایت تفصیل لکھی ہے جو چاہے اُسمیں دیکھ لے

باب صلوٰۃ التسبیح

یہ باب ہے بیچ بیان صلوٰۃ التسبیح کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أُخْبِرُكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ

روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے عباس بن عبد المطلب کے کہ اے عباس اے چچا میرے کیا نہ دوں میں تجھکو کیا نہ دوں میں تجھکو کیا نہ خبر دوں میں تجھکو کیا نہ کروں میں تجھکو صاحب دس خصلتوں کا جس وقت کرے تو یہ بخشے اللہ تیرے لیے گناہ تیرے پہلے اور پچھلے اور پرانے اور نئے چوک کر اور جانکر چھوٹے اور بڑے چھپے اور ظاہر یہ کہ نماز پڑھ تو چار رکعتیں پڑھ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پس جبکہ پڑھ چکے تو قرأت پہلی رکعت میں اور تو کھڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر پس کہہ ان کلموں کو رکوع میں دس بار یعنی بعد پڑھنے سبحان ربی العظیم کے پھر اُٹھا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلموں کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے پھر جھک تو سجدے میں پس کہہ تو ان کلموں کو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلیٰ کے پھر اُٹھا سجدے سے کہہ ان کلموں کو دس بار پھر سجدہ کر پھر کہہ ان کلموں کو دس بار پھر اُٹھا تو سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلموں کو دس بار پس تسبیحات پچھتر بار ہوئیں ہر رکعت میں تو یہ چاروں رکعت میں اگر طاقت رکھے تو پڑھے اس نماز کو ہر دن میں ایکبار پس نہ پڑھ سکے ہر روز پس ہر ہفتہ میں ایکبار

پس اگر نہ پڑھ سکے ہر ہفتہ میں پس ہر مہینے میں ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر مہینے میں پس ہر برس میں ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر برس میں پس تمام عمر میں ایک بار روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور روایت کی ترمذی نے ابی رافع سے مانند اسکے **ف** کیا نہ کرون میں تجکو صاحب دس خصلتون کا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اُس سے دس طرح کے گناہ تیرے جو کہ حدیث میں مذکور ہوئے بخشے جاوین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد دس خصلتون سے دس دس بار تسبیح کہنی ہر سوائے قیام کے اور ساقط ہوا ہی مشکوٰۃ میں سے لفظ عشر خصال کا بعد لفظ و علانیتہ کے اور اصول میں وہ موجود ہی چنانچہ حصن حصین میں بھی ہی اسی لیے طیبی نے لکھا ہی کہ بہت مناسب بنظر سیاق حدیث کے یہ ہی کہ مراد دس خصلتون سے یہ ہون اول چار رکعت پڑھنی اور دوسرے فاتحہ پڑھنی اور تیسرے ضم سورہ کرنی اور چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام میں پانچوین دس بار کہنا اُنکا رکوع میں چھٹے دس بار کہنا اُنکا قومہ میں ساتوین دس بار کہنا اُنکا پہلے سجدے میں آٹھوین دس بار کہنا اُنکا جلسہ میں نوین دس بار کہنا اُنکا دوسرے سجدے میں دسوین دس بار کہنا اُنکا جلسہ استراحت میں انتہیٰ اور ابن عباس سے منقول ہی کہ اس نماز میں یہ سورتین پڑھے الہٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضے روایت میں اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص پڑھنی آئی ہین اور یہ تسبیحات قعدون میں التحیات کے پہلے پڑھے بخلاف اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطی رح نے لکھا ہی امام احمد سے کہ پڑھے صلوٰۃ تسبیح میں پہلے سلام کے یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حَیَاءً مِّنْکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور عبد العزیز بن داؤد رح نے لکھا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے جنت کا لازم کرے اپنے پر صلوٰۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہی کہ نہ دیکھی مین نے کوئی چیز دفع سختی اور غم کے لیے مثل صلوٰۃ تسبیح کے اور اکثر اماموں اور بزرگون کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑھنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈھلے اور اگر اسمین احتیاج سجدہ سہو کی پڑے تو اُن سجدون میں تسبیحات نہ پڑھے کہ تین سو سے زیادہ ہو جاوینگے اور درجہ اعتدال کا مومن کے لیے یہ ہی کہ پڑھا کرے اس نماز کو ہر جمعہ میں چنانچہ عمل عبد اللہ بن عباس کا اسی پر تھا کہ پڑھتے تھے اس نماز کو جمعہ کے دن بعد زوال کے اور پڑھتے تھے اسمین سورتین جو مذکور ہوئین * ج ع فخر * **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ الزَّکٰوۃُ مِثْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتھ اُسکے بندہ دن قیامت کے اعمال اُسکی سے نماز اُسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی نہ ادا کیگئی یا ادا کیگئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق ناامید ہوا یعنی ثواب سے اور زیان کار ہوا یعنی بسبب واقع ہونے عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض میں سے کچھ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتون کو دیکھو کیا ہی واسطے بندے میرے کے کچھ سنت یا نفل یعنی صحیفۂ اعمال میں پس پوری کیجاویگی ساتھ اُسکے وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون میں سے

یعنی بقدر اُسکی پورا ہو جاوینگے باقی عمل اُسکے اسی طور پر اور ایک روایت مین پھر زکوۃ مانند اسی کے پھر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی یہ احمد نے ایک شخص سے **ف** اور روایت مین آیا ہے کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ اللہ کے حقوق مین سے پہلے مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کے حقوق مین سے پہلے خون کا اور باقی عمل اس طور پر یعنی مثلاً اگر روزے فرض مین کچھ نقصان ہوا ہوگا تو روزے نفل سے اُسے پورا کردینگے اور اگر زکوۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سے پورا کر دینگے اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرہ سے پورا کرینگے اور اگر کسیکا حق اُسپر ہوگا تو اُسکے اعمال صالحہ سے بقدر اُسکے لیکر حقدار کو دینگے اسی طرح مال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین فرض زکوۃ کا بعد نماز کے صریح آیا بعد اُسکے ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ۱۲ ع ح **وعن** اَبِی اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْھِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کے اللہ تعالے واسطے بندے کے بیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتون سے کہ پڑھتا ہے انکو یعنی نماز افضل سب اعمال سے ہے اور عنایت اللہ تعالے کی بیچ اُسمین زیادہ ہے اور عبادتون سے اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہے اوپر سر بندے کے یعنی نازل ہوتی ہے رحمت و ثواب کا اثر نیکی کا جب تک کہ ہوتا ہے نماز اپنی مین اور نہین نزدیکی حاصل کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھ مانند اُس چیز کے کہ نکلی ہے یعنی قران یعنی جیسے قرآن پڑھنے سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ایسا اور کسی چیز سے نہین ہوتا روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے

باب صلوٰۃ السفر باب ہے بیچ نماز سفر کے

ف کسی امام اور عالم کو خلاف نہین ہے بیچ جائز ہونے قصر کے مسافر کو ولیکن ہمارے نزدیک قصر واجب ہے اور فرض وقت مسافر ہی دو رکعتین ہین چار نہین اور امام شافعی کے نزدیک قصر اولی ہے ۱۲ ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑھی نماز عصر کی بیچ ذی الحلیفہ کے دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین بیان ہے حضرت کے سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ سفر مکہ کا کیا حج کے لیے تو ظہر مدینہ مین پوری پڑھی پھر جب نکلے اور ذی الحلیفہ مین پہونچے کہ نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس پر مدینہ سے ہے نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتین پڑھین مذہب امام اعظم اور شافعی کا بھی یہی ہے کہ مسافر شرعی جب نکلے شہر کے مکانات سے قصر کرے ۱۲ ع ح **وعن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منا مین دو رکعتین اس حال مین کہ ہم تھے بہت ایسے کہ نہ تھے کبھی اور بہت امن مین تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے کہ اُن دنون مین صحابہ بیشمار تھے اور بامن تھے کفار سے یہ اسلیے کہا کہ شروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کفار کے نہین جیسا کہ ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہے بلکہ ہر حال سفر مین قصر کرنا چاہیے چنانچہ حدیث آئندہ مین فرمایا ہے اسکا صریح واقع ہوا ہے ۱۲ ح **وعن** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ

فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِہَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے عمر بن الخطاب کے سوا اسکے نہیں کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یہ کہ کم پڑھو نماز اگر ڈرو تم
یہ کہ فتنہ میں ڈالیں تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئے پس تحقیق کہ امن میں ہیں اب لوگ یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہے قصر کی کہا عمرؓ نے تعجب کیا
میں نے اس چیز سے کہ تعجب کیا تو نے اس سے پس پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ احسان ہے کہ احسان کیا اللہ تعالےٰ نے ساتھ اسکے تم پر پس
قبول کرو صدقہ اسکا روایت کی یہ مسلم نے ف الفاظ آیۃ کے جو مذکور ہوئے اوپر سے یوں ہیں واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا
من الصلوٰۃ آخر تک دریں عمل کرو صدقہ اسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیۃ میں قید خوف کی باعتبار عادت کے اور غلبے کی لگائی ہے کہ اکثر سفرون
کو خوف ہوتا ہے خصوصاً اس زمانے میں کہ کافر بہت زیادہ مسلمانوں کے تھے اور یہ امر یعنی فاقبلوا وجوب کے لیے ہے پس یہ دلیل ہے قول ابو حنیفہ کا کہ قصر واجب ہے
اور اتمام اساءت ہے یعنی پورا پڑھنا اسکا برا ہے **وعن** انس قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ
الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ قیل لہ اقمتم بمکۃ شیئا قال اقمنا بہا عشرا متفق علیہ
اور روایت ہے انسؓ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے طرف مکہ کے یعنی حجۃ الوداع میں پس تھے نماز پڑھتے دو دو رکعتیں
یعنی چار کی دو پڑھتے یہاں تک کہ پھر آئے ہم طرف مدینہ کے کہا گیا واسطے انس کے کیا ٹھہرے تھے تم مکہ میں کچھ یعنی ایک مدت کہا ٹھہرے تھے
ہم مکہ میں دس دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دس دن یوں ہوئے کہ چوتھی ذی الحجہ کو وہاں پہنچے تھے اور چودھویں کی صبح کو روانہ
طرف مدینہ کے ہوئے پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت سے آدمی مقیم نہیں ہوتا یہ حدیث ظاہر میں منافی ہے مذہب شافعی کے کہ انکے یہاں
اگر اقامت کرے چار دن تو واجب ہے تمام پورا پڑھنا نماز کا تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی ۔ ع **وعن** ابن عباس قال سافر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سفرا فاقام تسعۃ عشر یوما یصلی رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی فیما
بیننا وبین مکۃ تسعۃ عشر رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذلک صلینا اربعا رواہ البخاری
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا سفر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر پس ٹھہرے انیس دن نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتیں کہا
ابن عباسؓ نے پس ہم نماز پڑھتے ہیں دو دو رکعت بیچ اس منزل کے کہ درمیان ہمارے اور درمیان مکہ کے ہے انیس دن یعنی جو اقامت کرتے ہیں
ایک منزل میں درمیان مکہ اور مدینہ کے انیس دن تو دو دو رکعت پڑھتے ہیں پس جس وقت کہ ٹھہرتے ہیں زیادہ اس سے تو پڑھتے ہیں چار رکعت روایت
کی یہ بخاری نے ف پس ٹھہرے انیس دن یعنی ٹھہرے انیس دن بغیر نیت اقامت کی کہ ارادہ کوچ کا رکھتے تھے آج کل میں اور ابن عباسؓ نے
یہ نکالا اس سے کہ اگر اقامت کرے انیس دن تو قصر کرے اور زیادہ رہے تو پوری پڑھے اس بات میں منفرد ہیں ابن عباسؓ اور حق
یہ مذہب نہیں جاننا چاہیے کہ ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اس سے نیت اقامت کی کرے تو نماز پوری پڑھے اور اگر پندرہ سے کم نیت اقامت کی
کرے تو قصر ہی کرے اور اگر بغیر نیت اقامت کے برسوں رہے تو بھی قصر کرے اور یہ روایت کیا گیا ہے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہا [illegible]
سنا اور امام محمد کتاب الآثار میں ابن عمر سے لائے ہیں کہ وہ آذربیجان میں چھ مہینے رہے کہ ارادہ آج کل چلنے کا کرتے تھے اور نماز مسافر کی
پڑھتے تھے اور اور صحابہ بھی انکے ساتھ تھے اور انسؓ بھی ساتھ عبدالملک بیٹے مروان کے دو مہینے شام میں رہے تو دو ہی رکعت پڑھتے رہے اور مذہب
شافعی کا یہ ہے کہ اگر نیت چار روز کی اقامت کی کرے سوائے دو دن آنے اور کوچ کرنے کے یا زیادہ کے تو مقیم ہو جاتا ہے اور چار رکعت پڑھے اور اگر بغیر
نیت اقامت کے ساتھ قصد چلنے آج کل کے زیادہ اٹھارہ دن ٹھہرے تو پوری پڑھے نماز قول معتمد اسکے یہاں یہی ہے ۔ ع **وعن** حفص بن

عاصمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے حفص بن عاصم سے کہ کہا رفاقت کی مین نے ابن عمرؓ کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑھائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پھر آئے ڈیرے اپنے مین اور دیکھے پس دیکھا لوگون کو کھڑے ہوے پس کہا کیا کرتے ہین یہ کہا مین نے نفلین پڑھتے ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑھنے والا پوری پڑھتا مین نماز فرض اپنی یعنی اگر یہ عمل دوا کرنے کو افضل ہوتا تو پوری پڑھتا فرضون کا اہم اور اولیٰ تھا پس جب فرض قصر کیے گئے تو ترک نفل اولیٰ ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولیٰ ہے نفل سے صحبت رکھی مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس تھے نہ زیادہ کرتے سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکھی مین نے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سے اسی طرح یعنی وہ بھی سفر مین زیادہ دو رکعت نہ پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** کہا ابن الملک نے کہ اسمین دلیل ہے اسکے لیئے کہ اختیار کیا ہو یہ کہ نفل نہ پڑھے سفر مین اور حکم سنن رواتب یعنی معمولی کا فصل دوسری مین مذکور ہوگا ۔ ع ۔ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جسوقت کہ ہوتے سفر مین اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل ہے شافعیون کا کہ اُنکے نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کے درست ہے خواہ ظہر کے وقت مین عصر کو پڑھ لے یا عصر کے وقت مین ظہر کو اسی طرح مغرب و عشا مین یعنی مغرب کے وقت مین عشا پڑھ لے یا عشا کے وقت مین مغرب اور حنفیون کے نزدیک حدیث محمول ہے جمع صوری پر یعنی ظہر آخر وقت مین پڑھتے اور عصر اول وقت مین پس صورت مین جمع ہو گئین اور حقیقت مین دونون نمازین اپنے وقت مین اسی طرح مغرب اور عشا مین کہ تاخیر کرتے مغرب کو اور اول وقت پڑھتے عشا کو ۔ ع ۔ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِيْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اُنکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑھتے سفر مین سواری پر نماز شب کی سوا فرضون کے اور وتر بھی پڑھتے اپنی سواری پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نماز پڑھتے سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کے منہ قبلہ کی طرف کرتے جیسے کہ انس کی حدیث مین آیا ہے اور اشارہ کرتے یعنی رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے اور اشارہ سجود کا نیچا اشارہ رکوع سے کرتے اور اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوے ایک تو یہ کہ سواری پر نفل پڑھنے جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین قید رات کی نماز کا واقع ہوا ہے لیکن اور حدیثون مین نفل عام آئے ہین پس شامل ہین سنتون موکدہ کو اور سوا انکے کو اور امام ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ مستحب ہے اُترنا سنت فجر کے لیئے اور ایک روایت مین واجب ہو اسی لیئے جائز نہین ہے اوسکا ادا کرنا بیٹھے ہوے بغیر عذر کے اور فرض سواری پر درست نہین مگر بعذر کہ جنگل مین ہو اور غالب ہو خوف ہلاک کا نفس پر یا مال پر ہو یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سے دور پڑنے کا یا راہ بھول جانیکا یا جانور سرکش ہو کہ اسپر سوار نہو سکے بعد اُترنے کے یا اصلی بڈھا او ضعیف ہو کہ سوار آپ نہو سکے اور نہ کسی کو پاوے کہ سوار کردے اُسکو یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اسپر ممکن نہو یا عذر مینہ کا ہو توان صورتون مین فرض سواری پر جائز ہے اور ضرورتمین مستثنے ہین قواعد شرع سے کذا فی شروح الہدایۃ اور کہا طحاوی نے کہ وجہ پڑھنے وترون کی سواری پر جائز ہے نزدیک ہمارے شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

پڑھتے تھے وتر سواری پر پہلے حکم کرنے اور تاکید کرنے وتروں کے پھر جب تاکید کی بعد اسکے اور نہ رخصت دی بیچ ترک اسکے کے تو اتر پڑھتے ہوں چنانچہ ثابت ہوا ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ نماز پڑھتے تھے یعنی نفل سواری پر اور وتر پڑھتے تھے زمین پر اور کہتے تھے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں بہت آثار صحابہؓ و تابعین سے لائے ہیں کہ وہ اترتے تھے وتروں کے لیے اور نخعی نے کہا ہے کہ نماز جنازہ اور نماز منذور ماتی ہوئی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑھا ہو سواری پر جائز نہیں ورنہ دلیل حکم ہے کہ جائز ہوتا نماز کا سواری پر ساتھ شرط سفر کی ہے چنانچہ جمہور ائمہ اسی پر ہیں اور ایک روایت ابو حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ سے بھی اسی طرح ہے اور صحیح روایت مذہب ابو حنیفہ میں یہ ہے کہ شرط لیا گیا ہو یہ مصلی کا باہر شہر کے مسافر ہو یا نہ ہو اور مسافر اندر شہر کے ہو جائز نہیں اسکو نفل پڑھنے سواری پر نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک محمد کے جائز ہیں لیکن مکروہ اور ابو یوسف نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں اسکا بعد ازاں اختلاف کیا ہے اسمیں کہ کتنی دور شہر سے پہونچے تو نماز سواری پر جائز ہو بعضوں نے دو فرسخ کہے ہیں بعضوں نے تین فرسخ بعضوں نے کہا ایک کوس اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہو بعد اپنے نکلے گھر ون شہر سے جیسا کہ جواز قصر میں آیا ہے ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سب یہ تحقیق کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر کرتیں پڑھیں دو اور پوری بھی پڑھیں روایت کی یہ شرح السنہ میں ف یعنی چار کی دو بھی پڑھیں ہیں اور پوری چار بھی قول شافعی کا اسی پر ہے کہ جائز ہے قصر بھی اور پورا پڑھنا بھی سفر میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں جائز ہے پورا پڑھنا بلکہ گنہگار ہوتا ہے اور اسکی سند میں ابراہیم بن یحییٰ ہے پس حدیث ضعیف ہے دلیل کامل نہیں ہو سکتی اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحت کو نہیں پہونچی ہے اور حضرت سے اتمام بوجود میں نہیں آیا اور دارقطنی اور بیہقی اور نخعی نے جو جائز ہونے قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ اسناد اسکی صحیح ہے پس بتقدیر صحت اسکی کے حمل کیجئے اوپر اوائل امر کے یعنی یہ بات ابتدا میں تھی پھر قصر ہی مقرر ہوا واللہ اعلم ہو خ ح ایک معنی اس حدیث کے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ قصر کیا حضرت نے یعنی ان نمازوں میں نہ چار رکعت کی ہیں اور پوری بھی پڑھی یعنی وہ نمازیں کہ تین رکعت کی یا دو رکعت کی ہیں پس قصر بھی ہوا اور اتمام بھی یہ توجیہ خوب ہے کہ اور تکلف نہیں کرنا پڑتا ہے مولانا ہو

وعن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حاضر ہوا میں ساتھ انکے فتح مکہ میں پس رہے مکہ میں اٹھارہ شب نماز نہیں پڑھتے تھے مگر دو رکعتیں فرماتے اے اہل شہر کے پڑھو تم چار رکعتیں اسلیے کہ تحقیق ہم سفر میں ہیں روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اٹھارہ شب ہے اور قصد سفر کا رکھتے تھے کہ آج چلیں کل چلیں اسی لیے اتنے دنوں قصر پڑھتے رہے اور فرماتے یعنی بعد سلام پھیرنے کے مقیم مقتدیوں کو خطاب کرکے کہ تم چار پوری پڑھو اس طرح کہہ دینا مستحب ہے امام کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کرے مسافر کا تو چار رکعتیں پڑھے اور تابع امام کی نہ کرے باقی نماز میں اور مسافر جو اقتدا کرے مقیم کا تو تابع اسکی کرے یعنی چار رکعتیں پڑھے ع ح

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سفر میں دو رکعتیں اور بعد اسکے دو رکعتیں یعنی
سنت اور ایک روایت میں ہے کہا ابن عمرؓ نے نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر میں اور سفر میں پس پڑھی میں نے ساتھ حضرتؐ کے
شہر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اسکے دو رکعتیں یعنی سنت اور پڑھی میں نے نماز ساتھ انکے سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور پیچھے اسکے دو رکعتیں یعنی
سنت اور عصر کی دو رکعتیں اور نہ پڑھی پیچھے اسکے کچھ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر میں اور سفر میں برابر تین رکعتیں اور نہ کم کرتے تھے
شہر میں اور سفر میں اور نماز مغرب کی وتر ہے دن کی اور پڑھتے پیچھے اسکے دو رکعتیں یعنی سنت روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ قصر چار ہی رکعت میں ہے تین میں نہیں اور وتر دن کی ہے یعنی جیسے نماز وتر رات کی ہے یہ نماز وتر دن کی ہے اور اسمیں تقویت
ہے قول ابو حنیفہؒ کی کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں ساتھ ایک سلام کے اور کہا ابن ملکؒ نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ سنتیں معمولی سفر میں
بھی پڑھی مانند حضر کے انتہی اور معتمد ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ پڑھے انکو منزل میں اور چھوڑ دے انکو راہ میں ہو ع ۞ **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ**
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ
الْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِكَ إِذَا غَابَتِ
الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ
حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا تھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جس وقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کریں جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے
پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہاں تک کہ اترتے واسطے نماز عصر کے یعنی ظہر ساتھ عصر کے پڑھتے اور مغرب میں کرتے مانند اسی کے
جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنیکے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہاں تک کہ اترتے
عشا کے لیئے پھر جمع کرتے درمیان دونوں نمازوں کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اس حدیث سے شافعیہ کے نزدیک جمع تقدیم اور
جمع تاخیر ثابت کی ہے بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے کہ انکے نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نمازوں کا جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ کہا ابو داؤد نے کہ
نہیں ہے بیچ تقدیم وقت کے کوئی حدیث قوی پس کہنا ابو داؤد کا دلیل ہے اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اور ہماری دلیل حدیث صحیح کی
ہے ابن مسعودؓ سے کہ نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر میں پس بر تقدیر تعارض کے راجح ہے
حدیث ابن مسعودؓ کی بسبب زیادتی فقہ راوی کے اور بسبب اسکے کہ وہ بڑے احتیاط والے تھے ۞ ع ۞ **وَعَنْ أَنَسٍ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سفر کرتے یعنی نکلتے شہر سے مسافر ہوتے یا مقیم تھے اور ارادہ
کرتے یہ کہ نفل پڑھیں سامنے کرتے قبلے کے اونٹنی اپنی پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے نماز جس طرف متوجہ کرتی انکو سواری انکی روایت کی یہ ابو داؤد نے
ف امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں منہ قبلے کی طرف کرنا شرط ہے اور ہمارے نزدیک نفلوں میں شرط نہیں اور فرضوں میں شرط ہے
یعنی اگر بسبب عذر کے جو کہ اوپر مذکور ہے فرض سواری پر پڑھے تو رو بقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہے ۞ ع ۞ **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہا بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کے پس آیا میں اور حضرت نماز پڑھتے تھے اپنی سواری

طرف مشرق کے اور کرتے تھے سجدہ پست تر رکوع سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی رکوع اور سجدہ دونوں اشارہ سے کرتے تھے سجدہ کے لیے زیادہ جھکتے اور رکوع کے لیے کم ❊ع❊

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وابوبكر بعده وعمر بعد ابي بكر وعثمان صدرا من خلافته ثم ان عثمان صلى بعد اربعا فكان ابن عمر اذا صلى مع الامام صلى اربعا واذا صلاها وحده صلى ركعتين متفق عليه روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں اور ابوبکرؓ نے بھی بعد حضرت کے اور حضرت عمرؓ نے بھی بعد ابی بکرؓ کے دو رکعتیں اور حضرت عثمانؓ نے بھی پڑھیں ابتدا اپنی خلافت میں پھر پڑھیں حضرت عثمانؓ نے پیچھے چار رکعتیں پس تھے ابن عمرؓ جب کہ نماز ساتھ امام کے یعنی ساتھ حضرت عثمانؓ کے پڑھتے چار رکعتیں اور جب پڑھتے اکیلے یعنی حالت سفر میں پڑھتے دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ حج کو آتے اور منا میں پہونچتے تو وہاں بھی نماز مسافرانہ پڑھتے اور حضرت عثمانؓ بھی اوائل خلافت میں قریب چھ برس کے مسافرانہ نماز پڑھتے رہے اور بعد اسکے چار پڑھنے لگے وجھیں اسکی کئی لکھی ہیں علما نے یا تو یہ وجہ تھی کہ وہ متاہل ہو گئے تھے مکہ میں چنانچہ احمد نے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے منا میں چار رکعتیں پڑھیں پس لوگوں نے انکار کیا پس کہا انھوں نے اے لوگو میں متاہل یعنی قبیلہ دار ہوں مکہ میں اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی متاہل ہووے ایک شہر میں پس چاہیے نماز مقیم کی سی اور لوگوں کے انکار کرنے میں بھی دلیل ہے اسکی کہ حضرت پوری نماز نہیں پڑھتے تھے سفر میں اور قصر لازم ہے والا لوگ انکار کاہے کو کرتے یا وجہ یہ تھی کہ موسم حج میں لوگ بہت آتے تھے اور انمیں سے بعضے احکام دین کے مفصل نہیں جانتے تھے انکے دکھانے کے لیے پڑھتے تھے تا وہ جانیں کہ نماز کی چار رکعتیں ہیں اگر دو پڑھتے تو شاید وہ جانتے کہ نماز کی دو ہی رکعتیں ہیں یا آخر کو حضرت عثمانؓ موافق حضرت عائشہؓ کے ہوے تھے کہ انکے نزدیک قصر اور اتمام دونوں جائز تھے ❊ع❊

وعن عائشة قالت فرضت الصلوة ركعتين ثم هاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم ففرضت اربعا وتركت صلوة السفر على الفريضة الاولى قال الزهري قلت لعروة ما بال عائشة تتم قال تاولت كما تاول عثمان متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتیں یعنی اول دو رکعتیں فرض ہوئیں سفر اور حضر میں پھر ہجرت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کی گئیں چار شہر میں اور چھوڑی گئی نماز سفر میں پہلے فرض پر کہا زہری نے کہا میں نے واسطے عروہ کے کیا حال ہے عائشہؓ کا کہ پوری پڑھتے ہیں نماز سفر میں کہا دلیل پکڑتی ہیں جیسے دلیل پکڑی عثمانؓ نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور چھوڑی گئی نماز سفر میں پہلے فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر میں رخصت نہیں بعد از شروع چار رکعت کے بلکہ اصل شروع وہی رکعتیں ہیں پس عزیمت یعنی لازم ہیں نہ رخصت اور یہ موید ہے مذہب حنفی کی پس اگر پوری چار پڑھے گا اور پہلے قعدے میں بیٹھے گا تو مسئی ہوگا جیسے کہ ترک کرنیوالا واجب کا اور ہوجاینگی دو رکعتیں نفل اور اگر نہ بیٹھیگا پہلے قعدے میں کہ حکما وہ قعدہ اخیر ہی ہے باطل ہوگا فرض اسکا اور دلیل پکڑتی تھیں جیسے دلیل پکڑی حضرت عثمانؓ نے صحیح قول یہ ہے کہ دلیل پکڑنے عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ کی یہ ہے کہ قصر اور اتمام دونوں جائز رکھتے تھے جیسا کہ گذر گیا ❊ع❊

وعن ابن عباس قال فرض الله الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے کے گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ڈر کی حالت میں ایک رکعت روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور سفر میں دو رکعتیں یہ دلیل صریح ہے

ہمارے مذہب کی کہ سفر میں وہی پڑھنی چاہییں اور خوف میں ایک رکعت عمل کیا ہی ظاہر اسکے پر ایک جماعت نے سلف میں سے کہ اُن میں ہے حسن بصری اور اسحٰق بھی ہیں اور کہا جمہور علماء نے کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کے ہی بیچ عدد رکعات کے اور تاویل کی انھوں نے اس حدیث کی یہ کہ مراد یہ ہی کہ بیچ دوگانہ حقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور دوسری رکعت تنہا جیسے کہ آئی ہی حدیثوں صحیح میں نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف میں انتہی اور چار رکعتیں بیچ شہر کے اور تین رکعتیں مطلق حالت خوف میں یوں پڑھے کہ امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور باقی اکیلے تفصیل اسکی صلوٰۃ الخوف میں آویگی انشاء اللہ تعالےٰ م ع **وعن** ابنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِی السَّفَرِ سُنَّۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہا دونوں نے مقرر کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں اور وہ پوری ہیں نہیں ناقص اور وتر سفر میں سنت ہی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مقرر کیں حضرت نے قصر ثابت ہی کتاب اللہ سے بس مراد یہ ہی کہ حضرت نے واضح کیا ساتھ قول اور فعل کے قصر کو جو کتاب اللہ میں تھا اور نہیں ناقص یعنی سفر میں شروع ہوئی دو رکعتیں ہیں نہ یہ کہ پہلے چار تھیں اب دو رکعتیں کم کر دیں اور وتر سفر میں سنت ہی یعنی ثابت ہی ساتھ سنت کے یا سنت ہی سنتوں اسلام سے پس نہ منافی وجوب کے نہیں م ع ح **وعن** مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مِثْلِ مَا یَکُوْنُ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالطَّائِفِ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَعُسْفَانَ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَجُدَّۃَ قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ اَرْبَعَۃُ بُرُدٍ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالکؒ سے پہونچی انکو یہ بات کہ ابن عباسؓ قصر کرتے نماز بیچ مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور طائف کے ہی اور بیچ مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور عسفان کے ہی اور بیچ مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور جدہ کے ہی کہا مالکؒ نے اور یہ مسافت ہی چار برید کی روایت کی یہ موطا میں **ف** چار برید سولہ فرسخ کے ہوتے ہیں اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کے ہوئے اگر منزل بارہ کوس کی ہو تو چار برید کی چار منزلیں ہوئیں اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ تین مسافتیں کہ حدیث میں مذکور ہوئیں برابر ہوں لیکن واقع میں برابر نہیں پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہی یعنی مسافت مابین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ حد ابن عباسؓ نے اپنے اجتہاد سے مقرر کی تھی بعد ازیں جاننا چاہیے کہ بعضے علماء نے کہا ہی کہ ثابت نہیں ہی بیچ کتاب میں اور نہ سنت میں مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہی مطلق سفر ثابت ہوا ہی اور سفر کہ جنمیں قصر واقع ہوا ہی متفاوت ہیں بعضے قریب اور بعضے بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حدیثوں باب کی سے صحابہ اور تابعین اور اُنکے بعد کے علماء اُسکے تعین میں اجتہاد اور استنباط کر کے مختلف ہوئے ہیں امام شافعی نے حد سفر کی ایک دن اور ایک رات میں ورونگی کذا ذکر فی الہدایۃ اور سعادی کہ اُنکے مذہب میں ہی اسمیں تعین سولہ فرسخ کی کی ہی اور مذہب امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی ہی اور امام ابو حنیفہؒ نے تین منزلیں کہی ہیں کہ ہر منزل ایسی ہو کہ چھوٹے دنوں میں قافلہ صبح کو چلے تو بعد دوپہر کے منزل پر پہونچ جاوے اور امام ابو یوسفؒ نے دو روز اور اکثر تیسرے دن کا کہا ہی اور اصحاب ظواہر نے مطلق سفر اعتبار کیا ہی دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلیں ہر ایک کی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں م ع ح **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَیْتُہٗ تَرَکَ رَکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّھْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی براءؓ سے کہا رفاقت کی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر میں پس نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ چھوڑی ہوں دو رکعتیں جس وقت کہ ڈھلے آفتاب پہلے ظہر کے روایت کی یہ

ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف شاید کہ دو رکعتین شکر الوضو تھیں یا سنتیں ظہر کی کہ اقتصار وہی
پر کرتے تھے ع ۱۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق تھے ابن عمر دیکھتے بیٹے اپنے عبید اللہ کو نفلیں پڑھتے سفر میں پس نہ انکار کرتے تھے اس پر روایت کی یہ مالک نے ف
شاید کہ یہ سنن رواتب یعنی معمولی پڑھتے ہونگے یا اور نفل پڑھتے ہونگے بیچ وقت وسیع کے باوجود اعتقاد اسکے کہ جائز ہے ترک انکا پس حمل کیا
جاویگا ابن عمر کا انکار سابق اوپر پڑھنے نفلوں کے بیچ تنگی وقت کے یا بیچ فراغ وقت کے اوپر گمان التزام کرنیکے وظائف شیخ کے حالت سفر میں بھی
باوجودیکہ امر ایسا نہیں ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ لکھتا ہے مسافر کے لیے ثواب اس عمل کا کہ کرتا تھا حضر یعنی گھر میں قسم عبادات سے اور اسی طرح مریض اور شیخ
ضعیف کے لیے والا نماز بہتر چیز ہے اور منع اسکا غیر مشروع ہے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى یعنی کیا دیکھا تو نے اسکو کہ منع کرتا ہے
بندے کو جب نماز پڑھتا ہو ع

بَابُ الْجُمُعَةِ

یہ باب ہے بیچ بیان جمعہ کے ف جمعہ لغت فصیح میں ساتھ ضمہ جیم کے اور میم کے ہے اور ساتھ
سکون میم کے بھی آیا ہے اور اسکا نام جمعہ اسلیے ہوا کہ پیدائش حضرت آدم کی جمع اور پوری کی گئی ہے اسمیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جمعہ اسلیے کہتے ہیں
کہ اس دن میں حضرت آدم جمع ہوے ساتھ حوا کے زمین میں اور اسکو زمانہ جاہلیت میں عروبہ ساتھ زبر عین کے کہتے تھے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ
لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلٰى اٰخِرِهِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پیچھے آنے والے ہیں یعنی دنیا میں اور پہلے ہونیوالے ہیں قیامت کے
یعنی شرف و مرتبہ میں سواے اسکے کہ اہل کتاب دیے گیے ہیں کتاب پہلے ہمسے اور دیے گیے ہم کتاب پیچھے انکے پھر یہ وہ دن ہے کہ فرض کیا گیا انپر
مراد رکھتے تھے حضرت ساتھ اس دن کے دن جمعہ کا پس اختلاف کیا انہوں نے اسمیں پس راہ دکھائی ہمکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اس دن کے یعنی جمعہ کے اور
لوگ یعنی یہود اور نصارے واسطے ہمارے اسمیں یعنی بیچ اختیار کرنے اس دن کے واسطے عبادت کے تابع ہیں یہود نے اختیار کیا کل کو یعنی جمعہ کی
کل کو کہ ہفتہ ہے اور نصارے نے کل کے بعد کو یعنی اتوار کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ کہا ہم پیچھے آنے والے
ہیں پہلے ہوں گے دن قیامت کے اور ہم ہوں گے اول ان لوگوں کے کہ داخل ہونگے بہشت میں سواے اسکے کہ وہ اور ذکر کیا مانند اسکے
آخر تک اور روایت مسلم کی میں ابو ہریرہ اور حذیفہ سے ہے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر حدیث کے ہم پیچھے آنے والے
ہیں اہل دنیا میں سے اور پہلے ہونے والے ہیں دن قیامت کے ایسے پیچھے آنے والے ہیں کہ حکم کیا جاویگا واسطے انکے پہلے اور مخلوقات کے یعنی حساب
کے لیے اور جنت میں داخل ہونیکے لیے ف دیے گئے ہم کتاب بعد انکے حقیقت میں یہ بھی موجب فضل ہمارے کا ہے اسلیے کہ کتاب آخر ناسخ پہلے کی ہے پس
اس سے ظاہر ہوا کہ قول حضرت کا نحن الآخرون بھی واسطے بیان فضل کے ہے اور پس اختلاف کیا جان کہ شارحین نے اختلاف کیا ہے کہ مراد ساتھ
فرض کرنے اللہ تعالیٰ کے روز جمعہ کو یہود اور نصاریٰ پر اور اختلاف کرنے انکے کے اسمیں کیا ہے بعضوں نے تو کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا انپر عبادت کو
روز جمعہ میں معینہ اور حکم کیا انکو ساتھ جمع ہونیکے اسمیں عبادت کے لیے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث میں سے معلوم ہوتا ہے پس مخالفت کی انہوں نے

امر الٰہی کی اور سرکشی کی اُسمین جیسے کہ عادت اُنکی تھی اور اختیار کیا یہود نے ہفتہ کے دن کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا اتوار کو اور انھون نے دلیلین نکالین اپنی طرف سے چنانچہ آگے مذکور ہونگی اور اکثر اسپر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہے کہ حکم ہوا انکو ساتھ نکالنے اُس کے ساتھ رائے اور اجتہاد اپنے کے یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے تمپر اپنے علم مین ایک دن کہ فارغ ہوا سمین واسطے فکر اور ذکر اور عبادت کے دریافت کرو اُسکو اپنے اجتہاد سے اور یہ امتحان تھا حق سبحانہ تعالیٰ کیطرف سے انکے لیے کہ آیا حق دریافت کرتے ہین یا نہین پس تعین کیا یہود نے دن شنبہ کو اور کہا کہ یہ دن ایسا ہے کہ فارغ ہوا اللہ تعالیٰ شغل پیدا کرنے سے پس ہمکو بھی چاہیے کہ فارغ ہووین کاروبار دنیا سے اور مشغول ہووین عبادت میں اور نصاریٰ نے تعین کیا اتوار کو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی اُسمین پیدایش کی پس یہ دن مبدا ہے کمالات و نعمتون کا ہے کہ اُسمین وہ بانی اسات ہے ہو اخلق پر ساتھ فیض پہونچانے اور انعام کرنیکے پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کے ہے دونون نے خطا کی اور نہ پایا جو کچھ کہ علم الٰہی مین تھا یعنی دن جمعہ کا اور گمراہ ہوے راہ صواب سے پس ہدایت دکھائی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالیٰ نے اُس کو یہان بھی دونون جمعین بیان کی ہین وراے ظاہر تر یہ ہے کہ حق سبحانہ نے حکم کیا اس امت کو ساتھ عبادت کے روز جمعہ مین ساتھ قول اپنے کے یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی انکو حکم بجالانے کی اور گمراہ کیا ساتھ انکار اور سرکشی اور دلیلین نکالنے کے جیسے کہ عادت اُنکی ہے امت نیک کی ہے اور وہ لوگ واسطے ہمارے تابع ہین کیونکہ ہر گاہ کہ تھا دن جمعہ کا مبدا دور انسان کا اور اول ایام اسکے کا ہوے اُسمین عبادت کرنیوالے باعتبار عبادت کے متبوع اور عبادت کرنے والے بیچ دو دونون کے کہ بعد اسکے ہین تابع اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہے شرعاً لیکن زبان و عرف برخلاف اسکے ہوا ہے ع ح

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اُدخل الجنۃ وفیہ اُخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن کا کہ نکلا اُسمین آفتاب دن جمعہ کا ہے اُسمین پیدا کیے گیے آدم یعنی تمام ہوئی پیدایش انکی اور اُسمین داخل کیے گیے بہشت مین اور اُسمین نکالے گیے بہشت سے اور نہین قایم ہونے کی قیامت مگر دن جمعہ کے روایت کی مسلم نے ف نکلا اُسمین آفتاب کا یہ ہے کہ سب دنون مین دن جمعہ کا افضل ہے اسلیے کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اُسمین آفتاب نکلے ورے جمعہ حضرت آدم جو پیدا ہوے اُس مین فضیلت اسکی معلوم ہوئی یہ بات تو ظاہر ہے اور بہشت سے جو نکلے اُسمین فضیلت جمعہ کی اسلیے ہوئی کہ نکلنا انکا سبب پیدایش انبیا اور اولیا کا اور باعث نزول حسنات بیشمار کا ہوا اور ایسی ہی موت حضرت آدم علیہ السلام کی سبب ہوئی پہنچنے انکے کی درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسے ہی قایم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول بہشت کا اُسمین اور حق تعالیٰ کے نعمتون کے لیے ظاہر ہونگے اور مراد قایم ہونے قیامت سے یا تو پہلا نفخہ ہے کہ ہلاکت کے لیے ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطے بعث و نشر کے ہوگا اور کہا طیبی نے کہا بعضون نے کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہے اور بعضون نے کہا کہ جمعہ افضل ہے چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اسی صورت مین ہے کہ جب مطلق چھوڑا جاوے یعنی بہتر دنیا سوال کا عرفہ ہے اور بہترین دن کا جمعہ ہے اور اُسوقت کہ کہا جاوے کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہے یا بہترین دن یعنی ہفتہ مین پس وہ جمعہ ہے پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہ رہی اور جب موافق ہووے دن جمعہ کا دن عرفہ کے ساتھ تو ہوگا افضل دنون کا مطلق پس ہوگا عمل اُسمین افضل اور حج ہوگا اُسمین حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حجون سے کہ غیر جمعہ مین ہوں اور کہا ابن مسیب نے کہ جمعہ محبوب تر ہے طرف اللہ تعالیٰ کے حج نفل سے اور جامع صغیر مین ابن عباس سے روایت ہے مرفوعاً کہ جمعہ حج المساکین ہے ع ج

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ متفق علیہ

وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ۔ اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بیچ دن جمعہ کے ایک ساعت ہے نہیں پاتا اسکو بندہ مسلمان حال یہ کہ سوال کرے اللہ تعالےٰ سے بیچ اسکے خیر مگر دیتا ہے اسکو خیر یعنی دعا اُس ساعت میں قبول ہی ہوتی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے یہ کہ کہا حضرت نے کہ وہ ساعت ہے بہت کم اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یہ ہے کہ کہا تحقیق جمعہ میں البتہ ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اسکو بندہ مسلمان کہ کھڑا ہو نماز کے لیے یعنی مستعد ہو نماز کا مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہے اسکو بھلائی ف ایک ساعت ہے یعنی پوشیدہ اور حکمت اسکے اخفا میں یہ ہے کہ تا مشغول رہیں لوگ سارے تمام دن بامید اسکے کہ دعا اور عبادت اُنکی اسمیں واقع ہو اور کہا جزری نے اوقات قبولیت کے جو آئے ہیں اُنمیں سے اس ساعت میں بہت امید قبولیت کی تھی اور دیتا ہے اسکو خیر یعنی یا تو جلدی دیتا ہے اسکو دنیا میں یا ذخیرہ کرتا ہے اسکے لیے کہ آخرت میں ثواب دیگا اور لفظ قائم یصلے کے معنی یہ ہیں کہ ملازمت و مواظبت کرتا ہو نماز پر یا مراد یہ ہے کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہ تاویلات اسلیے کی گئیں تا موافقت ہو جاوے سب روایات میں

وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسےٰ سے کہ کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ شان ساعت جمعہ کے کہ وہ ہے درمیان اسکے کہ بیٹھے امام منبر پر یہانتک کہ پڑھی جاوے نماز روایت کی یہ مسلم نے ف ساعت قبولیت دعا کی بیچ دن جمعہ کے کہ حدیث شریف میں وارد ہوئی ہے اسمیں علما کو اختلاف ہے کہ کون سی ساعت ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ساعت مبہم ہے مانند شب قدر کے یا اسم اعظم کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ساعت ہر جمعہ میں انتقال کرتی ہے کسی جمعہ میں اول روز ہوتی ہے کسی میں بیچ میں ہوتی ہے کسی جمعہ میں آخر روز ہوتی ہے اور اکثر اسی پر ہیں کہ وہ ساعت معین اور معلوم ہے لیکن اسمیں بھی اختلاف ہے کہ کون سی ہے اسمیں تینتیس قول ہیں ایک یہ کہ جسوقت موذن دن جمعہ کے نماز صبح کے لیے اذان دے دوسرا یہ کہ طلوع ہونے فجر کے سے طلوع ہونے آفتاب تک تیسرا وقت عصر سے غروب ہونے آفتاب تک چوتھا درمیان اترنے امام کے منبر سے کہنے تکبیر تحریمہ تک پانچواں اول ساعت بعد نکل چکنے آفتاب کے چھٹا وقت نکلنے آفتاب کے ساتواں آخر ساعت تیسری کا یعنی قریب پہر دن باقی رہنے کے اسلیے کہ ساعت گھنٹے کو کہتے ہیں اور اسکا حساب دوپہر سے شروع ہوتا ہے آٹھواں وقت زوال سے یہانتک کہ سایہ ہو آدھے ہاتھ نواں زوال سے یہانتک کہ سایہ ہو ایک ہاتھ دسواں بعد ڈھلنے آفتاب کے ایک بالشت ایک ہاتھ تک گیارھواں عین وقت زوال کے بارھواں اسوقت کہ موذن اذان کہتا ہے جمعہ کے لیے تیرھواں وقت زوال سے یہانتک کہ داخل ہو آدمی نماز جمعہ میں چودھواں زوال سے تا وقت نکلنے امام کے نماز سے پندرھواں زوال سے غروب آفتاب تک سولھواں درمیان چڑھنے امام کے منبر پر تا قائم ہونے نماز کے سترھواں وقت باہر آنے امام کے نماز سے اٹھارھواں درمیان چڑھنے امام کے منبر پر اور ادا ہونے نماز کے انیسواں درمیان اذان کے اور ادائے نماز تک بیسواں درمیان بیٹھنے امام کے منبر پر تا تمام ہونے نماز کے اکیسواں اسوقت سے کہ حرام ہوتی ہے بیع حلال ہونے بیع کے یعنی وقت اذان سے جب تک کہ نماز ہو چکے بائیسواں پہلی اذان کے تئیسواں اسوقت سے کہ شروع کرے امام خطبہ یہانتک کہ تمام کرے چوبیسواں اسوقت کہ چڑھے خطیب منبر پر اور شروع کرے خطبہ پچیسواں وقت بیٹھنے کے درمیان دونوں خطبوں کے چھبیسواں وقت اترنے امام کے منبر سے ستائیسواں اسوقت کہ تکبیر کہی جاوے یہانتک کہ کھڑا ہو امام مصلے پر اٹھائیسواں وقت تکبیر سے تمام ہونے نماز تک انتیسواں اسوقت کہ ادا کرے جمعہ کی

تیسواں نماز ۔

تیسوان نماز عصر سے غروب ہونے آفتاب تک اکتیسوان بیچ نماز عصر کے بتیسوان بعد نماز عصر کے تا آخر وقت مستحب کے تینتیسوان بعد نماز عصر کے مطلقاً چونتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر کے پینتیسوان اُسوقت کہ غروب ہونے لگے آفتاب اور آیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت نبوت معین کرتے تھے خادمون کو کہ انتظار و نگہبانی کرین آخر ساعت روز جمعہ کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین اسمین اور پوچھا گیا بلقینی سے کہ کیونکر دعا کرے خطبہ کی حالت مین اُسوقت تو حکم ہے چپ رہنے کا پس جواب دیا کہ نہین ہے شرط دعا کی تلفظ بلکہ حاضر کرنا اسکا ساتھ دل اپنے کے کافی ہے اور کہا شافعی نے پہونچا ہے مجکو یہ کہ دعا قبول کیجاتی ہے شب جمعہ مین بھی واللہ اعلم ۱۲ ع ح و مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معہ فحدثنی عن التوراۃ وحدثتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حدثتہ ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس وفیہ ساعۃ لا یصادفہا عبد مسلم وھو یصلی یسال اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ قال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ فقرأ کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ لقیت عبد اللہ ابن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب الاحبار وما حدثتہ فی یوم الجمعۃ فقلت لہ قال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم قال عبد اللہ بن سلام کذب کعب فقلت لہ ثم قرأ کعب التوراۃ فقال بل ھی فی کل جمعۃ فقال عبد اللہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایۃ ساعۃ ھی قال ابو ہریرۃ فقلت اخبرنی بہا ولا تضن علی فقال عبد اللہ بن سلام ھی آخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ قال ابو ہریرۃ فقلت کیف تکون آخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفہا عبد مسلم وھو یصلی فیہا فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی صلوٰۃ حتی یصلی قال ابو ہریرۃ فقلت بلی قال فھو ذلک رواہ مالک وابو داؤد والترمذی والنسائی وروی احمد الی قولہ صدق کعب

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا نکلا مین طرف پہاڑ طور کے پس ملا مین کعب احبار سے پس بیٹھا مین ساتھ انکے پس بیان کیا روبرو میرے توراۃ مین سے اور مین نے بیان کی حدیث روبرو انکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس تھی بیچ اُن حدیثون کے کہ حدیث کی مین نے انکو حضرت سے یہ کہ کہا مین نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن کہ نکلا اسمین آفتاب دن جمعہ کا ہے اسمین پیدا کیئے گئے آدم علیہ السلام اور اسمین اُتارے گئے جنت سے اور اسمین توبہ قبول کی گئی اُنکی یعنی جس جمعہ مین اُترے اُسی کے آخر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اسمین یعنی اور جمعہ مین وفات ہوئی اُنکی اور اُسی دن مین قائم ہوگی قیامت اور نہین کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگائے ہوئے یعنی منتظر ہے قائم ہونے قیامت کا دن جمعہ کے اُسوقت سے کہ صبح کرتا ہے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف قائم ہونے قیامت کے سوا جن اور آدمی کے یعنی انکو غافل کیا ہے تا سلسلہ معیشت کا نہ منقطع ہو جاوے اور جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً کہ انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا ہے اُسکو وہ چیز کہا کعب نے یہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہے ساعت مذکور کو بیچ ہر سال کے ایک دن ہے پس کہا مین نے نہ بلکہ یہ دن ہر ہفتہ مین ہے پھر پڑھی کعب نے توراۃ پس کہا سچ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے ملا میں عبداللہ بن سلام سے پس خبر دی میں نے انکو اپنے بیٹھنے کی ساتھ کعب احبار کے اور خبر دی میں نے اُس حدیث کی کہ بیان کی میں نے اُنسے بیچ حال دن جمعہ کے پھر کہا میں نے واسطے عبداللہ کے کہ کہا کعب نے یہ ہر سال میں ایک دن ہے کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹ بولا کعب نے پھر کہا میں نے اُنکو کہ پھر پڑھی کعب نے توراۃ پھر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے پس کہا عبداللہ بن سلام نے کہ سچ کہا کعب نے پھر کہا عبداللہ بن سلام نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں کونسی ساعت ہے وہ کہا ابوہریرہ نے پس کہا میں نے خبر دو مجھکو ساتھ اُس ساعت کے اور نہ بخیلی کرو مجھپر پس کہا عبداللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہے دن جمعہ کی کہا ابوہریرہ نے پس کہا میں نے کسطرح ہوگی آخر ساعت دن جمعہ کی اور حال یہ کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے حق میں کہ نہیں پاتا اُسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو اُسمیں یعنی اُسوقت نماز پڑھی جاتی نہیں اسلیئے کہ مکروہ ہے پس کہا عبداللہ بن سلام نے کیا نہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک بیٹھنے کی جگہ میں منتظر ہو نماز کا پس وہ نماز ہی میں ہے یعنی حکماً یہانتک کہ نماز پڑھے یعنی حقیقۃً کہا ابوہریرہ نے پس کہا میں نے ہاں فرمایا حضرت نے کہا عبداللہ نے پس وہ مراد ساتھ نماز کے یہ انتظار ہے یعنی اور یہ آخر روز میں ہو سکتا ہے پس اگر اُسوقت دعا کرے مستجاب ہو روایت کی یہ مالک نے اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے تا قول صدق کعب ف یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اسلیئے کہ قیامت ظاہر ہوگی دن جمعہ کے درمیان صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اُسوقت میں خوف اور ڈر رکھتے ہیں تو انسان کو بطریق اولیٰ چاہیئے کہ ہو مشغول ذکر الٰہی میں اور رہے ڈرتا ہوا اُن چیزوں سے کہ درپیش آنے والی ہیں اور اس حدیث میں بڑا معجزہ حضرت کا مذکور ہوا کہ باوجود امّی ہونے کے خبر دی اُس چیز کی کہ پوشیدہ تھی بڑے عالم اہل کتاب پر یعنی کعب پر سبحان اللہ کیا علم تھا حضرت کا اور کعب احبار کہ بڑے دانشمند تھے یہود کے پایا انہوں نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر نہیں ہوئے حضرت پاس مگر اسلام لائے حضرت عمرؓ کی خلافت میں اور عبداللہ بن سلام صحابی ہیں وہ بھی یہود کے عالموں میں سے تھے ع ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈھو اُس ساعت کو کہ امید ہے قبولیت دعا کی اُسمیں بیچ دن جمعہ کے پیچھے عصر کے غائب ہونے آفتاب تک روایت کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر دنوں تمہارے میں سے دن جمعہ کا ہے اُسمیں پیدا کیئے گئے آدم اور اُسمیں قبض کی گئی روح اُنکی اور اُسمیں ہے پھونکنا صور کا یعنی نفخہ دوسرا کہ واسطے زندہ کرنے مُردوں کے ہوگا اور اُسمیں ہے بیہوش ہونا مرنے کا یعنی پہلا نفخہ کہ اُس سے سب مرجاوینگے پس بہت بھیجو مجھپر درود اُس دن میں اسلیئے کہ تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہے مجھپر کہا صحابہ نے اے رسول خدا کے کسطرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپپر اور حال یہ ہے کہ پرانی ہوگئی ہونگی ہڈیاں آپکی کہا راوی نے مراد رکھتے تھے صحابہ ساتھ لفظ ارمت کی بلیت کو یعنی بوسیدہ ہوگیا ہوگا جسد مبارک آپکا فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے زمین پر بدن نبیوں کے یعنی زمین نہیں خراب کرتی بدن نبیوں کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف بہتر دنوں تمہارے سے دن جمعہ کا اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ دن عرفہ کا افضل ہے یا مساوی ہے جمعہ کے پس بہت بھیجو درود مجھپر اسمیں اسلیئے کہ درود افضل عبادات سے ہے

اور اس دن میں نیکی کا ثواب ستر درجہ ہوتا ہے پس اسمیں پڑھنا اسکا اولے ہے اور بہت حدیثیں بیچ فضیلت درود بھیجنے کے دن جمعہ میں اور شب جمعہ میں وارد ہوئی ہیں عجب نعمت ہے غافل ہونا اس سے بچا چاہیئے اور لغیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ زندہ ہیں انبیا قبروں میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسی کو اسمیں خلاف نہیں کہ حیات انکو وہاں تحقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسے کہ شہدا کو ہے اور سوا اسکے اور اصوات بھی سنتے ہیں سلام اور کلام اور عرض کیجاتی ہیں اعمال امت انکے بعض ایام میں صح ع **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم الموعود يوم القيامة واليوم المشهود يوم عرفة والشاهد يوم الجمعة وما طلعت الشمس ولا غربت على يوم أفضل منه فيه ساعة لا يوافقها عبد مؤمن يدعو الله بخير إلا استجاب الله له ولا يستعيذ من شيء إلا أعاذه منه رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث غريب لا يعرف إلا من حديث موسى بن عبيدة وهو يضعف

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود دن عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن میں کہ افضل ہو دن جمعہ سے اسمیں ایک ساعت ہے نہیں پاتا اسکو بندہ مومن کہ دعا کرے اللہ سے ساتھ خیر کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اسکے اور نہیں پناہ مانگتا کسی چیز سے مگر کہ پناہ دیتا ہے اسکو اس سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں معلوم کی جاتی مگر حدیث موسے بن عبیدہ کی سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہے ف دن موعود الخ یعنی سورہ بروج میں جو فرمایا ہے اللہ تعالے نے والیوم الموعود وشاہد ومشہود پس ادیوم موعود سے دن قیامت کا ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے خبر دی ہے اسکے آنے کی اور وعدہ کیا ہے مومنوں سے بعد آنے اسکے کے نعمتوں بہشت کا اور مراد شاہد سے دن جمعہ کا ہے کہ حاضر ہوتا ہے خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہے کہ حاضر ہوتے ہیں لوگ اسمیں ہر طرف سے اور حاضر ہوتے ہیں ملائکہ اور ابو موسے راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہے لیکن قوی ع دیتی ہیں اسکو اور حدیثیں صحیح

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** أبي لبابة بن عبد المنذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن يوم الجمعة سيد الأيام وأعظمها عند الله وهو أعظم عند الله من يوم الأضحى ويوم الفطر فيه خمس خلال خلق الله فيه آدم وأهبط الله فيه آدم إلى الأرض وفيه توفى الله آدم وفيه ساعة لا يسأل العبد فيها شيئا إلا أعطاه ما لم يسأل حراما وفيه تقوم الساعة ما من ملك مقرب ولا سماء ولا أرض ولا رياح ولا جبال ولا بحر إلا هو مشفق من يوم الجمعة رواه ابن ماجة وروى أحمد عن سعد بن معاذ أن رجلا من الأنصار أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال أخبرنا عن يوم الجمعة ماذا فيه من الخير قال فيه خمس خلال وساق إلى آخر الحديث

روایت ہے ابی لبابہ بن عبد المنذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دن جمعہ کا سردار ہے دنوں میں اور بڑا ہے دنوں میں ہر ایک سے اور وہ بڑا ہے نزدیک خدا کے دن عید قربان اور دن عید الفطر کے اسمیں پانچ باتیں ہیں پیدا کیا ہے اللہ تعالے نے اسمیں آدم علیہ السلام کو اور اتارا اللہ تعالے نے اسمیں آدم کو طرف زمین کے اور اسمیں وفات دی اللہ تعالے نے آدم کو اور اسمیں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا بندہ اسمیں کچھ مگر دیتا ہے اللہ اسکو جب تک کہ نہ مانگے حرام کو یعنی مانگنا حرام کا نہ قبول ہو اور اسمیں قائم ہوگی قیامت نہیں کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور نہ زمین اور نہ باد اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتے ہیں دن جمعہ سے یعنی اسلئے کہ قیامت اسمیں ہوگی ہے سبب اسکے کہ گمان ہے کہ ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی احمد نے سعد بن معاذ سے یہ کہ ایک شخص انصار میں سے آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا خبر دو ہمکو دن جمعہ کے سے کہ کیا ہے اسمیں بھلائی سے

فرمایا اُسمیں پانچ چیزیں اور بیان کی ساری حدیث یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ف** اور وہ بڑا ہے دن عید قربان اور دن عید فطر کے سے اِس سے معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا مساوی ہے یا افضل ہے جمعہ سے لیکن بیچ حدیث رزین کے ہے کہ افضل تر دن بیچ دن عرفہ کا ہے اور اُسمیں پانچ باتیں ہیں یہ حصر کے لیے نہیں ہے کہ پانچ ہی باتیں ہوتی ہیں اور کچھ نہیں ہوتا بلکہ اور بعضی چیزیں بزرگ قدر بھی مثل زیارت باری تعالےٰ جنت میں وغیرہ ذلک بیچ اُسکے ہیں **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ اٰدَمَ وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ وَفِيْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا گیا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے کس چیز کے نام رکھا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اسواسطے کہ اسمیں خمیر کیے گیا اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہیں اور اُس دن میں نفخہ ہوگا مرنیکا یعنی نفخہ پہلا کہ اُس سے سب اہل دنیا مرجاوینگے اور زندہ ہونیکا یعنی دوسرا نفخہ کہ اُس سے سب جی اُٹھینگے اور اُسمیں ہوگا پکڑ ماسخت یعنی دار وگیر قیامت کی اور بیچ آخر میں ساعتوں کے جمعہ سے ایک ساعت یعنی جمعہ کی آخیر ساعت ہے کہ جو کوئی دعا مانگے اللہ سے اس ساعت میں قبول کی جاتی ہے دعا اُسکی نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ حاصل حضرت کے جواب کا یہ ہوا کہ جمعہ نام اسلئے ہوا کہ ایسے امور بڑے اسمیں جمع ہوئے ہیں انتہے اور مخفی نہو جیو کہ معنی جمعیت کے ہر ایک میں موجود ہیں قطع نظر کرنے از جہت مجموعیہ سے **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو درود مجھپر دن جمعہ کے اسلئے کہ تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا حاضر ہوتے ہیں اُسمیں فرشتے اور تحقیق کوئی نہیں بھیجتا درود مجھپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہے مجھپر درود اُسکا یعنی ساتھ مکاشفہ کے یا بواسطہ ملائکہ کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے اُس سے کہا ابو درداء نے کہ کہا میں نے اور بعد مرنے کے بھی عرض کرینگے فرمایا تحقیق اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کھانا بدنوں انبیا کا پس نبی اللہ کے زندہ ہیں یعنی حقیقتاً مثل زندگانی دنیا کے روزی دیجاتے ہیں روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث تائید کرتی ہے تفسیر ابن عباس کی کہ انھوں نے کہا ہے مشہود جمعہ ہے جیسے کہ پہلی حدیث تائید کرتی ہے تفسیر حضرت علی کی کہ اُنھوں نے کہا شاہد جمعہ ہے اور وہ صحیح تر ہے اور نہیں منافی ہے اطلاق مشہود کا اس جگہ جمعہ پر اور اعتبار کریں باعتبار حاضر ہونے کے ملائکہ اسمیں اور باوجود اسکے احتمال ہے کہ ضمیر فانہ کی اس حدیث میں پھیری طرف اکثار صلوٰۃ کے کہ سمجھا گیا اکثروا سے اور عرض کیا جاتا ہے مجھپر درود اُسکا یعنی ہمیشہ پس اس دن میں کہ افضل دنوں ہے بطریق اولیٰ عرض ہوتا ہے اگرچہ طویل ہو مدت ابتدا شروع سے یہان تک کہ فارغ ہو اُس سے یعنی سب درود اس کے عرض پہنچے ہیں آگے اسکے ابو درداء نے بطریق استفہام کے کلام مذکور عرض کیا گمان کر سکے کہ یہ حکم خاص ساتھ حالت ظاہری ہی کے ہے اور حرام کیا ہے یعنی منع کیا ہے زمین کو کھانے بدنوں اُنکے سے پس نہیں فرق ہے واسطے اُنکے بیچ دونوں حالتوں کے یعنی حالت زندگانی اور مرنے کے اسی لیے کہا گیا ہے اولیاء اللہ لا یموتون و لکن ینقلون من دار الی دار اور رزق دیے جاتے ہیں یعنی رزق معنوی اور منافی نہیں ہے کہ انبیا کو رزق حسی بھی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہے جیسا کہ ارواح شہدا کے حق میں آیا ہے کہ کھاتے ہیں میوے جنت کے پس انبیا تو اشرف ہیں اُنکے لیے کیوں نہ یہ بات ہووے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ (۱۲۷)

إلا وقاه الله فتنة القبر رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث غريب وليس إسناده بمتصل

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ کے یا شب جمعہ میں مگر کہ بچاتا ہے اسکو اللہ فتنہ قبر کے سے یعنی سوال قبر اور عذاب اسکے سے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکی متصل **ف** ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرے دن جمعہ میں خلاص کیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور آوے گا دن قیامت کے اس حال میں کہ اسپر ہوگی مہر شہیدوں کی تھا اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہے دن جمعہ کے لکھا جاتا ہے اسکے لیے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہے فتنہ قبر کے سے اور اور روایت میں آیا ہے کہ نہیں کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ میں یا روز جمعہ میں مگر کہ بچایا جاتا ہے عذاب قبر اور فتنہ قبر کے سے اور ملتا ہے اللہ سے اس حال میں کہ نہیں حساب اسپر اور آویگا دن قیامت کے اس حال میں کہ ساتھ اسکے گواہ ہونگے کہ گواہی دینگے واسطے اسکے یا مہر ہوگی یعنی شہیدوں کی کذا ذکرہ السیوطی پس جسکی تقدیر میں اللہ تعالیٰ اس دن میں کرتا ہے تو دلیل ہوتی ہے واسطے سعادت اور بھلائی آخرت اسکی کے ۔ ع ح ۔ **وعن** ابن عباس أنه قرأ اليوم أكملت لكم دينكم الآية وعنده يهودي فقال لو نزلت هذه الآية علينا لاتخذناها عيدا فقال ابن عباس فإنها نزلت في يوم عيدين في يوم جمعة ويوم عرفة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ انھوں نے پڑھی یہ آیت آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا آخر آیت تک اور نزدیک ابن عباس کے ایک یہودی تھا پس کہا اسنے اگر اترتی یہ آیت ہمپر البتہ ٹھہراتے ہم اسکو یعنی اس دن کو کہ جس میں یہ اتری ہے عید پس کہا ابن عباس نے تحقیق یہ آیت اتری بیچ دن دو عیدوں کے بیچ دن جمعہ کے اور روز عرفہ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** روز عرفہ کے حجۃ الوداع میں یہ آیت اتری الیوم آخر تک کہ مضمون اسکا یہ ہے کہ آج کے دن پورا کیا میں نے دین تمہارا اور تمام کی میں نے تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا میں نے واسطے تمہارے اسلام کو از روئے دین کے پس ایک روز ابن عباس نے یہ آیت پڑھی اور انکے پاس ایک یہودی تھا اسنے کہا کہ اگر ہمپر یہ آیت اترتی تو اسکے دن کو ہم میں یہ اتری عید ٹھہراتے بسبب بشارت خوشی اور شکرانہ اس نعمت کے یعنی عجب ہے کہ تم نے عید نہ ٹھہرایا اس دن کو ابن عباس نے کہا کہ یہ اتری ہے اس دن میں کہ اسمیں دو عیدیں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے اسکو از راہ فضل و احسان کے دو عیدوں کے دن میں اتارا بغیر اسکے کہ کریں ہم اپنی طرف سے عید اسلئے کہ حجۃ الوداع دن جمعہ کے تھا اسی میں یہ اتری پس نہیں حاجت عید ٹھہرانے کی کیا ہے اللہ کی طرف سے وہ دن عید ہے ع ح ۔ **وعن** أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وكان يقول ليلة الجمعة ليلة أغر ويوم الجمعة يوم أزهر رواه البيهقي في الدعوات الكبير

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آتا مہینا رجب کا فرماتے یا الٰہی برکت دے ہمارے لیے یعنی طاعت اور عبادت ہماری میں بیچ مہینے رجب اور شعبان کے اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نے اور تھے فرماتے رات جمعہ کی رات روشن اور روز جمعہ کا دن ہے چمکتا روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** پہونچا ہمکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پاویں اور توفیق ہو اسکے روزوں کی اور تراویح کی اور نورانیت شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہے یا بالذات یا بسبب ملائکہ کے کہ ہوتی ہے انمیں ۔ ع ح ۔

باب وجوبہا

یہ باب ہے بیچ بیان واجب ہونے جمعہ کے یعنی فرض ہونے اسکے کے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ جمعہ فریضہ محکمہ ہے کہ

ثابت ہوا کتاب و سنت و اجماع سے کہ کافر ہوتا ہے منکر اسکا اور مراد ساتھ ذکر کے اس آیت میں فاسعوا الی ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہے ۔

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابن عمرو ابی ھریرۃ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتھین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے یہ کہ کہا ان دونو نے کہ سنا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اوپر لکڑیوں یعنی زینہ منبر اپنے کے البتہ باز رہیں قوم چھوڑنے اپنے سے جمعہ کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلوں انکے کے پھر البتہ ہو جاوینگے غافلوں سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ان دو امروں میں ایک مقرر ہنیوالا ہے یا تو چھوڑنا نماز جمعہ کا یا مہر کرنا دلوں پر اگر چھوڑینگے جمعہ مہر نہیں کی جائیگی دلوں پر اور اگر چھوڑینگے مہر کی جاویگی انکے دلوں پر اور مہر کرنا دلوں پر کنایہ ہے اس سے کہ نہایت غفلت ڈالے گا دلوں پر اور باز رکھیگا قبول کرنے نصیحت کے سے ۔

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی الجعد الضمری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلث جمع تہاونا بہا طبع اللہ تعالیٰ علی قلبہ رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ روایت ہے ابی الجعد ضمیری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے تین جمعہ بسبب سستی کے ساتھ انکے مہر کریگا اللہ اسکے دل پر روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی یہ مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابی قتادہ سے **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جمعہ کو بے عذر چاہیئے کہ تصدق کرے ایک دینار پس اگر نہ پاوے پس آدھا دینار روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپیہ تولہ کا ہو تو ایک دینا چھ روپیہ کا ہوا اور اس تصدق کرنے سے بالکل گناہ جمعہ کے ترک کا نہیں جاتا رہتا بلکہ تخفیف اسکے گناہ میں ہو جاتی ہے ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من سمع النداء رواہ ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہے اس شخص کو کہ سنے آواز روایت کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی جمعہ واجب ہے اسپر کہ ہووے ایسی جگہ کہ درمیان اسکے اور درمیان شہر کے فرق بمقدار پہونچنے آواز کا ہو یعنی اگر شہر میں کوئی پکارے تو وہاں آواز پہونچے اور شرح منیہ میں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کے ہو کہ نہ ہو درمیان اسکے اور درمیان شہر کے فرق بلکہ مکان متصل ہوں پس لازم ہے اسپر جمعہ یعنی اگرچہ نہ سنے آواز اور اگر ہو درمیان اسکے اور درمیان شہر کے فرق بسبب میدان یعنی زراعت یا چراگاہ کے پس نہیں جمعہ اسپر اگرچہ سنے آواز اور امام محمد سے منقول ہے کہ اگر سنے آواز پس لازم ہے اسپر جمعہ انتہیٰ اور فتوےٰ امام محمد کے قول پر ہے ۔ **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی اھلہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث اسنادہ ضعیف اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جمعہ فرض ہے اس شخص پر کہ جگہ دے اسکو رات طرف اہل اسکے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** یعنی جمعہ واجب ہے اسپر کہ ہو درمیان وطن اسکے کے اور درمیان اس جگہ کے کہ ادا کیا جاتا ہے جمعہ مقدار مسافت کہ بعد ادا کرنے جمعہ کے ممکن ہو پھر آنا اپنے وطن کو پہلے شب کے کہ رات اپنے گھر میں رہے ۔

وعن طارق بن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض رواہ ابو داود وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح عن رجل من بنی وائل اور روایت ہے طارق بن شہاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار پر واجب نہیں غلام پر کہ کسی کی ملک میں ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کی یہ ابو داود نے اور شرح السنہ میں ساتھ لفظ مصابیح کے ایک شخص قوم بنی وائل کے سے **ف** جمعہ حق ہے یعنی ثابت ہے فرضیت اُسکی ساتھ کتاب و سنت کے اور واجب ہے یعنی فرض محکم ہے اور جماعت میں فرض ہے بغیر جماعت کے جمعہ درست نہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کتنے لوگ ہوں جماعت میں جس سے جمعہ درست ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک تین مرد ہیں سوا امام کے اور ابو یوسف کے نزدیک دو ہوں سوا امام کے اور امام شافعی کے نزدیک چالیس آدمی کامل چاہییں اور غلام اور لڑکے تعرف میں مع ہے اسیلئے جمعہ اُس سے ساقط ہوا اور عورت پر فرض نہیں بسبب اسکے کہ حق خاوند کے اُسکے ذمہ متعلق ہیں اور اژدحام ہوتا ہے مردوں کا جمعہ میں اور لڑکا بسبب نابالغ ہونے کے غیر مکلف ہے اسپر اسلیئے فرض نہیں اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کے فرض نہیں اور بیماری سے مراد وہ بیماری ہے کہ بسبب اُسکے دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ میں اور دیوانہ لڑکوں کے حکم میں داخل ہے اور مسافر اور اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہیں اور یہ حدیثوں سے ثابت ہوا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ بوڑھا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کے حکم میں ہے اُس پر بھی جمعہ واجب نہیں اور مقعد یعنی جو چل نہ سکے اُس پر بھی واجب نہیں اور واجب نہیں مرض یعنی بیمارداری کرنے والے پر بھی اگر اُسکے جانے سے بیمار ضائع ہو۔

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُن لوگوں کے کہ پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے البتہ تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں ایک شخص کو کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پھر جلادوں میں گھر اُن لوگوں کے کہ پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے یعنی بغیر ضرورت کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں بڑا وعید ہے تارک جمعہ کیلیئے غور کریں لوگ اسمیں اور جمعہ کو کبھی ترک نہ کریں۔ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لا یمحی ولا یبدل وفی بعض الروایات ثلثا رواہ الشافعی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہے منافق بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی اور نہیں بدلی جاتی اور بیچ بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چھوڑے تین جمعہ یعنی اُسکا یہ حال ہے روایت کی شافعی نے **ف** بغیر ضرورت کے ضرورت یہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذلک پس اگر بعض ان میں ترک کریگا تو منافق نہیں لکھا جائیگا اور اگر اس طرح کے عذر نہ ہونگے اور ترک کریگا تو منافق لکھا جائیگا اور بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی یعنی نامۂ اعمال میں حاصل یہ ہے کہ حکم ساتھ نفاق اُسکے ہمیشہ ثابت ہے یہاں تک کہ سزا دے حق تعالیٰ اُسکو یا بخشش سے خیال تو کرے آدمی کیا وعید شدید ہے ترک جمعہ پر معاذ اللہ منہ۔ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعۃ یوم الجمعۃ الا مریض او مسافر او امرأۃ او صبی او مملوک فمن استغنی بلہو او تجارۃ استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید رواہ الدارقطنی اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے پس فرض ہے اُسپر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض ہو یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام تو نہیں فرض اُن پر پس جو کوئی بے پروا ہو نماز جمعہ سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کے تو بے پروائی کرتا ہے اللہ اُس سے یعنی عنایت نہیں فرماتا اُسپر اور اللہ

سب پر واجب تو ترک کیا گیا روایت کی یہ دارقطنی نے ف یعنی جو کوئی کسیل یا تجارت میں مشغول رہا اور نماز جمعہ ترک کی اس پر اتیجہ پر واجب ہوتا ہے اور مہربانی اُس پر نہیں کیجا تامع •

باب التنظیف والتبکیر

یہ باب ہے بیچ بیان پاکی کرنے اور سویرے جانے کے جمعہ کے لیے ف مراد پاکی کرنے سے یہاں پاک کرنا بدن کا ہے ساتھ نہلانے اور بیسن لونے اور ناخن کتروانی اور زیر ناف کے بال لینے اور بغلوں کے بال دور کرنے کے اور پاک کرنا کپڑوں کا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہ سب روز جمعہ کے سنت ہے اور تفصیل اسکی باب السواک میں بیچ بیان فطرہ کے گذر چکی ہے اور سویرے جانے سے یہ مراد ہے کہ اول وقت نماز جمعہ کے لیے جاوے اور اگر اول روز میں چلا جاوے افضل ہے چنانچہ امام غزالی نے بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ وہ وقت صبح کے جمعہ کے لیے جاتے تھے واسطے جلدی کرنے کے طرف عبادت کے اور یہ بدعت نبوی میں عادت لوگوں نے یہ پکڑی ہے کہ سویرے آکر مصلے بچھا جاتے ہیں جگہ رکھنے کے لیے اور چلے جاتے ہیں بیٹھتے نہیں اس فعل پر بعضے علماء نے کلام کیا ہے کہ اگر بیٹھ کر ذکر و فکر میں مشغول ہوں تو بہتر ہے اور یوں ہی پیچھے جگہ روک لینا اچھا نہیں کہ اور لوگ اسمیں تنگ ہوویں گے اور اسی طرح سے معلوم ہوا کہ یہاں جو لوگ جامع مسجد میں کپڑے رکھکر چلے جاتے ہیں اپنے گھروں میں کھانے پینے وغیرہ کے لیے یہ بھی خوب نہیں

الفصل الاول

فصل پہلی

عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ و یتطہر ما استطاع من طہر و یدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ و بین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری

روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہاوے جو شخص دن جمعہ کے اور پاکی حاصل کرے جسقدر رکھ ہو سکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سے یعنی جو کہ میسر ہووے گھر سے بے تکلف اور لگاوے خوشبو گھر اپنے میں سے پھر نکلے طرف مسجد کے پس فرق کرے درمیان دو شخصوں کے پھر نماز پڑھے جو کہ مقدر کی گئی واسطے اُسکے یعنی سنت جمعہ کی یا قضا یا نوافل پھر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑھے امام بخشے جاتے ہیں اُسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوتے ہیں یعنی گذرے ہوئے جمعہ میں روایت کی یہ بخاری نے ف پاکی حاصل کرے یعنی بدن کی اور ناخن کترواوے اور بال زیر ناف کے لے اور بغلوں کے بال دور کرے اور کپڑے پاک کرے اور نہ فرق کرے دو شخصوں میں یعنی اگر مسجد میں بیٹھے ہوں باپ اور بیٹا یا دو شخص کہ آپس میں محبت رکھتے ہوں اُنکے درمیان جاکر نہ بیٹھے یا نہ فرق کرے دو شخصوں میں کہ تنگ جگہ ہو درمیان میں اُنکے پس اُنکو ایذا ہووے گی اور اگر درمیان میں جگہ ہو مضائقہ نہیں یا مراد یہ ہے کہ نہ فرق کرے ساتھ قدم رکھنے کے یعنی چیر پھاڑ کر آگے جانے کا ارادہ نہ رکھے بلکہ جہاں جگہ پاوے وہیں بیٹھ جاوے اور اگر بغیر فرق کرنے اور قدم رکھنے کے صف اول میں پہونچ سکے بہتر ہے علم اسمیں رہے ہر کہ آگے جگہ خالی نہیں لیکن جانتا ہے کہ جاؤں گا تو لوگ بخوشی جگہ کر دینگے اور اگر آگے جگہ خالی ہو تو چیر پھاڑ کر آگے جانا درست ہے اسلیے کہ قصور اُنکا ہے کیوں نہ جماعت بھری اور حقیقت میں اس حدیث میں اشارہ ہے بیچ اول وقت جانے کے تا حاجت فرق کرنے اور پھاندنے لوگوں کی نہ پڑے ۱۲ منہ

وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ و بین الجمعۃ الاخری و فضل ثلثۃ ایام رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پھر آیا جمعہ میں پس نماز پڑھی جسقدر کہ مقدر کی گئی واسطے اُسکے پھر چپ رہا یہاں تک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبہ سے پھر نماز پڑھی ساتھ اُسکے بخشے جاتے ہیں اُسکے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوئے ہیں اور زیادہ تین دن کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ زیادتی اسلیے ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہے پس جمعہ سے جمعہ تک

ساتویں دن ہوتے ہیں اور تین دن اور زیادہ ہیں تو دہا کا پورا ہو جاوے ع ❊ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی رعایت کے آداب پھر آیا جمعہ میں اور سنا خطبہ یعنی اگر قریب تھا اور چپ رہا یعنی اگر دور تھا بخشے جاتے ہیں اُسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہیں اور زیادہ تین دن کے اور جس نے چھوا کنکریوں کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی مسلم نے ف جس نے چھوا کنکریوں کو یعنی برابر کیا انکو سجدہ کے لیے ایک بار سے زیادہ نماز میں اور بعضوں نے کہا چھونے سے یہ مراد ہے کہ وقت خطبہ کے کھیلا اُن سے اور بیہودہ کیا لغو کے معنی ہیں کلام باطل اور بیفائدہ لیا اس فعل کو مشابہ لغو کے کیا اسلیئے کہ مانع ہے سننے خطبہ کے سے ع ❊ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُھَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ بَدَنَۃً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ بَقَرَۃً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَۃً ثُمَّ بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَھُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوتا ہے دن جمعہ کا ٹھہرتے ہیں فرشتے دروازہ مسجد پر لکھتے ہیں پہلے آنے والے کو پھر اُسکے بعد والے آنے والے کو اور مثل اُس شخص کی کہ اول وقت آیا نماز جمعہ کے لیے مانند مثال اُس شخص کے ہے کہ بھیجا ہو اونٹ قربانی کے لیے مکہ میں کہ بسبب ثواب کے گنتا ہے پھر مثل اسکی کہ بعد اُسکے آتا ہے مانند مثال اُس شخص کے کہ بھیجتا ہو گائے مکہ میں قربانی کے لیے پھر جو کہ بعد اُسکے آوے مانند اُسکے کہ بھیجے دنبہ پھر جو کہ بعد اُسکے آوے مانند اُسکے کہ تصدق کرے مرغی پھر انڈا پھر جبکہ نکلتا ہے امام یعنی خطبہ کے لیے لپیٹتے ہیں وہ دفتر اپنا اور سنتے ہیں خطبہ روایت کی بخاری و مسلم نے ف ٹھہرتے ہیں یعنی صبح سے یا طلوع آفتاب سے یا وقت زوال کے اور یہ خوب ہے اور یہ ملائکہ سوا حفظہ یعنی اعمال لکھنے والوں کے ہیں ع ❊ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ متفق علیہ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کہے تو واسطے پاس بیٹھنے والے اپنے کے دن جمعہ کے چپ رہ اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہے پس تحقیق تو نے بھی لغو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تو نے بھی لغو کیا اسلیئے کہ کلام کیا وقت خطبہ کے اس سے معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت خطبہ کے منع ہے گرچہ ہو بطریق امر بالمعروف اور نہی منکر کے ہو اسلیئے کہ اشارہ کرنا کافی ہے اور کلام کرنا عبث ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ چپ رہنا اسوقت واجب ہے نزدیک اکثر علما کے اور امام ابو حنیفہ بھی انہیں میں ہیں اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے اور امام شافعی انہیں سے ہیں اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ امام شافعی کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں یعنی وجوب و استحباب اور مذہب حنفی میں وقت نکلنے امام کے بھی خطبہ کے لیے شروع نماز کا منع ہے اور کلام دونوں حرام ہیں اور اگر کوئی نماز میں ہو اور امام شروع کرے خطبہ تو توڑ ڈالے نماز دو رکعت ہیں اور صاحبین کے نزدیک مضائقہ نہیں کلام کرنے کا بعد نکلنے امام کے پہلے شروع کرنے خطبہ کے اور بعد ترنے کے منبر سے پہلے تکبیر تحریمہ کے اسلیئے کہ کراہت بسبب اسکے ہے کہ کلام کرنے میں خطبہ نہیں سن سکتا اور یہ کلام سننے کے نہیں میں بس جائز ہے کلام کرنا اور دلیل امام ابو حنیفہ کی اوپر حرمت کے یہ حدیث ہے اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام اور اقوال صحابہ کے بھی اسی طرح ہیں اور قول صحابی کا حجت ہے ہمارے لیے اور واجب ہے تقلید اُسکی اور لکھا ہے علما نے کہ خطبہ کے وقت قضا نماز پڑھنی جیسا تحیہ مکروہ نہیں اور اختلاف کیا علما نے اُسکے حق میں کہ دور بیٹھا ہو ایسا کہ خطبہ نہ سنتا ہو مختار یہی ہے کہ اسکو بھی واجب ہے چپ رہنا اور حرام ہے خطبہ کے وقت کھانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہے حوا بیٹھنا جیسے کہ اوپر ہے۔

سلام کا اور لکھا ہے درمختار میں کلیہ کل ما حرم فی الصلوٰۃ حرم فی الخطبۃ یعنی جو چیز حرام ہے نماز میں حرام ہے خطبہ میں بھی اور درود دل میں پڑھے تعلل
خطبہ سننے میں نہ آوے وہو الصواب اور اسی طرح حمد کرے وقت چھینک کے دل میں اور روکنا شکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتھ اشارہ ہاتھ یا آنکھ کے
مکروہ نہیں ہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے یہ ہے کہ عنوان باب مقتضی ہے سویرے جانے کا کہ موجب زیادتی ثواب کا ہے
اور جس وقت اس شخص نے کسی کو نصیحت کی اچھی بات کی وقت خطبہ امام کے تو اس سے لغو صادر ہوا ثواب سویرے جانے کا اس سے فوت ہوا پس چاہیے
کہ سویرے جاوے اور ایسی حرکت نہ کرے کہ جس سے ثواب جاتا رہے ع ح ہ مولانا ہ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا رواہ مسلم
اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اٹھاوے ایک تمہارا بھائی اپنے کو دن جمعہ کے پھر قصد کرے طرف
جگہ اسکی کے پھر بیٹھے اسمیں لیکن کہے کشادہ کرو جگہ کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** حرام ہے کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ ہو بیٹھنا بدون اسکی رضا کے
لیکن رضا حقیقۃ ہو نا از راہ خوف و حیا کے اور اگر کسی کو پہلے بھیجدے تاکہ اسکے لیے جگہ روک رکھے تو بھی اسکو اٹھانا حرام ہوتا ہے اسلیے کہ مسجد وں اور
مانند انکے کا مستحق بیٹھنے کے نہیں ہوتا بلکہ جسکو بھیجا ہے زیادہ حق دار اس جگہ کا کہ جس میں بیٹھا ہے وہ ہوتا ہے بسبب پہلے جا بیٹھنے کے اسمیں اگر
نیت رکھتا تھا کہ یہ جگہ بھیجنے والے کے لیے ہے بلکہ مکروہ ہے اسکو اٹھنا وہاں سے واسطے ایثار کرنا بھیجنے والے کا اگر ہو وہ شخص کہ جسکے لیے اٹھتا ہے
کم اس سے فضیلت میں یعنی اگر اپنے سے افضل کو ایثار کرے تو نہیں مکروہ ہے ورنہ اس سے اٹھنا مکروہ اسلیے ہے کہ ایثار عبادات میں بلا عذر مکروہ ہے
اور اللہ تعالےٰ نے جو ایثار کرنے والوں کی فضیلت بیان کی ہے آیت میں ویؤثرون علی انفسہم مراد اس سے ایثار حظوظ نفس میں
ہے اور معنی ایثار کے ہیں غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا اور عجیب بات یہ ہے کہ خادم بعضے ظالموں کے جامع مسجدوں میں جاتے ہیں
اور فقیروں کو ہٹادیتے ہیں اور دھکے دیتے ہیں اور مارتے ہیں چنانچہ ایک عارف سے کہا گیا کہ آیا نہیں دیکھتا تو ظلم انکا اے مولانا کہا انھوں نے انکی عبادت
کا تو یہ حال ہے انکے ظلم اور گناہ کا کیا ٹھکانا ہے اور کشادہ کرو جگہ کو یہ کہنا جب چاہیے کہ جگہ قابل فراخی کے ہو اور تنگ کرے کسی بلکہ پڑھے نماز جہاں
جگہ پاوے اگرچہ دروازہ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو باب کے ساتھ یہ ہے کہ اسمیں رغبت دلانی سویرے جانے پر تا حاجت نہ ہو اٹھانے کی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ
فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی
یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینھا وبین الجمعۃ التی قبلھا رواہ ابو داؤد
روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوے دن جمعہ اور پہنے اچھے کپڑے
اور لگاوے خوشبو اگر ہو اسکے پاس پھر آوے جمعہ میں اور نہ پھلانگے گردن لوگوں کی پھر نماز پڑھے اسقدر کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اسکے پھر چپ رہے
جس وقت کہ نکلے امام اسکا یہاں تک کہ فارغ ہو نماز اپنی سے ہوگا کفارہ واسطے اس چیز کے کہ درمیان اس جمعہ اور درمیان اس
جمعہ کے پہلے اس سے ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اچھے کپڑوں سے مراد سفید کپڑے ہیں کہ پسند تھے حضرت کو ع **وعن** اوس بن اوس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل یوم الجمعۃ واغتسل وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنی
من الامام واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامھا وقیامھا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ

اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعہ کے اور نہاوے آپ اور سویرے جاوے اور اول ہی خطبہ پاوے سنے اور پیادہ جاوے اور سوار نہو اور نزدیک بیٹھے امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کرے بیہودہ بات ہوگا واسطے اسکے بدلے ہر قدم کے عمل برس کا ثواب روزے اسکے کا اور قیام اسکے کا یعنی ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزوں کا اور قیام راتوں اسکی کا لکھا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** نہلاوے یعنی اپنی عورت کو مراد یہ ہے کہ صحبت کرے بیوی سے اور باعث اسکے غسل کا ہو یا مراد یہ ہے کہ دھووے کپڑے اپنے یا سر دھووے خطمی وغیرہ سے اور صحبت کرنی جمعہ کو بہتر اسلیے ہوئی کہ اس سے خطرہ زنا کا دل میں نہیں آتا اور حضور نماز میں خوب ہوتا ہے اور لم یرکب کی قید کا فائدہ یہ ہے کہ تمام راہ پیادہ چلے بالکل سوار نہو یہ تاکید اسلیے فرمایا کہ لفظ مشی عام تھا خواہ تمام راہ پیادہ چلے یا تھوڑی اور چڑھا بھی جو صادق ہوتا ہے **وعن** عبد اللہ بن سلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مهنته رواہ ابن ماجۃ ورواہ مالک عن یحیی بن سعید

اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قباحت اوپر ایک تمہارے اگر مقدور رکھے یہ کہ بناوے دو کپڑے واسطے دن جمعہ کے سوائے کپڑے کاروبار اپنے کے روایت کی ابن ماجہ نے اور روایت کی مالک نے یحیی بن سعید سے **ف** کپڑے کاروبار کے یعنی جو کپڑے پہنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے کہ اسسے کاروبار گھر کا بھی کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے جمعہ اور عید کیلیے بنا رکھے منافی زہد کے نہیں چنانچہ حضرت کے بھی دو کپڑے تھے کہ خاص جمعہ ہی کو پہنتے تھے مرحہ **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلها رواہ ابو داود

اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہو وقت خطبہ کے اور نزدیک ہو امام سے پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہے یعنی بھلائیوں کی جگہوں سے بلا عذر یہانتک کہ پیچھے رہیگا بیچ داخل ہونے بہشت کے اگرچہ داخل ہو بہشت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمیں رغبت لائی اسپر کہ طلب کرے اعلی سو اور ارادہ نکرے ادنے کا **بیت** ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ہو باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو **وعن** معاذ بن انس الجهنی عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جهنم رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے معاذ بن انس جہنی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پھلانگے لوگوں کی گردنوں پر دن جمعہ کے بنایا جاوے گا پل طرف دوزخ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** کہا سید نے کہ لفظ عن ابیہ زیادہ ہو گیا ہے اسلیے کہ نہیں پایا ذکر اسکا روایت میں اور صحیح ہے بلکہ صواب عن سہل بن معاذ عن ابیہ ہے جیسے کہ ترمذی میں ہے اور بنایا جاویگا پل اسکو بدلہ مثل فعل اسکے کے جیسے اسنے لوگوں کو گذرگاہ اپنا کیا تھا اسکو بھی گذرگاہ لوگوں کا کرینگے ۱۲ **وعن** معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے معاذ بن انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعہ کو اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** گوٹ مارنا نشست کو کہتے ہیں کہ زمین سے لگا کر پیٹ سے ساتھ کپڑے کے یا ہاتھ کے اس طرح کے بیٹھنے سے منع فرمایا اسلیے کہ نیند لیجاتی ہے پس خطبہ نہیں سنسکتا اور قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاوے یعنی اکثر گر پڑتا ہے پہلو پر پس ٹوٹ جاتا ہے وضو ۱۲ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول من مجلسه ذلک رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اونگھے ایک تمہارا دن جمعہ کے بیچ جگہ بیٹھنے کے کہ بدل ڈالے وہ جگہ اپنی

یعنی جس جگہ بیٹھا ہو وہاں سے سرک کر اور جگہ ہو بیٹھے کہ اسے غلبہ نیند کا کم ہو جائے گا روایت کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن نافع قال سمعت ابن عمر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعدہ ویجلس فیہ قیل لنافع فی الجمعۃ قال فی الجمعۃ وغیرھا متفق علیہ روایت ہے نافع سے کہا سنا میں نے ابن عمرؓ سے کہتے تھے منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اٹھاوے کوئی کسی کو جگہ اسکی سے اور بیٹھ جاوے اسمیں کہا گیا واسطے نافع کے کہ یہ منع جمعہ میں ہے کہا جمعہ میں بھی اور سوا جمعہ میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ بات منع ہے اسلیئے کہ ایذا ہوتی ہے مسلمان کو پس اسمیں جمعہ اور غیر جمعہ برابر ہے ع

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر الجمعۃ ثلاثۃ نفر فرجل حضرھا یلغو فذلک حظہ منھا ورجل حضرھا بدعاء فھو رجل دعا اللہ ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل حضرھا بانصات وسکوت ولم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلثۃ ایام وذلک بان اللہ یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا رواہ ابو داود

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہوتے ہیں جمعہ میں تین طرح کے شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہے ساتھ بیفائدہ کلام کرنیکے یا فعل باطل کے یعنی حالت خطبہ کی میں پس وہ نصیب اسکا ہے حاضر ہونے جمعہ سے یعنی ثواب جمعہ سے محروم ہوا اور وبال لغو کا نصیبہ اسکا ہوا اور ایک شخص حاضر ہوتا ہے جمعہ میں واسطے دعا کے یعنی مشغول دعا میں رہتا ہے حالت خطبہ کی میں جسکے باز رکھے دعا اصل خطبہ کے سننے سے بالکمال سکے سے پس وہ ایک شخص ہے کہ دعا مانگی اللہ سے اگر چاہے دے اسکو یعنی بسبب وسعت کرم اپنے کے اور اگر چاہے نہ دے اسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہے جمعہ میں ساتھ چپ رہنے کے یعنی خطبہ سننے کے لیے جب ہوا نزدیک اور ساتھ چپ بیٹھنے کے یعنی جب ہوا دور اور نہ پھلانگی گردن مسلمان کی اور نہ ایذا دی کسی کو پس وہ جمعہ کفارہ ہے اس جمعہ تک کہ متصل ہے اسکے یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو شخص کہ کرے ایک نیکی پس واسطے اسکے ہے دس برابر اسکے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** اور اگر چاہے نہ دے اسکو یعنی بسبب سزا اس فعل بد کے کہ باز رہا سننے خطبہ کے سے بسبب کرنے دعا کے اور یہ مکروہ ہے ہمارے نزدیک اور حرام ہے اوروں کے نزدیک اور ایک نسخہ میں لفظ یلغو ساتھ صیغہ مضارع کے آیا ہے لیکن صحیح بلغو ہے کہ مطابق ہے ساتھ فقروں آیندہ کے اور نہ ایذا دی کسی کو مانند اٹھا دینے کے جگہ اسکی سے یا تھپنے کے بعض اعضا اسکے پر یا پہلا اسکے پر بغیر رضی اسکی کے یا لہسن پیاز کی بو سے ہو

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فھو کمثل الحمار یحمل اسفارا والذی یقول لہ انصت لیس لہ جمعۃ رواہ احمد

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعہ کے اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہے پس وہ مانند گدھے کے ہے اٹھاتا ہے کتابیں اور وہ شخص کہ کہے واسطے اسکے کہ چپ رہ نہیں واسطے اسکے ثواب جمعہ کا روایت کی یہ احمد نے **ف** مانند گدھے کے ہے یعنی حال اسکا مانند حال گدھے کے ہے کہ اٹھاتا ہے کتابیں اپنی پیٹھ پر یہ کنایہ ہے عالم بے عمل سے اور نہ فائدہ اٹھانے سے ساتھ علم کے باوجود رنج ومشقت اٹھانے کے حاصل کرنے اسکے میں اور جو اس بولنے والے کو کہے چپ رہ نہیں اسکو ثواب جمعہ کا بسبب ہونے لغو کے اس سے کہ وہ منع ہے جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ کی میں گذرا اور یہ جو آیا ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا حضرت سے دن جمعہ کے حالت خطبہ میں کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بھوکے ہیں عیال پس دعا کرو اللہ سے ہمارے لیئے پس اٹھائے حضرت نے ہاتھ اپنے اور دعا کی اور اوس یعنی سوائے تو ان کلام کرنا حضرت کا حالت خطبہ میں ثابت ہوا ہے پس احتمال ہے کہ وہ پہلے شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کے ہوا ہو اور احتمال اسکے نسخ کا ہے

ہو یا خصائص جمعہ کے سے ہو ۔ ع ۔ **وعن** عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِىْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا
يَضُرُّهٗ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا
اور روایت ہے عبید بن سباق سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک جمعہ کے جمعون میں سے اے گروہ مسلمانو
کے تحقیق یہ دن ہے ٹھہرایا اسکو اللہ نے عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اُسکے پاس خوشبو پس نہیں ضرر کرتا اُسکو یہ کہ لگاوے اُسمین سے اور لازم
ہے تمکو استعمال کرو مسواک کا روایت کی یہ مالک نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عبید سے اور اُسنے نقل کی ابن عباس سے متصل **ف** عید یعنی خوشی
اور زینت کرنے کا واسطے فقرا اور مساکین کے اور اولیا اور صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت ستھرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مرادی
کہ جس میں خوشبو ہوا اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ افضل خوشبو ہر شاب لی ہے اسمین گلاب ہو اسلیئے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اکثر استعمال خوشبو مشک کا کرتے تھے اور نہیں ضرر کرتا اگر کہا جاوے کہ یہ وہان بولتے ہین جہان گمان گناہ کا ہوتا ہے اور خوشبو لگانی خوشبو
دن جمعہ کے سنت موکدہ ہے پس کیا معنی اس عبارت کے جواب یہ کہ بعضے مسلمان مرد توہم کرتے تھے یہ کہ خوشبو لگانی عادت عورتون کی ہے پس
نفی کی گناہ کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا جناح علیہ ان یطوف بہما باوجود یکہ طواف یعنی سعی صفا و مروہ کی واجب ہے یا رکن ہے اور لازم ہے
تمکو استعمال کرو مسواک کا دن جمعہ کے خصوصاً نزدیک وضو اور غسل کے ع ۔ **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ
فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
لازم ہے مسلمانون پر یہ کہ نہاویں دن جمعہ کے اور لگاوے ایک اُنکا خوشبو اہل اپنے کی سے پس اگر نہ پاوے پس پانی واسطے اُسکے خوشبو
ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** خوشبو اہل اپنی کی سے یہ اسلیئے کہا کہ عورتین اکثر خوشبو رکھتی ہین گویا یہ اشارہ
ہے اسکی کہ اگر اسکی اپنی خوشبو نہو بیوی سے مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگ رکھتی ہو اور پانی خوشبو ہے یعنی اگر خوشبو نہ ملے پانی
نہالے کہ پانی بمنزلہ خوشبو کے ہے اسلیئے کہ سبب صفائی کا ہے اور بدبو اُس سے جاتی رہتی ہے اور یہ حدیث اور اوپر کی حدیث موید ہے مذہب امام مالک کی
کہ اُنکے نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہے اسکو ہمارے علمانے اوپر سنت موکدہ ہونے کے اسلیئے کہ اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہیں اور کہا ہے
علما نے کہ ترک کرنا اسکا مکروہ ہے ع ۔ **باب الخطبة والصلوٰة** یہ باب ہے بیچ بیان خطبہ کے اور نماز جمعہ کے
ف خطبہ کہتے ہین اُس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہو ساتھ اُسکے اور شرع مین خطبہ کہتے ہین ایسے کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور درود
اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہے نماز جمعہ میں اور ادنےٰ مقدار فرض کی امام ابوحنیفہ کے نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ ہے اور
منقول حضرت سے خطبہ طویل ہے پس وہ واجب ہے یا سنت شرط کہ بغیر اُسکے نماز درست نہو اور صاحبین کہتے ہین کہ ضرور ہے ذکر طویل کہ اُسکو
خطبہ کہتے ہین عرف مین اور تسبیح و تحمید کو خطبہ نہیں کہتے اور شافعی کہتے ہین جائز نہیں جب تک کہ نہ پڑھے دو خطبے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون
مین کو ہین ۔ ح ۔ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْجُمُعَةَ
حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے جمعہ کی جس وقت کہ ڈھلتا
آفتاب روایت کی یہ بخاری نے **ف** جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈھلتے ہی پڑھتے اور بہت گرمی میں ٹھنڈے وقت پڑھتے جیسا کہ اور

حدیث انس کی بیچ آگے آتا ہے ع ﴿وعن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ﴾
اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا نہ تھے ہم قیلولہ کرتے اور نہ کھاتے کھانا اول روز کا مگر بعد پڑھنے نماز جمعہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف قیلولہ کہتے ہیں استراحت کرنے کو دوپہر میں خواہ سووے یا نہ سووے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ سویرے جاتے تھے نماز جمعہ کے لیئے قیلولہ اور
کھانے میں مشغول ہوجاتے تھے بلکہ بعد نماز کے یہ کام کرتے تھے ع ﴿وعن أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ
الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ﴾ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی ٹھنڈا کر کے پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی روایت کیا یہ بخاری نے
﴿وعن السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ﴾
اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھی اذان دن جمعہ کے اول اس اذان کی جس وقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے اور حضرت ابی بکر اور عمر کے پس جب خلیفہ ہوے حضرت عثمان اور بہت ہوے لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کے روایت کی یہ
بخاری نے ف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سنت یہ تھی کہ جب حضرت تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان
اول کہ بعد آنے وقت کے کہتے ہیں نہ تھی اور اسی طرح حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں تھا جب حضرت عثمان نے بہتات لوگوں کی دیکھی اور
دیکھا کہ حضرت کے زمانہ میں لوگ کم تھے اور قریب رہتے تھے مسجد سے اور اکثر خدمت بابرکت میں حاضر رہتے تھے اور اب لوگ دور دور رہتے ہیں مسجد سے اور اپنے
کاروبار میں مشغول رہتے ہیں بنا ڈالا کہ جس وقت آوے نماز کا اذان کہی جاوے تا لوگ دور کے بھی آویں اور خطبہ میں حاضر ہوں پس مراد تیسری اذان سے
یہی اذان اول ہے اسکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اول ہے اسلیے کہ تیسری ہے اُن دو اذانوں کی کہ حضرت کے زمانہ میں تھیں
یعنی پہلی اذان خطبہ کے وقت کی ہوئی اور دوسری اذان تکبیر ہوئی اور تیسری یہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہے پس یہ اذان حضرت عثمان
نے مقرر کی وہ بھی سنت ہوئی بدعت نہیں اسلیے کہ فعل خلفاء راشدین کا بھی سنت ہے اور وقت پڑھنے سنتوں کے جو ایک اور اذان کہتے ہیں یہ نہ
حضرت کے زمانہ میں تھی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں تھی تابعین کے زمانہ میں اور نہ اُس پر عمل ہے اکثر اسلام کے شہروں میں
معلوم نہیں کہ کس نے یہ نکالی ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ جب پہلی اذان ہو جمعہ کی تو بیچ کرنی حرام ہوتی ہے اور سعی کرنی یعنی جلد چلنا اور حاضر ہونا
نماز میں واجب ہوتا ہے اور زوراء نام ایک جگہ کا ہے بیچ بازار مدینہ کے م ج ﴿وعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے بیٹھتے تھے درمیان دونوں کے پڑھتے تھے یعنی خطبوں میں قرآن اور
نصیحت کرتے تھے لوگوں کو اور ذکر کرتے اُن چیزوں کا کہ باعث خوف اور امید کی ہیں پس تھی نماز آپکی وسط درجہ کی اور خطبہ آپکا وسط
یعنی نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہ مسلم نے ف بیٹھتے درمیان دونوں خطبوں کے اسقدر کہ قرار پکڑتا ہر عضو اپنی جگہ پر اور صحت کو نہیں پہنچی
دعا کرنی حضرت سے اس جلسہ میں اور یہ جلسہ سنت ہے نہ واجب م ح ﴿وعن عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾
اور روایت ہے عمار سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق لمبی پڑھنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا علامت ہے سمجھ اور دانائی آدمی کی

پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ اسلیئے کہ تحقیق بعضا بیان سحر ہو روایت کی یہ مسلم نے ف خطبہ کی حالت مین توجہ ہوتی ہو خلق کی طرف اور حالت نماز مین خالق وند حقیقی کی طرف پس علامت دانائی کی ہو کہ جس مین توجہ رب کی طرف ہو اسکو دراز کرے اور جس مین توجہ خلق کی طرف ہو اسکو کوتاہ کرے اور مراد طول سے یہ ہو کہ موافق سنت کے ہو نہ کم اُس سے اور نہ دراز تاکہ موافقت ہو جاوے اوس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہو گویا یہ دلیل ہو کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہیے کہ ساتھ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے ہو اسلیئے کہ بیان کو تاثیر عظیم ہو دلون مین کہ مائل کر دیتا ہو ایک جانب جیسے کہ سحر کو تاثیر ہو پس اسمین تعریف بھی ہو بیان کی اور مذمت بھی یعنی اگر حق کی طرف پھیرے اچھا ہو اور اگر باطل کی طرف پھیرے برا ہو ۔ وعن جابر قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احمرت عيناه وعلا صوته واشتد غضبه حتى كانه منذر جيش يقول صبحكم ومساكم ويقول بعثت انا والساعة كهاتين ويقرن بين اصبعيه السبابة والوسطى رواه مسلم اور روایت ہو جابر سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے یعنی پڑھا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتین آنکھین انکی اور بلند ہوتی آواز انکی اور سخت ہوتا غصہ انکا یہان تک کہ گویا ڈرانے والے ہین لشکر سے کہ کہتا ہو وہ ڈرانے والا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہو کہ وقت صبح مین اور وقت شام مین لشکر تمپر آ دسے اور لوٹے اور فرماتے حضرت کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ قیامت کے مانند ان دو کے اور ملاتے دو انگلیون اپنی کو یعنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی روایت کی یہ مسلم نے ف سرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی کرنے انوار جلال جبار کے اور بسبب دیکھنے تغیرات اسکے کے اور بلند ہوتی آواز بسبب اثر نے غم کے یا اسلیئے کہ لوگون کے کانون مین آواز پہونچے اور تاثیر کرے انکے دلون مین اور سخت ہوتا غضب بسبب تعالیٰ سے کے پس حاصل یہ کہ مثل ڈرانے والے بلند کرتا ہو آواز اور سرخ کرتا ہو آنکھین اور سخت غصہ ہوتا ہو لوگون کے تغافل سے ایسے ہی حال حضرت کا تھا وقت خطبہ کے بسبب غفلت امت کے اور آخر حال کا حاصل یہ ہو کہ جیسے بیچ کی انگلی تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہو شہادت کی انگلی سے ایسے ہی مین آگے آیا ہون قیامت کے اور قیامت متصل ہو میرے اور جلد آنے والی ہو پیچھے میرے ۔ وعن يعلى بن امية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك متفق عليه اور روایت ہو یعلی بن امیہ سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کیا بخاری اور مسلم نے ف اس آیت مین بیان ہو حال دوزخیون کا اور مالک نام ہو داروغہ دوزخ کا ہو کہ روز قیامت کے دوزخی پکارینگے مالک کو کہ اے مالک پروردگار سے عرض کر کہ ہمین مار ڈالے تا ہم اس عذاب سے خلاص ہون جواب اسکا آگے مذکور ہو کہ مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی آئے روز مین تمھاری باطل مین تم ٹھہرنے والے ہو آگ مین کہ ہمیشہ رہو گے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیت پڑھتے تھے ڈرانے کے لیئے ۔ وعن ام هشام بنت حارثة بن النعمان قالت ما اخذت ق والقران المجيد الا عن لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأها كل جمعة على المنبر اذا خطب الناس رواه مسلم اور روایت ہو ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹے نعمان کے سے کہ کہا نہین سیکھی مین نے سورہ ق والقران المجید مگر زبان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی سے کہ پڑھتے تھے اسکو ہر جمعہ مین منبر پر جب پڑھتے لوگون کے آگے روایت کی یہ مسلم نے ف سارا سورہ قاف پڑھنی حضرت سے خطبہ مین ثابت نہین ہوا پس ظاہر یہ ہو کہ ہر جمعہ مین بعض سورہ پڑھتے ہونگے یعنی تھوڑی کسی مین تھوڑی کسی مین اور اسی طرح سے انھون نے یاد کی تمام جمعون مین واللہ اعلم ۔ وعن عمرو بن حريث ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه يوم الجمعة رواه مسلم

اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور تھی حضرت کے سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چھوڑ رکھے تھے دونوں سرا اسکے درمیان دونوں مونڈھوں اپنے کے دن جمعہ کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حدیث ضعیف میں آیا ہے کہ نماز پڑھنی عمامہ سے بہتر ہے ستر نمازوں سے کہ بغیر عمامہ کے ہوں اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا دن جمعہ کے اور عمامہ سیاہ باندھنا اور لٹکانا دونوں سروں کا پگڑی کا درمیان مونڈھوں کے سنت ہے اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کا مرض موت میں تھا اور کہا زیلعی نے کہ سنت ہے پہننا سیاہ کپڑے کا اور صاحب خلاصہ نے لکھا ہے کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتھ کا تھا اور نقل کیا ہے سیوطی نے باندھنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے انہیں سے انس بن مالک ہیں اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبدالرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری اور سعید بن جبیر اور سوا انکے اور بھی ہیں اور لکھا ہے نووی نے کہ جائز ہے باندھنا عمامہ کا ساتھ چھوڑنے شملہ کے اور بغیر چھوڑنے اسکے کے اور نہیں کراہت بیچ کسی کے ان دونوں میں سے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے جبکہ آوے ایک تمہارا دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں اور ہلکی پڑھے روایت کی یہ مسلم نے **ف** شافعیہ نے حمل کیا ہے اسکو تحیۃ المسجد پر کہ انکے نزدیک واجب ہے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسے ہی امام احمد کے نزدیک بھی اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑتے ہیں وہ اوپر تاکید وجوب اسکے کے کہ وقت خطبہ کے بھی اسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کے جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کے واجب نہیں تو وقت خطبہ کے بطریق اولیٰ نہ ہوا اور یہی ہے مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور ایسے ہی ہیں جمہور صحابہ و تابعین کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی انکے نزدیک یہ ہے کہ مراد خطبہ سے ارادہ خطبہ کا ہے یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہو نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتے ہیں بسبب نیوں اور حدیثوں صحیحہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر حرمت نماز کے بیچ وقت خطبہ کے چنانچہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نکلے امام پس نہیں درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سے آیا ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کے پس قول صحابی کا بھی حجت ہے اور واجب ہے تقلید اسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہ ہو اسکے کوئی اور چیز سنت سے اور یہ جو صحیحین میں حدیث جابر سے ساتھ طرق متعددہ کے آیا ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ کیا نماز پڑھی ہے تو نے اے فلانے اسنے کہا نہیں پڑھی میں نے فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ کی ہے کہ یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے وقت خطبہ کے تھا یا یہ مخصوص اسی شخص کو تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ قضیہ پہلے شروع کرنے خطبہ کے تھا اور شیخ ابن الہمام نے لکھا ہے کہ معارضہ اس حدیث کا ساتھ اور حدیثوں کے لازم نہیں آتا شاید کہ آنحضرت نے موقوف کیا ہو خطبہ یہاں تک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سے بلکہ واقع میں یوں ہی ہے چنانچہ دار قطنی نے روایت کیا ہے کہ فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کر دو رکعت پھر آنحضرت چپ ہو رہے خطبے سے یہاں تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ مع الامام فقد ادرک الصلوٰۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پالی اسنے نماز روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حکم عام ہے سب نمازوں کے لیے خصوصیت جمعہ کی نہیں چنانچہ بیچ باب علی الماموم کے بھی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہے من ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ اور شرح اسکی بھی وہاں بیان ہو چکی ہے لیکن شیخ دہلوی نے مقید کیا ہے اسکو ساتھ جمعہ کے بقرینہ حدیث آیندہ کے بیچ اخیر باب کے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی پاوے امام کو دن جمعہ کے

ادا کرے ساتھ اُسکے جو باقی رہ گیا اور بنا کرے اُس پر جمعہ کو دلیل اُنکی یہ حدیث ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو پایا درکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا یعنی جو کچھ پاؤ ساتھ امام کے ادا کرو اور جو رہ جاوے پورا کرو اسکو پس اگر پایا امام کو التحیات میں یا سجود سہو میں بنا کرے اُس پر جمعہ کو نزدیک امام ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے اور امام محمد کہتے ہیں کہ اگر پایا ساتھ امام کے اکثر دوسری رکعت کا بنا کرے اُس پر جمعہ اور اگر کم پایا بنا کرے اُس پر ظہر کو انتہی اور مراد اکثر رکعت دوسری کے پانے سے پانا اُسکا رکوع میں ہے یعنی اگر رکوع میں بھی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اُٹھانے کے اکثر نہ پایا اور شیخ ابن الہمام نے لکھا ہے کہ شیخین کی دلیل یہی حدیث مطلق ہے ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه المؤذن ثم يقوم فيخطب ثم يجلس ولا يتكلم ثم يقوم فيخطب رواه ابو داود روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو خطبے تھے بیٹھتے جب چڑھتے منبر پر یہاں تک کہ فارغ ہوتا کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا ابن عمر نے یہاں تک کہ فارغ ہو مؤذن پھر اٹھتے پس خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اور نہ کلام کرتے پھر کھڑے ہوتے پس خطبہ پڑھتے روایت کی یہ ابو داود نے ف جب چڑھے منبر پر کہا ہے علما نے کہ مستحب ہے خطبہ پڑھنا منبر پر اور پھر بیٹھے یعنی تھوڑی سی دیر کہا ابن حجر نے کہ اولی یہ ہے کہ بقدر سورہ اخلاص کے بیٹھے اور نہ کلام کرتے یعنی نہ دعا کرتے اور نہ اور کچھ پڑھتے اور پھر کھڑے ہوتے پس خطبہ پڑھتے شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اشد مکروہ ہے تعریف کرنی بادشاہوں کی ساتھ اُس چیز کے کہ نہو اُنمیں اسلیے کہ اسمیں ملانا عبادت کا ساتھ گناہ کے یعنی جھوٹ کے ہوتا ہے انتہی اور کہا ہے بعضے اماموں ہمارے نے کہ جو کوئی کہے ہمارے بادشاہ کو عادل کافر ہوتا ہے ع ح ف یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان کے جلسہ میں حضرت کلام نہ کرتے تھے اُس کلام نہ کرنے کی شرح حضرت شیخ نے تو یہی لکھی ہے جو کہ فائدہ میں مذکور ہوئی اور ملا علی نے شرح طیبی سے نقل کیا ہے کہ اولی ہے پڑھنا قرآن کا واسطے روایت ابن حبان کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ بیٹھنے اپنے کے کتاب اللہ اور کہا بعضوں نے کہ اولی ہے پڑھنا سورہ اخلاص کا ہے انتہی پس حضرت شیخ کو شاید یہ روایت نہ پہونچی ہوگی واللہ اعلم وعن عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا استوى على المنبر استقبلناه بوجوهنا رواه الترمذي وقال هذا حديث لا نعرفه الا من حديث محمد بن الفضل وهو ضعيف ذاهب الحديث اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے منبر پر سامنے کرتے ہم اُنکے منہ اپنے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث محمد بن فضل کی سے اور وہ ضعیف ہے بیکار حدیث کا ف اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لوگوں کو یہ کہ منہ خطیب کی طرف کرکے بیٹھیں خطبہ سننے کے لیے اور خطیب بھی اُنکی طرف منہ کرے اور خطیب جب منبر پر بیٹھے تو سلام نہ کرے لوگوں پر ہمارے نزدیک خلاف ہے اسمیں شافعی کا اور احمد کا ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما فمن نبأك انه كان يخطب جالسا فقد كذب فقد والله صليت معه اكثر من الفي صلوة رواه مسلم روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کھڑے ہوکر پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ فرماتے کھڑے پس جو شخص کہ خبر دے تجھکو کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتے بیٹھکر پس تحقیق وہ شخص جھوٹا ہے پس قسم ہے اللہ کی نماز پڑھی میں نے ساتھ حضرت کے زیادہ دو ہزار نماز سے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی نماز جمعہ اور نمازیں زیادہ دو ہزار سے پڑھیں نہ پس فقط دو ہزار نمازیں جمعہ ہی کی مراد نہیں اسلیے کہ اول جمعہ بعد آنیکے مدینہ میں پڑھا اور مدت اقامت کی مدینہ میں دس سال کی ہے پس جمعے پانسو ہوں گے ہوتے مراد مقصود کا بیان کرنا کثرت صحبت کا ہے ساتھ حضرت کے

اور شرح مینہ مین لکھا ہی کہ جو شہر فتح ہو ساتھ تلوار کے مانند مکہ کے اُسمین خطبہ پڑھے ساتھ تلوار کے اور جس شہر کے لوگ خوشی سے مسلمان ہون مانند مدینہ کے اُسمین خطبہ بغیر تلوار کے پڑھے اور منہاج مین لکھا ہی کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلے خطبہ کے کم پکار کر پڑھے ۔ ع ۔

وعن كعب بن عجرة انه دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا الى هذا الخبيث يخطب قاعدا وقال الله تعالى واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه مسلم

اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہ کہ وہ داخل ہوئے مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سے تھا خطبہ پڑھتا تھا بیٹھے ہوئے پھر کہا ابن عجرہ نے دیکھو طرف اس خبیث کے کہ خطبہ پڑھتا ہی بیٹھے ہوئے حالانکہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جس وقت دیکھتے ہین سوداگری یا کھیل دوڑ جاتے ہین طرف اُسکے اور چھوڑ جاتے ہین تجھکو کھڑے ہوئے یعنی خطبہ مین روایت کی یہ مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگاہ قافلہ شام سے آیا اور ایام قحط کے تھے مدینہ والون پر بڑی تکلیف تھی پس صحابہ بیطاقت ہوئے اور دیکھنے قافلہ کے لیے باہر گئے مگر بارہ صحابی نہ گئے پس آیت مذکورہ اُتری اُسمین ہی کہ چھوڑ جاتے ہین تجھکو کھڑے ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے تھے اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کے نزدیک اور ہمارے نزدیک سنت ہی شرطون صحت واسطے جمعہ کی سے ایک تو وقت ہی یعنی وہ بعد وقت کے صحیح نہین بخلاف اور نمازون کے اور وقت اسکا وقت ظہر کا ہی اجماعاً پس صحیح نہین ہی پہلے زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کے نزدیک درست ہی اور نہین جائز بعد داخل ہونے وقت عصر کے بھی مگر امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی بھی یہی ہی کہ وقت مین ہو پہلے وقت کے نہین جائز اور یہ کہ ہو روبرو جماعت کے یعنی اگر گھر مین پڑھ آوے تو نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی غصہ اور سختی کرنی اُسپر کہ ارتکاب کرے حرام کا یا مکروہ کا اسلیے کہ ارتکاب نا خلاف اُس چیز کا کہ مداومت کی ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی ہی خبث باطن کی ع

وعن عمارة بن رويبة انه راى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزيد على ان يقول بيده هكذا واشار باصبعه المسبحة رواه مسلم

اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہ اُنھون نے دیکھا بشر بیٹے مروان کو منبر پر اٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے یعنی وقت خطبہ کے جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نے برا کرے اللہ تعالیٰ ان دونون ہاتھون کا تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتے اُسپر کہ اشارہ کرین ساتھ ہاتھ اپنے کے اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نے ساتھ انگلی شہادت کی یعنی کلمہ کی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی وقت خطبہ کہ اشارہ ایک انگلی سے کرتے تھے واسطے خطاب کرنیکے لوگون کو اور واسطے رغبت لانے کے انکو اوپر سننے خطبہ کے اور تامل کرنے کے اُسمین ع

وعن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على المنبر قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود فجلس على باب المسجد فراه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله بن مسعود رواه ابو داود

اور روایت ہی جابر سے کہا جب بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کے منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹھ جاؤ پس سنا یہ ابن مسعود نے پس بیٹھ گئے اوپر دروازہ مسجد کے پس دیکھا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ آؤ اے عبد اللہ بن مسعود روایت کی یہ ابو داؤد نے ف کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نے کہ ظاہر یہ ہی کہ حضرت نے دیکھا کسیکو حاضرین مین سے کہ کھڑا ہوا نماز پڑھنے کے لیے پس حکم کیا اُسکو بیٹھنے کا واسطے حرام ہونے نماز کے بیچ ہونے وقت بیٹھنے امام کے منبر پر سب علما کے نزدیک ع ۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله ۱۷۱

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَلْیُصَلِّ اِلَیْہَا اُخْرٰی وَمَنْ فَاتَتْہُ الرَّکْعَتَانِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّہْرَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیے کہ ملاوے ساتھ اسکے دوسری رکعت اور جو شخص کہ نہ ملیں اسکو دونوں رکعت پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت یا فرمایا پڑھے ظہر کو روایت کی دارقطنی نے ف کہا نووی نے کہ یہ حدیث خالی ضعف سے نہیں تھی اور بر تقدیر ثبوت اسکے کہ معنی یہ ہیں کہ جسکو دو رکعتوں میں سے بالکل کچھ ہاتھ نہ لگے تو وہ چار رکعت ظہر کی پڑھے اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابو ہریرہ کی میں کہ فصل اول میں ہو گذر چکا ہے

باب صلوٰۃ الخوف

یہ باب ہے بیچ بیان نماز خوف کے ف یعنی اسمیں احکام اس نماز کے مذکور ہیں کہ پڑھی جاوے وقت خوف کے کفار سے اور نماز خوف کی ثابت ہے کتاب و سنت سے اور اتفاق ہے اکثر علماء کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کے بھی ثابت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مخصوص حضرت ہی کے زمانہ میں تھی اور بعضے اماموں کے نزدیک مثل امام مالک کے مخصوص ہے حالت سفر میں اور ہمارے نزدیک جائز ہے سفر میں بھی اور حضر میں بھی اور نماز خوف کی سولہ طرح کی گئی ہے کہتی ہیں طرح بسبب اختلاف زمان و مکان کے چنانچہ بعضوں نے کہا ہے سولہ طرح پر آئی ہے اور بعضوں نے کہا کم اس سے اور بعضوں نے کہا زیادہ اس سے پھر اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ جتنی طرحیں آئی ہیں صلوٰۃ الخوف کی حدیث میں سب معتبر ہیں اور اختلاف علماء میں بیچ ترجیح کے ہے کہ کسی نے کسی طرح کو ترجیح دیا ہے اور کسی نے کسی طرح کو چنانچہ امام ابو حنیفہ نے روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہے اور عمل کیا ہے اسپر کہ ثابت ہے صحاح ستہ میں اور شمنی نے کہا ہے کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جگہ پڑھی ہے ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد میں پس اس سے معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر میں تھی اور فقہا نے جو حضر میں جائز رکھی ہے تو قیاس کیا ہے اسی پر

الفصل الاول

فصل پہلی عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَہُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَۃٌ مَعَہٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَۃٌ عَلَی الْعَدُوِّ وَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَہٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ الطَّائِفَۃِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہِمْ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمْ فَرَکَعَ لِنَفْسِہٖ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَرَوٰی نَافِعٌ نَحْوَہٗ وَزَادَ فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ہُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلُّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِہِمْ اَوْ رُکْبَانًا مُسْتَقْبِلِی الْقِبْلَۃِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْہَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرَی ابْنَ عُمَرَ ذَکَرَ ذٰلِکَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمر سے باپ اپنے سے یعنی عبداللہ بن عمر سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نجد کے پس مقابلہ کیا ہم نے دشمن کا پس صف باندھی ہمنے واسطے انکے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھواتے تھے واسطے ہمارے پس کھڑی ہوئی ایک جماعت ساتھ حضرت کے اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کے اور رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ان لوگوں کے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور کیے دو سجدے پھر پھری جماعت یعنی جنھوں نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی تھی جگہ اس جماعت کے کہ نہیں نماز پڑھی تھی اور آئے وہ لوگ کہ نماز نہیں پڑھی تھی پس رکوع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انکے ایک رکوع اور سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا پھر کھڑا ہوا ہر ایک انمیں سے پس رکوع کیا واسطے ذات اپنی کے ایک رکوع اور کیے دو سجدے اور روایت کی نافع نے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس اگر ہو خوف زیادہ

اس سے یعنی اس خوف سے کہ جسمیں نماز جماعت سے پڑھ سکیں اوپر طرح مذکور کے یعنی میں حالت لڑائی میں ہو نماز پڑھو پیادہ کھڑے قدموں پر
یا سوار یعنی اگر پیادہ ہو تو سکو سامنے قبلہ کے یعنی اگر ممکن ہو یا نہ سامنے قبلہ کے یعنی اگر ممکن نہو کہا نافع نے نہیں گمان کرتا میں ابن عمر کو کہ ذکر کیا ہو یہ مگر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ بخاری نے ف نجد کہتے ہیں عرب میں بلند کو اور مراد یہاں نجد حجاز ہے نہ نجد یمن اور واضح یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ مکرر ہو تعدد جماعتوں کا یعنی کئی بار جماعتیں کرنی خصوصاً جبکہ لوگ حاضر ہوں وہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ فرض نہیں جائز پیچھے نفل
پڑھنے والے کے والا حضرت دو بار پڑھاتے دونوں جماعتوں کو اور یہ حدیث دلیل قوی ہے اوپر واجب ہونے جماعت کے کہ ایسی حالت میں بھی جماعت نہ
چھوڑے اور کہا ابن ہمام نے کہ نماز خوف اوپر طرح مذکور کے جب لازم ہوتی ہے کہ جھگڑیں قوم نماز پڑھنے پیچھے امام کے اور جبکہ نہ جھگڑیں پس افضل یہ ہے
کہ نماز پڑھاوے امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پھر کھڑی ہو ایک جماعت ان میں سے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ دوسری
جماعت گئی مقابل دشمن کے اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اور گئی مقابل دشمن کے پھر آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تنہا اور سلام
پھیرا اسیطرح ذکر کیا بعض شارحین نے علماء ہمارے سے اور کہا ابن ملک نے اسی طرح کہا ہے بعضوں نے اور اسی پر عمل کیا ابو حنیفہ نے لیکن حدیث نہیں دلالت
کرتی اسکی اتنی ہے یہ اسی طرح لیکن کہا ابن ہمام نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے بعض اصحاب پر کہ گئے ہیں ابو حنیفہ طرف اسکے کہ وہ جاتا ہے جماعت پہلی کا اور تمام کرتا
جماعت دوسری کا اپنی جگہ پیچھے امام کے اور دلالت کرتی ہے اوپر تمام اصحاب کے گئے ہیں طرف اسکے ابو حنیفہ ایک اور حدیث کے موقوف ہے ابن عباس پر
ابو حنیفہ سے ذکر کیا ہے اسکو امام محمد نے کتاب الآثار میں اور ظاہر ہے کہ اسمیں عقل کو دخل نہیں پس توقف اسمیں مانند مرفوع کے ہے پھر مذہب حنفی میں
یہ ہے کہ جماعت پہلی تمام کرے نماز اپنی بغیر قرأت کے مانند لاحق کے اور دوسری جماعت تمام کرے ساتھ قرأۃ کے مانند مسبوق کے اور یہ سب ہے کہ
جب امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑھے ساتھ ہر ایک جماعت کے دو رکعتیں اور مغرب سفر میں اور حضر میں پڑھے
ساتھ پہلی جماعت کے دو رکعتیں اور ساتھ دوسری کے ایک رکعت اور قدموں پر اپنے پڑھیں اشارہ سے طرف سمت کے کہ رکوع اور سجود کے یعنی اشارہ سے
رکوع اور سجود کرے ایسی حالت میں اور مذہب ابو حنیفہ میں فاسد کرتا ہے نماز کو چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا اور ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
اسلئے کہ نہیں مجال عقل کو اسمیں پس حکم مرفوع میں ہے ۰ **وعن** يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ
الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ
وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ
ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے یزید بن رومان سے اسنے نقل کی صالح بن خوات سے اسنے نقل کی اس
شخص سے کہ نماز پڑھی تھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن ذات الرقاع کے نماز خوف کی یہ کہ تحقیق ایک جماعت نے صف باندھی ساتھ
حضرت کے اور ایک جماعت مقابل تھی دشمن کے پس نماز پڑھی حضرت نے ایک رکعت ساتھ اس جماعت کے کہ ساتھ تھی حضرت کے پھر رہے کھڑے
اور پوری پڑھی اس جماعت نے واسطے اپنے پھر پھری وہ اور صف باندھی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ میں دشمن کے
تھی اور ادا کی ساتھ انکے ایک رکعت کہ باقی رہی تھی نماز حضرت کی سے پھر رہے بیٹھے ہوئے یعنی جب التحیات میں بیٹھے اور پوری کی انہوں نے
اپنی نماز اور پھر التحیات میں شریک ہو گئے پھر سلام پھیرا حضرت نے ساتھ انکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور

روایت کی بخاری نے ساتھ اور طریق کے قاسم سے کہ نقل کی قاسم نے صالح بن خوات سے اُسنے نقل کی سہل بن ابی حثمہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اُس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی نام اُس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تھا اسیلئے کہ قاسم بن محمد نے روایت کی یہ حدیث صلوٰۃ الخوف کی صالح بن خوات سے اُنے سہل بن ابی حثمہ سے جیسے کہ آگے کی روایت میں ہے اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سنہ ہجری میں ہوا کہ ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور ادا کی یہ نماز اور بغیر جنگ کے پھرے اور ذات الرقاع اُسکو اسیلئے کہتے ہیں کہ مسلمان ننگے پاؤن تھے اور پاؤن میں سوراخ پڑ گئے تھے اور ناخن ٹوٹ گئے تھے پس پاؤن پر رقاع یعنی چیتھڑے لپیٹ لیتے تھے اور ایک اور طور پر طور روں صلوٰۃ الخوف کی ہے اسمین بھی ہر جماعت نے ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ اختیار نماز آنحضرت کے نہ یہ کہ قضا کی اُسکی بعد تمام کرنے نماز آنحضرت کے اور پہلی صورت میں بعد تمام کرنے نماز حضرت کے پڑھی [illegible] پر عمل کیا ہے امام شافعی اور امام مالک نے

وعن جابر قال اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كنا بذات الرقاع قال كنا اذا اتينا على شجرة ظليلة تركناها لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجاء رجل من المشركين وسيف رسول الله صلى الله عليه وسلم معلق بشجرة فاخذ سيف نبي الله صلى الله عليه وسلم فاخترطه فقال لرسول الله صلى الله عليه وسلم اتخافني قال لا قال فمن يمنعك مني قال الله يمنعني منك قال فتهدده اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فغمد السيف وعلقه قال فنودي بالصلوة فصلى بطائفة ركعتين ثم تاخروا وصلى بالطائفة الاخرى ركعتين قال فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اربع ركعات وللقوم ركعتان متفق عليه

اور روایت ہے جابر سے کہا آئے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ جب پہنچے ہم ذات الرقاع میں کہا جابر نے تھے ہم جبکہ گذرتے درخت سایہ دار پر چھوڑ دیتے ہم اُسکو واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی تا استراحت فرمائیں چھانون میں پس اسی طرح کیا یعنی ذات الرقاع میں اور اُترے حضرت درخت کے نیچے استراحت کیلیے کہا جابر نے پس آیا ایک شخص مشرکون میں سے اور تلوار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تھی درخت میں پس لی تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسنے اور حضرت سوتے تھے یا غافل تھے اُس سے پھر کھینچی میان سے وہ پس کہا اُسنے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ڈرتے ہو تم مجھ سے فرمایا حضرت نے نہیں یعنی تجھ سے بیچ کسی ان ڈرنے لگا میرے رب کے سوا کہ کوئی ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع کہا اُسنے پس کون بچا دیگا تمکو مجھ سے فرمایا حضرت نے اللہ بچا دیگا مجھکو تجھ سے کہا جابر نے پس ڈرایا اسکو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے پس میان میں کی تلوار اُسنے اور لٹکا دیا اُسکو کہا جابر نے پس اذان کہی گئی واسطے نماز کے پس پڑھی نماز ساتھ ایک جماعت کے دو رکعتیں پھر پیچھے ہٹی وہ جماعت یعنی ہٹ گئی مقابلہ دشمنون کے اور پڑھی حضرت نے نماز ساتھ جماعت دوسری کے دو رکعت کہا جابر نے پس تھیں واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چار رکعتیں اور واسطے لوگون کے دو دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تھے اور صبر کرتے تھے کفار کی ایذاؤن پر اور حلم کرتے تھے اُنکے جاہلون سے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ جب اُس مشرک نے یہ ارادہ کیا تو اُسکے پیٹ میں درد ہونے لگا پس چھوٹ گئی تلوار اُسکے ہاتھ سے اور گر پڑا زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی سبب اُسکے بہت مخلوق نے اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہوا لیکن عہد کیا یہ کہ نہیں لڑنے کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت نے نہ سزا دی اُسکو واسطے تالیف قلب کے یا کسی اور سبب سے پس اذان کہی گئی اور تکبیر کہی گئی واسطے نماز ظہر کے یا عصر کے اور کہا مظہر نے یہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کے باوجود یکہ جگہ ایک ہی ہے اور یہ بسبب اختلاف زمانے کے ہے انتہی پس عمل کیا جاوینگا اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اس جگہ میں دو بار ایکبار تو جیسے کہ روایت کی سہل نے اور دوسرے

جیسے کہ روایت کی جابر نے پس حمل کی جاوے گی اول نماز صبح پر اور یہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کی جاوینگی تعدد غزوون پر اور حضرت نے چار رکعتین پڑھیں اور قوم نے دو دو سکی کئی وجہین علما نے بیان کی ہیں لیکن نہیں صحیح اور صواب یہ ہے کہ پہلے انہونے آیۃ قصر کے تھا یا بیچ موضع اقامت کے تھا اور یہی مذہب امام اعظم کا ہے اور مراد اس قول سے کہ واسطے لوگون کے دو دو رکعتین یہ ہے کہ امام کے ساتھ دو دو رکعتین ہوئین اور دو دو تمام ہوئین ۔ **وعنہ** قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَۃِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْہِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْہِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَۃِ الْاُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ روایت ہے جابر سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پس کین ہمنے پیچھے حضرت کے دو صفین اور دشمن تھے درمیان ہمارے اور درمیان قبلہ کے پس تکبیر کہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تکبیر کہی ہمنے اکٹھے یعنی دونون صفون نے پھر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کیا ہمنے اکٹھے یعنی بعد قرأت کے پھر اٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اٹھایا ہمنے اکٹھے پھر جھکے حضرت واسطے سجدے کے ساتھ اس صف کے کہ پاس تھی حضرت کے اور کھڑی رہی یعنی قوم میں صف پچھلی مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی ہوئی یعنی حضرت کے ساتھ وہ صف کہ پاس تھی حضرت کے جھکی صف اخیر کی واسطے سجدے کے پھر کھڑے ہوے لوگ صف اخیر کے یعنی سجدے سے پھر آگے بڑھی صف اخیر کی یعنی اور کھڑی ہوئی جگہ صف اول کے اور پیچھے ہٹی صف پہلی پھر رکوع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی قیام کیا اور پڑھی فاتحہ اور سورت پھر رکوع کیا اور رکوع کیا ہمنے اکٹھے پھر اٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اٹھایا ہمنے اکٹھے پھر جھکے واسطے سجدے کے اور جھکی وہ صف کہ نزدیک ہو گئی تھی وہ کہ تھی پیچھے رکعت پہلی میں اور کھڑی رہی صف پچھلی یعنی جو کہ آگے تھی پہلی رکعت میں مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتھ اس صف کے کہ نزدیک تھی حضرت کے جھکی صف پچھلی واسطے سجدے کے پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرا ہمنے اکٹھے یعنی بعد پڑھنے التحیات کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ اور طور ہے صلوۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکھتے اسی طرح پڑھتے یہان دشمن سامنے تھا جانب قبلہ کے سب ایک جگہ مقابل کھڑے ہے احتیاج پیچھے جماعت کی اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک سب متفق رہے اور وقت سجدہ کے ایک جماعت کھڑی رہی اور دوسری سجدے میں گئی جیسے کہ مذکور ہوا اور یہ نماز عسفان میں پڑھی حضرت نے ۔

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوۃَ الظُّہْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَۃٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَۃٌ اُخْرٰى فَصَلّٰى بِہِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّۃِ ۔ روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ساتھ لوگون کے نماز ظہر کی وقت خوف میں بیچ مکان بطن نخل کے پس نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتین پھر سلام پھیرا پھر آئی جماعت دوسری انہیں نماز پڑھائی انکو دو رکعتین پھر سلام پھیرا روایت کی یہ بغوی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں بطن نخل نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ

اور طائفہ کی اور یہ حدیث بموجب مذہب شافعی رح کے تو محمول ہے اوپر اسکے کہ حضرت نے قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتیں پڑھیں اور بعد اسکے دو رکعت نفل پڑھیں کہ انکے یہاں نفل پڑھنے والے کے پیچھے پڑھنا فرض کا درست ہے اور بموجب مذہب ہمارے کے نہایت مشکل ہے اسلیے کہ اگر حمل کیجاوے سفر پر تو لازم آتا ہے اقتدا فرض پڑھنے والے کا ساتھ نفل پڑھنے والے کے اور یہ درست نہیں ہے اور یہاں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ فعل حضرت کا اور اگر حمل کیجاوے حضر یعنی اقامت پر تو منافی ہے اسکے سلام پھیرنا ہر دوگانہ پر یا آپ کا یہ نہیں مخفی مگر یہ کہ کہیں کہ یہ خصوصیات حضرت کی سے ہے اور اوپر قوم نے پس تمام کہیں دو رکعتیں اخیر کی بعد سلام حضرت کے اور اختیار کیا ہے طحاوی نے یہ کہ تھا یہ اوس وقت میں کہ نماز فرض دوبار پڑھی جاتی تھی واللہ تعالیٰ اعلم ہو۔

الفصل الثالث

تیسری فصل عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَتَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوترے درمیان ضجنان اور عسفان کے پس کہا مشرکوں نے یعنی آپس میں کہ واسطے مسلمانوں کے ایک نماز ہے کہ وہ بہت پیاری ہے طرف انکے باپوں انکے سے اور بیٹوں انکے سے اور وہ نماز عصر ہے پس قصد کرو امر اپنے کا یعنی قتال کا پھر کرو اونپر حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کریں اپنے یاروں کو دو جماعتیں پس نماز پڑھاویں ایک جماعت کو اور کھڑی رہے جماعت دوسری پیچھے انکے اور چاہیے کہ لیویں یعنی ساتھ رکھیں بچاو اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتیار اپنے پس ہووے واسطے انکے یعنی ہر جماعت کے ایک ایک رکعت اور واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتیں روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف ضجنان ایک پہاڑ ہے درمیان میں مکہ اور مدینہ کے اور عسفان نام ایک جگہ کا ہے وہ منزل مکہ سے

باب صلوٰۃ العیدین

باب ہے بیچ بیان نماز دونوں عیدوں کے ف یعنی عید فطر اور عید قربان کے اور عید مشتق ہے عود سے بمعنی پھرنے کے انکا نام عید اس لیے ہوا کہ آتی ہے ہر برس میں اور بعضوں نے کہا عید اس لیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ عود کرتا ہے یعنی متوجہ ہوتا ہے بندوں پر ساتھ مغفرت اور رحمت کے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تجمر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینة الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنی نہیں عید اسکے لیے کہ پہنے نئے کپڑے عید اسکے لیے ہے کہ امن میں ہو وعید سے یعنی برے کاموں سے باز رہے تا لائق رحمت اور مغفرت اللہ تعالیٰ کے ہووے اور امن میں ہو عذاب الٰہی سے اور نہیں عید اسکے لیے کہ خوشبو کرے ساتھ عود کے عید ہے اسی توبہ کرنے والے کے لیے کہ پھر گناہ نہ کرے نہیں عید اسکے لیے کہ زینت کرے ساتھ زینت دنیا کے عید اسکے لیے ہے کہ توشہ راہ آخرت کا تقویٰ کو کرے نہیں عید اسکے لیے کہ سوار ہو سواریوں پر عید اسکے لیے ہے کہ چھوڑے گناہ نہیں عید اسکے لیے کہ بچھاوے فرش عید اسکے لیے ہے کہ گذر جاوے پل صراط سے اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علماء کے سنت موکدہ ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے ہو۔

الفصل الاول

پہلی فصل عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَیَعِظُهُمْ وَیُوْصِیْهِمْ وَیَاْمُرُهُمْ وَاِنْ

كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے دن عید فطر کے اور عید قربان کی طرف عیدگاہ کے پس اول چیز کہ شروع کرتے ساتھ اسکے نماز تھی یعنی بعد وہاں کے پہونچنے کے نماز پہلے پڑھتے خطبہ کی پھر پڑھتے نماز سے پس کھڑے ہوتے سامنے لوگوں کے اور لوگ بیٹھے ہوتے صفوں اپنی پر پس نصیحت کرتے انکو اور وصیت کرتے انکو اور حکم فرماتے انکو اور اگر چاہتے یہ کہ بھیجیں لشکر یعنی جہاد کے لیے حکم فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے کہ حکم فرماویں ساتھ ایک چیز کے یعنی لوگوں کے امور میں سے اور انکی مصلحتوں میں سے حکم فرماتے ساتھ اسکے پھر پھرتے یعنی طرف گھر اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عیدگاہ مدینہ کے باہر شہر کے ہو کہتے ہیں کہ مسافت حجرہ شریف سے وہاں تک ہزار قدم کی ہو نہایت وہ جگہ متبرک ہو اور اب گرد اسکے چار دیواری بنا دی ہو شرح السنۃ میں لکھا ہو کہ نکلے امام نماز کے لیے یعنی عیدگاہ میں مگر بسبب عذر کے نماز پڑھی مسجد شہر کی میں اور کہا ابن ہمام نے سنت ہو یہ کہ نکلے امام طرف عیدگاہ کے اور خلیفہ کر جاوے کسی کو کہ نماز پڑھا دے ضعیفوں کو شہر میں اور کہا ابن حجر نے کہ کلام سوائے مسجد مکہ و بیت المقدس کے ہو اسی لیے کہ ان دونوں جگہوں میں سب نمازیں پڑھنی افضل ہیں واسطے اتباع صحابہ اور تابعین کے اور بسبب بزرگی ان مسجدوں کے اور کھڑے ہوتے یعنی زمین پر اس لیے کہ حضرت کے زمانہ شریف میں منبر نہ تھا عیدگاہ میں بعد از ان جب بہت ہوئے مسلمان اختیار کیا گیا منبر اس لیے کہ تو وہ بہوینچے اور نصیحت کرتے انکو یعنی زہد کرنے کی دنیا میں اور رغبت کرنے کی آخرت میں اور وعدہ کرتے ثواب کا اور ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ اس دن میں بہت خوشی کر کے غافل نہو دیں طاعت سے اور نہ پڑیں گناہ میں جیسے کہ حال اسوقت کے لوگوں کا ہو اور وصیت کرتے انکو یعنی ساتھ تقویٰ کے اور ادنیٰ درجہ تقویٰ کا یہ ہو کہ بچے شرک سے اور اوسط یہ ہو کہ فرمانبرداری کرے حکموں کی اور بچے ممنوع باتوں سے اور اعلیٰ اسکا یہ ہو کہ حضور ہو ساتھ اللہ کے اور بیغرض ہو ماسوائے اللہ سے اور حکم کرتے یعنی احکام فطرہ کے بیان کرتے عید الفطر میں اور احکام قربانی کے بیان کرتے عید قربان میں اور یہ کلام کرنا حضرت کا اس قبیلہ کا نہ تھا کہ جو منع ہو بلکہ یہ واجبات اسلام سے تھا ؛ ع ح ؛ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو جابر بن سمرہ سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عیدوں کی نہ ایکبار نہ دوبار یعنی بہت بار بغیر اذان و تکبیر کے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح السنۃ میں لکھا ہو کہ اسپر عمل تھا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہ اذان ہو اور نہ تکبیر ہو عید کی نمازوں میں اور نہ اور نوافل میں اور اذان ہا میں آیا ہو بلکہ مکروہ ہو ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نماز پڑھتے دونوں عیدوں کی پہلے خطبہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہو فقہا کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کے ہو پہلے پڑھنا خطبہ کا جائز نہیں اور اگر خطبہ پہلے پڑھا بھی کسی نے تو نماز جائز ہو سب علما کے نزدیک اور مروان بن حکم نے خطبہ پہلے پڑھا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس بہت برا جانا صحابہ نے ؛ ع ؛ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يُهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور پوچھے گئے ابن عباس کیا حاضر ہوئے تھے تم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید میں کہا ہاں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس

نماز پڑھی عید کی پھر خطبہ فرمایا اور نہین ذکر کیا ابن عباس نے یعنی بیچ بیان کرنے کیفیت آنحضرت کے اذان کا اور نہ تکبیر کا پھر چلے حضرت عورتون کے پاس یعنی بعد خطبہ کے اور ساتھ حضرت کے بلال تھے پس نصیحت کی انکو اور یاد دلائے احکام دین کے اور ثواب و عذاب آخرت کے اور حکم کیا انکو ساتھ صدقہ کے یعنی صدقہ الفطر یا زکوٰۃ یا یونہین صدقہ دینے کے لیے فرمایا پس دیکھا مین نے عورتون کو کہ دراز کیے ہاتھ طرف اپنے کانون کے اور اپنے گلون کے یعنی تاکہ زیور اتارے دیتی تھین زیور کانون کا اور گلون کا بلال کو یعنی انکے کپڑے مین ڈالتی جاتی تھین تاکہ دیوین فقیرون کو پھر چلے حضرت اور بلال طرف گھر حضرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عورتین بھی حضرت کے حکم سے عیدگاہ مین حاضر ہوتی تھین انکو حضرت نے علٰحدہ پند و نصیحت فرمائے کہ بسبب دور ہونے کے اچھی طرح سنتی تھین ✤ ع ✤ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین دن فطر کے دو رکعتین نہ پڑھی نماز پہلے انکی اور نہ پیچھے انکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ہمام نے کہ یہ نفی محمول ہو عیدگاہ پر واسطے حدیث ابی سعید خدری کے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑھتے پہلے عید کے کچھ پس جب پھرتے طرف مکان اپنے کے پڑھتے دو رکعتین انتہی اور در مختار مین لکھا ہو کہ نفل پڑھنی پہلے نماز عید کی مطلق مکروہ ہین یعنی گھر مین بھی پڑھنی مکروہ ہین اور عیدگاہ مین بھی اور بعد نماز کے عیدگاہ مین پڑھنی مکروہ ہین اور گھر مین جائز ہین انتہی ✤ ع ح ✤ **وعن** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ام عطیہ سے کہ کہا حکم کیے گئین ہم یہ کہ نکالین ہم حائض عورتون کو یعنی بالغون کو یا حیض والیون کو دن دونون عیدون کے اور پردہ والیون کو یعنی سب عورتین نکلین پس حاضر ہون جماعت مسلمین کی ہین اور دعا انکی ہین اور الگ رہین حیض والیان مصلی اپنی سے کہا ایک عورت نے یا رسول اللہ کسی کے پاس ہم مین سے نہین چادر فرمایا چاہیے کہ اڑھاوے اسکو ساتھ والی اسکی چادر اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا خطابی نے کہ حکم فرمایا سب عورتون کو حاضر ہونے کا عیدگاہ مین تاکہ نماز پڑھین وہ کہ جنکو عذر نہین اور پہونچے برکت دعا کی عذر والیون کو اور اسمین رغبت دلائی لوگون کو بیچ حاضر ہونے کے نمازون مین اور مجلسون ذکر کی مین اور نزدیک ہونے صلحا کی تاکہ پہونچے انکو برکت انکی اور حاضر ہونا عورتون کا عیدگاہ مین نہین مستحب ہمارے زمانہ مین واسطے ظاہر ہونے فساد کے اور توجیہ کی ہو طحاوی نے یہ کہ تھا یہ ابتداے اسلام مین اس زمانہ مین کہ مسلمان کم تھے چاہا حضرت نے کہ بہت معلوم ہون مسلمان بسبب انکے تا دشمن ڈرین انتہی اب حاجت عورتون کے نکلنے کی نہ رہی اس لیے کہ مرد مسلمان بہت ہین اور اڑھاوے چادر اپنی یعنی جو عورت کئی چادرین رکھتی ہو وہ عاریت دیوے ایک چادر اس عورت کو کہ اسکے پاس چادر نہو یا مراد یہ ہو کہ کونہ اپنی چادر کا اسکو اڑھاوے اور دو عورتین ایک جگہ ہوتین ✤ ع ح ✤ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق آئے انکے پاس اور نزدیک انکے دو چھوکریان تھین یعنی انصار کی لڑکیون مین سے بیچ دنون منا کے یعنی جن دنون مین حاجی منا مین رہتے ہین کہ وہ روز عید اضحی کا

اور ایام تشریق کے ہیں بجاتی تھیں دف اور بجاتی تھیں دف اور ایک روایت میں ہے یعنی بدلے پہلے الفاظ کی یا زیادہ اسپر کہ گاتی تھیں وہ اشعار کہ کہے تھے
انصار نے دن بعاث کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈھانکے ہوئے تھے کپڑا اپنا پس ڈانٹا انکو حضرت ابوبکرؓ نے پس کھولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ اپنا
اور فرمایا چھوڑ دے انکو اے ابوبکر اس لیے کہ تحقیق یہ دن عید کے ہیں یعنی خوشی کی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے اے ابوبکر تحقیق واسطے
ہر قوم کے عید ہے اور یہ عید ہے ہماری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ تضربان گویا تاکید تدففان کے ہے اور بعضوں نے معنی اسکے یہ کہے ہیں کہ
اُچھلتی کودتی تھیں اور بجاتی تھیں دف اسکے بجانے میں دو قول ہیں بعضے مباح کہتے ہیں مطلق یعنی ہر وقت اور بعضے حرام کہتے ہیں مطلق اور صحیح یہ ہے
کہ نکاح میں اور ولیمہ میں اور بیچ اُن شادیوں کے کہ انکے حکم میں ہیں اور عیدین میں مباح ہے اور پھر فرق کیا ہے علما نے اُس دف میں کہ جھانجھ دار ہو اور
جسمیں کہ جھانجھ دار نہو یعنی جھانجھ دار کو مکروہ کہا ہے اور بغیر جھانجھ دار کو مباح لیکن بغیر جھانجھ دار میں بھی اختلاف کیا ہے اور گاتی تھیں الخ یعنی گاتی تھیں
اشعار لڑائی اور شجاعت انصار کے کہ انھوں نے کہے تھے جبکہ بعاث کی لڑائی پر چڑھے تھے جیسی کہ عادت شجاعوں کی ہے کہ وقت لڑائی کے ذکر کرکے
اپنی شجاعت اور فخر کی کہتے ہیں اور بعاث نام ایک جگہ کا ہے دو کوس مدینہ سے پس وہ لڑکیاں وہ اشعار پڑھتی تھیں کہ انمیں تمام وصف
لڑائی کے اور شجاعت کے تھے کہ اسکے ذکر کرنے میں مدد تھی امر دین کی اور رغبت دلاتی تھی مومنوں کو جہاد کفار پر ذکر فواحش اور بُری باتوں کا
انمیں نہ تھا کہ حرام ہو ذکر کرنا انکا کیا مقدور تھا کہ روبروے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بُرے گیت گاتیں اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں
بعد از لفظ تغنیان کے آیا ہے ولیستا بمغنیتین یعنی گاتی تھیں اور گانا کسب انکا نہ تھا کہ کچھ خوب گاتی ہوں اور مشہور و معروف ہوں انمیں اور
شوق دلاویں فاحشہ اور خواہش نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کے ہے بلکہ گاتی تھیں جیسے کہ لڑکیاں گھر میں کچھ گایا کرتی ہیں اور ڈانٹا
انکو اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ کہا ابوبکرؓ نے آیا مزمار شیطان بجاتے ہو نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مزمار کہتے ہیں باجے کو کہ بجاتے ہیں اُسکو
گلا پھلا کے مانند نے اور دف اور رباب اور مانند انکے اور مزمار شیطان اسکو اس لیے کہا کہ وہ مشغول کرتا ہے دل کو لہو و لعب میں اور باز رکھتا ہے یاد
خدا سے اور واسطے ہر قوم کے ہے یعنی اگلی امتوں کے اور قوموں باطلہ کے عید ہے مانند نوروز کے واسطے مجوس وغیرہم کے اور کہا ہے علماء ہمارے نے کہ مشابہت
کرنی ساتھ انکے اُسدن میں کفر ہے اور مشابہت یہ ہے کہ اسدن میں نہاوے اور انڈے لڑاوے اور مہندی لگائی اور لہو اور غنا کرے بطور تعظیم
اُسدن کے اور جانا چاہیے کہ ساتھ اس حدیث کے سند پکڑی ہے اہل سماع نے ساتھ مباح ہونے راگ کے اور سننے اسکے کے ساتھ ساز کے اور جو کچھ کہ
اُس حدیث سے ساتھ نظر انصاف کے بے آمیزش تعصب کے سمجھا جاتا ہے یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے انکار کیا گانے اور دف بجانے کا اور منع کیا اور ڈانٹا
اُس سے اس لیے کہ مقرر تھا انکے نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا انھوں نے کہ منع نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس سے اس لیے ہے کہ
سنا آنحضرت نے اُسکو بسبب سونے کے یا غفلت کے اور سنا ابوبکرؓ نے کہ سوا رکھا حضرت نے اُسدن تھوڑا سا گانا حاصل یہ کہ ابوبکرؓ کو اس فرق اور
تفصیل کا علم نہ تھا اس لیے منع کیا پس دلالت کرتی ہے حدیث اوپر مباح ہونے تھوڑے سے گانے کے بیچ روز عید کے اور سوا اُسکی کے اُن جگہوں میں کہ
مباح ہے انمیں خوشی کرنی اور اسمیں شک نہیں کہ یہ بیچ جگہ مخصوص کے اور بوجہ مخصوص کے ہے اس سے اباحت علی الاطلاق نہیں لازم آتی اور کہا قرطبی نے کہ
اسمیں دلیل ہے اوپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہیں لیکن بعض اوقات میں اور ہمیشگی کرنی اوپر یا کثرت اوپر مکروہ ہے کھونے والی ہے عدالت کو اور گرانے والی
مروت کو اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اوپر کہ بجانا دف کا جائز ہے جبکہ نہو اُسمیں جھانجھ اور بعض اوقات ہو اور پڑھنا ایسے شعروں کا
کہ انمیں کسی کی ہجو نہو اور نہ گالیاں ہوں جائز ہے اور فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ سننا آواز ملاہی کا یعنی باجوں کا گناہ ہے واسطے قول علیہ السلام کے
کہ سننا ملاہی کا گناہ ہے اور بیٹھنا اوپر فسق ہے اور لذت اٹھانی ساتھ اسکے قبیلہ کفر سے ہے اور داخل ہے ملاہی میں بجانا دفوں کا اور زمار نا

مارنا لڑکی کا ہو بغیر وقت تعلیم گانیون کے اور اگر سنتا ناگہان پس نہین گناہ اُسپر اور واجب ہو اُسپر یہ کہ خوب کوشش کرے یہانتک کہ نہ سنے اس لیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ لین انگلیان کانون اپنے مین یعنی وقت سننے کے اور پڑھنا اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب اور
لڑکی کا ہو مکروہ ہو ع ح ف حضرت شیخ الاسلام کہ بڑے محدث ہین اُنھون نے ترجمہ بخاری کے بیچ شرح اسی حدیث کے یہ مسئلہ خوب مفصل
لکھا ہو تھوڑا سا مضمون اُسکا یہان لکھا جاتا ہو تا حق ظاہر ہو وہ یہ ہو کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہو کہ گانا اور دف بجانا منع ہو سواے عید اور
مانند اُسکے کے یعنی نکاح وغیرہ مین اس لیے کہ ابو بکر صدیق رض کہ افضل اصحاب کے ہین اور خوب جانتے تھے احکام دین کے اُنھون نے گانے کو مزمار
شیطان کہا اور حضرت نے اُنکو منع نفرمایا کہ اسطرح نکہہ یہ مزمار شیطان اور حرام نہین ہو بلکہ فرمایا کہ منع ست کر کہ آج عید ہو یعنی حکم منع سے اسقدر لہو اور
سرور آج کا مستثنے اور جائز ہو اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کے ساتھ آواز خوش کے گاوین مضائقہ نہین اور حضرت آپ ساتھ سُننے
اُسکے کے متقید نہوے اور ابو بکر رض کو غیرت نہ دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتھ جائز ہونے اسقدر کے اشارت فرمائی پس تمسک نہین ہو اُسمین اوپر اباحت
سماع اور غنا کے مطلق جیسے کہ بعضے بطالت کرتے ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور فقہا اگلے اور پچھلے کے صحابہ اور تابعین وغیرہم سے اختلاف ہو مشہور
صحابہ مین حرمت اور کراہت اُسکی تھی حتی کہ کہا ہو اُنھون نے کہ مراد بیچ آیت ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کے غنا ہو اور تھے ابن عباس اور
ابن مسعود کہ قسم کہاتے تھے اُسپر اور اسی طرح بیچ آیۃ واستفزز من استطعت منہم بصوتک کے کہ مراد آواز شیطان سے غنا ہو نزدیک ابن عباس اور مجاہد کے
اور ابن عمر رض سے آیا ہو کہ منع کرتے تھے گانے سے اور سننے اُسکے سے اور حضرت امیر المومنین علی رض سے منقول ہو کہ جو کوئی مر جاوے اور اُسکے لیے
گانیوالیان ہون پس ست نماز پڑھو اُسپر اور ابی امامہ سے آیا ہو کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ست بیچو گانیون کو اور ست خرید کرو اُنکو اور نہ تعلیم دو
اُنکو اور بیچ مثل اُسکے کے نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لہو الحدیث اسی سبب سے بعضون نے کہا ہو کہ بعضی حدیثین کہ اوپر مباح ہونے غنا کے
دلالت کرتی ہین پہلے حرام ہونے اُسکے سے تھین بعد از ان منسوخ ہوگئین ساتھ اس آیت کے اور ابن مسعود سے آیا ہو کہ کہا غنا اُگاتا ہو نفاق کو
جیسے کہ اُگاتا ہو پانی سبزہ کو اور جابر سے یہ لفظ آیا ہو جیسے کہ اُگاتا ہو پانی کھیتی کو اور انس سے یہ لفظ آئے ہین کہ غنا اور لہو اُگاتے ہین نفاق کو
دل مین جیسے کہ اُگاتا ہو پانی گھاس کو اور ابو ہریرہ رض سے آیا ہو کہ محبت غنا کی اُگاتی ہو نفاق دل مین جیسے کہ اُگاتا ہو پانی گھاس کو مراد نفاق
عملی ہو کہ پوشیدہ رکھتا ہو خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کے اور کہا فضیل بن عیاض نے غنا منتر زنا کا ہو اور بہت محدثین اس جانب مین گئی ہین
اور فقہا نے کہ اہل فتوی اور امانت اور پیشوا دین کے ہین بیچ حکم حرمت اور کراہت اُسکے کے بہت تشدید اور تغلیظ کی ہو اور قول صحیح تر اور
مشہور تر چارون امامون سے یہ ہو کہ یہ مکروہ ہو اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہو اور نقل کیا ہو قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا اُسکا شعبی اور سفیان
ثوری اور حماد اور نخعی اور مالکی سے اور یہی منقول ہو اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے اور بغوی نے معالم مین کہا ہو غنا حرام ہو سب دینون مین اور
قرطبی نے کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونے اُسکے کے اس لیے کہ یہ قبیلہ لہو لعب سے ہو کہ مذموم ہو وہ باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سے پس جائز ہو
تھوڑا سا اُسکا بیچ خوشیون مین اور عیدون مین اور مانند اُسکے مین اور ایک جماعت علما کی طرف مباح ہونے اُسکے کے گئی ہو اور جاننا چاہیے کہ محل اختلاف کا
وہ غنا ہو کہ گاتے ہین اُسکو مغنی کہ شناسا ہین ساتھ صنعت غنا کے اور اختیار کرتے ہین شعر گرم کرنے والے دل کے اور گاتے ہین ساتھ سرون نرم کرنے والے
دل کے کہ شورش پیدا کرتے ہین نفسون مین اور خوش کرتے ہین نفسون کو اور جو غنا کہ جاری ہوئی ہو عادت ساتھ استعمال اُسکے کے واسطے خوش کرنے
والون کے اور اٹھانے بوجھون کے اور قطع مسافت کے بیچ راہون حج کے اور بیچ وصف کعبہ اور زمزم اور مقام کے اور بیچ راہون جہاد کے اور بیچ
صفت جہاد کے مانند حدا اور نصب اور کمانے کے اور مانند گانے عورتون کے واسطے تسکین لڑکون کے اور مانند اُسکے مباح ہو اگر سالم ہو ذکر فواحش

اور محرمات سے بلکہ مستحب ہو کہ موجب نشاط کا ہو اور پر احمال کے کہ ذکر کیا ابن حزم نے کتاب الاستماع اور کہا ہو اُن علما نے کہ قائل ہیں اباحت غنا کے کہ روایت کیا گیا ہو غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اور علماء محدثین اور علماء دین سے کہ صاحب زہد اور تقویٰ کے ہیں اور کہا ہو کہ ائمہ اور بعضے اکابر سے جو الفاظ تغلیظ کے وارد ہوئے ہیں محمول ہو اُس غنا پر کہ جسمیں فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنی مثل مزامیر وغیرہ کے یہ بات کہی اس لیے کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوے درمیان قول اور فعل کے کہ ائمہ اربعہ سے بھی سننا غنا کا اور خوش رکھنا اُسکا منقول ہو اور قول اور عمل مشائخ طریقت اگلے اور پچھلوں کے بھی مختلف آئے ہیں بیچ سماع کے اکثر بیچ متقدمین اس جماعت کے کہ اُستاد طریقت کے اور رہنما حق کے ہیں طریقہ اجتناب کا ہو اور بیچ متاخرین کے روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دباس کہ مقتدا اور وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کے ہیں ایک روز جمعہ کی نماز کو جاتے تھے ناگاہ درمیان راہ کے آواز گانے کی اُنکے کان میں پہونچی ٹھہر گئے اور کہا آیا آج کون سی معصیت مجھسے وجود میں آئی کہ اُسکی سزا میں ساتھ اس بلا کے مبتلا ہوا میں ہر چند اپنے نفس میں تامل کیا کوئی بات گناہ کی نہ پائی جب گھر میں آئے تو تحقیق اس امر کی کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویر دار خریدا تھا فرمایا یہی امر تھا کہ بسبب شومی اُسکی کے گرفتار ہوا میں اور کلام حضرت غوث الاعظم رضہ کے سے بھی کراہت اسکی معلوم ہوتی ہو اور پوچھے گئے شبلی غنا سے کہا کہ آیا حق ہو وہ کہا لوگوں نے نہیں کہا نہیں بعد حق کے مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہو بیچ کراہت اسکی کے یہ کہ ہو اُسمیں شورش طبع اور اُٹھانا شہوت کا اور خواہش طرف عورتوں کے اور رعونت نفس کی اور خوشی اور سبکی عقل کی اور زنادت اور مشغول ہونا ساتھ ذکر خدا کے خوشتر اور سلم تر ہو اُس کسی کو کہ ایمان لایا ہو ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور شیخ ابوالحسن شاذلی سے کہ امام اور سرحلقہ سلسلہ شاذلیہ کے ہیں آیا ہو کہ فرمایا جو کہ سماع کرتے ہیں اور کھانا ظالموں کا کھاتے ہیں اُنمیں شبیہ یہود کا ہو کہ قرآن مجید میں فرمایا ہو اللہ تعالیٰ نے سَمّٰعُونَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُونَ لِلسُّحْتِ اور امام غزالی نے لکھا ہو کہ سماع کئی قسم پر ہو ایک حرام محض وہ جوانوں کے لیے ہو کہ غالب ہوتی ہو اُنپر شہوت دنیا کی پس نہیں حرکت دیتا سماع اُنکو مگر وہ چیز کہ غالب ہو دلوں اُنکے پر صفات بد سے اور دوسری مکروہ وہ اُس شخص کے لیے ہو کہ کرے اُسکو عادت اکثر اوقات میں بطریق لہو کے اور تیسری مباح وہ اُسکے لیے ہو کہ نہ حظ ہو واسطے اُسکے مگر لذت اُٹھانا ساتھ آواز خوش کے اور چوتھی مندوب اُسکے لیے ہو کہ غالب ہو اُسپر حب اللہ تعالیٰ کی اور نہ حرکت دے اُسکو سماع سوا صفات نیک کے اور بزرگوار مشائخ چشتیہ کے سماع سنتے تھے ولیکن باحتیاط اور شرائط اور آداب اور اکثر اوقات خلوتوں میں سنتے تھے کہ وجود اغیار اور نامحرموں سے خالی ہوتا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بھی سنتے تھے لیکن اُنکی مجلس میں مزامیر اور تالی نہ تھی اور یاروں کو اُس سے منع فرماتے حاصل کلام یہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کے کہ قائل ساتھ سماع کے ہیں یہ ہو کہ سماع اہل کے لیے مباح ہو اور بیان کیے ہیں شرائط اور آداب اُسکے اور معین کیے ہیں اہل اُسکے اور حقیقت حال کی جو کچھ کہ نقل اقوال سے سمجھی جاتی ہو یہ ہو کہ انکار فقہا اور اکابر اولیا کا راجع ساتھ غیر مشروع کے ہو کہ غنا کے ساتھ مزامیر اور ممنوع باتیں ہوں اور ساتھ قصد لہو اور خواہش نفسانی کے ہو والا نفس اُس کہ حقیقت اُسکی آواز خوش ہو ممنوع نہیں کہ وہ مباح الاصل ہو اور اُس میں جیسے مفاسد ہیں مصالح بھی ہیں اکثر دل کو نرم کرتا ہو اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادت میں پیدا کرتا ہو حتیٰ کہ بعضوں کو کشود اسمیں خوب ہوا ہو ولیکن ہمیشگی کرنی اسپر دور ہو طریقہ اتباع اکابر سلف سے اور شاید کہ بسبب عادت کرنے اسکی کے لذت اسکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دیں اور ساتھ فریب دہی نفس و شیطان کے اطاعت شرعی اُنکی نظر میں سبک ہو اور قصور اور فتور راہ پاوے نعوذ باللہ منہ پس سماع بذاتہ مباح ہو اور منع ہوتا ہو بسبب عوارض کے یعنی ذکر عورتوں کا ہو یا شراب کا یا عورت مشتہاۃ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سے ہو اور حضور نااہل ہو یا ہمیشہ سنتا ہو اور جو کہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کے ہو کر سماع سنتے ہیں اور بسبب حاصل ہونے ایک حالت کے فریب کھا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سے

محروم رہتے ہین وہ بھی گرفتار مکر نفس و شیطان کے ہین کہ انکو فریب و مکر صراط مستقیم سے پھیرا ہے تا انکہ روز بروز طریقۂ دین سے دور پڑتے ہین اور رفتہ رفتہ نماز سے سوائے نشست اور برخاست کے کچھ نصیب انکو نہین ہوتا اور وہ بھی ساتھ ریا اور تکلف کے اور خوف برا کہنے خلائق سے کے کرتے ہین کاشکے یہ ذوق اور شوق نہوتا تو نماز اور روزہ خشک کرکے دین تو سلامت رکھتے قوی تر شبہ اس جگہ پیروی پیر کا ہے کہ جو کچھ انھون نے کیا ہے بے سند نہوگا ہم بھی اتباع انکا کرتے ہین یہ محض بہانہ اور حیلہ ہے بزرگون نے جو کیا ہے بغلبۂ حال اور بیخودی کے کیا ہے اور کبھی کبھی کیا ہے واسطے مصلحت وقت کے اور ساتھ اچھی نیتون کے اور خلوتون مین سنا ہے اور طریقہ نہین ٹھہرایا اور تعصب نہ کرتے تھے اور اجتماع خاص ساتھ کیفیت مخصوص کے نہ کرتے وہ ذوق و حال کہان وہ مصلحت و نیت کہان نری اس بات کی تقلید کرتے ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندۂ نکونامے چند۔ حاشا انکو پیرون کے ساتھ کیا نسبت اور پیرون کو انسے کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی ارث جانکر کرتے ہین بغیر اہلیت کے انکے حق مین صادق ہے یہ آیت انہم الفوا آباءہم ضالین فہم علی آثارہم یہرعون حاصل یہ کہ جو کچھ شائع ہوا ہے اس زمانے اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی ازراہ سنانے اور دکھانے کے اور حب جاہ اور شہرت سے کرتے ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنی حال لانے والی مانند گوئیون کے ساتھ دعوت اور بغیر دعوت کے بقصد شہرت اور طمع اور توجہ لوگون کے اور بعضے ساتھ غرض حاصل کرنے نقدی کے یا طعام کے آتے ہین حاشا کہ یہ طریقہ پہلے زمانے مین اور کسی بزرگ سے نہین جاری ہوا ان کور دلون نے ان بزرگون کو اپنے مانند سمجھا ہے کہ نقل انکی بطور نقالون کے کرتے ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتے ہین معاذ اللہ یہ کیا معیشت ہے کاش نام فقر کا اپنے پر نہ رکھتے اور لباس فقیری نہ پہنتے شرعا اور روایۃ تعزیر انکی واجب ہے نہ تعظیم اس لیے کہ تعظیم کرنے مین گویا مدد اور رغبت دلانی ہے انکو اس عمل پر کہ پھیلتے ہین اپنے دلون مین اور قوی ہوتے ہین اسپر اور عجب تر یہ ہے کہ ان باتون کو مشائخ کے عرسون مین قرب خدا جانتے ہین معاذ اللہ و منہ الاستعانۃ والیہ الالتجاء و للہ الحمد تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات و یاکلھن وترا رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتے عیدگاہ کو دن عید الفطر کے یہانتک کہ کھاتے کتنی کھجورین اور کھاتے کھجورین طاق روایت کی یہ بخاری نے **ف** جلدی افطار عید کو پہلے کرتے تا مخالفت ہو پہلے دنون کے جیسے رمضان مین نہ افطار کرنا واجب ہے ویسے ہی اس دن مین افطار کرنا واجب ہے اور کھجورین طاق کھانی یعنی تین یا پانچ یا سات یا کم اس سے یا زیادہ اور رعایت طاق کی ہر امر مین خوب ہے ان اللہ وتر یحب الوتر یعنی اللہ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو اور کھجورون پر افطار اس لیے کرتے کہ وہی اس وقت موجود ہوتی تھین اور بعضون نے کہا کہ حکمت کھجورون کے کھانے مین یہ تھی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہے خصوصا وقت خلو معدہ کے پس سبب روزون کے کہ ضعف ہو جاتا تھا اسے تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضاے ایمان کے ہے لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی خواب مین دیکھے شیرینی کھاتے تو تعبیر اسکی یہ ہے کہ حلاوت ایمان اسکو نصیب ہو اور شیرینی نرم کرتی ہے دل کو پس اس لیے افطار شیرینی سے افضل ہے ح ع +
وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتے راہ مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی تشریف لیجاتے ایک راہ سے اور آتے اور راہ سے اور حکمت اس فعل مین بھی کہ تا گواہی عبادت کی دین دونون راہین اور رہنے والے انکے جن و انس اور اور کتنی ہی وجہین لکھی ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھے اور حق یہ ہے کہ یہ سب احتمالات ہین ہر ایک نے بموجب سمجھ اپنی کے کہا ہے اور اسرار انکے اللہ جانتا ہے یا رسول اسکا ۱۲ ح + **وعن** البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدء بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد

أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے براءؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول اُس چیز کا کہ شروع کریں ہم بیچ اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑھیں ہم پھر پھریں اور ذبح کریں پس جس شخص نے کہ کیا یہ یعنی تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ بکری گوشت کی ہے جلدی کی اُسکو واسطے اہل اپنے کے نہیں ہے قربانی سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور شروع یہ ہے کہ اول نماز پڑھے پھر خطبہ بعد ازان قربانی کرے اور اس حدیث میں وقت قربانی کا مذکور ہے پس اجماع ہے علما کا اسپر کہ نہیں جائز قربانی کرنی پہلے طلوع ہونے فجر کے دن عید قربان کے پھر نزدیک شافعیہ کے وقت اُسکا آتا ہے جب بلند ہوتا ہے آفتاب بقدر نیزہ کے اور گذر جاتا ہے بعد اُسکے وقت بقدر دو رکعتوں اور دو خطبوں ہلکے کے پھر اگر ذبح کرے بعد اُسکے جائز ہے برابر ہے کہ نماز پڑھے امام یا نہ پڑھے پس اگر ذبح کرے پہلے اسکے نہیں جائز برابر ہے کہ شہر میں ہو یا باہر اور رہتا ہے نزدیک اُنکے وقت قربانی کا تا غروب ہونے آفتاب تیرھوین تاریخ کے اور قربانی اُنکے نزدیک سنت ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے قربانی واجب ہے صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہو اور وقت اُسکا بعد نماز امام کے ہے بیچ حق شہر والوں کے اور بیچ حق گانون والوں کے بعد طلوع ہونے فجر کے اور رہتا ہے وقت اُسکا بارھوین تاریخ کے اخیر تک ۱۲ ع ۔ **وعن** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز عید کے پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکی اور قربانی اور جسنے کہ ذبح نہ کی یہان تک کہ نماز پڑھی ہمنے پس چاہیے کہ ذبح کرے اوپر نام اللہ تعالی کے یعنی پورے ثواب ہے قربانی اُسکی اور ثواب اُسکا ملتا ہے روایت کی بخاری اور مسلم نے **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے پس سوا اسکے نہیں کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے یعنی اپنے کھانے کے لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اُسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو یعنی موافقت کی اُنکے طریقہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہی مذہب جمہور کا ہے اور تعجب ہے کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونے حدیثوں صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا برابر ہے کہ امام پڑھے نماز یا نہ پڑھے جیسے کہ اوپر مذہب اُنکا مذکور ہوا ۱۲ ع ۔ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ میں روایت کی یہ بخاری نے ف بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائیں اور بھینس اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ انکے سوا قربانی درست نہیں اور سوا اونٹ کے اور جانوروں کے حلال کرنے کو ذبح کہتے ہیں اور اونٹ کے حلال کرنے کو نحر کہتے ہیں اور طور نحر کا یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کرتے ہیں اور نیزہ اُسکے سینہ میں مارتے ہیں اُس سے وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور اونٹ کو ذبح کرنا بھی جائز ہے لیکن نحر افضل ہے ع و مولانا

الفصل الثانی

عن أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے انس سے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ میں اور مدینہ والوں کو دو دن تھے کہ کھیلتے تھے انمیں اور خوشیاں کرتے تھے پس فرمایا حضرت نے کیسے ہیں یہ دو دن عرض کیا اصحاب نے تھے ہم کھیلتے ان دونوں میں جاہلیت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کر دیا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے بدلے ان دونوں کے بہتر ان سے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت کی ہے ابو داؤد نے ف دو دن تھے کہ کھیلتے تھے انمیں ایک انمیں سے دن نوروز کا ہے کہ اُسدن تحویل آفتاب کی ہوتی ہے حمل میں اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اُس روز تحویل آفتاب کی میزان میں ہوتی ہے پس ان دنوں میں ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہیں حکما نے ان دونوں کو اختیار کیا تھا خوشی کے لیے پس وہی رسم لوگوں میں چلی آتی تھی حتیٰ کہ جب مسلمان ہوئے ابتدا میں بسبب عادت کے اُسی طرح خوشی کرتے تھے حضرت نے انکی حقیقت پوچھی صحابہ نے عرض کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اصلی حقیقت کا ہمیں علم نہیں حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عوض انکے دو دن عیدوں کے عطا فرمائے ہیں انمیں خوشی کرنی چاہیے گویا اشارہ ہے اس پر کہ حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیے کہ عبادت کے دن کرے پس اس حدیث میں نہی ہے لہو و لعب سے اُن دنوں میں اور اشارہ بھی اس پر ہے کہ لہو اور خوشی کہ جسمیں فحش اور نکلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین میں کرے تو جائز ہے اور اسمیں نہی ہے تعظیم عیدوں مشرکین کی سے اور انکے رسموں کے برتنے سے اور خوشی کرنے سے انمیں اور نہی ہے حاضر ہونے سے انکی عیدوں میں حتیٰ کہ بعضے علما نے حکم کفر کا کیا ہے کہا ابو حفص کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو انڈا طرف مشرک کے واسطے تعظیم اسدن کے پس وہ کافر ہوتا ہے اور نابود ہوتے ہیں اعمال اُسکے اور کہا قاضی ابو المحاسن حسن بن منصور حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اسمیں وہ چیز کہ نہیں خریدتا ہے غیر اسکی میں یعنی جیسے یہاں کھلیلیں وغیرہ دوالی میں لیتے ہیں یا تحفہ بھیجے اسمیں کسی کو پس اگر ارادہ کرے ساتھ اسکے تعظیم اُسدن کا جیسے کہ تعظیم کرتے ہیں اُسکی کافر پس کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ ہدیہ بھیجنے کے محبت کا بسبب عادت کے تو کافر نہیں ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ مشابہت کافروں کے ساتھ ہوتی ہے پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورا کے اگر اظہار خوشی کا کرے تو مشابہت ہوتی ہے ساتھ خوارج کے اور اگر اُسدن ظاہر کرے علامتیں غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کے ساتھ ان دونوں باتوں سے بچے اور شریک ہوتے ہیں روافض مجوسیوں کے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ اسدن میں قتل کیے گئے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت علی علیہ السلام کو ہے ع ح ف اور فتاوی ذخیرہ میں ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی یا دوالی کے دیکھنے کے لیے وہ کافر ہوتا ہے اس لیے کہ اسمیں اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اُسنے مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کے اور موافقت کرنی ساتھ انکے جیسے کہ بعضے مسلمان اسدن میں کرتے ہیں موجب کفر کے ہیں انتہی اور تجنیس میں ہے کہ متفق ہیں مشائخ ہمارے اس پر کہ جسنے اعتقاد کیا امر کفار کو اچھا پس وہ کافر ہے انتہی اور اسی طرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل ہوا کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے کہ یہ کلام معنوی ہے یا کہے کہ یہ کلام ہے یا معنی اسکے صحیح ہیں اگر وہ کلام کفر ہو تو اچھا جاننے والا بھی اسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیرۃ اور نوادر الفتاوی میں ہے کہ جو کوئی رسوم ہندوؤں کو اچھا جانے کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام میں ہے کہ جو کوئی رسمیں کافروں کی کرے جیسے کہ نئے گھر میں بیل اور گھوڑے سے سرخ صندور لگے یا بندھن وار باندھے یا گرہ سبز باندھے کافر ہوتا ہے **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نکلتے تھے دن فطر کے یعنی نماز کے لیے یہاں تک کہ کھاتے کچھ اور نہ کھاتے دن عید قربان کے یہاں تک کہ نماز پڑھتے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف سبب کھانا شریعت بجالانے کا روز عید کے اور روزہ کو روکنا ہے اور عید قربان کو بعد نماز کے کھاتے واسطے رفاقت فقرا کے اس لیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا کرتے جب وہ کھاتے پس حضرت بھی انکے لیے تاخیر فرماتے ہے ع + **وعن** کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے کہ اُنہے نقل کی اپنے باپ سے اُنہے نقل کی کثیر کے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی بیچ نماز دونوں عیدوں کے پہلی رکعت میں سات تکبیریں پہلی قراءت سے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیریں پہلی قراءت سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی سات تکبیریں پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے کہیں پہلے قراءت کے اور پانچ دوسری رکعت میں سوائے تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کے پہلے قراءت کے اور عمل کیا ہے اسپر شافعی نے اور یہ مسئلہ آگے مفصل لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ ✱ع✱ وعن جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَبَّرُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَۃِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَۃِ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ

اور روایت ہے جعفر بن محمد سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ تکبیر کہتے دونوں عیدوں میں اور نماز استسقا مین سات اور پانچ اور نماز پڑھتے پہلے خطبہ سے یعنی عید کی اور استسقا کی اور پکار کر پڑھتے قراءت روایت کی یہ شافعی نے ف جعفر یعنی امام جعفر صادق بیٹے امام محمد باقر کے بیٹے علی یعنی امام زین العابدین بیٹے امام حسین بن علی کے اور سات اور پانچ یعنی پہلی رکعت مین سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے اسی پر عمل ہے شافعی کا وعن سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰی وَحُذَیْفَۃَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَۃً عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ صَدَقَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے سعید بن العاص سے کہ کہا پوچھا میں نے ابو موسیٰ اور حذیفہ سے کہ کسطرح تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر میں پس کہا ابو موسیٰ نے تھے تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنے اُنکے کے جنازے پر پس کہا حذیفہ نے سچ کہا ابو موسیٰ نے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جیسے چار تکبیریں جنازے کی نماز میں کہتے اسی طرح چار چار تکبیریں ہر رکعت عید کی میں کہتے اور پہلی رکعت میں کہتے چار تکبیریں پہلے قراءت سے تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں پیچھے قراءت سے چار تکبیریں کہتے تکبیر رکوع سمیت اور حدیثیں تکبیرات عید کی مختلف آئی ہیں اس لیے اختلاف ہوا اماموں میں تینوں اماموں کے نزدیک سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں ولیکن نزدیک مالکؒ اور احمدؒ کے پہلی رکعت میں سات تکبیریں مع تکبیر تحریمہ کے ہیں اور دوسری میں پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور نزدیک شافعیؒ کے پہلی رکعت میں بھی سات ہیں سوائے تکبیر تحریمہ کے اور دوسری میں بھی پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور ہمارے نزدیک تین اول رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعود کا ہے اور امام شافعیؒ نے جو اختیار کیا ہے مذہب ابن عباسؓ کا ہے اور اور جو حدیثیں کہ سند اُنکی ہیں اُنکی صحت اور ضعف میں اور اُنکی سندوں میں کلام بہت ہے یہاں بخوف درازگی کے نہیں ذکر کیا جاتا اور ہمارے علما نے کہا ہے کہ جب حدیثیں مختلف آئیں بعض کو اختیار کیا اس لیے کہ تکبیریں اور رفع یدین خلاف معمول کے ہیں پس اختیار کرنا کم کا اولیٰ ہے کذا فی الہدایہ ✱ح✱

وعن الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ یَوْمَ الْعِیْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَیْهِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہے براء سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیے گئے دن عید کے کمان پس خطبہ کہا اُسپر روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑھتے ہیں ویسے ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑھا وعن عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَطَبَ یَعْتَمِدُ عَلٰی عَنَزَتِهٖ اِعْتِمَادًا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہے عطا سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت

خطبہ فرماتے تکیہ کرتے برچھی اپنی پر تکیہ کرتا یعنی ٹیک کر کھڑے ہوتے روایت کی یہ شافعی نے **وعن** جابر قال شهدت الصلوة مع النبي صلى الله عليه وسلم في يوم عيد فبدأ بالصلوة قبل الخطبة بغير اذان ولا اقامة فلما قضى الصلوة قام متكئا على بلال فحمد الله واثنى عليه ووعظ الناس وذكرهم وحثهم على طاعته ومضى الى النساء ومعه بلال فامرهن بتقوى الله ووعظهن وذكرهن رواه النسائي اور روایت ہے جابر سے کہا حاضر ہوا میں نماز میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ دن عید کے پس شروع کی نماز پہلے خطبہ کے بغیر اذان و تکبیر کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لئے تکیہ کئے ہوئے بلال پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اسپر اور نصیحت کی لوگوں کو اور یاد دلایا انکو ثواب اور عذاب اور رغبت دلائی انکو اوپر بندگی اللہ کے اور تشریف لے گئے طرف عورتوں کے اور ساتھ انکے بلال تھے پس حکم کیا انکو ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کی انکو اور یاد دلایا انکو ثواب و عذاب روایت کی یہ نسائی نے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہے یہ کہ ٹیکے کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کے یا کسی آدمی پر یا دیوار پر **وعن** ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم العيد في طريق رجع في غيره رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتے دن عید کے بیچ ایک راہ کے پھر کر آتے اور راہ سے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف سبب اسکا پہلی فصل میں بیان ہو چکا اور جب جاوے عیدگاہ کو تو تکبیر کہتا جاوے راہ میں پس صاحبین کے نزدیک دونوں عیدوں میں پکار کر اور امام اعظم رح کے نزدیک عید الفطر میں چپکے کہے اور عید قربان میں پکار کر کہے **وعنه** انه اصابهم مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم صلوة العيد في المسجد رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے انہیں سے یہ کہ پہونچا صحابہ کو مینہ عید کے دن پس نماز پڑھائی انکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی حضرت نماز عید کی جنگل میں پڑھتے تھے مگر جب مینہ برستا ہوتا تو مسجد میں پڑھتے پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اسکا جنگل میں ہے اور عذر ہو تو مسجد میں پڑھے اور ظاہر یہ ہے کہ معتمد بیچ مکہ کے یہ ہے کہ نماز پڑھے عید کی مسجد حرام میں چنانچہ ان ایام میں عمل اسی پر ہے اور اسی طرح مدینہ منورہ میں بھی مسجد نبوی میں پڑھتے ہیں **وعن** ابي الحويرث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى عمرو بن حزم وهو بنجران عجل الاضحى واخر الفطر وذكر الناس رواه الشافعي اور روایت ہے ابی الحویرث سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف عمرو بن حزم کے اور وہ تھے نجران میں یہ کہ جلد پڑھ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگوں کو یعنی خطبہ میں روایت کی یہ شافعی نے ف نجران نام ایک شہر کا ہے حضرت نے وہاں کا حاکم کر کے عمرو بن حزم کو بھیجا تھا ان دنوں میں عمر انکی سترہ برس کی تھی انکو حضرت نے یہ احکام لکھ بھیجے اور عید قربان کی جلدی کرنے کو اسلئے فرمایا کہ بعد اسکے لوگ قربانی ذبح کرنے میں مشغول ہوں اور عید فطر میں تاخیر کو فرمایا اسلئے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کریں **وعن** ابي عمير بن انس عن عمومة له من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان ركبا جاؤا الى النبي صلى الله عليه وسلم يشهدون انهم راوا الهلال بالامس فامرهم ان يفطروا واذا اصبحوا ان يغدوا الى مصلاهم رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے ابی عمیر بن انس سے کہ نقل کی اپنے چچاؤں سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہی دیتے تھے یہ کہ انہوں نے دیکھا چاند عید کا کل پس حکم کیا حضرت نے صحابہ کو یہ کہ افطار کریں اور جب صبح کریں جاویں طرف عیدگاہ اپنی کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی تیسویں شب کو اہل مدینہ نے چاند عید کا نہ دیکھا صبح کو روزہ رکھا ایک قافلہ باہر سے آیا اسنے خبر دی کہ ہمنے کل دیکھا ہے چاند حضرت نے حکم فرمایا افطار کا اور فرمایا کہ نماز کل پڑھیں اسلئے کہ وہ بعد زوال کے آئے تھے وقت نماز عید کا نہ رہا تھا چنانچہ ایک روایت میں صریح آیا ہے جو آئے تھے آخر النہار اور اسی پر عمل ہے امام اعظم رح کا

وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ میں لکھا ہی کہ اگر پیش آوے کچھ عذر کہ باز رکھے نماز سے دن فطر کے پہلے زوال سے تو پڑھیں اُسکو دوسرے دن پہلے زوال کے اور اگر باز رکھے عذر نماز سے دوسرے دن تو پھر نہ پڑھیں بخلاف عید قربان کے کہ وہ پڑھی جاوے تیسرے دن بھی اگر باز رکھے عذر نماز سے پہلے دن اور دوسرے دن اور اسی طرح اگر تاخیر کرے عید قربان کو دوسرے یا تیسرے دن تک جائز ہی لیکن بُرا ہی ہوع

الفصل الثالث

مس میری **عن** ابن جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا لَمْ یَکُنْ یُؤَذَّنُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا یَوْمَ الْاَضْحٰی ثُمَّ سَاَلْتُہٗ یَعْنِیْ عَطَاءً بَعْدَ حِیْنٍ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَنِیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْفِطْرِ حِیْنَ یَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا یَخْرُجُ وَلَا اِقَامَۃَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَیْءَ لَا نِدَاءَ یَوْمَئِذٍ وَلَا اِقَامَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن جریج سے کہ کہا خبر دی مجکو عطا نے ابن عباس سے اور جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا دونوں نے نہتی اذان دیجاتی دن عید کے اور نہ دن عید قربان کے پھر پوچھا مین نے اُس سے یعنی عطا سے بعد مدت کے یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطا نے کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نے یہ کہ نہین اذان ہی واسطے نماز کے دن عید فطر کے جس وقت کہ نکلے امام اور نہ بعد نکلنے کے اور نہ تکبیر ہی اور نہ پکارنا ہی اور نہ کچھ اور نہین آواز اُس دن اور نہ تکبیر روایت کی یہ مسلم نے **ف** جریج نے عطا سے دوبارہ تفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچھی یا احتیاطاً بعینہ وہی مسئلہ پوچھا اور جواب مین فقط دن فطر ہی کا ذکر کیا اس لیے کہ کافی ہی اسی پر دوسری عید کو قیاس کریگا اور نہ پکارنا کہ کہین الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اسکے اور نہ کچھ اور یہ تاکید ہی لا نداء کی اور اسکے بعد پھر تاکید ہی لا نداء و لا اقامۃ کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی نے لکھا ہی کہ لفظ لا نداء اول سے آخر تک تاکید ہی پہلے جملہ کے اور لائق ہی کہ تفسیر کیجاوے ندا کی ساتھ اذان کے اس لیے کہ مستحب ہی بالاتفاق یہ کہ پکارا جاوے الصلوٰۃ جامعۃ انتہی ان دونوں قولوں مین تعارض ہوا تطبیق انمین یون دیجاوے کہ حضرت شیخ نے جو نفی کی ہی تو عیدگاہ مین کہنے کی اور بطریق التزام کے کہنے کے نفی کی ہی اور ملا علی نے جو مستحب لکھا ہی تو خارج عیدگاہ کے اور کبھی کبھی کے کہنے کو واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ مولانا

وعن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ فَیَبْدَاُ بِالصَّلٰوۃِ فَاِذَا صَلّٰی صَلٰوتَہٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَہُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلَّاہُمْ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِبَعْثٍ ذَکَرَہٗ لِلنَّاسِ اَوْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَمَرَہُمْ بِہَا وَکَانَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَکَانَ اَکْثَرَ مَنْ یَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰی اَتَیْنَا الْمُصَلّٰی فَاِذَا کَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰی مِنْبَرًا مِنْ طِیْنٍ وَلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ یُنَازِعُنِیْ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّہٗ نَحْوَ الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ مِنْہُ قُلْتُ اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَا یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ تُرِکَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَیْرٍ مِمَّا اَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نکلتے دن عید قربان کے اور دن عید فطر کے پس شروع کرتے نماز پھر جس وقت پڑھ چکتے اپنی نماز کھڑے ہوتے یعنی خطبہ کے لیے پھر متوجہ ہوتے طرف لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے بیچ جگہ نماز اپنی کے پس اگر ہوتی حضرت کو حاجت بھیجنے لشکر کی ذکر کرتے اسکو واسطے لوگون کے اور بھیجتے یا ہوتی اُنکو حاجت کسی اور کام کی یعنی مسلمانون کے فائدے کی بات کی حکم فرماتے اُنکو ساتھ اسکے اور تھے حضرت فرماتے یعنی خطبہ مین صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور تھین اکثر تصدق کرنے والی عورتین پھر پھرتے حضرت اپنے مکان کو پس ہمیشہ رہا امر اسی طرح یعنی نماز پہلے خطبہ کی پڑھا کرتے تھے اور خطبہ زمین پر پڑھتے نہ منبر پر چارون خلفا کے زمانے مین اور بعد اُنکے یہان تک کہ ہوا مروان بن حکم یعنی حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس نکلا مین ہاتھ مین ہاتھ پکڑے ہوئے مروان کے یہان تک کہ آئے ہم عیدگاہ مین پس ناگہان کثیر بن صلت نے

تحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سے پس ناگہان مروان کھینچتا تھا مجھکو ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ وہ کھینچتا تھا مجھکو طرف منبر کے یعنی تا خطبہ پہلے نماز سے پڑھے اور مین کھینچتا تھا اُسکو طرف نماز کے یعنی تا نماز پہلے خطبہ سے پڑھے پس جب دیکھا مین نے یہ اُس سے کہا مین نے کہان ہی ابتدا کرنا ساتھ نماز کے یعنی جو کہ فعل حضرت کا اور خلفا کا تھا پس کہا مروان نے سست جھگڑے ابو سعید تحقیق چھوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہی یعنی پہلے پڑھنا نماز کا چھوڑ دیا ہم نے واسطے مصلحت کے کہ وہ مصلحت یہ ہی کہ اگر نماز پہلے پڑھتے تو لوگ انتظار خطبہ کا نہ کرتے کہا مین نے یون نہین قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین لاؤگے تم بہتر اُس چیز سے کہ جانتا ہون مین کہی ہین تہے یہ بات تین بار پہر پہرا ابو سعید یعنی جماعت مین نہ شریک ہوا بسبب اِس فعل مروان کے روایت کی یہ مسلم نے ف تشدد و تین بار فرمانے تاکید کے لیے یا اشارہ ہی طرف تین حالتون کے یعنی تشدد و واسطے دنیا اپنی کے اور تشدد و واسطے موت اپنی کے اور تشدد و واسطے آخرت اپنی کے اور مناص کرتے ہین اسکو کہ چلین وہ شخص آپس مین ہاتھ پکڑے ہوئے اسطرح کہ ہاتھ ہر ایک کا نزدیک کولہ دوسرے کے ہو اور مروان سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور دیکھا نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت بہی پیدا ہوا حضرت کے زمانے مین اسی سبب سے جامع الاصول والے نے اُسکو صحابیون مین گنا ہی اور بعضون نے کہا کہ تابعی تہا مگر اُسکا عیدگاہ کے پاس تہا اُسنے منبر بنایا تا خطبہ اُسپر پڑہا جاوے جیسی کہ وہ سنت ہی جمعہ مین اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اول منبر عیدگاہ مین مروان نے بنوایا اور پہر پہرا احتمال یہ بہی ہی کہ معنی اسکے یہ ہون کہ پہرا مروان طرف منبر کے تا خطبہ پڑہے اور نہ سنی بات ابو سعید کی کہ نماز پہلے خطبہ کے پڑہنی چاہیے اور عیدین کی نماز یون ہی کہ دو رکعتین پڑہے اول تکبیر تحریمہ کہے پہر سبحانک اللہم پڑہے پہر تین تکبیرین کہے ہر بار ہاتھ کانون تک اُٹہاوے اور بابین تکبیرون کے ہاتھ چھوڑے رکہے بقدر تین تین تسبیح کے پہر اعوذ و بسم اللہ کہکر سورۂ فاتحہ پڑہے اور ایک سورت اور ساتھ اُسکے پڑہے اور مستحب یہ ہی کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑہے پہر رکوع اور سجدہ کرے بعد دوسری رکعت شروع کرے تو ابتدا کرے ساتھ قراءت کے پہر تین تکبیرین کہے بطور سابق اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جاوے اور بعد اسکے دو خطبہ پڑہے پس عید کے خطبہ مین تعلیم کرے لوگون کو احکام فطرہ کے اور عید الضحیٰ مین تعلیم کرے احکام قربانی کے اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہی کہ عرفہ کی فجر سے تا عصر یوم نحر کے تکبیر کہے ایکبار ہر فرض پڑہنے والا بعد پڑہنے فرض کے اور تکبیر یون کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ۱۲ ع ح ۱۲ منتخب

باب فی الاضحیۃ

یہ باب ہی بیچ بیان قربانی کے ف قربانی کرنی واجب ہی مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنی جو کہ مالک نصاب کا ہو اگرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعی کے سنت موکدہ ہی اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کا بہی یہی ہی ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحہما بیدہ وسمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحہما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دو دنبون ابلق سینگ دار کے یعنی دراز تہے سینگ یا خوبصورت تہے ذبح کیا اُنکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انس نے دیکھا مین نے حضرت کو کہ رکہے ہوئے تہے قدم اپنا اوپر پہلو یا کلّے اُنکے کے اور کہتے تہے بسم اللہ و اللہ اکبر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مستحب ہی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کے والا امر کرے وقت ذبح کے اور وہ ذبح کرے اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کے شرط ہی ہمارے نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہی سب کے نزدیک اور فرمانے بسم اللہ واللہ اکبر مین اشارہ ہی اسپر کہ لفظ واللہ اکبر و او سمیت کہنا افضل ہی اور مکروہ ہی وقت ذبح کے درود پڑہنا نزدیک جمہور کے سوا شافعی کے کہ اُنکے نزدیک سنت ہی ۱۲ ع ح **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد ویبرک فی سواد

وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ لانے دُنبے سینگ دار کے کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پانوں سیاہ ہوں اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنی آنکھوں کے گرد سیاہی ہو پس لائے گئے آنحضرتؐ ایسا دنبہ تاکہ قربانی کریں ساتھ اُسکے فرمایا اے عائشہؓ لے آؤ چھری پھر فرمایا تیز کر اُسکو ساتھ پتھر کے پس تیز کی مین نے پھر لیا اُسکو اور پکڑا دنبے کو پس لٹایا اُسکو پھر ارادہ کیا ذبح اُسکے کا پھر کہا بسم اللہ آخر تک یعنی ذبح کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی قبول کر محمدؐ سے اور آل محمدؐ سے اور امت محمدؐ سے پھر قربانی کی ساتھ اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف تیز کر اسکو مکروہ ہے تیز کرنا چھری کا سامنے جانور کے کہ ذبح کیا جاتا ہے اُسکو اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے مارا ساتھ دُرّے کے ایک شخص کو کہ کیا تھا یہ اور مکروہ ہے ذبح کرنا جانور کا سامنے دوسرے جانور کے اور حضرتؐ نے جو اسطرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہے ثواب مین امت کو نہ یہ کہ قربانی سب کی طرف سے کی اس لیے کہ قربانی کرنا ایک بکری کا کئی کی طرف سے درست نہین ع ح وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ دشوار ہو تم پر پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح اس حدیث کی تفصیل لکھی ہے بیان اُسکا بموجب مذہب حنفی کے یہ ہے کہ مسنہ اونٹوں میں وہ ہے کہ پورے پانچ برس کا ہو کر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گائے بیل بھینس مین وہ ہے کہ دو برس کا پورا ہو کر تیسرے مین شروع ہوا ہو بکری اور دنبہ بھیڑ مین وہ ہے کہ ایک برس کا پورا ہو کر دوسرے مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہے اور جذعہ اُسکو کہتے ہین کہ چھ مہینے سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم اور کہا بعضوں نے کہ یہ اُس صورت مین درست ہے کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجاوے تو مشتبہ ہو دیکھنے والے پر دوسرے کہ وہ مسنہ ہے اگر موٹا اور دبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسنہ ہم نہ پہونچے یا قیمت اسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہے اور نہین تو نہین لیکن فقہا کے نزدیک یہ محمول ہے استحباب پر یعنی مستحب یون ہے کہ اگر مسنہ ہم پہونچے تو جذعہ نہ کرے اور اگر ہم نہ پہونچے تو کرے پس اگر میسر ہوتے ہوئے بھی جذعہ کریگا تو درست ہے ع ح وعن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اُنکو ریوڑ بکریوں کا کہ بانٹیں اُنکو اوپر صحابیوں آنحضرتؐ کے بطریق قربانی کے پس باقی رہا بعد تقسیم کے ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اُسکو اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ پہونچا مجکو ایک بچہ دنبہ کا فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عتود کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ قوی ہوا اور برس دن کا ہوا ہین دلیل ہے اور جائز ہونے قربانی کے ساتھ بکری کے بچہ کے کہ برس دن کا ہوا اور یہی مذہب ہمارا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عتود بکری کے بچہ کو کہتے ہین جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو اس صورت مین یہ حکم مخصوص ہے ساتھ عقبہ بن عامر کے ہے اور کو نہین درست اور جذعہ دنبے کا بچہ جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو ع ح وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف معنی ذبح اور نحر کے باب صلوٰۃ العیدین کے پہلی فصل کے اخیر مین بیان ہو چکے ہین اور

افضل ہے کرنا قربانی کا عیدگاہ میں ٭ ع ٭ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور
عن سبعۃ رواہ مسلم وابوداود واللفظ لہ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائی سات کی طرف سے
کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے روایت کی یہ مسلم اور ابوداود نے اور لفظ ہیں ابوداود کے وعن ام سلمۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایۃ
فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفی روایۃ من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذ
من شعرہ ولا من اظفارہ رواہ مسلم اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ آوے اول
دہا بقرعید کا اور ارادہ کرے بعض تمہارا قربانی کرنے کا پس نہ دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے ذرا بھی اور بیچ ایک روایت کے پس نہ لیوے
بال اور نہ ترشواوے ناخن اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ جو شخص کہ دیکھے چاند بقرعید کا اور ارادہ کرے قربانی کا پس نہ لیوے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے
روایت کی یہ مسلم نے ف بال وغیرہ لینے کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والوں کے ساتھ اور نہی اسمیں تنزیہی ہے پس نہ لینا بالوں وغیرہ کا مستحب ہے
اور خلاف اسکا ترک اولی ہے اور امام شافعی کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہے ٭ ع ٭ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ
ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع
من ذلک بشیء رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ عمل نیک
اسمیں بہت محبوب ہو طرف اللہ کے ان دس دنوں سے کہ دہا بقرعید کا ہے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے بیچ غیر ان ایام کے
واقع ہو محبوب تر ہے طرف اللہ کے ان دنوں کے اعمال سے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے یعنی وہ بھی ان دنوں کے اعمال کے برابر نہیں مگر
جہاد اس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنی کے اور مال اپنے کے پس نہ پھرا اپنے ساتھ کسی چیز کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و
مال سب وہاں کام آوے البتہ افضل اور محبوب تر ہے ان دنوں کے اعمال سے اس لیے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے اور شاید کہ مراد یہ ہے کہ نیک
عمل کرنے ان دنوں میں بہت محبوب ہیں سوائے اعمال رمضان کے اور دنوں کے اعمال سے یا یہ کہ رمضان شریف کے اعمال احب ہیں باعتبار فرض
روزے اور لیلۃ القدر ہونے کے اسمیں اور اعمال اس دہے کے احب ہیں باعتبار ہونے عرفہ کے اور افعال حج کی اسمیں ٭ ع ٭ مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری عن جابر قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما
وجھھما قال انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض علی ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان
صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ بسم اللہ
واللہ اکبر ثم ذبح رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ والدارمی وفی روایۃ لاحمد وابی داود والترمذی ذبح بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر
اللھم ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی روایت ہے جابر سے کہا ذبح کرنے چاہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن ذبح کے یعنی عید قربان کے دو دنبہ
سینگ دار ابلق خصی ہیں جبکہ روبہ قبلہ کیا انکو کہا تحقیق میں متوجہ کرتا ہوں منہ اپنا واسطے اسکے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین
ابراہیم کے ہوں درحالیکہ وہ توحید کرنے والے ہیں اور نہیں ہیں مشرکوں سے تحقیق نماز میری اور تمام عبادتیں میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خاص
واسطے اللہ پروردگار عالموں کے نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں مسلمانوں سے ہوں یا الٰہی یہ قربانی تیری ہی عطائی ہے

اور خالص تیری ہی رضا کے لیے ہو قبول کر محمد سے اور امت انکی سے ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہو پھر ذبح کیا روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کے یہ ہو کہ ذبح کیے حضرتؐ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور کہا بسم اللہ و اللہ اکبر یا الٰہی یہ میری طرف سے ہو اور انکی طرف سے ہو کہ نہیں قربانی کی امت میری میں سے ف مراد خصی سے وہ ہو کہ بیضے اسکے کوٹ کر شہوت کھو دی تھی یہ داخل نقصان کے نہیں بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہو اور گوشت اسکا لذیذ ہوتا ہو اور نہیں بیچ مشرکوں سے اختلاف کیا ہو علما نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبوت کے کسی شریعت پر عبادت کرتے تھے بعضوں نے کہا ہو حضرت ابراہیم کی شریعت پر بعضوں نے کہا ہو حضرت موسیٰ کی شریعت پر اور بعضوں نے کہا ہو حضرت عیسیٰ کی شریعت پر اور صحیح یہ ہو کہ کسی کی شریعت پر نہیں عبادت کرتے تھے بلکہ موافق اپنی فہم و الہام کے کرتے تھے ایمان اللہ پر رکھتے تھے اور نہیں عبادت کی بت کی کبھی اجماعاً اور عبادت انکی غیر معلوم ہو ہمکو اور محمد سے اور امت انکی سے یہ شارکت یا تو محمول ثواب پر ہو یعنی حضرتؐ نے ثواب قربانی اپنی کے میں امت کو بھی شریک کیا یا محمول حقیقت پر ہو پس اس صورت میں یہ خصائص حضرتؐ کی سے ہو اور ظاہر تر یہ ہو کہ ایک دنبہ حضرتؐ نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کی طرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو قربانی کرنی اپنے ہاتھ سے اگر قادر ہو اسپر اگرچہ عورت ہو

وعن حنش قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہو حنش سے کہ کہا دیکھا میں نے حضرت علیؓ کو کہ قربانی کرتے تھے دو دنبہ پس کہا میں نے واسطے انکے کیا ہو یہ یعنی کافی تو ایک دنبہ بھی ہو قربانی میں دو کیوں کرتے ہو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی مجکو یہ کہ قربانی کروں انکی طرف سے یعنی بعد وفات انکی کے پس میں قربانی کرتا ہوں انکی طرف سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ف حضرت علیؓ یا تو سوا قربانی اپنی کے دو دنبہ قربانی کرتے ہونگے حضرتؐ کی طرف سے جیسے کہ حضرتؐ دو کرتے تھے حالت حیات میں یا ایک اپنی طرف سے کرتے ہوں اور ایک حضرتؐ کی طرف سے اور ظاہر یہ ہو کہ ہمیشہ کرتے ہونگے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ جائز ہو قربانی کرنی میت کی طرف سے اور بعضے علما جائز نہیں رکھتے کہا ابن مبارک نے کہ دوست رکھتا ہوں یہ کہ تصدق دیا جاوے میت کی طرف سے اور قربانی نہ کیجاوے پس اگر قربانی کرے انکی طرف سے تو نہ کھاوے اس سے کچھ اور تصدق دے بالکل ۱۲ ع

وعن علیؓ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ روایت ہو حضرت علیؓ سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکھیں ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو کہ انمیں ایسا نقصان نہو کہ بسبب اسکے قربانی درست نہوا اور یہ کہ نہ قربانی کریں ہم ساتھ اس جانور کے کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے یا پچھلی طرف سے اور نہ اس جانور کو کہ اسکے کان چرے ہوے ہوں دراز یا پھٹے ہوں گول روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی روایت ابن ماجہ کے تا قول انکے والاذن ف نہیں جائز نزدیک شافعی کے قربانی کرنی ساتھ اس بکری کے کہ کٹا ہو تھوڑا سا کان بھی اسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کے جائز ہو اگر کٹا ہو کم آدھے کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہو شافعی نے اس حدیث پر اور جو کچھ کہ ابوحنیفہ نے کہا ہو وہ خوب بات ہو اس لیے کہ حاصل ہو جاتی ہو ساتھ اسکے تطبیق درمیان اس حدیث کے اور حدیث قتادہ کے کہ کہا سنا میں نے ابن کلیب سے کہ کہا سنا میں نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تھے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء قرن اور اذن سے کہا قتادہ نے پس کہا میں نے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہو عضباء اذن کہا وہ کہ کٹا ہوا ہو جسکا آدھا کان یا آدھے سے زیادہ انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہو کہ نہیں جائز ہو قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹے کے سب کٹا ہو یا اکثر یعنی آدھے

زیادہ اور جسکا آدھا کٹا ہوا ہمیں خلاف ہے اور نہیں جائز ہے وہ کہ جسکے کان خلقی نہوں اور نہ دم کٹا اور نہ ناک کٹا اور چکتی کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہے
انہیں بھی جو جگہ اعتبار کیا جاتا ہے کان میں یعنی آدھے سے کم دم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہے اور نہیں تو نہیں اور نہیں جائز وہ کہ خشک ہوں تھن اسکے
اور نہ وہ کہ جسکی ایک آنکھ کی روشنی بالکل جاتی رہے یا اکثر جاتی رہے اور نہ دبلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جا سکے جگہ
قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گھانس نہ کھا سکے اور نہ بن دانت والا کہ گھانس نہ کھا سکے اور نہ نجاست خور اور جائز ہے وہ کہ پھٹ جاوے کان
اسکا طول میں یا جانب مقدم اسکے سے اور لٹکتا ہو یا پھٹا ہوا ہو پیچھے اسکے سے پس نہی حدیث میں تنزیہی ہے + ع + **وعنه** قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
انہیں سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کریں ہم ساتھ سینگ ٹوٹے کے اور کان کٹے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف**
مذہب ابوحنیفہ کے میں جائز ہے قربانی ساتھ اس جانور کے کہ سینگ نہوں یا ٹوٹے ہوں یا خول اکھڑ گیا ہو پس حدیث میں نہی تنزیہی ہے + ع +
وعن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ
اَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے
کہ کونسا جانور لائق قربانی کے نہیں پس اشارہ کیا ساتھ انگلیوں ہاتھ اپنے کے پس فرمایا چار طرح کے جانور لائق قربانی کے نہیں ایک تو لنگڑا
کہ ظاہر ہو لنگڑاپن اسکا یعنی جو چل نہ سکے اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اسکا یعنی ایک آنکھ سے بالکل نہ دکھائی دے سکے یا آدھی سے زیادہ
بینائی نہو اور تیسرا بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اسکی یعنی جو کہ گھانس نہ کھا سکے اور چوتھا دبلا کہ نہو گودا ہڈیوں میں روایت کی یہ مالک اور احمد اور
ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے ساتھ دنبہ سینگ دار فربہ کے دیکھتا تھا سیاہی میں یعنی آنکھوں کے
گرد سیاہی تھی اور کھاتا تھا سیاہی میں یعنی منہ بھی سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی میں یعنی پاؤں بھی سیاہ تھے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ہے علما نے کہ مستحب ہے قربانی کرنی ساتھ جانور فربہ کامل تر کے یہاں تک کہ قربانی کرنی ساتھ بکری فربہ کے افضل ہے
دو بکریوں دبلی سے اور بہت گوشت کی افضل ہے کم گوشت کی سے مگر یہ کہ ہو گوشت بد یعنی اگر بہت گوشت والی کا گوشت بد ہو تو افضل نہیں + ع +
وعن مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مجاشع سے کہ بنی سلیم میں سے ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق جذع یعنی جو دنبہ یا بھیڑ کہ زیادہ ہو چھ مہینے سے
کفایت کرتا ہے اس چیز سے کہ کفایت کرے اس سے ثنی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جذع کے
مانند قربانی کرنے کے ساتھ بکری کے کہ برس دن سے زیادہ ہو ثنی بکریوں میں وہ ہے کہ برس دن پورا کر کے دوسرے میں لگے اور بیل گائے میں
وہ ہے کہ دو برس پورے کر کے تیسرے میں لگے اور اونٹ میں وہ ہے کہ پانچ برس پورے کر کے چھٹے میں لگے + ع + مولانا **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھا ہے قربانی میں جذع دنبے یعنی چھ مہینے کا

روایت کی یہ ترمذی نے ف توریث کی حضرت نے جذع کی تاکہ جانیں لوگ کہ جائز ہے قربانی ساتھ اسکے یعنی جائز ہے قربانی ساتھ اسکے برخلاف جذع بکری کے ہے ع + **وعن** ابن عباس قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس آئی عید قربان پس شریک ہوئے ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف اسحق بن راہویہ نے عمل کیا ہے اسی پر کہ انکے نزدیک ایک اونٹ میں دس آدمیوں کو شریک ہونا قربانی کے لیے جائز ہے اور علما کے نزدیک یہ منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے کہ اوپر گذری کہ گائے سات کی طرف سے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے ہے ع + **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اہراق الدم وانہ لیاتی یوم القیامۃ بقرونہا واشعارہا واظلافہا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بہا نفسا رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگوں اور بالوں اور کھروں اپنے کے اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الٰہی میں پہلے اسکے کہ گرے زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھ اسکے نفسوں کو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہیں کہ افضل عبادتوں کی بیچ دنوں عید کے بہانا خون قربانی کا ہے اور وہ آویگی دن قیامت کے جیسی کہ تھی دنیا میں بغیر نقصان کسی چیز کے تاکہ ہو بدلہ اسکے ہر عضو کا اور سواری ہو اسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنی جب جانا تمنے کہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اسکو اور دیتا ہے اسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہوں نفس تمہارے ساتھ قربانی کے خوش نہ کراہت کرنیوالے واسطے اسکے ہے ع + **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منہا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی اسنادہ ضعیف

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو محبوب طرف اللہ تعالیٰ کے عبادت کرنی انمیں دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کیے جاتے ہیں روزے ہر دن کے انمیں سے ساتھ روزوں برس دن کے اور قیام ہر شب کا انمیں سے برابر قیام شب قدر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے ف یعنی عبادت کرنی اس دہے میں محبوب تر عبادت کرنے سے اور دنوں میں جو عبادت کہ ہو خصوصاً قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور عملوں سے ہے اور روزے ہر دن کے انمیں سے یعنی اول ذی الحجہ سے نو تک اور اس عشرہ کے افضل ہونے کا بیان پہلی فصل کے اخیر میں گذر چکا ہے ع +

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جندب بن عبد اللہ قال شہدت الاضحی یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوتہ وسلم فاذا ہو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلوتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانہا اخری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح اخری مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ متفق علیہ

اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا حاضر ہوا مین عید قربان مین کہ دن نحر کا ہے یعنی قربانی کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تجاوز کیا نماز پڑھنے سے اور فارغ ہونے نماز اپنی کے سے اور سلام پھیرنے سے یعنی نہ تجاوز کیا نماز سے طرف خطبے کے پس ناگہان دیکھا گوشت قربانیون کا کہ تحقیق ذبح کی گئین پہلے اس سے کہ فارغ ہون نماز اپنی سے پس فرمایا جسنے کہ ذبح کیا پہلے اس سے کہ نماز پڑھیا فرمایا نماز پڑھین ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جندب نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عید قربان کے پھر خطبہ فرمایا پھر ذبح کیا اور فرمایا جو کوئی ذبح کرے پہلے اس سے کہ نماز پڑھے یا فرمایا پہلے اس سے کہ نماز پڑھین ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکے اور جسنے کہ نہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کرے ساتھ نام اللہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلَغَنِىْ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ مِثْلُهٗ اور روایت ہے نافع سے یہ کہ ابن عمر نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہین پیچھے دن نحر کے روایت کی یہ مالک نے اور کہا پہنچا مجکو علی بن ابی طالب سے مانند اسکے **ف** اسی پر عمل ہے امام ابوحنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا کہا انھون نے تمام ہوتا ہے وقت قربانی کا دن پیچھے بارھوین تاریخ کے اور کہا شافعی نے تیرھوین تک اور یہ حدیث صحیح ہے انتہے ع ؎ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّىْ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال کی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ہمیشہ کرنا حضرت کا قربانی کو دلیل ہے وجوب ہونے اسکی کی ع ؎ **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِىُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اے رسول خدا کے کیا ہے یہ قربانی فرمایا طریقہ ہے تمہارے باپ ابراہیم کا اوپر سلام ہو پھر عرض کیا اصحاب نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے اسمین اے رسول خدا کے فرمایا بدلے ہر بال کے نیکی ہے یعنی گائے اور بکری کی قربانی کرتے ہین کہ اسکے بال ہوتے ہین عرض کیا اصحاب نے پس صوف اے رسول خدا کے یعنی دنبے اور بھیڑ اور اونٹ کی پشم کے بدلے کیا ثواب ملتا ہے فرمایا بدلے ہر بال کے پشم مین سے ایک نیکی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے

باب العتیرۃ

باب ہے عتیرہ کے بیان مین معنی عتیرہ کے آگے بیان ہونگے

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهٗ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِىْ رَجَبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین فرع اسلام مین اور نہ عتیرہ کہا ابوہریرہ نے فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافرون کے یہان ذبح کرتے اُسکو واسطے بتون اپنے کے اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتے رجب مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتے اُسکو واسطے بتون اپنے کے جاہلیت مین اور مسلمان بھی کیا کرتے تھے ابتدائے اسلام مین واسطے اللہ تعالی کے پھر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اس سے واسطے مشابہت کفار کے اور عتیرہ کہتے ہین بکری کو کہ ذبح کی جاتی رجب کے اول دہے مین تقرب حاصل کرنے تھے ساتھ اسکے اہل جاہلیت اور مسلمان بھی ابتدائے اسلام مین یعنی کافر بتون کے لیے کرتے تھے اور مسلمان اللہ تعالی کے لیے پھر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا کہ نہی اسی لیے تھی کہ وہ اپنے بتون کے لیے ذبح کرتے تھے اور اگر اللہ تعالی کے لیے کرے جائز ہے انتہی ظاہرہ ہے کہ نہی ملحوظ ہے واسطے مشابہت بت پرستون کے ع ؎

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ

قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةً وَعَتِيرَةً هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ

اور روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہ کہا تھے ہم ٹھہرنے والے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفات میں یعنی بیچ حجۃ الوداع کے پس سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے اے لوگو تحقیق ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی کرنی واجب ہے اور عتیرہ کرنا کیا جانتے ہو تم کیا ہے عتیرہ وہ وہ ہے کہ نام رکھتے ہو اسکا رجبیہ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ضعیف الاسناد اور کہا ابوداؤد نے عتیرہ منسوخ ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا میں بیچ دن عید قربان کے یہ کہ ٹھہراؤں میں اسکو عید مقرر کیا ہے اسکو اللہ نے عید واسطے اس امت کے عرض کیا واسطے حضرت کے ایک شخص نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو اگر نہ پاؤں میں مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کروں میں اسکو فرمایا کہ نہیں ولیکن دور کر تو بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترو تو لبیں اپنی اور مونڈ تو بال زیر ناف اپنی کے پس یہ ہے پوری قربانی تیری نزدیک خدا کے یعنی ثواب قربانی کا سا ملیگا روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف منیحہ مشتق ہے منح سے یعنی عطا کے عرب میں عادت تھی کہ اپنی دودھ والی بکریاں محتاجوں کو دیتے تھے کہ ساتھ دودھ اور پشم اور بچوں اسکے کے فائدہ اٹھاویں وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کے پھیر دیں اسکو منیحہ کہتے تھے پس اس شخص کے پاس اسطرح کا جانور تھا اسنے اجازت اسکی قربانی کرنے کی چاہی حضرت نے اسکو منع فرمایا اس لیے کہ اسکے پاس کوئی چیز سوا اسکے نہ تھی کہ تمتع اٹھاتا ساتھ اسکے پس ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہیں اور اسی لیے کہا ہے ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے قربانی یہاں تک کہ تنگ دست پر بھی اور جمہور کے نزدیک تنگ دست پر مستحب ہے کرنا قربانی کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصاب کا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہے

باب صلوٰۃ الخسوف

باب ہے بیچ بیان نماز خسوف کے ف مشہور لغت میں یوں ہے کہ خسوف کہتے ہیں چاند گہن کو اور کسوف کہتے ہیں سورج گہن کو اور اس باب میں سب حدیثیں سورج گہن ہی کی آئی ہیں سوا ے دوسری حدیث کے کہ وہ محتمل ہے چاند گہن کو پس اولیٰ تھا کہ کتاب ہو لفظ کسوف کا بدلے خسوف کے اور بعضوں نے لفظ کسوف کا دونوں جا ے استعمال کیا ہے چاند گہن میں بھی اور سورج گہن میں بھی اور بعضوں نے اسی طرح لفظ خسوف کو دونوں جا ے استعمال کیا ہے اور نماز سورج گہن کی سنت ہے نزدیک جمہور علما کے بلا اختلاف اور ہمارے نزدیک نماز سورج گہن دو رکعت ہیں جماعت سے بغیر خطبہ کے اور چاند گہن میں جماعت نہیں ہر ایک جدا جدا پڑھے اور نزدیک شافعی کے دونوں ساتھ جماعت اور خطبہ کے ہیں

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق سورج گہا بیچ زمانے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی بعد ہجرت کے پس بھیجا ایک پکارنے والے کو کہ پکارے نماز جمع کرنے والی ہے پس آگے بڑھے حضرت پس پڑھی نماز
چار رکوع کیے دو رکعت میں اور چار سجدے کیے کہا عائشہؓ نے نہیں رکوع کیا میں نے کوئی رکوع کبھی اور نہ سجدہ کیا میں نے کوئی سجدہ کبھی کہ ہووے دراز تر
اُس رکوع اور سجودے کہ نماز خسوف میں کیا میں نے یعنی یہ سب سے دراز تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنت ہے پکارنا اس نماز میں
اصلاح الصلوٰۃ جامعۃ خصوصاً جبکہ لوگ جمع نہوئے ہوں اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ پڑھی جاوے یہ نماز جماعت سے مسجد جامع میں یا عیدگاہ میں اور
نہ پڑھی جاوے اوقات مکروہہ میں اور چار رکوع اور چار سجدے یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے اور دو دو سجدے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
ہر رکعت میں ایک ایک ہی رکوع ہے مثل اور نمازوں کے دلیل اُنکی کئی حدیثیں ہیں کہ اُنسے ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہے بلکہ ایک حدیث
قولی بھی وارد ہوئی ہے اور جہاں قول اور فعل جمع ہوتے ہیں تو قول کو مقدم رکھتے ہیں فعل پر ہشرع ہو **وعنها** قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انہیں عائشہؓ سے کہ کہا پکار کر پڑھی حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں یعنی چاند گہن میں قراءت اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ
مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ
الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا
وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ
الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ
فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ
مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ
اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ
لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور لوگوں نے ساتھ اُنکے پس کھڑے ہوئے کھڑا ہونا دراز قریب پڑھنے سورہ بقرہ کے یعنی اتنی دیر کھڑے رہے کہ اُتنے میں سورہ بقرہ پڑھ سکیں پھر رکوع
کیا رکوع دراز پھر اُٹھے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کھڑے رہنا کم تھا کھڑے رہنے پہلے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ رکوع کم تھا
پہلے رکوع سے پھر اُٹھے پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور
وہ تھا کم پہلے رکوع سے پھر کھڑے ہوئے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع لمبا اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے
پھر اُٹھے پھر سجدہ کیا پھر پھرے نماز سے یعنی بعد التحیات وسلام کے اُس حال میں کہ تحقیق روشن ہوا تھا سورج پس فرمایا تحقیق سورج
اور چاند دو نشانیاں ہیں نشانیوں خدا کی سے نہیں گہتے یہ دونوں واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جبکہ دیکھو تم یہ پس یاد کرو
اللہ کو کہا صحابہؓ نے اے رسول خدا کے دیکھا ہمنے آپ کو کہ قصد کیا آپ نے لینے ایک چیز کا بیچ جگہ اپنی کے کہ ہے یعنی نماز کی جگہ پھر دیکھا ہمنے

آپ کو کہ پیچھے ہٹے پس فرمایا تحقیق دیکھی میں نے بہشت یعنی جبکہ دکھائے مجکو آگے بڑھتے پس قصد کیا میں نے لینے خوشہ انگور کا انمیں سے اور اگر لیتا میں اُسکو البتہ کھاتے تم اُسمیں سے جبتک کہ رہتی دنیا اور دیکھا میں نے دوزخ کو یعنی جبکہ دکھائے مجکو پیچھے ہٹتے اُسوقت دوزخ بھی سامنے لائی گئی تھی پس ڈرا میں کہ پہونچے مجکو گرمی اُسکی پس نہیں دیکھی میں نے مانند آج کے دن کے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی بہت ہولناک اور دیکھیں میں نے اکثر رہنے والیں اُسکی عورتیں پس کہا صحابہؓ نے ساتھ کس سبب کے یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفر انکے کے کہا کیا کفر کرتی ہیں ساتھ اللہ کے فرمایا کفران نعمت کرتی ہیں خاوند کا اور کفران کرتی ہیں احسان کا اگر نیکی کرے تو طرف ایک کے انمیں سے مدت تک پھر دیکھے تجھ سے کچھ چیز برخلاف مرضی اپنی کے کہے نہیں دیکھی میں نے تجھ سے نیکی کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نشانیاں ہیں نشانیوں خدا کی سے یعنی یہ نشانیاں ہیں اُسکی کہ پیدا کیے گئے ہیں تابعدار خدا تعالیٰ کے نہیں انکو قدرت کسی کے نفع اور ضرر کی اور نہیں قدرت اپنی سے کچھ دفع کرنے کی پس کیونکر بعضے آدمیوں نے انکو معبود ٹھہرایا ہے آگے اسکے دفع فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب حادثۂ عظیم کے ہوتے ہیں مانند مرنے کسی بزرگ کے اور ضرر عام کے یعنی قحط وغیرہ کے پس آگاہ فرمایا حضرت نے کہ یہ سبب باطل ہے اور یاد کرو خدا کو یعنی نماز پڑھو گہن کی اگر وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح و تہلیل و تکبیر و استغفار وغیرہ کرو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اس لیے کہ نماز کسوف کی سنت ہے بالاتفاق اور کھاتے جبتک دنیا رہتی اسطرح کہ جو دانہ کھاتے اُسکی جگہ اور دانہ پیدا ہوجاتا جیسی کہ خاصیت میووں بہشت کی ہے اور سبب نہ لینے حضرت کا اُس میوہ کو یہ تھا کہ اگر لیتے اُسکو اور دیکھتے اُسکو لوگ ایمان بالغیب نہ رہتا ۱۲ع +

وعن عَائِشَۃَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَادْعُوا اللّٰہَ وَکَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُہٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُہٗ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے مانند حدیث ابن عباس کے اور کہا حضرت عائشہؓ نے پھر سجدہ کیا پس لنبا کیا سجدہ پھر پھرے نماز سے اور تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب پھر خطبہ فرمایا یعنی ارادہ کیا خطبہ فرمانے کا روبرو لوگوں کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پھر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیاں ہیں نشانیوں خدا کی سے نہیں گہنتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جب دیکھو تم یہ پس دعا مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو پھر فرمایا اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی نہیں کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سے اوپر زنا کرنے غلام اپنے کے یا لونڈی اپنی کے اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یعنی ہول دن آخرت کی اور غضب اللہ تعالیٰ کا البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس روایت میں درازگی سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور سوا اور بعضی چیزیں کہ آگے مذکور ہیں زیادہ ہیں اور غیرت کے معنی اصل میں ہیں مکروہ جاننا شرکت غیر کو اپنے حق میں اور غیرت اللہ تعالیٰ کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنی کو حاصل یہ کہ غیرت اللہ تعالیٰ کی اور مکروہ جاننا اُسکو شدید ہے غیرت تمہاری سے اور کراہیت تمہاری سے اوپر زنا کرنے اپنے غلام اور لونڈی کے ۱۲ع +

وعن اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزِعًا یَّخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَّرُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَیْتُہٗ قَطُّ یَفْعَلُہٗ وَقَالَ ھٰذِہِ الْاٰیَاتُ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنْ یُّخَوِّفُ اللّٰہُ بِہَا عِبَادَہٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا گہنا سورج پس کھڑے ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ڈرتے تھے ہونے قیامت کے سے پس آئے مسجد میں پس نماز پڑھی ساتھ بہت دراز قیام اور رکوع کے اور سجود کے نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ کبھی کرتے ہوں مانند اسکے اور فرمایا یہ نشانیاں ہیں کہ بھیجتا ہے اللہ نہیں ہوتیں سبب کسی کے مرنے کی اور نہ کسی کے پیدا ہونے کی ولیکن ڈراتا ہے اللہ ساتھ ان نشانیوں کے اپنے بندوں کو پس جب دیکھو تم کچھ ان نشانیوں میں سے پس ڈرو خدا سے اور پناہ ڈھونڈو طرف ذکر خدا کے اور دعا اسکے کی اور استغفار اسکے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈرتے تھے ہونے قیامت کی سے یہ راوی نے گویا بطریق تمثیل کے کہا کہ ڈرے حضرت مانند ڈرنے اس شخص کے کہ ڈرتا ہو ہونے قیامت کے سے وا آنحضرت جانتے تھے کہ جبتک میں لوگوں میں ہوں تب تلک قیامت نہیں آنے کی اور حضرت ڈرتے تھے وقت ظاہر ہونے آیات کے مانند خسوف اور زلزلوں اور ہوا اور کڑک کے واسطے شفقت کے اوپر زمین کے رہنے والوں کے کہ مبادا عذاب اللہ کا آجاوے اور پھر اور فرمایا یہ نشانیاں یعنی کسوف اور زلزلے اور کڑک اور ہوا ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ بندوں کو کہ دیکھیں قادر ہوں تغیر حالت پر اور ہمیں یعنی نعمت پر اور اتارے بلا پر اعاذنا اللہ منہا ہم ۔

وعن جابر قال انکسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگوں کو چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے روایت کی یہ مسلم نے ف حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے حضرت کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے سنہ ہجری میں اور سنہ میں حالت شیرخوارگی میں وفات پائی عمر انکی اٹھارہ مہینے کی تھی یا کچھ زیادہ پس انکی وفات کے وقت لوگوں نے کہا کہ گہنا آفتاب کا سبب ہوا انکی وفات کا اور چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے یعنی دو رکعت پڑھیں کہ ہر رکعت میں تین تین رکوع اور دو دو سجدے کیے اور حدیثوں میں رکوع کرنے اس نماز میں مختلف آئے ہیں پس امام اعظمؒ نے ترجیح دی ہے ان حدیثوں کو کہ جنمیں ایک رکوع آیا ہے اس لیے کہ وہ اصل ہے اور انہیں حدیثیں قولی اور فعلی دونوں طرح کی وارد ہوئی ہیں جیسے کہ اوپر گذرا اور اور حدیثیں مضطرب ہیں اور امام شافعی نے ترجیح دی ہے دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کے یہ ہے کہ جب گہن دیر تک رہے جائز ہے کہ کرے ہر رکعت میں تین رکوع یا پانچ یا چار ہ ۔

وعن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین کسفت الشمس ثمان رکعات فی اربع سجدات وعن علی مثل ذلک رواہ مسلم

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ گہنا آفتاب آٹھ رکوع بیچ چار سجدوں کے یعنی ہر رکعت میں چار چار رکوع اور دو دو سجدے کیے اور روایت ہے حضرت علیؓ سے مانند اسی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی حضرت علیؓ نے بھی روایت کی کہ حضرت نے اسطرح ادا کی یا انسے بھی آیا ہے کہ اسطرح ادا کی ہے ۔

وعن عبد الرحمن بن سمرة قال كنت ارتمي باسهم لي بالمدينة في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ كسفت الشمس فنبذتها فقلت والله لانظرن الى ما حدث لرسول الله صلى الله عليه وسلم في كسوف الشمس قال فاتيته وهو قائم في الصلوة رافع يديه فجعل يسبح ويهلل ويكبر ويحمد ويدعو حتى حسر عنها فلما حسر عنها قرأ سورتين وصلى ركعتين رواه مسلم في صحيحه عن عبد الرحمن بن سمرة وكذا في شرح السنة عنه وفي نسخ المصابيح عن جابر بن سمرة

اور روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہ کہا تھا میں تیراندازی کرتا ساتھ تیروں اپنے کے مدینہ میں بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

کرتا گاؤ گا سورج پس پھینک دیے مین نے تیر پھر کہا مین نے یعنی دل مین قسم ہے اللہ کی البتہ دیکھونگا مین طرف اُس چیز کے کہ پیدا ہوئی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ گہنے آفتاب کے یعنی دیکھون حضرت کو کیا کرتے ہین اسوقت کہا عبد الرحمن نے پس آیا مین حضرت کے پاس اور حضرت کھڑے تھے نماز مین اُٹھائے ہوے تھے دونون ہاتھ اپنے پھر شروع کیا کہتے تھے سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور دعا مانگتے یہان تک کہ جاتا رہا اندھیرا آفتاب سے پس جب جاتا رہا اندھیرا اُس سے پڑھین دو سورتین اور نماز پڑھی دو رکعت یعنی دو رکعتین پڑھین اور اُنمین دو سورتین پڑھین روایت کی مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عبد الرحمن بن سمرہ سے اور اسی طرح شرح السنہ مین عبد الرحمن سے اور بیچ نسخون مصابیح کے جابر بن سمرہ سے **ف** کھڑے ہوے تھے نماز مین یعنی نماز کی ہیئت پر کھڑے تھے قبلہ کی طرف مُنہ کیے ہوئے اور لوگ پیچھے صف باندھے ہوئے تھے یا نماز بمعنی دعا کے ہے اس لیے کہ نہین معلوم ہوتا کسی مذہب سے کہ حضرت اُٹھاتے ہون ہاتھ اپنے نماز کسوف مین بیچ اوقات اذکار کے اور حدیثین کئی کئی رکوع کی مضطرب ہین اور مضطرب ہوتے ہین اُنمین راوی بھی کہ بعضون نے روایت کیے ہین تین اور بعضون نے چار اور بعضون نے پانچ اور اضطراب ہوتا ہے موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات متعددہ کا ۱۲ ع + **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہ کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آزاد کرنے بردے کے بیچ گہنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سورج گہن کے نہین سنتے تھے ہم حضرت کی آواز روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث اور اور کئی حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ نماز کسوف مین امام پکار کر نہ پڑھے مذہب ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہے اور کئی روایتین صحیحین وغیرہما مین آئی ہین کہ اُنسے پکار کر پڑھنا ثابت ہوتا ہے پس کہا ابن ہمام نے جب تعارض ہوا تو واجب ہوئی ترجیح چپکے پڑھنے کی اس لیے کہ اصل دن کی نماز مین چپکے پڑھنا ہے ۱۲ ع + **وعن** عِکْرِمَةَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِیْلَ لَهٗ تَسْجُدُ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَةً فَاسْجُدُوْا وَاَیُّ اٰیَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا گیا واسطے ابن عباس کے مرگئی فلانی بعضی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یعنی حضرت صفیہ پس گرے سجدہ کرتے ہوے یا نماز پڑھی پس کہا گیا واسطے اُنکے سجدہ کرتے ہو اسوقت مین پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکھو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی نشانی بہت بڑی ہے جاتے رہنے بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** لوگون نے ابن عباس سے پوچھا کہ اسوقت تم بلا سبب کیون سجدہ کرتے ہو کہ سجدہ بلا سبب ممنوع ہے اُنھون نے اُنکا جواب دیا کہ حضرت نے فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکھو تم کوئی نشانی نشانیون اُترنے بلاؤن اور سختیون کے سے کہ ڈراتا ہے خدا تعالی ساتھ اُنکے بندون کو اور کونسی نشانی بزرگتر اور سخت تر اور ڈرانے والی زیادہ ہوگی انتقال ازواج مطہرات کے سے اس لیے کہ اُنکو جو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتھ حضرت کے تھی اور کو نہ تھی پس اُنکی حیات سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کی تھی اور انتقال اُنکا باعث جانے برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا ہے پس لائق ہے ذکر اللہ کا کرنا اور سجدہ کرنا نزدیک منقطع ہونے برکت اُنکی کے تا کہ

دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کے اور سجدہ کر یعنی نماز پڑھو اور بعضوں نے کہا مراد فقط سجدہ ہی ہے اور کہا طیبی نے کہ لفظ آیت مطلق ہے پس اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکے خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتھ سجدے کے نماز ہے اور اگر ہو غیر اسکے مانند چلنے باد تند اور زلزلے کے اور سوائے انکی کے پس سجدہ متعارف مراد ہے اور جائز ہے حمل نماز پر بھی اس سبب سے کہ آیا ہے کہ جب پیش آتا حضرت کو کوئی امر نماز پڑھتے انتہی کہا ابن ہمام نے کہ بیچ مبسوط شیخ الاسلام کے ہے کہ گہا بیچ تاریکی یا باد تند کے پڑھنا نماز کا اچھا ہے اور ابن عباس سے ہے کہ انہوں نے نماز پڑھی زلزلہ کے لیے بصرہ میں خرجہ

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اُبَیِّ بنِ کَعبٍ قَالَ انکَسَفَتِ الشَّمسُ عَلٰی عَھدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِھِم فَقَرَأَ بِسُورَۃٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمسَ رَکَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجدَتَینِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِیَۃَ فَقَرَأَ بِسُورَۃٍ مِنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَکَعَ خَمسَ رَکَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجدَتَینِ ثُمَّ جَلَسَ کَمَا ھُوَ مُستَقبِلَ القِبلَۃِ یَدعُو حَتّٰی انجَلٰی کُسُوفُھَا رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی حضرت نے صحابہ کو پس پڑھی ایک سورت لمبی سورتوں میں سے اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں پھر پڑھی ایک سورت لمبی سورتوں میں سے پھر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پھر بیٹھے وہ جیسے کہ تھے یعنی بہیئت نماز روبرو سامنے قبلہ کے دعا مانگتے یہاں تک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن النُّعمَانِ بنِ بَشِیرٍ قَالَ کَسَفَتِ الشَّمسُ عَلٰی عَھدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یُصَلِّی رَکعَتَینِ رَکعَتَینِ وَیَسأَلُ عَنھَا حَتّٰی انجَلَتِ الشَّمسُ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ وَفِی رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی حِینَ انکَسَفَتِ الشَّمسُ مِثلَ صَلٰوتِنَا یَرکَعُ وَیَسجُدُ وَلَہٗ فِی اُخرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَومًا مُستَعجِلًا اِلَی المَسجِدِ وَقَدِ انکَسَفَتِ الشَّمسُ فَصَلّٰی حَتّٰی انجَلَت ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَھلَ الجَاھِلِیَّۃِ کَانُوا یَقُولُونَ اِنَّ الشَّمسَ وَالقَمَرَ لَا یَنخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوتِ عَظِیمٍ مِن عُظَمَاءِ اَھلِ الاَرضِ وَاِنَّ الشَّمسَ وَالقَمَرَ لَا یَنخَسِفَانِ لِمَوتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا خَلِیقَتَانِ مِن خَلقِہٖ یُحدِثُ اللّٰہُ فِی خَلقِہٖ مَا شَاءَ فَاَیُّھُمَا انخَسَفَت فَصَلُّوا حَتّٰی تَنجَلِیَ اَو یُحدِثَ اللّٰہُ اَمرًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا گہا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس شروع کی حضرت نے نماز پڑھنی دو دو رکعت یعنی دو رکعت پڑھیں جب دیکھا کہ نہ کھلا آفتاب دو اور پڑھیں اسی طرح پڑھتے رہے گہن تک اور مانگتے یعنی اللہ تعالی سے یہ دعا کہ روشن کردے آفتاب یا پوچھتے لوگوں سے کھلنا آفتاب کا یعنی جب پڑھ چکتے دو رکعت پوچھتے کہ کہا کھل گیا گہن کرتے رہے یہ یہاں تک کہ روشن ہوا آفتاب نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ روایت نسائی کی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز اسوقت کہ گہا آفتاب مانند نماز ہماری کے رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے اور بیچ اور روایت نسائی کی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز جلدی کرتے ہوئے طرف مسجد کے اس حال میں کہ تحقیق گہا تھا آفتاب پس نماز پڑھی یہاں تک کہ روشن ہوا آفتاب پھر کہا تحقیق اہل جاہلیت کے تھے کہتے کہ تحقیق سورج اور چاند نہیں گہتے مگر واسطے مرنے بڑے کے بڑے سرداروں اہل زمین کے سے اور حال یہ ہے کہ سورج اور چاند نہیں گہتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے ولیکن یہ دونوں مخلوق ہیں اللہ کی مخلوقوں میں سے پیدا کرتا ہے اللہ بیچ مخلوق اپنی کے جو چاہتا ہے یعنی کسوف اور روشنی اور اندھیرا پس کوئی سا ان دونوں میں سے گہے پس نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو یا پیدا کرے اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی یہ نسائی نے ف مانند نماز ہماری کے یعنی کئی کئی رکوع نہ کیے بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت میں مانند نماز ہماری کے اور یہ حدیث

دلیل حنفیہ کی ہے اور ساتھ اسکے اور حدیثیں بہت آئی ہیں ۱۲ ح **باب فی سجود الشکر** باب ہے بیچ بیان سجدۂ شکر کے مختلف اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سجدہ تنہا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الٰہی کا ہے یا نہیں بعضوں نے کہا بدعت ہے اور حرام اور شرع میں اُسکی کچھ اصل نہیں اور اسی پر ہے نفی حرمت دونوں سجدوں کی بعد وتر کے اور نزدیک بعضوں کے جائز اور مشروع ساتھ کراہت کے ہے اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ سجدہ خارج نماز کا کتنی قسم پر ہے ایک سجدۂ سہو اور وہ بیچ حکم سجدۂ نماز کے ہے دوسرا سجدہ تلاوت کا اسمیں بھی خلاف نہیں تیسرا سجدہ مناجات کا بعد از نماز کے ظاہر کلام اکثر علما کا یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے چوتھا سجدہ شکر کا حاصل ہونے نعمت پر اور دفع بلا پر اسمیں اختلاف ہے نزدیک امام شافعیؒ اور احمد کے سنت ہے اور قول امام محمد کا بھی یہی ہے اور آثار اور حدیثیں اسمیں بہت وارد ہیں اور نزدیک امام مالک اور ابو حنیفہ کے مکروہ ہے وہ کہتے ہیں کہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی ان گنت ہیں بندہ عاجز ہے انکے ادائے شکر سے ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہے اور جو کہ قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد نعمتوں سے نعمتیں نئی پیدا ہونے والی ہیں کہ کبھی کبھی واقع ہوں نزدیک اُنکے ثابتہ مثل وجود اور نوع اور لوازم انکے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ وقت پہنچنے خبر قتل ابی جہل لعین کے سجدہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت قتل ذی الثدیہ خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے عجیب قصہ ہے اُنکا ۱۲ ح **وهٰذا**

الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ اور یہ باب خالی ہے پہلی فصل اور تیسری فصل سے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي**

فصل دوسری **عن** اَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ اَمْرُ سُرُوْرٍ اَوْ بُشِّرَ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اُنکو کوئی امر خوشی کا یا کہا راوی نے بجائے لفظ سرور کے بسر یعنی آتا حضرتؐ کو کوئی امر کہ خوشی کیجاتی بسبب اُسکے گرتے سجدہ کرتے ہوئے واسطے شکر گزاری اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذیؒ نے یہ حدیث حسن غریب ہے کہا نوویؒ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا ترمذیؒ نے یہ حدیث حسن غریب ہے کہا تورپشتیؒ نے گئی ہے ایک جماعت علما کی طرف ظاہر حدیث کے کہ مشروع کہا ہے انہوں نے سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہے اُنکی اور علما نے پس کہا مراد ساتھ سجود کے نماز ہے اور دلیل اُنکی اس تاویل میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں وقت چاشت کے دو رکعتیں جس وقت کہ خوشخبری دیگئی فتح کی یا آئے ابوجہل کے سر کی اور کہا ابو حنیفہ نے اگر لازم کرے بندہ سجدے کو نزدیک ہر نعمت نئی آنے والی کے تو البتہ خالی ہووے سجدہ سے پلک مارنے بھر اس لیے کہ کوئی ساعت نعمت سے خالی نہیں بڑی نعمت زندگی ہے کہ ہر دم کا آنا نئی نعمت ہے پس اس صورت میں تنگی ہے اور حرج ہے غرض کہ اس لیے اُنکے نزدیک یہ سجدہ سنت نہیں ۱۲ ع **وعن** اَبِي جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے ابی جعفر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو بونوں میں سے پس گرے سجدہ کرتے ہوئے روایت کی یہ دارقطنی نے بطریق ارسال کے اور شرح السنہ میں موافق لفظ مصابیح کے نغاش اور نغاشی کہتے ہیں اس شخص کو کہ قد اُسکا چھوٹا ہو اور ناقص الخلقت اور ضعیف الحرکت ہو پس ایسے شخص کو حضرتؐ نے دیکھ کر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نے کہ سنت ہے جبکہ دیکھے مبتلائے بلا کو سجدہ شکر کا کرے اللہ کے لیے اس پر کہ عافیت دی اللہ تعالیٰ نے اُسکو اُس بلا سے اور چاہیے کہ پوشیدہ کرے سجدہ تا وہ رنجیدہ نہو اور جب دیکھے فاسق کو ظاہر کرے سجدہ تا کہ وہ عار ہووے اور توبہ کرے انتہیٰ اور منقول ہے حضرت شبلی رح سے کہ اُنہوں نے دیکھا ایک دنیا دار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ ۱۲ ح

وعن سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِي الثُّلُثَ الْاٰخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ رواہ احمد و ابو داود

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ارادہ رکھتے تھے ہم مدینہ کا پس جبکہ پہونچے ہم نزدیک عزوراء کے کہ نام ہے ایک جگہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کے اترے حضرت یعنی اونٹنی سے پھر اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پھر دعا مانگی اللہ سے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے سجدہ میں دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے فرمایا تحقیق میں نے دعا کی رب اپنے سے اور شفاعت کی میں نے واسطے امت اپنی کے یعنی واسطے بخشش گناہوں انکے کے اور ستر عیوب اور بلند ہونے درجوں انکے کے پس دی مجھکو تہائی امت یعنی دی مجھکو مغفرت تہائی انکی کی پھر گرا میں سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کو پھر اٹھایا میں نے سر اپنا پھر مانگی میں نے رب اپنے سے رضا اور مغفرت انکی واسطے امت اپنی کے پس دی مجھکو اور تہائی امت میری پھر گرا میں سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کو پھر اٹھایا میں نے سر اپنا پس سوال کیا میں نے رب اپنے سے واسطے امت اپنی کے پس دی مجھکو تہائی اخیری پھر گرا میں سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** اول بار میں مغفرت سابقین کی ہوئی یعنی جو کہ بھلائی کے کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور پورے کرتے ہیں عمل اور دوسری بار میں مغفرت مقتصدین یعنی اوسط کے درجہ والوں کی ہوئی اور تیسری بار میں جو کہ ظلم کرتے ہیں اپنے نفسوں پر یعنی گنہگار اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ کتنی ہی آیات اور حدیثیں بیچ حق گناہ کبیرہ کرنے والوں کے وارد ہوئے ہیں کہ قیامت میں انکو عذاب ہوویگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی انکو عذاب نہیں ہونے کا جواب اسکا یہ کہ مراد ساتھ اس دعا اور شفاعت اور دینے مغفرت کے یہ ہے کہ حضرت کی دعا اور شفاعت سے اللہ تعالی نے حضرت کی امت کو امن دیا خسف و مسخ اور مانند انکے عذابوں دنیا کے سے کہ اور امتوں پر واقع ہوئے تھے پس امن عذاب آخرت سے مراد نہیں ہے کہ وہ بسبب کردار کے ہونے والا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ حضرت کی دعا سے امن ہوا ہمیشہ کے عذاب سے کہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہینگے اور حضرت کی شفاعت سے نکلینگے دوزخ سے

باب صلوۃ الاستسقاء

یہ باب ہے بیچ بیان نماز استسقاء کے **ف** استسقاء کے معنی ہیں پانی چاہنا اور شرع میں نماز یا دعا ہے کہ کرنی قحط سالی میں ساتھ کیفیت مخصوصہ کے ہے +

الفصل الاول

پہلی فصل **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگوں کے طرف عیدگاہ کے واسطے طلب مینہ کے پس نماز پڑھی ساتھ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑھی انمیں قرأت اور سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے یعنی دعا کے لیے اور پھیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقا کی مثل نماز عید کے ہے اور امام مالک کے نزدیک دو رکعت پڑھے مانند نماز دن کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک استسقا میں نماز نہیں بلکہ دعا اور استغفار ہے وہ کہتے ہیں کہ ذکر استسقا کا جو اکثر حدیثوں میں آیا ہے نماز انمیں مذکور نہیں فقط دعا ہی ہے اور صحت کو پہنچا ہے کہ حضرت امیرالمومنین عمرؓ نے استسقا کیا پس اقتصار کیا دعا اور استغفار پر اور نہ پڑھی نماز اگر نماز مسنون ہوتی ترک نہ کرتے اور نہ علم ہونا انکو باوجود عموم بلوی کے قریب زمانہ نبوت کے بعید ہے اور ترک انکا باوجود علم انکے کے بعید تر ہے اور لکھا ہے علمانے کہ مراد ساتھ قول امام ابوحنیفہ کے لاصلوۃ فی الاستسقاء یہ ہے کہ جماعت اور خطبہ اور اور خصوصیات اسمیں سنت اور شرط نہیں اگر ہر کوئی نماز نفل پڑھے اور دعا اور عاجزی اور استغفار کرے بہتر ہے اور فتوی اب نزدیک حنفیہ کے مذہب صاحبین پر ہے اس لیے کہ ثابت ہوئی ہے یہ نماز حضرت سے اور افضل یہ ہے کہ پڑھے پہلی رکعت میں سورہ ق یا سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں اقتربت الساعۃ یا غاشیہ اور غرض چادر پھیرنے سے فال نکالنی ہے ساتھ پھرنے حال کے کہ جیسے چادر پھیرتے ہیں ایسے ہی بدلے قحط کے ارزانی ہو اور مینہ برسے اور طور چادر پھیرنے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر پکڑے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے نیچے کا کونا بائیں جانب کا اور پکڑے ساتھ بائیں ہاتھ کے نیچے کا کونا داہنی طرف کا اور پھیرے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے پیٹھ اپنی کے اسطرح کہ جو کونا پکڑا ہوا ہے داہنے ہاتھ کا داہنے مونڈھے پر اور کونا پکڑا ہوا بائیں ہاتھ کا بائیں مونڈھے پر پس جب کر لگا یوں تو ہو جائیگا داہنا کونا بایاں اور بایاں داہنا اور اوپر کا سمت نیچے اور نیچے کا اوپر اور سہیلی نے لکھا ہے کہ طول حضرت کی چادر مبارک کا چار ہاتھ کا تھا اور عرض اسکا دو ہاتھ اور بالشت کا تھا۔ ع ح

وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ یرفع حتی یری بیاض ابطیہ متفق علیہ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے دونوں ہاتھ اپنے بیچ کسی چیز کے دعا اپنی سے مگر استسقا میں پس تحقیق اٹھاتے تھے یہاں تک کہ دکھائی جاتی تھی سفیدی بغلوں انکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ اٹھاتے تھے یعنی بہت نہ اٹھاتے تھے کہ اونچے ہوتے سر سے اور سفیدی بغلوں کی معلوم ہونے لگتی مگر استسقا میں اسقدر اٹھاتے کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہوتی یعنی اگر کپڑا اوڑھے ہوتے پس بالکل دعا میں ہاتھ اٹھانے کی نفی نہیں ہے اس لیے کہ ثابت ہوا ہے مستحب ہونا ہاتھوں کے اٹھانے کا دعا میں اور لکھا ہے علمانے کہ جسقدر مطلب دشوار اور بھاری ہو اٹھانا ہاتھوں کا بھی بلند تر ہو۔ ع ح

وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی فاشار بظھر کفیہ الی السماء رواہ مسلم

اور روایت ہے انہیں سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ مانگا پس اشارہ کیا ساتھ پشت دونوں ہاتھوں اپنے کے طرف آسمان کے روایت کی یہ مسلم نے ف لکھا ہے علمانے کہ یہ بھی بطریق فال نکالنے کے تھا ساتھ بدلنے حال کے جیسے کہ چادر پھیرنے میں تھا اور اشارہ ہے اسپر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کے ہو اور نزول ہو جو کہ اسمیں ہے یعنی مینہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے دفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سے پس کرے پشت ہاتھوں کی طرف آسمان کے دعا میں اور جو کوئی مانگے نعمت اللہ تعالی سے پس چاہیے کہ کرے ہتھیلیاں طرف آسمان کے۔ ع ح

وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای المطر قال اللھم صیبا نافعا رواہ البخاری

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت دیکھتے مینہ فرماتے یا الہی برسا خوب مینہ نفع دینے والا روایت کی یہ بخاری نے

وعن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا قال لانہ حدیث عھد بربہ رواہ مسلم

اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہونچا ہمکو مینہ اُس حالت مین کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انس نے پس اُتارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا یعنی سر سے یا تہبند پر سے یہان تک کہ پہونچا حضرت کو مینہ پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کسواسطے کیا آپنے یہ فرمایا اسواسطے کہ نیا آیا ہوا ہے پروردگار اپنے کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی نیا اُترا ہوا ہے ساتھ حکم رب اپنے کے ... تو وہ نہین ہوا ہے ساتھ اخراج اہل علم کثیف کے اور گنہگارون کے ہاتھ نہین پہونچے ہین اسکو پس متبرک ہے اور سنت ہے دعا کرنی وقت اُترنے مینہ کے کہ قبول ہوتی ہے ۱۲ ع +

الفصل الثانی دوسری فصل **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عیدگاہ کے پس استسقا کیا اور پھیری چادر اپنی اُسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے پس گردانا داہنا کونا اُسکا اوپر بائین مونڈھے اپنے کے اور گردانا بایان کونا اُسکا اوپر داہنے مونڈھے اپنے کے پھر دعا کی اللہ تعالیٰ سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث مین ذکر نماز کا نہین ہے ۱۲ ع +

وعنه اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انہین عبداللہ سے کہ کہا استسقا کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُنپر چادر تھی سیاہ رنگ کی پس ارادہ کیا یہ کہ لیوین نیچے کی جانب اُسکی پس کرین اُسکو اوپر کی جانب یعنی جیسے کہ معمول تھا چادر پھیرنے کا پس جبکہ بھاری ہوئی اُلٹنی چادر اور پھیر دونون مونڈھون اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنی جب نیچے کی طرف اوپر کرتے اور طرح مذکور کے دشوار ہوئی داہنا آنچل بائین کندھے پر کرلیا اور بایان داہنے پر اور چادر دونون شکلون مین پھیری گئی کمال اُسکا یہی ہے ۱۲ ع +

وعن عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے عمیر سے کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی اللحم کا تھا یہ کہ اُسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتے تھے نزدیک احجار الزیت کے قریب زوراء کے کھڑے ہوئے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے تھے اُٹھائے ہوئے دونون ہاتھ اپنے طرف منھ اپنے کے نہین اونچا کرتے تھے اُنکو سر اپنے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے مدینہ مین یہ نام اُسکا اس لیے ہوا کہ اُسمین پتھر سیاہ تھین اور چکنے گویا روغن زیتون اُنپر ملا ہوا ہے اور زوراء بھی نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ مین اور طرف منھ اپنے کے یعنی کبھی یون بھی دعا کرتے تھے پس منافی نہین ہے نکلے کہ اوپر گذرا کہ ہتھیلیان زمین کی طرف ہوتی تھین اور نہین اونچا کرتے سر سے یہ منافی نہین ہے اُس حدیث کی کہ گذری انس سے کہ مبالغہ کرتے تھے حضرت ہاتھ اُٹھانے مین واسطے استسقا کے اس لیے کہ اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبھی اُسطرح یا بالعکس ۱۲ ع +

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُّتَوَاضِعًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی استسقا کے لیے اُس حالت مین کہ ترک کیے ہوئے تھے زینت تواضع کیے ہوئے یعنی ظاہر مین عاجزی کرنے والے یعنی باطن مین زاری کرنے والے یعنی ساتھ زبان کے انواع ذکر مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف ترک کی حضرت نے زینت اس طرح تضرع یعنی لیجاتے واسطے اظہار اپنی محتاجگی کے ۱۲ ع + **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اُنھوں نے نقل کی اپنے باپ سے اُنھوں نے اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے کہ صحابی ہیں کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ استسقا کرتے کہتے یا الٰہی پلا پانی اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو اور پھیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنی سرسبز کر اپنے شہر مردہ کو یعنی خشک کو نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد نے

وعن جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِيَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے جابر سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھاتے ہاتھ پس کہتے یا الٰہی پلا ہمکو مینہ کہ فریاد رسی کرے اور اچھا ہو انجام اور ارزانی کرے نفع کرنے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی آنے والا نہ دیر لگانے والا کہا جابر نے پس چھا گیا آسمان روایت کی یہ ابوداؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا شکایت کی لوگوں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ہونے مینہ کی پس حکم کیا ساتھ رکھنے منبر کے پس رکھا گیا منبر واسطے حضرت کے عیدگاہ میں اور وعدہ کیا لوگوں سے ایک دن کا کہ نکلیں اُس میں کہا حضرت عائشہؓ نے پس نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹھے منبر پر پس تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا تحقیق تمنے شکایت کی یعنی اللہ و رسول سے قحط ہونے کی شہروں اپنے کے اور دیر لگنے مینہ کی وقت مقرر اُسکے سے تم سے اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نے یہ کہ مانگو اُس سے اور وعدہ کیا ہے تم سے یہ کہ قبول کریگا واسطے تمھارے پھر فرمایا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا بخشنے والا مہربان مالک روز جزا کا نہیں کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یا الٰہی تو ہی معبود نہیں کوئی معبود سوا تیرے تو بے پرواہ ہے اور ہم فقیر ہیں نازل کر ہم پر مینہ اور گردان تو اُس چیز کو کہ اُتاری تو نے یعنی مینہ سبب قوت کا اور پہنچنے کا یعنی اُسکے سبب سے مطالب کو پہونچیں در غوب فائدہ اُٹھاویں ایک مدت دراز تک پھر اُٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پس نہ چھوڑا ہاتھ اُٹھانا یہاں تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلوں مبارک کی پھر پھیری طرف لوگوں کے پیٹھ اپنی اور اُلٹی یا کہا پھیری چادر اپنی اور وہ اُٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے پھر متوجہ ہوئے طرف لوگوں کے اور اُترے پھر نماز پڑھی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے ابر پھر گرجا اور چمکی بجلی پھر برسا مینہ ساتھ حکم خدا کے پس نہ آئے اپنی مسجد میں یہاں تک کہ بہنے نالے پس جب دیکھی جلدی اُنکی طرف سایہ کے یعنی مکانوں کے مینہ سے بچنے کے لیے ہنسے

یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کلیاں حضرت کی پھر فرمایا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں بندہ ہوں اللہ کا اور رسول اسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جیسے منبر پر کہا مالک نے اور شافعی اور احمد نے کہ سنت ہے یہ کہ پڑھے بعد نماز کے دو خطبے اور شروع کرے انکو ساتھ استغفار کے ساتھ تکبیر کے جیسے عیدین میں اور کہا ابوحنیفہ اور احمد نے کہ نہیں خطبے واسطے اسکے فقط دعا ہے اور استغفار اور کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نے اسحق بن عبداللہ بن کنانہ سے ایک حدیث کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ حضرت نے خطبہ تمہارا سا نہیں پڑھا عیدگاہ میں جاکر ولیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے اور نماز پڑھی دو رکعت جیسی کہ پڑھتے تھے عیدین میں انتہی ہو ع ہے یہ روایت مرقاۃ میں پہلی مذکور ہے جو چاہے دیکھ لے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب کے تھے جو وقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتے ساتھ وسیلہ عباس بن عبدالمطلب کے پس کہتے یا الٰہی تحقیق تھے ہم وسیلہ کرتے طرف تیرے ساتھ نبی اپنے کے پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتے ہیں طرف تیرے ساتھ چچا نبی اپنے کے پس پلا ہمکو کہا انس نے پس مینہ برسائے جاتے روایت کی یہ بخاری نے ف منقول ہے کہ جب حضرت عمر اور اور صحابہ کہ انکے ساتھ تھے وسیلہ عباس کا پکڑتے تو عباس کہتے خداوندا اس امت پیغمبر تیرے کے نے وسیلہ میرا پکڑا ہے خداوندا اس بڑھاپے میرے کو رسوا مت کر اور مجھکو رو برو انکے شرمندہ نہ کر پس مینہ برستا ہے ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نکلے ایک نبی نبیوں میں سے ساتھ لوگوں کے واسطے استسقا کے پس ناگہاں نبی نے دیکھا چیونٹی کو کہ اٹھائے ہوئے ہے بعضے پاؤں اپنے کو طرف آسمان کے پس کہا اس نبی نے پھر چلو پس تحقیق قبول کیگئی دعا تمہاری بسبب اس چیونٹی کے نقل کی یہ دارقطنی نے ف کہا گیا ہے یہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تھے اور اسمیں اظہار خلقت الٰہی اور قدرت انکی کا ہے اور بیان رحمت انکی کا ہے تمام مخلوقات پر اور بیان ہے اسکا کہ علم اسکا گھیرے ہوئے ہے احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ وہ چیونٹی یہ دعا کرتی تھی اللھم انا خلق من خلقک لا غنی بنا عن رزقک فلا تہلکنا بذنوب بنی آدم ہو ع ہے

باب ف اکثر نسخوں میں فقط لفظ باب کا لکھا ہے جیسی کہ عادت مؤلف کی ہے کہ عقد کرتا ہے ایک باب بیچ لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور ایک نسخہ صحیحہ میں باب فی الریاح ہے اور ایک نسخہ میں باب الریاح ہے یعنی باب بیچ بیان ہواؤں کے ہو ع ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد دیا گیا میں ساتھ پروا ہوا کے اور ہلاک کی گئی عاد ساتھ پچھوا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جب محاصرہ کیا تھا مدینہ کو دن خندق کے تو چلی ہوا پروا نہایت تند کہ اکھیڑ ڈالے خیمے انکے اور اوندھا دیں ہانڈیاں انکی اور مارے منہ پر کنکر اور مٹی اور ڈالا اللہ تعالیٰ نے انکے دل میں رعب اور انکی شکست ہوئی اور بھاگے یہ بات اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی اور معجزہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سارا قصہ سورۂ احزاب کی تفسیر میں مذکور ہے اور قوم عاد کے بارہ بارہ گز کے قد تھے پس پچھوا ہوا چلی اٹھا اٹھا دے مارا انکو زمین پر اس طرح کہ پھوٹ گئے سر انکے اور پھٹ گئے پیٹ انکے اور آنتیں نکل پڑیں پس مقصود حضرت کو اس سے یہ تھا کہ ہوا تابعدار خدا کی ہے

بھی آتی ہے واسطے مدد کے اور کبھی آتی ہے واسطے ہلاک کرنے ایک قوم کے ہوئ + **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے یہان تلک کہ دیکھون مین اُنکے کوے اُنکے
لو نہ تھے گر تبسم فرماتے پس تھے جس وقت دیکھتے ابر یا باد پہچانا جاتا تغیر بیچ چہرہ اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جب حضرت
ابر یا ہوا دیکھتے غمگین ہوتے اور پہچانا جاتا اثر اُسکا چہرہ مبارک اُنکے پر بسبب خوف اُسکے کہ مبادا اس سے پہنچے ضرر لوگون کو پہنچے مقصود یہ ہے کہ
آنحضرت بیچ شہود معنی دیکھنے جلال حق کے ہمیشہ خائف و غمگین رہتے اور ہرگز بہ تمام فارغ نہوتے اور جب ابر یا ہوا دیکھتے زیادہ متفکر اور مترددہوتے
ہوئ + **وعنها** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ
بِهٖ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَآءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ
فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا
مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ شدت کی چلتی باد کہتے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اسکی کہ اسکی ذات مین
ہے اور بھلائی اُس چیز کی کہ اسمین ہے یعنی منافع اسکے اور بھلائی اُس چیز کی کہ بھیجی گئی ہے ہوا واسطے اسکے یعنی مدد اسکی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ
تیری بُرائی اسکی سے اور بُرائی اُس چیز کی سے کہ اسمین ہے یعنی ضرر اسکے اور بُرائی اُس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اسکے یعنی باعث عذاب
ہو اور جس وقت کہ ابر ہوتا آسمان پر تو متغیر ہوتا رنگ حضرت کا اور نکلتے گھر سے باہر اور جاتے اندر اور آتے اور پھر جاتے یعنی بسبب گھبراہٹ کے
ایک جا ٹھہرتے نہ تھے پس جس وقت کہ مینھ برسنے لگتا جاتا رہتا خوف اور اضطراب حضرت سے پس معلوم کیا یہ یعنی تغیر عائشہؓ نے پس پوچھا حضرت سے
سبب اُسکا پس فرمایا حضرت نے شاید کہ یہ ابر اے عائشہ مانند اسکے ہو کہ کہا قوم عاد نے اُسکے حق مین ہذا عارض ممطرنا چنانچہ اس آیت مین
حال اُنکا مذکور ہے یعنی جب دیکھا قوم عاد نے اُسکو ابر سامنے آیا اُنکے نالون کے کہا اُس قوم نے یہ ابر ہے برسیگا ہم پر اور ایک روایت مین ہے
یعنی بجاے فاذا امطرت سری عنہ کے یہ ہے کہ فرماتے جس وقت دیکھتے مینھ کو گردان تو اس مینھ کو سبب رحمت کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف بعد لفظ ممطرنا کے اللہ تعالیٰ نے رد کیا اُنکی آرزو کو بل ہو ما استعجلتم الخ یعنی یہ ابر نہین بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسکی تم جلدی کرتے تھے
ہوا ہے جسمین دکھ کی مار ہے اُکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر کل کو رہ گئے کوئی نظر نہین آتا سواے اُنکے گھرون کے یون ہین سزا
دیتے ہین ہم گنہگار لوگون کو تمام ہوا ترجمہ آیت کا پس حاصل حدیث کا یہ کہ جب حضرت ابر کو دیکھتے تو ڈرتے کہ مبادا قوم عاد نے جیسے ابر دیکھکر جانا تھا
کہ مینھ برسیگا اور پھر انپر مینھ نہ برسا اور ہوا تند چلی کہ سب ہلاک ہو گئے چنانچہ یہ قصہ سورۂ احقاف مین مذکور ہے ویسے ہی ہم پر بھی یہ ابر باعث
عذاب کا نہو ہوئ + **وعن** ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ
الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانہ غیب کے پانچ ہین پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اُسکے علم قیامت کا ہے
اور اُتارتا ہے مینھ آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے **ف** خزانہ غیب کے پانچ ہین کہ نہین اطلاع رکھتا کوئی اُنکے سواے

اللہ کے کہ بیان کیا اس آیت میں ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض
تموت ان اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کے ہونے کا اور اتارتا ہے مینہ کو اور وہ جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے یعنی بیٹا ہے یا بیٹی ہے
گورا ہے یا کالا ہے پورا ہے یا ادھورا ہے وغیر ذالک اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کیا کریگا کل کو یعنی دنیا میں بھلائی یا برائی اور آخرت میں ثواب
لیگا یا عذاب اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کس زمین میں مریگا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے پس یہ پانچ چیزیں ہیں کہ کلیات انکے کوئی
نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور کبھی مطلع ہوتے ہیں بعضے برگزیدہ بندے اوپر جزئیات ان بعض امور کے ٭ ع ٭ **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے قحط شدید یہ کہ نہ برسائے جاؤ تم ولیکن قحط شدید یہ ہے کہ برسائے
جاؤ تم اور برسائے جاؤ اور نہ اگاوے زمین کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہیں کہ نہیں ہے قحط غضب یہ کہ نہ برسایا جاوے بلکہ قحط
کہ برسے اور نہ اگے اور یہ اس لیے ہے کہ حاصل ہونا شدت کا بعد توقع بھلائی کے اور ظہور اسباب اسکے کہ جب ہو اس چیز کے پاس حاصل ہونیکے سے
٭ ع ٭ **الفصل الثانی** ٭ **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من
روح اللہ تعالی تاتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من خیرھا وعوذوا بہ من شرھا رواہ الشافعی
وابو داود وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
باد رحمت اللہ کی ہے لاتی ہے رحمت کو اور عذاب کو پس نہ برا کہو انکو یعنی بسبب ضرر پہنچنے کے اس سے اور مانگو اللہ سے بھلائی اسکی اور پناہ
مانگو اللہ سے برائی باد کی سے روایت کی یہ شافعی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف باد رحمت عذاب کا فرق بھلائی ہے
یعنی واقع میں جسمیں ہے اس لیے کہ مومن انکی ایذا رسانی سے بچتے ہیں ٭ ع ٭ **وعن** ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ
علیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص نے لعنت کی ہوا کو نزدیک پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ لعنت کرو باد کو اس لیے کہ وہ مامور کی گئی ہے یعنی حامل رحمت کے یا عذاب کے اور تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہے
کسی چیز کو کہ نہ ہو وہ قابل لعنت کے پھرتی ہے لعنت کہنے والے پر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ تین
چیزیں باعث لعنت کی ہیں کفر اور بدعت اور فسق اور ہر ایک بات بھی نہیں پائی جاتی ہے ہوا میں ٭ ع ٭ **وعن** ابی بن کعب
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرھون فقولوا اللھم انا نسئلک من خیر
ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو باد کو پس جس وقت کہ دیکھو اس باد کو کہ ناخوش رکھتے ہو
یعنی جو کچھ انکا بسبب شدت گرمی یا سردی اسکی کے ایذا پاؤ یا بسبب تند چلنے کے پس کہو یا الہی تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے بھلائی اس
ہوا کی اور بھلائی اس چیز کی کہ اسمیں ہے اور بھلائی اس چیز کی کہ امر کیگئی ہے ساتھ اسکے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی اس باد کی اور
برائی اس چیز کی کہ اسمیں ہے اور برائی اس چیز کی کہ امر کیگئی ہے ساتھ اسکے نقل کی یہ ترمذی نے ٭ **وعن** ابن عباس قال ما ھبت
ریح قط الا جثا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم

[illegible] قال [illegible] كتب الله تعالى [illegible]

[illegible] آيات محكمات [illegible] متشابهات [illegible] الشافعي والبيهقي [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کلام اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا [illegible]

[illegible] قال اللهم إني أعوذ بك من شر [illegible]

[illegible] أبو داود والنسائي وابن ماجه والشافعي [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]